موطأ امام مالک علیہ الرحمۃ

مکتبہ رحمانیہ
اردو بازار لاہور

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
اناج کی فروخت کے مختلف مسائل	۴۸۷
احتکار (ذخیرہ اندوزی کرنے) کا بیان	۴۸۹
جانور کو جانور کے بدلہ فروخت کرنے کا بیان	۴۸۹
جس جانور کی فروخت جائز نہیں اس کا بیان	۴۹۰
جانور کو گوشت کے بدلہ فروخت کرنے کا بیان	۴۹۱
گوشت کو گوشت کے بدلہ بیچنے کا بیان	۴۹۲
کُتّے کی بیع کا بیان	۴۹۲
بیع سَلَف (ادھار) کا بیان	۴۹۳
اسباب میں سلف (ادھار) کرنے کا بیان	۴۹۳
تانبے اور لوہے کی بیع کا بیان	۴۹۴
ایک بیع میں دو بیعیں درست نہیں	۴۹۵
دھوکہ کی بیع کا بیان	۴۹۵
مُلامَسہ اور مُنابذہ کا بیان	۴۹۶
مُزابنہ کا بیان	۴۹۷
برنامہ پر بیع کرنے کا بیان	۴۹۸
بیع خیار کا بیان	۴۹۸
قرض میں سُود کا بیان	۴۹۹
قرض کے مختلف مسائل کا بیان	۵۰۰
شرکت کا بیان	۵۰۱
قرضدار کے مفلس ہونے کا بیان	۵۰۲
کن چیزوں میں سلف (ادھار) درست ہے	۵۰۳
کن چیزوں میں سلف (ادھار) درست نہیں ہے	۵۰۳
جو مول تول یا بیع ممنوع ہے اس کا بیان	۵۰۵
بیع کے مختلف مسائل کا بیان	۵۰۶
کتاب القراض	
مضاربت کا بیان	۵۰۸
مضاربت کس طرح درست ہے	۵۰۹
مضاربت کس طریقہ کی درست نہیں ہے	۵۰۹
مضاربت کی شرائط	۵۱۰
جو شرط مضاربت میں درست نہیں اس کا بیان	۵۱۰
اسباب میں مضاربت کا بیان	۵۱۱
مضاربت کے مال میں کرایہ کا بیان	۵۱۱
مضاربت میں قصور کرنے کا بیان	۵۱۱
مضارب مال مضاربت سے کتنا خرچ کرسکتا ہے	۵۱۲
مضارب کو کونسا مال خرچ کرنا درست نہیں	۵۱۲
مضاربت میں بضاعت کا بیان	۵۱۳
مضاربت میں قرض کا بیان	۵۱۳
مضاربت میں حساب کا بیان	۵۱۳
مضاربت کے مختلف مسائل	۵۱۴
کتاب المُساقات	
مُساقات (پانی دینے) کا بیان	۵۱۶
مُساقات میں غلاموں کی خدمت کرنا شرط ہے	۵۱۹
زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان	۵۱۹
کتاب الشُّفعہ	
شفعہ کا بیان	۵۲۰
کس چیز میں شفعہ ثابت ہوتا ہے	۵۲۱
کن چیزوں میں شفعہ نہیں ہے	۵۲۲
کتاب الاقضیہ	
فیصلوں اور حکموں کی کتاب	۵۲۴
سچے فیصلے و حکم کرنے کا بیان	۵۲۴
گواہیوں کا بیان	۵۲۵
محدود کی گواہی مقبول ہے جب کہ توبہ کرے	۵۲۶
ایک قسم و ایک گواہ پر فیصلہ کرنے کا بیان	۵۲۶
ایک شخص مرجائے اور اس پر لوگوں کا قرض ہو اور لوگوں کا اس پر ایک گواہ ہو تو کس طرح فیصلہ کرنا چاہیئے	۵۲۸
دعویٰ کے فیصلہ کا بیان	۵۲۹
لڑکوں کی گواہی کا بیان	۵۲۹
رسول اللہ ﷺ کے منبر پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان	۵۲۹
منبر پر قسم کھلانے کا بیان	۵۳۰
رہن کا بیان	۵۳۱
رہن کا روکنا درست نہیں ہے	۵۳۱
پھلوں اور میووں میں رہن کا بیان	۵۳۱
جانور کو رہن رکھنے کا بیان	۵۳۲
دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنے کا بیان	۵۳۲
رہن کے مختلف مسائل کا بیان	۵۳۲
جانور کے کرایہ پر لینے کا بیان	۵۳۳

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
جس عورت سے جبراً کوئی زنا کرے تو کیا حکم ہے	۵۳۴
کوئی شخص کسی کا جانور تلف کرے تو کیا حکم ہے	۵۳۴
مُرتد کے لئے کیا حکم ہے	۵۳۵
جو شخص اپنی عورت کے ساتھ اجنبی مرد کو پائے تو کیا کرے	۵۳۶
منبوذ کا کیا حکم ہے	۵۳۷
لڑکے کا نسب باپ سے ملانے کا بیان	۵۳۷
جو لڑکا کسی شخص سے ملایا جائے اس کے وارث ہونے کا بیان	۵۳۹
لونڈیوں کی اولاد کا بیان	۵۴۰
بنجر زمین کو آباد کرنے کا بیان	۵۴۱
پانی لینے کا بیان	۵۴۱
مروّت کا بیان	۵۴۲
قسمت (تقسیم) کا بیان	۵۴۳
ضواری اور حریسہ کا بیان	۵۴۴
جو شخص کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے اس کا حکم	۵۴۵
کاریگروں کو جو مال دیا جاتا ہے اس کا حکم	۵۴۵
حوالہ اور کفالت کا بیان	۵۴۵
جو شخص کپڑا خریدے اور اس میں عیب نکلے	۵۴۶
جو ہبہ درست نہیں اس کا بیان	۵۴۶
جو عطیہ درست نہیں اس کا بیان	۵۴۷
ہبہ کا حکم	۵۴۸
صدقہ میں رجوع کرنے کا بیان	۵۴۸
عُمریٰ (تاعمر ہبہ) کا بیان	۵۴۹
لُقطہ (راہ میں پڑی ہوئی چیز) کا بیان	۵۴۹

مطالب	صفحہ
غلام لقطہ کو پاکر خرچ کر ڈالے تو کیا حکم ہے	۵۵۱
جو جانور مالک سے گم ہو گئے ہوں اُن کا بیان	۵۵۱
زندہ مُردے کی طرف سے صدقہ دے تو مُردے کو ثواب پہنچتا ہے	۵۵۲
وصیت کا حکم	۵۵۲
ضعیف، مُسن، مجنون اور احمق کی وصیت کا بیان	۵۵۳
ثلث سے زیادہ وصیت درست نہ ہونے کا بیان	۵۵۴
حاملہ اور بیمار وغیرہ کو اپنے مال میں کتنا اختیار ہے	۵۵۵
وارث کے واسطے وصیت نہیں ہے	۵۵۶
مُخنّث کا بیان	۵۵۷
اسباب میں عیب نکالنے کا بیان	۵۵۸
قضا کی مختلف احادیث کا بیان	۵۵۸
غلام کسی کا نقصان کریں یا کسی کو زخمی کریں تو کیا حکم ہے	۵۶۰
اپنی اولاد کے لئے ہبہ درست ہے	۵۶۰
کتاب الفرائض	
ترکہ کی تقسیم کا بیان	۵۶۱
اولاد کی میراث کا بیان	۵۶۱
خاوند اور بیوی کی میراث کا بیان	۵۶۲
ماں باپ کی میراث کا بیان	۵۶۳
اخیافی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۵۶۳
سگے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۵۶۴
سوتیلے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۵۶۵

مطالب	صفحہ
دادا کی میراث کا بیان	۵۶۵
نانی اور دادی کی میراث کا بیان	۵۶۷
کلالہ کی میراث کا بیان	۵۶۸
پھوپھی کی میراث کا بیان	۵۶۹
عَصَبات کی میراث کا بیان	۵۷۰
جس کو میراث نہیں ملتی	۵۷۱
جب دین و ملّت مختلف ہو تو میراث نہیں ہے	۵۷۱
جن کی موت کا وقت معلوم نہ ہو ان (شہدائے جنگ) کی میراث کا بیان	۵۷۲
مُلاعنہ کے بچے کی میراث کا بیان	۵۷۳
کتاب العُقول	
دیتوں کا بیان	۵۷۴
دیت کے وصول کرنے کا بیان	۵۷۴
قتلِ عمد کی دیت اور مجنون کی دیت کا بیان	۵۷۵
قتلِ خطا کی دیت کا بیان	۵۷۵
خطا سے اگر زخمی کرے تو اس کی کیا دیت ہے	۵۷۶
عورت کی دیت کا بیان	۵۷۷
پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان	۵۷۸
جس میں پوری دیت لازم ہے	۵۷۹
جب آنکھ کی روشنی جاتی رہے تو دیت کیا ہے	۵۷۹
زخموں کی دیت کا بیان	۵۷۹
انگلیوں کی دیت کا بیان	۵۸۰
دانتوں کی دیت کا بیان	۵۸۱

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
دانتوں کی دیت کا دوسرا حال	۵۸۲
غلام کے زخموں کی دیت کا بیان	۵۸۳
کافر ذمی کی دیت کا بیان	۵۸۳
جن جنایات کی دیت خاص قاتل کے مال سے ادا کرنی پڑتی ہے ان کا بیان	۵۸۳
دیت میں میراث کا بیان	۵۸۴
دیت کے مختلف مسائل کا بیان	۵۸۶
دھوکہ یا جادو سے مارنے کا بیان	۵۸۷
قتلِ عمد کا بیان	۵۸۷
قصاص کا بیان	۵۸۸
قتلِ عمد میں عفو کرنے کا بیان	۵۸۸
زخموں میں قصاص کا بیان	۵۸۹
سائبہ کی دیت وجنایت کا بیان	۵۸۹
کتاب القسامت	
قسامت کا بیان	۵۹۰
قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینے کا بیان	۵۹۰
خون کے وارثوں میں سے کن کن سے قسم لینا چاہیئے	۵۹۳
قتلِ خطا میں قسامت کا بیان	۵۹۳
قسامت میں میراث کا بیان	۵۹۴
غلام میں قسامت کا بیان	۵۹۴
کتاب الحدود	
حدود کا بیان	۵۹۵
رجم (سنگسار) کا بیان	۵۹۵
جو شخص زنا کا اقرار کرے اس کا بیان	۶۰۰

مطالب	صفحہ
زنا کی حد میں مختلف حدیثیں جس عورت کو کوئی چھین کر جبراً اس سے زنا کرلے اس کا بیان	۶۰۱
حدِ قذف کا بیان	۶۰۲
جس میں حد نہیں ہوتی	۶۰۴
کتاب السرقہ	
چوری کا بیان	۶۰۴
کس چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے	۶۰۴
جو غلام بھاگ جائے اور پھر چوری کرے	۶۰۶
جو چور حاکم کے پاس پہنچ جائے پھر اس کی سفارش نہیں کرنی چاہیئے	۶۰۷
ہاتھ کاٹنے کے مختلف مسائل کا بیان	۶۰۸
جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا	۶۰۹
کتاب الاشربۃ	
پینے کی چیزوں کا بیان	۶۱۲
خمر کی حد کا بیان	۶۱۲
کن دو چیزوں کا ملا کر نبیذ بنانا مکروہ ہے	۶۱۳
کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ تھا	۶۱۳
خمر کی حرمت کا بیان	۶۱۴
کتاب الجامع	
مختلف مسائل کا بیان	۶۱۶
مدینہ اور اس کے رہنے والوں کے لئے دعا	۶۱۶
مدینہ میں رہنے اور اس سے نکلنے کا بیان	۶۱۷

مطالب	صفحہ
مدینہ منورہ کی حرمت کا بیان	۶۲۰
مدینہ کی وبا کا بیان	۶۲۱
مدینہ سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان	۶۲۲
مدینہ کی فضیلت کا بیان	۶۲۳
طاعون کا بیان	۶۲۴
تقدیر میں گفتگو کرنے کی ممانعت	۶۲۶
قدر کے بیان میں مختلف حدیثیں	۶۲۸
خوش خلقی کا بیان	۶۲۹
شرم وحیا کا بیان	۶۳۱
غضب وغصے کا بیان	۶۳۲
ملاقات ترک کرنے کا بیان	۶۳۲
کپڑے زینت کے واسطے پہننے کا بیان	۶۳۴
رنگین کپڑے اور سونا پہننے کا بیان	۶۳۵
اون اور ریشم کے کپڑے پہننے کا بیان	۶۳۵
جو کپڑا عورتوں کو پہننا مکروہ ہے	۶۳۶
کپڑا بیکار لٹکانے کا بیان	۶۳۶
عورت کو کپڑا لٹکانا جائز ہے	۶۳۷
جوتی پہننے کا بیان	۶۳۸
کپڑے پہننے کا بیان	۶۳۹
رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان	۶۴۰
حضرت عیسیٰؑ اور دجال کا بیان	۶۴۱
مومنوں کے طریقہ کا بیان	۶۴۱
بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت کا بیان	۶۴۲
مسکین کا بیان	۶۴۲
کافر کی آنتوں کا بیان	۶۴۳
چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے	۶۴۳
اور پانی میں پھونکنے کی ممانعت	

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
کھڑے ہو کر پینا جائز ہے	۶۴۴
دائیں طرف سے پانی پینے پلانے کا بیان	۶۴۵
کھانے پینے سے متعلق مختلف احادیث	۶۴۵
گوشت کھانے کا بیان	۶۵۲
انگوٹھی پہننے کا بیان	۶۵۳
جانوروں کے گلے میں پٹے اور گھنٹی لٹکانے کا بیان	۶۵۳
جس کی نظر لگ جائے اس کو وضو کرانے کا بیان	۶۵۴
نظر کے منتر کا بیان	۶۵۵
بیمار کے ثواب کا بیان	۶۵۵
بیماری میں تعویذ منتر کرنے کا بیان	۶۵۶
بیمار کے علاج کا بیان	۶۵۷
بخار میں پانی سے غسل کرنا	۶۵۸
بیمار پرسی اور قالِ بد کا بیان	۶۵۸
بالوں کو بیان	۶۵۹
بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان	۶۶۱
بالوں کے رنگنے کا بیان	۶۶۱
سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان	۶۶۲
خدا کے واسطے دوستی رکھنے والوں کا بیان	۶۶۴
خواب کا بیان	۶۶۶
چوسر یا شطرنج کا بیان	۶۶۷
سلام کا بیان	۶۶۸
یہودی اور نصرانی کے سلام کا بیان	۶۶۸
سلام سے متعلق مختلف احادیث کا بیان	۶۶۹

مطالب	صفحہ
گھر میں جاتے وقت اجازت لینے کا بیان	۶۷۰
چھینک کا جواب دینے کا بیان	۶۷۲
تصویروں اور مورتیوں کا بیان	۶۷۲
گوہ یا سوسمار کا بیان	۶۷۳
کتوں کا بیان	۶۷۵
بکریوں کا بیان	۶۷۶
چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیئے اور نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے	۶۷۷
جن کی نحوست سے بچنا چاہیئے	۶۷۷
کون سے نام بُرے ہیں	۶۷۸
پچھنے (سینگی) لگانے اور اس کی اُجرت کا نام	۶۷۹
مشرق کا بیان	۶۷۹
سانپوں کے مارنے کا بیان اور ان کا حال	۶۸۰
سفر کی دُعا کا بیان	۶۸۲
تنہا سفر کرنے کی ممانعت	۶۸۲
سفر کے احکام کا بیان	۶۸۳
غلام لونڈی سے نرمی کرنے کا بیان	۶۸۴
غلام لونڈی کی تربیت اور وضع قطع کا بیان	۶۸۵
بیعت کا بیان	۶۸۶
بُری بات چیت کا بیان	۶۸۷
ہر بات سمجھ بُوجھ کر کرنا	۶۸۸
بیہودہ گوئی کی مذمت	۶۸۸
غیبت کا بیان	۶۸۹
زبان کے گناہ کا بیان	۶۸۹

مطالب	صفحہ
دو آدمی ایک کو چھوڑ کر الگ کانا پھوسی نہ کریں	۶۹۰
سچ اور جھوٹ کا بیان	۶۹۱
مال برباد (یعنی اسراف) کرنے اور دوغلے پن کا بیان	۶۹۲
چند آدمیوں کے گناہ کی وجہ سے ساری خلقت کا تباہ ہونا	۶۹۳
اللہ سے ڈرنے کا بیان	۶۹۳
بادل گرجنے کے وقت کیا کہنا چاہیئے	۶۹۴
رسول اللہ صلعم کے تزکہ کا بیان	۶۹۴
جہنم کا بیان	۶۹۵
صدقہ کی فضیلت	۶۹۵
سوال سے بچنے کا بیان	۶۹۷
جو صدقہ مکروہ ہے اس کا بیان	۶۹۹
علم حاصل کرنے کا بیان	۷۰۰
مظلوم کی بددُعا سے بچنے کا بیان	۷۰۱
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کا بیان	۷۰۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر **وحید الزمان** عفاعنہ المنان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعان شریعت متین عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ ہجری میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب وسنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اہل وعیال سے شہر حیدر آباد دکن سے بارادۂ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب قامع بدعت محیی سُنّت نواب والاجاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان بہادر** دام اقبالہٗ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گذر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے سُنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا اور وعدہ الٰہی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً کی کمال تصدیق حاصل ہوئی۔ الحمد للہ کہ مع الخیر مع تمام اہل وعیال کے مکہ معظمہ میں پہنچ کر سکونت اختیار کی۔ چونکہ بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا۔ اس لحاظ سے فقیر نے موطا شریف کا ترجمہ شروع کیا کیونکہ یہ دونوں کتابیں علم حدیث میں مختصر اور آسان ہیں انشاء اللہ تعالےٰ سال حال یعنی ۱۲۹۵ھ میں ان دونوں کتابوں کا ترجمہ اختتام کو پہنچ جائے گا۔ جناب نواب صاحب ممدوح کو خدا سلامت رکھے اور اُن کو مقاصد میں کامیاب کرے۔ اُن کی ذات والاصفات اس زمانۂ آخر میں نہایت غنیمت ہے۔ احیاء سنت اور اماتت بدعت میں نہایت سعی فرماتے ہیں۔ صدہا تصانیف جلیلہ اُن کی ہر ہر فن میں خصوصاً حدیث اور تفسیر میں بلاد یمن اور حجاز اور مصر اور نجد اور مغرب اور بلاد ہند وغیرہ میں معروف ومتداول ہیں اور روز بروز رسائل جدیدہ اور کتب مفیدہ تالیف ہو کر مطبوع ہوتے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے نواب صاحب ممدوح کو دونوں جہان کی دولت عطا فرمائی ہے۔ دنیا میں تو ظاہر ہے اور آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بڑے بڑے درجات جن کا بیان احاطۂ تقریر اور تحریر سے خارج ہے حاصل ہوں گی۔ نواب صاحب ممدوح نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ترجمہ صحاح ستہ اس طرح سے ہو کہ اسانید وذکر رواۃ بالکل حذف کر دئے جائیں کیونکہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہے اور خواص کو ممکن ہے کہ اگر ضرورت کسی سند کے دیکھنے کی واقع ہو تو اصل کتاب میں ملاحظہ کر لیں اور لفظ حدیث پورا ذکر کر کے ترجمہ عام فہم اس کا کیا جائے بعد اس کے کچھ فوائد جن سے حدیث کے مطلب کا حل ہو جائے بڑھا دئے جائیں لیکن حتی المقدور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ عبارت طویل نہ ہو ورنہ کتاب ایک دفتر عظیم ہو جائے گی اور مذاہب مجتہدین اور اختلاف علماء وغیرہ بھی چھوڑ دئے جائیں۔ الا ماشاء اللہ صرف مضمون حدیث بیان کر دیا جائے۔ الحمد للہ کہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا پہلے عبارت حدیث کی بحذف اسناد لکھتا ہوں پھر اُس کا ترجمہ اہل لسان کے موافق عام فہم بیان کرتا ہوں پھر اگر کچھ ضرورت حل مطلب کی واقع ہوتی ہے تو لکھ کر حل مطلب اس حدیث کا کر دیتا ہوں۔ اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل مطلب کیا ہے یا کچھ مضمون مفید بڑھایا ہے تو وہاں صرف اُس کا ترجمہ لکھ دیتا ہوں۔ اب میں خود شکر اپنے پروردگار جل جلالہٗ اور عم نوالہٗ کا بیان کرتا ہوں جس نے مجھ ایسے روسیاہ گناہگار کو توفیق ہجرت بخشی اور بعد ہجرت کے ایسا کام تفویض فرمایا کہ سعادت دارین اس سے حاصل ہوئی اور اپنے ایسے مکرم اور معزز بندہ کو یعنے نواب صاحب ممدوح کو میرے حال پر مہربان فرمایا۔ حقیقت میں یہ انعامات اللہ سبحانہٗ کے مجھ پر ایسے ہوئے ہیں کہ اگر سالہا سال تک اس کا شکر ادا کروں تو ایک شمہ ادا نہ ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین اب کچھ تھوڑا سا حال اس کتاب کے مؤلف کا تیمناً اور تبرکاً اور اپنی سند لکھ کر اس مقصود میں شروع کرتا ہوں:

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر **وحید الزمان** عفاعنہ المنان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعان شریعت متین عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ ہجری میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب وسنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اہل وعیال سے شہر حیدر آباد دکن سے بارادۂ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب قامع بدعت محیی سُنّت نواب والاجاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان بہادر** دام اقبالہٗ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گذر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے سُنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا اور وعدہ الٰہی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً کی کمال تصدیق حاصل ہوئی۔ الحمد للہ کہ مع الخیر مع تمام اہل وعیال کے مکہ معظمہ میں پہنچ کر سکونت اختیار کی۔ چونکہ بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا۔ اس لحاظ سے فقیر نے موطا شریف کا ترجمہ شروع کیا کیونکہ یہ دونوں کتابیں علم حدیث میں مختصر اور آسان ہیں انشاء اللہ تعالےٰ سال حال یعنی ۱۲۹۵ھ میں ان دونوں کتابوں کا ترجمہ اختتام کو پہنچ جائے گا۔ جناب نواب صاحب ممدوح کو خدا سلامت رکھے اور اُن کو مقاصد میں کامیاب کرے۔ اُن کی ذات والاصفات اس زمانۂ آخر میں نہایت غنیمت ہے۔ احیاء سنت اور اماتت بدعت میں نہایت سعی فرماتے ہیں۔ صدہا تصانیف جلیلہ اُن کی ہر ہر فن میں خصوصاً حدیث اور تفسیر میں بلاد یمن اور حجاز اور مصر اور نجد اور مغرب اور بلاد ہند وغیرہ میں معروف ومتداول ہیں اور روز بروز رسائل جدیدہ اور کتب مفیدہ تالیف ہو کر مطبوع ہوتے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے نواب صاحب ممدوح کو دونوں جہان کی دولت عطا فرمائی ہے۔ دنیا میں تو ظاہر ہے اور آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بڑے بڑے درجات جن کا بیان احاطۂ تقریر اور تحریر سے خارج ہے حاصل ہوں گی۔ نواب صاحب ممدوح نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ترجمہ صحاح ستہ اس طرح سے ہو کہ اسانید وذکر رواۃ بالکل حذف کر دئے جائیں کیونکہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہے اور خواص کو ممکن ہے کہ اگر ضرورت کسی سند کے دیکھنے کی واقع ہو تو اصل کتاب میں ملاحظہ کر لیں اور لفظ حدیث پورا ذکر کر کے ترجمہ عام فہم اس کا کیا جائے بعد اس کے کچھ فوائد جن سے حدیث کے مطلب کا حل ہو جائے بڑھا دئے جائیں لیکن حتی المقدور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ عبارت طویل نہ ہو ورنہ کتاب ایک دفتر عظیم ہو جائے گی اور مذاہب مجتہدین اور اختلاف علماء وغیرہ بھی چھوڑ دئے جائیں۔ الا ماشاء اللہ صرف مضمون حدیث بیان کر دیا جائے۔ الحمد للہ کہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا پہلے عبارت حدیث کی بحذف اسناد لکھتا ہوں پھر اُس کا ترجمہ اہل لسان کے موافق عام فہم بیان کرتا ہوں پھر اگر کچھ ضرورت حل مطلب کی واقع ہوتی ہے تو لکھ کر حل مطلب اس حدیث کا کر دیتا ہوں۔ اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل مطلب کیا ہے یا کچھ مضمون مفید بڑھایا ہے تو وہاں صرف اُس کا ترجمہ لکھ دیتا ہوں۔ اب میں خود شکر اپنے پروردگار جل جلالہٗ اور عم نوالہٗ کا بیان کرتا ہوں جس نے مجھ ایسے روسیاہ گناہگار کو توفیق ہجرت بخشی اور بعد ہجرت کے ایسا کام تفویض فرمایا کہ سعادت دارین اس سے حاصل ہوئی اور اپنے ایسے مکرم اور معزز بندہ کو یعنے نواب صاحب ممدوح کو میرے حال پر مہربان فرمایا۔ حقیقت میں یہ انعامات اللہ سبحانہٗ کے مجھ پر ایسے ہوئے ہیں کہ اگر سالہا سال تک اس کا شکر ادا کروں تو ایک شمہ ادا نہ ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین اب کچھ تھوڑا سا حال اس کتاب کے مؤلف کا تیمناً اور تبرکاً اور اپنی سند لکھ کر اس مقصود میں شروع کرتا ہوں:

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذکر مؤلف موطا

اس کتاب کے جمع کرنے اور بنانے والے امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی ہیں اور ابو عامر اصبحی دادا اُن کے صحابی جلیل القدر ہیں سوا جنگ بدر کے اور سب غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ۹۳ھ ہجری میں امام مالک کی ولادت ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۹۰ھ میں نوسو شیوخ سے استفادۂ حدیث فرمایا اور فتویٰ نہ دیا یہاں تک کہ ستر اماموں نے گواہی دی اس امر کی کہ وہ لائق ہیں افتاء کے اور اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ حدیث لکھی اور سترہ برس کے سن میں درس حدیث شروع کیا اور جب حدیث پڑھانے بیٹھتے غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے پہنتے اور بڑے خشوع اور خضوع اور وقار سے بیٹھتے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ رحم کرے اللہ جل جلالہٗ مالک پر خوب جانچتے تھے راویوں کو اور نہیں روایت کرتے تھے مگر ثقہ سے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کہ امام مالک پر کسی کو مقدم نہیں کرتا ہوں میں صحت حدیث میں اور مالک امام ہیں حدیث اور سُنت میں اور کافی ہے امام مالک کی فضیلت کے واسطے یہ امر کہ امام شافعی اُن کے شاگرد ہیں اور امام احمد اُن کے شاگرد کے شاگرد ہیں۔ اور امام محمد جو شاگرد ہیں امام اعظم کے وہ بھی شاگرد ہیں امام مالک کے، امام شافعی نے کہا جب ذکر آئے عالموں کا تو مالک مثل ستارہ کے ہیں اور کسی کا احسان میرے اوپر علم خدا میں مالک سے زیادہ نہیں ہے اور کہا سفیان بن عیینہ نے مُراد اس حدیث سے کہ قریب ہی لوگ سفر کریں گے واسطے طلب علم کے پھر نہ پائیں گے زیادہ جاننے والا کسی کو مدینہ کے عالم سے امام مالک ہیں اور اوزاعی جب امام مالک کا ذکر کرتے تو کہتے وہ عالم ہیں علماء کے اور عالم ہیں اہل مدینہ کے اور مفتی ہیں حرمین شریفین کے اور ابن عیینہ کو جب امام مالک کی وفات کی خبر پہنچی تو کہا نہ چھوڑا انہوں نے اپنا مثل زمین پر اور کہا کہ مالک حجت ہیں اپنے زمانے کی اور مالک چراغ ہیں اس اُمت کے۔ جب امام مالک نے اس کتاب کو مُرتب کیا اس وقت لوگوں کے پاس کوئی کتاب نہ تھی سوا کتاب اللہ کے اور موطا اس کا نام اس لئے ہوا کہ امام مالک نے اس کتاب کو ستر فقیہوں پر پیش کیا سب نے اس پر موافقت کی امام شافعی نے فرمایا کہ آسمان کے نیچے بعد کتاب اللہ کے کوئی کتاب امام مالک کے موطا سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور ابن عربی نے کہا کہ موطا اصل اوّل ہے اور صحیح بخاری اصل ثانی اور ہزار آدمیوں نے اس کتاب کو امام مالک سے روایت کیا۔ اب یہ جو نسخہ رائج ہے یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کی روایت سے ہے جس سال امام مالک کی وفات ہوئی اُسی سال یحییٰ بن یحییٰ نے موطا کو امام مالک سے حاصل کیا سب احادیث اور آثار موطا کے ایک ہزار ستائیس ۱۰۲۷ ہیں اُن میں سے چھ سو حدیثیں ۶۱۳ مسند اور دو سو بائیس ۲۲۲ مرسل اور چھ سو تیرہ ۶۱۳ موقوف اور دو سو پچاسی ۲۸۵ تابعین کے اقوال ہیں وفات امام مالک کی اتوار کے روز دسویں ربیع الاول ۱۷۹ھ ایک سو اناسی میں ہوئی۔ عُمر شریف اُن کی ستاسی ۸۷ برس کی تھی اور بعضوں کے نزدیک نوّے ۹۰ برس کی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ اَتْبَاعِہٖ وَغَفَرَ لَنَا وَلَہٗ بِفَضْلِہٖ وَبِکَرَمِہٖ اٰمِیْن۔

سند کتاب

اگرچہ اس کتاب کی سند مجھے طریق متعددہ سے حاصل ہوئی ہے لیکن یہاں پر بوجہ ضیق مقام کے ایک سند پر جو بہت اعلےٰ ہے اقتصار کرتا ہوں اجازت دی مجھے موطا امام مالک کی بروایت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی میرے شیخ عالم علامہ موحد متبع سنت شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اُن کو اجازت دی شیخ المشائخ رئیس الموحد قامع الملحدین شیخ عبدالرحمٰن بن حسن نے اُن کو اجازت دی شیخ عبدالرحمٰن حیرتی نے اُن کو اجازت دی شیخ مرتضیٰ حسینی نے اُن کو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری نے ان دونوں کو اجازت دی عبداللہ بن سالم بصری نے اور وہ روایت کرتے ہیں ابوعبداللہ محمد بن علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سہنور سے اور وہ نجم غیطی سے اور وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شیخ الاسلام[10] زکریا انصاری سے اور وہ امام حافظ مشہور شیخ الاسلام حافظ[11] احمد بن علی بن حجر عسقلانی سے اس سند میں مجھ سے شیخ ابن حجر عسقلانی تک دس[10] واسطے ہیں پھر شیخ ابن حجر عسقلانی نے روایت کیا اس کو شیخ عمر[12] بن الحسن مراغی سے انہوں نے احمد[13] بن ابراہیم الفاروثی سے انہوں نے ابراہیم[14] بن یحییٰ المکناسی سے انہوں نے محمد[15] بن محمد بن سعید زرقون سے انہوں نے احمد[16] بن محمد بن عبداللہ بن غلبون سے انہوں نے عثمان[17] بن احمد قیجاطی سے انہوں نے ابی عیسیٰ[18] یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ کے چچا عبیداللہ[19] بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ[20] بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس مصمودی سے انہوں نے امام انام فخر الاسلام ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی سے جو مؤلف ہیں اس کتاب کے اور امام ہیں دار الہجرۃ یعنے مدینہ طیبہ کے۔ ابن حجر سے امام مالک تک نو واسطے ہیں اور مترجم کتاب سے امام مالک تک کل بیس واسطے ہیں اللہ جل جلالہٗ اور جل شانہٗ راضی ہو ان سب مشائخ اور بزرگواروں سے اور ہمارا بھی حشر اُن کے ساتھ کرے اور ان کی طفیل[5] ہم کو بخشے آمین یارب العالمین۔ فقط

[5] کسی کا بعد وصال کے کسی قسم کا وسیلہ لینا درست نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱- کتاب وقوت الصلوٰۃ (۱) بَابُ وُقُوْتِ الصَّلٰوةِ
نماز کے وقتوں کا بیان

۱- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ يَا عُرْوَةُ اَوَاِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ الَّذِيْ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ

ترجمہ: روایت ہے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفۂ وقت نے ایک روز دیر کی عصر کی نماز میں تو گئے اُن کے پاس عُروہ بن الزبیر اور خبر دی ان کو مغیرہ بن شعبہ نے ایک روز دیر کی تھی عصر کی نماز میں جب وہ حاکم تھے کوفہ کے پس گئے ان کے پاس ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری اور کہا کہ کیا ہے یہ دیر نماز میں اے مغیرہ کیا تم کو نہیں معلوم کہ جبرئیل اُترے آسمان سے اور نماز پڑھی انہوں نے ظہر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُن کے پھر نماز پڑھی جبرئیل نے عصر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُن کے پھر نماز پڑھی جبرئیل نے مغرب کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُن کے پھر نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے عشاء کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُن کے پھر نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے فجر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی اُن کے پھر کہا جبرئیل نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی تم کو حکم ہوا ہے تب کہا عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہ سمجھو تم جو روایت کرتے ہو کیا جبرئیل نے قائم کئے نماز کے وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عروہ نے کہا کہ ابومسعود بن عقبہ بن عمرو انصاری کے بیٹے بشیر ایسا ہی روایت کرتے تھے اپنے باپ سے اور مجھ سے روایت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرے کے اندر ہوتی تھی دیواروں پر چڑھنے سے پہلے۔

۲- عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ف پہلے عروہ بن الزبیر نے حدیث جبریل کی بیان کی جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وقت نماز کا جبریل نے بتایا تھا اُس سے تاخیر نہ کی اُس میں عمر بن عبدالعزیز کو احتیاطاً کچھ شبہ ہوا عروہ نے دوسری حدیث صاف صاف حضرت عائشہ کی بیان کی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز عصر جلد پڑھنا نکلتا ہے کیونکہ حجرے میں دھوپ اسی وقت تک رہے گی کہ آفتاب بلند رہے ورنہ جب آفتاب بہت جھکے گا تو دھوپ دیواروں پر چڑھ جائے گی۔

۳- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى

ترجمہ: روایت ہے عطا بن یسار سے ایک شخص آیا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ وَقْتِ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَسَکَتَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ مِنَ الْغَدِ بَعْدَ اَنْ اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ قَالَ ھَا اَنَا ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ وَقْتٌ (اخرجہ النسائی)

اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے نماز صبح کا وقت تو چپ ہو رہے آپ جب دوسرا روز ہوا نماز پڑھی آپ نے اندھیرے منہ صبح صادق نکلتے ہی پھر تیسرے روز نماز پڑھی فجر کی روشنی میں اور فرمایا کہ کہاں ہے وہ شخص جس نے نماز فجر کا وقت دریافت کیا تھا وہ شخص بول اٹھا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے نماز فجر کا وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے۔

ف: یعنی میں نے ایک بار اول وقت نماز پڑھی اور دوسری بار آخر وقت تاکہ تجھ کو ابتدا اور انتہا وقت نماز کی معلوم ہو جائے شروع سے اخیر تک نماز کا وقت ہے۔

۴۔ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُصَلِّی الصُّبْحَ فَیَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِھِنَّ مَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر کی نماز پھر عورتیں نماز سے فارغ ہو کر لپٹی تھیں چادریں لپیٹی ہوئیں اور پہچانی نہ جاتی تھیں اندھیرے سے۔

ف: اس حدیث سے فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی و احمد و اسحاق کا۔

۵۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ

ترجمہ: ابوہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو پا چکا وہ صبح کو اور جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پا چکا وہ نماز عصر کو۔

ف: یعنے صبح کی نماز اور عصر کی نماز دونوں ادا سمجھی جائیں گی نہ قضا۔

۶۔ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَتَبَ اِلٰی عُمَّالِہٖ اِنَّ اَھَمَّ اُمُوْرِکُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ حَفِظَھَا وَحَافَظَ عَلَیْھَا حَفِظَ دِیْنَہٗ وَمَنْ ضَیَّعَھَا فَھُوَ لِمَا سِوَاھَا اَضْیَعُ ثُمَّ کَتَبَ اَنْ صَلٰوۃُ الظُّھْرِ اِذَا کَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا اِلٰی اَنْ یَّکُوْنَ ظِلُّ اَحَدِکُمْ مِثْلَہٗ وَالْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ بَیْضَآءُ نَقِیَّۃٌ قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فَرْسَخَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃً قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبُ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ: نافع عبداللہ بن عمرؓ کے مولیٰ (غلام آزاد) سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ تمہاری سب خدمتوں میں نماز بہت ضروری اور اہم ہے میرے نزدیک جس نے نماز کے مسائل اور احکام یاد کئے اور وقت پر پڑھی تو اس نے اپنا دین محفوظ رکھا جس نے نماز کو تلف کیا تو اور خدمتیں زیادہ تلف کرے گا پھر لکھا نماز پڑھو ظہر کی جب آفتاب ڈھل جائے اور سایہ آدمی کے ایک ہاتھ برابر ہو یہاں تک کہ سایہ آدمی کا اس کے برابر ہو جائے اور نماز پڑھو عصر کی جب تک کہ آفتاب بلند اور سفید رہے ایسا کہ بعد نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام مالکؒ کا مرتب کردہ احادیثِ نبویؐ کا سب سے قدیم
و بیش بہا مجموعہ

مؤطا امام مالک

علیہ الرحمۃ

جسے امام مالکؒ (المتوفی ۱۷۹ھ) نے سالہا سال ہر کسوٹی پر پرکھ کر اپنی
دس ہزار احادیث سے منتخب کیا تھا

اصل عربی مع مقابل اردو ترجمہ ضروری فوائد کشف الفاظ
از فرید عصر حضرت علامہ وحید الزماںؒ رحمۃ اللہ تعالےٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْعِشَآءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ وَ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُّشْتَبِكَةٌ

عصر کے اونٹ کی سواری پر چھ میل یا نو میل قبل غروب کے آدمی پہنچ سکے اور نماز پڑھو مغرب کی جب سورج ڈوب جائے اور عشا کی نماز پڑھو جب شفق غائب ہو جائے تہائی رات تک جو شخص سو جائے عشا کی نماز سے پہلے تو خدا کرے نہ لگے آنکھ اس کی نہ لگے آنکھ اسکی نہ لگے آنکھ اسکی اور نماز پڑھو صبح کی اور تارے صاف گھنے ہوئے ہوں۔

ف: یعنی اندھیرے میں نماز فجر پڑھو کہ تارے غائب نہ ہونے پائیں اور شفق سرخی کو کہتے ہیں جو بعد آفتاب ڈوبنے کے محسوس ہوتی ہے اور نماز مغرب کی سورج ڈوبتے ہی پڑھنا چاہیے دیر نہ کرنی چاہیے۔ امام احمد نے ابی عبداللہ صنابحی سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ امت میری بہتری سے رہے گی جب تک مغرب کی تاخیر نہ کرے گی یہود کے مشابہت کے واسطے اور فجر کی تاخیر نہ کرے گی نصاریٰ کی مشابہت کے واسطے (زرقانی)

۷۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرِ الْاَصْبَحِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنْ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَآءُ نَقِیَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاٰخِرِ الْعِشَآءَ مَالَمْ تَنَمْ وَصَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُّشْتَبِكَةٌ وَاقْرَءْ فِیْهَا بِسُوْرَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

ترجمہ: مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ابوموسی اشعری کو لکھا کہ نماز پڑھ ظہر کی جب سورج ڈھل جائے اور نماز پڑھ عصر کی اور آفتاب سفید صاف ہو زرد نہ ہونے پائے اور نماز پڑھ مغرب کی جب سورج ڈوبے اور دیر کر عشاء کی نماز میں جہاں تک تو جاگ سکے اور نماز پڑھ صبح کی اور تارے صاف گھنے ہوئے ہوں اور پڑھ فجر کی نماز میں دو سورتیں لمبی مفصل سے۔

ف: مفصل کلام اللہ کی ساتویں منزل سورہ حجرات سے اخیر تک ہے۔ (زرقانی)

۸۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنْ صَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَآءُ نَقِیَّةٌ قَدْ رَمَا یَسِیْرُ الرَّاكِبُ ثَلَاثَةَ فَرَاسِخَ اَنْ صَلِّ الْعِشَآءَ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ فَاِنْ اَخَّرْتَ فَاِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ نماز پڑھ عصر کی اور آفتاب سفید ہو اتنا دن باقی ہو کہ اونٹ کا سوار بعد نماز عصر کے نو میل جا سکے اور پڑھ عشاء کی نماز تہائی رات تک آخر درجہ آدھی رات تک اور غافل مت ہو۔

ف: نماز سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محافظت کرے گا پانچوں نمازوں پر نہ لکھا جائے گا غافلوں میں اس حدیث کو حاکم نے ابی ہریرہؓ سے روایت کیا اور صحیح کہا۔ (زرقانی)

۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا

ترجمہ: عبداللہ بن رافع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کے مولیٰ ہیں انہوں نے پوچھا ابوہریرہؓ سے نماز کا وقت، کہا ابوہریرہؓ نے میں بتاؤں تجھ کو نماز پڑھ ظہر کی جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جائے اور عصر کی جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِي الْغَلَسَ ۞

سایہ تیرا تجھ سے دُونا ہو اور مغرب کی جب آفتاب ڈوب جائے اور عشاء کی تہائی رات کی ادھر اور صبح کی اندھیرے منہ۔

۱۰- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نماز عصر کی پڑھتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں پھر ہم میں سے کوئی جاتا بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں تو پاتا اُن کو عصر کی نماز میں۔

ف: بنی عمرو بن عوف کا محلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر تھا۔ (زرقانی) یا قریب تین میل کے مسجد نبوی سے (مصفٰی) اور وہ لوگ کھیتی باڑی والے تھے۔ اپنے ضروری کاموں سے فراغت پاکر نماز عصر کی پڑھا کرتے تو آنحضرت کی نماز بہت جلدی ہوتی۔

۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نماز عصر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے پھر ہم میں سے کوئی جانے والا قبا کو جاتا تھا پھر کر وہاں کے لوگوں کو ملتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔

ف: قبا مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ (زرقانی ومحلی)

۱۲- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يُصَلُّونَ الظُّهْرَ بِعَشِيٍّ ۞

ترجمہ: قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کہتے ہیں کہ میں نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھتے دیکھا۔

ف: عشی سے مراد یہی ہے کہ ٹھنڈے وقت ظہر پڑھتے تھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفٰی میں لکھا ہے کہ عشی اہل مدینہ کے عرف میں ایک مثل کے قریب کو کہتے ہیں۔

(۲) بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے وقت کا بیان)

۱۳- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى طِنْفِسَةً لِعَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ إِلَى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِيِّ فَإِذَا غَشِيَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ قَالَ ثُمَّ نَرْجِعُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنَقِيلُ قَائِلَةَ الضُّحَاءِ ۞

ترجمہ: مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہا انہوں نے میں دیکھتا تھا ایک بوریا عقیل بن ابی طالبؓ کا ڈالا جاتا تھا جمعہ کے دن مسجد نبوی کے پچھم کی طرف کی دیوار کے تلے تو جب سارے بوریا پر دیوار کا سایہ آجاتا عمر بن الخطاب نکلتے اور نماز پڑھتے جمعہ کی مالک نے کہا کہ ہم بعد نماز کے آکر چاشت کے عوض سو رہا کرتے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز جمعہ بہت جلد پڑھا کرتے اس وجہ سے لوگ جمعہ کے روز دوپہر کے اول نہ سوتے بلکہ غسل وغیرہ میں مشغول رہتے بعد نماز کے اس کا معاوضہ کرتے۔ (زرقانی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴۔ عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَلِیْطٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّی الْجُمُعَةَ بِالْمَدِیْنَةِ وَصَلَّی الْعَصْرَ بِمَلَلٍ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن اسید بن عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ عثمانؓ نے نماز پڑھی جمعہ کی مدینہ میں اور عصر کی ملل میں۔

ف: کہا امام مالک نے سبب اس کا یہ تھا کہ جمعہ کی نماز بہت جلدی پڑھی بمجرد زوال کے اور جلدی چلے ہ ملل ایک مقام ہے مدینہ سے سترہ میل کے فاصلے پر یا اٹھارہ میل کے یا بائیس میل کے۔ (زرقانی)

(۳) بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ (بیان اُس شخص کا جس نے ایک رکعت پائی)

۱۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ ۔ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ایک رکعت نماز میں سے پالی تو اُس نے وہ نماز پالی۔

ف: اس حدیث کے مطلب میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کی مقدار وقت نماز کا پایا تو اُس کی نماز ادا ہوگئی قضا نہ ہوگی جیسے نماز فجر اور عصر میں یہ مضمون اوپر تصریح سے گذرا دوسرے یہ کہ جس نے جماعت کی ایک رکعت پائی تو گویا اُس نے جماعت پالی یعنی اُس کو ثواب جماعت کا ملے گا تیسرے یہ کہ جس نے رکوع پالیا تو گویا اُس نے وہ رکعت پالی اگر رکوع نہ ملا تو وہ رکعت گئی۔ اب اگر سجدہ ملے بھی تو وہ حساب میں نہیں ہے۔ چوتھی یہ کہ جس نے ایک رکعت کی مقدار وقت پایا یا معذورین میں سے تو اُس کو وہ نماز لازم ہوگی۔ پانچویں یہ کہ نماز سے جمعہ مراد ہے جس نے جمعہ کی ایک رکعت بھی پالی تو اُس نے جمعہ پایا اب وہ ایک رکعت اور پڑھ لے اور جو ایک رکعت بھی نہ ملے تو چار رکعتیں پڑھے۔ واللہ اعلم

۱۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَقَدْ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب قضا ہو جائے رکوع تیرا تو قضا ہوگیا سجدہ تیرا۔

ف: یعنے اگر رکوع نہ ملا امام کے ساتھ تو وہ رکعت گئی۔ اب اگر سجدہ اُس کا ملے بھی تو بھی حساب میں نہیں۔

۱۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَا يَقُوْلَانِ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ ۔

ترجمہ: امام مالک کہتے ہیں کہ مجھے پہنچا عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے کہ وہ دونوں فرماتے تھے جس نے رکوع پایا تو اُس نے سجدہ پالیا۔

ف: یعنے رکعت پائی۔

۱۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ ۔

ترجمہ: امام مالک کہتے ہیں کہ مجھے پہنچا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے تھے کہ جس شخص نے رکوع پالیا تو اُس نے سجدہ پایا یعنے وہ رکعت پائی اور جس کو سورۂ فاتحہ پڑھنا نہ ملا تو اس کی بہت خیر جاتی رہی۔

ف: یعنے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ثواب گیا اور آمین کہنے کا (بظاہر یہ اثر مخالف ہے اُس کے جس کو بخاری نے رسالہ قرأت خلف الامام میں روایت کیا ہے: اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوْعًا لَمْ يُعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ

www.sirat-e-mustaqeem.com

یعنے جب پائے تو قوم کو رکوع میں تو مت حساب میں لا اُس رکعت کو) اور یہی قول ہے ایک جماعت کا بلکہ بخاریؒ نے قرأت خلف الامام میں کہا ہے کہ جو وجوب قرأت خلف الامام کا قائل ہے اس کا یہی مذہب ہے اور اختیار کیا اس کو ابن خزیمہ اور ضبعی وغیرہ محدثین شافعیہ نے اور متاخرین میں سے شیخ تقی الدین سبکی نے اس کی تقویت کی ہے۔ ہکذا فی فتح الباری واختارہ الشوکانی فی النیل وغیرہ۔

(۴) بَابُ مَا جَاءَ فِي دُلُوكِ الشَّمْسِ وَغَسَقِ اللَّيْلِ

ف: اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا: أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اس باب میں تفسیر ہے دلوک الشمس کی اور غسق اللیل کی۔

۱۹۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا۔

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے دلوک الشمس سے آفتاب کا ڈھلنا مراد ہے۔

۲۰۔ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ إِذَا فَاءَ الْفَيْءُ وَغَسَقُ اللَّيْلِ اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتُهُ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ دلوک الشمس جب ہوتا ہے کہ سایہ پلٹے پچھم سے پورب کو اور غسق اللیل رات کا گزرنا اور اندھیرا اُس کا۔

(۵) بَابُ جَامِعِ الْوُقُوْتِ (وقتوں کا بیان)

ف: اس باب میں مختلف حدیثیں مذکور ہیں جن سے وقتوں کا حال اور حکم دریافت ہوتا ہے۔

۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کی قضا ہو جائے عصر کی نماز تو گویا لُٹ گیا گھر بار اُس کا۔

ف: عصر کی نماز کی بہت تاکید آئی ہے اکثر مفسرین کے نزدیک صلوٰۃ وسطیٰ سے عصر ہی کی نماز مراد ہے اور قضا ہو جانے سے یہ مُراد ہے کہ آفتاب زرد ہو جائے۔ ابوداؤد کی روایت میں یہ تفسیر بتصریح موجود ہے اور نافع نے یہ تفسیر کی ہے کہ آفتاب ڈوب جائے۔ لُٹ جانے سے یہ غرض ہے کہ اُس کے اعمال صالحہ حبط ہو جائیں گے یا اس کو اتنا غم وصدمہ لاحق ہونا چاہیئے جتنا اُس شخص کو لاحق ہوتا ہے جس کا گھر بار لُٹ جائے۔ ہکذا فی الزرقانی والمصفی واللہ اعلم۔

۲۲۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَقِيَ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدِ الْعَصْرَ قَالَ مَا حَبَسَكَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَذَكَرَ لَهُ الرَّجُلُ عُذْرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ طَفَّفْتَ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب عصر کی نماز پڑھ کر لوٹے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو عصر کی نماز میں نہ تھا پوچھا آپ نے کس وجہ سے تم رُک گئے جماعت میں آنے سے؟ اُس نے کچھ عذر بیان کیا تب فرمایا آپ نے طَفَّفْتَ کہا امام مالک نے طَفَّفْتَ تطفیف سے ہے عرب لوگ کہا کرتے ہیں: لِكُلِّ شَيْءٍ وَفَاءٌ وَتَطْفِيْفٌ۔

ف: وفا کے معنے پورا دینا اور تطفیف کے معنے کم کرنا اور گھٹانا تو تطفیف کے یہ معنے ہوئے کہ کم کیا تو نے ثواب اپنا یا ناقص

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا اپنے اعمال کو۔ (زرقانی ومصفی)

۲۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَمَا فَاتَهٗ وَقْتُهَا وَلَمَا فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا اَعْظَمُ وَاَفْضَلُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ نمازی کبھی نماز پڑھتا ہے۔ اور وقت جاتا نہیں رہتا لیکن جس قدر وقت گذر گیا وہ اچھا اور بہتر تھا اس کے گھر بار سے۔

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ قول یحییٰ کا حکم میں حدیث مرفوع کے ہے اس واسطے کہ اپنی رائے سے ایسا مضمون کہہ نہیں سکتے چنانچہ دارقطنی نے سنن میں ابوہریرہ سے بہ سند ضعیف روایت کیا کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے وقت پر لیکن جو اوّل وقت گذر گیا وہ بہتر تھا اس کے گھر بار سے اور خود ابن عبدالبر نے مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا کہ آدمی پالیتا ہے نماز کو لیکن جس قدر وقت گذر گیا وہ بہتر تھا اُس کے گھر بار سے اور اخراج کیا اس حدیث کا سعید بن منصور نے ابن عمر سے مرفوعاً اور طلق بن حبیب سے مرسلاً (زرقانی) کہا امام مالک نے اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور نماز کا وقت آجائے پھر وہ شخص بھول بھٹک کر نماز میں دیر کرے یہاں تک کہ اپنے گھر بار میں آجائے اور وقت باقی ہو تو وہ نماز کو پورا پڑھے مثل مقیم کے قصر نہ کرے اور جو وقت گذر گیا ہو تو قصر سے پڑھے کیونکہ اب تو وہ نماز کو قضا پڑھے گا اور قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی جیسے واجب ہوئی تھی۔ کہا امام مالک نے ہم نے اپنے شہر والوں کو اور اپنے شہر کے عالموں کو اسی حکم پر پایا کہا امام مالک نے شفق سُرخی کو کہتے ہیں جو پچھم کی جانب ہوتی ہے تو جب سُرخی جاتی رہی نماز عشاء کا وقت آجائے گا اور مغرب کا وقت گذر جائے گا۔

۲۴۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ عَقْلُهٗ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر بیہوش ہوگئے ان کی عقل جاتی رہی پھر انہوں نے نماز کی قضا نہ پڑھی۔

کہا امام مالک نے ہماری دانست میں وقت نماز کا جاتا رہا ہوگا کیونکہ جو شخص ہوش میں آجائے اور وقت باقی ہو تو وہ نماز پڑھ لے۔

(۶) بَابُ النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ (نماز سے سوجانے کا بیان)

۲۵۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا الصُّبْحَ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَلَأَ بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اسْتَنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ مُقَابِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّكْبِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے جنگ خیبر سے رات کو چلے جب اخیر رات ہوئی تو آپ اُتر پڑے اور بلال سے فرمایا صبح کی نماز کا تم خیال رکھو اور آپ سو رہے اور جب تک خدا کو منظور تھا بلال جاگتے رہے پھر بلال نے تکیہ لگایا اپنے اونٹ پر اور منہ اپنا صبح کی طرف کئے رہے اور لگ گئی آنکھ بلال کی تو نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی شتر سوار یہاں تک کہ پڑنے لگی ان پر تیزی دھوپ کی۔ تب چونک اُٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے بلال کہا بلال نے زور کیا مجھ پر اس چیز نے جس نے آپ پر زور کیا (یعنے نیند نے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَهُمْ وَاقْتَادُوْا شَيْئًا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ قَضَى الصَّلٰوةَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (هٰذَا مُرْسَلٌ وَّوَصَلَهُ مُسْلِمٌ فِيْ كِتَابِ الْمَسَاجِدِ)

علیہ وسلم نے کوچ کرو تو لادے لوگوں نے کجاوے اپنے، تھوڑی دور چلے تھے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو تکبیر کہنے کا تو تکبیر کہی بلال نے نماز کی پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی بعد اس کے فرمایا جب نماز پڑھ چکے جو شخص بھول جائے نماز کو تو چاہیئے کہ پڑھ لے اُس کو جب یاد آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کر نماز کو جس وقت یاد کرے مجھ کو۔

ف: ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا مگر یہ پروردگار کا فضل ہے کہ ایک وقت دل کو بھی غافل کر دیا تا کہ اُمت کو یہ مسئلہ معلوم ہو جائے۔ بعد نماز کے آپ نے کلیہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھول جائے نماز کو جب یاد آئے پڑھ لے خواہ نیند کے سبب سے بھول جائے یا جاگتے میں بھول جائے اور بعض کہتے ہیں کہ نیند کا مسئلہ تو خود آپ کے فعل سے صحابہ کو معلوم ہو گیا اور جاگ کر بھول جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا اسلئے زبانی اس کو بتا دیا تھا اور ایک حدیث میں سونے اور بھول جانے دونوں کا ذکر آیا ہے جیسا کہ آگے آتی ہے۔

۲۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّاُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ بِالصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْشَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رات کو اُترے راہ میں مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقرر کیا بلال کو اس کام پر کہ جگا دیں ان کو واسطے نماز کے تو سو گئے بلال اور سو گئے لوگ پھر جاگے اور سورج نکل آیا تھا اور گھبرائے لوگ (بسبب قضا ہو جانے نماز کے) تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونے کا تا کہ نکل جائیں اُس وادی سے اور فرمایا کہ اس وادی میں شیطان ہے پس سوار ہوئے اور نکل گئے اس وادی سے تب حکم کیا اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُترنے کا اور وضو کرنے کا اور حکم کیا بلال کو اذان کا یا تکبیر کا پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کے ساتھ پھر متوجہ ہوئے آپ لوگوں کی طرف اور دیکھا اُن کی گھبراہٹ کو تو فرمایا آپ نے اے لوگو بے شک روک رکھا اللہ تعالیٰ نے ہماری جانوں کو اور اگر چاہتا تو وہ پھیر دیتا ہماری جانوں کو سوا اس وقت کے اور کسی وقت تو جب سو جائے کوئی تم میں سے نماز سے یا بھول جائے اس کو پھر گھبرا کے اُٹھے نماز کے لئے تو چاہیئے کہ پڑھ لے اُس کو جیسے پڑھتا اُس کو وقت پر پھر متوجہ ہوئے آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرمایا آپ نے شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَاضْجَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتَّى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ۔

کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے تو لٹا دیا اُن کو پھر لگا تھپکنے ان کو جیسے تھپکتے ہیں بچے کو یہاں تک کہ سو رہے وہ پھر بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس بیان کیا بلال نے اُسی طرح جیسے فرمایا تھا آپ نے حال اُن کا ابوبکرؓ سے تو کہا ابوبکر نے میں گواہی دیتا ہوں اس امر کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ۔

ف : اگرچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے سے بھی یقین تھا اس بات کا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مگر یہ معجزہ دیکھ کر اور بھی زیادہ یقین میں قوت ہوئی اس واسطے پھر گواہی دی رسالت کی ۔

(۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بِالْهَاجِرَةِ (ٹھیک دوپہر کے وقت نماز کی ممانعت کا بیان)

۲۷- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ فِي كُلِّ عَامٍ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ ۔

ترجمہ : عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے تو جب تیز ہو گرمی تاخیر کرو نماز میں ٹھنڈک تک اور فرمایا آپ نے شکوہ کیا آگ نے اپنے پروردگار سے اور کہا اے پروردگار میں اپنے کو آپ کھانے لگی تو اذن دیا اس کو پروردگار نے دو سانس کا ہر سال (اندر کو) سانس لینے کا جاڑے میں اور (باہر کو) سانس نکالنے کا گرمی میں ۔

ف : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز دیر کر کے پڑھنا چاہیئے اور یہی مذہب ہے ابن المبارک و احمد و اسحٰق کا

۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیز گرمی ہو تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک اسلئے کہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے اور فرمایا آپ نے کہ آگ نے گلہ کیا پروردگار سے تو اذن دیا پروردگار نے اس کو دو سانسوں کا ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں ۔

۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم) کیونکہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے ۔

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک

ف : بعض لوگوں نے فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ کے یہ معنے کئے ہیں کہ اول وقت پڑھو نماز کو مگر یہ معنی سیاق حدیث کے خلاف ہے اور بخاری مسلم نے ابوذرؓ سے روایت کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو مؤذن نے ارادہ کیا اذان کا فرمایا آپ نے ٹھنڈا کر یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ کے صحیح معنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وہی ہیں جو ہم نے بیان کئے یعنی تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک۔ (زرقانی)

باب النَّهْيِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ بِرِيْحِ الثُّوْمِ وَتَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلٰوةِ

مسجد میں لہسن کھا کر جانے کی ممانعت کا بیان، اور نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان

۳۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْ مَسَاجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ ۔ (هٰذا مرسل وقد وصله مسلم عن ابی هريرة)

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھایا اس درخت میں سے (یعنی لہسن میں سے) تو نزدیک نہ ہو ہماری مسجدوں کے تاکہ ہم کو تکلیف دے اس کی بُو سے۔

ف: کچے لہسن یا کچے پیاز کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے جب تک منہ میں بو رہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا رَاَى الْاِنْسَانَ يُغَطِّيْ فَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ جَبَذَ الثَّوْبَ جَبْذًا شَدِيْدًا حَتّٰى يَنْزِعَهٗ عَنْ فِيْهِ ۔

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن مجبر سے روایت ہے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ جب کسی کو دیکھتے تھے کہ منہ اپنا ڈھانپے ہے نماز میں کھینچ لیتے تھے کپڑا زور سے یہاں تک کہ کھل جاتا اُس کا منہ۔

۲۔ كِتَابُ الطَّهَارَةِ (۱) بَابُ الْعَمَلِ فِي الْوُضُوْءِ ۔ (وضو کی ترکیب کا بیان)

۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔ (اخرجه البخاری ومسلم)

ترجمہ: عمرو بن یحییٰ المازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن زید سے جو دادا ہیں عمرو بن یحییٰ کے اور اصحاب میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تم مجھ کو دکھا سکتے ہو کس طرح وضو کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کہا انہوں نے ہاں تو منگایا انہوں نے پانی وضو کا پھر ڈالا اس کو اپنے ہاتھ پر اور دھویا دونوں ہاتھوں کو دو دو بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر دونوں ہاتھ دھوئے کہنیوں تک دو دو بار پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے یعنے دونوں ہاتھوں سے مسح شروع کیا پیشانی سے گدی تک پھر لائے گدی سے پیشانی تک پھر دونوں پیر دھوئے۔

ف: عبد اللہ بن زید عمرو بن یحییٰ کے نہ دادا تھے نہ نانا یہ وہم موطا کی روایت سے واقع ہوا ہے صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

پوچھا عبداللہ سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہے عمرو بن یحییٰ کا۔ (زرقانی)

۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِهٖ مَآءً ثُمَّ لِیَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تم میں سے کوئی تو پانی ڈال کر چھنکے اور جو ڈھیلے لے واسطے استنجاء کے تو طاق لے۔

۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے تو ناک چھنکے اور جو ڈھیلے لے تو طاق لے۔

۴- کہا یحییٰ نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے اگر کوئی شخص ایک ہی چلو لے کر بھی کلی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

۵- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوَضُوْءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ؛ (اخرجہ مسلم موصولاً)

ترجمہ: امام مالک روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو پہنچا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق گئے اُم المومنین عائشہؓ کے پاس جس دن مرے سعد بن ابی وقاص تو منگایا عبدالرحمٰن نے پانی وضو کا پس کہا عائشہ نے پورا کر وضو کو کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے ایڑیوں کو آگ سے۔

ف: یعنے خرابی ہے اُن لوگوں کے لئے جن کی ایڑیاں وضو میں سوکھی رہ جاتی ہیں یا خود ایڑیوں کی خرابی ہے جہنم کی آگ ان کو جلا دے گی اسی طرح تمام اعضائے وضو کا حکم ہے کوئی عضو سوکھا نہ رہ جائے احتیاط رکھے۔

۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَتَوَضَّاُ بِالْمَآءِ لِمَا تَحْتَ اِزَارِهٖ ؛

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عثمان سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کہتے تھے کہ پانی سے دھوئے اپنے ستر کو۔

ف: پائخانے کے بعد ڈھیلوں سے پاک کر کے پھر پانی لینا ادب ہے اور موجب فضیلت ہے۔ ابن خزیمہ اور بزار نے عویم بن ساعدہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مسجد قبا میں تو کہا وہاں کے لوگوں سے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف کی ہے طہارت کے باب میں تو کیسی ہے طہارت تمہاری۔ کہا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے مگر ہمارے ہمسایہ میں چند یہودی رہتے تھے وہ پائخانہ کر کے پانی سے استنجا کرتے تھے تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا اور بزار کی عبارت یہ ہے کہ ہم بعد ڈھیلوں کے پانی سے پاک کرتے ہیں تو فرمایا آپ نے ہاں یہی مراد ہے خداوند کریم کی لازم پکڑو تم اس کو اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استنجا پانی سے کرتے تھے (۱۲) کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اس شخص سے جس نے وضو کیا تو بھول کر قبل کلی کرنے کے منہ دھو لیا یا پہلے ہاتھ دھو لئے اور منہ نہ دھویا کہا امام مالک نے جس شخص نے منہ دھو لیا کلی کرنے سے پیشتر تو وہ کلی کرلے اور دوبارہ منہ نہ دھوئے لیکن جس نے ہاتھ دھو لئے منہ دھونے سے پیشتر تو اس کو چاہیئے کہ منہ دھو کر ہاتھوں کو دوبارہ دھوئے تاکہ دھونا ہاتھ کا بعد دھونے منہ کے ہو جائے۔ جب تک وضو کرنے والا اپنی جگہ میں ہے یا قریب اس کے ف تو اگر وضو کرنے والا وضو کر کے اُٹھ گیا اور اعضاء اس کے سوکھ گئے تو صرف منہ کو دھوئے۔ (زرقانی) (۱۲) کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اس شخص سے جو وضو میں کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول

www.sirat-e-mustaqeem.com

گیا اور نماز پڑھ لی کہا مالک نے ہوگئی نماز اس کی دوبارہ پھر نماز پڑھنا لازم نہیں لیکن آئندہ کی نماز کے واسطے کلی کرلے یا ناک میں پانی ڈال لے۔

(۲) بَابُ وُضُوْءِ النَّائِمِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ (جو کوئی سو کر نماز کے لئے اٹھے اسکے وضو کا بیان)

۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْءِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سو کر اُٹھے کوئی تم میں سے تو پہلے اپنے ہاتھ دھو کر پانی میں ہاتھ ڈالے اس لئے کہ معلوم نہیں کہاں رہی ہتھیلی اس کی۔

ف: یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ حکم استحباباً ہے اور بعضوں کے نزدیک وجوباً۔ جب رات کو سو کر اُٹھے اور استحباباً جب دن کو سو کر اُٹھے۔ (زرقانی)

۱۰۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ مُضْطَجِعًا فَلْیَتَوَضَّاْ ۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ کہا عمر بن خطابؓ نے جو شخص تم میں سے سو جائے لیٹ کر تو وضو کرے۔

۱۱۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ تَفْسِیْرَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا قُمْتُمْ مِّنَ الْمَضَاجِعِ یَعْنِیْ النَّوْمَ ۔

ترجمہ: زید بن اسلم نے کہا کہ یہ جو فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے جب اُٹھو تم نماز کے لئے تو دھوؤ منہ اپنا اور ہاتھ اپنے کہنیوں تک اور مسح کرو سروں پر اور دھوؤ پاؤں اپنے ٹخنوں تک اس سے یہ غرض ہے کہ جب اُٹھو نماز کے لئے سو کر۔

ف: ورنہ جب کوئی نماز کو اُٹھے تو اس کو وضو کرنا لازم ہوگا۔ کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک نکسیر پھوٹنے یا خون نکلنے یا پیپ بہنے سے وضو لازم نہیں آتا بلکہ وضو نہ کرے مگر اس گندگی سے جو دُبر یا ذکر سے نکلے یا سو جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَنَامُ جَالِسًا ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّاُ ۔

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

۳۔ بَابُ الطُّهُوْرِ لِلْوُضُوْءِ (وضو کے پانی کا بیان)

۱۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهٗ الْحِلُّ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہا اس نے یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہیں سمندر میں اور اپنے ساتھ پانی تھوڑا رکھتے ہیں اگر اُسی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں۔ فرمایا آپ نے پاک ہے پانی اُس کا حلال ہے مُردہ اُس کا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فہرست مطالب "موطا امام مالکؒ مترجم"

مطالب	صفحہ
عرضِ ناشر	۲
سببِ تالیفِ کتاب	۱۶
ذکر امام مالکؒ مؤلف "موطا"	۱۵
سندِ کتاب	
کتاب الصلوٰۃ	
نماز کے اوقات کا بیان	۱۸
جمعہ کے وقت کا بیان	۲۱
جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس کا بیان	۲۲
وقتوں کا بیان	۲۳
نماز سے سو جانے کا بیان	۲۴
زوال کے وقت نماز کی ممانعت کا بیان	۲۶
مسجد میں لہسن کھا کر جانے اور نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان	۲۷
وضو کی ترکیب	۲۷
سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۲۹
وضو کے پانی کا بیان	۲۹
جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا ان کا بیان	۳۱
آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا بیان	۳۲
وضو کے مختلف مسائل	۳۳
سر اور کانوں کے مسح کا بیان	۳۷
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۳۸
موزوں پر مسح کی ترکیب	۴۰
تکبیر چھوٹنے کا بیان	۴۰

مطالب	صفحہ
جس شخص کا خون یا تکبیر بند نہ ہو وہ کیا کرے	۴۱
مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۴۲
ودی سے وضو نہیں ٹوٹتا	۴۲
ستر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۴۳
بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۴۵
غسلِ جنابت کی ترکیب	۴۵
دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو	۴۶
جنبی جب سونے یا کھانے کا ارادہ کرے تو پہلے وضو کرے	۴۸
جنبی جب بھول کر بغیر غسل نماز پڑھ لے تو نماز کا اعادہ کرے	۴۹
عورت پر بھی احتلام کی حالت میں مرد کی طرح غسل واجب ہے	۵۱
غسلِ جنابت کے مختلف مسائل	۵۱
تیمم کا بیان	۵۲
تیمم کی ترکیب	۵۳
حیض والی عورت سے جماع درست نہیں باقی سب کام درست ہیں	۵۴
طُہر (حیض سے پاکی) کا بیان	۵۵
حیض کے مختلف مسائل	۵۶
مستحاضہ (حیض کی بیماری والی عورت) کا بیان	۵۷
بچے کے پیشاب کا بیان	۵۸
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان	۵۹
مسواک کا بیان	۵۹

مطالب	صفحہ
اذان کا بیان	۶۰
اذان میں انگوٹھے چومنا بدعت ہے	۶۲
سفر میں بے وضو اذان کہنے کا بیان	۶۶
اذان کا سحر کے وقت ہونا	۶۷
تکبیر تحریمہ کا بیان	۶۷
مغرب اور عشاء کی قرأت کا بیان	۷۰
نماز میں قرآن پڑھنے کا طریقہ	۷۱
صبح کی قرأت کا بیان	۷۲
سورۂ فاتحہ کی فضیلت	۷۴
سِرّی نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا بیان	۷۵
جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے	۷۶
امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان	۷۷
قعدہ کا بیان	۷۸
التحیات کا بیان	۸۰
امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید	۸۲
دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان	۸۳
نماز میں اگر شک ہو جائے تو اپنی یاد کے مطابق اس کو مکمل کرے	۸۵
جو شخص پہلا یا دوسرا تشہد نہ کرے اور کھڑا ہو جائے وہ کیا کرے؟	۸۶
جو لباس نماز سے غافل کرے اس کو نہ پہنے	۸۶
نماز میں بھول جانے کا علاج	۸۸
جمعہ کے روز غسل کا بیان	۸۹
امام جب خطبہ پڑھے تو مقتدی خاموش رہیں	۹۰

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَيْتَتُهُ ۞ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ف: اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کا حال پوچھا تھا مگر آپ نے سمندر کے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہاں پانی کی کمی ہوتی ہے کبھی کھانے کی بھی کمی ہوتی ہے۔ حلال ہے مُردہ اُس کا یعنے جتنے جانور سمندر میں رہتے ہیں جن کی زندگی بغیر پانی کے نہیں ہو سکتی وہ سب حلال ہیں۔ اگرچہ مچھلی کی صورت پر نہ ہوں بلکہ کُتّے یا سور کی صورت پر ہوں۔ (زرقانی) امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں مُردہ سے صرف مچھلی مُراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح چاہئے اور یہ حدیث مطلق ہے زرقانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اصول اسلام سے تمام ائمہ نے اس کو قبول کیا ہے اور فقہا نے اس کے ساتھ تمسک کیا ہے ہر زمانے میں اور روایت کیا اس حدیث کو بڑے بڑے اماموں نے مثل مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا میں نے بخاری سے تو انہوں نے بھی صحیح کہا۔ (انتہی زرقانی)

۱۳۔ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا اَبُوْقَتَادَةَ الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ ۞ (اخرجہ الاربعۃ)

ترجمہ: کبشہ بن کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ گئے ان کے پاس تو رکھا کبشہ نے ایک برتن میں پانی اُن کے وضو کے لئے پس آئی بلّی اس میں سے پینے کو تو جھکا دیا برتن کو ابوقتادہ نے یہاں تک کہ پی لیا بلّی نے پانی کہا کبشہ نے دیکھ لیا ابوقتادہ نے کہ میں ان کی طرف تعجب سے دیکھتی ہوں تو پوچھا ابوقتادہ نے کیا تعجب کرتی ہو تم اے بھتیجی میری کہا میں نے ہاں تو کہا ابوقتادہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلّی ناپاک نہیں ہے وہ رات دن پھرنے والوں میں سے ہے تم پر

کہا یحییٰ نے کہا امام مالک نے کچھ حرج نہیں بلّی کے جھوٹے میں مگر جب اُس کے منہ پر پلیدی معلوم ہو۔

۱۴۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا۔

ترجمہ: یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نکلے چند سواروں میں اُن میں عمرو بن العاص بھی تھے راہ میں ایک حوض ملا تو عمرو بن العاص نے حوض والے سے پوچھا کہ تیرے حوض پر درندے جانور پانی پینے کو آتے ہیں تو کہا عمر بن الخطاب نے اے حوض والے مت بتا ہم کو کس لئے کہ درندے کبھی ہم سے آگے آتے ہیں اور کبھی ہم درندوں سے آگے آتے ہیں۔

ف: یعنی یہ جنگل کا حوض ہے یہاں رات دن یہی کارخانہ جاری ہے کہ آدمی آن کر پانی پیتے ہیں پھر درندے پھر آدمی پھر درندے اسلئے یہ ضرورت یہ پاک ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے لئے ہے جو وہ پی گئے اور ہمارے لئے جو باقی ہے پینے کے لئے اور طہارت کرنے کے لئے روایت کیا اس کو عبدالرزاق نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ روایت کیا اس کو طیالسی اور شافعی اور احمد وغیرہم نے۔ (زرقانی)

۱۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ مرد اور عورتیں وضو کرتی تھیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ لَيَتَوَضَّؤُنَ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ؛ اخرجہ البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اکٹھا۔

ف : ایک برتن سے جیسا کہ روایت کیا ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے کہ ڈالتے تھے ہم ہاتھ اپنے برتن میں کہا زرقانی نے ظاہر حدیث یہ ہے کہ مرد عورت مل کر ایک ہی وقت میں وضو کرتے تھے قبل اترنے آیت حجاب کے یہ حدیث خاص ہوگی ازواج اور محارم کے ساتھ اور صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو اور عورتوں کو سب مل کر ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے اس سے وضو درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا۔

(۴) بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ (جن امورات سے وضو لازم نہیں آتا ان کا بیان)

۱۶- عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ ؛ اخرجہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ : ابراہیم بن عبدالرحمٰن کی ام ولد نے پوچھا ام المومنین ام سلمہؓ سے کہ میرا دامن نیچا اور لمبا رہتا ہے اور ناپاک جگہ میں چلنے کا اتفاق ہوتا ہے تو کہا ام سلمہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہے اس کو جو بعد اس کے ہے۔

ف : یعنے اگر کسی کے دامن میں راہ کی نجاست لگ جائے اور پھر وہ دامن پاک زمین سے بھی لگے اور خشک ہو جائے تو مل دینے سے یا جھاڑ دینے سے پاک ہو جائے گا بہ سبب ضرورت اور رفع حرج کے۔ (مصفی)

۱۷- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ رَاَى رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقْلِسُ مِرَارًا مَاءً وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَنْصَرِفُ وَلَا يَتَوَضَّاُ حَتّٰى يُصَلِّيَ ؛

ترجمہ : امام مالک کہتے ہیں کہ میں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کو دیکھا کئی مرتبہ انہوں نے قے کی پانی کی اور وہ مسجد میں تھے پھر وضو نہ کیا اور نماز پڑھ لی۔

کہا یحییٰ نے پوچھے گئے مالک اس شخص سے جس نے اوکا کھانے کو کیا اس پر وضو ہے کہا اس پر وضو نہیں ہے بلکہ کلی کر ڈالے اور منہ دھو لے۔

۱۸- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَنَّطَ اِبْنًا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ؛

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے خوشبو لگائی سعید بن زید کے بچے کو جو میت تھا اور اٹھایا اس کو پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

ف : اس اثر سے معلوم ہوا کہ مُردہ کے اٹھانے یا خوشبو لگانے سے وضو نہیں جاتا اور بعض نسخوں میں موطا کی بجائے حنط کی حنک ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ کھجور کو چبا کر بچے کے منہ میں دی اور امام محمد نے حنط روایت کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے جیسا روایت کیا بخاریؒ نے (محلی) کہا زرقانی نے کہ غرض امام مالک کے اس اثر کے لانے سے یہ ہے کہ وہ جو حدیث مروی ہے مرفوعاً جو شخص میت کو غسل دے وضو کرے اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے اس پر عمل نہیں کیا علماء نے اور شاید وہ امر استحباباً ہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ جو جنازہ اٹھائے اس کو باوضو رہنا چاہئے تاکہ نماز جنازہ فوت نہ ہو جائے اور اس حدیث کو ابوداؤد

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے روایت کیا اور راوی اس کے سب ثقہ ہیں مگر عمرو بن عمیر مجہول ہے اور ابو داؤد نے اس حدیث کو منسوخ کہا ہے لیکن اس کے ناسخ کو بیان نہیں کیا اور حاکم نے حکایت کی کہ اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں (زرقانی) اور شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفی اور مسوی میں لکھا ہے کہ جمہور علماء اسی پر ہیں کہ میت کے اٹھانے سے وضو لازم نہیں آتا۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ قے میں وضو ہے یا نہیں کہا وضو نہیں ہے مگر کلی کرے اور منہ دھو ڈالے۔

۵- بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (جو کھانا آگ سے پکا ہو اسکو کھا کر وضو نہ کرنے کے بیان میں)

۱۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت بکری کا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَآءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔ (اخرجہ)

ترجمہ: سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ساتھ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال جنگ خیبر ہوئی یہاں تک کہ جب پہنچے صہباء میں (جو ایک موضع ہے) پیچھے کی جانب خیبر سے مدینہ کی طرف اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر عصر کی نماز پڑھی اور مانگا آپ نے توشہ کو نہ آیا مگر ستو پس حکم کیا آپ نے اس کے گھولنے کا سو گھولا گیا پھر کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم لوگوں نے پھر کھڑے ہوئے آپ نماز مغرب کے لیے کلی کر کے اور ہم نے بھی کلیاں کر لیں پھر نماز پڑھی آپ نے اور وضو نہ کیا۔

۲۱- عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهٗ تَعَشّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

ترجمہ: ربیعہ بن عبداللہ نے حضرت عمر کے ساتھ شام کا کھانا کھایا پھر حضرت عمر نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۲- عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

ترجمہ: ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضؓ نے روٹی اور گوشت کھا کر کلی کی اور ہاتھ دھو کر منہ پونچھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۳- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا لَا يَتَوَضَّاٰنِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا حضرت علی اور عبداللہ بن عباس سے کہ وہ دونوں وضو نہ کرتے تھے اس کھانے سے جو آگ سے پکا ہو۔

۲۴- عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُصِيْبُ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ اَيَتَوَضَّاُ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَا يَتَوَضَّاُ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے پوچھا عبداللہ عامر سے کہ ایک شخص وضو کرے نماز کے لئے پھر کھائے وہ کھانا جو پکا ہو آگ سے کیا وضو کرے دوبارہ کہا عبداللہ نے کہ دیکھا میں نے اپنے باپ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک کو (جو صحابی مشہور ہیں) کہ وہ آگ کا پکا ہوا کھانا کھاتے پھر وضو نہیں کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۵۔ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ رَاَیْتُ اَبَا بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقَ اَکَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ ۔

ترجمہ: ابونعیم وہب بن کیسان نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے دیکھا ابابکر صدیق کو گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دُعِیَ لِطَعَامٍ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ خُبْزٌ وَّلَحْمٌ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی ثُمَّ اُتِیَ بِفَضْلِ ذَالِکَ الطَّعَامِ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ ۔

ترجمہ: محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہوئی کھانے کی تو سامنے کیا گیا اُن کے روٹی اور گوشت پس کھایا آپ نے اُس میں سے اور وضو کر کے نماز پڑھی پھر اُس کھانے کا بچا ہوا آیا اُس کو کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَدْ مَرَّ مِنَ الْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَیْہِ اَبُوْطَلْحَۃَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَقَرَّبَ لَھُمَا طَعَامًا قَدْ مَسَّتْہُ النَّارُ فَاَکَلُوْا مِنْہُ فَقَامَ اَنَسٌ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ مَا ھٰذَا یَا اَنَسُ اَعِرَاقِیَّۃٌ فَقَالَ اَنَسٌ لَیْتَنِیْ لَمْ اَفْعَلْ وَقَامَ اَبُوْطَلْحَۃَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَصَلَّیَا وَلَمْ یَتَوَضَّاَ ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن زید انصاری سے روایت ہے کہ انس مالک جب آئے عراق سے تو گئے اُن کی ملاقات کو ابوطلحہ اور اُبی بن کعب تو سامنے کیا انس نے ان دونوں کے کھانا جو پکا ہوا تھا آگ سے پھر کھایا سب نے تو اُٹھے انس اور وضو کیا پس کہا ابوطلحہ اور ابی بن کعب نے کہ کھانا کھا کر وضو کرنا کیا تم نے عراق سے سیکھا ہے پس کہا انس نے کاش میں وضو نہ کرتا اور کھڑے ہوئے ابوطلحہ اور ابی بن کعب تو نماز پڑھی دونوں نے اور وضو نہ کیا۔

(۶) بَابُ جَامِعِ الْوُضُوْءِ (اس باب میں مختلف مسائل طہارت کے مذکور ہیں)

۲۸۔ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاِسْتِطَابَۃِ فَقَالَ اَوَلَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ ثَلٰثَۃَ اَحْجَارٍ ۔

ف: یعنی تین پتھر پاک کرنے کے لئے کافی ہیں اور دوسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا کیا ہے۔

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے استنجا سے تو فرمایا آپ نے کیا نہیں پاتا کوئی تم میں سے تین پتھروں کو۔

۲۹۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمَقْبُرَۃِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْنَا بِاِخْوَانِکَ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ فَقَالُوْا یَا

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے مقبرہ کو سو کہا سلام ہے تمہارے پر اے قوم مومنوں کی اور ہم اگر خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں تمنا کی میں نے کہ میں دیکھ لوں اپنے بھائیوں کو تو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہیں ہیں ہم بھائی آپ کے فرمایا بلکہ تم بھائیوں سے بڑھ کر اصحاب ہو میرے اور بھائی میرے وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے دنیا میں اور میں قیامت کے روز اُن کا پیش خیمہ ہوں گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَّأْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَلَا يُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمَّ اَلَا هَلُمَّ اَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ فَسُحْقًا فَسُحْقًا فَسُحْقًا ۔ (اخرجہ مسلم فی کتاب الطھارۃ باب استحباب الغرۃ والتحجیل فی الوضوء)

حوض کوثر پر تب کہا صحابہ نے یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانیں گے اُن لوگوں کو قیامت کے روز جو دنیا میں بعد آپ کے پیدا ہوں گے اُمت میں آپ کی فرمایا آپ نے تم مجھ کو بتلاؤ کہ کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکی گھوڑوں میں مل جائیں کیا وہ اپنے گھوڑے نہ پہچانے گا؟ کہا صحابہ نے پہچانے گا۔ پس فرمایا آپ نے کہ قیامت کے روز وہ بھائی میرے آئیں گے چمکتے ہوں گے منہ اور پاؤں اُن کے وضو سے اور میں اُن کا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر تو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص نکالا جائے میرے حوض سے جیسے نکالا جاتا ہے وہ اونٹ جو اپنے مالک سے چھوٹ گیا ہو تو پکاروں گا میں ان کو ادھر آؤ ادھر آؤ ادھر آؤ کہا جائے گا مجھ سے کہ ان لوگوں نے بدل دیا سنت تیری کو بعد تیرے تب میں کہنے لگوں گا دُور ہو دُور ہو دُور ہو۔

ف: معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرنے کا وبال ایسا سخت ہے کہ آپ خود باوصف کثرت رحمت اور شفقت کے فرمائیں گے دُور ہو دُور ہو۔ ابن عبد العزیز نے کہا جو شخص دین میں ایسی بات نکالے گا جس سے اللہ راضی نہیں تو وہ حوض کوثر پر سے نکالا جائے گا اس حدیث کے یہاں ذکر کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعضا وضو کو مقدار فرض سے زیادہ دھونا مستحب ہے۔ (زرقانی و مصفی)

۳۰۔ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ فَاٰذَنَهٗ بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اَنَّهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَّتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا ۔

ترجمہ: روایت ہے حمران سے جو (غلام آزاد) ہیں عثمانؓ بن عفان کے کہ عثمان بن عفان بیٹھے تھے چبوترہ پر اتنے میں مؤذن آیا اور نماز عصر کی خبر دی حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا کہ خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر وہ حدیث اللہ کی کتاب میں نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ کوئی آدمی نہیں ہے کہ وضو کرے اچھی طرح پر پھر نماز پڑھے مگر بخشے گناہ اُس کے اس کی اس نماز سے لے کر دوسری نماز تک ہوں گے معاف کر دئے جائیں گے یہاں تک کہ دوسری نماز پڑھے۔

کہا یحییٰ نے کہا امام مالک نے کہ مراد حضرت عثمان کی شاید یہ آیت ہے: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (اخرجہ البخاری فی کتاب الوضوء ومسلم فی الطھارۃ)

ف: یعنے قائم کر نماز کو دونوں طرف دن کے اور کتنی ساعتیں رات سے تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں بُرائیوں کو یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنے والوں کے نیکیاں دُور کرتی ہیں بُرائیوں کو تین طرح جو نیکیاں کرے اُس کی بُرائیاں معاف ہوں اور جو نیکیاں پکڑے اُس

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے جو برائیوں کے چھوٹے اور جس ملک میں نیکیوں کا رواج ہو وہاں ہدایت آئے اور گمراہی مٹے لیکن تینوں جگہ وزن غالب چاہئے جتنا میل اتنا صابن (موضح القرآن)

۳۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ ۞ (اخرجہ النسائی وابن ماجۃ فی الطھارۃ)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وضو شروع کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے منہ سے پھر جس وقت ناک صاف کرتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے ناک سے پھر جس وقت منہ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں اُس کے منہ سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں پلکوں کے اُگنے کی جگہ یعنی بھوؤں سے۔ پھر جس وقت ہاتھ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اُسکے دونوں ہاتھوں سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں دونوں ہاتھ کے ناخنوں سے پھر جس وقت مسح کرتا ہے سر کا نکل جاتے ہیں گناہ اُس کے سر سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اُس کے دونوں کانوں سے پھر جس وقت پاؤں دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں پاؤں سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اُس کے دونوں پاؤں کے ناخونوں سے پھر چلنا اُس کا مسجد کی طرف اور نماز الگ ہے یعنی اُس کا ثواب جداگانہ ہے۔

ف: گناہوں سے صغائر مراد ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اس کے بالکل معاف ہو جاتے ہیں اور جس کے صغائر اور کبائر دونوں ہیں تو صغائر عفو ہو جاتے ہیں اور جس کے کُل گناہ کبائر ہیں تو اُن میں تخفیف ہو جاتی ہے بقدر صغائر اور جس کے صغائر ہیں نہ کبائر اس کی نیکیوں میں ترقی ہوتی ہے۔ ایسا ہی بیان کیا علما نے اس حدیث کی شرح میں مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو (زرقانی)

۳۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ ۞ (اخرجہ مسلم فی الطھارۃ)

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وضو شروع کرتا ہے بندہ مسلمان یا مومن پھر دھوتا ہے منہ اپنا نکل جاتا ہے اس کے منہ سے جو گناہ کہ دیکھا تھا اس کو اپنی آنکھوں سے ساتھ پانی کے یا ساتھ اخیر قطرہ کے پانی سے پھر جب ہاتھ دھوتا ہے نکل جاتا ہے اُس کے ہاتھوں سے جو گناہ کہ پکڑا تھا اُس کو اُس کے ہاتھوں نے ساتھ پانی کے یا ساتھ اخیر قطرے پانی کے پھر جب دھوتا ہے وہ پاؤں اپنے نکل جاتا ہے جو گناہ کہ چلے تھے اس کیلئے پاؤں اس کے ساتھ پانی یا ساتھ آخر قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکل آتا ہے پاک صاف گناہوں سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف : اس حدیث میں راوی کو دو مقامات پر شک ہے ایک یہ کہ شروع حدیث میں حضرتؐ نے بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن، دوسرے یہ کہ ساتھ پانی کے فرمایا یا ساتھ اخیر قطرہ پانی کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ شک نہیں راوی کو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طور فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان اور مومن کے ایک معنی ہیں اور شروع ہوتا ہے نکلنا گناہ کا پانی بہنے کے شروع سے اور تمام ہوتا ہے نکلنا اس کا اخیر قطرہ پانی کے ساتھ (زرقانی)

۳۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ وُضُوْءًا فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فِيْ اِنَاءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ يَتَوَضَّاُوْنَ مِنْهُ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّاُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ ۔ (اخرجہ البخاری فی الوضوء ومسلم فی الفضائل)

ترجمہ : انس بن مالک سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریب آ گیا تھا عصر کا وقت پس ڈھونڈا لوگوں نے پانی وضو کے لئے مگر نہ پایا اور ایک برتن میں پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا وضو کرنے کا انس کہتے ہیں کہ میں دیکھتا تھا پانی کا فوارہ نکلتا تھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھر وضو کر لیا لوگوں نے یہاں تک کہ جو سب کے اخیر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

ف : وہ برتن ایک پیالہ تھا جو آدھا یا تہائی پانی سے بھرا تھا اور وضو کرنے والے قریب تین سو آدمیوں کے تھے یہ معجزہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے معجزے سے بھی زیادہ عجیب ہے کیونکہ حضرت موسیٰؑ کے معجزے سے پتھر سے پانی نکل آتا تھا اور یہ انگلیوں سے نکلتا تھا سبحان اللہ ہزار جان سے قربان اپنے پروردگار کا ہونا چاہئے جس نے اپنے بندوں کے سمجھانے کے لئے ہر طرح کے معجزات پیغمبروں کو عطا فرمائے (زرقانی مع زیادۃ)

۳۴۔ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُكْتَبُ لَهٗ بِاِحْدٰى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَيُمْحٰى عَنْهُ بِالْاُخْرٰى سَيِّئَةٌ فَاِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ الْاِقَامَةَ فَلْيَسْعَ فَاِنَّ اَعْظَمَكُمْ اَجْرًا اَبْعَدُكُمْ دَارًا قَالُوْا لِمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مِنْ اَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا ۔

ترجمہ : نعیم بن عبداللہ نے سنا ابوہریرہؓ سے کہتے تھے جس نے وضو کیا اچھی طرح پھر نکلا نماز کی نیت سے تو وہ گویا نماز میں ہے جب تک نماز کا قصد رکھتا ہے ہر ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے تو جب کوئی تم میں سے تکبیر نماز کی سنے تو نہ دوڑے کیونکہ زیادہ ثواب اسی کو ہے جس کا مکان زیادہ دور ہے کہا انہوں نے کیوں اے ابوہریرہؓ کہا اس وجہ سے کہ اس کے قدم زیادہ ہوں گے۔

۳۵۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْاَلُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ بِالْمَآءِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اِنَّمَا ذٰلِكَ وُضُوْءُ النِّسَاءِ ۔

ترجمہ : سعید بن المسیب سوال کئے گئے بعد پخانے کے پانی لینے سے تو کہا کہ یہ طہارت عورتوں کی ہے۔

ف : یعنی ہر مرد کو استنجا کرنا ڈھیلوں سے کفایت کرتا ہے اور پانی سے آب دست لینا عورتوں کا کام ہے اور قاضی ابوالولید

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے کہا کہ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ عادت عورتوں کی یہ ہے کہ پانی سے آب دست کرتی ہیں اور مردوں کی یہ ہے کہ ڈھیلوں سے پاک کرتے ہیں دوسرے یہ کہ مردوں کو آب دست پانی سے کرنا معیوب ہے لیکن امام مالک اور اکثر اہل علم کا مذہب نہیں ہے۔ نووی نے کہا جس پر اجماع کیا اہل فتویٰ اور جمہور علماء نے وہ یہ ہے کہ ڈھیلوں سے پاک کر کے پانی سے آب دست کرنا افضل ہے اور جو ایک پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے لیکن پانی پر اکتفا کرنا بہتر ہے۔ (محلی)

۳۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (اخرجہ البخاری فی الوضوء ومسلم فی الطہارۃ)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پی جائے کتا تمہارے کسی برتن میں تو دھوئے اس کو سات بار۔

۳۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا وَخَیْرُ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ ؕ

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھی راہ پر رہو اور نہ شمار کر سکو گے تم اس کے ثواب کا یا نہ طاقت رکھو گے تم استقامت کی اور سب کاموں میں تمہارے بہتر نماز ہے اور نہ محافظت کریگا وضو پر مگر مومن۔

ف: ابن ماجہ اور بیہقی نے اس حدیث کو مسنداً ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ جانو تم افضل تمہارے کاموں میں نماز ہے اور روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے ثوبان سے۔ (زرقانی)

۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَسْحِ بِالرَّاْسِ وَالْاُذُنَیْنِ (سر اور کانوں کے مسح کا بیان)

۳۸۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَاْخُذُ الْمَاءَ بِاِصْبَعَیْهِ لِاُذُنَیْهِ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر اپنے کانوں کے مسح کے واسطے دو انگلیوں سے پانی لیتے تھے۔

ف: بیہقی اور حاکم نے بسند صحیح روایت کیا عبداللہ بن زید سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے اور لیتے تھے واسطے دونوں کانوں اپنے کے نیا پانی سوا اس پانی کے جو لیا تھا سر کے لئے اور حدیث مشہور کہ دونوں کان سر میں سے ہیں اگر صحیح ہو تو اس بات پر دلالت کرے گی کہ سر کا مسح کافی ہے کانوں کے مسح سے اور یہ خلاف ہے اجماع کے۔ (مصفی)

۳۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَمَسَّ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ ؕ

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبداللہ انصاری پوچھے گئے عمامہ پر مسح کرنے سے تو کہا کہ نہ کرے یہاں تک کہ مسح کرے بال کا پانی سے۔

۴۰۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ كَانَ یَنْزِعُ الْعِمَامَةَ وَیَمْسَحُ رَاْسَهٗ بِالْمَاءِ ؕ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر عمامہ سر سے اتار کر سر پر مسح کرتے تھے۔

۴۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ رَاٰی صَفِیَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ امْرَاَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ تَنْزِعُ خُمُرَهَا وَتَمْسَحُ عَلٰی رَاْسِهَا بِالْمَاءِ وَنَافِعٌ یَوْمَئِذٍ صَغِیْرٌ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا صفیہ کو جو بیوی تھیں عبداللہ بن عمر کی اتارتی تھیں اس کپڑے کو جس سے سر ڈھانپتے ہیں اور مسح کرتی تھیں اپنے سر پر پانی سے اور نافع اس وقت میں نابالغ تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف : ورنہ صفیہ کا سر کیسے دیکھتے ابن عبد البر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامہ پر مسح کرنا ثابت ہے ۔ عمرو بن اُمیہ اور بلال اور مغیرہ اور انس کی روایت سے اور بخاری نے عمرو کی حدیث کو روایت کیا ہے اور جائز رکھا مسح عمامہ پر احمد اور زاعی اور داؤد وغیرہم نے (زرقانی) اور صحابہ میں سے بہت لوگ اس طرف گئے ہیں انہی میں سے ہیں ابوبکر و عمر و انس اور اسحٰق و وکیع بن الجراح کا بھی یہی مذہب ہے اور قاضی شوکانی نے اس کو اختیار کیا ہے مصفی میں ہے کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پیشانی پر سفر میں اور تمام کیا اس کو عمامہ پر تو جب عمامہ کھولنا دشوار ہو مسح کا تمام کر لینا عمامہ پر مستحب ہے ۔ کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک مسح سے اوپر عمامہ کے یا سر بندھن کے تو کہا مرد کو عمامہ پر اور عورت کو سر بندھن پر مسح درست نہیں ہے بلکہ مسح کرنا سر پر لازم ہے ۔ **ف** یہی قول ہے شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ کا ۔ **کہا یحییٰ** نے اور پوچھے گئے مالک اُس شخص سے جس نے وضو کیا اور سر کا مسح بھول گیا یہاں تک کہ اعضائے وضو خشک ہو گئے تو جواب دیا مسح کرے اپنے سر پر اور جو نماز پڑھ لی ہو اس کا اعادہ کرے ۔

۸۔ باب ماجاء فی المسح علی الخفین (موزوں پر مسح کرنے کا بیان)

۴۲ **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب لحاجتہ فی غزوۃ تبوک قال المغیرۃ فذھبت معہ بماء فجاء فسکبت علیہ الماء فغسل وجھہ ثم ذھب یخرج یدیہ من کمی جبتہ فلم یستطع من ضیق کمی الجبۃ فاخرجھما من تحت الجبۃ فغسل یدیہ ومسح برأسہ ومسح علی الخفین فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عبد الرحمٰن بن عوف یؤمھم فقد صلی لھم رکعۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکعۃ التی بقیت علیھم ففزع الناس فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال احسنتم ۔

ترجمہ : مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے حاجت ضروری کو جنگ تبوک میں تو میں پانی ساتھ لے کر گیا اور جب آپ فارغ ہو کر آئے میں نے پانی ڈالا تو دھویا آپ نے منہ اپنا پھر نکالنے لگے ہاتھ اپنے جبہ کی آستینوں سے مگر وہ اسقدر تنگ تھیں کہ ہاتھ نہ نکل سکے آخر نکالا آپ نے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے اور ہاتھ دھوئے اور مسح کیا سر پر اور موزوں پر پھر آئے آپ تو عبد الرحمٰن بن عوف امامت کر رہے تھے اور ایک رکعت ہو چکی تھی پس پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت جو باقی تھی عبد الرحمٰن بن عوف کے پیچھے اور لوگ گھبرائے جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اچھا کیا تم نے ۔

ف : یعنے گھبراؤ مت اچھا کیا تم نے نماز کو کھڑے ہو گئے ۔ بعد اُس کے حضرت نے فرمایا کہ کسی نبی کی وفات نہیں ہوئی مگر اس نے اپنی اُمت میں سے ایک مرد صالح کے پیچھے نماز پڑھی اور اس سے رد ہو گیا قول اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ نماز حضرتؐ کی کسی کے پیچھے درست نہیں ہے ۔

۴۳ **عن** نافع وعبد اللہ بن دینار ان عبد اللہ بن عمر قدم الکوفۃ علی سعد بن ابی وقاص وھو

ترجمہ : نافع اور عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر آئے کوفے میں سعد بن ابی وقاص پر اور وہ حاکم تھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَمِیْرُهَا فَرَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَاَنْکَرَ ذَالِکَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ سَلْ اَبَاکَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَیْهِ فَقَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِیَ اَنْ یَّسْاَلَ عُمَرَ عَنْ ذَالِکَ حَتّٰی قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ اَسَاَلْتَ اَبَاکَ فَقَالَ لَا فَسَاَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَیْکَ فِی الْخُفَّیْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَیْهِمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ عُمَرُ نَعَمْ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُکُمْ مِّنَ الْغَائِطِ ؕ

کوفہ کے تو دیکھا اُن کو عبداللہ نے کہ مسح کرتے ہیں موزوں پر پس انکار کیا اس فعل کا عبداللہ نے کہا سعد نے تم اپنے باپ سے پوچھنا جب جانا تو جب آئے عبداللہ بھول گئے پوچھنا اپنے باپ سے یہاں تک کہ سعد آئے اور انہوں نے کہا ذکر کیا تم نے اپنے باپ سے پوچھا تھا عبداللہ نے کہا نہیں پھر پوچھا عبداللہ نے تو فرمایا حضرت عمرؓ نے جب ڈالے تو پاؤں اپنے موزوں کے اندر اور پاؤں پاک ہوں تو مسح کر موزوں پر کہا عبداللہ نے اگرچہ ہم پائخانہ سے ہو کر آئیں۔ کہا ہاں اگرچہ کوئی تم میں سے پائخانہ سے ہو کر آئے۔

ف: پھر اس مسح کی کچھ مدت مقرر نہیں امام مالک کے نزدیک جب تک جی چاہے اُن پر مسح کیا کرے اور احادیث متعددہ سے یہ امر ثابت ہے کہ مدت مسح کی مقیم کے لئے ایک رات دن ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین رات۔

۴۴ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بَالَ فِی السُّوْقِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَمَسَحَ رَاْسَهٗ ثُمَّ دُعِیَ لِجَنَازَةٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهَا حِیْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے پیشاب کیا بازار میں پھر وضو کیا اور دھویا منہ اور ہاتھوں کو اپنے اور مسح کیا سر پر پھر بلائے گئے جنازہ کی نماز کے لئے جب جا چکے مسجد میں تو مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی جنازہ پر۔

ف: ابن عمر نے موزوں کے مسح میں دیر کی بھولے سے یا بازار میں بوجہ کسی بیماری کے بیٹھ نہ سکے تو مسجد میں آ کر مسح کیا اور مسجد بازار سے قریب ہے۔ (زرقانی)

۴۵ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَیْشٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ اَتٰی قُبَاءً فَبَالَ ثُمَّ اُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی ؕ

ترجمہ: سعید بن عبدالرحمٰن نے دیکھا انس بن مالک کو آئے وہ قبا کو تو پیشاب کیا پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا دھویا منہ کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزوں پر پھر مسجد میں آ کر نماز پڑھی۔

کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے اُس شخص کا جس نے وضو کیا نماز کے لئے پھر پہنا دونوں موزوں کو پھر پیشاب کیا پھر اتار لئے موزے پھر پہن لئے کیا وضو پھر کرے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موزے اُتار کر وضو کرے اور پاؤں دھوئے اور موزوں پر وہی شخص مسح کرے جس نے موزوں کو پہنا تھا اور پاؤں اُس کے پاک تھے وضو کی پاکی سے لیکن جس نے موزوں کو اُس حال میں پہنا کہ وہ پاؤں اُس کے وضو کی پاکی سے پاک نہ تھے تو وہ مسح نہ کرے موزوں پر۔

ف: مطلب یہ کہ موزے پہنتے وقت باوضو ہو۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے اس شخص سے جس نے وضو کیا اور موزے پہنے ہوئے تھا لیکن وہ مسح موزوں کا کرنا بھول گیا یہاں تک کہ وضو اُس کا سوکھ گیا اور نماز اُس نے پڑھ لی تو جواب دیا کہ وہ شخص موزوں پر مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔ کہا یحییٰ نے اور سوال ہوا امام مالک

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا	۹۲
اگر جمعہ کے دن تکبیر چھوٹے تو کیا کرے	۹۳
جمعہ کے دن سعی کا بیان	۹۳
امام کا سفر کے ایام میں کسی گاؤں میں اُترنا	۹۴
جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے	۹۴
جمعہ کے دن لباس بدلنے کا بیان	۹۶
جمعہ کی نماز کی قرأت کا بیان	۹۷
تراویح کا بیان	۹۸
تہجد کا بیان	۱۰۱
وتر کا بیان	۱۰۲
صبح صادق کے بعد وتر پڑھنا	۱۰۹
صبح کی سنتوں کا بیان	۱۱۰
نماز باجماعت کی فضیلت کا بیان	۱۱۱
عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت	۱۱۲
گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت سے مل جائے	۱۱۴
جماعت سے نماز پڑھنا	۱۱۶
امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا	۱۱۶
کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۱۱۸
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان	۱۱۸
نماز وسطیٰ کا بیان	۱۱۹
ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۲۰
عورت کی نماز فقط کرتے اور سربند میں ہو جاتی ہے	۱۲۲
نمازوں کے جمع کرنے کا بیان	۱۲۳
سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان	۱۲۵

مطالب	صفحہ
قصر کی مسافت کا بیان	۱۲۶
مسافر جب اقامت کی نیت نہ کرے تو قصر کرے	۱۲۸
مسافر جب اقامت کی نیت کرے تو نماز پوری پڑھے	۱۲۸
مسافر امام بنے تو کیا کرے اور مقتدی بنے تو کیا کرے	۱۲۹
سفر میں نفل پڑھنے کا بیان	۱۲۹
چاشت (اشراق) کی نماز کا بیان	۱۳۱
نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید	۱۳۳
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی اجازت	۱۳۴
سفر میں سُترہ کا بیان	۱۳۵
نماز میں کنکروں کا ہٹانا	۱۳۵
صفیں برابر کرنے کا بیان	۱۳۶
نماز میں دایاں ہاتھ بایاں ہاتھ پر رکھنا	۱۳۷
صبح کی نماز میں قنوت کا بیان	۱۳۷
جب پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو تو نماز نہیں ہوتی	۱۳۸
نماز کے لئے جانے اور اس کا انتظار کرنے کا ثواب	۱۳۹
تحیۃ المسجد (مسجد کی پیشکش) کا بیان	۱۴۰
جس پر سجدہ کرے اس پر پیشانی رکھے	۱۴۱
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا اور تالی بجانا	۱۴۱
جو شخص امام کو رکوع میں پائے وہ کیا کرے؟	۱۴۳
درود شریف کا بیان	۱۴۳
نماز کے متعلق متفرق احادیث	۱۴۴
پروردگار ہمارے اوپر عرش مقدس پر ہے	

مطالب	صفحہ
عیدین کے غسل کا بیان	۱۵۴
عیدین کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھنا	۱۵۵
عید الفطر میں نماز کے لئے جانے سے قبل کچھ کھا لینا	۱۵۶
عیدین کی تکبیرات اور قرأت کا بیان	۱۵۶
نماز عیدین کے اوّل یا آخر میں نفل نہ پڑھنا	۱۵۷
نماز عیدین کے اول اور بعد گھر میں نفل پڑھنے کی اجازت	۱۵۸
امام کا عیدین کے دن جانے کا وقت	۱۵۸
نماز خوف کا بیان	۱۵۸
نماز کسوف کا بیان	۱۶۰
کسوف (سورج گرہن) کے دن خطبہ کا بیان	۱۶۳
استسقاء (مینہ کی دعا) کا بیان	۱۶۴
جس کا اعتقاد ہو کہ ستاروں کے اثر سے بارش ہوتی ہے وہ کافر ہے	۱۶۵
پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرے	۱۶۶
گھروں میں پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی اجازت	۱۶۶
قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت	۱۶۷
قبلہ کا بیان	۱۶۷
مسجد نبوی کا بیان	۱۶۹
عورتوں کا مسجد میں جانا	۱۷۰
قرآن کو ہاتھ لگانے کے لئے وضو ضروری ہے	۱۷۰
قرآن بغیر وضو پڑھنے کی اجازت	۱۷۱
کلام اللہ کا وِرد مقرر کرنا	۱۷۱
قرآن پاک کا بیان	۱۷۲
سجدہ تلاوت کا بیان	۱۷۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے اُس شخص کا جس نے پاؤں دھو کر موزے پہن لئے پھر وضو شروع کیا تو جواب دیا کہ موزے اتار کر وضو کرے اور پاؤں دھوئے۔
ف: اس سبب سے کہ موزے پہنتے وقت باوضو نہ تھا بلکہ صرف پاؤں دھو لئے تھے اور پاؤں دھو لینے سے پورا وضو نہیں ہوتا۔

۹- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (موزوں کے مسح کی ترکیب کا بیان)

۴۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ رَاٰى اَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَكَانَ لَا يَزِيْدُ اِذَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى اَنْ يَمْسَحَ ظُهُوْرَهُمَا وَلَا يَمْسَحُ بُطُوْنَهُمَا ؕ

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا جب مسح کرتے موزوں پر تو مسح کرتے موزوں کی پشت پر نہ اندر کی جانب۔

ف: یعنی جو زمین سے ملا ہوا ہے تلوے کے نیچے ابوداؤد نے حضرت علی سے روایت کیا کہ اگر دین کا مدار عقل پر ہوتا تو اندر کی جانب کا مسح اولیٰ ہوتا اُس کی پُشت پر مسح کرنے سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں کی پُشت پر (محلی) کہا مالک نے پوچھا میں نے ابن شہاب زہری سے کس طرح مسح ہوتا ہے موزوں پر تو ابن شہاب نے ایک ہاتھ موزے کے نیچے رکھا اور ایک ہاتھ اوپر پھر دونوں کو کھینچ لیا۔ مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب کا قول مجھے بہت پسند ہے۔
ف: یعنی تمام موزوں پر مسح کرنا چاہیے اور حنفیہ کے نزدیک ترکیب مسح کی یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو داہنے موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے پر آگے سے رکھ کر پنڈلی تک کھینچ لے اور انگلیوں کو کھلا رکھے۔ (زرقانی و محلی)

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّعَافِ (نکسیر پھوٹنے کا بیان)

۴۷- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نکسیر پھوٹتی اُن کی نماز میں پھر آتے اور وضو کر کے لوٹ جاتے پھر بنا کرتے اور بات نہ کرتے۔

ف: یعنی جتنی نماز باقی رہی تھی اُس قدر پڑھ لیتے اعادہ نہ کرتے اور جو بات کر لی بغیر عذر کے تو نماز باطل ہو جائے گی اب سرے سے پڑھنا چاہیے۔ (زرقانی)

۴۸- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ فَيَغْسِلُ الدَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس کے نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون دھوتے پھر لوٹ کر بنا کر لیتے جس قدر پر کہ پڑھ چکے تھے۔

ف: اس واسطے کہ وضو ٹوٹا نہیں اور کوئی کام منافی نماز کے نہ کیا اور نکسیر پھوٹنے سے وضو نہیں جاتا۔ (زرقانی)

۴۹- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَتٰى حُجْرَةَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى ؕ

ترجمہ: یزید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کے نکسیر پھوٹی نماز میں تو آئے حجرہ میں اُم سلمہ کے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا پھر لوٹ گئے اور بنا کر لی نماز اپنی سابق پر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ خون دھو ڈالتے بہ دلیل اُس روایت کے جو آگے آتی ہے۔

۱۱- بَابُ الْعَمَلِ فِي الرُّعَافِ (نکسیر پھوٹنے کے بیان میں)

۵۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الدَّمُ حَتّٰى تَخْتَضِبَ اَصَابِعُهٗ مِنَ الدَّمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ ۞

ترجمہ: عبدالرحمٰن نے سعید بن المسیب کو دیکھا کہ اُن کی نکسیر پھوٹتی اور خون نکلتا یہاں تک کہ اُنگلیاں اُن کی رنگین ہو جاتیں اُس خون سے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔

۵۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ اَنَّهٗ رَاٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهِ الدَّمُ حَتّٰى تَخْتَضِبَ اَصَابِعُهٗ ثُمَّ يَفْتِلُهٗ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ ۞

ترجمہ: عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا سالم بن عبداللہ بن عمر کو خون نکلتا تھا ان کی ناک سے یہاں تک کہ رنگین ہو جاتی تھیں انگلیاں اُن کی پھر مل ڈالتے تھے اُس کو پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے تھے۔

۱۲- بَابُ الْعَمَلِ فِيْمَنْ غَلَبَهُ الدَّمُ مِنْ جُرْحٍ اَوْ رُعَافٍ

جس شخص کا خون زخم یا نکسیر پھوٹنے سے برابر بہتا رہے اُس کا بیان

۵۲- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ طُعِنَ فِيْهَا فَاَيْقَظَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ وَلَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى عُمَرُ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا ۞

ترجمہ: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ وہ گئے حضرت عمرؓ کے پاس اُس رات کو جس میں وہ زخمی ہوئے تھے تو جگائے گئے حضرت عمر نماز صبح کیواسطے پس فرمایا کہ ہاں اور اچھا نہیں حصہ اُس شخص کا اسلام میں جو ترک کرے نماز کو تو نماز پڑھی حضرت عمرؓ نے اور زخم سے اُن کے خون بہتا تھا۔

ف: سیوطی نے کہا کہ اس اثر سے تمسک کیا ہے اُن لوگوں نے جو کافر کہتے ہیں اس شخص کو جو نماز ترک کرے سستی سے اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا (زرقانی)

۵۳- عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِيْمَنْ غَلَبَهُ الدَّمُ مِنْ رُعَافٍ فَلَمْ يَنْقَطِعْ عَنْهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ثُمَّ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَرٰى اَنْ يُّوْمِيَ بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ جس شخص کا خون نکسیر پھوٹنے سے جاری رہے اور خون بند نہ ہو تو اس کے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا یحییٰ بن سعید نے کہ پھر کہا سعید بن المسیب نے کہ میرے نزدیک نماز اشارہ سے پڑھ لے۔

ف: یعنی رکوع اور سجدہ نہ کرے اس خوف سے کہ کپڑے اُس کے بھر جائیں یا مقام سجدہ گندہ ہو جائے امام محمد نے موطا میں کہا کہ جب کسی شخص کی نکسیر کا خون بہت بہتا ہو تو اگر رکوع سجدہ کرنے سے بہے تو اشارہ سے پڑھ لے اور جو ہر حال میں بہتا ہو تو سجدہ کرے اور رکوع کرے (محلی) کہا مالک نے کہ قول سعید بن المسیب کا بہت پسند ہے مجھ کو منجملہ اُن اقوال کے جو سُنے میں نے اس باب میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳-بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ (مذی سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان)

ف: مذی وہ رطوبت ہے جو مساس کے وقت قبل از جماع کے ظاہر ہوتی ہے اور اُس کے نکلنے کے بعد شہوت کم نہیں ہوتی اور منی وہ پانی ہے کود کر نکلنے والا جس کے نکلنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے نکلتا ہے۔

۵۴- عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَّسْاَلَ لَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذِيُّ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ فَاِنَّ عِنْدِيْ اِبْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ بِالْمَاءِ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ۞

ترجمہ: مقداد بن الاسود کو حکم کیا حضرت علی نے کہ پوچھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی مرد نزدیکی کرے اپنی عورت سے اور نکل آئے مذی تو کیا لازم ہوتا ہے اس شخص پر کہا علی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں اس سبب سے مجھے پوچھنے میں شرم آتی ہے تو پوچھا مقداد نے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دھو ڈالو ذکر کو پانی سے اور وضو کرے جیسے کہ وضو ہوتا ہے نماز کے لئے۔

۵۵- عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُهٗ يَنْحَدِرُ مِنِّيْ مِثْلَ الْخُرَيْزَةِ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهٗ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَعْنِي الْمَذِيَّ ۞

ترجمہ: اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا مذی اس طرح گرتی ہے مجھ سے جیسے بلور کا دانہ تو جب ایسا اتفاق ہو تم میں کسی کو تو دھو ڈالے اپنے ذکر کو اور وضو کرے جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لئے۔

۵۶- عَنْ جُنْدُبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ اِذَا وَجَدْتَّهٗ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ۞

ترجمہ: جندب سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر سے مذی کا حکم تو کہا انہوں نے جب دیکھے تو مذی کو دھو ڈال ذکر کو اپنے اور وضو کر جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لئے۔

۱۴-بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْوَدْيِ

ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونے کا بیان

۵۷- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ وَرَجُلٌ يَّسْاَلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُ الْبَلَلَ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَاَنْصَرِفُ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَوْ سَالَ عَلٰى فَخِذِيْ مَا انْصَرَفْتُ حَتّٰى اَقْضِيَ صَلٰوتِيْ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور میں سنتا تھا کہ مجھے تری معلوم ہوتی ہے نماز میں کیا توڑ دوں میں نماز کو تو کہا سعید نے کہ اگر بہہ آئے میری ران تک تو نہ توڑوں میں نماز کو یہاں تک کہ تمام کروں نماز کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: مصنفی میں لکھا ہے کہ اکثر علماء وضو معاف ہونے کے قائل نہیں ہیں کیونکہ پیشاب کا اگر ایک قطرہ نکلے تو وضو سب کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اور ودی بھی ایک قطرہ ہے پیشاب کا اور بغوی نے تاویل کی ہے اس اثر کی اور جو اثر آگے آتا ہے اس طرح پر کہ مراد یہ ہے کہ شک سے وضو نہیں ٹوٹتا تو اگر مصلی کو وسوسہ ہو کہ ذکر سے کچھ تری نکلی ہے تو اُس طرف التفات نہ کرے اور اپنی نماز کو پورا کرے اور سعید بن المسیب کا یہ قول بہ طور مبالغہ کے ہے شک کے رفع کرنے کے لئے۔ انتہی اور زُرقانی نے کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہے کہ نماز میں تری نکلنے سے وضو نہیں جاتا اگرچہ ٹپکے اور بہے اور مالک نے اس کو حمل کیا ہے مذی بہنے کے عارضے پر یہی کہا باجی نے اور ابو عمرو نے کہا کہ مذی اگر اس کثرت سے بہتی ہو کہ بدن اور کپڑا مصلی کا بھر جائے تو وہ مانع نماز نہیں ہے اگرچہ قبل نماز کے اُس کو دھو لینا چاہئے اور امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر برابر نکلا کرے تو اُس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ نے اس میں اختلاف کیا ہے اُن کے نزدیک ایسے شخص کو ہر نماز کے لئے وضو کرنا چاہئے۔ انتہی بہ اختصار امام محمد نے اپنے موطا میں لکھا ہے کہ ہمارا بھی مذہب یہی ہے کہ اگر کسی آدمی کو وسواس ہو اور شیطان اس کے دل میں شک ڈالا کرے یعنی وہ اپنی نماز کو نہ توڑے اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے (انتہی)

۵۸ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْبَلَلِ اَجِدُهٗ فَقَالَ انْضَحْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ وَاللّٰهُ عَنْهُ ۔

ترجمہ: صلت بن زبید سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا سلیمان بن یسار سے کہ تری پاتا ہوں میں کہا پانی چھڑک لے اپنے تہبند یا ازار پر اور غافل ہو جا اُس سے یعنی اُس کا خیال مت کر اور بھلا دے اُس کو۔

۱۰ بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ (شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونے کا بیان)

۵۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَتَذَاكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ ۔

ترجمہ: عبداللہ ابن ابی بکر سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا عروہ بن الزبیر سے کہ میں گیا مروان بن الحکم کے پاس اور ذکر کیا ہم نے اُن چیزوں کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو کہا مروان نے کہ ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے عروہ نے کہا میں اس کو نہیں جانتا مروان نے کہا مجھے خبر دی بسرہ بنت صفوان نے اُس نے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب چھوئے کوئی تم میں سے اپنے ذکر کو تو وضو کرے۔

ف: چھونے سے یہ غرض ہے کہ ہتھیلی سے بغیر کسی حائل کے ذکر کو چھوئے یہ امر وضو ٹوٹ جانے کا باعث ہے کیونکہ ترمذی کی روایت میں ہے نماز نہ پڑھے جب تک کہ وضو نہ کرے۔ زُرقانی نے کہا کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نے روایت کیا ہے اور احمد اور یحییٰ بن معین اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نے تصریح کر دی ہے اس بات کی کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ بخاری کی شرط پر اور اُس کی تائید میں سترہ صحابیوں نے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا ہے اور سیوطیؒ نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔ انتہی باختصار مصفی میں ہے کہ شاید یہ وضو احتیاطی ہو اسی وجہ سے بعض صحابہ نے اس کو لازم کیا اور بعضوں نے لازم نہ کیا کیونکہ وضو شرعی کی ضرورت اور کثرت وقوع ظاہر ہے پس یہ بات بعید ہے کہ اجلائے صحابہ ایسے امور میں اختلاف کریں ہاں جو امر احتیاطاً اور تورعاً ہو اس میں صحابہ کا اختلاف شائع تھا بلکہ اکثر صحابہ رخصت کی طرف مائل ہوتے تھے انتہی۔

۶۰۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاحْتَكَكْتُ فَقَالَ سَعْدٌ لَعَلَّكَ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قُمْ فَتَوَضَّأْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ ۔

ترجمہ: مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں کلام اللہ لئے رہتا تھا اور سعد بن ابی وقاص پڑھتے تھے ایک روز میں نے کھجایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے اپنے ذکر کو چھوا۔ میں نے کہا ہاں تو سعد نے کہا اٹھ وضو کر سو میں کھڑا ہوا اور وضو کیا پھر آیا۔

۶۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جب چھوئے تم میں سے کوئی ذکر اپنا تو واجب ہوا اس پر وضو۔

ف: اس اثر کو بزار نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (زرقانی)

۶۲۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ ۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر کہتے تھے جو شخص چھوئے ذکر کو اپنے تو واجب ہوا اس پر وضو۔

ف: اس اثر کو بزار نے عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (زرقانی)

۶۳۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَتِ اَمَا يُجْزِئُكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ اَحْيَانًا اَمَسُّ ذَكَرِیْ فَاَتَوَضَّأُ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا اپنے باپ عبداللہ بن عمر کو غسل کر کے پھر وضو کرتے ہیں تو پوچھا میں نے اے باپ میرے کیا غسل کافی نہیں ہے وضو سے کہا ہاں کافی ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعد غسل کے چھو لیتا ہوں میں ذکر اپنا تو وضو کرتا ہوں۔

۶۴۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاَيْتُهٗ بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ لَصَلٰوةٌ مَا كُنْتَ تُصَلِّيْهَا قَالَ اِنِّیْ بَعْدَ اَنْ تَوَضَّأْتُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ مَسَسْتُ فَرْجِیْ ثُمَّ نَسِيْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ فَتَوَضَّأْتُ وَعُدْتُ لِصَلٰوتِیْ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں ساتھ تھا عبداللہ بن عمر کے تو دیکھا میں نے جب آفتاب نکلا تو وضو کیا انہوں نے اور نماز پڑھی میں نے کہا کہ آج آپ نے ایسی نماز پڑھی جس کو آپ نہ پڑھتے تھے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آج میں نے وضو کر کے اپنے ذکر کو چھو لیا تھا پھر وضو کرنا میں بھول گیا اور نماز صبح کی میں نے پڑھ لی اسلئے میں نے اب وضو کیا اور نماز کو دوبارہ پڑھ لیا۔

ف: زرقانی نے کہا کہ حدیث وضو لازم آنے کی ذکر چھونے سے متواتر ہے بسرہ سے ان لوگوں نے روایت کیا جن کا ذکر ہوا اور ابن ماجہ نے اس کو جابر اور ام حبیبہ سے اور حاکم نے سعد اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے اور احمد نے زید بن خالد جہنی اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابن عمر سے اور بزار نے ابن عمر اور عائشہ صدیقہ سے اور بیہقی نے ابن عباس اور اروی بنت اُنیس سے اور ابن مندہ نے اُبی اور انس اور قبیصہ اور معاویہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کیا لیکن ان سب حدیثوں میں زیادہ صحیح بسرہ کی روایت ہے جیسا کہ کہا بخاری نے انتہی ۔

۶۔ بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ (بوسہ لینے سے اپنی عورت کے وضو ٹوٹ جانیکا بیان)

۶۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ مَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ بوسہ لینا مرد کا اپنی عورت کو اور چھونا اُس کا ہاتھ سے ملامست میں داخل ہے تو جو شخص بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوئے اس کو اپنے ہاتھ سے تو اس پر وضو ہے ۔

ف : یعنے اللہ جل جلالہٗ کے اس قول میں اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ ۔ ف بغیر کسی حائل کے یہ شہوت نزدیک مالک کے ۔

۶۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ الْوُضُوْءُ ۔

ترجمہ : مالک کو پہنچا عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے بوسہ سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا ہے ۔

۶۷۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ الْوُضُوْءُ ۔

ترجمہ : ابن شہاب زہری کہتے تھے بوسہ سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا ہے ۔

۷۔ بَابُ الْعَمَلِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ (غسل جنابت کی ترکیب کا بیان)

۶۸۔ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ۔

ترجمہ : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت سے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو کرتے جیسے وضو ہوتا ہے نماز کے لئے پھر انگلیاں اپنی پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کا انگلیوں سے خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالتے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے ۔

۶۹۔ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَآءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

ترجمہ : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اُس برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا جنابت سے ۔

ف : مدینہ کی صاع کے حساب سے سولہ رتل پانی ہوا ہندوستان کے وزن کے موافق آٹھ سیر[1] پانی ہوتا ہے ۔

---

[1] اسّی روپے کے سیر سے یعنی اسّی تولہ والا سیر ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفّٰی میں لکھا ہے کہ یہ اندازہ بطور تعیین کے نہیں ہے کہ اس سے کم وبیش نہ ہو اس واسطے کہ آدمی باعتبار قلت اور کثرت جثہ کے متفاوت ہیں تو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین صاع پانی سے غسل کرتے تھے اور کبھی کم سے یہاں تک کہ صحیحین میں مروی ہے کہ آپ غسل کرتے تھے ایک صاع پانی سے پانچ مد تک اور وضو مد سے کرتے تھے۔ صاع اہل مدینہ کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور ایک صاع کے چار مد ہوتے ہیں تو مد اہل مدینہ کے حساب سے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوگا۔

۷۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب غسل جنابت شروع کرتے تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی ڈال کر دھوتے پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر منہ دھوتے اور آنکھوں کے اندر پانی مارتے پھر داہنا ہاتھ دھوتے پھر بایاں ہاتھ دھوتے پھر سر دھوتے پھر سارے بدن پر پانی ڈال کر غسل کرتے۔

ف: آنکھوں کے اندر پانی پہنچانا اکثر علما کے نزدیک ضرور نہیں صرف عبداللہ بن عمر کا مذہب ہے۔ مصفی

۷۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ الْمَرْاَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ لِتَحْفِنْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ وَلْتَضْغَثْ رَأْسَهَا بِيَدَيْهَا ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عائشہ ام المومنین سے پوچھا گیا کس طرح غسل کرے عورت جنابت سے کہا کہ ڈالے اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر اور ملے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے۔

ف: تاکہ پانی اندر بالوں کے سر کی کھال تک پہنچ جائے اور چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے (زرقانی) اور پاؤں کا دھونا بعض روایتوں میں وضو کے ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں غسل کے بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے (مصفی) وجہ یہی ہے کہ اگر جائے غسل کی پاک صاف ہو اور پانی وہاں نہ ٹھہرتا ہو تو وضو کے ساتھ ہاتھ پاؤں کو بھی دھولے ورنہ بعد غسل کے دھوئے۔

۱۸۔ بَابُ وَاجِبِ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

(دخول سے غسل واجب ہونے کا بیان اگرچہ انزال نہ ہو)

۷۲۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہؓ کا قول یہی تھا کہ جب مس کرے ختنہ ختنہ سے یعنے سر ذکر عورت کی قبل میں غائب ہو جائے تو واجب ہوا غسل۔

۷۳۔ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ هَلْ تَدْرِيْ مَا مَثَلُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ يَسْمَعُ الدِّيْكَةَ تَصْرُخُ فَيَصْرُخُ مَعَهَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ۔

تو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تو جانتا ہے اپنی صفت کو اے ابوسلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کے ہے جب مرغ کو بانگ کرتے سنتا ہے تو آپ بھی بانگ کرنے لگتا ہے جب تجاوز کرے ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل ۔

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت عائشہ نے غصہ کیا ابوسلمہ پر اس لئے کہ وہ مسئلہ میں مقلد تھے اُس شخص کے جس کو اُس کا علم نہ تھا کیونکہ عائشہ اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تھیں بہ سبب قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت اور صحابہ کے اور ابوسلمہ فقط دخول سے غسل نہیں کرتے تھے یہ دلیل حدیث ابوسعید کے جو ابتدائے اسلام میں حضرت نے ارشاد فرمائی تھی اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ یعنے غسل جب واجب ہوتا ہے کہ پانی نکلے پس نفرت کی حضرت عائشہ نے ابوسلمہ سے اور بعض کہتے ہیں کہ ابوسلمہ نابالغ تھے ان کو اس مسئلے کے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی مگر چونکہ اور لوگوں کو انہوں نے اس مسئلے میں بحث کرتے پایا اس لئے خود بھی تحقیق کرنے لگے ۔ (زرقانی)

۷۴۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ اَتٰى عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرٍ اِنِّيْ لَاُعْظِمُ اَنْ اَسْتَقْبِلَكَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا هُوَ مَا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ اُمَّكَ فَسَلْنِيْ عَنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ ثُمَّ يُكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ لَا اَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اَحَدًا بَعْدَكِ اَبَدًا ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ آئے حضرت عائشہ کے پاس اور کہا اُن سے کہ بہت سخت گذرا مجھ کو اختلاف صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسئلے میں شرماتا ہوں کہ ذکر کروں اُس کو تمہارے سامنے تو فرمایا عائشہؓ نے کہ کیا ہے وہ مسئلہ جو تو اپنی ماں سے پوچھ لے مجھ سے کہا ابوموسیٰ نے کوئی جماع کرے اپنی بیوی سے پھر دخول کرے لیکن انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے اُس کا کہا حضرت عائشہ نے کہ جب تجاوز کر جائے ختنہ ختنے سے واجب ہوا غسل کہا ابوموسیٰ نے کہ اب نہ پوچھوں گا اس مسئلے کو کسی سے بعد تمہارے ۔

۷۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ ثُمَّ يُكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ فَقَالَ مَحْمُوْدٌ اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرٰى الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ ۔

ترجمہ: محمود بن لبید انصاری نے پوچھا زید بن ثابت انصاری سے کہ ایک شخص جماع کرے اپنی بیوی سے پھر دخول کرے لیکن انزال نہ ہو، کہا زید نے غسل کرے کہا محمود نے کہ اُبی بن کعب اس صورت میں غسل کو واجب نہیں جانتے تھے کہا زید نے کہ ابی بن کعب قبل اپنی موت کے پھر گئے اس قول سے ۔

۷۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جب تجاوز کرے ختنہ ختنہ سے واجب ہوا غسل ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: ابن عربی نے کہا کہ اس پر اجماع کیا صحابہ و من بعدہم اور ائمہ اربعہ نے مگر داؤد نے خلاف کیا اور ان کے اختلاف کا اعتبار نہیں ہے اور خطابی نے کہا کہ غسل کی عدم وجوب پر بھی ایک جماعت صحابہ کی گئی ہے اور تابعین میں سے اعمش اس کے قائل ہیں اور ابوسلمہ سے باسناد صحیح ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور عبدالرزاق نے ہشام بن عروہ اور عطا سے بھی ایسا ہی روایت کیا تو خلاف اس مسئلے میں موجود تھا صحابہ اور تابعین اور من بعدہم میں مگر صواب وہی ہے جس پر اکثر علماء ہیں یعنے غسل کے واجب ہونے پر۔

۱۹۔ باب وضوء الجنب اذا اراد ان ینام او یطعم قبل ان یغتسل

جنب جب سو رہنے یا کھانے کا ارادہ کرے غسل سے پہلے تو وضو کرکے سونے یا کھانے کا بیان

۷۷۔ عن عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرلے اور دھوئے ذکر اپنے کو پھر سورہ۔

ف: حضرت عمر نے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا تھا کہ ان کو رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے اور غسل اس وقت ممکن نہیں ہوتا تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا چنانچہ نسائی کی روایت میں یہ قصہ بتصریح موجود ہے اور یہ حکم وضو کا استحباباً ہے نزدیک ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے اور بعض علمائے ظاہر کے نزدیک وجوباً ہے۔

۷۸۔ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول اذا اصاب احدکم المرأۃ ثم اراد ان ینام قبل ان یغتسل فلا ینم حتی یتوضأ وضوءہ للصلوۃ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں جب کوئی تم میں سے جماع کرے اپنی عورت سے پھر سونا چاہے قبل غسل کے تو نہ سوئے یہاں تک کہ وضو کرلے جیسے کہ وضو ہوتا ہے نماز کے لئے۔

۷۹۔ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا اراد ان ینام او یطعم وھو جنب غسل وجھہ ویدیہ الی المرفقین ومسح برأسہ ثم طعم او نام۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جب سو رہنے یا کھانے کا ارادہ رکھتے حالت جنابت میں منہ دھوتے اور دونوں ہاتھ کہنیوں اور سر پر مسح کرتے پھر کھانا کھاتے یا سو رہتے۔

ف: پاؤں نہ دھوئے اسلئے کہ یہ وضو واجب نہیں استحباباً ہے یا کسی عذر کے سبب امام محمد نے موطا میں لکھا ہے کہ ہم کو خبر دی ابوحنیفہ نے انہوں نے روایت کیا ابی اسحٰق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے تھے پھر سو رہتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے کہا محمد نے یہ حدیث سہل ہے لوگوں پر اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا انتہی محدثین نے اس حدیث میں کلام کیا ہے کہ ابواسحٰق نے غلطی کی اس میں اور صحیحین میں ابوسلمہ سے روایت کیا ہے انہوں نے عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کرلیتے مثل وضو نماز کے اور ابن عمر کا پاؤں نہ دھونا محمول ہے عذر پر اور بیہقی نے بہ اسناد حسن روایت کیا حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو یا تیمم کرلیتے یعنے جب پانی نہ ملتا تو تیمم کرلیتے۔ (زرقانی باختصار)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲- بَابُ إِعَادَةِ الْجُنُبِ الصَّلٰوةَ وَغُسْلُهُ إِذَا صَلّٰى وَلَمْ يَذْكُرْ وَغَسْلُهُ ثَوْبَهُ

جنب نماز کو لوٹا دے غسل کر کے جب اُس نے نماز پڑھ لی ہو بھول کر بغیر غسل کے اور اپنے کپڑے دھوئے اگر اُس میں نجاست لگی ہو

۸۰- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنِ امْكُثُوْا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلٰى جِلْدِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ ۔

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی کسی نمازوں میں سے پھر اشارہ کیا مقتدیوں کو اپنے ہاتھ سے اس بات کا کہ اپنی جائے پر جمے رہو اور آپ گئے گھر میں بعد اس کے لوٹ کر آئے اور آپ کے بدن پر پانی کا نشان تھا۔

ف: ابوداؤد اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ یہ نماز صبح کی تھی اور ابوہریرہ کی حدیث میں ہے کہ آپ غسل کر کے آئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر تکبیر کہی۔

۸۱- عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ قَالَ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ وَاَذَّنَ اَوْ اَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰى مُتَمَكِّنًا ۔

ترجمہ: زبید بن الصلت سے روایت ہے کہ نکلا میں ساتھ عمر بن الخطاب کے جرف تک تو دیکھا عمرؓ نے اپنے کپڑے کو اور پایا نشان احتلام کا اور نماز پڑھ چکے تھے بغیر غسل کے تب کہا قسم اللہ کی نہیں دیکھتا ہوں میں اپنے کو مگر مجھے احتلام ہوا اور خبر نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا کہا زبید نے پس غسل کیا حضرت عمر نے اور دھویا جو نشان دکھائی دیا کپڑے میں اور جو نہ دکھائی دیا اس پر پانی چھڑک دیا اور اذان کہی یا اقامت کہی پھر نماز پڑھی جب آفتاب بلند ہو گیا اطمینان سے۔

ف: جرف ایک موضع ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر۔

۸۲- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا اِلٰى اَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَرَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ اِحْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدِ ابْتُلِيْتُ بِالْاِحْتِلَامِ مُنْذُ وَلِيْتُ اَمْرَ النَّاسِ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ مِنَ الْاِحْتِلَامِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ صبح کو گئے اپنی زمین کو جو جُرف میں تھی پس دیکھا اپنے کپڑے میں نشان احتلام کا پھر کہا میں مبتلا ہو گیا احتلام میں جب سے خلیفہ ہوا پھر غسل کیا اور دھویا۔ جو نشان پایا اپنے کپڑے میں احتلام کا پھر نماز پڑھی جب آفتاب نکل آیا۔

ف: یہ جو کہا کہ جب سے خلیفہ ہوا مبتلا ہو گیا احتلام میں اس کی وجہ یہ ہے کہ خلافت کے کاموں کے سبب فرصت نہیں ہوتی کہ صحبت کریں عورتوں سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
سورۂ اخلاص اور سورۂ ملک کی فضیلت	۱۷۸
ذکرِ الٰہی کی فضیلت	۱۷۹
دعا کا بیان	۱۸۱
دعا کی ترکیب	۱۸۵
فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت	۱۸۷
کتاب الجنائز	
مُردہ کو نہلانے کا بیان	۱۸۸
مُردہ کو کفن پہنانے کا بیان	۱۸۹
جنازہ کے آگے چلنے کا بیان	۱۹۰
جنازہ کے ساتھ آگ لے جانا منع ہے	۱۹۱
جنازہ کی تکبیرات کا بیان	۱۹۱
جنازہ کی دعا کا بیان	۱۹۲
فجر اور عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھنا	۱۹۳
مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۱۹۴
نماز جنازہ کے احکام	۱۹۴
دفن کرنے کا بیان	۱۹۵
جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونے اور قبروں پر بیٹھنے کا بیان	۱۹۶
میت پر رونے کی ممانعت	۱۹۷
مصیبت کے وقت صبر کرنے کا ثواب	۱۹۹
مصیبت پر صبر کرنے کی مختلف حدیثیں	۲۰۰
کفن چور کے لئے وعید	۲۰۱
احکام جنازہ کے بیان میں مختلف احادیث	۲۰۱
کتاب الصیام	
روزوں کا بیان	۲۰۶
رمضان کا چاند دیکھنے کا بیان	۲۰۶

مطالب	صفحہ
روزہ کی نیت کا بیان	۲۰۷
روزہ جلد افطار کرنے کا بیان	۲۰۷
جنبی کے روزہ کا بیان	۲۰۸
روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت	۲۱۰
جوان روزہ دار کو بوسہ لینے کی ممانعت	۲۱۲
سفر میں روزہ رکھنے کا بیان	۲۱۳
جو شخص رمضان میں سفر سے آئے یا سفر کو جائے اس کا بیان	۲۱۴
جو شخص روزہ قصداً توڑ ڈالے	۲۱۴
روزہ دار کے پچھنے (سینگی) لگانے کا بیان	۲۱۶
عاشورہ کے روزہ کا بیان	۲۱۶
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روز روزہ رکھنے کی ممانعت	۲۱۷
تہمہ کے (مسلسل) روزوں کی ممانعت	۲۱۸
کفارہ قتل اور کفارہ ظہار کے روزوں کا بیان	۲۱۸
مریض کے روزوں کا بیان	۲۱۹
روزہ نذر کا بیان	۲۱۹
ماہ رمضان کے روزوں کی قضا اور کفارہ	۲۲۰
نفلی روزوں کی قضا کا بیان	۲۲۳
جو رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے اُس کے فدیہ کا بیان	۲۲۳
روزوں کی قضا کے مختلف مسائل	۲۲۴
شک کے دن روزہ کی ممانعت	۲۲۴
روزوں کے مختلف مسائل	۲۲۵
شبِ قدر کا بیان	۲۲۷
کتاب الاعتکاف	
اعتکاف کا بیان	۲۲۹

مطالب	صفحہ
جن امور کے بغیر اعتکاف درست نہیں اس کا بیان	۲۳۰
معتکف کا نماز عید کے لئے جانا	۲۳۱
اعتکاف کی قضا کا بیان	۲۳۱
اعتکاف میں نکاح کا بیان	۲۳۲
کتاب الزکوٰۃ	
زکوٰۃ کا بیان	۲۳۳
جن مالوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	۲۳۳
سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۴
کانوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۶
دفینہ کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۶
ان چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ نہیں ہے	۲۳۷
یتیم کے مال کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۷
ترکہ کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۸
دَین (قرضہ) کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۸
تجارت کے مال کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۰
کنز (خزانے) کا بیان	۲۴۱
چوپایوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۱
گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۲
مشترک مال کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۴
بکریوں کی تعداد میں بچوں کو بھی شمار کیا جائے	۲۴۵
جب دو سال کی زکوٰۃ واجب ہو جائے تو وہ کیسے ادا کی جائے	۲۴۶
زکوٰۃ میں لوگوں پر تنگی کرنی منع ہے	۲۴۶
زکوٰۃ کے مصارف کا بیان	۲۴۷
زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سختی کرنے کا بیان	۲۴۷

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۳۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى اَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَوَجَدَ فِيْ ثَوْبِهٖ اِحْتِلَامًا فَقَالَ اِنَّا لَمَّا اَصَبْنَا الْوَدْكَ لَانَتِ الْعُرُوْقُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ الْاِحْتِلَامَ مِنْ ثَوْبِهٖ وَعَادَ لِصَلٰوتِهٖ ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی لوگوں کو پھر گئے اپنی زمین کی طرف جو جُرف میں تھی پس دیکھا اپنے کپڑے میں نشان احتلام کا تو کہا کہ جب سے ہم کھانے لگے چربی نرم ہوگئیں رگیں پھر غسل کیا اور دھویا احتلام کے نشان کو اپنے کپڑے سے اور لوٹایا نماز کو۔

ف: اور جن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اُن کو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا کیونکہ جو شخص جنب یا محدث کے پیچھے نماز پڑھ لے اور اس کو خبر نہ ہو کہ امام محدث یا جنب ہے نہ امام کو یاد ہو کہ میں محدث یا جنب ہوں تو مقتدی کی نماز درست ہو جائے گی اور امام پر جب اُس کو یاد آئے اعادہ لازم نہ ہوگا۔ یہ مذہب امام مالک کا ہے اور شافعی کے نزدیک اگر امام کو معلوم بھی ہو کہ میں محدث ہوں یا جنب اور مقتدیوں کو خبر نہ ہو تو مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مقتدیوں کی صحیح ہے نہ امام کی دونوں صورتوں میں اور جب معلوم ہو تو اعادہ ضرور ہے۔

۸۴۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَآءً فَرَكِبَ حَتّٰى جَآءَ الْمَآءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْعَاصِ لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ ثِيَابًا اَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثِيَابًا وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کیا ساتھ عمر بن الخطاب کے کئی شتر سواروں میں اُن میں عمرو بن العاص بھی تھے اور عمر بن الخطاب رات کو اُترے قریب پانی کے تو احتلام ہوا حضرت عمر کو اور صبح قریب تھی اور قافلہ میں پانی نہ تھا تو سوار ہوئے حضرت عمرؓ یہاں تک کہ آئے پانی کے پاس اور دھونے لگے کپڑے اپنے یہاں تک کہ روشنی ہوگئی اور عمرو بن العاص نے کہا حضرت عمر سے صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہیں آپ اپنا کپڑا چھوڑ دیجئے دھو ڈالا جائے گا اور ہمارے کپڑوں میں سے ایک کپڑا پہن لیجئے تو کہا عمر بن الخطاب نے کہ تعجب ہے اے عمرو بن العاص کیا تمہارے پاس کپڑے ہیں تو تم سمجھتے ہو کہ سب آدمیوں پاس کپڑے ہونگے قسم خدا کی اگر میں ایسا کروں تو یہ امر سنت ہو جائے بلکہ دھو ڈالتا ہوں میں جہاں نجاست معلوم ہوتی ہے اور پانی چھڑک دیتا ہوں جہاں نہیں معلوم ہوتی۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ایک شخص نے کپڑے میں نشان احتلام کا پایا اور اُس کو خبر نہیں کہ کب احتلام ہوا اور نہ خواب میں جو دیکھا یاد ہے تو وہ غسل کرے اخیر خواب سے اگر اُس نے بعد اُس خواب کے نماز پڑھی ہے تو اُس کا اعادہ کرے اس لئے کہ کبھی آدمی کو احتلام ہوتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتا اور کبھی دیکھتا ہے مگر احتلام نہیں ہوتا تو جب تری دیکھے غسل اُس کو لازم ہوگا وجہ اس کی یہ ہے کہ عمر بن الخطاب نے جو نماز پڑھی تھی اخیر نیند کے بعد اسی کا اعادہ کیا اور اُس سے پہلے کی نمازوں کا اعادہ نہ کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۱۔ بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کو اگر احتلام ہو مثل مرد کے تو اس پر غسل واجب ہے

۸۵۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَةُ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَتَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ اُم سلیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت اگر دیکھے خواب میں جیسا کہ مرد دیکھتا ہے کیا غسل کرے تو کہا عائشہ نے اُم سلیم کو نوج نگوڑی کیا عورت بھی دیکھتی ہے خواب میں (یعنے اُس کو بھی احتلام ہوتا ہے) تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا اور کہاں سے ہوتی ہے مشابہت۔

ف: یعنی کبھی بچہ مشابہ ہوتا ہے صورت میں باپ کے اور کبھی ماں کے تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت میں بھی منی موجود ہے پھر جب منی عورت میں موجود ہے تو اس کو احتلام ہونا کچھ بعید نہیں ہے۔ (مصفی) یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا یہ واسطے تعجب کے یا تنبیہ کے کہا کچھ بددعا نہیں ہے۔

۸۶۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِمْرَاَةُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ ؛

ترجمہ: اُم سلمہ سے روایت ہے کہ اُم سلیم آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس تو کہا یا رسول اللہ نہیں شرماتا اللہ سچ سے کیا عورت پر بھی غسل ہے جب اُس کو احتلام ہو؟ فرمایا آپؐ نے ہاں جب کہ دیکھے پانی کو۔

۲۲۔ بَابُ جَامِعِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

اِس باب میں مختلف مسائل غسلِ جنابت کے مذکور ہیں

۸۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَغْتَسِلَ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ مَالَمْ تَكُنْ حَائِضًا اَوْ جُنُبًا ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں کہ مرد غسل کرے اس پانی سے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو جبکہ وہ عورت حیض اور جنابت سے نہ ہو۔

ف: ورنہ مکروہ ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین عدم کراہت کی طرف گئے ہیں اور یہی مذہب تمام فقہا کا ہے سوائے احمد بن حنبل کے۔ (زرقانی)

۸۸۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کو پسینہ آتا کپڑے میں اور وہ جنب ہوتے تھے پھر اُسی کپڑے سے نماز پڑھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۹۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَغْسِلُ جَوَارِیَہٗ رِجْلَیْہِ وَیُعْطِیْنَہُ الْخُمْرَۃَ وَھُنَّ حُیَّضٌ ۔

ترجمہ: ابن عمر کی لونڈیاں اُن کے پاؤں دھوتی تھیں اور اُن کو عبا نماز اُٹھا کر دیتی تھیں حالت حیض میں ۔

کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اُس شخص سے جس کے پاس بیبیاں اور لونڈیاں ہیں کہ سب سے وطی کرے غسل سے پیشتر تو جواب دیا کہ اگر جماع کرے اپنی لونڈی سے قبل غسل کے تو کچھ حرج نہیں ہے اور آزاد بیبیوں سے ایک کے بارے میں دوسرے سے جماع کرنا مکروہ ہے ہاں یہ بات کہ ایک لونڈی سے جماع کرے پھر غسل سے پیشتر دوسری لونڈی سے جماع کرے اس میں کچھ قباحت نہیں ہے ۔ کہا یحییٰ نے اور پوچھے گئے امام مالک ایک جنب سے اُس نے رکھا پانی غسل کو پھر بھول کر اُس میں انگلی ڈال دی پانی کی سردی یا گرمی دیکھنے کو تو جواب دیا مالک نے کہ اگر اُس کی انگلی میں نجاست نہ لگی ہو تو پانی نجس نہ ہوگا۔

۲۳۔ ھٰذَا بَابٌ فِی التَّیَمُّمِ (تیمم کا بیان)

۹۰۔ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَآءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَیْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَائِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ قَالَتْ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَجَعَلَ یَطْعُنُ بِیَدِہٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانُ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ ۔

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو جب پہنچے ہم بیدا یا ذات الجیش کو گلوبند میرا ٹوٹ کر گر پڑا تو ٹھہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے ڈھونڈنے کے لئے اور لوگ بھی ٹھہر گئے ساتھ آپ کے اور وہاں پانی نہ تھا اور نہ ساتھ لوگوں کے پانی تھا۔ تب لوگ آئے ابوبکر صدیقؓ کے پاس اور کہا کہ دیکھا تم نے کیا کیا عائشہؓ نے ٹھہرا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو اور نہ یہاں پانی ہے نہ ہمارے ساتھ پانی ہے تو ابوبکر آئے میرے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے تو کہا ابوبکر نے روک دیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو اور نہ پانی ملتا ہے نہ ان کے پاس پانی ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ ہوئے میرے اوپر ابوبکر اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں مارنے لگے تو میں ہل جاتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکتی تھی پس سوتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ صبح ہوئی اور پانی نہ تھا تو اتاری اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی تب کہا اُسی دن اُسید بن الحضیر نے کہ اے ابوبکر کے گھر والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے یعنی تم سے ہمیشہ ایسی ہی برکتیں اور راحتیں مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہیں کہا عائشہؓ نے جب ہم چلنے لگے تو وہ گلوبند اُس اونٹ کے نیچے سے نکلا جس پر ہم سوار تھے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: بیداء اور ذات الجیش دونوں مقام کے نام ہیں اللہ جل جلالہٗ کی اس اُترنے اور گلوبند کھو دینے میں بھی حکمت تھی تاکہ مسلمانوں کو تیمم کا مسئلہ معلوم ہو جائے اور حاجت کے وقت پر کام آئے۔ کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اُس شخص سے جس نے تیمم کیا ایک نماز کے لئے پھر دوسری نماز کا وقت آیا پھر تیمم کرے یا وہی تیمم کافی ہے تو جواب دیا کہ تیمم کرے ہر نماز کے لئے کیونکہ اس پر واجب ہے پانی ڈھونڈنا ہر نماز کے وقت تو جب پانی ڈھونڈے اور نہ ملے تیمم کرے۔ کہا یحییٰ نے اور پوچھے گئے امام مالک اُس شخص سے جس نے تیمم کیا کیا وہ امامت کرے اُن لوگوں کی جنہوں نے وضو کیا ہے تو کہا امام مالک نے کہ کوئی امامت کرے تو اچھا ہے اور جو وہی امامت کرے تو بھی کچھ قباحت نہیں۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ایک شخص نے تیمم کیا جب پانی نہ پایا تو وہ کھڑا ہوا نماز کو اور تکبیر تحریمہ کہہ لی اب ایک آدمی اُدھر سے نکلا جس کے پاس پانی ہے تو وہ نماز کو نہ توڑے بلکہ تیمم سے تمام کرے بعد نماز کے اگر پانی ملے تو آئندہ کے لئے وضو کرلے۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص کھڑا ہوا نماز کو اور اُسے پانی نہ ملا سو اُس نے تیمم کر لیا تو اطاعت کی اُس نے اللہ جل جلالہٗ کی۔ اب جس شخص نے پانی پایا وہ کچھ طہارت میں یا نماز کی فضیلت میں اُس سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ دونوں نے اللہ جل جلالہٗ کے فرمودہ کے موافق عمل کیا اور اللہ کا فرمودہ یہی ہے کہ جو شخص پانی پائے قبل نماز شروع کرنے کے وہ وضو کرے اور جو نہ پائے وہ تیمم کرے۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ جو شخص جنب ہو وہ تیمم کرے اور جس قدر معمول اُس کا قرآن پڑھنے کا ہے پڑھے اور نفل نماز ادا کرے جب تک پانی نہ پائے اُسی مقام میں جہاں کہ اُس کو نماز تیمم سے پڑھنا درست ہے۔

۲۴- بَابُ الْعَمَلِ فِي التَّيَمُّمِ (تیمم کی ترکیب کا بیان)

۹۱ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

ترجمہ: نافع کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن عمر جُرف سے آئے تو جب پہنچے مربد کو اُترے عبداللہ اور متوجہ ہوئے پاک زمین کی طرف تو مسح کیا اپنے منہ کا اور ہاتھوں کا کہنیوں تک پھر نماز پڑھی۔

ف: اِس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم کے صحیح ہونے کے لئے سفر شرط نہیں ہے بلکہ حضر میں بھی اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرلے یا پانی دُور ہو شہر میں اگرچہ ایک میل سے کم ہو اور یہی مذہب ہے امام مالک کا کیونکہ جُرف اور مربد مدینہ سے بہت قریب ہیں جُرف مدینہ سے تین میل پر ہے اور مربد تو ایک ہی میل پر ہے اسی طرح جو شخص مقیم ہو اور تندرست ہو لیکن نماز کے قضا ہو جانے کا خوف ہو اُس کو بھی تیمم درست ہے۔ (مصفی مع زیادہ و اختصار)

۹۲ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تیمم کرتے تھے دونوں کہنیوں تک۔

کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک تیمم کی ترکیب سے اور کہاں تک کرنا چاہئے تو کہا کہ ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسری دفعہ ہاتھ مار کر ہاتھوں کا مسح کرے کہنیوں تک۔

ف: صحیحین میں عمار سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی تھا تجھ کو یہ پھر مارا حضرت نے دونوں ہتھیلیوں کو اپنی خاک پر اور پھونک ماری اُن میں اور مسح کیا منہ پر اور دونوں ہاتھوں کا ہتھیلیوں تک اسی حدیث کی طرف امام احمد اور اصحاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

حدیث گئے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور دو دفعہ ہاتھ مارنے کے بارے میں جتنی حدیثیں آئی ہیں اکثر اُن میں سے ضعیف ہیں۔

۲۵-بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ (جُنُب کو تیمم کرنے کا بیان)

۹۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْمَاءَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اِذَا اَدْرَكَ الْمَاءَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ لِمَا يَسْتَقْبِلُ ؕ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن حرملہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ جنب نے تیمم کیا پھر پایا پانی کو تو کہا سعید نے کہ جب پائے پانی تو اُس پر غسل واجب ہوگا آئندہ کے واسطے۔

ف: یعنی جو نماز تیمم سے پڑھ چکا اُس کا اعادہ ضرور نہیں اگرچہ وقت باقی ہو۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص کو احتلام ہو سفر میں اور نہ ہو اُس کے پاس پانی مگر موافق وضو کے تو اگر اُس کو پیاس کا خوف نہ ہو تو اُس پانی سے اپنی شرمگاہ اور نجاست لگ گئی ہو دھو ڈالے پھر تیمم کرے خاک پاک پر جیسا کہ حکم کیا ہے اُس کو اللہ جل جلالہٗ نے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک جنب کو تیمم کی ضرورت ہوئی تو نہ پائی اُس نے مٹی مگر کھاری مٹی نمک کی کیا تیمم کرے اُس سے اور کیا مکروہ ہے نماز اُس میں تو جواب دیا مالک نے کہ کھاری یا نمکین مٹی سے تیمم کرنے میں اور اُس پر نماز پڑھنے میں کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پس قصد کرو زمین پاک کا تو جو چیز زمین کہلائے اس سے تیمم کیا جائے اگرچہ نمکین ہو یا اور کچھ۔

۲۶-بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ

حائضہ عورت سے مرد کو جو کام کرنا درست ہے اُس کا بیان

۹۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَشُدَّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَانُكَ بِاَعْلَاهَا ؕ

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا درست ہے مجھ کو اپنی عورت سے جب وہ حائض ہو تو فرمایا آپ نے باندھ اُس پر تہ بند اس کے پھر تجھے اختیار ہے تہ بند کے اوپر۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت حائضہ سے لذت نہ اٹھانا چاہیے یہی مذہب ہے جمہور علماء کا۔

۹۵ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مُضْطَجِعَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهَا وَثَبَتْ وَثْبَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَشُدِّيْ عَلَيَّ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ لیٹی تھیں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے میں اتنے میں کود کر الگ ہوگئیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید حیض آیا تجھ کو کہا ہاں تو فرمایا آپ نے باندھ لے تہ بند اپنے پھر آن کر وہیں لیٹ جا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَفْسِكِ ثُمَّ عُودِي إِلَى مَضْجَعِكِ ۞

۹۶ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ لِتَشُدَّ إِزَارَهَا إِلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے بھیجا کسی آدمی کو حضرت عائشہ پاس اور پوچھوایا کہ مرد مباشرت کرے اپنی عورت سے حالت حیض میں تو کہا حضرت عائشہ نے چاہیئے کہ باندھ لے تہ بند نیچے کے جسم پر پھر اگر چاہے مباشرت کرے اس سے۔

۹۷ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَا لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار پوچھے گئے حائضہ عورت سے جب پاک ہو جائے تو جماع کرے خاوند اس کا قبل غسل کے کہا ان دونوں نے نہیں جب تک غسل نہ کرے۔

ف: برابر ہے کہ حیض اس کا اکثر مدت میں ختم ہوا ہو یا اقل مدت میں یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور زفر اور جمہور فقہا کا اور نقل کیا اسحٰق بن راہویہ نے اجماع تابعین کا اس پر اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر دس دن کی مدت میں حیض ختم ہوا تو قبل غسل کے اس سے وطی جائز ہے اور جو دس دن سے کم میں ختم ہوا تو جب تک غسل نہ کرے یا اس پر وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کے نہ گذر جائے وطی درست نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ صرف تحکم ہے کوئی وجہ اس کی معلوم نہیں ہوتی۔ (زرقانی)

۲۷۔ بَابُ طُهْرِ الْحَائِضِ (حائضہ کب پاک ہوتی ہے حیض سے اس کا بیان)

۹۸ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةٍ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْأَلُهُنَّهَا عَنِ الصَّلَاةِ فَتَقُولُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ ۞

ترجمہ: ام علقمہ سے جو ماں ہیں علقمہ کی اور مولاۃ ہیں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کو دکھانے کو بھیجتی تھیں اور اس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کے خون کی پوچھتی تھیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو کہتی تھیں حضرت عائشہ مت جلدی کرو تم نماز میں یہاں تک کہ دیکھو سفید قصہ مراد یہ تھی کہ پاک ہو جاؤ حیض سے۔

ف: قصہ وہ پانی ہے سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ قصہ سے مراد وہ کپڑا ہے جو عورتیں فرج میں رکھتی ہیں جب بالکل سفید نکلے تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہو گیا۔ مصفی میں ہے کہ قصہ ایک چیز ہے مثل سفید دھاگے کی جو نکلتا ہے بعد خون بند ہونے کے اور اسی پر اکثر اہل علم ہیں مالک نے کہا کہ پوچھا میں نے عورتوں سے قصہ کو تو وہ پہچانتی تھیں اس کو۔

۹۹ عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

ترجمہ: ام کلثوم سے جو بیٹی ہیں زید بن ثابت کی روایت ہے کہ ان کو خبر پہنچی اس بات کی کہ عورتیں منگاتی ہیں چراغ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا ۞

بیچا بیچ رات کو اور دیکھتی ہیں کہ حیض سے پاک ہوئیں۔ اُم کلثوم عیب جانتی تھیں اس بات کو اور کہتی تھیں کہ صحابہ کی عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔

ف: یعنی یہ بے فائدہ تکلیف اٹھانا ہے نہ اُس وقت نماز کا وقت ہے نہ کچھ پھر کیا ضرورت ہے کہ اتنا خوض کرے۔ حافظ نے کہا کہ اس قول پر اعتراض یہ ہے کہ اُس وقت عشا کا وقت ہوتا ہے بعضوں نے کہا عیب اس وجہ سے ہے کہ رات کو زردی سفیدی سے ملتبس ہوگی تو وہ نماز پڑھ لیں گی قبل طہر کے (زرقانی) شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا کہ عیب اس وجہ سے ہے کہ بیچا بیچ رات میں دیکھنا کیا ضرور ہے جب رات اتنی باقی رہے کہ غسل اور نماز کو مکتفی ہو اس وقت دیکھ لیں۔ کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک حائضہ سے جب پاک ہو جائے لیکن پانی نہ پائے تو تیمم کر لے کہا ہاں تیمم کرے کیونکہ مثال اس کی جنب کی سی ہے جب جنب کو پانی نہ ملے تو وہ بھی تیمم کر لے۔

۲۸۔ بَابُ جَامِعِ الْحَيْضَةِ (اس باب میں مختلف مسائل حیض کے مذکور ہیں)

۱۰۰۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ إِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو چھوڑ دے نماز کو۔

ف: کیونکہ حاملہ کو بھی کبھی حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیب اور ابن شہاب اور امام مالک کا اور ابو حنیفہ اور احمد اور سفیان ثوری کا مذہب یہ ہے کہ وہ حیض نہیں ہے۔

۱۰۱۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ تَكُفُّ عَنِ الصَّلٰوةِ ۞

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو کہا ابن شہاب نے باز رہے نماز سے۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ہمارا مذہب یہی ہے۔

۱۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ۞

ترجمہ: حضرت عائشہ نے کہا میں کنگھی کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اور حائضہ ہوتی تھی۔

۱۰۳۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ ۞

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ہمارے کپڑے کو خون حیض کا لگ جائے تو کیا کریں فرمایا آپ نے جب بھر جائے کسی ایک کے کپڑے میں تم میں سے خون حیض کا تو مل ڈالے اس کو پھر دھو ڈالے پانی سے پھر نماز پڑھے اُس کپڑے سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۹- بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان۔ مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہیں جس کا خون بعد ایام حیض کے بھی آیا کرے

۱۰۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ۔

ترجمہ: عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون کسی رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آئے ف۱ تو چھوڑ دے نماز کو پھر جب مدت گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ لے ف۲۔

ف۱: یعنے وہ دن آئیں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا تھا ف۲ یعنے غسل کے جیسا بخاری کی روایت میں مصرح ہے اب ہر نماز کے لئے وضو کرنا اس کو مستحب ہے کیونکہ اس خون نکلنے سے وضو اُس کا نہ ٹوٹے گا۔ نزدیک امام مالک کے اور بعض ائمہ کے نزدیک ہر نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔

۱۰۵- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمَّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ اِلٰى عَدَدِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لْتُصَلِّ ۔

ترجمہ: ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو فتویٰ پوچھا اسی کے واسطے اُم سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ شمار کرے اُن دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے تو چھوڑ دے نماز کو اس قدر مدت میں ہر مہینے سے پس جب گذر جائے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لے فرج پر پھر نماز پڑھے۔

۱۰۶- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا رَاَتْ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ ۔

ترجمہ: زینب بنت ابی سلمہ نے دیکھا زینب بنت جحش کو جو نکاح میں تھیں عبد الرحمٰن بن عوف کے اُن کو استحاضہ تھا اور وہ غسل کر کے نماز پڑھتی تھیں۔

ف: یہ غلطی ہے موطا کے راویوں کی زینب بنت جحش سے عبد الرحمٰن بن عوف نے کبھی نکاح نہیں کیا بلکہ اُن سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور عبد الرحمٰن کے نکاح میں اُم حبیبہ بنت جحش تھیں جو بہن تھیں زینب بنت جحش کی اور دوسری حدیثوں میں مذکور ہے کہ استحاضہ حمنہ بنت جحش کو ہو گیا تھا۔ ابن عبد البر نے کہا کہ یہ بات عجیب ہے کہ جحش کی تینوں بیٹیاں استحاضہ میں مبتلا تھیں اور بعضوں نے کہا کہ سوا حمنہ کے کسی کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

استحاضہ نہ تھا۔ (واللہ اعلم زرقانی)

۱۰۷۔ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيْمٍ وَزَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ اَرْسَلَاهُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْاَلُهٗ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ اِلٰى طُهْرٍ وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اِسْتَثْفَرَتْ ؛

ترجمہ: قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو بھیجا سعید بن المسیب پاس کہ پوچھیں اُن سے کیونکر غسل کرے مستحاضہ کہا سعید نے غسل کرے ایک طہر سے دوسرے طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لئے تو اگر خون بہت آئے ایک کپڑا باندھ لے اپنی فرج پر۔

ف: ایک طہر سے دوسرے طہر تک اس سے غرض یہ ہے کہ جب مدت مقرر حیض کی گزر جائے تو غسل کرے اب جب پھر حیض کے دن آکر گزر جائیں گے تو پھر غسل کرے گی۔

۱۰۸۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اِلَّا اَنْ تَغْتَسِلَ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہوں نے مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پھر وضو کیا کرے ہر نماز کے لئے۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑھنے لگے تو خاوند کو جماع بھی درست ہے، اسی طرح نفساء کو جب مدت مقرر کی انتہا تک خون آئے اور بعد اُس کے بھی خون دیکھے تو خاوند اُس سے جماع کر سکتا ہے اور یہ خون بھی بمنزلہ استحاضہ کے ہے۔

ف: نفساء وہ عورت ہے جو جننے کے بعد خون دیکھتی ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم مستحاضہ کا عروہ کی حدیث کے موافق ہے جس کو روایت کیا عروہ نے عائشہ سے اُنہوں نے آنحضرتؐ سے جو ابتدائے باب میں گذری اور جتنی روایتیں میں نے اس باب میں سُنیں اُن سے مجھ کو وہ روایت زیادہ پسند ہے۔

۳۰۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ (بچے کے پیشاب کا بیان)

۱۰۹۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ ؛

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لڑکا لائے سو اُس نے پیشاب کر دیا آپ کے کپڑے پر پس منگایا آپ نے پانی تو ڈال دیا اُس پر۔

۱۱۰۔ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ؛

ترجمہ: اُم قیس سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو جس نے نہ کھانا کھایا تھا لے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بٹھا لیا آپ نے اس بچے کو گود میں اپنی تو پیشاب کر دیا اُس نے آپ کے کپڑے پر پس منگایا آپ نے پانی اور ڈال دیا اُس پر اور نہ دھویا کپڑے کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنی نچوڑ کر نہ دھویا فقط پانی اُس پر بہا دیا۔ زرقانی نے کہا کہ یہاں پر تین مذہب ہیں ایک یہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہے نہ لڑکی کے، دوسرے یہ کہ دونوں کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے اور تیسرے یہ کہ پیشاب کو دھونا چاہیئے یہ اختلاف جب تک ہے کہ لڑکا لڑکی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ صرف دودھ پیتے ہوں ورنہ بالاتفاق دھونا چاہیئے۔

۳۱- بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا وَغَيْرِهِ (کھڑے کھڑے پیشاب کرنے وغیرہ کا بیان)

۱۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ فَكَشَفَ عَنْ فَرْجِهٖ لِيَبُوْلَ فَصَاحَ النَّاسُ بِهٖ حَتّٰى عَلَا الصَّوْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ فَبَالَ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ:

ترجمہ: یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور ستر اپنا کھولا پیشاب کے لئے تو غل مچایا لوگوں نے اور بڑا پکارا ہوا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو پس چھوڑ دیا لوگوں نے جب وہ پیشاب کر چکا تو حکم کیا آپ نے ایک ڈول پانی کا ڈال دیا گیا اُس جگہ پر۔

ف: مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے اُس کو بلا کر سمجھایا کہ مسجدیں پیشاب پاخانے کے لئے نہیں بنائی گئیں بلکہ اللہ جل جلالہٗ کے ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کے لئے۔ اس حدیث سے کمال خلق اور ترحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں اگر اُسی وقت گنوار کو نکال دیتے یا مارتے تو وہ بددل ہو جاتا اور بات نہ سمجھتا یا پیشاب کرتا چلا جاتا تمام مسجد آلودہ ہو جاتی اگر بند کرتا تو بیمار ہو جاتا۔ واللہ اعلم

۱۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَائِمًا:

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہوئے۔

ف: بعض احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول ہے مگر حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آپ نے کھڑے ہو کر اس واسطے کیا کہ آپ کے گھٹنوں میں درد تھا لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور بعض علماء نے کہا کہ حدیث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی منسوخ ہے حدیث عائشہ سے کہ آنحضرتؐ نے پیشاب کھڑے ہو کر نہیں کیا جب سے قرآن اُترا روایت کیا اس کو ابوعوانہ اور حاکم نے۔ زرقانی نے کہا کہ صحیح بات یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی حدیث منسوخ نہیں کیونکہ عمر اور عبداللہ بن عمر اور علی اور زید بن ثابت سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول ہے اور ممانعت میں اس کی کوئی حدیث آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہوتی انتہی۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ بعد پیشاب یا پاخانہ کے پانی سے استنجا کرنے میں کوئی حدیث آئی ہے تو جواب دیا کہ مجھے پہنچا ہے بعض سلف سے کہ وہ استنجا کرتے تھے پانی سے بعد پاخانہ کے اور میں اچھا جانتا ہوں استنجا پانی سے بعد پیشاب کے۔ ف: اگرچہ صرف ڈھیلا لینا بھی کفایت کرتا ہے۔ زرقانی

۳۲- بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ (مسواک کرنے کا بیان)

۱۳- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: عبید بن السباق سے روایت ہے کہ آنحضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۸
غلّہ اور زیتون کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۹
جن پھلوں میں زکوٰۃ نہیں ان کا بیان	۲۵۰
ساگ اور ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے	۲۵۱
غلاموں اور گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے	۲۵۱
یہود، نصاریٰ اور مجوس کے جزیہ کا بیان	۲۵۲
ذمّیوں سے محصول لینے کا بیان	۲۵۴
زکوٰۃ دے کر پھر اس کو خریدنا جائز نہیں ہے	۲۵۵
جن پر صدقۂ فطر واجب ہے ان کا بیان	۲۵۵
صدقۂ فطر کی مقدار کا بیان	۲۵۶
صدقۂ فطر بھیجنے کا وقت	۲۵۷
جن پر صدقۂ فطر واجب نہیں ان کا بیان	۲۵۷
کتاب الحج	
احرام کے لئے غسل کا بیان	۲۵۷
محرم کے غسل کا بیان	۲۵۸
محرم کس کپڑے کو نہ پہنے	۲۶۰
محرم رنگین کپڑے نہ پہنے	۲۶۰
محرم کو پٹی باندھنا کیسا ہے	۲۶۱
محرم کو منہ ڈھانپنا کیسا ہے	۲۶۲
حج میں خوشبو لگانا	۲۶۳
احرام باندھنے کی جگہوں کا بیان	۲۶۴
تلبیہ (لبیک کہنا) کا بیان	۲۶۶
لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان	۲۶۸
حج مفرد کا بیان	۲۶۸
قِران کا بیان	۲۶۹
تلبیہ موقوف کرنے کا بیان	۲۷۰
مکہ والوں کے احرام کا بیان	۲۷۲
ہدی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنے کا بیان	۲۷۳
جس عورت کو حج میں حیض آجائے اس کا بیان	۲۷۴
حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان	۲۷۴
عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے	۲۷۵
تمتّع کا بیان	۲۷۵
جو متمتع نہ ہو اس کا بیان	۲۷۷
عمرہ کی متفرق حدیثوں کا بیان	۲۷۷
محرم کے نکاح کا بیان	۲۷۹
محرم کو پچھنی (سینگی) لگانے کا بیان	۲۸۰
محرم کو کس شکار کا کھانا جائز ہے	۲۸۰
محرم کو کس شکار کا کھانا ناجائز ہے	۲۸۳
حرم کے شکار کا بیان	۲۸۴
شکار کی جزا کا بیان	۲۸۴
محرم کو کون سے جانور مارنے درست ہیں	۲۸۵
محرم کو کیا کیا کام کرنے درست ہیں	۲۸۶
دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا بیان	۲۸۷
احصار کا بیان	۲۸۷
جو شخص خوف دشمن کے سوا کسی دوسرے سبب سے حج سے رُک جائے اس کا بیان	۲۸۸
تعمیر کعبہ کا حال	۲۹۰
طواف میں رمل کا بیان	۲۹۱
طواف میں استلام کرنے کا بیان	۲۹۲
حجر اسود کے چومنے کا بیان	۲۹۲
دوگانہ طواف کا بیان	۲۹۳
صبح اور عصر کے بعد دوگانہ طواف ادا کرنا	۲۹۴
طواف سے وداع کا بیان	۲۹۴
طواف کے مختلف مسائل کا بیان	۲۹۵
صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا بیان	۲۹۶
سعی کے متعلق مختلف احادیث کا بیان	۲۹۷
عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان	۲۹۹
منیٰ کے دنوں میں روزے رکھنے کی ممانعت	۲۹۹
جو ہدی درست ہے اس کا بیان	۳۰۰
ہدی ہانکنے کا بیان	۳۰۱
راستہ میں جب ہدی تھک جائے یا مر جائے تو کیا کرے	۳۰۳
جس محرم نے بیوی سے جماع کیا اس پر ہدی لازم ہے	۳۰۳
جس کو حج نہیں ملا اس کی ہدی کا بیان	۳۰۵
جس نے طواف زیارت سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کی وہ قربانی کرے	۳۰۵
"هَائَيَسَّرَ" کون سی قربانی ہے	۳۰۶
ہدی کے مختلف مسائل	۳۰۷
عرفات اور مزدلفہ میں قیام کا بیان	۳۰۸
عرفات اور مزدلفہ میں بغیر وضو قیام کا بیان	۳۰۹
وقوف عرفات کی انتہا کا بیان	۳۰۹
عورتوں اور بچوں کو پہلے بھیج دینا جائز ہے	۳۱۰
عرفات سے لوٹتے وقت چلنے کا بیان	۳۱۱
حج میں نحر کا بیان	۳۱۱
نحر کرنے کا بیان	۳۱۲
سر مُنڈانے کا بیان	۳۱۲
سر کے بال کتروانے کا بیان	۳۱۳
تلبید کا بیان	۳۱۴
بیت میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۱۵
۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں نمازوں کا بیان	۳۱۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيدًا فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ ۞

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کو فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عید کا دن کہا ہے تو غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو آج کے دن خوشبو لگانا نقصان نہیں ہے اور لازم کر لو تم مسواک کو۔

۱۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ ۞

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری اُمت پر تو واجب کر دیتا میں مسواک اُن پر۔

۱۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِهِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ ۞

ترجمہ: ابوہریرہ نے کہا کہ اگر شاق نہ ہوتا حضرت کی اُمت پر تو آپ حکم کرتے اُن کو مسواک کرنے کا ہر وضو کے ساتھ۔

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ اس حدیث کو معین بن عیسیٰ ایوب بن صالح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم نے امام مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ اور اسی طرح روایت کیا اس کو شافعی نے مسند میں اور بیہقی نے اور طبرانی نے معجم اوسط میں بہ اسناد حسن حضرت علی سے مرفوعاً اور روایت کیا حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ سے مرفوعاً لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوءِ کہا حاکم نے صحیح ہے علیٰ شرطہما ولم یخرجاہ ولیس لہ علۃ اور بخاری کی روایت میں مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ ہے اور اسی طرح مسلم کی روایت میں اور اختلاف کیا علماء نے مسواک کے حکم میں تو اکثر اہل علم عدم وجوب کی طرف گئے ہیں اور اسحٰق بن راہویہ اور داؤد ظاہری سے وجوب منقول ہے یہاں تک کہ اسحٰق بن راہویہ نے کہا کہ اگر قصداً مسواک ترک کرے گا تو نماز اس کی باطل ہو جائے گی۔ (زرقانی)

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّدَاءِ لِلصَّلٰوةِ (اذان کے بیان میں)

۱۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ خَشَبَتَيْنِ يَضْرِبُ بِهِمَا لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ فَأُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ خَشَبَتَيْنِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ لَنَحْوٌ مِمَّا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ أَلَا تُؤَذِّنُونَ لِلصَّلٰوةِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَذَانِ ۞ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا دو لکڑیاں بنانے کا اس لئے کہ جب اُن کو ماریں تو آواز پہنچے لوگوں کو اور جمع ہوں لوگ نماز کے لئے پس دکھائے گئے عبداللہ بن زید دو لکڑیاں اور کہا کہ یہ لکڑیاں ایسی ہیں جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں پھر کہا گیا اُن سے خواب میں کہ تم اذان کیوں نہیں دیتے نماز کے لئے تو جب جاگے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اور اُن سے خواب پس حکم دیا آپ نے اذان کا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے مؤذن۔

ف: یعنی جو کلمے مؤذن کہے سننے والا بھی وہی کہے مسلم نے عمرؓ سے اور بخاری نے معاویہ سے روایت کی کہ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب اذان کا دینا واجب ہے اور یہی مذہب ہے بعض سلف کا اور یہی قول ہے حنفیہ اور ظاہریہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک واجب نہیں ہے شمس الائمہ نے کہا کہ جواب دینا صرف زبان سے نہیں کافی ہے بلکہ اذان ہوتے ہی مسجد کو چلنا چاہیئے تو جس نے زبان سے جواب دے دیا اور پاؤں سے نہ چلا اس نے جواب ہی نہ دیا۔ (زرقانی ومحلی) اور جب تکبیر ہو تو اس کا بھی جواب اسی طور سے دے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت اَقَامَھَا اللّٰہُ اَبَدًا کہے جیسا حدیث میں وارد ہے۔ (مسوی)

۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر معلوم ہوتا لوگوں کو جو کچھ اذان دینے میں اور صف اول میں ثواب ہے پھر نہ پا سکتے ان کو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم ہوتا لوگوں کو جو کچھ نماز کے اول وقت پڑھنے میں ثواب ہے البتہ جلدی کرتے اس کی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچھ ثواب ہے عشا اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا البتہ آتے جماعت میں گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے۔

ف: سب نمازوں کو اول وقت اور جماعت سے پڑھنا ضروری ہے عشاء اور فجر کو آپؐ نے خاص کیا کیونکہ یہ نیند کا وقت ہوتا ہے۔ اکثر آدمی سے غفلت ہو جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنا آدھی رات کی عبادت سے بہتر ہے اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابن عمرؓ کہتے تھے کہ جب ہم کسی آدمی کو عشاء اور فجر کی نماز میں نہ پاتے تھے تو اس کی طرف گمان بد کرتے تھے یعنی اس امر کا کہ وہ شخص پورا مسلمان نہیں ہے منافق ہے۔ (زرقانی)

۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑتے ہوئے آؤ تم بلکہ آؤ اطمینان اور سہولت سے تو جتنی نماز تم کو ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو کیونکہ جب کوئی تم میں سے قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔

ف: یعنی نماز کو جانا گویا نماز پڑھنا ہے تو جیسے نماز پڑھنے میں اطمینان اور سہولت چاہیئے ویسا ہی نماز کی طرف چلنے میں چاہیئے اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس بات پر کہ جو کوئی امام کو رکوع میں پائے تو وہ رکعت حساب نہ کی جائے گی اور یہی قول

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے ابوہریرہ اور ایک جماعت کا اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اس کو اختیار کیا ہے اور تقی سبکی نے اس کی تقویت کی ہے اور یہی مذہب ہے شوکانی کا اور اس کی تحقیق نیل الاوطار میں کما ینبغی کی ہے۔

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری سے ابوسعید خدری نے کہا کہ تو بکریوں کو اور جنگل کو دوست رکھتا ہے تو جب جنگل میں ہو اپنی بکریوں میں اذان دے نماز کی بلند آواز سے کیونکہ نہیں پہنچتی آواز مؤذن کی نہ جن کو نہ آدمی کو اور نہ کسی شے کو مگر وہ گواہ ہوتا ہے اس کا قیامت کے روز کہا ابوسعید نے سنا میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ النِّدَآءَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَّدْرِیْ كَمْ صَلّٰی ؕ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب اذان ہوتی ہے نماز کے لئے شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ نہ سنے اذان کو پھر جب اذان ہو چکتی ہے چلا آتا ہے پھر جب تکبیر ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے پیٹھ موڑ کر پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے چلا آتا ہے یہاں تک کہ وسوسہ ڈالتا ہے نمازی کے دل میں اور کہتا ہے اس سے خیال کر فلاں چیز کا خیال کر جس کا خیال نمازی کو اول بھی نہ تھا یہاں تک کہ رہ جاتا ہے نمازی اور خبر نہیں ہوتی اس کو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ قَالَ سَاعَتَانِ تُفْتَحُ لَهُمَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَیْهِ دَعْوَتُهٗ حَضْرَةُ النِّدَآءِ لِلصَّلٰوةِ وَالصَّفُّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: سہل بن سعد سے روایت ہے کہا انہوں نے دو وقت کھل جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور کم ہوتا ہے ایسا دعا کرنیوالا کہ نہ قبول ہو دعا اس کی ایک جس وقت اذان ہو نماز کی دوسری جس وقت صف باندھی جائے جہاد کے لئے۔

ف: طبرانی اور حاکم اور دیلمی نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ساعتیں ایسی ہیں کہ نہیں دعا کرتا ان میں کوئی مسلمان مگر قبول کرتا ہے خداوند تعالیٰ دعا اس کی جب تک نہ دعا کرے ناتا توڑنے کی یا گناہ کی ایک جس وقت موذن اذان دیتا ہے نماز کی یہاں تک کہ فارغ ہو دوسرے جس وقت مسلمانوں اور کافروں کی صفیں جہاد میں مل جاتی ہیں یہاں تک کہ فیصلہ کرے ان کا اور جس وقت پانی اترتا ہے آسمان سے یہاں تک کہ تھم جائے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کیا جائز ہے جمعہ کی اذان قبل وقت کے بولے نہیں جب تک کہ آفتاب ڈھل نہ جائے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہے اور امام احمد کے نزدیک نماز جمعہ کی اذان قبل زوال کے درست ہے (زرقانی) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے دو مسئلوں سے پہلا یہ کہ اذان اور اقامت

www.sirat-e-mustaqeem.com

دو دو بار کہی جائے **ف** یعنے کلمات اذان اور اقامت کے مثلاً اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح یہ سب دو دو بار کہے جائیں یا ایک ایک بار **ص** دوسرا مسئلہ یہ لوگ کب کھڑے ہوں نماز کے لئے جب تکبیر کہی جائے تو امام مالک نے کہا کہ اذان اور اقامت میں مجھے کوئی حدیث نہیں پہنچی مگر میں نے اپنے شہر کے لوگوں کو جس طرح پایا وہی جانتا ہوں **ف** یعنی اذان کے کلمات دو دو بار کہے جائیں اس لئے کہ بخاری نے روایت کیا کہ بلال کو حکم ہوا دو دو بار کہنے کا اذان میں اور ایک ایک بار کہنے کا اقامت میں اور ابو داؤد طیالسی اور ابو داؤد سجستانی اور نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دو دو بار کہی جائے مگر اخیر کا لا الہ الا اللہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ سب کے نزدیک ایک بار کہنا چاہیئے۔ (زرقانی) **ص** اور اقامت ایک بار کہی جائے **ف** اس طرح پر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور بعضوں کے نزدیک قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ کہیں کیونکہ بخاری کی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کا استثنا مذکور ہے۔ زرقانی نے کہا کہ یہ استثنا حدیث میں داخل نہیں ہے بلکہ ایوب کا قول ہے **ص** اور اسی طریقے پر ہمارے شہر کے لوگ ہیں اور لیکن اٹھنا لوگوں کا وقت تکبیر کے تو میں نے اس کی کوئی حد نہیں سنی جو مقرر کی جائے مگر میں اس کو لوگوں کی طاقت اور قوت کے لحاظ سے رکھتا ہوں **ف** یعنے جو شخص طاقت دار ہے وہ تکبیر شروع ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہو اور جو شخص کمزور ہو وہ جب تکبیر ختم ہو اٹھے اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ اگر امام مقتدیوں کے ساتھ مسجد میں ہو تو مقتدی لوگ نہ اٹھیں جب تک تکبیر سے فراغت نہ ہو اور جو مسجد میں نہ ہو تو جب تک امام نہ آ لے تب تک نہ اٹھیں۔ ابن المنذر نے انس سے روایت کیا کہ وہ اٹھتے تھے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا اور سعید بن منصور نے اس کو عبد اللہ کے اصحاب سے روایت کیا اور سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو مقتدیوں پر کھڑا ہو جانا واجب ہوتا ہے اور جب حی علی الصلوٰۃ کہے صفیں برابر کی جائیں اور جب لا الہ الا اللہ کہے امام تکبیر کہے اور ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ جب حی علی الصلوٰۃ ہو تو اٹھیں اور جب قد قامت الصلوٰۃ ہو تو امام تکبیر کہے۔ مترجم کہتا ہے کہ صحیح میرے نزدیک یہی ہے کہ تکبیر شروع ہوتے ہی اٹھیں۔ کیونکہ عبد الرزاق نے ابن شہاب سے روایت کیا کہ تھے صحابہ جب مؤذن اللہ اکبر کہتا تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جب تک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے صفیں برابر ہو جاتیں اور بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ تکبیر ہوئی پس برابر کیں لوگوں نے صفیں پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تکبیر ہوئی پھر کھڑے ہوئے ہم اور برابر کیا صفوں کو قبل اس بات کے کہ نکلیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **م** امام مالک باوجود اس بات کے کہ محدثین کے نزدیک بڑے واقف اور کامل ہیں علم حدیث میں اور امام ہیں اہل مدینہ کے مگر ان کو اس مضمون میں کوئی حدیث نہیں پہنچی تھی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثیں پہنچنا ضرور نہیں ہے اور نہ بات عقل میں آتی ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کو بھی ساری حدیثیں پہنچی ہوں علی الخصوص امام اعظمؒ اور امام مالک کو ان دونوں کا زمانہ بہت اول تھا اور اس وقت تک حدیث کی کتابیں جمع نہیں ہوئی تھیں جا بجا صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملکوں ملکوں پھیل کر انتقال کر چکے تھے ایک ایک حدیث سننے کے واسطے لوگ صدہا کوس سے سفر کرتے تھے برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابیں حدیث کی مدون ہو گئیں اب حدیثوں کا ملنا آسان ہو گیا اسی وجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کے بہت سے مسائل ایسے ہیں جن میں انہوں نے قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس ان کا مطابق حدیث صحیح کے نکلے تو قبول کیا جائے ورنہ حدیث صحیح کا اتباع ضروری ہے پابندی ان کے قیاس کی لازم نہیں ہے اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کریں کہ جماعت سے ادا کریں فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہے یا اذان بھی دینا ضروری ہے تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہے اور اذان واجب ہے اُن مسجدوں میں جہاں جماعت سے نماز ہوا کرتی ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ بعد اذان کے مؤذن سلام کرے امیر کو اور بلائے اُس کو نماز کے لئے اور کون وہ شخص ہے جس پر اول سلام کیا مؤذن نے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مجھے یہ خبر نہیں پہنچی کہ اول زمانہ میں مؤذن سلام کرتا ہو امیر کو **ف** یعنی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین میں یہ دستور نہ تھا بلکہ مؤذن اذان کہہ دیتا تھا پھر اگر امام کسی کام میں ہوتا تو مؤذن اُس کو آکر خبر کر دیتا کہ لوگ جمع ہیں اب جو یہ تکلفات نکلے ہیں کہ مؤذن امیر اور حاکم کے دروازے پر آکر کہتا ہے السلام علیکم ایہا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمک اللہ یہ سب تکبر اور غرور کی باتیں ہیں اور نماز عاجزی اور غرور توڑنے کے لئے تھی۔ کیونکہ مؤذن جب اذان کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف سے حی علی الصلوٰۃ کہہ کر نماز کو بلاتا ہے پھر امیر اور فقیر سب غلام ہیں پروردگار جل شانہ کے فوراً بندگی کرنے کو جانا چاہیئے ابو محذورہ نے بعد اذان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمرؓ خفا ہوئے کیونکہ یہ کام نیا نکالا گیا دین میں اس کی اصل زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھی۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج معاویہؓ نے پھیلایا اور مؤذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کے ان کو اس طرح پر آکر خبر دیا کرے السلام علیٰ امیر المؤمنین الصلوٰۃ یرحمک اللہ اور بعضوں نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب عمر مکہ میں آئے تو ابو محذورہ اذان کہہ کر اُن کے بلانے کو آئے اور کہا الصلوٰۃ یا امیر المومنین حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمرؓ نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہے کیا اذان کا بلانا کافی نہ تھا اور ہم نہ آتے پھر کاہے کو بلانے کو آیا۔ الحاصل تحقیق اس باب میں یہی ہے کہ یہ فعل نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا نہ خلفائے راشدین کے زمانے میں بلکہ ان کے بعد امراء اور حکام نے اس کو رواج دیا۔ پس اولیٰ یہی ہے کہ ترک کیا جائے اور اختیار کیا جائے طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا کیونکہ اس میں بہتری ہے دنیا اور دین کی اور واقدی نے جو نقل کیا ہے کہ بلالؓ بعد اذان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آکر کہتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ پھر ابوبکر کے زمانے میں کہتے تھے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوٰۃ یا خلیفہ رسول اللہ قابل اعتماد کے نہیں ہے کیونکہ واقدی متروک ہے محدثین کے نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اُس کی مخالف ہو روایات معتبرہ کے (زرقانی باختصار) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک مؤذن نے انتظار کیا لوگوں کا لیکن کوئی نہ آیا آخر اس نے اکیلے تکبیر کہہ کر نماز پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ چکا تو لوگ آئے اب مؤذن پھر اُن لوگوں کیساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مؤذن پھر نہ پڑھے اور جو لوگ آئے ہیں وہ اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیں۔

ف یہ جب ہے کہ وہی مؤذن امام بھی ہو مسجد کا تو اگر امام نہ ہو تو لوگوں کو درست ہے کہ جماعت سے پڑھ لیں اور مؤذن بھی اگر چاہے پھر اُن کے ساتھ پڑھ لے یہ مذہب امام مالک کا ہے کہ جس مسجد میں امام مقرر ہو وہاں دو جماعتیں ایک نماز کی نہ کی جائیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کا مذہب اس کے خلاف ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد میں کچھ قباحت نہیں رکھتا اور نہ اللہ نے اس سے منع کیا نہ اُس کے رسول نے اور دلیل جواز کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑھ چکے تھے پھر ایک شخص آیا اور اس نے اکیلے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے تصدق کرتا ہے اس پر تو نماز پڑھے ساتھ اُس کے سو ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

شخص کھڑا ہوا اور وہ نماز پڑھ چکا تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نماز پڑھی اُس نے ساتھ اُس شخص کے (زرقانی) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک مؤذن نے اذان دی پھر نفل پڑھنے لگا اب لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ جماعت کھڑی کریں دوسرے شخص کی تکبیر سے تو جواب دیا امام مالک نے کہ اس میں کچھ قباحت نہیں ہے خواہ موذن تکبیر کہے یا اور کوئی شخص کہے دونوں برابر ہیں ف اور یہی قول ابوحنیفہ ہے اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے اور دلائل ہر ایک کے موجود ہیں کتب احادیث میں کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ صبح کی اذان تو قدیم سے قبل وقت کے ہوتی چلی آئی ہے لیکن اور نمازوں کی اذان بعد وقت کے چاہیئے ف جمہور علماء اور ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان صبح صادق سے اول درست بہ دلیل حدیث ابن عمر کے جو آگے آتی اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی قبل وقت کے نہ دی جائے (۸) کہا امام مالک نے اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَآئِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ۔ ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر کے پاس مؤذن آیا نماز صبح کی خبر کرنے کو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اس نے الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یعنے نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنوں کے تو حکم کیا حضرت عمرؓ نے مؤذن کو کہ کہا کرے اس کلمے کو صبح کی اذان میں ف اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے مسنداً روایت کیا ہے کہ عمر نے مؤذن سے کہا جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کی اذان میں تو کہہ بعد اس کے الصلوٰۃ خیر من النوم دو بار یہ جو حضرت عمر نے موذن سے کہا کہ اس کلمے کو صبح کی اذان میں کہا کر اس سے غرض یہ ہے کہ اذان کے باہر اس کلمے کے کہنے کا موقع نہیں ہے اور مکروہ رکھا حضرت عمر نے بعد اذان کے پھر اعلام کرنے کو جیسے کہ اُمرا اور حکام نے نکالا ہے چنانچہ ابھی اس کا ذکر گزرا اور یہ کلمہ نکالا ہوا حضرت عمر کا نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی نماز فجر میں یہ کلمہ کہا جاتا تھا چنانچہ ابن ماجہ نے روایت کیا بلالؓ سے کہ وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کرنے کے لئے واسطے نماز صبح کے تو لوگوں نے کہا کہ آپ سوتے ہیں تو بلالؓ نے کہا کہ الصلوٰۃ خیر من النوم بعد اس کے یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر میں اور ایسا ہی حکم باقی رہا اور ابو محذورہ سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا تو میں نے اذان دی فجر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے روز تو جب پہنچا میں حی علی الفلاح پر فرمایا آپ نے ملا دے اس میں الصلوٰۃ خیر من النوم۔

۹۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرِ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ اِلَّا النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ ۞

ترجمہ: مالک بن ابی عامر اصبحی جو دادا ہیں امام مالک کے کہتے ہیں کہ میں نہیں دیکھتا کسی چیز کو کہ باقی ہو اس طور پر جس پر پایا میں نے صحابہؓ کو مگر اذان کو۔

ف: یعنی سوائے اذان کے اور تمام عبادات میں لوگوں نے تغیر اور تبدل کر لیا ہے اور وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تھے سبحان اللہ جب تابعین کے زمانے میں اس قدر دین میں انقلاب ہوا تھا کہ سوائے اذان کے سب عبادتیں لوگوں نے بدل ڈالی تھیں تو اس زمانہ پُر آشوب اور فتنوں کا کیا کہنا۔ اب بھی جو شخص طالب حق ہے اور خدا و رسول خدا کی اطاعت کا شائق اور شریعت کا عاشق ہے اُس کو کچھ مشکل نہیں ہے۔ زمانے کے فسادات اور علماء کے اختلافات سے قطع نظر کر کے کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کو اپنا دستور العمل بنا دے تب اچھے طور سے ایمان اور یقین کی حلاوت پائے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ افسوس

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے کہ اس زمانۂ اخیر میں اذان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نہ رہی۔ بعض لوگوں نے اذان کے کلمات میں بھی کمی بیشی کی کسی نے اول و آخر میں اذان کی نئی نئی دعائیں تراش لیں کسی نے ترجیع کسی نے تذکیر نکالی کسی نے انگلیوں کا چومنا انگوٹھے آنکھوں سے لگانا ضروری جان کر اذان کے جواب کو جو سنت تھا چھوڑ دیا کسی نے راگ کی طرح اذان میں گانا شروع کیا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ زرقانی نے کہا کہ اس اثر سے حجت پکڑی ہے اُن لوگوں نے جو کہتے ہیں اہل مدینہ کا قول و فعل کچھ شرعًا حجت نہیں ہے بلکہ حجت وہی ہے جو بہ اسانید صحیحہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے خلفائے راشدین سے منقول ہے مترجم کہتا ہے کہ بہت سے اکابر علما نے تصریح کر دی اس بات کی کہ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے لوگوں کا قول و فعل کچھ سند نہیں ہے کیونکہ دونوں مقاموں میں بدعات کا رواج بہت ہو گیا ہے بلکہ سند کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہے اللہ جل شانہٗ اپنے فضل و کرم سے کتاب اللہ اور حدیث نبوی پر عمل کرنے کی توفیق دے اور گمراہی سے بچائے۔

۱۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِیْعِ فَاَسْرَعَ الْمَشْیَ اِلَی الْمَسْجِدِ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے تکبیر سنی اور وہ بقیع میں تھے تو جلدی جلدی چلے مسجد کو۔

ف: زرقانی نے کہا کہ مراد جلدی چلنے سے یہ ہے کہ معمولی چال سے ذرا تیز چلے نہ یہ کہ دوڑے کیونکہ حدیث مرفوع اوپر گزری کہ مت آؤ نماز کو دوڑے ہوئے۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ واجب ہے نماز کو چلے تو آہستہ چلے اطمینان سے خواہ نماز کے ملنے کی اُمید ہو یا نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہے اور وہی حجت ہے جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور محمد بن زید نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا کہ جب وہ نماز کو جاتے تو اتنا آہستہ جاتے کہ اگر چیونٹی اُن کے ساتھ چلے تو پیچھے نہ رہ جائے واللہ اعلم

۲۔ بَابُ النِّدَآءِ فِی السَّفَرِ وَعَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ (سفر میں اور بے وضو اذان کہنے کا بیان)

۱۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَیْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ؛ اخرجہ البخاری ومسلم

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اذان دی رات کو جس میں سردی اور ہوا بہت تھی پھر کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ڈیروں میں پھر کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو جب رات ٹھنڈی ہوتی تھی پانی برستا تھا یہ کہ پکارے نماز پڑھ لو اپنے ڈیروں میں۔

ف: صحیح ابوعوانہ میں ہے کہ رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یا ہوا چلتی تھی معلوم ہوا کہ ان تینوں امروں میں سے اگر ایک امر بھی ہو تو جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے۔

۱۲۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا یَزِیْدُ عَلَی الْاِقَامَةِ فِی السَّفَرِ اِلَّا فِی الصُّبْحِ فَاِنَّهٗ كَانَ یُنَادِیْ فِیْهَا وَیُقِیْمُ وَكَانَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَذَانُ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سفر میں صرف تکبیر کہتے تھے مگر نماز فجر میں اذان بھی کہتے تھے اور عبداللہ بن عمر یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اذان اس امام کے لئے ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِلْاِمَامِ الَّذِیْ یَجْتَمِعُ النَّاسُ اِلَیْهِ ۔ جس کے پاس لوگ جمع ہوں۔

ف: یہی مذہب ہے مالک کا اور ائمہ ثلاثہ اس کے خلاف ہیں۔

۱۲ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ لَهٗ اِذَا کُنْتَ فِیْ سَفَرٍ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَذِّنَ وَتُقِیْمَ فَعَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ فَاَقِمْ وَلَا تُؤَذِّنْ ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے اُن کے باپ نے کہا کہ جب تو سفر میں ہو تو تجھے اختیار ہے چاہے اذان یا اقامت دونوں کہہ یا فقط اقامت کہہ اور اذان نہ دے۔

کہا یحییٰ نے میں نے سُنا مالک سے وہ کہتے تھے سوار ہو کر اذان دینے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔

۱۳ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی بِاَرْضٍ فَلَاةٍ صَلّٰی عَنْ یَمِیْنِهٖ مَلَکٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَکٌ فَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلّٰی وَرَآءَهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا جو شخص نماز پڑھتا ہے چٹیل میدان میں تو داہنی طرف اُس کے ایک فرشتہ اور بائیں طرف اُس کے ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اگر اُس نے اذان دے کر تکبیر کہہ کر نماز پڑھی تو اُس کے پیچھے بہت فرشتے نماز پڑھتے ہیں مثل پہاڑوں کے۔

ف: اِس مضمون کو نسائی نے سلمان فارسی سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے موقوفاً روایت کیا ہے بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے اکیلے نماز جنگل میں پڑھی پھر قسم کھائی اِس بات کی کہ میں نے جماعت سے نماز پڑھی تو وہ اپنی قسم میں سچا ہوگا اس لئے کہ فرشتوں کی جماعت سے اس نے نماز پڑھی۔

۳- بَابُ قَدْرِ السُّحُوْرِ مِنَ النِّدَآءِ (اذان کا سحری کے وقت ہونا)

۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُّنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رات رہے سے اذان دے دیتے ہیں تو کھایا پیا کرو جب تک اذان دے عبداللہ بیٹا اُم مکتوم کا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُّنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال اذان دیتا ہے رات کو تو تم کھایا پیا کرو جب تک اذان نہ دے بیٹا اُم مکتوم کا کہا ابن شہاب نے یا سالم نے یا عبداللہ بن عمر نے کہ تھا بیٹا اُم مکتوم کا اندھا اذان نہ دیتا تھا جب تک لوگ اُس سے نہ کہتے تھے صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔

ف: اس حدیث سے اندھے کی اذان کا درست ہونا اور دو اذانوں کا درست ہونا معلوم ہوا لیکن ایک کے بعد ایک ہو ساتھ ہی دو اذانوں کا ہونا بعضوں نے مکروہ رکھا ہے۔

۴- بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ (نماز کے شروع کرنے کا بیان)

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ اَیْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ ۔

علیہ وسلم جب شروع کرتے تھے نماز کو اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈھوں کے اور جب سر اٹھاتے تھے رکوع سے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھاتے نہ سجدے کو جاتے وقت ۔

ف : ابن وہب اور ابن قاسم اور ابن مہدی اور محمد بن الحسن اور عبد اللہ بن یوسف اور ابن نافع وغیرہم نے اپنے اپنے موطا میں امام مالک سے روایت کیا وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ اَیْضًا یعنے جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور یحیٰی بن یحیٰی کی روایت میں اِذَا رَکَعَ کا لفظ چھوٹ گیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ روایت اور لوگوں کی ٹھیک ہے اور ابن شہاب سے اور لوگ بھی سوا مالک کے اسی طرح روایت کرتے ہیں اختلاف کیا علماء نے ہاتھ میں وقت رکوع کے اور وقت سر اٹھانے کے رکوع سے تو جمہور علماء مثل شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحٰق اور طبری اور جماعت اہلحدیث کے نزدیک دونوں وقت ہاتھ اٹھانا چاہئے اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور ابو حنیفہ نے اس کے خلاف کہا ہے امام بخاری نے کتاب رفع الیدین میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ جب کسی کو دیکھتے ہاتھ نہیں اٹھاتا وقت رکوع کے اور وقت سر اٹھانے کے رکوع سے مارتے ہیں اس کو کنکروں سے اور بخاری نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے دو رکعت پڑھ کے کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ابو داؤد نے حضرت علی اور ابو حمید ساعدی سے ایسا ہی روایت کیا اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے تو اب چار مقام پر ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں ثابت ہوا ایک شروع نماز کے وقت دوسرے جب رکوع کو جھکے تیسرے جب رکوع سے کھڑا ہو چوتھے جب پہلا تشہد پڑھ کر کھڑا ہو ۔ امام بخاری نے کتاب رفع الیدین میں کہا کہ رفع الیدین کی حدیث کو سترہ صحابیوں نے روایت کیا اور حاکم اور ابن مندہ نے عشرہ مبشرہ کو رفع کے رواۃ میں ذکر کیا اور بعض محدثین نے تلاش کیا رفع کی روایتوں کو تو پچاس صحابہ کی روایت سے پایا اور سوا ابن مسعود اور اصحاب ابن مسعود کے کسی سے بہ سند صحیح ترک اس کا ثابت نہیں واللہ اعلم (زرقانی)

۱۶ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ نَزَلْ تِلْکَ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ ۔

ترجمہ: امام زین العابدین سے جن کا اسم مبارک علی ہے اور وہ بیٹے ہیں حضرت امام حسین بن ابی طالب کے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے اور جب اٹھتے اور ہمیشہ رہے اسی طور سے نماز ان کی یہاں تک کہ مل گئے اللہ جل جلالہ سے ۔

ف : سوا ایک جگہ کے جب سر اٹھاتے رکوع سے تو فرماتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ جیسا اوپر گذرا (زرقانی)

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے ہاتھوں کو نماز میں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: شعبہ کی روایت میں ہے اُٹھانے تھے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے تھے شروع نماز میں اور جب سر اُٹھاتے تھے رکوع سے۔ (زرقانی)

۱۷۔ **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یُصَلِّیْ لَھُمْ فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ امام ہوتے تھے اُن کے تو تکبیر کہتے تھے جب جھکتے اور جب اُٹھتے اور پھر جب فارغ ہوئے تو کہا قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں تم سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۔ **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے اور اُٹھتے۔

۱۹۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا دُوْنَ ذٰلِکَ۔ (اخرجہ ابوداؤد)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب شروع کرتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈھوں کے اور جب سر اُٹھاتے رکوع سے اُٹھاتے دونوں ہاتھ ذرا کم اس سے۔

ف: یعنے مونڈھوں سے ذرا کچھ نیچے رہتے اس حدیث کو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور دُوْنَ ذٰلِکَ کا لفظ سوا مالک کے اور کسی نے روایت نہیں کیا بلکہ ابن جریج نے نافع سے پوچھا کہ کیا پہلی بار میں ابن عمر زیادہ بلند کرتے تھے ہاتھ بہ نسبت بعد کے کہا نہیں۔ (زرقانی)

۲۰۔ **عَنْ** اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ کَانَ یُعَلِّمُھُمُ التَّکْبِیْرَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ فَکَانَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُکَبِّرَ کُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا۔

ترجمہ: وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری سکھاتے تھے اُن کو تکبیر نماز میں تو حکم کرتے تھے کہ تکبیر کہیں ہم جب جھکیں ہم اور اٹھیں ہم۔

۲۱۔ **عَنِ** ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَدْرَکَ الرَّجُلُ الرَّکْعَۃَ فَکَبَّرَ تَکْبِیْرَۃً وَاحِدَۃً اَجْزَاَتْ عَنْہُ تِلْکَ التَّکْبِیْرَۃُ۔

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے جب پالیا کسی شخص نے رکوع اور تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہوجائے گی تکبیر تحریمہ سے۔

ف: اگرچہ نیت نہ کرے تکبیر تحریمہ کی یہ مذہب ابن شہاب کا ہے اور یحییٰ نے کہا کہ مالک نے کہا ہمارے نزدیک جب کافی ہوگی کہ اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرلے۔ (زرقانی) کہا یحییٰ نے پوچھے گئے مالک اُس شخص سے جو امام کے ساتھ شریک ہوا نماز میں اور بھول گیا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کو یہاں تک کہ ایک رکعت پڑھ لی پھر یاد کیا کہ اُس نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی تھی نہ رکوع کے وقت تکبیر کہی تھی بلکہ دوسری رکعت میں تکبیر کہی تو جواب دیا امام مالک نے کہ پھر سرے سے نماز پڑھنا بہتر ہے اور جو امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا لیکن رکوع کے وقت تکبیر تحریمہ کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہوجائے گی تکبیر تحریمہ سے جبکہ نیت کی ہو اس نے اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ جو شخص نماز پڑھے اکیلا اور بھول جائے تکبیر تحریمہ تو پھر سرے سے نماز پڑھے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ امام اگر بھول جائے تکبیر تحریمہ اور فارغ ہوجائے نماز سے تو پھر پڑھے اور جن لوگوں نے اُس کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ بھی نماز لوٹا دیں اگرچہ اُن لوگوں نے تکبیر تحریمہ کہی ہو۔ تکبیر تحریمہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک رکن ہے نماز ہے لیکن رکوع کی تکبیر اس سے کافی ہوجاتی ہے اُس شخص کے لئے جو امام کے ساتھ آکر شریک ہو بعض علماء

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
مُزدلفہ میں نماز کا بیان	۳۱۶
منیٰ کی نماز کا بیان	۳۱۷
مکہ اور منیٰ میں مقیم کی نماز کا بیان	۳۱۸
ایامِ تشریق کی تکبیروں کا بیان	۳۱۸
معرس اور محصب کی نماز کا بیان	۳۱۹
منیٰ کے دنوں میں مکہ میں رات گزارنے کا بیان	۳۱۹
کنکریاں مارنے (رمی جمار) کا بیان	۳۲۰
رمی جمار میں رخصت کا بیان	۳۲۱
طواف زیارت کا بیان	۳۲۲
حائضہ کے مکہ میں جانے کا بیان	۳۲۳
حائضہ کے طواف زیارت کا بیان	۳۲۴
محرم اگر پرندہ یا چرندہ مارے تو اس کی کیا جزا ہے	۳۲۵
محرم اگر ٹڈی مارے تو اس کی کیا جزا ہے	۳۲۷
جس نے نحر سے پہلے حلق کیا اس کے فدیہ کا بیان	۳۲۷
جو شخص کوئی رکن بھول جائے تو کیا کرے	۳۲۸
فدیہ کے مختلف مسائل	۳۲۹
حج کے مختلف مسائل	۳۲۹
عورت اپنے محرم کی ہمراہی کے بغیر حج نہ کرے	۳۳۳
متمتع کے روزے کا بیان	۳۳۴
کتاب الجہاد	
جہاد کی ترغیب	۳۳۴
دشمن کے ملک میں قرآن لے جانے کی ممانعت	۳۳۶
بچوں اور عورتوں کو لڑائی میں قتل کرنے کی ممانعت	۳۳۷
اقرار پورا کرنے کا بیان	۳۳۸
جہاد کے لئے مدد کرنے کا بیان	۳۳۹
غنیمت کے مختلف مسائل	۳۳۹
کس مال میں خمس واجب نہیں ہے	۳۴۰
قبل تقسیم غنیمت سے کس چیز کا کھانا درست ہے	۳۴۰
غنیمت میں سے تقسیم سے قبل اگر کسی کی چیز اس کے مالک کو دے دی جائے تو جائز ہے	۳۴۱
انعام (ہتھیاروں کو نفل میں دینے کا بیان	۳۴۲
انعام خمس میں سے دینا چاہئے	۳۴۳
گھوڑے کے حصے کا بیان	۳۴۳
مال غنیمت کی چوری پر وعید	۳۴۴
شہادت کا بیان	۳۴۶
شہید کے غسل کا بیان	۳۴۹
جہاد کی فضیلت کونسی بات اللہ کے راستے میں بڑی ہے؟	۳۴۹ ۳۵۰
گھوڑ دوڑ کا بیان	۳۵۲
ذمیوں میں سے جو مسلمان ہو جائے اس کی زمین کا حال	۳۵۴
دو یا تین کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا بیان	۳۵۵
کتاب النذور والایمان	
نذور (منتوں) کا بیان	۳۵۶
جس نے بیت اللہ تک پیدل سفر کرنے کی نذر مانی ہے وہ کیا کرے	۳۵۶
بیت اللہ تک پیدل سفر کرنے کا حال	۳۵۷
لغو قسم کھانے کا بیان	۳۵۸
جن قسموں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا	۳۶۰
جن قسموں میں کفارہ واجب ہے	۳۶۰
قسم کے کفارہ کا بیان	۳۶۱
قسم سے متعلق مختلف احادیث کا بیان	۳۶۱
کتاب الذبائح	
ذبیحوں کا بیان	۳۶۳
ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان	۳۶۳
ضروری ذکاۃ کا بیان	۳۶۴
جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے اس کا بیان	۳۶۵
پیٹ کے بچے کے ذبح کا بیان	۳۶۵
کتاب الصید	
شکار کا بیان	۳۶۶
جو جانور لکڑی یا پتھر سے مارا جائے وہ نہ کھانا چاہئے	۳۶۶
سدھائے ہوئے جانوروں کے شکار کا بیان	۳۶۷
دریا کے شکار کا بیان	۳۶۸
ہر دانت والا درندہ حرام ہے	۳۶۹
کن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے	۳۶۹
مُردار کی کھالوں کا بیان	۳۶۹
بے قرار (لاچار) کو مُردار کھانا جائز ہے	۳۷۰
کتاب العقیقہ	
عقیقہ کا بیان	۳۷۰
عقیقہ کی ترکیب	۳۷۱
کتاب الضحایا	
کن جانوروں کی قربانی منع ہے	۳۷۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے نزدیک اور بعض کے نزدیک جب کافی ہوتی ہے کہ نیت کرے تکبیر تحریمہ کی۔ (زرقانی)

۵- بَابُ الْقِرَآءَةِ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ (مغرب اور عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان)

۲۲- عَنْ: جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالطُّوْرِ فِي الْمَغْرِبِ۔

ترجمہ: جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سورۂ طور کو مغرب کی نماز میں۔

۲۳- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ لَهٗ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

ترجمہ: ام فضل نے عبداللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عُرفًا پڑھتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے یاد دلا دیا تو نے یہ سورۃ پڑھ کر اخیر جو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سورۃ کو پڑھا تھا آپ نے مغرب میں۔

۲۴- عَنْ: اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ وَرَآءَهٗ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّالِثَةِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنَّ ثِيَابِيْ لَتَكَادُ اَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهٗ فَسَمِعْتُهٗ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِهٰذِهِ الْاٰيَةِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

ترجمہ: ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ میں آیا مدینہ میں جب ابوبکرؓ خلیفہ تھے تو پڑھی میں نے پیچھے اُن کے مغرب کی نماز تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ مفصل کی چھوٹی سورتوں میں سے پڑھی پھر جب تیسری رکعت کے واسطے کھڑے ہوئے تو میں نزدیک ہو گیا اُن کے یہاں تک کہ میرے کپڑے قریب تھے کہ چھو جائیں اُن کے کپڑوں سے تو سنا میں نے پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ اور اس آیت کو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

ف: مفصل کی سورتیں کس سورۃ سے شروع ہیں اس میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں سورۂ والصّافات سے بعض کہتے ہیں سورۂ جاثیہ سے بعض کہتے ہیں سورۂ فتح سے بعض کہتے ہیں سورۂ حجرات سے بعض کہتے ہیں سورۂ قاف سے بعض کہتے ہیں سورۂ صف سے بعض کہتے ہیں سورۂ تبارک سے بعض کہتے ہیں سورۂ اعلیٰ سے بعض کہتے ہیں سورۂ والضحیٰ سے اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک راجح یہی ہے کہ سورۂ حجرات سے شروع ہے۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ پہلی رکعتوں میں بھی سورۂ فاتحہ کے قرأت قرآن درست ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک اخیر کی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پر قناعت کرنا چاہئے کیونکہ روایت کیا بخاری مسلم نے ابوقتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورۃ پڑھی اور پچھلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھی اور بعضوں نے کہا اس آیت کو حضرت ابوبکرؓ نے بطور قنوت کے پڑھا اور ایک جماعت علمائے نے جائز رکھا قنوت کو ہر نماز میں۔ (زرقانی و محلی)

۲۵- عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا صَلّٰى

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب اکیلے نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَحْدَهٗ يَقْرَأُ فِي الْاَرْبَعِ جَمِيْعًا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ اَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلٰثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ وَيَقْرَءُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةً سُوْرَةً ۔

پڑھتے تھے تو چاروں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھتے تھے اور کبھی دو دو تین تین سورتیں ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے فرض کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے تھے۔

۲۶۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۔

ترجمہ: براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی تو پڑھی آپ نے اس میں والتین والزیتون۔

ف: پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور صحیحین میں ہے کہ آپ نے عشاء کی نماز میں اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور معاذ کو آپ نے فرمایا نماز عشاء کے لئے کیوں نہیں پڑھتا تو سورۂ بروج اور انشقاق کی مانند۔ (زرقانی) مع زیادۃ

۶۔ بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقِرَآءَةِ (کلام اللہ پڑھنے کا طریقہ)

۲۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ ۔

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت نے ریشمی کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کو رکوع میں پڑھنے سے۔

ف: ابو مصعب اور قعنبی اور معن کی روایت میں وَالْمُعَصْفَرِ زیادہ ہے یعنی منع کیا کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے یہ ممانعت مردوں کیلئے ہے نہ عورتوں کے لئے۔ (زرقانی)

۲۸۔ عَنْ: فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْبَيَاضِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَدْ عَلَتْ اَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَآءَةِ فَقَالَ اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ ۔

ترجمہ: فروہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے لوگوں کے پاس اور وہ نماز پڑھ رہے تھے آوازیں ان کی بلند تھیں کلام اللہ پڑھنے سے تو فرمایا آپ نے نمازی کانا پھوسی کرتا ہے اپنے پروردگار تو چاہیے کہ سمجھ کر کانا پھوسی کرے اور نہ پکارے ایک تم میں کا دوسرے پر قرآن پڑھنے میں۔

ف: کانا پھوسی سے یہ مراد ہے کہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہو کر بحضور قلب اور خشوع اور خضوع کے اس سے عرض معروض کرتا ہے اور سمجھ کر کانا پھوسی کرنے سے یہ غرض ہے کہ اچھے طور سے کلام اللہ پڑھے۔ اعراب اور مخارج صحیح ادا کرے۔ (زرقانی)

۲۹۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ وَرَآءَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ

ترجمہ: انس بن مالک نے کہا کہ نماز کو کھڑا ہوا میں پیچھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے جب نماز شروع کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوةَ ۔ تو کوئی اُن میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھتا۔

ف: یعنے پکار کر نہ پڑھنا یہی مذہب ہے اکثر علماءؒ کا اور یہی راجح ہے باعتبار قوت دلیل کے مگر آہستہ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ساتھ سورۂ فاتحہ اور ہر سورۃ کے پڑھنا ضرور ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھنے اور نہ پڑھنے اور آہستہ سے پڑھنے اور پکار کے پڑھنے سب بابوں میں احادیث بہت وارد ہیں اور دونوں امر ثابت ہیں اور صحیح ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۰۔ عَنْ: مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرِ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ قِرَآءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ دَارِ اَبِيْ جَهْمٍ بِالْبَلَاطِ ۔

ترجمہ: مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہ ہم سنتے تھے قرأۃ عمر بن الخطاب کی اور وہ ہوتے تھے نزدیک دار ابی جہم کے اور ہم ہوتے تھے بلاط میں۔

ف: بلاطؔ ایک مقام ہے مدینہ میں درمیان بازار اور مسجد کے، ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت عمر کی آواز بلند ہوتی تھی اس لئے بلاط کے لوگ قرأۃ سنتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نماز میں خوب پکار کر کلام اللہ پڑھنا درست ہے اور کراہت اُس شخص کے لئے ہے جو تنہا پڑھے اور اشہبؔ نے امام مالک سے روایت کیا کہ نفل نماز پڑھنے والا اگر اپنے گھر میں پکار کر کلام پڑھے تو کچھ حرج نہیں بلکہ یہ باعث ہے نشاط اور قوت کا۔ (زرقانی)

۳۱۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَهٗ شَيْءٌ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَآءَةِ اَنَّهٗ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَرَأَ لِنَفْسِهٖ فِيْمَا يَقْضِيْ وَجَهَرَ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب فوت ہو جاتی کچھ نماز ان کی ساتھ امام کے جس میں پکار کر قرأت کی تھی تو جب سلام پھیرتا اُٹھتے عبداللہ بن عمر اور پڑھتے جو رہ گئی تھی نماز پکار کر۔

۳۲۔ عَنْ: يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ اِلٰى جَانِبِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَيَغْمِزُنِيْ فَاَفْتَحُ عَلَيْهِ وَنَحْنُ نُصَلِّيْ ۔

ترجمہ: یزید بن رومان سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا نافع کے ایک جانب تو اشارہ کر دیتے تھے مجھ کو پس بتا دیتا تھا میں اُن کو جہاں وہ بھول جاتے تھے اور ہم نماز میں ہوتے تھے۔

ف: اس اثر سے معلوم ہوا کہ سوا اپنے امام کے اور کو بھی بتا دینا درست ہے اور اہل کوفہ نے اپنے امام کو بھی بتانا مکروہ رکھا ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک درست ہے کیونکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں کیا اس سے وہ ایک آیت میں متردد ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا ابی بن کعب نہ تھے یہ مطلب یہ تھا کہ اگر وہ ہوتے تو بتا دیتے۔ (زرقانی)

۷۔ بَابُ الْقِرَآءَةِ فِي الصُّبْحِ (صبح کی نماز میں قرأت کا بیان)

۳۳۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ۔

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے نماز پڑھائی صبح کی تو پڑھی اُس میں سورۂ بقر دو رکعتوں میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: پھر جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا آفتاب قریب تھا کہ نکل آئے۔ فرمایا ابوبکر نے کہ اگر نکلتا تو ہم کو غافل نہ پاتا۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز میں قرأت طول کرنا اولیٰ ہے اور وہ جو حدیث آئی ہے اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ، روشن کرو فجر کو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے اس سے یہی غرض ہے کہ نماز میں اتنی قرأت کرو کہ فجر روشن ہو جائے جیسا ابوبکر نے کیا کہ نماز تاریکی میں شروع کی اور لمبی سورۃ پڑھ کر فجر کو روشن کیا۔ (زرقانی)

۳۴ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا وَرَآءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَآءَةً بَطِيْئَةً قُلْتُ وَاللّٰهِ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَقَالَ اَجَلْ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے سنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہتے تھے نماز پڑھی ہم نے پیچھے عمر بن خطاب کے صبح کی تو پڑھی انہوں نے سورۂ یوسف اور سورۂ حج ٹھہر ٹھہر کر عروہ نے کہا قسم خدا کی پس اس وقت کھڑے ہوتے ہوں گے نماز کو جب نکلتی ہے صبح صادق کہا عبداللہ نے ہاں۔

ف: یعنی بہت سویرے صبح صادق نکلتے ہی کھڑے ہوں گے تب تو اتنی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے اور پھر جلدی جلدی نہیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

۳۵ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَآءَةِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نے کہا کہ میں نے سورۂ یوسف یاد کر لی حضرت عثمان کے پڑھنے سے آپ صبح کی نماز میں اس کو بہت پڑھا کرتے تھے۔

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اپنے مقتدیوں کا حال پہچان کر اور ان کی قوت اور حرص کو دیکھ کر اتنی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے اور مالک نے مستحب رکھا ہے طول قرأت کو صبح کی نماز میں خصوصاً جاڑے کے دنوں میں لیکن آجکل کے زمانے میں سو تخفیف لازم ہے۔ جماعت میں البتہ اگر اکیلے پڑھے تو جتنی چاہے لمبی سورت پڑھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو دھمکایا تھا لمبی سورت کے پڑھنے پر اور کہا تھا کیا تو فساد پیدا کرتا ہے کیوں نہیں پڑھتا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا۔

۳۶ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ الْاُوَلِ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سفر میں مفصل کے پہلی دس سورتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھا کرتے تھے۔

ف: بخاری میں ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۂ طور پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک ایک رکعت یا دونوں رکعتوں میں پڑھتے تھے اور مسلم میں ہے کہ صبح میں آپ نے سورۂ قاف پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ وَالصّٰفّٰت پڑھی اور حاکم نے روایت کیا کہ سورۂ واقعہ پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں اور یہ اختلاف بوجہ اختلاف احوال اور مواقع کے ہے واللہ اعلم (زرقانی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۔ بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اُمِّ الْقُرْاٰنِ (سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان)

۳۷۔ عَنْ: اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلٰی عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَادٰی اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَحِقَہٗ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی یَدِہٖ وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَعْلَمَ سُوْرَۃً مَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرٰۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُھَا قَالَ اُبَیٌّ فَجَعَلْتُ اُبْطِیُٔ فِی الْمَشْیِ رَجَآءَ ذٰلِکَ ثُمَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ وَعَدْتَنِیْ قَالَ کَیْفَ تَقْرَأُ اِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلٰوۃَ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃُ وَھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُ ؕ

ترجمہ: ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا ابی بن کعب کو اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو جب نماز سے فارغ ہوئے مل گئے آپ سے پس رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا ابی کے ہاتھ پر اور وہ نکلنا چاہتے تھے مسجد کے دروازے سے سو فرمایا آپ نے میں چاہتا ہوں کہ نہ نکلے تو مسجد کے دروازے سے یہاں تک کہ سیکھ لے ایک سورت ایسی کہ نہیں اتری توریت اور انجیل اور قرآن میں مثل اس کے کہا ابی نے پس ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگا میں اسی امید میں پھر کہا میں نے اے رسول اللہ وہ سورت جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا سکھائیے مجھ کو فرمایا آپ نے کیونکر پڑھتا ہے تو جب شروع کرتا ہے نماز کو کہا ابی نے تو میں پڑھنے لگا الحمد للہ رب العالمین یہاں تک کہ ختم کیا میں نے سورت کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہی سورت ہے اور یہ سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا۔

ف: سبع مثانی سورۂ فاتحہ کا نام ہے اس لئے کہ اس میں سات آیتیں ہیں پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور مثانی اس کو اسلئے کہتے ہیں کہ سورت دو بار اتری ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں یا اس لئے کہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے تو نماز میں مکرر ہوتی ہے یا اس لئے کہ اس میں ثنا اور تعریف ہے پروردگار کی یا اس لئے کہ مستثنیٰ ہوئی یہ سورت خاص خاص اس امت کے لئے یا اس لئے کہ اس کے ساتھ ایک سورت ملائی جاتی ہے اور قرآن عظیم بھی اس کا نام ہے کیونکہ یہ سورت اجمالاً تمام قرآن کے مضامین کو شامل ہے اوصاف الٰہی اور ثنائے پروردگار اور اعتراف عبودیت بندے کی جانب سے اور توحید اور دعا سب اس میں موجود ہے۔ یہ فرمودہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تفسیر ہے اس آیت کی وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ۔

۳۸۔ عَنْ: اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ ؕ

ترجمہ: ابی نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ انصاری سے کہتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز نہ پڑھی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھنا نماز میں فرض ہے خواہ اکیلے نماز پڑھے یا امام کے پیچھے نماز جہری ہو یا سری ہر حال میں پڑھنا اس کا ضرور ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ نماز جہری میں امام کے پیچھے نہ پڑھے اور سری میں پڑھ لے اور ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ امام کے پیچھے نہ پڑھے خواہ نماز جہری ہو یا سری، صابونی نے اپنے عقائد میں منجملہ شعار اہلحدیث لکھا ہے وَيُوجِبُونَ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ اور واجب کرتے ہیں پڑھنا فاتحہ کا امام کے پیچھے مگر یہ قول جابر بن عبداللہ کا موید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو۔

۹- بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ

(سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے امام کے سری نماز میں پڑھنے کا بیان)

۳۹- عَنْ: أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ نِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللهُ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللهُ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ۞

(اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے پڑھی نماز اور نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ تو نماز اس کی ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہر گز تمام نہیں ہے۔ ابوالسائب نے کہا اے ابوہریرہ کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو دبا دیا ابوہریرہ نے میرا بازو اور کہا پڑھ لے اپنے دل میں اے فارس کے رہنے والے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بٹ گئی نماز میرے اور میرے بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ آدھی میری اور آدھی اس کی اور جو بندہ میرا مانگے اس کو دوں گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو بندہ کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا، پروردگار کہتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے بندہ کہتا ہے بڑی رحمت کرنے والا مہربان، پروردگار کہتا ہے خوبی بیان کی میری میرے بندے نے، بندہ کہتا ہے مالک بدلے دن کا، پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے خاص تجھ کو پوجتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے (یعنی پروردگار کی عظمت ہے اور بندے کی طرف سے اقرار ہے بندگی کا) بندہ کہتا ہے دکھا ہم کو سیدھی راہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنا کرم کیا نہ دشمنوں کی اور گمراہوں کی تو یہ آیتیں بندہ کے لئے ہیں اور میرا بندہ جو مانگے سو دوں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف : اس حدیث سے نماز کی نہایت عظمت اور بزرگی ثابت ہوئی کیونکہ نماز ایسی عبادت ٹھہری جس میں پروردگار سے باتیں ہوتی ہیں پس بندے کو اس سے زیادہ اور کیا شرف اور فخر ہوگا کہ اُس کا مالک بلکہ سارے جہان کا مالک اس سے باتیں کرے اور اُس کی مُرادیں بر لانے کا وعدہ فرمائے ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کی جزو نہیں ہے ۔ اِس صورت میں اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر چھٹی آیت ختم ہوگی اور غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ساتویں آیت ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص نا تمام ہے اور ظاہر حدیث مطلق ہے اور شامل ہے منفرد اور مقتدی دونوں کو اس لئے ابوہریرہ نے ابوالسائب کے سوال کا یہ جواب دیا کہ جب تو امام کے پیچھے ہو چپکے چپکے دل میں پڑھ لیا کر، اب اختلاف ہے اس میں کہ امام کے ساتھ پڑھتا جائے یا امام جو بیچ میں سکتے کرتا ہے اُس میں پڑھتا جائے یا امام جب وَلَا الضَّالِّينَ پر سکتہ کرے اُس وقت پڑھ لے ۔ اس حدیث سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ مقتدی جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اور سِرّی میں پڑھے بلکہ یہ حدیث عام ہے دونوں صورتوں میں پڑھنا چاہئے ۔ پس امام نے جو سِرّی نماز میں پڑھنے کے لئے اس حدیث کو خاص کیا اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور ناقص اور تمام کہنے سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ نماز ہو جاتی ہے لیکن ناقص رہتی ہے کیونکہ ناقص کا تمام کرنا ضرور ہے ۔ اور ناقص اُسی شے کو کہیں گے جس کا کوئی جُز فوت ہو جائے ۔

۴۰۔ **عَنْ** : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ ۔

ترجمہ : عروہ بن الزبیر سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے امام کے پیچھے سِرّی نمازیں ۔

۴۱۔ **عَنْ** يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَّعَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ ۔

ترجمہ : نافع بن جبیر امام کے پیچھے سِرّی نمازیں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے ۔

کہا یحییٰ نے کہ مالک نے کہا کہ مجھے یہ اثر بہت پسند ہے اُن روایتوں میں جو میں نے اِس باب میں سُنیں ۔

۱۰۔ بَابُ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ

(سورۂ فاتحہ جہری نمازیں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا بیان)

۴۲۔ **عَنْ** : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جب کوئی پوچھتا کہ سورۂ فاتحہ پڑھی جائے امام کے پیچھے تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے امام کے پیچھے تو کافی ہے اُس کو قرأت امام کی اور جو اکیلے پڑھے تو پڑھ لے کہا نافع نے اور تھے عبداللہ بن عمر نہیں پڑھتے تھے پیچھے امام کے ۔

ف : یہ اثر بظاہر موید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو یعنی جب امام کے پیچھے ہو سِرّی نماز میں یا جہری نماز میں سورۂ فاتحہ نہ لیکن امام مالک نے اس کو نماز جہری سے خاص کیا ہے ۔

نے سُنا میں نے امام مالک سے کہتے تھے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ نماز جہری میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ پڑھے اور سرّی میں پڑھے۔

۴۴ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَآءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیَ مِنْكُمْ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَآءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّعَمَ فِیْمَا جَهَرَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمَ بِالْقِرَآءَةِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۞ (اخرجہ النسائی)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے ایک نماز جہری سے پھر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کلام اللہ پڑھا تھا ایک شخص بول اُٹھا کہ ہاں میں نے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب ہی میں کہتا تھا اپنے دل میں کیا ہوا ہے مجھ کو چھینا جاتا ہے مجھ سے کلام اللہ کہا ابن شہاب یا ابوہریرہ نے تب لوگوں نے موقوف کیا قرأت کو حضرت کے پیچھے نماز جہری میں جب سے یہ حدیث سُنی آپ سے۔

ف: اِس حدیث سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ ایسی آواز سے نہ پڑھے جس کے باعث سے امام کے پڑھنے میں خلل ہو اور ممانعت پڑھنے کی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ممانعت منظور ہوتی تو صاف فرمادیتے کہ امام کے پیچھے پڑھا ہی مت کرو نہ آہستہ نہ زور سے اور ابن شہاب یا ابوہریرہ کا کلام کہ لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا حضرت کے پیچھے نماز جہری میں یہ ایک حکایت ہے اُس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پکار کر پڑھنا چھوڑ دیا یا سورۂ فاتحہ سے زیادہ جو کچھ کلام اللہ پڑھتے تھے اُس کا پڑھنا چھوڑ دیا یا حضرت کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا بلکہ جب آپ سکتہ کرتے تو پڑھ لیتے۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ مِنَّا وَمِنَ الْكُلِّ۔

۱۱۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّامِیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ (امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان)

آمین کے معنی یہ ہیں کہ ہم کو امن سے رکھ اے پروردگار یا قبول کر ہماری دُعا کو

۴۵ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام کہے آمین تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین مل جائے گی ملائکہ کی آمین سے بخش دیے جائیں گے اگلے گناہ اُس کے کہا ابن شہاب نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے دارقطنی نے غرائب اور علل میں اس کو موصولاً ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے روایت کیا اور کہا کہ حفص متفرد ہوا ساتھ اس روایت کے اور وہ ضعیف ہے اور ابن السراج نے روایت کیا ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے تو آمین پکار کر کہتے اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے سورۂ فاتحہ سے بلند آواز سے آمین کہنے اور حمیدی نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے وَلَا الضَّآلِّیْنَ بلند آواز سے فرماتے آمین یہاں تک کہ صف اول کے لوگ سُنتے جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

نزدیک ہوتے آپ سے اور جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جہر آمین کا ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا تو رد کرتا ہے اس کو وہ جو روایت کیا ترمذی اور ابوداؤد اور ابن حبان نے وائل بن حجر سے کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پکار کر آمین کہی آپؐ نے اور وائل بن حجر اخیر میں اسلام لائے ہیں علاوہ اس کے یہ جو حدیث امام مالک نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آمین پکار کر کہنا چاہیئے ورنہ امام کا آمین کہنا مقتدیوں کو معلوم کیونکر ہوگا۔ (زرقانی وحلی)

۴۵۔ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا برابر ہو جائے گا ملائکہ کے کہنے کے بخش دئے جائیں گے اگلے گناہ اس کے۔

۴۶۔ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں پس اگر برابر ہو جائے ایک آمین دوسری آمین سے تو بخش دئے جاتے ہیں اگلے گناہ اس کے۔

۴۷۔ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ کیونکہ جس کا کہنا ملائکہ کے کہنے کے برابر ہو جائیگا اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

ف: بعض روایات میں رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ہے بعض میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بعض میں اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ہی ہے بعض میں اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ۔

۱۲۔ بَابُ الْعَمَلِ فِی الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ (نماز میں بیٹھنے کا بیان)

۴۸۔ **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِیْ وَقَالَ اصْنَعْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فَقُلْتُ وَکَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ کَفَّهُ

ترجمہ: علی بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ دیکھا مجھ کو عبداللہ بن عمر نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتا ہوا تو جب فارغ ہوا میں نماز سے منع کیا مجھ کو اور کہا کہ کیا کر جیسے کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کہا کیسے کرتے تھے کہا جب بیٹھتے تھے آپ نماز میں تو داہنی ہتھیلی کو داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمہ کی انگلی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ يَفْعَلُ ۔ (اخرجہ مسلم فی کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)

سے اشارہ کرتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے اور کہا کہ اس طرح کرتے تھے آپؐ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس وقت سے تشہد کے لئے بیٹھے اُسی وقت سے کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ کرے مُسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا آپ نے یہ دفع کرنے والا ہے شیطان کو نہ بھوسے گا کوئی تم میں سے جب تک اشارہ کرے گا اپنی اُنگلی سے اور بعض روایات میں حرکت دینا بھی اُنگلی کا منقول ہے لیکن ائمہ اربعہ سے جو اُٹھانا اُنگلی کا وقت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے اُن کی کتابوں میں مذکور ہے اس کی اصل کسی حدیث میں نہیں پائی باوجود یکہ میں نے تلاش کیا اس کی دلیل کو کتب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ میں مگر نہ پایا کوئی شاہد اس کے لئے اور حدیث سے جو اشارہ ثابت ہے وہ یہی ہے کہ ابتدائے قعدہ سے انگشت شہادت سے اشارہ کرتا رہے۔

۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِهٖ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ فِيْ اَرْبَعِ نَرَبَّعَ وَثَنٰى رِجْلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے پہلو میں نماز پڑھی ایک شخص نے تو جب وہ بیٹھا بعد چار رکعت کے چار زانو بیٹھا اور لپیٹ لئے دونوں پاؤں اپنے تو جب فارغ ہوئے عبداللہ بن عمر نماز سے عیب کہا اس بات کو تو اُس شخص نے جواب دیا آپ ایسا کرتے ہیں کہا میں تو بیمار ہوں۔

ف: اختلاف کیا علما نے کس طرح نماز میں بیٹھے شافعی نے کہا کہ پہلے قعدہ میں سیدھا پاؤں کھڑا کرے اور بائیں پر بیٹھے اور دوسرے قعدہ میں تورک کرے یعنی بائیں پاؤں کو ران کے نیچے سے نکال کر لٹا دے اور داہنے پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں ران سُرین سمیت زمین سے لگی رہے اور امام مالک نے کہا کہ دونوں قعدوں میں تورک کرے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ دونوں قعدوں میں سیدھا پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے اور سب صورتیں جائز ہیں اور خدا کا دین واسع ہے لیکن یہ اختلاف اس میں ہے کہ مستحب کون سی شکل ہے۔ (مصفی)

عَنِ: الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَرْجِعُ فِي السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا اَفْعَلُ هٰذَا مِنْ اَجْلِ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ ۔

ترجمہ: مغیرہ بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو کہ بیٹھے تھے درمیان دونوں سجدوں کے دونوں پاؤں کی اُنگلیوں پر اور پھر سجدہ میں چلے جاتے تھے تو جب فارغ ہوئے نماز سے ذکر ہوا اس کا پس کہا عبداللہ نے کہ اس طرح بیٹھنا نماز میں درست نہیں ہے لیکن میں بیماری کی وجہ سے اس طرح بیٹھتا ہوں۔

عَنْ: عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

ترجمہ: عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو چار زانو بیٹھتے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
جب تک امام نماز عید سے فارغ نہ ہو قربانی نہ کرے	۳۷۲
کن جانوروں کی قربانی مستحب ہے	۳۷۳
قربانی کے گوشت کے ذخیرہ کا بیان	۳۷۳
ایک قربانی میں کئی آدمی شریک ہوسکتے ہیں	۳۷۵
جو بچہ ابھی پیٹ میں ہو اس کی طرف سے قربانی نہ کرے	۳۷۶
کتاب النکاح	
نکاح کا بیان	۳۷۷
نکاح کے پیغام کا بیان	۳۷۷
عورت خواہ کنواری ہو یا رانڈ اس سے اجازت لینی ضروری ہے	۳۷۸
مہر اور حباء کا بیان	۳۷۸
خلوت صحیحہ کا بیان	۳۸۰
کنواری کے پاس کتنے عرصہ رہے اور رانڈ کے پاس کتنے عرصہ ؟	۳۸۱
جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں	۳۸۱
حلالہ کے نکاح کا بیان	۳۸۲
کن عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا منع ہے	۳۸۳
ساس سے نکاح جائز نہیں	۳۸۳
جس عورت سے زنا کرے اس کی ماں سے نکاح کرسکتا ہے	۳۸۴
جو نکاح درست نہیں ان کا بیان	۳۸۵
آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح مکروہ ہے	۳۸۶
تین طلاق کے بعد لونڈی کو خریدنے سے لونڈی حلال نہیں ہوتی	۳۸۶
ماں بیٹی سے ملک یمین کی وجہ سے جماع درست نہیں ہے	۳۸۷
جس لونڈی سے باپ نے جماع کیا اس سے بیٹا جماع نہ کرے	۳۸۸
یہود و نصاریٰ کی لونڈیوں سے نکاح درست نہیں	۳۸۹
اِحصان کا بیان	۳۸۹
مُتعہ کا بیان	۳۹۰
غلام کے نکاح کا بیان	۳۹۰
اگر مشرک کی زوجہ اُس سے پہلے مسلمان ہو جائے تو کیا کرے	۳۹۱
ولیمہ کا بیان	۳۹۳
نکاح کے مختلف مسائل	۳۹۴
کتاب الطلاق	
طلاق کا بیان	۳۹۶
خلیہ اور بریہ کا بیان	۳۹۷
جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے اس کا بیان	۳۹۸
جس تملیک سے ایک طلاق پڑتی ہے اس کا بیان	۳۹۹
جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی	۳۹۹
ایلاء کا بیان	۴۰۰
غلام کے ایلاء کا بیان	۴۰۲
غلام کے ظہار کا بیان آزاد کے ظہار کا بیان	۴۰۲ ۴۰۳
آزادی کے وقت اختیار کا بیان	۴۰۳
خُلع کا بیان	۴۰۵
خُلع کی طلاق کا بیان	۴۰۶
لِعان کا بیان	۴۰۷
مُلاعنہ کے بچے کی میراث کا بیان	۴۰۹
کنواری کی طلاق کا بیان	۴۰۹
بیمار کی طلاق کا بیان	۴۱۰
طلاق میں پُتڑے دینے کا بیان	۴۱۱
غلام کی طلاق کا بیان	۴۱۲
لونڈی حاملہ مطلقہ کے نفقہ کا بیان	۴۱۳
مفقود کی عورت کی عدت کا بیان	۴۱۳
اقراء، طلاق کی عدت اور حیض کی طلاق کا بیان	۴۱۴
جس گھر میں طلاق واقع ہو، اسی میں عدت گزارے	۴۱۶
مطلقہ کے نفقہ کا بیان	۴۱۷
لونڈی کی عدت کا بیان	۴۱۸
عدت کے مختلف مسائل	۴۱۸
حَکَم (پنچوں) کا بیان	۴۱۹
اگر غیر منکوحہ کی طلاق کی قسم کھائے تو کیا کرے	۴۲۰
نامرد کو ایک برس تک مہلت دینے کا بیان	۴۲۱
طلاق کے مختلف مسائل	۴۲۱
حاملہ عورت کا خاوند مرجائے تو اس کی کیا عدت ہے	۴۲۴
جس عورت کا خاوند مرجائے وہ عدت وہیں کاٹے	۴۲۵
ام الولد کی عدت کا بیان جب اس کا خاوند مرجائے	۴۲۷
لونڈی کی عدت جب اس کا خاوند یا مولیٰ مرجائے	۴۲۷
عَزل کا بیان	۴۲۸
سوگ کا بیان	۴۲۹

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِّي ۔ (اخرجہ البخاری)

نماز میں تو وہ بھی چار زانو بیٹھے اور کم سن تھے وہ اُن دنوں میں پس منع کیا اُن کو عبداللہ نے اور کہا کہ سُنّت نماز میں یہ ہے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو لٹا دے کہا عبداللہ نے کہ میں نے اُن سے کہا تم چار زانو بیٹھتے ہو جواب دیا عبداللہ نے کہ میرے پاؤں میرا بوجھ اُٹھا نہیں سکتے۔

۵۲ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرَاهُمُ الْجُلُوسَ فِي التَّشَهُّدِ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْأَيْسَرِ وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ أَرَانِي هٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے سکھایا لوگوں کو بیٹھنا تشہد میں تو کھڑا کیا داہنے پاؤں کو اور جھکایا بائیں پاؤں کو اور بیٹھے بائیں سُرین پر اور نہ بیٹھے بائیں پاؤں پر کہا قاسم نے کہ بتایا مجھ کو اس طرح بیٹھنا عبیداللہ نے اور کہا کہ میرے باپ عبداللہ بن عمر اسی طرح کرتے تھے۔

۱۳۔ بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ (تشہد کا بیان)

۵۳ عَنْ : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُولُ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے سُنا عمر بن الخطاب سے اور وہ منبر پر تھے سکھاتے تھے لوگوں کو تشہد کہتے تھے کہو التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ الخ

۵۴ عَنْ : نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَشَهَّدُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَقُولُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَيَدْعُو إِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهُ بِمَا بَدَا لَهُ فَإِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ أَيْضًا

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے تھے اس طرح بسم اللہ التحیات للہ الخ کہتے تھے یہ پہلی دو رکعتوں کے بعد مانگتے تھے بعد تشہد کے جو کچھ جی چاہتا تھا پھر جب اخیر قعدہ کرتے اور اسی طرح پڑھتے مگر پہلے تشہد پڑھتے پھر دُعا مانگتے جو چاہتے اور بعد تشہد کے جب سلام پھیرنے لگتے تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا أَنَّهُ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَدْعُو بِمَا بَدَا لَهُ فَإِذَا قَضَى تَشَهُّدَهُ وَأَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ يَسَارِهِ رَدَّ عَلَيْهِ ؛

کہتے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ داہنی طرف کہتے پھر امام کے سلام کا جواب دیتے پھر اگر کوئی بائیں طرف والا اُن کو سلام کرتا تو اُس کو بھی جواب دیتے ۔

ف : اِس اثر سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ پہلے قعدہ میں بھی بعد تشہد کے دُعا مانگنا درست ہے ۔ دوسرے یہ کہ کوئی دعا خاص نہیں جو دل چاہے پروردگار سے مانگے تیسرے یہ کہ تین سلام کرے ایک سلام داہنی طرف والوں کو دوسرے امام کو تیسرے بائیں طرف والوں کو اور جو بائیں طرف کوئی نہ ہو تو دو ہی سلام کرے ۔ واللہ اعلم۔

۵۵ ۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ إِذَا تَشَهَّدَتِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ؛

ترجمہ : حضرت بی بی عائشہ صدیقہ اُمّ المومنینؓ سے روایت ہے کہ کہتیں تشہد میں التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات الخ

ف : امام مالک نے تشہد حضرت عمر کا جو اوپر گذرا اختیار کیا ہے اور شافعی نے تشہد عبداللہ بن عباس کا جو مسلم نے اور اصحاب سنن نے روایت کیا اس لفظ سے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ اختیار کیا ہے اور اہلحدیث اور امام احمد اور امام اعظم اور اکثر علمائے تشہد ابن مسعود کا اختیار کیا ہے جس کو روایت کیا ائمہ ستہ نے اس لفظ سے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔ حافظ نے کہا کہ اہل حدیث نے اتفاق کیا اِس امر پر کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور راویوں نے اختلاف نہیں کیا اس کے الفاظ میں اور اتفاق کیا اس پر ائمہ ستہ نے لفظاً و معنیً ۔

ف : عبداللہ بن عمر کے تشہد میں السلام علی النبی وارد ہے اور بخاری نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ہم یوں کہتے تھے نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم کہنے لگے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ اور روایت کیا اس کو ابوعوانہ اور سراج اور جوزقی اور ابونعیم اصبہانی اور بیہقی نے طرقِ متعددہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور سب میں یہ ہے کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو ہم اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ کہنے لگے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابونعیم سے زرقانی نے کہا کہ یہ روایت ابن مسعود سے بلاشک صحیح ہے اور میں نے اس کا ایک متابع قوی پایا ہے ابن عبدالرزاق نے روایت کیا اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّ الصَّحَابَۃَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ فَلَمَّا مَاتَ قَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ یعنے کہا عطاؒ نے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو کہنے لگے السلام علی النبی اور یہ اسناد صحیح ہے اور سعید بن منصور نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عباس نے بحث کی ابن مسعود سے کہ ہم السلام علیک ایہا النبی جب کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ابن مسعود نے جواب دیا کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھایا اور ہم ایسا ہی جانتے ہیں لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابوعبیدہ نے ابن مسعود سے نہیں سنا اور اسناد بھی ضعیف ہے بلکہ صحیح روایت ابن مسعود سے وہی ہے جو بخاری نے بواسطہ ابومعمر کے روایت کیا اور اخراج کیا اس کا بہت ائمہ حدیث نے طرق متعددہ اور اسانید صحیحہ سے پھر جب ثابت ہوگیا یہ امر عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس اور صحابہ کرام سے کہ وہ بعد آپؐ کی وفات کے السلام علی النبی کہتے تھے تو واجب ہے اتباع اس کا ہم پر ان آثار سے یہ امر صاف ہو گیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد یہی تھا کہ بعد وفات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سلام کو نہیں سنتے ہیں پھر ندا کرنا ناجائز ہوگا تو جب سلام پڑھنا ندا کے ساتھ مختلف فیہ ہوا پھر مطلق ندا کا کیا حال ہوگا وہ کیونکر درست ہوگی۔ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں لیکن یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی حیات برزخی ہے جس کا ادراک ہم لوگوں کو نہیں ہو سکتا اور جو شخص یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ اور ہر مقام میں پکار پکارنے والے کی سن لیتے ہیں اور اس کی حاجت روائی کرتے ہیں تو وہ مشرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ جل جلالہٗ کی ہے کہ ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے اور ہر ایک کی حاجت اور مراد بر لاتا ہے۔ سوائے اللہ جل جلالہٗ کے کسی نبی یا ولی میں یہ قدرت نہیں ہے۔

۵۶ عَنْ : مَالِکٍ اَنَّہٗ سَاَلَ ابْنَ شِھَابٍ وَنَافِعًا مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوۃِ وَقَدْ سَبَقَہُ الْاِمَامُ بِرَکْعَۃٍ اَیَتَشَھَّدُ مَعَہٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ وَالْاَرْبَعِ وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ لَہٗ وِتْرًا فَقَالَا نَعَمْ لِیَتَشَھَّدْ مَعَہٗ قَالَ مَالِکٌ وَھُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا۔

ترجمہ: امام مالک نے ابن شہاب زہری اور نافع مولی ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص امام کے ساتھ اگر شریک ہوا جب ایک رکعت ہو چکی تھی اب وہ امام کے ساتھ تشہد پڑھے قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیر میں یا نہ پڑھے کیونکہ اس کی تو ایک رکعت ہوئی قعدہ اولیٰ میں اور تین رکعتیں ہوئیں قعدہ اخیرہ میں تو جواب دیا دونوں نے کہ ہاں تشہد پڑھے امام کے ساتھ امام مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۱۴۔ بَابُ مَا یَفْعَلُ مَنْ رَفَعَ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

(جو شخص سر اٹھالے امام کے پیشتر رکوع یا سجدہ میں اس کا بیان)

۵۷ عَنْ : اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَخْفِضُہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُہٗ

ترجمہ: ابوہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے امام کے پیشتر تو اس کا ماتھا شیطان کے ہاتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِيَدِ شَيْطَانٍ ؛ (اخرجہ البخاری و مسلم) میں ہے۔

ف : یعنی خدا اور رسول خدا کی پابندی نہیں کرتا تو وہ گویا شیطان کے ہاتھ میں ہے خدا کا حکم یہ ہے کہ امام کے ساتھ سر اُٹھاؤ اور جھکاؤ اور امام کی متابعت کرو اور وہ اس کا لحاظ نہیں رکھتا اس حدیث کو دراوردی نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ائمہ ستہ نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ جو شخص اپنا سر اُٹھاتا ہے امام کے پیشتر وہ اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا کہ سر اُس کا مثل گدھے کے سر کے ہو جائے یا اُس کی صورت گدھے کی ہو جائے۔ اِن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ متابعت امام کی واجب ہے

کھا مالک نے جو شخص بھول کر امام سے اول سر اُٹھالے رکوع میں یا سجدہ میں تو سنت یہ ہے کہ پھر رکوع یا سجدہ میں چلا جائے اور امام کے سر اُٹھانے کا انتظار نہ کرے اور جس شخص نے قصداً ایسا کیا تو اُس نے خطا کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لئے امام ہوا ہے کہ اُس کی پیروی اور تابعداری کی جائے تو نہ اختلاف کرو اس پر یعنی آگے پیچھے اُس سے ارکان ادا نہ کرو اور ابوہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اُٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے قبل امام کے تو ماتھا اُس کا شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

ف ظاہریہ اور امام احمد کے نزدیک اگر قصداً کوئی امام کی مخالفت کرے گا تو اُس کی نماز نہ ہوگی۔ (زرقانی)

۱۵- بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

(جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اُس کا بیان)

۵۸- عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ؛

ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا دو رکعتیں پڑھ کر تو کہا ذوالیدین نے کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے اے رسول اللہ کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں سے کیا سچ کہتا ہے ذوالیدین کہا لوگوں نے ہاں سچ کہتا ہے پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدوں کے یا کچھ بڑا پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدوں کے یا کچھ بڑا پھر سر اُٹھایا۔

ف : ذوالیدین ایک صحابی ہیں نام ان کا خرباق بن عمرو سلمی ہے اُن کے ہاتھ لمبے لمبے تھے یا وہ دونوں ہاتھوں سے کام کیا کرتے تھے یا وہ بہت سخی تھے اس لئے ان کو ذوالیدین کہتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ کلام کرنا بھولے سے نماز میں نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ ایک شخص کی شہادت قابلِ اعتماد کے نہیں ہے جب تک دوسرا اُس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا چاہیئے۔ چوتھے یہ کہ انبیاء سے بھی سہو اور خطا ہوتی ہے۔

۵۹- عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تو سلام پھیر دیا دو رکعتیں پڑھ کر پس کھڑا ہوا ذوالیدین اور کہا کیا نماز کم ہو گئی یا بھول گئے آپ اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے کوئی بات نہیں ہوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَهُوَ جَالِسٌ ۞ (اخرجہ مسلم)

ذوالیدین نے کہا کچھ تو ہوا ہے اے رسول اللہ کے پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور کہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے ۔ لوگوں نے کہا ہاں پس اُٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام کیا جس قدر نماز باقی تھی پھر دو سجدے کئے بعد سلام کے اور آپ بیٹھے تھے ۔

۶۰۔ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ النَّهَارِ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا نَسِيْتُ فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَلَّمَ ۞

ترجمہ: ابی بکر بن سلیمان سے روایت ہے کہ پہنچا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں ظہر یا عصر کی پھر سلام پھیر دیا تو کہا ذوالشمالین اور وہ ایک شخص تھا بنی زہرہ بن کلاب سے کہ نماز کم ہوگئی یا رسول اللہ یا آپ بھول گئے ۔ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ۔ ذوالشمالین نے کہا کچھ تو ہوا یا رسول اللہ پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور کہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں تو تمام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز کو پھر سلام پھیرا۔

ف: ذوالشمالین کا نام عمیر بن عبد تھا اور وہ شہید ہوئے دن بدر کے اور ابوہریرہ پانچ برس بعد جنگ بدر کے اسلام لائے اِس نظر سے محدثین نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن شہاب کا حقیقت میں یہ ذوالیدین تھے جن کو انہوں نے بھولے سے ذوالشمالین کہا جیسا اور روایات میں ہے اور اس روایت میں بھی بعد کو ذوالیدین کا لفظ موجود ہے اس میں سجدہ سہو کا بھی ذکر نہیں کیا۔

۶۱۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۞

ترجمہ: سعید بن مسیب اور ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے ۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے نماز میں بھولنا دو طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ بھولے سے نماز میں کچھ نقصان ہو جائے تو سجدہ سہو قبل سلام کے کرے دوسرے یہ کہ بھولے سے نماز میں کچھ زیادہ کر دے تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے ۔ ف: اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سجدہ سہو قبل سلام کے کرے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہمیشہ بعد سلام کے کرے ابن عبد البر نے کہا کہ مالک کا قول قوی ہے کیونکہ اس سے جمع ہو جاتا ہے حدیثوں میں اور امام احمد نے کہا کہ جن جن سہوؤں میں حدیث آگئی ہے وہاں جیسا حضرت نے کیا ہے اسی طرح کہیں قبل سلام کے کہیں بعد سلام کے اور ماسوا ان کے قبل سلام کے کرے ۔ نووی نے کہا کہ یہ اختلاف افضل میں ہے لیکن جائز سب کے نزدیک ہو جائے گا ۔ خواہ بعد سلام کے کرے گا یا قبل سلام کے اور داؤد ظاہری نے کہا کہ سجدہ سہو نہ کرے مگر اُن پانچ مقاموں میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہے ۞

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۶- بَابُ اِتْمَامِ الْمُصَلِّیْ مَا ذَکَرَ اِذَا شَکَّ فِیْ صَلٰوتِہٖ

(جب مُصلّی کو شک ہو جائے تو اپنی یاد پر نماز تمام کرنے کا بیان)

۶۲ عَنْ : عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی اَثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیُصَلِّ رَکْعَۃً وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَاِنْ کَانَتِ الرَّکْعَۃُ الَّتِیْ صَلّٰی خَامِسَۃً شَفَعَھَا بِھَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ رَابِعَۃً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِیْمٌ لِلشَّیْطَانِ ۔ (وصلہ مسلم عن ابی سعید الخدری)

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شک ہو تم میں سے کسی کو نماز میں تو نہ یاد رہے اُس کو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو چاہئے کہ ایک رکعت اور پڑھ لے اور دو سجدے کرے قبل سلام کے پھر اگر یہ رکعت جو اُس نے پڑھی ہے درحقیقت پانچویں ہوگی تو اُن سجدوں سے مِل کر ایک دوگانہ ہو جائے گا اگر چوتھی ہوگی تو ان سجدوں سے ذِلّت ہوگی شیطان کو۔

ف: کیونکہ شیطان نے یہ سمجھ کر اُس کو بھلایا تھا کہ نماز اس کی درست نہ ہو اب نماز کی نماز ہوگئی اور دو سجدوں کا یا دو رکعتوں کا ثواب اور ہوا پس ذِلّت ہوئی شیطان مردود کو۔

۶۳ عَنْ : سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَوَخَّ الَّذِیْ یَظُنُّ اَنَّہٗ نَسِیَ مِنْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُصَلِّہٖ ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَھُوَ جَالِسٌ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ جب شک کرے کوئی تم میں کا اپنی نماز میں تو سوچے جو بھول گیا ہے پھر پڑھ لے اس کو اور دو سجدے سہو کے بیٹھ کر کرے۔

۶۴ عَنْ : عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ وَکَعْبَ الْاَحْبَارَ عَنِ الَّذِیْ یَشُکُّ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی اَثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَکِلَاھُمَا قَالَا لِیُصَلِّ رَکْعَۃً اُخْرٰی ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ ۔

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص اور کعب احبار سے اُس شخص سے جو شک کرے اپنی نماز میں تو نہ یاد رہے اُس کو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار پس جواب دیا دونوں نے کہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو سجدے سہو کے کرلے بیٹھے بیٹھے۔

۶۵ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْیَانِ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ لِیَتَوَخَّ اَحَدُکُمُ الَّذِیْ یَظُنُّ اَنَّہٗ نَسِیَ مِنْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُصَلِّہٖ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا نماز میں بھول جانے کا تو کہا سوچ لے جو بھول گیا ہے پھر پڑھ لے اُس کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۷- بَابُ مَنْ قَامَ بَعْدَ الْاِتْمَامِ اَوْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ

(جو شخص نماز پڑھ کر یا دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو جائے اُس کا بیان)

۶۶- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِیْمَهٗ کَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ ثُمَّ سَلَّمَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور نہ بیٹھے تب لوگ بھی آپ کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے پس جب تمام کیا نماز کو اور انتظار کیا ہم نے سلام کا تکبیر کہی آپ نے اور دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا۔

عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ فِی اثْنَتَیْنِ وَلَمْ یَجْلِسْ فِیْهِمَا فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پھر کھڑے ہو گئے دو رکعتیں پڑھ کر اور نہ بیٹھے تو جب پورا کر چکے نماز کو دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا بعد اُس کے۔

ف: یعنے بعد سجدوں کے پھر تشہد نہ پڑھا (زرقانی) کہا یحییٰ نے کہا امام مالک نے جو شخص چار رکعتیں پڑھ کر پھر بھولے سے کھڑا ہو جائے اور قرأت کرے اور رکوع کرے پھر جب سر اُٹھائے رکوع سے یاد کرے کہ وہ چاروں رکعتیں پڑھ کر نماز کو قائم کر چکا تھا تو اُس شخص کو چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے اور سجدہ نہ کرے اور اگر ایک سجدہ کر چکا ہے تو دوسرا نہ کرے پھر تشہد پڑھ کر دو سجدے کرے سہو کے بعد سلام کے ف اصل اس باب میں حدیث ابن مسعود کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی فرمایا کیوں لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو سجدے کئے آپ نے دو سجدے بعد سلام کے پھر متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوتی تو تم کو بتا دیتا لیکن میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو جب بھول جاؤں میں یاد دلا دو مجھ کو اور جب کوئی شک کرے تم میں سے اپنی نماز میں تو چاہئے کہ سوچ بچار کر نماز کو تمام کرے پھر دو سجدے کر لے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

۱۸- بَابُ النَّظَرِ فِی الصَّلٰوةِ اِلٰی مَا یَشْغَلُكَ عَنْهَا

(نماز میں اُس چیز کی طرف دیکھنے کا بیان جو غافل کر دے نماز سے)

۶۷- عَنْ: مُرَجَانَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَهْدٰی اَبُوْجَهْمِ بْنُ حُذَیْفَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمِیْصَةً شَامِیَّةً لَّهَا عَلَمٌ فَشَهِدَ فِیْهَا

ترجمہ: مرجانہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ابوجہم بن حذیفہ نے تحفہ بھیجی ایک چادر شام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جس میں نقش (یعنے بیل بوٹے بنے ہوئے) تھے تو نماز کو آئے آپ اُس کو اوڑھ کر پھر جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

الصَّلٰوةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رُدِّيْ هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَكَادَ يَفْتِنُنِيْ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

فارغ ہوئے نماز سے فرمایا کہ پھیر دے یہ چادر ابوجہم کو کیونکہ میں نے دیکھا اس کے بیل بوٹوں کو نماز میں پس قریب تھا کہ غافل ہو جاؤں میں۔

۶۸۔ **عَنْ** : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَمِيْصَةً شَامِيَةً لَّهَا عَلَمٌ ثُمَّ اَعْطَاهَا اَبَاجَهْمٍ وَاَخَذَ مِنْ اَبِيْ جَهْمٍ اَنْبِجَانِيَّةً لَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ اِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلٰوةِ ؛

ترجمہ : عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر شام کی بنی ہوئی نقشی بھیجی پھر وہ چادر ابوجہم کو دے دی اور ایک چادر موٹی سادی لے لی تو ابوجہم نے کہا کیوں ایسا یا رسول اللہ فرمایا میں نے نماز میں اس کے نقش نگار کی طرف دیکھا۔

ف : خمیصہ کہتے ہیں باریک چادر کو جو اون کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور انبجانیہ موٹی چادر کو دونوں قسم ہیں کمبل کے آپ نے ابوجہم کی نقشی چادر پھیر کر ساری اون سے لے لی کیونکہ نقشی کے اوڑھنے سے نماز میں خیال اس کے نقش ونگار کی طرف جاتا تھا اور نماز میں خلل ہوتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لباس اس قسم کی بھڑک رکھتا ہو کہ نماز میں اس کے پہننے سے خلل واقع ہو تو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح آرائش اور زیب وزینت مکان کی یا مسجد کی اس درجہ کرنا کہ نماز میں اس کی طرف خیال جائے مکروہ ہے۔

۶۹۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطِهٖ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ يَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهٗ فِيْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ ؛

ترجمہ : عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اپنے باغ میں تو ایک چڑیا اڑی اور ڈھونڈنے لگی راہ نکلنے کی کیونکہ باغ اس قدر گنجان تھا اور پیڑ آپس میں ملے ہوئے تھے کہ چڑیا کو جگہ نکلنے کی نہ ملتی تھی۔ پس پسند آیا اُن کو یہ امر اور خوش ہوئے اپنے باغ کا یہ حال دیکھ کر تو ایک گھڑی تک اُسی طرف دیکھتے رہے پھر خیال آیا نماز کا سو بھول گئے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تب کہا مجھے آزمایا اللہ جل جلالہ نے اس مال سے تو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا جو کچھ باغ میں قصہ ہوا تھا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ صدقہ ہے واسطے اللہ کے اور صرف کریں اس کو جہاں آپ چاہیں۔

۷۰۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ بِالْقُفِّ وَادٍ مِّنْ اَوْدِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ الثَّمَرِ وَالنَّخْلُ قَدْ ذُلِّلَتْ فَهِيَ مُطَوَّقَةٌ بِثَمَرِهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاَعْجَبَهٗ مَا رَاٰى مِنْ ثَمَرِهَا ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى

ترجمہ : عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصار میں سے نماز پڑھ رہا تھا اپنے باغ میں اور وہ باغ قف میں تھا جو نام ہے ایک وادی کا جو مدینہ کی وادیوں سے ہے ایسے موسم میں کہ کھجور پک کر لٹک رہی تھی گویا پھلوں کے طوق شاخوں کے گلوں میں پڑے تھے تو اُس نے نماز میں اُسطرف دیکھا اور نہایت پسند کیا پھلوں کو پھر جب خیال کیا نماز کا تو بھول

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَةٌ فَذَکَرَ لَهٗ ذٰلِکَ وَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ فَاجْعَلْهُ فِیْ سُبُلِ الْخَیْرِ فَبَاعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفًا فَسُمِّیَ ذٰلِکَ الْمَالُ الْخَمْسِیْنَ ۔

گیا کتنی رکعتیں پڑھیں تو کہا کہ مجھے اس مال میں آزمائش ہوئی اللہ جل جلالہٗ کی پس آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ ان دنوں خلیفہ تھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور بیان کیا ان سے یہ قصہ پھر کہا کہ وہ صدقہ ہے تو صرف کر دو اس کو نیک راہوں میں پس بیچا اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار کو اور اس مال کا نام ہو گیا پچاس ہزارہ ۔

ف: سبحان اللہ صحابہ کرام کا تقویٰ اور پرہیزگاری اس درجے کو پہنچی تھی کہ ایسا مال عزیز نہ رکھا اور ایک دم بھر جو اس کے باعث سے خدا کی عبادت میں غفلت ہو گئی تو اس مال کو نکال ڈالا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی تمام گھوڑوں کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور ان کو قتل کیا جب ان کے دیکھنے کی وجہ سے نماز کا وقت فوت ہو گیا تھا ۔

۴۔ کِتَابُ السَّهْوِ ۱۔ بَابُ الْعَمَلِ فِی السَّهْوِ (نماز میں بھول جانے کا علاج)

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم میں سے جب کوئی کھڑا ہوتا ہے نماز کو تو آتا ہے شیطان اس کے پاس پھر بھلا دیتا ہے اس کو یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے ۔

۲۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْسٰی اَوْ اُنْسَّی لِاَسُنَّ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ اپنی امت کے لئے ایک راہ پیدا کروں ۔

ف: یعنی اور لوگوں کا بھولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کا زور نہ چلتا تھا بلکہ اللہ جل جلالہٗ کی آپ کے بھول جانے یا بھلا دینے میں یہ حکمت تھی کہ امت کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں اگر آپ نماز میں نہ بھولتے تو لوگوں کو یہ مسئلے کیونکر معلوم ہوتے ۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ اس حدیث کو میں نے کسی کتاب میں محدثین کی نہیں پایا مسنداً نہ مقطوعاً اور یہ حدیث بھی منجملہ ان چار حدیثوں کے ہے جو سوا موطا کے اور کتاب میں نہیں پائی جاتیں ۔

۳۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُّ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْثُرُ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَقَالَ الْقَاسِمُ امْضِ فِیْ صَلٰوتِکَ فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے پوچھا کہ مجھے نماز میں وہم ہوتا ہے اور بہت وہم ہوتا ہے تو قاسم نے کہا کہ تو نماز اپنی پڑھے جا اور وہم کی طرف مت خیال کر اسلئے کہ وہم تجھے کبھی نہ چھوڑے گا جب تک تو نماز سے فارغ ہو اور دل میں یہ خیال رہے کہ میں نے پوری نماز پڑھی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنی جس شخص کو یہ وہم ہو جائے تو اُس کا علاج یہی ہے کہ ایک دفعہ نماز پڑھ لے اور وہم کے کہنے پر توجہ نہ کرے وہ تو یہی کہے گا کہ نماز پوری نہیں ہوتی پھر پڑھنا چاہیے۔

۵-کتاب الجمعة

۱-بَابُ الْعَمَلِ فِي غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن غسل کا بیان)

۱-عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بُدْنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن مانند غسل جنابت کے پھر جائے مسجد کو پہلی ساعت میں تو گویا اُس نے صدقہ دیا ایک اونٹ اور جو جائے دوسری ساعت میں تو گویا اُس نے صدقہ دیا ایک بیل یا گائے اور جو جائے تیسری ساعت میں تو گویا اُس نے صدقہ دیا ایک مینڈھا سینگ دار اور چوتھی ساعت میں جائے تو گویا اُس نے صدقہ دیا ایک مرغ اور جو پانچویں ساعت میں جائے تو صدقہ دیا اس نے ایک انڈا پھر جس وقت امام نکلتا ہے خطبہ کو فرشتے آتے ہیں خطبہ سننے کو

ف: بعض محدثین نے یہ معنی کئے ہیں کہ غسل کرے دن جمعہ کے جنابت کا یعنی اپنی بیوی سے جماع کر کے جنابت کا غسل کرتے جائے اُس کے ضمن میں جمعہ کا غسل بھی ادا ہو جائے گا اور بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں غسل کرے مثل غسل جنابت کے یعنی جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے اُس طرح غسل کرے اور یہی معنی صحیح ہیں لیکن بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کو تو اُس کو دو اجر ملیں گے ایک اپنے غسل کا دوسرے بی بی کے غسل کا اور یہ جو کہا کہ جو پہلی ساعت میں جائے اُس نے گویا ایک اونٹ صدقہ دیا اور دوسری ساعت میں جائے اُس نے بیل صدقہ دیا تو ساعت سے یہاں لحظہ مراد ہے یعنی جو بعد زوال کے پہلے لحظہ میں مسجد کو چلا اُس کو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے لحظہ میں چلا پھر جو تیسرے لحظہ میں چلا اسی طرح اخیر تک اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ساعت سے مُراد ساعت معروف ہے اس صورت میں ان ساعات کا حساب طلوع آفتاب سے ہوگا تو جو شخص بعد طلوع آفتاب کے پہلے گھنٹے میں جائے گا اُس کو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے گھنٹے میں جائے گا اسی طرح اخیر تک۔

۲-عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ ؕ

ترجمہ: ابوہریرہ کہتے تھے جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر مثل غسل جنابت کے۔

ف: واجب سے مراد سنت موکدہ ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب سے واجب شرعی مراد ہے اور یہی روایت ہے احمد سے ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے مگر اسناد اُس کی قوی نہیں ہے۔ (زرقانی)

۳-عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطالب	صفحہ
کتاب الرَّضَاع	
رضاع (دودھ پلانے) کا بیان	۴۳۴
کبیر (بڑے پن) کی رضاع کا بیان	۴۳۵
رضاع کے مختلف مسائل	۴۳۷
کتاب العِتاقۃ وَالوَلاء	
عتق (آزاد کرنے) اور ولاء کا بیان	۴۳۸
آزادی میں شرط کرنے کا بیان	۴۳۹
جس کے پاس سوائے چند غلاموں کے اور مال نہ ہو وہ ان کو آزاد نہ کرے	
جب غلام آزاد ہو جائے تو اس کا مال کون لے	۴۴۰
ام الولد (لونڈی) کے آزاد کرنے کا بیان	۴۴۰
کس لونڈی کا عتاق واجب میں آزاد کرنا واجب ہے	۴۴۱
آزاد کی شرط سے خرید کرنا منع ہے	۴۴۲
مُردے کی طرف سے آزاد کرنا	۴۴۳
بَردے آزاد کرنے کی فضیلت	۴۴۳
ولاء اُسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا	۴۴۴
جب غلام آزاد ہو جائے تو ولاء اپنی طرف کھینچ لیتا ہے	۴۴۵
ولاء کی میراث کا بیان	۴۴۶
سائبہ کی میراث کا بیان	۴۴۸
کتاب المکاتب	
مکاتب کے احکام کا بیان	۴۴۸
کتابت میں ضمانت کا بیان	۴۵۰
مکاتب سے قطاعہ کرنے کا بیان	۴۵۱
مکاتب کسی شخص کو زخمی کرے تو کیا حکم ہے	۴۵۳
مکاتب کی کتابت کو بیچنے کا بیان	۴۵۴
مکاتب کی مزدوری کا بیان	۴۵۵
اگر مکاتب اقساط سے پہلے بدل کتابت ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا	۴۵۵
مکاتب کی میراث کا بیان	۴۵۶
مکاتب میں شرطوں کا بیان	۴۵۶
مکاتب کی ولاء کا بیان	۴۵۷
کس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں ہے	۴۵۸
مکاتب اور ام ولد کی آزادی کا بیان	۴۵۸
مکاتب کے باب میں وصیت	۴۵۹
کتاب المُدَبَّر	
مُدبَّر کا بیان	۴۶۰
مدبرؓ کی اولاد کا بیان	۴۶۰
مدبر کے احکام	۴۶۱
مدبر کرنے کی وصیت کا بیان	۴۶۱
مدبرہ لونڈی سے صحبت کرنے کا بیان	۴۶۲
مدبر کی بیع کا بیان	۴۶۳
مدبر کسی کو زخمی کرے تو کیا کرنا چاہیئے	۴۶۳
ام الولد کسی کو زخمی کر دے تو کیا کرنا چاہیئے	۴۶۴
کتاب البُیُوع	
خرید و فروخت کا بیان	۴۶۵
بیع عُربان کا بیان	۴۶۵
غلام جب فروخت ہو تو اس کا مال کون لے	۴۶۶
غلام لونڈی کی بیع میں بائع سے کب تک مواخذہ ہو سکتا ہے	۴۶۷
غلام لونڈی میں عیب نکلنے کا بیان	۴۶۷
لونڈی کو شرط لگا کر بیچنے کا بیان	۴۶۹
خاوند والی لونڈی سے وطی کرنا منع ہے	۴۶۹
جب درخت فروخت کیا جائے تو اس کا پھل اس میں شامل نہ ہوگا	۴۷۰
جب تک پھل پک نہ جائیں بیچنا جائز نہیں ہے	۴۷۰
عَرِیَّہ کی بیع کا بیان	۴۷۱
پھلوں اور کھیتوں میں آفت کا بیان	۴۷۲
کچے پھل کا بیع سے مستثنیٰ کرنے کا بیان	۴۷۲
جو بیع پھلوں اور میووں کی مکروہ ہے اس کا بیان	۴۷۳
مُزابنہ اور محاقلہ کا بیان	۴۷۴
پھلوں کی بیع کے مختلف مسائل	۴۷۵
میووں کی بیع کا بیان	۴۷۶
سونے چاندی کی بیع کا بیان	۴۷۷
مُزاطلہ کا بیان بیع صرف کا بیان	۴۸۰ ۴۸۱
بیع عینہ کا بیان	۴۸۲
اناج کو میعاد پر بیچنے کا بیان	۴۸۴
اناج میں بیع سلف (اُدھار) کرنے کا بیان	۴۸۵
اناج اناج کے بدلہ فروخت کیا جائے تو اس میں کمی بیشی جائز نہیں	۴۸۶

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَآءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

شخص آئے اصحاب میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ کے دن اور حضرت عمر خطبہ پڑھ رہے تھے تو بولے حضرت عمر کیا وقت ہے یہ آنے کا جواب دیا اُس شخص نے کہ میں پھرا بازار سے تو سُنا میں نے اذان کو پس وضو کیا اور چلا آیا تو کہا حضرت عمر نے یہ دوسرا قصور ہے تم نے صرف وضو کیا حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے غسل کا۔

ف: یہ شخص حضرت عثمان بن عفان تھے جیسا کہ ابن وہب اور ابن القاسم کی روایت میں ہے مالک سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بیچ میں دین کی بات کرنا امام کو درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ کا غسل فرض نہیں ہے اگر فرض ہوتا تو حضرت عثمان غسل کے لئے لوٹ جاتے اور حضرت عمر ان کو غسل کرنے کا حکم دیتے ابن عبدالبر نے کہا کہ اسی مضمون کی حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن وہ وہم ہے کیونکہ یہ قصہ حضرت عمر کا ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (زرقانی)

۴۔ **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہے ہر شخص بالغ پر۔

۵۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آئے جمعہ کو تو غسل کر کے آئے یا جو شخص نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص نے غسل کر لیا جمعہ کے روز صبح کے وقت اور نیت کی اُس نے غسلِ جمعہ کی تو یہ غسل کافی نہ ہوگا یہاں تک کہ غسل کرے نماز کو جاتے وقت کیونکہ عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے جب کوئی تم میں سے نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن جلدی یا دیر سے اور نیت کرے غسل جمعہ کی پھر ٹوٹ جائے وضو اُس کا تو وضو کرے اور غسل کافی ہو جائے گا۔

۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

(جمعہ کے دن جب خطبہ ہو تو چُپ رہنا چاہئے)

۶۔ **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہے اگر تو اپنے پاس والے سے کہے چُپ رہ تو تو نے بھی ایک لغو حرکت کی۔

ف: کیونکہ جمعہ کو خطبہ کے وقت چُپ رہنا چاہئے اور تو چُپ نہ رہا بلکہ تو نے کلام کیا۔ امام احمد اور بزار نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ جس شخص نے بات کی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو وہ مثل گدھے کے ہے جس پر کتابیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

لدی ہوں اور جو اُس سے کہے چُپ رہ اُس کا جمعہ نہ ہوگا یعنی کامل نہ ہوگا۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ خطبہ کے وقت چُپ رہنا واجب ہے اکثر علماء کے نزدیک۔

۷۔ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ مَالِكٍ الْقُرَظِیِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یُصَلُّوْنَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَخْرُجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِذَا خَرَجَ عُمَرُ وَجَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ وَقَامَ عُمَرُ یَخْطُبُ اَنْصَتْنَا فَلَمْ یَتَكَلَّمْ مِنَّا اَحَدٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَخُرُوْجُ الْاِمَامِ یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهٗ یَقْطَعُ الْكَلَامَ ۞

ترجمہ: ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھا کرتے تھے جمعہ کے دن یہاں تک کہ نکلیں عمر بن الخطاب پھر جب نکلتے عمر اور بیٹھتے منبر پر اور اذان دیتے اذان دینے والے تو ثعلبہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے جب مؤذن چپ ہو رہتے اور عمر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تو کوئی بات نہ کرتا کہا ابن شہاب نے جب امام نکلے خطبے کے لئے تو نماز موقوف کرنا چاہیئے اور جب خطبہ شروع کرے تو بات موقوف کرنا چاہیئے۔

۸۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِیِّ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ قَلَّ مَا یَدَعُ ذٰلِكَ اِذَا خَطَبَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَا یَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ فَاِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ فَاِنَّ اِعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا یُكَبِّرُ حَتّٰی یَاْتِیَهٗ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِیَةِ الصُّفُوْفِ فَیُخْبِرُوْنَهٗ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَیُكَبِّرُ ۞

ترجمہ: مالک بن ابی عامر سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان جب خطبہ کو کھڑے ہوتے تو اکثر کہا کرتے بہت کم چھوڑ دیتے اے لوگو جب امام کھڑا ہو خطبہ کے لئے تو سنو خطبہ کو اور چُپ رہو کیونکہ جو شخص چپ رہیگا اور خطبہ اُس کو نہ سُنائی دیگا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اُس شخص کو ملے گا جو چپ رہے اور خطبہ اس کو سُنائی دے اور جب تکبیر ہو نماز کی تو برابر کرو صفوں کو اور برابر کرو مونڈھوں کو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز کا تتمہ ہے پھر تکبیر تحریمہ نہ کہتے تھے عثمان یہاں تک کہ خبر دیتے آکر اُن کو وہ لوگ جن کو مقرر کیا تھا صفیں برابر کرنے پر اس بات کی صفیں برابر ہوگئیں اُس وقت تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔

ف: صفیں برابر کرنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے امام احمد کے نزدیک اگر کوئی صف کے باہر نماز پڑھے گا اور صف میں جگہ باقی ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک مکروہ ہوگی افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ جاتی رہی صفوں کا اہتمام جیسا چاہیئے ویسا نہیں کرتے کوئی آگے کھڑا ہوتا ہے کوئی پیچھے صف ٹیڑھی ہو جاتی ہے کوئی شخص صف اول میں جگہ ہونے پر پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے حرمین شریفین میں قبل تکبیر کے حدیث تسویہ صفوف کی پڑھ دیتے ہیں لیکن اُس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ علمائے حرمین کو اس کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ اللہ جل جلالہ ان کو توفیق خیر بخشے اور سنت پر عمل کرنے کی ہدایت کرے۔

۹۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَاٰی رَجُلَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے دیکھا دو مردوں کو خطبہ کے وقت باتیں کر رہے ہیں تو کنکر پھینکے اُن پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَحَصَبَهُمَا اَنِ اصْمُتَا ؛ اسلئے کہ چپ رہیں۔

ف : اس اثر سے معلوم ہوا کہ اشارہ سے منع کرنا درست ہے زبان سے نہ کہے اور امام مالک کے نزدیک اشارہ بھی نہ کرے کیونکہ اشارہ بھی مثل کہنے کے حرکت لغو ہے۔ (زرقانی)

۱۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهٗ اِنْسَانٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَعُدْ ؛

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص چھینکا دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا تھا تو جواب دیا اس کو ایک آدمی نے (یعنی یرحمک اللہ کہا) پھر پوچھا سعید بن المسیب سے تو منع کیا انہوں نے اس سے اور کہا کہ پھر ایسا نہ کرنا۔

ف : یعنی حالت خطبہ میں جب نماز پڑھنا ممنوع ہے تو چھینک کا جواب یا سلام کا جواب دینا بطریق اولےٰ ممنوع ہوگا یہی قول ہے اکثر علمائے مدینہ اور مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت شافعی سے یہ ہے کہ چھینک کا جواب اور سلام کا جواب دے کیونکہ یہ فرض ہے اور دلیل پکڑی شافعی نے اُم میں حسن بصری کی حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو جواب دے اُس کو اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ابراہیم نخعی سے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جواب دیتے تھے سلام کا دن جمعہ کے خطبہ کے وقت اور جواب دیتے تھے چھینکنے والے کا۔ (زرقانی)

۱۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا نَزَلَ الْاِمَامُ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ ؛

ترجمہ : امام مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا ابن شہاب زہری سے کہ جب امام منبر سے اُترے خطبہ پڑھ کر تو قبل تکبیر کے بات کہنا کیسا ہے کہا ابن شہاب نے کچھ قباحت نہیں ہے۔

ف : یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد علمائے مدینہ کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (محلی)

۳۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت جمعہ کی پائی اُس کا بیان)

۱۲۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَهِيَ السُّنَّةُ ؛

ترجمہ : ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لے یہی سنت ہے۔

ف : یعنی جس نے ایک رکعت جمعہ کی امام کے ساتھ پائی تو اُس کا جمعہ صحیح ہوگیا اب وہ ایک رکعت اور پڑھ لے اور مجاہد اور عطا اور ایک جماعت تابعین کا مذہب یہ ہے کہ جس شخص نے خطبہ نہ پایا اُس کو جمعہ نہ ملا تو اُس کو چار رکعتیں ظہر کی پڑھنی چاہئیں ابن شہاب نے جو کہا کہ یہی سنت ہے اس سے یہ غرض ہے کہ یہ قول حدیث کے مطابق ہے اور وہ حدیث یہ ہے مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ جو اوپر گذری اور ابوحنیفہ اور اصحاب ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر امام کے سلام پھیرنے کے اول شریک ہوگیا تو اس نے جمعہ پالیا (زرقانی) کہا یحییٰ نے کہا مالک نے ہم نے اپنے شہر کے عالموں کو اسی قول پر پایا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک رکعت نماز میں سے پالی تو اُس نے وہ نماز پالی۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر جمعہ کے دن آدمیوں کا ہجوم ہو اور کسی شخص کو رکوع کرنا ممکن ہو لیکن سجدہ نہ کرسکتا ہو جب تک

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام سجدے سے نہ اُٹھے یا اپنی نماز سے فارغ نہ ہو تو اگر اس شخص نے سجدہ کر لیا جب لوگ اُٹھے سجدے سے فبہا ورنہ اگر سجدہ نہ کر سکا یہاں تک کہ لوگ فارغ ہو گئے نماز سے تو اس کو چاہیئے کہ نئے سرے سے ظہر کی چار رکعتیں پڑھے۔

۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ رَعَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(جس شخص کے ناک سے خون بہنے لگے جمعہ کے دن اُسکا بیان)

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص کی ناک سے خون بہنے لگے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو اور وہ باہر چلا جائے پھر جب امام فارغ ہو جائے نماز سے تو لوٹ کر آئے وہ چار رکعتیں ظہر کی پڑھے۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی امام کے ساتھ جمعہ کی پھر اُس کی ناک سے خون بہنے لگا تو وہ باہر چلا گیا اب جب امام دونوں رکعتیں پڑھ چکا تو لوٹ کر آیا تو وہ ایک رکعت پڑھ لے اگر اُس نے بات نہ کی ہو۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص کی ناک سے خون بہنے لگے یا اور کوئی امر ایسا لاحق ہو کہ نکلنے کی ضرورت واقع ہو تو امام سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ ف اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور آیۃ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ۔ کو حمل کرتے ہیں جہاد پر اور بعضوں کے نزدیک امام سے اجازت لے کر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایسا ہی رواج تھا آپ اشارہ سے اجازت دیتے تھے (بہنتی)

۵۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن سعی کا بیان)

عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَؤُهَا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے۔ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تو ابن شہاب نے جواب دیا کہ حضرت عمر بن الخطاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے:

اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

ف: تو معلوم ہوا کہ فَاسْعَوْا کے معنے فَامْضُوْا ہیں سبب استفسار کا یہ ہوا کہ سعی کے معنے لغت میں دوڑنے کے آئے ہیں تو ظاہر آیت مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے روز تو دوڑو خدا کی یاد کے لئے حالانکہ دوڑنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ اطمینان سے اور جس قدر نماز چلی جائے اس کو پڑھ لو جو باقی رہے اُس کی قضا کر لو ابن شہاب نے یہ جواب دیا کہ حضرت عمر بجائے فَاسْعَوْا کے فَامْضُوْا پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سعی کے معنی یہاں دوڑنے کے نہیں ہیں بلکہ جانے کے اور گزرنے کے معنی ہیں۔ اذان سے مراد آیت میں وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جمعہ کے روز یہی اذان تھی اور پہلی اذان حضرت عثمان کے وقت سے شروع ہوئی۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے سعی سے مراد اللہ کی کتاب میں عمل اور عمل ہے۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے: وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ یعنی جب پیٹھ موڑ کر جاتا ہے تو کام کرتا ہے زمین میں فساد کا اور فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى یعنی جو تیرے پاس آیا عمل کرتا ہوا اور دوڑتا ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com

پروردگار سے اور فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰی پھر پیٹھ موڑا کام کرتا ہوا فساد کا اور فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی تمہارے کام اقسام کے ہیں کہا یحییٰ نے کہا مالک نے تو اس سعی سے بھی مراد عمل اور فعل ہے نہ پاؤں سے چلنا اور نہ دوڑنا اور نہ لپیا چلنا۔

۶- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِمَامِ یَنْزِلُ بِقَرْیَةٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِی السَّفَرِ

(سفر میں امام کا جمعہ کے دن کسی گاؤں میں اترنے کا بیان)

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر امام ایسے گاؤں میں اترا جہاں جمعہ واجب ہے اور امام مسافر ہے اس نے خطبہ پڑھا اور جمعہ ادا کیا تو گاؤں والے بھی اس کے ساتھ جمعہ پڑھ لیں۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر امام نے ایسے گاؤں میں جمعہ پڑھا جہاں پر جمعہ واجب نہیں ہے تو نہ امام کا جمعہ درست ہوگا نہ جن لوگوں نے اس کے ساتھ جمعہ پڑھا ان کا نہ گاؤں والوں کا بلکہ جو لوگ مقیم ہیں وہ اپنی چار رکعتیں پوری کریں۔ کہا یحییٰ نے کہا مالک نے مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے۔

ف: اجمالاً گیونکہ یہ روایت کیا طبرانی نے معجم اوسط میں ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔ (زرقانی)

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِی السَّاعَةِ الَّتِی فِی یَوْمِ الْجُمُعَةِ

(جمعہ کے دن اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے)

۱۴- **عَنْ**: اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا جمعہ کا پھر کہا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اس کو بندہ مسلمان اور وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور مانگتا ہے اللہ سے کچھ مگر دیتا ہے اللہ اس چیز کو اس کو اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کہ وہ ساعت تھوڑی ہے۔

ف: یعنی زمانہ اس کا بہت قلیل ہے۔

۱۵- **عَنْ**: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں گیا کوہ طور کو تو ملا میں کعب الاحبار سے اور بیٹھا میں ان کے پاس پس بیان کیں کعب الاحبار نے مجھ سے باتیں توراۃ کی اور میں نے بیان کیں باتیں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو جو باتیں میں نے ان سے کہیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں جن میں سورج نکلا ہے جمعہ کا دن ہے اسی دن پیدا ہوئے آدم اور اسی دن اتارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ
إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ
وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ
وَهُوَ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ
بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ
صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ بُصْرَةَ بْنَ أَبِي بُصْرَةَ
الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ
الطُّورِ فَقَالَ لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ
مَا خَرَجْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ
مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي
هٰذَا وَإِلَى مَسْجِدِ إِيلِيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
يَشُكُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ
وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ قَالَ
كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ
كَعْبُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةُ سَاعَةٍ
هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي بِهَا
وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ
آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ
مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّي فِيهَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ

گئے جنت سے اور اُسی دن معاف ہوا گناہ اُن کا اور اُسی
دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جاندار ایسا نہیں ہے
جو کان نہ لگائے جمعہ کے دن آفتاب نکلنے تک قیامت
کے خوف سے مگر جنات اور آدمی غافل رہتے ہیں اور
جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اُس کو مسلمان
بندہ نماز میں اور وہ مانگے اللہ سے کچھ مگر دے اللہ جل جلالہٗ
اُس کو۔ کعب الاحبار نے کہا یہ تو ہر سال میں ایک دن ہوتا
ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ کو تو کعب نے توراۃ کو پڑھا
پھر کہا سچ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے، کہا ابوہریرہ نے پھر ملا میں
بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے تو کہا انہوں نے کہاں سے آتے ہو۔
میں نے کہا کہ کوہ طور سے کہا انہوں نے اگر قبل طور جانے
کے تم مجھ سے ملتے تو تم نہ جاتے سُنا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ تیار کئے جائیں اونٹ مگر
تین مسجدوں کے لئے ایک مسجد الحرام دوسری میری مسجد یہ (یعنی
مدینہ طیبہ کی) تیسری مسجد ایلیا یا مسجد بیت المقدس شک ہے
راوی کو۔ کہا ابوہریرہ نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے
اور بیان کیا میں نے اُن سے جو کچھ گفتگو کی تھی میں نے
کعب الاحبار سے جمعہ کے باب میں اور میں نے یہ کہا کہ
کعب الاحبار نے کہا یہ دن ہر سال میں ایک بار ہوتا ہے۔
تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جھوٹ بولا کعب نے پھر میں
نے کہا کہ کعب نے توراۃ کو پڑھ کر یہ کہا کہ بیشک یہ ساعت
ہر جمعہ کو ہوتی ہے تب عبداللہ بن سلام نے کہا کہ سچ کہا
کعب نے پھر کہا عبداللہ بن سلام نے میں جانتا ہوں اُس
ساعت کو وہ کونسی ہے ابوہریرہ نے کہا کہ بتاؤ مجھ کو اور
بخل نہ کرو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ آخر ساعت ہے
جمعہ کی ابوہریرہ نے کہا کیونکر آخر ساعت ہوگی حالانکہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پاتا اُس کو مسلمان
بندہ نماز میں مگر جو مانگتا ہے اللہ سے دیتا ہے اُس کو اور
یہ ساعت تو ایسی ہے کہ اس میں نماز نہیں ہو سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيْهِ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لِبَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ ۞ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

تو جواب دیا عبداللہ بن سلام نے کیا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیٹھے نماز کے انتظار میں تو وہ نماز ہی میں ہے یہاں تک کہ نماز پڑھے ابوہریرہ نے کہا ہاں عبداللہ بن سلام نے کہا پس یہی مطلب ہے۔

ف۱: یعنی ہر جاندار کو جب صبح ہوتی ہے جمعہ کی تو اندیشہ رہتا ہے قیامت قائم ہونے کا یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے تو پھر اندیشہ جاتا رہتا ہے کیونکہ قیامت جمعہ کی علی الصباح قائم ہوگی۔ جب تک حرام کام کے لئے دعا نہ کرے۔ (ابن ماجہ)

ف۲: یعنی مسجد ایلیا کہا یا مسجد بیت المقدس اگرچہ مراد دونوں لفظوں سے ایک ہی ہے زرقانی نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے سوا ان تینوں مسجدوں کے کیونکہ باقی مسجدیں سب برابر ہیں فضیلت میں اور یہ مراد نہیں کہ سوا ان تینوں مسجدوں کے اور کہیں سفر نہ کیا جائے اور نووی نے کہا کہ اختلاف کیا ہے علماء نے سفر کرنے میں سوا ان تین مسجدوں کے جیسے سفر کرنا قبور صالحین کے زیارت کے لئے یا اور مواضع متبرکہ کے واسطے تو ابومحمد جوینی اور عیاض مالکی نے یہی اختیار کیا ہے کہ وہ حرام ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام الحرمین اور محققین نے اور حدیث کا یہ مطلب کہا ہے کہ سوا ان تین مسجدوں کے اور کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے اور مویدہ ہے اس توجیہ کی وہ جو روایت کیا امام احمد نے مسند میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے مصلی کو سفر کرے کسی مسجد کے لئے واسطے نماز کے سوا مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث جو صحاح میں مروی ہے مطلق ہے اور قول بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا مویدہ ہے اس مذہب کو جو کہتے ہیں کہ مطلق سفر کرنا سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کے لئے حرام ہے اس واسطے کہ ابوہریرہ کوہ طور کو گئے تھے اور انہوں نے کہا کہ اگر تم مجھ سے پیشتر ملتے تو نہ جاتے حالانکہ کوہ طور کوئی مسجد نہیں ہے اور نہ وہاں نماز کے واسطے سفر کیا جاتا ہے اور مسند امام احمد کی حدیث کو محدثین نے ضعیف کہا ہے اور یہی مختار شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شیخ علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کا ہے ف۳: اسلئے کہ منع کیا حضرتؐ نے نماز پڑھنے سے بعد عصر کے یہاں تک کہ غروب ہو آفتاب ف۴: اکثر محدثین اسی طرف گئے ہیں کہ وہ ساعت یہی ہے جو بیان کی عبداللہ بن سلام نے اور ایک حدیث صحیح میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے روایت کیا اس کو مسلم اور ابوداؤد نے اور جب خود شارع نے بیان کر دیا اس ساعت کو تو اب کیا شبہ رہا پس نہ التفات کرنا چاہیئے اور اقوال کی طرف زرقانی نے بیالیس قول بیان کئے ہیں علماء کے اس ساعت کے باب میں پھر یہ کہا کہ سب میں راجح وہی قول ہے جس پر ابوموسیٰ کی حدیث دلالت ہے۔

۸- بَابُ الْهَيْئَةِ وَتَخَطِّي الرِّقَابِ وَاسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(جمعہ کے دن کپڑے بدلنے اور لوگوں کو پھاند کر جانے اور امام کیطرف منہ کر کے بیٹھنے کا بیان)

۱۶- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ لَوِ اتَّخَذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهٖ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ ۞ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن سلام وابن ماجۃ ایضاً)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نقصان ہے کسی کا تم میں سے اگر بنا رکھے کپڑے جمعہ کی نماز کے واسطے سوا روزمرہ کے کپڑوں کے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: زرقانی نے کہا کہ اس حدیث میں رغبت ہے گنجائش والے کو کہ اچھے کپڑے بنائے جمعہ اور عیدین کے لئے اور تجمل کرے اُن سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور عمامہ باندھتے تھے اور خوشبو لگاتے تھے اور اچھا کپڑا پہنتے تھے جمعہ اور عیدین میں اور حکم کرتے تھے مسواک اور خوشبو اور تیل لگانے کا۔ ابن عبد البر نے اس حدیث کو موصولاً روایت کیا یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے۔

۱۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا ادَّهَنَ وَتَطَيَّبَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حَرَامًا۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نہ جاتے جمعہ کو یہاں تک کہ لگاتے تیل اور خوشبو مگر جب احرام باندھے ہوتے۔

۱۸۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَاَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمْ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّقْعُدَ حَتّٰى اِذَا قَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ جَاءَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

ترجمہ: ابوہریرہ نے کہا کہ اگر کوئی تم میں سے نماز پڑھے ظہر جرہ میں بہتر ہے اس سے کہ بیٹھا رہے اپنے گھر میں پھر جب امام خطبہ پڑھنے کو کھڑا ہو آئے پھاندتا ہوا گردنوں کو لوگوں کی دن جمعہ کے۔

ف: جرہ ایک زمین ہے مدینہ کے باہر وہاں کے پتھر سیاہ ہیں گویا آگ سے جلے ہوئے ہیں اور اجماع کیا علماء نے اس فعل کی کراہت پر مگر دو صورتوں میں ایک یہ کہ امام ہو تو اس کو پھاند کر آگے جانا ضرور ہے دوسرے یہ کہ آگے کی صف میں جگہ خالی ہو اور بغیر پھاندے ہوئے وہاں تک جا نہ سکے اور باقی ضرورتوں کو بھی اس پر قیاس کرنا چاہئے (مصفی) کہا یحییٰ نے کہا مالک نے سنت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب امام خطبہ شروع کرے تو لوگ امام کی طرف منہ کریں خواہ قبلہ کے نزدیک ہوں یا کسی اور جانب میں۔ ف تو جو لوگ امام کے سامنے ہیں وہ تو امام کی طرف منہ کریں گے اور قبلہ کی طرف بھی اور جو گ داہنے بائیں ہیں وہ امام کی طرف منہ کریں قبلہ کی طرف سے منہ موڑ لیں ابن عبد البر نے کہا کہ میں اس میں کسی کا اختلاف نہیں پاتا اور کوئی حدیث مسند اس باب میں نہیں ملی مگر یہ کہ شعبی نے کہا سنت ہے امام کی طرف منہ کرنا دن جمعہ کے اور عدی بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے تو اصحاب آپ کی طرف منہ کرتے تھے اور بیہقی نے ابن عمر سے اس فعل کو نقل کیا ہے اور نعیم بن حماد نے بہ اسناد صحیح انس سے روایت کیا کہ جب امام خطبہ شروع کرتا جمعہ کے روز تو وہ منہ کرتے امام کی طرف یہاں تک کہ فارغ ہو خطبہ سے کہا ترمذی نے کہ اس باب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صریحاً کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ (زرقانی)

۹۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالْاِنْتِبَاءِ وَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

(جمعہ کی نماز میں قرأت کا بیان اور انتباء کا بیان اور جمعہ کو جو ترک کرے بغیر عذر کے اُس کا حال)

۱۹۔ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَءُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَثْرِ سُوْرَةِ

ترجمہ: ضحاک بن قیس نے پوچھا نعمان بن بشیر سے کہ کونسی سورت پڑھتے تھے رسول اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد سورۂ جمعہ کے کہا کہ پڑھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۔ (اخرجہ مسلم فی کتاب الجمعۃ) هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

ف: یعنی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ اور ایک روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتَاكَ اور ایک روایت میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ امام مالک کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کو ترک نہ کرنا چاہئے اور دوسری رکعت میں جو سورت چاہے پڑھے۔

۲۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَبِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ۔

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر احتباء کرتے تھے دن جمعہ کے امام خطبہ پڑھتا تھا۔

ف: احتباء کے معنی یہ ہیں کہ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے سُرین پر بیٹھے اور پاؤں کو کمر سے باندھ لے ہاتھ سے یا کپڑے سے ابوداؤد نے مرفوعاً روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے باعث ممانعت کا یہ ہے کہ اس طرح بیٹھنا نیند لاتا ہے اگر نیند آنے کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے جیسا ابن عمر سے منقول ہے۔ (مصفی)

۲۱۔ عَنْ: صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ مَالِكٌ لَا اَدْرِيْ اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ ۔ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: صفوان بن سلیم سے روایت ہے لیکن مالک کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا یا نہیں کہ جو شخص چھوڑ دے گا جمعہ کو تین بار بغیر عذر اور بیماری کے مہر کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر۔

ف: یعنی اپنا فیض اُس کے دل سے روک لے گا اور جہل اور غفلت اور نفاق سے اُس کا دل بھر کر بند کر دے گا۔ اس حدیث کو شافعی نے اُم میں اور احمد اور اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابوالجعد الضمری سے مرفوعاً کہ جو شخص چھوڑ دے گا جمعہ کو تین بار بغیر ضرورت کے مُہر کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر ابوعمرو نے کہا کہ ایک شخص ابن عباس سے ایک مہینے تک روز پوچھا کیا کرتا کہ تم کیا کہتے ہو اُس شخص میں کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور عبادت کرتا ہے رات کو لیکن حاضر نہیں ہوتا جمعہ اور جماعت میں ابن عباس یہی کہتے تھے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ (زرقانی)

۲۲۔ عَنْ: مُحَمَّدِ نِ الْبَاقِرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ خُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَجَلَسَ بَيْنَهُمَا ۔ (وصلہ البخاری عن ابن عمر واخرجہ مسلم فی کتاب الجمعۃ)

ترجمہ: امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خطبے پڑھے جمعہ کو اور بیٹھے درمیان میں اُن کے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ

۱۔ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ (رمضان میں تراویح پڑھنے کا بیان)

۱۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ

ترجمہ: اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مسجد میں ایک رات تو نماز پڑھی پیچھے آپ کے لوگوں نے پھر دوسری رات میں اُسی طرح پڑھی تو لوگ بہت آئے پھر جمع ہوئے لوگ تیسری یا چوتھی رات میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنْ خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ؛ (اخرجہ مسلم فی کتاب الصلوٰۃ المسافرین)

لیکن نہ نکلے آپ جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن نہ روکا مجھ کو کسی چیز نے نکلنے سے مگر اسی خوف سے کہ فرض نہ ہو جائے تم پر اور یہ قصہ رمضان میں تھا۔

ف : مراد نماز تراویح ہے ۔ ابن حبان نے بہ اسناد صحیح روایت کیا جابر سے کہ آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھی تھیں اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے کہا زرقانی نے یہ اصح ہے اور جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ آپ نے بیس رکعتیں پڑھیں اور وتر ضعیف ہے ۔ مترجم کہتا ہے اس کی اسناد میں ابوشیبہ قاضی واسط متروک الحدیث ہے پھر کیسے یہ روایت اعتماد کے لائق ہوگی علی الخصوص جبکہ روایت صحیحہ جابر سے اسکے معارض ہیں ۔

۲۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے لوگوں کو تراویح پڑھنے کی راتوں میں اور نہ حکم کرتے تھے بطور وجوب کے تو فرماتے تھے آپ جس نے تراویح پڑھی رمضان میں اس کو حق سمجھ کر خاص خدا کے لئے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اُس کے کہا ابن شہاب نے پس وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایسا ہی حال رہا پھر ایسا ہی حال رہا حضرت ابوبکر کی خلافت میں اور شروع شروع حضرت عمر کی خلافت میں ۔

ف : یعنی کچھ لوگ تراویح پڑھتے تھے کچھ نہ پڑھتے تھے ۔ کوئی اپنے گھر میں پڑھتا تھا کوئی مسجد میں اور مسجد میں ایک امام کے پیچھے نہ پڑھتے تھے متفرق جماعتیں ہوتی تھیں ؛

۲۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ !

۳۔ عَنْ : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَانِيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يَعْنِيْ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ ؛ (اخرجہ البخاری فی کتاب صلوٰۃ التراویح)

ترجمہ : عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں نکلا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان میں مسجد کو تو دیکھا کہ لوگ جدا جدا متفرق نماز پڑھ رہے ہیں کسی شخص کے ساتھ آٹھ دس آدمی پڑھ رہے ہیں تو کہا عمر نے قسم خدا کی مجھے معلوم ہوتا ہے اگر ان سب کو ایک قاری کے پیچھے کر دوں تو اچھا ہو پھر اُن سب کو ابی بن کعب کے پیچھے کر دیا کہا عبدالرحمٰن نے پھر جب دوسری رات کو میں اُن کے ساتھ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تب کہا حضرت عمر نے اچھی ہے یہ بدعت اور جس وقت تم سوتے ہو (یعنی اخیر رات) وہ بہتر ہے اُس وقت سے جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

نماز پڑھتے ہو یعنی اول رات اور لوگ کھڑے ہوتے تھے اول رات میں۔

ف: بدعت لغت میں ہر نئی چیز اور نئے کام کو کہتے ہیں اور اصلاح شرع میں اُس امر کو کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نکالا جائے اور کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو تراویح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑھی جاتی تھی اور جماعت سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تین راتوں تک پڑھا جیسا کہ اوپر کی حدیثوں سے ثابت ہوا پھر یہ قول حضرت عمر کا کہ اچھی ہے یہ بدعت مراد اس سے بدعت شرعی نہیں ہو سکتی اسلئے کہ بدعت شرعی وہی امر ہے جو آنحضرتؐ کے بعد دین میں نکالا جائے اور کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو پس معلوم ہوا کہ مراد حضرت عمر کی بدعت سے بدعت لغوی ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے زمانے میں تراویح کا اہتمام ایسا نہ تھا نہ ایک امام مقرر تھا اسلئے یہ ایک نیا امر ہوا پس لغتہً اس کو بدعت کہا نہ شرعاً کیونکہ بدعت شرعی کی تعریف تراویح پر جو حضرت کے زمانے میں موجود تھی کس طرح صادق آئے گی اور بدعت شرعی کو حضرت عمر اچھا کیونکر کہیں گے بلکہ ہر بدعت شرعی گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ اس فائدے کو یاد رکھنا چاہیے۔

۴۔ **عَنْ:** سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ بُزُوْغِ الْفَجْرِ ۞

ترجمہ: سائب یزید سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت عمر نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑھانے کا۔ کہا سائب بن یزید نے کہ امام پڑھتا تھا سو سو آیتیں ایک رکعت میں یہاں تک کہ ہم سہارا لگاتے تھے لکڑی پر اور نہیں فارغ ہوتے تھے ہم مگر قریب فجر کے۔

ف: یعنی آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعتیں وتر کی اور ایسا ہی ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا بخاری مسلم نے عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور روایت کیا سعید بن منصور نے کہ حضرت عمر نے حکم دیا ابی بن کعب کو تو وہ پڑھاتے تھے نماز تراویح مردوں کو اور تمیم داری امامت کرتے تھے عورتوں کی۔

۵۔ **عَنْ:** يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۞

ترجمہ: یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ پڑھتے تھے حضرت عمر کے زمانے میں تئیس رکعتیں۔

ف: یعنی بیس ۲۰ رکعتیں تراویح کی اور تین رکعتیں وتر کی۔ بیہقی نے اس روایت اور پہلی روایت میں جمع کیا ہے اس طور سے کہ پہلے وہ لوگ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر بیس ۲۰ رکعتیں پڑھنے لگے اور تین رکعتیں وتر کی اسلئے کہ پہلی رکعتیں بہت لمبی لمبی پڑھتے تھے پھر لوگ ضعیف ہو گئے تو زیادہ کر دیا رکعتوں کو تا کہ بالکل فضیلت ہاتھ سے جانے نہ پائے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا مرفوعاً ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے رمضان میں بیس رکعتیں پڑھیں لیکن ضعیف کیا اس حدیث کو ابن عبد البر اور بیہقی نے اس وجہ سے کہ اس کی اسناد میں ابو شیبہ ہے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعتیں تراویح کی پڑھنا بسند صحیح ثابت نہیں ہے بلکہ صرف آٹھ رکعتیں پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور بیس ۲۰ رکعتیں حضرت عمر کے زمانہ سے منقول ہیں تو آٹھ رکعتیں سنت نبوی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور سنت خلفاء دونوں ہیں اور بیس رکعتیں سنت ہیں خلفاء راشدین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمسکوا بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین لیکن سنت خلفاء کی سنت موکدہ نہیں ہوسکتی بلکہ غایت درجہ ہے یہ کہ مستحب ہوگی اس صورت میں آٹھ رکعتیں سنت ہوں گی اور بیس رکعتیں مستحب اور یہی مذہب ہے علمائے محققین کا شکر اللہ سعیہم۔

۶ عن: داؤد بن الحصین انہ سمع الاعرج یقول ما ادرکت الناس الا وھم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال وکان القاری یقرأ سورۃ البقرۃ فی ثمانی رکعات فاذا قام بھا فی اثنتی عشرۃ رکعۃ رأی الناس انہ قد خفف۔

ترجمہ: داؤد بن الحصین نے سنا عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے کہتے تھے میں نے پایا لوگوں کو لعنت کرتے تھے کافروں پر رمضان میں اور امام پڑھتا تھا سورۂ بقر آٹھ رکعتوں میں جب بارہ رکعتوں میں پڑھتا تھا تو لوگوں کو معلوم ہوتا تھا کہ تخفیف کی۔

ف: لعنت کرتے تھے کافروں پر یعنی وتر میں وہ قنوت پڑھتے تھے جس میں لعنت ہے کافروں پر اور وہ قنوت یہ ہے۔

قنوتِ عذاب

اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات وألف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوھم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم باسک الذی لا ترد عن القوم المجرمین۔

جب مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو تو اس دعا کو ہر نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے اور مقتدی آمین کہتے جائیں۔

۷ عن: عبد اللہ بن ابی بکر انہ قال سمعت ابی یقول کنا ننصرف فی رمضان فنستعجل الخدم بالطعام مخافۃ الفجر۔

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہتے تھے سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے جب فراغت پاتے تھے تراویح سے رمضان میں تو جلدی مانگتے تھے نوکروں سے کھانے کو فجر ہونے کے ڈر سے۔

۸ عن: عروۃ بن الزبیر ان ذکوان ابا عمرو وکان عبدا لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقتہ عن دبر منھا کان یقوم یقرأ لھا فی رمضان۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ذکوان جو غلام تھے حضرت عائشہ کے اور اُن کو حضرت عائشہ نے آزاد کر دیا تھا اپنے بعد کھڑے ہوتے تھے اور پڑھاتے تھے نماز اُن کی رمضان میں۔

ف: بخاری اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ کلام اللہ سے دیکھ کر وہ پڑھتے تھے اس اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام کی امامت درست ہے اور نوافل میں جیسے تراویح وغیرہ کلام اللہ دیکھ کر پڑھنا امام کو درست ہے یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کِتَابُ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ

۱- بَابُ مَاجَآءَ فِی صَلٰوۃِ اللَّیْلِ (تہجد کا بیان)

۱- عَنْ : عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنِ امْرِءٍ تَکُوْنُ لَہٗ صَلٰوۃٌ بِلَیْلٍ یَغْلِبُہٗ عَلَیْھَا نَوْمٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ صَلٰوتِہٖ وَکَانَ نَوْمُہٗ عَلَیْہِ صَدَقَۃً ❊ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ : عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو نماز کرے ہمیشہ رات کو پھر غالب آجائے اس پر نیند[ف۱] مگر یہ کہ اللہ جل جلالہٗ لکھے گا اسکے لئے ثواب نماز کا اور سونا اُس کا صدقہ ہوگا[ف۲]

ف۱ : یعنی نیند کی وجہ سے اُٹھ نہ سکے یا اُٹھے لیکن نماز نہ پڑھ سکے (باجی) ف۲ یعنی نماز جو روز پڑھا کرتا ہے لیکن اُس رات نہ پڑھ سکا نیند کے باعث سے تو اُس نماز کے صدقہ سے اللہ جل جلالہٗ سونے کا حساب نہ لے گا اور نماز کا ثواب لکھ دے گا۔

۲- عَنْ : عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُھُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ ❊ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پاؤں میرے آپ کے سامنے تھے پس جب آپ سجدہ کرتے تھے آپ دبا دیتے تھے مجھ کو سو سمیٹ لیتی تھی میں پاؤں اپنے پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا دیتی تھی میں پاؤں اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھروں میں اُن دنوں چراغ نہ تھے۔

۳- عَنْ : عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ ❊ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے نماز میں تو سو رہے یہاں تک کہ نیند بھر جائے کیونکہ اگر نماز پڑھے گا اونگھتے ہوئے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہے اور اپنے تئیں بُرا بولنے لگے۔

ف : یعنی دُعا کے عوض بد دعا کرے کیونکہ نیند میں آدمی کو ہوش نہیں ہوتا تو نیکی برباد گناہ لازم ہو۔

۴- عَنْ : اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ حَکِیْمٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ امْرَأَۃً مِّنَ اللَّیْلِ تُصَلِّیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ ھٰذِہِ الْحَوْلَآءُ بِنْتُ تُوَیْتٍ لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَکَرِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ حَتّٰی عَرَفْتُ الْکَرَاھِیَۃَ فِیْ وَجْھِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا

ترجمہ : اسمٰعیل بن ابی حکیم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سُنا ذکر ایک عورت کا جو نماز پڑھا کرتی تھی رات بھر تو پوچھا کہ کون ہے یہ عورت کہا لوگوں نے یہ حولاء ہے بیٹی تویت کی نہیں سوتی ہے رات کو تو بُرا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر یہاں تک کہ معلوم ہوئی ناراضگی آپ کے چہرے سے پھر فرمایا آپ نے خداوند کریم نہیں بیزار ہوتا تمہاری بیزاری تک اُتنا عمل کرو

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم عن عائشہؓ) جس کی طاقت رکھو۔

ف: یعنی اللہ تعالےٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے جس قدر تم عمل کرتے جاؤ گے وہ ثواب دیتا جائے گا لیکن تم کو چاہیے کہ طاقت کے موافق جہاں تک جی لگے عبادت کرو اور جی نہ لگے اور دل بیزار ہو تو ایسی عبادت کس کام آئے گی۔ غرض یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ ثواب دینے سے تھک نہ جائے گا بلکہ بندہ عمل کرتے کرتے تھک جائے گا اور دل اُس کا اُچاٹ ہو جائے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت مبالغہ کرنا عبادت میں اور نفس کو مطلق چین نہ دینا جیسا بعضے جاہل درویش کیا کرتے ہیں کچھ اچھی بات نہیں ہے عمدہ وہی ہے جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا آپ رات کو سوتے بھی اور عبادت بھی کرتے روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے عورتوں سے صحبت بھی کرتے، کھاتے پیتے اچھے کپڑے پہنتے خوشبو لگاتے۔

۵۔ عَنْ: اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ؕ

ترجمہ: اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑھتے جتنا اللہ کو منظور ہوتا پھر جب اخیر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے نماز کے لئے اور کہتے اُن سے نماز نماز پھر پڑھتے اس آیت کو اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور صبر کر اس کے لئے ہم نہیں مانگتے تجھ سے روٹی بلکہ ہم کھلاتے ہیں تجھ کو اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری سے ہے۔

۶۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ يُكْرَهُ النَّوْمُ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيْثُ بَعْدَهَا ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے مکروہ ہے سونا عشاء کی نماز سے پہلے اور باتیں کرنا بعد نماز عشاء کے۔

ف: اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۷۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا حضرت عمر بن الخطاب سے فرماتے تھے نماز نفل رات اور دن کی دو دو رکعتیں ہیں سلام پھیرے ہر دو رکعتوں کے بعد۔

ف: زرقانی نے کہا کہ اس حدیث سے رد ہو گیا اہل کوفہ پر جو کہتے ہیں دس یا آٹھ یا چھ یا چار رکعتیں نفل ایک سلام سے درست ہیں اور ابن عمر نے روایت کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور قبل عصر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں (زرقانی) کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۲۔ بَابُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوِتْرِ (وتر کا بیان)

۸۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ؛ (اخرجہ مسلم)

ایک رکعت اُن میں سے وتر کی ہوتی تو جب فارغ ہوتے آپ لیٹ جاتے داہنی کروٹ پر۔

ف : اکثر اصحاب نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ لیٹ جاتے آپ بعد سُنتوں فجر کے داہنی کروٹ پر یہاں تک کہ آتا مؤذن واسطے تکبیر کے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر کی ایک رکعت بھی پڑھنا درست ہے۔ محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں بہت دلیلوں سے رد کیا ہے اُن لوگوں پر جو کہتے ہیں وتر تین رکعت سے کم پڑھنا درست نہیں ہے اور بیان کیا ہے کہ احادیث صحیحہ اور افعال اجلائے صحابہ سے وتر کی ایک رکعت اور تین رکعت اور پانچ رکعت اور سات رکعت پڑھنا ایک سلام سے اور دو سلام سے ثابت ہے اور یہی حق ہے۔

۹۔ عَنْ : أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ؛ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ : ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کیونکر تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں تو کہا حضرت عائشہ نے نہیں زیادہ کرتے تھے آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر پڑھتے تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ اُن کی خوبی اور طول کا حال پھر پڑھتے تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ اُن کی خوبی اور طول کا حال پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے پوچھا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے کے آگے تو فرمایا اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

ف : یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ ظاہر میں سو جاتے لیکن دل ہوشیار رہتا اسی واسطے سو کر اُٹھتے اور وضو نہ کرتے پھر نماز پڑھتے۔ یہ جو حضرت عائشہ نے چاروں رکعتوں کا حال بیان کیا اس سے یہ مراد ہے کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے بلکہ اُن کے حُسن اور طول اور ترتیب کا حال بیان فرمایا کیونکہ روایت کیا عروہ نے عائشہ سے کہ آپ سلام پھیرتے تھے ہر دو رکعتوں کے بعد اور فرمایا آپ نے صلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى اور محال ہے کہ قول آپ کا مخالف ہو فعل کے۔ (زرقانی)

۱۰۔ عَنْ : عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ؛ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ : عائشہ اُم المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے رات کو تیرہ رکعتیں پھر جب اذان سُنتے صبح کی تو پڑھ لیتے دو رکعتیں ہلکی پھلکی۔

ف : یہ پہلی روایت کے خلاف ہے مگر شاید حضرت عائشہ نے عشا کی سُنتوں کو بھی اس میں ملا لیا کیونکہ آپ اُن کو گھر میں پڑھا کرتے تھے یا تہجد کے شروع میں پڑھتے۔ (زرقانی)

۱۱۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً

ترجمہ : عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

رات رہے اپنی خالہ میمونہ کے پاس جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابن عباس نے پس لیٹا میں بستر کے عرض کی طرف اور آپؐ اور آپؐ کی بی بی لیٹے بستر کے طول میں پس سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوئی یا کچھ پہلے یا کچھ بعد اُس کے جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بیٹھے آپ اور ملنے لگے آنکھیں اپنے ہاتھ سے پھر پڑھیں دس آیتیں اخیر کی سورۂ آل عمران سے (یعنے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ سے اخیر سورت تک پھر گئے آپ ایک مشک پاس جو لٹک رہی تھی اور وضو کیا اُس سے اچھی طرح پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس نے کہا میں بھی اُٹھ کھڑا ہوا اور جیسا آپؐ نے کیا ویسا ہی میں نے بھی کیا تو جب میں آپ کے پاس گیا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر پڑھیں آپ نے دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے جب مؤذن آیا تو دو رکعتیں ہلکی پڑھیں پھر باہر نکلے اور نماز پڑھی صبح کی۔

ف: آپ نے نماز کے اندر ابن عباس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اُن کے کان ملے پیار سے تاکہ وہ اندھیری رات میں گھبرائیں نہیں تو سب تیرہ ۱۳ رکعتیں ہوئیں۔ بارہ تہجد کی ایک وتر کی۔

۱۲۔ **عَنْ**: زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ اللَّيْلَةَ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَةً أَوْ فُسْطَاطَهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَتِلْكَ ثَلٰثُ عَشْرَةَ رَكْعَةً ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو کہا زید نے کہ تکیہ لگایا میں نے آپ کے مکان کی چوکھٹ پر یا گھر پر جو بالوں سے ڈھپا ہوا تھا پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پڑھیں دو رکعتیں بہت لمبی بہت لمبی پھر پڑھیں دو رکعتیں اُن سے کچھ کم پھر پڑھیں دو رکعتیں اُن سے کچھ کم پھر پڑھیں دو رکعتیں اُن سے کچھ کم پھر پڑھیں اُن سے دو رکعتیں کچھ کم پھر پڑھیں اُن سے دو رکعتیں کچھ کم پھر ایک رکعت وتر کی پڑھی سب تیرہ رکعتیں پڑھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳- باب الامر بالوتر

۱۳- **عن** : عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو تو فرمایا آپ نے رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور جب ڈر ہو صبح ہونے کا پڑھ لے ایک رکعت جو طاق کر دے اس کی نماز کو ۔

ف : وہی ایک رکعت وتر ہے محمد بن نصر مروزی نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پڑھو وتر کی تین رکعتیں تاکہ مشابہت ہو مغرب کی نماز سے صحیح کیا اس حدیث کو حاکم نے اور روایت کیا محمد بن نصر مروزی اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابوہریرہ سے مرفوعاً مانند اس کے اور طریقہ سے اور اسناد اس کا شیخین کی شرط پر ہے اور روایت کیا مروزی نے اور نسائی نے ابن عباس اور عائشہ سے کہ مکروہ ہے تین رکعتیں وتر پڑھنا اور سلیمان بن یسار سے بھی ایسا ہی مروی ہے تاکہ مشابہت نہ ہو نفل فرض کے اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہم نے کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی نہیں پائی جس سے وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا ثابت ہوں ہاں تین رکعتیں پڑھنا ثابت ہے اس سے باطل ہو گیا قول ان لوگوں کا جو کہتے ہیں اجماع کیا صحابہ نے کہ وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا چاہئے اور طول کیا محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں اور بہت اچھی طرح رد کیا وتر کے واجب ہونے کو اور ثابت کیا یہ امر کہ وتر سنت ہے اور کہا کہ ابوحنیفہ نے جو اس کے وجوب کو اختیار کیا ہے اس حدیث سے کہ زیادہ کی اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز اور وہ وتر ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے باوجود اس کے اس سے وجوب نہیں نکلتا پھر ابن المبارک سے نقل کیا کہ امام ابوحنیفہ علم حدیث میں یتیم تھے یعنے حدیثیں ان کو بہت کم پہنچی تھیں واللہ اعلم ۔

۱۴- **عن** : عبد اللہ بن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یکنی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاعترضت لہ وھو رائح الی المسجد فاخبرتہ بالذی قال ابو محمد قال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ ۔ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ : عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ سے جس کو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام میں جن کی کنیت ابو محمد ہے (انصاری صحابی ہیں) کہتے تھے وتر واجب ہے مخدجی نے کہا کہ میں عبادہ بن الصامت کے پاس گیا اور ابو محمد کے قول کو نقل کیا عبادہ نے کہا کہ جھوٹ کہا ابو محمد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جو فرض کیں اللہ نے اپنے بندوں پر جو شخص ان کو پڑھے گا اور ہلکا جان کر ان کو نہ چھوڑے گا تو اللہ جل جلالہ نے اس کے لئے عہد کر رکھا ہے کہ جنت میں اس کو لے جائے گا اور جو شخص ان کو چھوڑ دے گا اللہ کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے جنت میں پہنچا دے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں ہے اور نماز کے ترک کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا لیکن صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جس شخص نے نماز ترک کی قصداً وہ کافر ہو گیا امام احمد کا یہی مذہب ہے۔

۱۵۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ قُلْتُ لَهٗ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ ؕ

ترجمہ: سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں رات کو سفر میں ساتھ تھا عبداللہ بن عمر کے مکہ کی راہ میں کہا سعید نے جب مجھے ڈر ہوا صبح کا تو میں نے اونٹ پر سے اتر کر وتر پڑھا پھر اُن کو آگے بڑھ کر پا لیا تو عبداللہ بن عمر نے مجھ سے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے کہا مجھے صبح ہونے کا اندیشہ ہوا اسلئے میں نے اتر کر وتر پڑھا تو عبداللہ نے کہا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا میں نے کہا واہ کیوں نہیں کہا عبداللہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وتر پڑھتے تھے اونٹ پر۔

ف: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے جب تو اونٹ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا۔

۱۶۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ فِرَاشَهٗ اَوْتَرَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُوْتِرُ اٰخِرَ اللَّيْلِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَمَّا اَنَا فَاِذَا جِئْتُ فِرَاشِيْ اَوْتَرْتُ ؕ

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق جب سونے کو آتے اپنے بستر پر وتر پڑھ لیتے اور عمر بن الخطاب آخر رات میں وتر پڑھتے تھے بعد تہجد کے اور سعید بن المسیب نے کہا کہ میں تو جب اپنے بچھونے پر سونے کو آتا ہوں تو وتر پڑھ لیتا ہوں۔

ف: اس خوف سے کہ مبادا آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائے تو جس شخص کو اپنے جاگنے کا اعتبار نہ ہو وہ سونے کے اول وتر پڑھ لے اور جس کو اعتبار ہو وہ بعد تہجد کے اخیر رات میں پڑھے۔

۱۷۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ وَقَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمْ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے پوچھا عبداللہ بن عمر سے کیا وتر واجب ہے تو کہا عبداللہ بن عمر نے وتر ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے۔

کہا راوی تو بار بار پوچھتا تھا وہ شخص اور عبداللہ بن عمر یہی کہتے تھے وتر ادا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے۔

ف: عبداللہ بن عمر نے وتر کو واجب نہ کہا کیونکہ واجب نہ تھا اور سنت اس لئے نہ کہا کہ وہ شخص سستی نہ کرے وتر کے پڑھنے میں۔

۱۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ بی بی عائشہ فرماتی تھیں جس

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ خَشِيَ اَنْ يَّنَامَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلْيُوْتِرْ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَمَنْ رَّجَا اَنْ يَّسْتَيْقِظَ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَلْيُوْخِرْ وِتْرَهٗ ۞

شخص کو خوف ہو کہ اُس کی آنکھ نہ کھلے گی صبح تک تو وہ وتر پڑھ لے سونے سے پیشتر اور جو اُمید رکھے جاگنے کی آخر شب میں تو وہ دیر کرے وتر میں۔

۱۹۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَالسَّمَآءُ مُغَيَّمَةٌ فَخَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَّعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ تھا میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کے راستہ میں اور آسمان پر ابر چھایا ہوا تھا تو ڈرے عبداللہ بن عمر صبح ہو جانے سے پس پڑھی ایک رکعت وتر کی پھر کھل گیا ابر تو دیکھا کہ ابھی رات باقی ہے پس دوگانہ کیا اس رکعت کو ایک رکعت اور پڑھ کر پھر اُسکے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر جب خوف ہوا صبح کا تو ایک رکعت وتر پڑھی۔

ف: زرقانی نے کہا مثل اس کی مروی ہے حضرت علی اور عثمان اور ابن مسعود اور اسامہ اور عروہ اور محول اور عمرو بن میمون سے اور اکثر اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ وتر پڑھ کر پھر اُس کو توڑنا درست نہیں اور حجت ان کی قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہیں دو وتر ایک رات میں روایت کیا اس کو نسائی اور ابن خزیمہ نے بہ اسناد حسن مطلق بن علی سے مترجم کہتا ہے کہ فعل عبداللہ بن عمر کا اس حدیث کے منافی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے جو پہلی ایک رکعت وتر کی پڑھی تھی اس کو ایک رکعت پڑھ کر دوگانہ کر لیا اب نہ ہوا مگر ایک وتر جو اخیر میں انہوں نے پڑھا۔

۲۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سلام پھیرتے تھے دو رکعت وتر کی پڑھ کر اور کچھ کام ہوتا تو اُس کو کہہ دیتے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے۔

ف: سعید بن منصور نے روایت کیا بہ اسناد صحیح بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ ابن عمر نے دو رکعتیں وتر کی پڑھ کر اپنے غلام سے بات کی پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی اور طحاوی نے روایت کیا سالم سے انہوں نے باپ سے اپنے کہ وہ وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے (زرقانی)

۲۱۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ بِوَاحِدَةٍ ۞

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص وتر پڑھتے تھے بعد عشاء کے ایک رکعت۔

کہا مالک نے ہمارا عمل اس پر نہیں ہے بلکہ کم سے کم وتر کی تین رکعتیں ہیں۔

ف: دو سلام سے لیکن روایت کیا ابوداؤد اور نسائی اور صحیح کیا اس کو ابن حبان نے اور حاکم نے ابوایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ضرور ہے جو چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جو چاہے تین رکعتیں پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت پڑھے پھر جب احادیث صحیحہ ناطق ہیں اس پر کہ ایک رکعت وتر کی پڑھنا درست ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ نادرست ہے مگر جو غافل ہو ان احادیث سے کہا مالک نے جو شخص وتر پڑھ لے اول شب میں پھر سو کر اُٹھے اور نماز نفل پڑھنا چاہے تو دو دو رکعتیں مجھے پڑھنا پسند ہے ف بعد ان رکعتوں کے وتر دوبارہ نہ پڑھے البتہ اگر ایک رکعت ان نوافل کے پہلے پڑھ کر وتر کا دوگانہ پورا کر دے تو بعد ان نوافل کے پھر وتر پڑھ لے جیسا عبداللہ سے ثابت ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴-بَابُ الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَجْرِ (وتر پڑھنا بعد فجر ہو جانے کے)

۲۲- عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ لِخَادِمِهٖ اُنْظُرْ مَا صَنَعَ النَّاسُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَذَهَبَ الْخَادِمُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدِ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَاَوْتَرَ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ ۞

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سو رہے پھر جاگے تو جاگے تو کہا آپ نے خادم سے دیکھ لوگ کیا کر رہے ہیں اور اُن دنوں میں عبداللہ بن عباس کی بصارت جاتی رہی تھی سو گیا خادم پھر آیا اور کہا کہ لوگ پڑھ چکے صبح کی نماز تو کھڑے ہوئے عبداللہ بن عباس اور وتر پڑھا پھر نماز پڑھی صبح کی۔

ف: اس اثر سے ثابت ہوا کہ وتر بعد طلوع فجر کے پڑھ سکتے ہیں جب تک نماز نہ پڑھی ہو صبح کی۔ (زرقانی)

۲۳- عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَدْ اَوْتَرُوْا بَعْدَ الْفَجْرِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس اور عبادہ بن الصامت اور قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے وتر پڑھا بعد فجر ہو جانے کے۔

۲۴- عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُبَالِيْ لَوْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ وَاَنَا اُوْتِرُ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مجھے کچھ ڈر نہیں ہے اگر میں وتر پڑھتا ہوں اور تکبیر ہو جائے صبح کی نماز کی۔

۲۵- عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ يَؤُمُّ قَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًا اِلَى الصُّبْحِ فَاَقَامَ الْمُؤَذِّنُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَاَسْكَتَهٗ عُبَادَةُ حَتّٰى اَوْتَرَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامت امامت کرتے تھے ایک قوم کی تو نکلے ایک روز صبح کی نماز کے لئے اور مؤذن نے تکبیر کہی پس خاموش کیا عبادہ نے مؤذن کو یہاں تک کہ وتر پڑھا پھر نماز پڑھائی صبح کی۔

۲۶- عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ لِلصُّبْحِ اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ يَشُكُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ ۞

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن القاسم سے روایت ہے کہ سنا انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ کہتے تھے میں وتر پڑھتا ہوں اور سنا کرتا ہوں تکبیر صبح کی یا وتر پڑھتا ہوں بعد فجر کے شک ہے عبدالرحمٰن کو کس طرح کہا انہوں نے۔

۲۷- عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اِنِّيْ لَاُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ ۞

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن قاسم نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں وتر پڑھتا ہوں بعد فجر ہو جانے کے۔

کہا مالک نے بعد فجر ہو جانے کے وہ شخص وتر پڑھے جو سو گیا ہو اور وتر نہ پڑھا ہو لیکن کسی شخص کو قصداً یہ بات درست نہیں کہ وتر بعد فجر ہو جانے کے پڑھے۔

ف: ورنہ وتر مکروہ ہوگا صحیح ابن خزیمہ میں ابوسعید سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص صبح کرے اور وتر نہ پڑھے تو اُس کا وتر نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوگا اور یہ محمول ہے اُس شخص پر جو قصداً ترک کرے وتر کو یہاں تک کہ صبح ہو جائے یعنی نہ ہوگا کیونکہ جو وقت اختیاری تھا اُس کو فوت کرے وقت ضروری میں ڈال دیا اسلئے کہ ابو داؤد نے ابی سعید سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص بھول جائے وتر کو یا سو جائے اُس سے تو پڑھ لے اُس کو جب یاد آئے وہ یعنی جب تک صبح کی نماز نہ پڑھی ہو اور ایک طائفہ نے کہا اُن میں سے طاؤس ہیں کہ قضا کرلے وتر کی بعد طلوع آفتاب کے اور عطا اور اوزاعی نے کہا کہ قضا کرے اگرچہ آفتاب نکل آئے غروب تک اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ قضا کرے دوسری رات تک اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہر حال میں قضا کرلے اور اکثر علماء نے اُن میں سے مالک ہیں یہ کہا ہے کہ وتر کی قضا نہ کرے بعد میں صبح کی نماز کے محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں پائی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے وتر کی قضا پڑھی یا حکم کیا اوروں کو قضا پڑھنے کا اور جس شخص نے یہ گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قضا کی تھی وتر کی جب صبح کی نماز قضا ہوئی تھی آپ کی وادی میں تو اُس نے غلطی کی۔ (زرقانی)

۵۔ بابُ مَاجَآءَ فِی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ (صبح کی سُنتوں کا بیان)

۲۸۔ عَنْ: حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنِ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ ۞ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ جب اذان ہو چکتی صبح کی تو پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی جماعت کھڑی ہونے سے پیشتر۔

۲۹۔ عَنْ: عَائِشَةَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُخَفِّفُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَقَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَمْ لَا ۞ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے فجر کی سنتوں کو یہاں تک کہ میں کہتی تھی سورۂ فاتحہ بھی پڑھی آپ نے یا نہیں۔

ف: اس حدیث کی بنا پر امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ فجر کی سُنتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پر قناعت کرے یعنی بعد فاتحہ کے سورت نہ پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک سورۃ پڑھے اور یہی صواب ہے کیونکہ روایت کیا مسلم نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر کی سُنتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص اور ترمذی نے اور نسائی نے ابن عمر سے اور ابن مسعود سے ایسا ہی روایت کیا اور بزار نے انس سے مثل اس کے نقل کیا اور ابن حبان نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو رکعتوں کو قبل فجر کے اور فرماتے تھے کیا اچھی ہیں دو سورتیں جو پڑھی جاتی ہیں ان رکعتوں میں کافرون اور قل ہو اللہ احد۔

۳۰۔ عَنْ: اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَةَ فَقَامُوْا یُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلٰوتَانِ مَعًا اَصَلٰوتَانِ مَعًا وَذٰلِکَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ۞

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ لوگوں نے تکبیر سُنی تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگے سُنتوں کو تب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا دو دو نمازیں ایک ساتھ کیا دو دو نمازیں ایک ساتھ اور فرمایا آپ نے یہ صبح کی نماز میں اُن دو رکعتوں میں جو پڑھی جاتی قبل نماز صبح کے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: اس حدیث سے تو صراحتہً یہ امر معلوم ہو گیا کہ فجر کی سنتوں کو نہ پڑھنا چاہیئے جب فرض کی تکبیر ہو اگرچہ جماعت کے ملنے کی اُمید ہو اسی طرح اور سنتوں کو بھی ترک کرنا چاہیئے تکبیر ہونے وقت کیونکہ روایت کیا مسلم اور اصحاب سُنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھی جائے سوا فرض کے۔ ابن عدی کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے پوچھا فجر کی دو سنتوں کو فرمایا نہ فجر کی دو رکعتیں یعنے وہ بھی نہ پڑھی جائیں زرقانی نے کہا کہ ابن عدی کی سند حسن ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک فجر کی دو سنتیں پڑھ لینا چاہیئے اگر جماعت کے ملنے کی اُمید ہو مگر اسکی کوئی دلیل جو قابل اعتماد کے ہو پائی نہیں گئی وہ جو بعض روایات میں اِلَّا رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ کا استثنا منقول ہے۔ موضوع اور باطل ہے۔

۳۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر کے فوت ہو گئیں سنتیں فجر کی تو پڑھ لیں انہوں نے بعد آفتاب نکلنے کے۔

۳۲۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعَ ابْنُ عُمَرَ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

ف: ترمذی نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو وہ پڑھ لے بعد آفتاب نکلنے کے ابن عبدالبر نے کہا ان احادیث سے سنت مؤکدہ ہونا فجر کی دو رکعتوں کا ثابت ہوتا ہے اور شافعی اور عطا اور عمرو بن دینار نے جائز رکھی ہے قضا پڑھنی سنتوں کی فجر کے بعد سلام پھیرنے امام کے فرض نماز سے اور مالک اور اکثر علماء نے اس کا انکار کیا ہے کیونکہ منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے بعد فجر کے یہاں تک کہ نکلے آفتاب زرقانی نے کہا کہ شافعی کی دلیل حدیث ہے عمرو بن قیس کی ہے کہ دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پڑھ رہا ہے بعد صبح کے دو رکعتیں سو فرمایا آپ نے نماز صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں وہ شخص بولا کہ میں نے سنتیں نہیں پڑھی تھیں اسلئے اب پڑھ لیں پس چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

كِتَابُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

۱۔ بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ

(نماز جماعت کی فضیلت کا بیان)

ف: علامہ ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے اس امر میں، کہ جماعت سے نماز پڑھنا فرض ہے یا سنت ہے تو عطا بن ابی رباح اور حسن بصری اور ابوعمر اور اوزاعی اور ابوثور اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ جماعت واجب ہے اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک سنت ہے پھر بیان کیں بارہ دلیلیں احادیث اور اجماع صحابہ سے اوپر وجوب جماعت کے بہرحال جماعت ایک امر عظیم ہے اگر بے عذر ترک کرے گا تو بعضوں کے نزدیک نماز ہی نہ ہوگی مگر یہ ضروری نہیں کہ جماعت مسجد ہی میں ہو بلکہ گھر میں بھی اگر جماعت سے پڑھ لے تو کافی ہے اور ایک روایت میں امام احمد سے گھر میں بھی جماعت بدون عذر کے درست نہیں ہے۔

۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلی نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ۔

۲۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی افضل ہے اکیلے نماز پڑھتے سے پچیس حصہ۔

ف: یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہیں کیونکہ جب جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہوگی تو پچیس درجہ ضرور افضل ہوگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ درجہ حصہ سے کچھ کم ہے تو پچیس حصہ کے ستائیس درجے ہوں گے۔

۳۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے قصد کیا کہ حکم کروں لکڑیاں توڑ کر جلانے کا پھر حکم کروں میں نماز کا اور اذان ہو پھر حکم کروں ایک شخص کو امامت کا اور وہ امامت کرے پھر جاؤں میں پیچھے سے اُن لوگوں کے پاس جو نہیں آئے جماعت میں اور جلا دوں ان کے گھروں کو قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کسی کو اُن میں سے معلوم ہو جائے کہ ایک ہڈی عمدہ گوشت کی یا دو کھر بکری کے اچھے ملیں گے تو ضرور آئے عشا کی جماعت میں۔

ف: اس حدیث سے جماعت کی بہت تاکید ثابت ہوئی کیونکہ جماعت میں حاضر نہ ہونے کی سزا آپ نے یہ تجویز کی کہ مکان اُن کے جلا دئے جائیں اور اُن کے گھر ویران کر دئے جائیں امام ہمام ابن القیم علیہ الرحمۃ نے اس کی بڑی تفصیل کتاب الصلوٰۃ میں بیان کی ہے جس کو شوق ہو دیکھے۔

۴۔ عَنْ: بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوتُكُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ۞ (اخرجہ البخاری مرفوعا ومسلم)

ترجمہ: بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے کہا افضل نماز وہ ہے جو گھروں میں پڑھی جائے مگر فرض۔

ف: کہ اس کا مسجد میں جماعت سے پڑھنا ضرور ہے بخاری مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے زید بن ثابت سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے خَيْرُ صَلٰوتِكُمْ صَلٰوتُكُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا صَلٰوةَ الْفَرِيْضَةِ۔

۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ (عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت کا بیان)

۵۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقوں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

شُهُوْدُ الْعِشَآءِ وَالصُّبْحِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَهُمَا اَوْ نَحْوَهٗذَا ؛

درمیان میں یہ فرق ہے کہ وہ صبح اور عشاء کی جماعت میں نہیں آسکتے یا مثل اس کے کچھ کہا۔

۶۔ عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جا رہا تھا راہ میں اُس نے ایک کانٹا پایا تو اُس کو ہٹا دیا پس راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ اُس سے تو بخشدیا اُس کو اور فرمایا آپ نے شہید پانچ قسم کے لوگ ہیں جو طاعون (ایک پھوڑا ہوتا ہے بغل میں) سے مر جائے یا دستوں سے یا ڈوب جائے یا مکان گر کر مر جائے یا اللہ جل جلالہٗ کی راہ میں شہید ہو جائے۔

ف: علماء نے کہا کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ امام مالک اس حدیث کو اس باب میں کیوں لائے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ جب کانٹے دُور کرنے کا یہ ثواب ہو کہ گناہ بخش دئے جائیں اور جنت میں جائے تو عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو نہایت شاق ہے کسقدر ثواب ہوگا مگر یہ توجیہ دوسری حدیث جس میں شہیدوں کا ذکر ہے چل نہیں سکتی اور حق یہ ہے کہ مقصود اصلی حدیث اخیر یعنے لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ہے مگر امام نے بیان کیا ان احادیث کو جیسا سُنا تھا وَقَالَ اَيْضًا لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ ترجمہ اور بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانیں لوگ جو کچھ ثواب ہے اذان میں اور صف اوّل میں پھر نہ پائیں اس کو بغیر قُرعہ کے البتہ قُرعہ ڈالیں اُس پر اور اگر جانیں جو کچھ ثواب ہے نماز کے اول وقت پڑھنے میں البتہ جلدی کریں طرف اُس کی اور اگر جانیں جو کچھ ثواب ہے عشا اور صبح کی جماعت میں حاضر ہونے کا البتہ آئیں گھسٹتے ہوئے گھٹنوں اور کہنیوں پر۔ ف: یہ اخیر کی حدیث موطا کے مشہور نسخوں میں نہیں پائی جاتی۔ زرقانی نے کہا کہ شاید عبید اللہ بن یحییٰ نے یہ خیال کیا کہ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے پس اس کا ذکر کرنا بے حاصل ہے اسلئے چھوڑ دیا لیکن ابن وضاح کی روایت میں یحییٰ بن یحییٰ سے یہ حدیث موجود ہے اور اس باب سے اصل مقصود اس حدیث کا ذکر ہے۔

۷۔ عَنْ : اَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَآءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِی الْجَمَاعَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً ؛

ترجمہ: ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں اور عمر بن الخطاب گئے بازار کو اور گھر سلیمان کا بازار اور مسجد کے بیچ میں سو ملی اُن کو شفا ماں سلیمان کی تو پوچھا حضرت عمر نے شفا سے کہ میں نے نہیں دیکھا سلیمان کو صبح کی نماز میں تو کہا شفا نے کہ وہ رات کو نماز پڑھتے رہے اسلئے اُن کی آنکھیں لگ گئیں تب فرمایا حضرت عمر نے البتہ مجھے صبح کی جماعت میں حاضر ہونا رات کی عبادت سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۔ عَنْ : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلٰی صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَرَاٰی اَهْلَ الْمَسْجِدِ قَلِیْلًا فَاضْطَجَعَ فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ النَّاسَ اَنْ یَّکْثُرُوْا فَاَتَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ فَجَلَسَ اِلَیْهِ فَسَاَلَهٗ مَنْ هُوَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَیْلَةٍ وَمَنْ شَهِدَ الصُّبْحَ فَکَاَنَّمَا قَامَ لَیْلَةً ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہے کہ عثمان بن عفانؓ آئے مسجد میں نماز عشا کے لئے تو دیکھا کہ لوگ کم ہیں تو لیٹ رہے مسجد کے اخیر میں انتظار کرتے تھے لوگوں کے جمع ہونے کا پس آئے ابن ابی عمرہ اور بیٹھے عثمان کے پاس پس پوچھا عثمان نے کہ کون ہو تم بیان کیا اُن سے ابن ابی عمرہ نے نام اپنا پھر پوچھا عثمان نے کہ کتنا قرآن تم کو یاد ہے تو بیان کیا انہوں نے پھر فرمایا حضرت عثمان نے اُن سے جو شخص حاضر ہو عشاء کی جماعت میں تو گویا اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جو حاضر ہو صبح کی جماعت میں تو گویا اُس نے ساری رات عبادت کی۔

ف: مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں حضرت عثمان نے بیان کیا کہ یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

۳۔ بَابُ اِعَادَةِ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ (امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان)

۹۔ عَنْ : مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ مِحْجَنِ الدِّیْلِیِّ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ جَالِسٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ لَمْ یُصَلِّ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰکِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ ۞ (اخرجہ النسائی)

ترجمہ: محجن بن ابی محجن سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے میں اذان ہوئی نماز کی تو اُٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھ کر آئے تو دیکھا کہ محجن وہیں بیٹھے ہیں تب فرمایا اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں تم نے نماز نہیں پڑھی سب لوگوں کے ساتھ کیا تم مسلمان نہیں ہو کہا محجن نے کیوں نہیں یا رسول اللہ بلکہ میں پڑھ چکا تھا نماز اپنے گھر میں تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو آئے مسجد میں تو نماز پڑھ لوگوں کے ساتھ اگرچہ تو پڑھ چکا ہو۔

ف: اس حدیث کو بخاری نے ادب مفرد میں اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا عبداللہ بن سرجسؓ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھ لے کوئی تم میں سے اپنے گھر میں پھر جائے مسجد کو اور لوگ نماز پڑھیں تو پڑھے ساتھ اُن کے وہ (نفل) ہو جائے گی۔

۱۰۔ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ اُدْرِکُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّیْ مَعَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَیَّتُهُمَا

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبداللہ بن عمر سے کہ میں نماز پڑھ لیتا ہوں اپنے گھر میں پھر پاتا ہوں جماعت کو ساتھ امام کے کیا پھر پڑھوں ساتھ امام کے کہا عبداللہ بن عمر نے ہاں کہا اس شخص نے پس دو نمازوں میں کونسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ اَوَ ذٰلِكَ اِلَیْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ یَجْعَلُ اَیَّتَهُمَا شَآءَ ۔

نماز کو فرض سمجھوں اور کس کو نفل تو جواب دیا عبداللہ بن عمر نے کہ تجھ کو اس سے کیا مطلب یہ تو اللہ جل جلالہٗ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض کر دے جس کو چاہے نفل کر دے۔

ف: اُوپر کی حدیث سے جس کو طبرانی نے روایت کیا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ پہلی فرض ہوگی اور دوسری نفل اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور بعضوں کے نزدیک دوسری نماز فرض ہوگی اور عبداللہ بن عمر کا جواب بہت اچھا ہے میرے نزدیک۔

۱۱۔ عَنْ: یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ اٰتِی الْمَسْجِدَ فَاَجِدُ الْاِمَامَ یُصَلِّیْ اَفَاُصَلِّیْ مَعَهٗ فَقَالَ سَعِیْدٌ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ فَاَیَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ فَقَالَ لَهٗ سَعِیْدٌ اَوَ اَنْتَ تَجْعَلُهَا اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے میں نماز پڑھ لیتا ہوں اپنے گھر میں پھر آتا ہوں مسجد میں سو پاتا ہوں امام کو نماز پڑھتا ہوا کیا پھر پڑھوں اسکے ساتھ نماز کہا سعید نے ہاں تو کہا اُس شخص نے پھر کس نماز کو فرض سمجھوں کہا سعید نے تو فرض اور نفل کر سکتا ہے یہ کام اللہ جل جلالہٗ کا ہے۔

۱۲۔ عَنْ: رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ اٰتِی الْمَسْجِدَ فَاَجِدُ الْاِمَامَ یُصَلِّیْ اَفَاُصَلِّیْ مَعَهٗ فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ نَعَمْ صَلِّ مَعَهٗ فَاِنَّ مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَاِنَّ لَهٗ سَهْمَ جَمْعٍ اَوْ مِثْلَ سَهْمِ جَمْعٍ ۔

ترجمہ: ایک شخص سے جو بنی اسد کے قبیلہ سے تھا روایت ہے کہ اُس نے پوچھا ابوایوب انصاری سے تو کہا کہ میں نماز پڑھ لیتا ہوں گھر میں پھر آتا ہوں مسجد میں تو پاتا ہوں امام کو نماز پڑھتے ہوئے کیا نماز پڑھ لوں دوبارہ ساتھ امام کے کہا ابوایوب نے ہاں جو ایسا کرے گا اس کو ثواب جماعت کا ملے گا یا مثل ثواب جماعت کے یا اس کو لشکر اسلام کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا یعنے غازی کا ثواب پائے گا یا اس کو مزدلفہ میں رہنے کا ثواب ملے گا یا اُس کو دوہرا ثواب ملے گا ایک اکیلے نماز پڑھنے کا دوسری جماعت سے نماز پڑھنے کا۔

ف: اس حدیث کو ابوداؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (زرقانی)

۱۳۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا یُعِیْدُ لَهُمَا ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص نماز پڑھ لے مغرب یا صبح کی پھر پائے ان دونوں جماعتوں کو تو دوبارہ نہ پڑھے۔

کہا مالک نے جو شخص نماز پڑھ لے اکیلے پھر پائے نماز کو ساتھ امام کے تو دوبارہ پڑھ لینے میں کچھ حرج نہیں ہے مگر مغرب کی نماز کیونکہ وہ دوبارہ پڑھنے میں طاق نہ رہے گی بلکہ تین دوگانہ ہو جائیں گے۔

ف: امام محمد نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ مغرب دوبارہ پڑھنے سے نفل ہوگی اور نفل کی طاق رکعتیں مشروع نہیں ہیں مگر اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ امام کی قراءت کے بعد ایک رکعت اور کھڑے ہو کر پڑھ لے بعض علماء کے نزدیک فجر اور عصر کی نماز کو بھی دوبارہ نہ پڑھے اسلئے کہ فجر کی اور عصر کی نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مطلق ہے ہر نماز کو دوبارہ پڑھ سکتا ہے بلکہ خاص صبح کی نماز میں ایک حدیث تصریح سے موجود ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

جس کو روایت کیا ابوداؤد نے یزید بن الاسود سے کہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں تو نماز پڑھی میں نے آپ کے ساتھ صبح کی تو جب نماز پڑھ چکے آپ دیکھا دو شخصوں کو انہوں نے نماز نہیں پڑھی آپ کے ساتھ تو پوچھا آپ نے کیوں تم نے نماز نہیں پڑھی ساتھ ہمارے انہوں نے جواب دیا ہم پڑھ چکے تھے اپنے ڈیروں میں فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو جب تم پڑھ چکو نماز اپنے ڈیروں میں پھر آؤ مسجد میں تو نماز پڑھو امام کے ساتھ وہ نفل ہو جائیگی (زرقانی)

۴- بَابُ الْعَمَلِ فِي صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ (جماعت سے نماز پڑھنے کا بیان)

۱۴- عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑھائے کوئی تم میں سے تو چاہیئے کہ تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بیمار اور ضعیف اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلے پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے۔

ف: تخفیف سے یہ غرض ہے کہ موافق سنت کے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اُس طرح پڑھائے اور ارکان کو بخوبی ادا کرے۔ علامہ ابن القیم نے اس کی تحقیق خوب بیان کی ہے جس کا جی چاہے اُن کی کتاب الصلوٰۃ کو ملاحظہ کرے۔

۱۵- عَنْ: نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ قُمْتُ وَرَآءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ غَيْرِيْ فَخَالَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِيَدِهٖ فَجَعَلَنِيْ حِذَاءَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ میں کھڑا ہوا نماز کو ساتھ عبداللہ بن عمر کے اور کوئی نہ تھا سوا میرے تو پیچھے سے پکڑ کے عبداللہ نے مجھے اپنی داہنی طرف برابر کھڑا کیا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک ہی مقتدی ہو امام کے ساتھ تو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو۔

۱۶- عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِالْعُقَيْقِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَنَهَاهُ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص امامت کرتا تھا لوگوں کی عقیق میں (ایک موضع ہے مدینہ میں) تو منع کروا بھیجا امامت سے اس کو عمر بن عبدالعزیز نے۔

کہا مالک نے منع کروا بھیجا اُس کو امامت سے اس لئے کہ اُس کا باپ معلوم نہ ہوتا تھا۔

ف: یعنی وہ ولد الزنا تھا اور ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے امام محمد نے کتاب الآثار میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ اعرابی اور ولد الزنا اور غلام اگر قرأت جانتا ہو تو اُس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔

۵- بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَهُوَ جَالِسٌ (امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا)

۱۷- عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ایک گھوڑے پر پس گر پڑے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْاَیْمَنُ فَصَلّٰی صَلٰوۃً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَھُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّیْنَا وَرَآءَہٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ ۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

اُس پر سے تو چل گیا داہنا جانب آپ کا پس نماز پڑھی آپ نے بیٹھ کر اور نماز پڑھی ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر پھر جب فارغ ہوئے آپ نماز سے تو فرمایا کہ امام اسلئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام سر اُٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

ف: امام احمد اور اسحٰق کا یہی مذہب ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر امام کو عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں۔ شافعی نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے بہ دلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی (محلی) بظاہر یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کی حدیث کے جو بعد اسکے ہے اور صورت تطبیق کی یہ ہے کہ انس کی روایت میں اختصار ہے گویا کہ انس نے وہی حال بیان کیا ہے جو بعد میں امر بالجلوس کے قرار پایا۔ (زرقانی)

۱۸۔ عَنْ: عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ شَاکٍ فَصَلّٰی جَالِسًا وَصَلّٰی وَرَآءَہٗ قَوْمٌ قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری سے بیٹھ کر اور لوگوں نے کھڑے ہو کر پڑھنا شروع کیا تب اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہ بیٹھ جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا امام اسلئے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے تو جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تم بھی سر اُٹھاؤ اور جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۹۔ عَنْ: عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ مَرَضِہٖ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ اَبَا بَکْرٍ وَّھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاسْتَاْخَرَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ کَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے مرض موت میں سو آئے مسجد میں اور پایا ابوبکر کو نماز پڑھا رہے تھے کھڑے ہو کر تو پیچھے ہٹنا چاہا حضرت ابوبکرؓ نے پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور بیٹھ گئے آپ برابر پہلو میں ابوبکر کے تو ابوبکر حضرت کی نماز کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابوبکر کی پیروی کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ بطور مکبر کے ہو گئے بوجہ ضعف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سب مقتدیوں کو نہ پہنچتی اس واسطے ابوبکر زور سے تکبیر کہتے فی الحقیقت امام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس حدیث کو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی امام احمد اور اسحٰق نسخ کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر پڑھنا چاہئے اگرچہ وہ قیام پر قادر ہوں امام احمد نے کہا کہ ایسا ہی کیا چار صحابیوں نے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ جابر اور ابوہریرہ اور اسید بن حضیر اور قیس بن قہد ہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصلی کو اشارہ کر دینا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام بدل جائے تو نماز میں خلل نہیں ہوتا۔

۶- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

(کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان بیٹھ کر پڑھنے سے)

۲۰- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ ۞ (اخرجہ مسلم والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے بہ نسبت کھڑے ہو کر پڑھنے کے۔

ف: یعنی نفل نماز کو اگر بیٹھ کر ادا کرے گا اور کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو آدھا ثواب ہوگا لیکن فرض بیٹھ کر پڑھنا اسی صورت میں درست ہے جب کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔

۲۱- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ نَالَنَا وَبَاءٌ مِّنْ وَعْكِهَا شَدِيْدٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ سُبْحَتِهِمْ قُعُوْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ ۞

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب آئے ہم مدینہ میں تو بخار وبائی بہت سخت ہو گیا ہم کو پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس اور وہ نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ نے جو بیٹھ کر پڑھے گا اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ (نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان)

۲۲- عَنْ: حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ

ترجمہ: حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی مگر وفات سے ایک سال پہلے آپ نفل بیٹھ کر پڑھتے اور سورت کو اس قدر خوبی سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ بڑی سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَطْوَلَ مِنْهَا ؛ (اخرجہ مسلم)

بڑی ہو جاتی۔

۲۳۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ رَكَعَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کبھی نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے مگر جب سن آپ کا زیادہ ہو گیا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے جب بھی تیس یا چالیس آیتیں رکوع سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھ لیتے پھر رکوع کرتے۔

ف: یعنی پہلے بیٹھ کر پڑھنا شروع کرتے جب رکوع قریب ہوتا تو کچھ آیتیں کھڑے ہو کر پڑھ لیتے پھر رکوع کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں بیٹھنے سے کھڑے ہو جانا درست ہے اسی طرح کھڑے سے بیٹھ جانا بھی درست ہے۔

۲۴۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو پڑھا کرتے کلام اللہ کو بیٹھے بیٹھے جب تیس یا چالیس آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو کر اُن کو پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

۲۵۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَا يُصَلِّيَانِ النَّافِلَةَ وَهُمَا مُحْتَبِيَانِ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا عروہ بن الزبیر اور سعید بن المسیب سے کہ وہ نفل نماز پڑھتے بیٹھ کر دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے اور سرین زمین سے لگا کر۔

ف: نفل نماز میں بیٹھنے کی کوئی صورت خاص مقرر نہیں جس طرح بیٹھے خواہ نماز فرض کے قعدہ کی طرح یا چار زانو یا سرین پر۔ دارقطنی نے روایت کیا عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چار زانو بیٹھ کر۔ قاضی عبدالوہاب نے کہا کہ یہی صورت افضل ہے۔

۸۔ بَابُ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (نماز وسطیٰ کا بیان)

۲۶۔ عَنْ : اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا ثُمَّ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

ترجمہ: ابو یونس سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھ کو ام المومنین حضرت عائشہ نے کلام کے لکھنے کا اور کہا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو۔ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ الآیہ تو مجھ سے خبر کر دینا پس جب پہنچا میں اس آیت کو تو خبر دے دی میں نے اُن کو کہا انہوں نے یوں لکھو حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر یعنی محافظت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ (اخرجہ مسلم)

کرو نمازوں پر اور وسطیٰ نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا عائشہ نے کہ میں نے سنا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز نہیں ہے لیکن یہ روایت یوں بھی آئی ہے والصلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر بغیر واو عطف کے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عطف تفسیری ہے۔ نووی نے کہا کہ احادیث صحیحہ اس امر پر ناطق ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک ظہر کی نماز اور بعضوں کے نزدیک مغرب کی اور بعضوں کے نزدیک عشا کی اور بعضوں کے نزدیک جمعہ کی اور بعضوں کے نزدیک وتر کی اور بعضوں کے نزدیک عیدین کی لیکن ان سب اقوال میں صحیح یہ ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے اور یہی مذہب ہے حنابلہ اور حنفیہ کا پھر یہ قول کہ صبح کی نماز ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور مالکیہ کا بعضوں نے کہا ہے صلوٰۃ وسطیٰ ہر شخص کی نسبت مختلف ہے۔ جو شخص جس نماز میں سستی کرتا ہے اور وہ اس پر شاق ہوتی ہے اسکے حق میں وہی وسطیٰ ہے اور مصلحت صلوٰۃ وسطیٰ کی پوشیدہ رکھنے میں وہی ہے جو سابقہ جمعہ اور شبقدر کے مخفی رکھنے میں ہے تاکہ لوگ نماز کی محافظت کو لازم جانیں۔

۲۷۔ عَنْ: عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۞ (هٰذا الحديث رواه مالك موقوفا)

ترجمہ: عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ میں کلام اللہ لکھتا تھا حضرت ام المومنین حفصہ کے واسطے تو کہا انہوں نے جب تم اس آیت کو پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ تو مجھے اطلاع کرنا پس جب پہنچا میں اس آیت پر خبر کی میں نے ان کو تو لکھوایا انہوں نے اس طرح حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ اور خاموش۔

۲۸۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ يَرْبُوْعٍ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ ۞ (رواه ابوداؤد عنه مرفوعا)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا زید بن ثابت سے کہتے تھے صلوٰۃ الوسطیٰ ظہر کی نماز ہے۔

۲۹۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا حضرت علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس سے وہ دونوں صاحب فرماتے تھے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اور قول حضرت علی اور عبداللہ بن عباس کا سب روایتوں میں مجھے زیادہ پسند ہے۔

۹۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ (ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان)

۳۰۔ عَنْ: عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: عمرو بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں لپیٹے تھے آپ اُس کو اور دونوں کنارے اُسکے دونوں کندھوں پر تھے حضرت اُم سلمہ کے گھر میں۔

ف: دونوں کنارے اُس کے دونوں کندھوں پر تھے اس سے یہ مطلب ہے کہ ایک کنارہ آپ نے داہنے ہاتھ کے نیچے سے لے کر بائیں کندھے پر ڈال لیا اور دوسرا کنارہ بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے کر داہنے کندھے پر ڈال لیا اس کو زبان عربی میں توشیح اور اضطباع بھی کہتے ہیں۔

۳۱۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز درست ہے ایک کپڑے میں فرمایا آپ نے کیا تم میں ہر کسی کو دو کپڑے ملتے ہیں۔

ف: یعنی ہر شخص کے پاس دو کپڑے نہیں ہوتے اور نماز پڑھنا فرض ہے پھر خواہ مخواہ ایک کپڑے سے پڑھے گا اس سے معلوم ہو گیا کہ ایک کپڑے سے پڑھنا درست ہے۔

۳۲۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ تَفْعَلُ اَنْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَاِنَّ ثِيَابِيْ لَعَلَى الْمِشْجَبِ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ پوچھے گئے ابوہریرہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے تو کہا درست ہے پس کہا گیا اُن سے کیا تم بھی ایسا کرتے ہو جواب دیا ہاں میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں باوجود اس بات کے کہ میرے کپڑے تپائی پر رکھے ہوتے ہیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود کپڑے موجود ہونے کے ایک کپڑے سے نماز درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ دو کپڑوں سے پڑھے خصوصاً مسجدوں میں جانا اچھے کپڑے پہن کر اولیٰ ہے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی لو زینت اپنی ہر مسجد میں جاتے وقت۔

۳۳۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبداللہ انصاری نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں۔

ف: روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور زیادہ کیا کہ جابر نے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں اور ایک روایت میں ہے کہ جابر نے نماز پڑھی ایک تہ بند میں اور کپڑے اُن کے تپائی پر رکھے ہوئے تھے پس بولا ایک شخص کیا تم نماز پڑھتے ہو ایک تہ بند میں۔ جابر نے جواب دیا کہ میں نے یہ امر اسلئے کیا تھا کہ تجھ سا بے وقوف مجھے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے کس کے پاس دو کپڑے تھے۔ (زرقانی)

۳۴۔ عَنْ: رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ ۞

ترجمہ: ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم نماز پڑھتے تھے صرف کرتہ پہن کر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۵۰ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ ثَوْبَيْنِ فَلْيُصَلِّ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ فَاِنْ كَانَ الثَّوْبُ قَصِيْرًا فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ پائے دو کپڑے تو نماز پڑھے ایک کپڑا لپیٹ کر اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کی تہ بند کرے۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص نماز پڑھے ایک قمیص میں تو اس کو چاہیئے کہ اپنے مونڈھوں پر کوئی کپڑا ڈال لے۔

ف: کیونکہ بخاری نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑا پہن کر مونڈھے کھول کر قمیص سے مراد اس مقام میں شاید وہ قمیص ہے جس میں باہیں نہیں ہوتیں مثل صدریہ کے بنایا جاتا ہے اسلئے مونڈھے چھپانے کا حکم کیا یا وہ قمیص جس کے چاک مونڈھے پر ہوں اور چھپ نہ سکتے ہوں۔

۱۰۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَرْاَةِ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ

(عورت کی نماز فقط کرتے اور سربندھن میں ہو جانے کا بیان)

ف: اس باب میں مجاہد کے قول کا رد منظور ہے انہوں نے کہا کہ عورت کی نماز چار کپڑوں سے کم میں نہیں ہو سکتی ایک کرتہ دوسرے خمار جس کو سربندھن کہتے ہیں تیسرے ازار چوتھے دوپٹہ ابن منذر نے کہا کہ جمہور علما کے نزدیک عورت کو کرتہ اور سربندھن ہونا ضرور ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ اس کا تمام بدن اور سر نماز میں چھپا رہے پس اگر ایک ہی کپڑا اسقدر بڑا ہو کہ سر سمیت سارا بدن ڈھپ جائے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (زرقانی)

۳۶ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت اُمّ المومنین عائشہ نماز پڑھتی تھیں کرتہ اور سربندھن میں۔

ف: مگر وہ کرتہ اتنا لمبا ہوتا تھا جس سے سارا بدن ڈھپ جاتا تھا یہاں تک کہ پاؤں بھی ڈھپے رہتے تھے جیسا کہ آگے کی حدیث میں آتا ہے۔

۳۷ عَنْ: اُمِّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تُصَلِّيْ فِيْهِ الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ اِذَا غَيَّبَتْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا (اخرجہ ابوداؤد موقوفاً)

ترجمہ: ام حرام سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا حضرت اُم سلمہ سے کہ عورت کسقدر کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے تو جواب دیا کہ خمار اور کرتہ میں مگر وہ کرتہ ایسا لمبا ہو کہ اس سے پاؤں ڈھپ جائیں۔

۳۸ عَنْ: عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ وَكَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ ۔

ترجمہ: عبیداللہ خولانی جو لے پالک تھے حضرت میمونہ ام المومنین رضؓ کے اُن سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نماز پڑھتی تھیں کرتہ اور خمار یعنی سربندھن میں اور ازار نہیں پہنی ہوتی تھیں۔

۳۹ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً اِسْتَفْتَتْهُ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے ایک عورت نے پوچھا کہ ازار

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَتْ اِنَّ الْمِنْطَقَ يَشُقُّ عَلَيَّ اَفَاُصَلِّيْ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا ۞

باندھنا دشوار ہوتا ہے مجھ کو کیا نماز پڑھ لوں کرتہ اور سر بندھن میں۔ جواب دیا عروہ نے کہ ہاں جب کرتہ خوب بڑا ہو۔

ف: یعنے اس قدر نیچا کہ پاؤں کی پشت چھپی رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا سارا بدن ستر ہے سوا منہ اور دونوں کف کے اور یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پاؤں کی پشت بھی کھلی رہے تو نماز ہو جائیگی۔ (مصفی)

کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر

ابواب الجمع بین الصلوتین فی الحضر والسفر

(دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان سفر اور حضر میں)

۱۔ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ سَفَرِهٖ اِلٰى تَبُوْكَ ۞

ترجمہ: اعرج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے ظہر اور عصر کو سفر تبوک میں۔

ف: تبوک ایک مقام کا نام ہے جہاں پر لڑائی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے۔ زرقانی نے کہا کہ جمع دو طرح کا ہوگا ایک جمع تقدیم اور دوسرے جمع تاخیر جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں عصر پڑھ لے اور جمع تاخیر یہ کہ عصر کے وقت میں ظہر پڑھے اسی طرح مغرب اور عشا میں جمع تقدیم یہ ہے کہ مغرب کے وقت میں عشاء بھی پڑھ لے اور جمع تاخیر یہ ہے کہ عشاء کے وقت میں مغرب پڑھے ابو داؤد نے کہا اکثر حدیثیں جمع تاخیر پر دلالت کرتی ہیں اور جمع تقدیم میں کوئی حدیث قائم نہیں پائی گئی مگر ترمذی اور احمد اور ابن حبان کی روایت میں معاذ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر تبوک میں جب کوچ کرتے قبل زوال آفتاب کے تو جمع تاخیر کرتے اور جب کوچ کرتے بعد زوال آفتاب کے تو جمع تقدیم کرتے اور احمد نے ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے مرفوعاً لیکن اس کی اسناد میں ضعف ہے اور بیہقی نے بہ اسناد صحیح ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا جمع تقدیم کو علماء کے اس مقام میں بہت مذاہب ہیں حنفیہ کا یہ قول ہے کہ جمع بالکل درست نہیں ہے مگر عرفات میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کا جمع میں اور شافعی کے نزدیک مسافر کو جمع درست ہے اسی طرح جب پانی برستا ہو اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک سفر اور مطر اور مرض میں جمع درست ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک حضر میں بھی حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لئے جمع کرنا درست ہے بشرطیکہ عادت اس کی نہ کرلے اور یہی مختار ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا۔

۲۔ عَنْ: مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ صحابہ نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک کے سال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو پس ایک دن تاخیر کی ظہر کی پھر نکل کر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھا پھر داخل ہوئے ایک مقام میں پھر وہاں سے نکل کر مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا پھر فرمایا کہ کل اگر خدا چاہے تو تم پہنچ جاؤ گے تبوک کے چشمہ پر سو تم ہرگز نہ پہنچو

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَيْنَ تَبُوْكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّنَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ غَرَفُوْا بِأَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ إِلَيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيْرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا ۔ (اخرجہ مسلم)

گے یہاں تک کہ دن چڑھ جائے گا اگر تم میں سے کوئی اُس چشمہ پر پہنچے تو اس میں کا پانی نہ چھوئے جب تک میں نہ آؤں پھر پہنچے ہم اُس چشمہ پر اور ہم سے آگے دو شخص وہاں پہنچ چکے تھے اور چشمہ میں کچھ تھوڑا سا پانی چمک رہا تھا پس پوچھا اُن دونوں شخصوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چھوا تم نے اُس کا پانی بولے ہاں سو خفا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن دونوں پر سخت کہا اُن کو اور جو منظور تھا اللہ کو وہ کہا اُن سے پھر لوگوں نے چُلّوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی چشمہ سے نکال کر ایک برتن میں اکٹھا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ اور ہاتھ دونوں اُس میں دھو کر وہ پانی پھر اُس چشمہ میں ڈال دیا پس چشمہ خوب بھر کر بہنے لگا سو پیا لوگوں نے پانی اور پلایا جانوروں کو بعد اس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اے معاذ اگر زندگی تیری زیادہ ہو تو دیکھے گا تو یہ پانی بھر دے گا باغوں کو۔

ف: یہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچ ہوئی معاذ نے اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ اُس کا پانی باغوں میں بھرا جاتا تھا۔ ابن وضاح نے کہا کہ میں نے خود جا کر اُس مقام کو دیکھا چشمہ کے گرد تمام باغ سرسبز ہونے لگے اور شاید قیامت تک ایسا ہی رہے۔

۳۔ عَنْ: نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا سفر میں منظور ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشاء کو۔

۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ أُرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِيْ مَطَرٍ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ پڑھیں ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ایک ساتھ (یعنے جمع کیا اُنکو) اور مغرب اور عشا ایک ساتھ (یعنے جمع کیا اُنکو) بغیر خوف اور بغیر سفر کے امام مالک نے کہا کہ میرے نزدیک شاید یہ واقعہ بارش کے وقت ہوگا۔

ف: یہ خیال امام مالک کا صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ صحیح مسلم اور اصحاب سُنن کی روایت میں مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ موجود ہے یہی حدیث دلیل ہے محققین اہل حدیث کی اس باب میں کہ جمع کرنا ظہر اور مغرب اور عشاء کا حضر میں حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لئے درست ہے اگرچہ ائمہ اربعہ اس کے خلاف ہیں پھر جب حدیث صحیح موجود ہو تو خلاف ائمہ اربعہ بلکہ سارے جہان کے ائمہ اور علماء

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا ضرر نہیں کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطا نہیں ہو سکتی اور سارے جہان کے مولوی اور علماء خطا کر سکتے ہیں بعض لوگوں نے اس کے خلاف میں جو استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمع کیا دو نمازوں میں سو اس نے ایک کبیرہ گناہ کیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ استدلال بالکل نادرست ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے بہ اجماع محدثین پھر کیونکر معارض ہوگی حدیث صحیح کے۔

۵۔ **عَنْ** : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَآءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جمع کر لیتے حاکموں کے ساتھ مغرب اور عشاء میں بارش کے وقت۔

۶۔ **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اَلَمْ تَرَ اِلٰى صَلٰوةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ۞

ترجمہ: ابن شہاب نے پوچھا سالم بن عبداللہ بن عمر سے کیا سفر میں ظہر اور عصر جمع کی جائیں بولے کچھ حرج نہیں ہے کیا تم نے عرفات میں نہیں دیکھا ظہر اور عصر کو جمع کرتے ہیں۔

۷۔ **عَنْ** : عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسِيْرَ يَوْمَهٗ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسِيْرَ لَيْلَهٗ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ ۞

ترجمہ: امام زین العابدین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن کو چلنا چاہتے ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے اور جب رات کو چلنا چاہتے مغرب اور عشا کو جمع کر لیتے۔

ف: بعض حنفیہ نے اس جمع کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مراد جمع سے جمع صوری ہے نہ حقیقی یعنے ظہر کی تاخیر کرنا اس قدر کہ جب نماز ظہر کی پڑھ لیں تو عصر کا وقت ہو جائے پھر عصر پڑھ لیں تو صورۃً یعنی ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نمازوں کا جمع ہوا مگر نفس الامر اور حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک نماز اپنے وقت میں ہے لیکن یہ توجیہ مردود ہے اس لئے کہ جمع مشروع ہوا ہے واسطے آسانی اور رفع حرج کے چنانچہ ابن عباس سے جب سوال ہوا اس کا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع سے یہ قصد کیا کہ میری اُمت کو حرج نہ ہو اور جمع صوری میں تو بڑی دِقّت اور نہایت حرج ہے کیونکہ اول و آخر وقت کا کسی کو آسانی سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ سوائے اخص الخواص کے بہت خواص اور تمام عوام اس کی دریافت سے عاجز ہیں۔

۲۔ بَابُ قَصْرِ الصَّلٰوةِ (سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان)

عَنْ : اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَصَلٰوةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ

ترجمہ: امیہ بن عبداللہ نے پوچھا عبداللہ بن عمر سے کہ ہم پاتے ہیں خوف کی نماز اور حضر کی نماز کو قرآن میں اور نہیں پاتے ہیں ہم سفر کی نماز کو قرآن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اے بھتیجے میرے اللہ جل جلالہٗ نے بھیجا ہماری طرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَعَالٰی بَعَثَ اِلَیْنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَیْئًا فَاِنَّا نَفْعَلُ کَمَا رَاَیْنَاہُ یَفْعَلُ ؛ (اخرجہ النسائی وابن ماجۃ)

وقت میں کہ ہم کچھ نہ جانتے تھے پس کرتے ہیں ہم جس طرح ہم نے دیکھا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے۔

ف : یعنی کلام اللہ میں قصر کا ذکر موجود ہے لیکن اسی شرط سے جب خوف ہو کفار کا اور بغیر خوف کے سفر میں قصر کرنے کا کلام اللہ میں ذکر نہیں ہے یہ حدیث ثابت ہے مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے یہ صدقہ ہے اللہ کا قبول کرو اس کو اور ابن عباس نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے بیچ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور ہم امن سے تھے کسی طرح کا خوف نہ تھا۔

۹۔ عَنْ : عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے نمازیں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں حضر اور سفر میں بعد اُسکے سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔

ف : بخاری کی روایت میں ہے کہ نماز پہلے دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو چار ہو گئیں اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حضر اور سفر میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں لیکن جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور اطمینان ہو گیا تو حضر کی نماز میں دو دو رکعتیں اور بڑھا دی گئیں اور فجر کی نماز اپنے حال پر رہی تا کہ اُس میں قرأت طول کی جائے اور مغرب کی نماز اپنے حال پر رہی کیونکہ وہ وتر ہے دن کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں چار رکعتیں پوری پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ اصل سفر کی نماز دو ہی رکعتیں مشروع ہوئی ہیں اور بعض ائمہ کے نزدیک سفر میں قصر کرنا رخصت ہے اور تمام کرنا افضل ہے۔ (زرقانی)

۱۰۔ عَنْ : یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ مَا اَشَدَّ مَا رَاَیْتُ اَبَاکَ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَالِمٌ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ بِذَاتِ الْجَیْشِ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ بِالْعَقِیْقِ ؛

ترجمہ : یحییٰ بن سعید نے کہا سالم بن عبد اللہ سے کہ تم نے اپنے باپ کو کہاں تک دیر کرتے دیکھا مغرب کی نماز میں سفر میں سالم نے کہا آفتاب ڈوب گیا تھا اور ہم اُس وقت ذات الجیش میں تھے پھر نماز پڑھی مغرب کی عقیق میں۔

ف : حالانکہ ذات الجیش سے عقیق بارہ میل ہے اور ابن وضاح نے کہا سات میل ہے اور ابن وہب نے کہا چھ میل ہے بہرحال مغرب کو دیر کر کے عشاء کے وقت میں عشاء کے ساتھ پڑھا۔ اس سے جمع کرنا سفر میں ثابت ہوا۔

۳۔ بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ قَصْرُ الصَّلٰوۃِ (قصر کی مسافت کا بیان)

علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں بعض کہتے ہیں دو دن کی راہ میں قصر کرنا چاہیئے بعض کہتے ہیں ایک دن کی راہ میں بعض کہتے ہیں تین دن کی راہ میں مگر محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جس کو عرف عام میں سفر کہیں اُس میں قصر کرنا چاہیئے اور جس کو سفر نہ کہیں اس میں قصر نہ کیا جائے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مدت خاص تصریح اس باب میں منقول نہیں ہے اور وہ جو حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل مکہ نہ قصر کرو تم نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا چار بُرد سے کم میں تو یہ حدیث ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہیں ہے روایت کیا اس کو دار قطنی اور ابن ابی شیبہ نے اور اللہ جل جلالہٗ کا کلام وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ مطلق ہے شامل ہے ہر قسم کے سفر کو واللہ اعلم۔

۱۱۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلٰوۃَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب مدینہ سے نکلتے مکہ کو حج یا عمرہ کے لئے تو قصر کرتے نماز کا ذوالحلیفہ سے۔

ف: ذوالحلیفہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چھ میل پر وہی میقات ہے اہل مدینہ کا۔

۱۲۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَکِبَ اِلٰی رِیْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسِیْرِہٖ ذٰلِکَ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے باپ عبداللہ بن عمر مدینہ سے سوار ہوئے ریم کو جانے کے لئے تو قصر کیا نماز کو راہ میں۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ریم مدینہ سے چار بُرد کے فاصلے پر ہے۔

ف: برد برید کی جمع ہے ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کا تو چار برید کے اڑتالیس ۴۸ میل ہوئے اور اڑتالیس ۴۸ میل کے چوبیس ۲۴ کوس ہوتے ہیں جو ہندوستان کی دو منزلیں ہوئیں اس سے دو منزل کی مسافت میں قصر کرنا ثابت ہوتا ہے۔

۱۳۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَکِبَ اِلٰی ذَاتِ النَّصْبِ فَقَصَرَ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسِیْرِہٖ ذٰلِکَ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سوار ہوئے مدینہ سے ذات النصب کو تو قصر کیا نماز کو راہ میں۔

کہا مالک نے ذات النصب مدینہ سے چار بُرد ہوگا۔

۱۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُسَافِرُ اِلٰی خَیْبَرَ فَیَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سفر کرتے تھے مدینہ سے خیبر کا تو قصر کرتے تھے نماز کا۔

ف: مدینہ سے خیبر ۹۶ میل ہے عبدالرزاق نے نافع سے روایت کیا کہ ادنی مسافت قصر کی اس قدر تھی عبداللہ بن عمر کے نزدیک۔ (زرقانی)

۱۵۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسِیْرِہِ الْیَوْمَ التَّامَّ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر قصر کرتے تھے نماز کا پورے ایک دن کی مسافت میں۔

۱۶۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّہٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِیْدَ فَلَا یَقْصُرُ ۔

ترجمہ: نافع سفر کرتے تھے عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک برید کا تو نہیں قصر کرتے تھے نماز کا۔

۱۷۔ عَنْ: مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالطَّائِفِ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَعُسْفَانَ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس قصر کرتے تھے نماز کا اسقدر مسافت میں جتنے مکہ اور طائف کے بیچ میں ہے اور جتنے مکہ اور عسفان کے بیچ میں ہے اور جتنے مکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَكَّةَ وَجُدَّةَ ؛ اور جدہ کے بیچ میں ہے۔

کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت پسند ہے مجھے قصر کے باب میں اور یہ سب مسافتیں چار چار برد کی ہونگی۔

کہا مالک نے نہ قصر کرے مسافر نماز کا جب تک نکل نہ جائے آبادی سے شہر کے اور نہ ترک کرے قصر کو جب تک آبادی میں شہر کی داخل نہ ہو یا اس کے قریب نہ ہو جائے۔

ف: زرقانی نے کہا کہ یہ امر اجماعی ہے لیکن جب سفر کو نکلنے لگے تو قصر کہاں سے شروع کرے۔ اس میں اختلاف ہے۔ بعض سلف نے یہ کہا ہے کہ جب ارادہ سفر کا کرلے تو اپنے گھر سے قصر کرسکتا ہے ابن منذر نے اس کو رد کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جتنی روایتیں ہیں سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد مدینہ کے باہر ہو جانے کے آپ نے قصر کیا۔

۴- بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ اِذَا لَمْ يُجْمِعْ مُكْثًا

(مسافر جب نیت اقامت کی نہ کرے اور یونہی ٹھہر جائے تو قصر کرنیکا بیان)

۱۸- عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ مَالَمْ اُجْمِعْ مُكْثًا وَاِنْ حَبَسَنِيْ ذٰلِكَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً ؛

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے میں نماز قصر کیا کرتا ہوں جب تک نیت نہیں کرتا اقامت کی اگرچہ بارہ راتوں تک پڑا رہوں۔

ف: ترمذی نے کہا اجماع کیا اہل علم نے کہ اگر مسافر نیت اقامت کی نہ کرے مگر کسی باعث سے ٹھہر جائے تو وہ قصر کیا کرے اگرچہ کئی سال اسی طرح گزر جائیں۔

۱۹- عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فَيُصَلِّيْهَا بِصَلٰوتِهٖ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں دس رات تک ٹھہرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے مگر جب امام کیساتھ پڑھتے تو پوری پڑھ لیتے۔

۵- بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ اِذَا اَجْمَعَ مُكْثًا

(مسافر جب نیت اقامت کی کرے تو اس کا بیان)

۲۰- عَنْ: عَطَآءِ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنْ اَجْمَعَ اِقَامَةَ اَرْبَعِ لَيَالٍ وَّهُوَ مُسَافِرٌ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص نیت کرے چار رات کے رہنے کی تو وہ پورا پڑھے نماز کو۔

کہا مالک نے مجھے یہ پسند ہے۔

ف: اور شافعی اور ابوثور اور داؤد اور ایک جماعت علماء کا یہی مذہب ہے دلیل اُن کی حدیث ہے۔ علاء بن حضرمی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے ارکان حج کے مکہ میں تین دن اس سے معلوم ہوا کہ اگر چار دن ٹھہرے گا تو مکہ کا مقیم ہو جائے گا اور مہاجرین مدینہ کو اس زمانے میں مکہ کی اقامت درست نہ تھی۔ ثوری اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک پندرہ روز کی اقامت کی نیت نہ کرے قصر کرتا رہے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر اور ابن عباس سے طحاوی

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے کہا کہ مخالفت ان دونوں صحابہ کی اور صحابیوں کی جانب سے ثابت نہیں ہے تو ضرور ہے عمل کرنا ان کے قول پر۔ امام محمد نے موطا میں کہا کہ ہم اس روایت سعید بن المسیب سے جو مالک نے نقل کی ہے اخذ نہیں کرتے بلکہ ہمارے نزدیک جب تک مسافر پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے قصر کئے جائے اور یہی قول ہے ابن عمر اور ابن المسیب کا۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ ابن عمر جب پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کرتے تو نماز پوری پڑھتے (محلی و زرقانی) **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے قیدی کی نماز کا تو جواب دیا کہ قیدی مثل مقیم کے نماز پڑھے مگر جب مسافر ہو تو قصر کرے۔

۶۔ بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ وَرَآءَ اِمَامٍ

(مسافر کا امام ہونا یا امام کے پیچھے نماز پڑھنا)

۲۱۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب جب مدینہ سے مکہ آئے تو جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیتے پھر کہتے اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔

ف: ترمذی نے اس حدیث کو مرفوعاً عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ میں تو آپ نے اقامت کی مکہ میں اٹھارہ راتوں تک نہیں پڑھتے تھے آپ مگر دو رکعتیں پھر فرما دیتے تھے اے شہر والو تم پڑھ لو چار رکعتیں کیونکہ ہم مسافر ہیں۔ زرقانی نے کہا کہ اسناد اس کی ضعیف ہے۔

۲۲۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ وَرَآءَ الْاِمَامِ بِمِنًى اَرْبَعًا فَاِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے منا میں چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جب اکیلے پڑھتے تھے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۲۳۔ **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا ۞

ترجمہ: صفوان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر عیادت کرنے آئے عبداللہ بن صفوان کے پاس تو دو رکعتیں پڑھائیں پھر جب انہوں نے سلام پھیرا ہم اٹھے اور پورا کیا نماز کو۔

۷۔ بَابُ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي السَّفَرِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى الدَّآبَّةِ

(سفر میں رات اور دن کو نفل پڑھنے کا بیان اور جانور پر نماز پڑھنے کا بیان)

۲۴۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اِلَّا مِنْ خَوْفِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سفر میں فرض کے ساتھ نفل نہیں پڑھتے تھے نہ آگے فرض کے نہ بعد فرض کے مگر رات کو زمین پر اتر کے اور کبھی اونٹ ہی پر نفل پڑھتے تھے اگرچہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْاَرْضِ وَعَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ ؛ منہ اونٹ کا قبلہ کی طرف نہ ہوتا۔

ف: صحیح مسلم میں حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ہوا مکہ کی راہ میں تو ظہر کی دو رکعتیں فرض کی پڑھ کر چلے آئے اور ہم بھی اُن کے ساتھ چلے آئے پھر دیکھا لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پوچھا کیا پڑھتے ہیں لوگوں نے کہا سنت پڑھتے ہیں۔ ابن عمر نے کہا کہ میں ساتھ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے ان میں سے کوئی دو رکعتوں فرض سے زیادہ نہ پڑھتا تھا پھر اس آیت کو پڑھا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ زرقانی نے کہا کہ بعض احادیث میں کبھی کبھی نفل پڑھنا سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ابوداؤد و ترمذی نے براء بن عازب سے روایت کیا کہ میں نے اٹھارہ سفر کئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی ترک نہیں کی آپ نے دو رکعتیں سنت کی قبل ظہر کے اور تمام سلف سے جواز سنتوں کے پڑھنے کا سفر میں ثابت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے مشائخ کا طریقہ سفر میں یہ ہے کہ سوا فجر کی سنتوں اور ایک رکعت وتر کے کوئی سنت نہیں پڑھتے بلکہ صرف فرض پڑھ لیتے ہیں اور ظہر عصر اور مغرب عشاء کو جمع کرتے ہیں کبھی جمع تقدیم کبھی جمع تاخیر رضی اللہ عنہم۔

۲۵۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانُوْا يَتَنَفَّلُوْنَ فِي السَّفَرِ ؛ ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن الزبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن نفل پڑھا کرتے تھے سفر میں۔

کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے سفر میں نفل پڑھنے کا تو جواب دیا کہ کچھ قباحت نہیں ہے اور بعض اہل علم سے مجھے پہنچا ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے سفر میں۔

۲۶۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى ابْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ؛ ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنے بیٹے عبیداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پھر کچھ انکار نہ کرتے تھے اُن پر۔

ف: اس اثر سے جواز ثابت ہوا اور اس میں کسی کو کلام نہیں ہے غرض ہماری اولویت سے ہے۔

۲۷۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ ؛ (اخرجہ مسلم) ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے گدھے پر اور رُخ آپ کا خیبر کی جانب تھا۔

ف: رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے تھے۔ (زرقانی)

۲۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم) ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اونٹ پر سفر میں جس طرف اونٹ کا منہ ہوتا تھا اُسی طرف اپنا منہ کرتے تھے عبداللہ بن دینار نے کہا کہ عبداللہ بن عمر بھی ایسا کرتے تھے۔

ف: یعنے نفل نماز پڑھتے تھے اسلئے کہ فرض بغیر عذر کے سواری پر درست نہیں ہیں اوپر کی حدیث میں عبداللہ بن عمر نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سفر میں فرض پر زیادہ نہ کرتے تھے اس سے یہ غرض ہے کہ نوافل کو زمین پر نہیں پڑھتے تھے بلکہ اونٹ پر یا سواری پر پڑھ لیتے تھے پس اب وہ روایت اس روایت کی مخالف نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

۲۹۔ **عَنْ** : یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِیْ سَفَرٍ وَّهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰی غَیْرِ الْقِبْلَةِ یَرْكَعُ وَیَسْجُدُ اِیْمَاءً مِّنْ غَیْرِ اَنْ یَّضَعَ وَجْهَهٗ عَلٰی شَیْءٍ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت انس کو نماز پڑھتے تھے سفر میں گدھے پر اور منہ اُن کا قبلہ کی طرف نہ تھا رکوع اور سجدہ اشارہ سے کر لیتے تھے بغیر اس امر کے کہ منہ اپنا کسی چیز پر رکھیں۔

ف: بخاری و مسلم نے زیادہ کیا کہ انس کہتے تھے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں نہ کرتا۔

۸۔ بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی

(چاشت کی نماز کا بیان جسکو اشراق کی نماز بھی کہتے ہیں وقت اُسکا آفتاب کے بلند ہونے سے دوپہر تک ہے)

۳۰۔ **عَنْ** : اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: اُم ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں ایک کپڑا اوڑھ کر۔

۳۱۔ **عَنْ** : اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَقَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًی ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: اُم ہانی سے روایت ہے کہ میں گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال فتح ہوا مکہ تو پایا میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے اور فاطمہ بیٹی آپ کی چھپائے ہوئے تھیں آپ کو ایک کپڑے سے کہا اُم ہانی نے سلام کیا میں نے آپ کو تو پوچھا آپ نے کون ہے میں نے کہا اُم ہانی بیٹی ابوطالب کی تب فرمایا آپ نے خوشی ہو اُم ہانی کو پھر جب فارغ ہوئے آپ غسل سے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑا پہن کر جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی علی کہتے ہیں میں مار ڈالوں گا اُس شخص کو جس کو تو نے پناہ دی ہے وہ شخص فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے پناہ دی اُس شخص کو جس کو تو نے پناہ دی اے اُم ہانی کہا اُم ہانی نے اُس وقت چاشت کا وقت تھا۔

ف: اس حدیث سے آٹھ رکعتیں ضحے کی معلوم ہوئیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امان دینا عورت کا صحیح ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّي لَاُسَبِّحُهَا وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ بِالشَّيْءِ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت کی پڑھتے ہوئے کبھی مگر میں پڑھتی ہوں اُس کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ ایک بات کو دوست رکھتے تھے مگر اُسکو نہیں کرتے تھے اس خوف سے کہ لوگ بھی اُس کو کرنے لگیں اور وہ فرض ہو جائے۔

ف: اور صحابہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز ضحیٰ پڑھنا ثابت ہے۔ اس صورت میں حضرت عائشہ کا نہ دیکھنا مضر نہیں کرتا چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر کو بھی اس نماز کا علم نہ تھا اور نہ وہ اُس کو پڑھتے تھے لیکن مسلم نے روایت کیا عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحیٰ کی چار رکعتیں پڑھتے تھے اور زیادہ کرتے تھے جس قدر اللہ چاہتا مگر یہ حدیث اُس حدیث کے منافی نہیں ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ضحیٰ کی نماز پڑھتے تھے پس جائز ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنی آنکھوں سے اُسے نہ دیکھا ہو مگر جس شخص نے دیکھا تھا اُس سے سُنکر پڑھنے کا حال اُن کو معلوم ہوا جب تو حضرت عائشہ نے کہا میں اس کو پڑھا کرتی ہوں اگر بالکل حضرت نے اُسے نہ پڑھا ہوتا تو حضرت عائشہ کب پڑھتیں۔

۳۳۔ عَنْ: عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِيْ اَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُنَّ ۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ نماز ضحیٰ کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتیں پھر کہتیں اگر میری ماں اور باپ جی اُٹھیں تو بھی میں ان رکعتوں کو نہ چھوڑوں

۹۔ بَابُ جَامِعِ سُبْحَةِ الضُّحٰى

۳۴۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآءِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ اُن کی نانی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کھایا آپ نے کھانا پھر فرمایا کہ کھڑے ہوتا کہ میں نماز پڑھوں تمہارے واسطے کہا انس نے پس کھڑا ہوا میں ایک بوریہ لے کر جو سیاہ ہو گیا تھا بوجہ پرانا ہونے کے تو بھگویا میں نے اُس کو پانی سے اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر اور صف باندھی میں نے اور یتیم نے پیچھے آپ کے اور بڑھیا نے پیچھے ہمارے تو پڑھائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پھر چلے گئے آپ۔

ف: یہ دعوت طلوع آفتاب کے بعد تھی اس وجہ سے یہ نماز ضحیٰ کی سمجھی گئی۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے عورت کی دعوت قبول کر لینا، پرانے فرش پر جس کی نجاست اور طہارت کا حال معلوم نہ ہو نماز پڑھ لینا، نفل نمازوں کو باجماعت پڑھنا اور ایک مرد ایک لڑکے کا پیچھے امام کے صف باندھ کر کھڑے ہونا، عورت کا مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا۔

۳۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ

ترجمہ: عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں گیا عمر بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ فَوَجَدْتُهٗ يُسَبِّحُ فَقُمْتُ وَرَآءَهٗ فَقَرَّبَنِيْ حَتّٰى جَعَلَنِيْ حِذَآءَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَمَّا جَآءَ يَرْفَأُ تَاَخَّرْتُ وَصَفَفْنَا وَرَآءَهٗ ؕ

الخطاب کے پاس گرمی کے وقت تو پایا میں نے اُن کو نفل پڑھتے ہوئے پس کھڑا ہونے لگا میں پیچھے اُن کے سو قریب کر لیا اُنہوں نے مجھ کو اور کھڑا کیا آپ نے برابر داہنی طرف بعد اُسکے جب آیا یرفا تو پیچھے ہٹ گیا میں اور صف باندھی ہم دونوں نے پیچھے حضرت عمر کے ۔

ف : یرفا حضرت عمر کے خادم کا نام تھا ۔ اس حدیث سے بھی نوافل میں امامت اور جماعت کا جائز ہونا معلوم ہوا ۔

۱۰- بَابُ التَّشْدِيْدِ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ اَحَدٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

(نمازی کے سامنے سے چلے جانے کا بیان)

۳۶ عَنْ : اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ؕ

ترجمہ : ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر کوئی جانا چاہے تو اس کو اشارہ سے منع کرے اگر نہ مانے تو پھر زور سے منع کرے اسلئے کہ وہ شیطان ہے ۔

ف : یعنے شیطان کا سا کام کرتا ہے کیونکہ باوصف منع کرنے کے بُرے کام سے باز نہیں آتا بعضوں نے کہا فَلْيُقَاتِلْهُ سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے اس سے لڑے اور جھگڑا کرے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں ہاتھ سے اشارہ کرنا درست ہے ۔

۳۷ عَنْ : اَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : ابو جہیم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گزر جانے والا سامنے سے نمازی کے کہ کتنا عذاب ہے اُس پر البتہ چالیس (دن یا مہینے یا برس) کھڑا رہے تو بہتر معلوم ہو اُس کو گزر جانے سے شک ہے اس روایت میں ابو النضر کو ۔

ف : ابن ماجہ اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ سو برس تک کھڑا رہے تو بہتر معلوم ہو اُس کو اس ایک قدم سے ۔ اس حدیث سے نمازی کے سامنے سے چلے جانے کی بڑی وعید ثابت ہوئی مگر افسوس ہے کہ اس زمانے میں لوگ اس فعل کو آسان سمجھتے ہیں علی الخصوص حرمین شریفین میں تو بلا نکیر نمازی کے سامنے سے آتے جاتے ہیں وہاں کے علماء کو بھی اس طرف توجہ نہیں ہے کہ عوام کو منع کرتے رہیں ۔

۳۸ عَنْ : عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ

ترجمہ : عطا بن یسار سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے کہا جو شخص گزرتا ہے نمازی کے سامنے سے اگر اُس کو معلوم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْ یُّخْسَفَ بِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَّمُرَّ

ہو عذاب اُس فعل کا البتہ اگر دھنس جائے زمین میں تو اچھا معلوم ہو اُس کو سامنے گزر جانے سے۔

۳۹۔ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْ اَحَدٍ وَّلَا یَدَعُ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نہیں گذرتے تھے نماز میں کسی کے سامنے سے اور نہ اپنے سامنے سے کسی کو گذرنے دیتے تھے۔

۱۱۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

(نمازی کے سامنے سے گذر جانے کی اجازت)

۴۰۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَّاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لِلنَّاسِ بِمِنًی فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور سن میرا قریب بلوغ کے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے منا میں تو گذر گیا میں تھوڑی صف کے سامنے سے پھر اُترا میں اور چھوڑ دیا گدھی کو وہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا بعد نماز کے کسی نے کچھ بُرا نہ مانا۔

ف: اس وجہ سے کہ امام کے سامنے سترہ ہوگا اور امام کا سترہ مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گدھے کا سامنے سے گذرنا نماز کو نہیں توڑتا اور ایسا ہی عورت اور سیاہ کتے کا سامنے سے گذر جانا نماز کو فاسد نہیں کرتا لیکن امام احمد کے نزدیک اگر سیاہ کُتا نمازی کے سامنے سے گذر جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴۱۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ كَانَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصُّفُوْفِ وَالصَّلٰوةُ قَائِمَةٌ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا سعد بن ابی وقاص صفوں کے سامنے سے گذر جاتے تھے نماز میں۔

کہا مالک نے میں اس فعل کو جائز جانتا ہوں اس صورت میں کہ نماز کھڑی ہو جائے اور امام تکبیر تحریمہ کہہ لے اور آدمی کو اندر جانے کی جگہ نہ ملے بغیر صفوں کے سامنے سے جاتے ہوئے۔

ف: لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ اندر جانے کی کوئی ضرورت واقع ہو مثلاً پہلی صفوں میں کچھ جگہ خالی ہو یا اور کوئی باعث ہو ورنہ جائز نہیں اِلّا اس صورت میں کہ امام کے سامنے سترہ ہو۔

۴۲۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ وَّقِّمَا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا حضرت علی سے کہتے تھے نماز کے سامنے سے کوئی چیز بھی گذر جائے مگر نماز اُس کی نہیں ٹوٹتی۔

ف: اس حدیث کو سعید بن منصور نے حضرت علی اور عثمان سے موقوفاً روایت کیا ہے (زرقانی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۳۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَمَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ نمازی کے سامنے سے کوئی چیز بھی گذر جائے مگر اُس کی نماز نہیں ٹوٹتی ۔

ف: دارقطنی نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے مگر اس کی اسناد ضعیف ہے ابوداؤد نے ابوسعید سے اور دارقطنی نے انس اور ابی امامہ سے مثل اس کی روایت کیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں جابر سے ایسا ہی اخراج کیا ہے مگر اسناد ان سب روایتوں کی ضعیف ہے یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا اور ایک قوم کے نزدیک عورت یا گدھے یا سیاہ کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ ابوذر کی حدیث میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو اپنے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر رکھ لے ورنہ توڑ دے گی نماز اس کی عورت اور گدھا اور سیاہ کتا الحدیث روایت کیا اس کو مسلم نے اور یہی مسلم نے مرفوعاً ابوہریرہ سے روایت کیا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے گذر جانے سے اور اگر سامنے کوئی چیز مثل پالان کے لکڑی کے ہو تو ان سب فسادات سے نماز بچ جاتی ہے ۔ محققین اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ حدیثیں نماز ٹوٹ جانے کی عورت اور گدھے اور کتے کے گذر جانے سے صحیح ہیں اور حدیث نہ ٹوٹنے نماز کی کسی چیز سے ضعیف ہے اس قابل نہیں کہ معارض ہو ان احادیث صحیحہ کے پس اخذ کرنا احادیث صحیحہ سے بہتر ہے علی الخصوص جبکہ اس میں احتیاط بھی ہو واللہ اعلم ۔ قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس مقام پر بہت بسط کیا ہے خلاصہ تحقیق یہ ہے کہ سیاہ کتے اور عورت حائض کے گذر جانے سے بیشک نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت غیر حائض اور کتے سے جو سیاہ نہیں ہے نماز ٹوٹنے میں کلام ہے ۔

۱۲۔ بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ (سفر میں سترہ کا بیان)

۴۴۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَتِرُ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا صَلّٰى ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر اپنے اونٹ کو سترہ بنا لیتے جب نماز پڑھتے سفر میں ۔

ف: صحیحین میں یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ۔

۴۵۔ عَنْ: هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الصَّحْرَاءِ اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اُن کے باپ نماز پڑھتے تھے صحرا میں بغیر سترہ کے ۔

ف: اس وجہ سے کہ وہاں کسی کے آنے یا گذرنے کا احتمال نہ ہوتا ایسے مقام پر سترہ لگانا بھی کچھ ضرور نہیں ہے سترہ وہاں چاہیئے جہاں کسی کے گذرنے کا احتمال ہو ۔

۱۳۔ بَابُ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ (نماز میں کنکروں کا ہٹانا)

۴۶۔ عَنْ: اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا اَهْوٰى لِيَسْجُدَ مَسَحَ الْحَصٰى لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ مَسْحًا خَفِيْفًا ۔

ترجمہ: ابوجعفر قاری سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عبداللہ بن عمر کو جب جھکتے تھے سجدہ کرنے کے لئے اور اپنے سجدہ کے مقام سے ہلکے سے کنکریوں کو ہٹا دیتے تھے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُوْلُ مَسْحُ الْحَصْبَاءِ مَسْحَةٌ وَّاحِدَةٌ وَتَرْكُهَا خَيْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ ۞ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ پہنچا اُن کو کہ ابوذر کہتے تھے کنکریوں کا ایک بار ہٹانا درست ہے اور نہ ہٹانا سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

ف: احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا کہ جب کوئی تم میں سے کھڑا ہو جائے تو رحمت اُس کے سامنے ہوتی ہے پس نہ ہٹائے کنکریوں کو اور عبدالرزاق نے ابوذر سے روایت کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کو پوچھا یہاں تک کہ کنکریاں ہٹانے کو بھی پوچھا تو آپ نے ایک بار کی اجازت دی پھر کہا چھوڑ دے اور امام احمد نے جابر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانے کو پوچھا تو آپ نے ایک بار کی اجازت دی اور کہا کہ اگر تو باز رہے اس سے تو بہتر ہے سو اونٹوں کالی آنکھ والوں سے اور جن صحابہ سے کنکریاں ہٹانا ثابت ہے وہ اُسی موقع پر ہے کہ سجدہ نہ ہو سکتا ہو اگر سجدہ ہو سکتا ہو تو نہ ہٹانا اولیٰ ہے۔

۱۴- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ (صفیں برابر کرنے کا بیان)

۴۸ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاِذَا جَاءُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ كَبَّرَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم دیتے تھے جب وہ لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئیں اُس وقت تکبیر کہتے۔

ف: ابوداؤد اور ابن خزیمہ اور حاکم نے بہ اسناد صحیح روایت کیا ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں کو اور کندھے سے کندھا ملاؤ اور بیچ میں جگہ جو خالی ہو اُس کو بند کرو اور بیچ میں خالی جگہ شیطان کے واسطے نہ چھوڑو اور بخاری نے انس سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں کو کیونکہ برابر کرنا نماز کے قائم کرنے سے ہے اور ایک روایت میں مسلم اور ابوداؤد کے ہے کہ نماز کے تتمہ سے ہے اور ایک روایت میں بخاری کے ہے کہ صفیں اپنی برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہٗ تمہارے بیچ میں پھوٹ ڈال دے گا اسی طرح بے شمار حدیثیں صفیں برابر کرنے کی تاکید میں آئی ہیں مگر افسوس ہے کہ اس زمانے میں لوگوں کو جیسا چاہئے ویسا اس کا خیال نہ رہا۔ اللہ اُن کو ہدایت کرے۔

۴۹ عَنْ : مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنَا اُكَلِّمُهٗ فِيْ اَنْ يَّفْرِضَ لِيْ فَلَمْ اَزَلْ اُكَلِّمُهٗ وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصْبَاءَ بِنَعْلَيْهِ حَتّٰى جَاءَهٗ رِجَالٌ قَدْ كَانَ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ فَقَالَ لِيْ اِسْتَوِ فِي الصَّفِّ ثُمَّ كَبَّرَ ۞

ترجمہ: مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہ تھا میں عثمان بن عفان کے ساتھ اتنے میں تکبیر ہوئی نماز کی اور میں اُن سے باتیں کرتا رہا اسلئے کہ میرا کچھ وظیفہ مقرر کریں اور وہ برابر کر رہے تھے کنکریوں کو اپنے جوتوں سے یہاں تک کہ آن پہنچے وہ لوگ جن کو صفیں برابر کرنے کے لئے مقرر کیا تھا اور انہوں نے خبر دی اُن کو اس بات کی صفیں برابر ہو گئیں تو کہا مجھ سے کہ شریک ہو جا صف میں پھر تکبیر کہی۔

ف: اِس اثر سے باتیں کرنے کا جواز تکبیر کے وقت ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام کو بعد تکبیر کے تھوڑا وقفہ کرنا چاہئے جب تک صفوں کے برابر کرنے کی خبر نہ آ جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵-بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ

(نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا)

۵۰ عَنْ : عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِي الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ يَضَعُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَتَعْجِيْلُ الْفِطْرِ وَالْاِسْتِيْنَاءُ بِالسُّحُوْرِ ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: عبدالکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبوت کی باتوں میں سے یہ بات ہے کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو جی چاہے کر اور نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا اور روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری کھانے میں دیر کرنا (یعنی صبح کے قریب کھانا)

ف: زرقانی نے کہا کہ یہ امر اتفاقی ہے مگر اس کے مقام میں اختلاف ہے کوئی موضع معروف نہیں ہے۔ عبدالوہاب نے کہا شافعی کا مذہب یہ ہے کہ سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں ایک روایت میں ہاتھ باندھے اور ایک روایت میں چھوڑ دے لیکن روایت ثانی کی کوئی دلیل احادیث اور افعال صحابہ سے پائی نہیں جاتی اور ابن منذر نے امام مالک سے اس کو نقل نہیں کیا مگر اکثر اصحاب مالک کے ارسال کی طرف گئے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ میں بہ اسناد صحیح مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سینے پر باندھے اور ابوداؤد میں حضرت علی کا قول مذکور ہے کہ سنت ہے ایک کف کا دوسرے کف پر رکھنا ناف کے نیچے اور ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے مرفوعاً تحت السرۃ کو نقل کیا ہے اور سب واسع ہے اہل تحقیق کے نزدیک مگر ہاتھ چھوڑنا بالکل مرجوح ہے اصحاب مالکیہ کو اس پر عمل نہ کرنا چاہئے اور احادیث صحیحہ پر جو ہاتھ باندھنے میں طرق متعددہ سے وارد ہیں عمل کرنا چاہئے علی الخصوص اس صورت میں کہ امام مالک نے موطا میں بھی ہاتھ باندھنے کو ثابت کیا ہے۔

۵۱ عَنْ : سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ وَّلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ يَنْمِيْ ذٰلِكَ ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حکم کئے جاتے تھے نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا کہا ابوحازم نے کہ میں سمجھتا ہوں سہل اس حدیث کو مرفوع کرتے تھے۔

ف: زرقانی نے کہا ابن خزیمہ نے وائل سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ سینے پر باندھے اور بزار نے روایت کیا کہ نزدیک سینے کے باندھے اور زیادات مسند میں ہے حضرت علی کی حدیث سے کہ انہوں نے ہاتھ نیچے ناف کے باندھے مگر اسناد اس کی ضعیف ہے۔

۱۶-بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصُّبْحِ (صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان)

۵۲ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر قنوت نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ ۔ پڑھتے تھے کسی نماز میں ۔

ف : احادیث صحیحہ سے قنوت پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبح کی نماز میں بعد رکوع کے ثابت ہے اور ترک بھی ثابت ہے سچ یہ ہے کہ اکثر آپ نے ترک کیا کبھی کبھی پڑھا ہے بد دعا کے لئے کفار پر امام ہمام ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ احادیث متفق ہوگئیں اس پر کہ آپ نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے اور وہی کسی عارضہ سے پھر چھوڑ دیا اس کو امام احمد نے کہا کہ احادیث صحیحہ اکثر اسی طرف ہیں کہ آپ نے وتر میں بھی قنوت بعد رکوع کے پڑھا ہے تو عمل اس پر اولیٰ ہے اور قبل رکوع کے بھی جائز ہے وتر میں جو قنوت صحیح طور سے ثابت ہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ آخر تک اور یہ قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الیٰ آخرہ بسند ضعیف ابن مسعود سے موقوفاً مروی ہے صحاح میں اس کا ذکر نہیں ہے ۔ ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ عبدوس بن مالک عطار نے سوال کیا امام احمد بن حنبل سے کہ میں ایک شخص مسافر ہوں بصرہ کا رہنے والا اور ہمارے ہاں لوگوں نے چند امور میں اختلاف کیا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے پوچھیں کہا انہوں نے کہ میں نے کہا کہ بصرہ میں بعض لوگ نماز میں قنوت پڑھا کرتے ہیں اُن کے پیچھے نماز درست ہے ۔ امام احمد نے جواب دیا کہ ہاں درست ہے اگلے زمانے میں لوگ نماز پڑھا کرتے تھے اُن لوگوں کے پیچھے جو قنوت پڑھا کرتے تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے البتہ اگر قنوت میں کوئی حرف یا دعا اپنی طرف سے زیادہ کریں جیسے اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ يَا عَذَابَكَ بِالْجِدِّ يَا نَحْوَهُ تو اپنی نماز کو توڑ کر الگ ہو جا انتہی مترجم کہتا ہے کہ اس قول سے امام احمد کے ثابت ہوتا ہے کہ اللھم انا نستعینک ونستغفرک اس قنوت کی کوئی اصل صحیح حدیث سے نہیں پائی جاتی مگر جزری نے حصن حصین میں ابن السنی کی اذکار اور ابن ابی شیبہ کی مصنف اور بیہقی کی سنن کبیر سے اس قنوت کو کسی قدر مرفوعاً اور کسی قدر موقوفاً ابن مسعود اور عمر بن الخطاب سے نقل کیا ہے اور ابتدائے کتاب میں جزری نے لکھا ہے اَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا فِيْهِ صَحِيْحًا اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسناد بھی اس کی صحیح ہو آیندہ العلم عند اللہ ۔ ہمارے مشائخ دعائے قنوت میں اللھم اہدنی فیمن ہدیت الخ جو سند صحیح سے مروی ہے پڑھا کرتے ہیں ۔

۱۷ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالْاِنْسَانُ يُرِيْدُ حَاجَتَهٗ

(پائخانہ یا پیشاب کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھنا)

۵۳ عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ ۔ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ : عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الارقم امامت کرتے تھے اپنے لوگوں کی تو ایک دن نماز تیار ہوئی چلے گئے حاجت کو پھر آئے اور بولے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے پائخانہ کا تو پہلے پائخانہ کرلے پھر نماز پڑھے ۔

۵۴ عَنْ : زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

ترجمہ : حضرت عمر نے فرمایا کوئی تم میں نماز نہ پڑھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ضَامٌّ بَيْنَ وَرِكَيْهِ ۔ جب وہ روکے ہو پیشاب یا پاخانہ کو۔

۱۸۔ بَابُ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيِ اِلَيْهَا

(نماز کے انتظار کرنے کا اور نماز کو جانے کا ثواب)

۵۵۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے دعا کرتے ہیں اُس شخص کے لئے جو بیٹھا رہے اُس جگہ میں جہاں وہ نماز پڑھ چکا ہے جب تک اُس کو حدث نہ ہو کہتے ہیں اے اللہ بخش دے اُس کو رحم کر اُس پر

ف: یعنی ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے۔ کہا مالک نے حدث سے مراد وہ امر ہے جس سے وضو ٹوٹ جائے۔

۵۶۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی میں رہتا ہے وہ شخص جس کو نماز گھر جانے سے روکے رہے۔

ف: یعنی ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے اور اپنے گھر کو نہ جائے محض نماز کے واسطے تو اُسکے لئے ثواب نماز کا لکھا جائیگا اگرچہ وہ خالی بیٹھا رہے۔

۵۷۔ عَنْ : سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اَوْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهٗ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ لِيُعَلِّمَهٗ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَجَعَ غَانِمًا ۔

ترجمہ: ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے تھے جو شخص صبح کو یا سہ پہر کو جائے مسجد میں نیک امر سیکھنے کو یا سکھانے کو پھر لوٹ آئے اپنے گھر میں تو گویا جہاد سے غنیمت لے کر لوٹا۔

ف: طبرانی نے اس حدیث کو مرفوعاً سہل بن سعد اور ابی امامہ سے روایت کیا ہے لیکن ابی امامہ کی روایت میں ہے کہ اُس کو ایک پورے حج کا ثواب ملے گا۔

۵۸۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِنْ قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ کہتے تھے جو شخص تم میں سے نماز پڑھ کر وہیں بیٹھا رہے تو ملائکہ دعا کرتے ہیں اُس کے لئے یا اللہ بخش دے اُس کو رحم کر اُس پر اگر کھڑا ہو گیا اُس جگہ سے لیکن بیٹھا رہا مسجد میں نماز کے انتظار میں تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز پڑھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۹۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطَی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤں میں تم کو وہ چیزیں جو دور کرتی ہیں گناہوں کو اور بڑھاتی ہیں درجوں کو پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت ف۱ اور قدم بہت ہونا مسجد تک ف۲ اور انتظار کرنا نماز کا بعد ایک نماز کے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ف۳۔

ف۱: یعنی وضو کے اعضاء کو سنت کے موافق دھونا اس میں کمی نہ کرنا تکلیف کے وقت مثلاً سردی یا ہوا کے وقت یا بیماری کے وقت۔ ف۲: یعنی مکان دور ہو مسجد سے وہاں سے مسجد کو آنا اور جانا بنی سلمہ نے جب ارادہ کیا کہ مسجد نبوی کے پاس آرہیں کیونکہ ان کے مکان دور تھے تو فرمایا آپ نے دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔ ف۳: یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا تو رَابِطُوْا سے یہ امور مراد ہیں رباط سے نماز پر مواظبت کرنا مقصود ہے اور اصل میں رباط کہتے ہیں دشمن کے فکر میں رہنے کو مورچہ میں دشمن کے انتظار کرنے کو۔

۶۰۔ عَنْ: مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ یُقَالُ لَا یَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَآءِ اِلَّا اَحَدٌ یُّرِیْدُ الرُّجُوْعَ اِلَیْهِ اِلَّا مُنَافِقٌ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہتے ہیں مسجد سے بعد اذان کے جو نکل جائے اور پھر آنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

ف: مقصود یہ ہے کہ یہ کام اس کا منافقوں کا سا ہے اگر نماز جماعت سے پڑھ چکا ہے تو تکبیر شروع ہونے کے اول نکل سکتا ہے اگر تکبیر ہو جائے تو پھر پڑھ لے۔

۱۹۔ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْجُلُوْسِ لِمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ

(جو شخص مسجد میں جائے تو بغیر دو رکعتیں نفل پڑھے ہوئے نہ بیٹھے)

۶۱۔ عَنْ: اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے۔

ف: اس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں اگر مسجد حرام میں جائے تو وہاں طواف شروع کرے اور دوگانہ طواف کا تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گا۔

۶۲۔ عَنْ: اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ اَلَمْ اَرَ صَاحِبَکَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَجْلِسُ قَبْلَ

ترجمہ: ابوالنضر سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے میں نہیں دیکھتا تمہارے صاحب یعنے عمر بن عبید اللہ کو تحیۃ المسجد پڑھتے ہوئے جب آتے ہیں مسجد

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنْ يَرْكَعَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيُعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْلِسَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ ۞

کو تو بیٹھ جاتے ہیں بغیر دو رکعتیں پڑھے ہوئے۔ ابو النضر نے کہا کہ ابو سلمہ عیب کرتے تھے اس امر کا عمر بن عبید اللہ پر۔

کہا مالک نے تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

ف: باتفاق ائمہ اربعہ کے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے مگر ابن حزم نے عدم وجوب لکھا ہے زرقانی نے کہا اس میں کچھ اشکال نہیں ہے اگرچہ ابن حزم ظاہری ہیں مگر بعض مسائل میں خلاف کرنا کچھ ممنوع نہیں ہے جیسے بہت مقلدین ائمہ اربعہ میں ہیں کہ بعض مسائل میں خلاف اپنے آئمہ کا کرتے ہیں۔

۲۰- بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى مَا يُوضَعُ عَلَيْهِ الْوَجْهُ فِي السُّجُودِ

(جس چیز پر سجدہ کرے اُس پر دونوں ہاتھ رکھے)

ف: یعنی اگر سجدہ زمین پر کرے تو ہاتھ بھی زمین پر رکھے یہ نہ کرے کہ ہاتھ سُستی کے مارے کپڑے میں سے باہر نہ نکالے۔

۶۳- **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ وَجْهَهُ قَالَ نَافِعٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْبَرْدِ وَأَنَّهُ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهُ حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصْبَاءِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے تھے تو جس چیز پر سجدہ کرتے تھے اُسی پر ہاتھ رکھتے تھے نافع نے کہا کہ سخت جاڑے کے دن میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا اپنے ہاتھ نکالتے تھے جُبّہ سے اور رکھتے تھے اُن کو پتھریلی زمین پر۔

۶۴- **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص پیشانی زمین پر رکھے تو اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر منہ اُٹھائے تو ہاتھ بھی اُٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے۔

۲۱- بَابُ الِالْتِفَاتِ وَالتَّصْفِيقِ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

(نماز میں کسی طرف دیکھنا یا دستک دینا وقت حاجت کے)

۶۵- **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ

ترجمہ: سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے بنی عمرو بن عوف کے پاس اُن میں صلح کرنے کو اور وقت آگیا نماز کا تو مؤذن ابو بکر صدیق کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّیْ لِلنَّاسِ فَاُقِیْمُ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِیْقِ الْتَفَتَ اَبُوْبَکْرٍ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ امْکُثْ مَکَانَکَ فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا اَمَرَہٗ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ حَتّٰی اسْتَوٰی فِی الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا اَبَابَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا کَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالِیْ رَاَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِیْقِ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّہٗ اِذَا سُبِّحَ الْتُفِتَ اِلَیْہِ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

پاس آکر بولا اگر تم نماز پڑھاؤ تو میں تکبیر کہوں بولے اچھا پس شروع کی نماز ابوبکر نے اور آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے سو آپ صفوں کو چیر کر پہلی صف میں آکر کھڑے ہوگئے ف۱ پس دستک دی لوگوں نے مگر ابوبکر نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ لوگوں نے بہت زور سے دستکیں دینا شروع کیں تب دیکھا ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا پس اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر رہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر ابوبکرؓ نے خدا کا شکر کیا اس بات پر کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے اُن کو امام رہنے کا حکم دیا ف۲ پھر پیچھے ہٹ آئے ابوبکر اور آگے بڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھا کر فارغ ہوئے ف۳ پھر فرمایا اے ابوبکر تم کیوں اپنی جگہ پر کھڑے نہ رہے جب میں نے تم سے اشارہ کیا تھا ابوبکر نے کہا بھلا ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ پہنچتا ہے کہ نماز پڑھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ف۴ تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے تم نے اسقدر دستکیں کیوں بجائیں جس شخص کو نماز میں کچھ حادثہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے لوگ اُس طرف دیکھ لیں گے اور دستک دینا عورتوں کے لئے ہے ف۵

ف۱: کیونکہ دو آدمی اُن میں سے آپس میں لڑتے تھے پتھروں سے۔ ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ صفوں کو چیر کر صف اول میں جانا درست ہے جب وہاں جگہ خالی ہو یا وہ شخص امام ہو۔ ف۳ اس سے ثابت ہوا کہ دونوں ہاتھ اٹھانا دعا یا ثنا کے لئے نماز میں درست ہے ف۴ اس سے ثابت ہوا کہ ایک نماز دو اماموں کے پیچھے درست ہے اور اگر امام غائب ہو تو دوسرے کو امامت کرنا درست ہے پھر اگر اصلی امام آجائے تو اُس کو اختیار ہے چاہے اقتداء کرے یا خود امام ہو جائے اور جو شخص پہلے کھڑا ہو گیا تھا وہ پیچھے آجائے ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ امر اور امام کے لئے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ خصائص میں سے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کیا اجماع کا اس فعل کے عدم جواز پر زرقانی نے کہا کہ دعوی اجماع غلط ہے بلکہ شافعیہ کے نزدیک صحیح مشہور یہ ہے کہ یہ فعل جائز ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی ف۵ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نام کو تواضع اور انکسار کی راہ سے بیان نہیں کیا۔ ابوقحافہ حضرت ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے اور نام اُن کا عثمان بن عامر ہے اگر کوئی کہے ابوبکر نے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی کیونکہ آپ نے حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ پر رہو اور الامر فوق الادب کا لحاظ نہ کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر نے قرینہ حال سے پہچان لیا کہ یہ امر اختیاری تھا نہ وجوبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com

پڑھانے کا تھا ورنہ صفیں چیر کر آپ نہ آتے۔ (زرقانی) ف۲ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بغیر ضرورت کے نماز میں داہنے بائیں دیکھنا مکروہ ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک حرام ہے۔ بہ دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے التفاف یعنی دائیں بائیں دیکھنا نماز میں شیطان کی اُچک ہے اُچک لیتا ہے نماز میں سے اور حدیث ابی ذر کی کہ اللہ تعالیٰ متوجہ رہتا ہے بندہ کی طرف نماز میں جب تک وہ قبلہ کی طرف دیکھتا رہے پھر جب وہ قبلہ سے منہ پھیرتا ہے تو اللہ اُس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ نماز میں التفات تین قسم ہے ایک یہ کہ بغیر گردن موڑے ہوئے صرف گوشۂ چشم سے اِدھر اُدھر دیکھے یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔ دوسرے یہ کہ گردن موڑ کر اِدھر اُدھر دیکھے یہ مکروہ ہے تیسرے یہ کہ سینہ موڑ کر دیکھے اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

۶۶۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهٖ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نماز میں التفات نہیں کرتے تھے۔

۶۷۔ عَنْ: اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَرَآئِيْ وَلَا اَشْعُرُ بِهٖ فَالْتَفَتَّ فَغَمَزَنِيْ ۔

ترجمہ: ابوجعفر قاری سے روایت ہے کہ میں پڑھتا تھا اور عبداللہ بن عمر میرے پیچھے تھے مجھے خبر نہ تھی میں نے اُن کو دیکھا تو دبا دیا انہوں نے مجھ کو (یعنے منع کیا التفات سے)

۱۔ بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ جَآءَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ (جو شخص آیا اور امام کو رکوع میں پایا وہ کیا کرے)

۶۸۔ عَنْ: اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوْعًا فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ ۔

ترجمہ: ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ زید بن ثابت مسجد میں آئے تو امام کو رکوع میں پایا پس رکوع کر لیا پھر آہستہ چل کر صف میں مل گئے۔

۶۹۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَدِبُّ رَاكِعًا ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ رکوع میں آہستہ چلتے تھے صف میں مل جانے کو۔

ف: مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو خیال ہو کہ جب تک صف میں جا کر پہنچوں گا تو امام رکوع سے کھڑا ہو جائے گا اور ایک رکعت فوت ہو جائے گی۔ وہ جہاں پر ہو وہیں رکوع کر کے آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر صف میں شریک ہو جائے۔ شافعی نے اس فعل کو مستحب کہا ہے اور ابوحنیفہ نے مکروہ کہا ہے ایک شخص کے واسطے اور جائز رکھا ہے جماعت کے واسطے۔

۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (درود شریف کے بیان میں)

۷۰۔ عَنْ: اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

ترجمہ: ابوحمید ساعدی سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ کیونکر درود بھیجیں آپ پر تو فرمایا آپ نے کہو اے پروردگار رحمت اُتار اپنی محمدؐ اور اُن کی بی بیوں اور آل پر جیسے رحمت کی تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

نے ابراہیم پر اور برکت اتار محمدؐ اور اُن کی بی بیوں پر اور آل پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑا ہے۔

۱۷۔ عَنْ : أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابومسعود انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہمارے پاس سعد بن عبادہ کے مکان میں تو کہا آپ سے بشیر بن سعد نے حکم کیا ہم کو اللہ جل جلالہٗ نے درود بھیجنے کا آپ پر تو کیونکر درود بھیجیں آپ پر پس چُپ ہو رہے آپ یہاں تک کہ ہم کو تمنا ہوئی کہ کاش نہ پوچھتے آپ سے پھر فرمایا آپ نے کہو:

اللھم صل علےٰ محمد وعلےٰ آل محمد کما صلیت علےٰ ابراہیم وبارک علےٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام بھیجنے کی ترکیب جیسے تم جان چکے ہو۔

ف: یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۱۸۔ عَنْ : عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو کھڑے ہوتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پھر درود بھیجتے تھے آپ پر اور ابوبکر اور عمر پر۔

ف: یعنی آپ پر درود بھیج کر اُن دونوں کے لئے دُعا کرتے تھے یا ابوبکر اور عمر پر بھی ساتھ ہی آپ کے نام کے درود بھیجتے تھے اور غیر نبی پر درود بھیجنا نبی کی متابعت سے درست ہے مثلاً یوں کہتے اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ صاحبیہ ابی بکر وعمر۔

۲۴۔ بَابُ الْعَمَلِ فِي جَامِعِ الصَّلٰوةِ (متفرق حدیثیں نماز کی)

۱۹۔ عَنْ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر کے اول دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں اور بعد عشا کے دو رکعتیں اور نہیں پڑھتے تھے بعد جمعہ کے مسجد میں یہاں تک کہ گھر میں آتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: امام بخاری نے روایت کیا عائشہؓ سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم ظہر کے اول چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے غرض یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہر کی اول دو سنتیں بھی ثابت ہیں اور چار بھی ثابت ہیں۔ امام ہمام ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں چار سنتیں ظہر کے اول اختیار کی ہیں سب سنتیں دن رات میں بارہ ہوئیں دو قبل فجر کے اور چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور قبل عصر کے سنتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں مگر اصحاب سنن نے مرفوعاً روایت کیا کہ رحم کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو عصر کے اول چار رکعتیں پڑھ لے اسی طرح جمعہ کے اول سنتوں کا پڑھنا حدیث صحیح سے ثابت نہیں مگر چند ضعیف حدیثیں آئی ہیں اور بعد جمعہ کے ایک روایت میں دو سنتیں اور ایک روایت میں چار آئی ہیں مگر ان سنتوں کو حضرتؐ نے گھر میں پڑھا ہے۔

۷۴۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ مِنْ خُشُوْعِكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دیکھتے ہو میرا منہ قبلہ کی طرف قسم خدا کی مجھ سے چھپا نہیں ہے خشوع تمہارا نماز میں اور رکوع تمہارا میں دیکھتا ہوں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے۔

ف: یعنی وحی سے تمہارا حال معلوم کر لیتا ہوں یا التفات کر کے تمہیں دیکھ لیتا ہوں یا خلاف عادت بطور معجزہ کے پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں یہی اخیر قول صحیح ہے۔

۷۵۔ عَنِ: ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْتِیْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِیًا ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آتے تھے قبا میں سوار ہو کر اور پیدل۔

ف: ہر ہفتہ کے دن باجی نے کہا کہ قبا کو سوار ہو کر آنا حدیث لاتشد الرحال کے منافی نہیں ہے اس واسطے کہ وہ حدیث دور دراز سفر کی ممانعت میں ہے اور اپنے شہر کی مسجدوں میں سوار ہو کر جانا کچھ ممنوع نہیں ہے البتہ اگر کوئی قبا کی نیت کر کے اور کسی شہر سے آئے تو ممنوع ہے۔

۷۶۔ عَنِ: النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِی السَّارِبِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِیْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ یُّنْزَلَ فِیْهِمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِیْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ قَالُوْا وَكَیْفَ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا یُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا ۞ (رواہ احمد والدارمی نحوہ)

ترجمہ: نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا رائے ہے تمہاری اس شخص میں جو شراب پیئے اور چوری کرے اور زنا کرے اور تھا یہ امر قبل اترنے حکم کے ان کے باب میں تو کہا صحابہ نے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ برے کام ہیں ان کی سزا مقرر ہے اور سب چوریوں میں بری نماز کی چوری ہے پوچھا صحابہ نے نماز کا چور کیونکر ہے فرمایا آپ نے نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجدہ کو پورا نہ کرے۔

ف: اس حدیث کو بہت ائمہ حدیث نے مسند اً ابوہریرہ اور ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے اور ابوسعید کی روایت میں ہے کہ نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجدہ اور خشوع پورا نہ کرے۔ رکوع میں اچھی طرح جھکنا اور پیٹھ کو اور سر کو برابر کرنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور اقل مرتبہ تین بار سبحان ربی العظیم کہنا پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جانا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنا اچھی طرح اطمینان سے پھر سجدہ کرنا اور ہر سجدہ میں کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ اور دو سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح بیٹھنا اور اطمینان اور وقار اور سہولت سے سب ارکان ادا کرنا اسکا نام تعدیل ارکان ہے بعض کے نزدیک یہ امر واجب ہے اور بعض ائمہ اور محققین کے نزدیک فرض ہے اور رکن ہے نماز کا بغیر اس کے نماز ادا نہ ہوگی بلکہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا امام ابن قیم نے تعدیل ارکان کی فرضیت کو احادیث متعددہ سے کتاب الصلوٰۃ میں خوب ثابت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی رسالہ صلوٰۃ میں اس کو خوب لکھا ہے۔ بخوف تطویل ان دونوں کتابوں کے مضامین یہاں نہیں لکھے۔

۷۷۔ عَنْ: عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایک حصہ اپنی نمازوں سے اپنے گھروں میں ادا کرو۔

ف: تاکہ گھر مثل قبرستان کے نہ ہو جائیں۔ دوسرے حدیث میں ہے کہ افضل نماز آدمی کی وہ ہے جو اپنے گھر میں ہو مگر فرض کہ وہ مسجد میں جماعت سے ادا کرنا چاہیئے اور نوافل کا گھر میں پڑھنا اولیٰ ہے۔

۷۸۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ اَوْمٰى بِرَأْسِهٖ اِيْمَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے بیمار کو اگر سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو سر سے اشارہ کرے لیکن کوئی چیز اپنی پیشانی کے سامنے اونچی نہ رکھے۔

ف: مثل تکیہ وغیرہ کے تاکہ اس پر سجدہ کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے اکثر علماء کے نزدیک اور ابن عباس اور عروہ بن الزبیر اور ام سلمہ کے نزدیک درست ہے۔

۷۹۔ عَنْ: رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّاسُ بَدَأَ بِصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا شَيْئًا ۔

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب آتے مسجد میں اور معلوم ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے تو فرض شروع کرتے اور سنتیں نہ پڑھتے۔

۸۰۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو سلام کیا اس کو اس نے جواب دیا زبان سے پھر لوٹے عبداللہ بن عمر اور کہا اس سے جب کوئی سلام کرے تم پر اور تم نماز پڑھتے ہو تو زبان سے جواب نہ دو بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دو۔

ف: کیونکہ زبان سے جواب سلام کا دینا فاسد کرتا ہے نماز کو ائمہ اربعہ کے نزدیک اور قتادہ اور حسن اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک فاسد نہیں کرتا بلکہ زبان سے جواب دینا نماز میں درست ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ مصلی کو سلام کرنا بعض کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک نادرست ہے اور دلیل جواز کی حدیث ہے انصار کی کہ وہ آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہوتے تھے پس سلام کرتے تھے انصار اور آپ جواب دیتے تھے اشارہ سے بعضوں نے اسکی تاویل یوں کی ہے کہ آپ اشارہ سے منع کرتے تھے کہ پھر ایسا نہ کریں (زرقانی) یہ تاویل ظاہر متبادر کے بالکل خلاف ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسلئے کہ اگر مقصود آپ کو منع ہوتا تو بعد نماز کے ایک بار منع کر دیتے تاکہ انصار پھر ایسا نہ کرتے مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ انصار جب آتے تھے تو آپ نماز میں ہوتے تھے تو سلام کرتے تھے۔

۸۱ **عَنْ**: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْاُخْرٰى ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص بھول جائے نماز کو پھر یاد کرے اور وہ دوسری نماز میں امام کے پیچھے ہو تو جب امام سلام پھیرے تو چاہیئے کہ اُس نماز کو پڑھ کر جو نماز امام کے ساتھ پڑھی ہے اُس کا اعادہ کرے۔

ف: مثلاً ظہر کی نماز پڑھنا بھول گیا اور عصر کی نماز جماعت سے پڑھ رہا تھا جب اُس کو یاد آیا کہ ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو بعد امام کے فراغت کے ظہر کی نماز پڑھے اور پھر عصر کو دوبارہ پڑھے اس لئے کہ عصر اُس کی درست نہیں ہوئی بوجہ ترتیب فوت ہو جانے کے ائمہ ثلثہ یعنے ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک ظہر پڑھ لے اور عصر کا اعادہ نہ کرے۔

۸۲ **عَنْ**: وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلٰوتِيْ اَنْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِقِّيَ الْاَيْسَرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَنْصَرِفَ عَنْ يَمِيْنِكَ قَالَ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِنَّكَ قَدْ اَصَبْتَ اِنْ تَاَوَّلَا يَقُوْلُ انْصَرِفْ عَنْ يَمِيْنِكَ فَاِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ فَانْصَرِفْ حَيْثُ شِئْتَ اِنْ شِئْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاِنْ شِئْتَ عَنْ يَسَارِكَ ؕ

ترجمہ: واسع بن حبان سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبداللہ بن عمر قبلہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے بیٹھے تھے تو جب نماز سے میں فارغ ہوا بائیں طرف سے مڑ کر اُن کے پاس گیا تو عبداللہ بن عمر نے کہا تو داہنی طرف سے مڑ کر کیوں نہ آیا۔ میں نے کہا کہ آپ کو دیکھ کر بائیں طرف سے مڑ کر چلا آیا۔ عبداللہ نے کہا تو نے اچھا کیا ایک صاحب کہتے ہیں کہ جب نماز پڑھ چکے تو داہنی طرف سے مڑ مگر تو جب نماز پڑھے تو جدھر سے چاہے مڑ کر جا داہنی طرف سے یا بائیں طرف سے۔

ف: آنحضرتؐ سے دونوں فعل ثابت ہیں اسواسطے عبداللہ بن عمر نے انکار کیا اُس شخص پر جو داہنی طرف سے مڑنے کو لازم جانتا تھا۔

۸۳ **عَنْ**: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اُصَلِّيْ فِيْ عَطَنِ الْاِبِلِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ صَلِّ فِيْ مَرَاحِ الْغَنَمِ ؕ (اخرجہ ابوداؤد)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا نماز پڑھوں میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں کہا نہیں لیکن پڑھ لے بکری کے ٹھکانوں میں۔

ف: یہ حدیث اسانید متعددہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے اونٹوں کے اجتماع کی جگہ میں نماز کو منع فرمایا اسلئے کہ وہاں نماز کے ٹوٹ جانے کا یا نمازی کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے برخلاف بکریوں کے اور ایک روایت میں ابوداؤد کے ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں شیاطین ہیں اور بکریوں کی جگہ میں برکت ہے تو وہاں نماز پڑھو۔

۸۴۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلٰوةٌ يُجْلَسُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْهَا ثُمَّ قَالَ سَعِيْدٌ هِيَ الْمَغْرِبُ اِذَا فَاتَتْكَ مِنْهَا رَكْعَةٌ ؕ

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ وہ کون سی نماز ہے جس میں ہر رکعت کے بعد بیٹھنا پڑے پھر خود ہی کہا وہ نماز مغرب کی ہے جب ایک رکعت فوت ہو جائے امام کے ساتھ۔

کہا مالک نے یہی طریقہ ہے کل نمازوں کا۔

ف: یعنی ہر نماز میں جسقدر فوت ہو جائے اُس کو آخر نماز میں سمجھنا اور جسقدر ملے اُس کو اول اپنی نماز کا جاننا اسی واسطے اگر کسی شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملے تو وہ ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھے کیونکہ اب اُس کی دو رکعتیں ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ جو رکعت اس نے پائی تھی وہ ابتدا ہے اُس کی نماز کی ورنہ اگر اخیر ہوتی تو دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا پڑتا یہی حکم ہر نماز میں ہے اور بعضوں نے اس عبارت کے معنے یہ کئے ہیں کہ ہر نماز میں یہ سوال پورا ہو سکتا ہے دوگانہ نماز جیسے فجر کی اس میں تو ظاہر ہے اور چار رکعتی نماز میں اس طور سے کہ ایک شخص نے امام کے پیچھے اقتدا کی اور وہ ایک رکعت پڑھ چکا تھا تو اب ایک رکعت پڑھ کے امام کے ساتھ بیٹھا پھر اُس کی نکسیر پھوٹی اور وضو کر کے آیا جب تک امام نماز پڑھ چکا اب وہ ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھے گا پھر تیسری رکعت پڑھ کر بھول کے بیٹھ گیا اب وہ چوتھی رکعت پڑھ کر پھر بیٹھے گا تو ہر رکعت کے بعد قعدہ ہوا۔

۲۵۔ بَابُ جَامِعِ الصَّلٰوةِ

۸۵۔ عَنْ : اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنی نواسی امامہ کو جو بیٹی زینب کی تھیں ابوالعاص سے اٹھائے ہوئے تو جب سجدہ کرتے آپ بٹھا دیتے اُنکو زمین پر جب کھڑے ہوتے اُٹھا لیتے۔

ف: زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تھیں شوہر اُن کے ابوالعاص بن ربیعہ کافر تھے پھر اسلام لائے قبل فتح کے اور ہجرت کی تو دے دیا آنحضرت نے زینب کو اُنہی کو اور مریں زینب اُن کے نکاح میں امام مالک نے تاویل اس حدیث کی یہ کی ہے کہ یہ فعل نوافل میں تھا کیونکہ یہ عمل کثیر ہے عمل کثیر فاسد کرتا ہے نماز کو مگر یہ تاویل صحیح نہیں اسلئے کہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے لوگوں کی اور امامہ اُن کے کندھے پر تھیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ ظہر یا عصر کی نماز میں تھا نووی نے کہا کہ بعض مالکیہ نے اس حدیث کو منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے بعضوں نے یہ کہا ہے یہ فعل خصائص میں سے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ بعضوں نے کہا بسبب ضرورت کے تھا اور یہ سب دعوے باطل اور مردود ہیں اور حق یہ ہے کہ اسقدر عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (زرقانی باختصار)

۸۶۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے جاتے رہتے ہیں فرشتے تمہارے پاس رات کے جُدا اور دن کے جُدا اور جمع ہو جاتے ہیں سب

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ۞

(اخرجہ البخاری ومسلم)

عصر کی اور فجر کی نماز میں پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے ساتھ رہتے ہیں چڑھ جاتے ہیں اور پس پوچھتا ہے اُن سے پروردگار اور خوب جانتا ہے کس حال میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو کہتے ہیں ہم نے چھوڑا اُن کو نماز میں اور جب ہم گئے تھے جب بھی نماز پڑھتے تھے۔

ف: یعنی دن کے فرشتے الگ مقرر ہیں اور رات کے الگ مگر فجر کی نماز کے وقت رات کے فرشتے جانے کا قصد کرتے ہیں اتنے میں دن کے فرشتے آجاتے ہیں تو آپس میں ملاقات ہو جاتی ہے اسی طرح عصر کی نماز میں دن کے فرشتے جانے کا قصد کرتے ہیں اتنے میں رات کے فرشتے آجاتے ہیں پس باہم ملاقات ہو جاتی ہے یہ جو فرمایا آپ نے کہ فرشتے چڑھ جاتے ہیں اُوپر جب اُن سے پروردگار پوچھتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار جل شانہٗ ہمارے اوپر اپنے عرش مقدس پر ہے نہ نیچے ہمارے یا ہر جگہ جیسے بعض ملحدوں کا اعتقاد ہے۔

۸۷ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مرض موت میں ابوبکر کو نماز پڑھانے کا تو کہا میں نے یا رسول اللہ ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو روتے روتے اُن کی آواز نہ نکلے گی تو حکم کیجئے عمر کو نماز پڑھانے کا فرمایا آپ نے کہو ابوبکر سے نماز پڑھانے کو کہا عائشہ نے کہ میں نے حفصہ سے کہا تم کہو آنحضرتؐ سے ابوبکر جب آپ کی جگہ میں کھڑے ہوں گے تو روتے روتے اُن کی آواز نہ نکلے گی پس حکم کیجئے عمر کو نماز پڑھانے کا سو کہا حفصہ نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم یوسف کے ساتھی عورتوں کی طرح ہو کہو ابوبکر سے نماز پڑھانے کو پس کہا حفصہ نے عائشہ سے تم سے مجھے بھلائی نہ ہوئی ف۲

ف۱: اسلئے کہ وہ نرم دل ہیں (صعیفین) ف۲: یوسف کے ساتھیوں سے زلیخا مراد ہے جس نے دل میں کچھ مطلب رکھا تھا اور ظاہر میں کچھ۔ دل میں تو یہ غرض تھی کہ یہ عورتیں حضرت یوسف کا حسن وجمال دیکھ کر مجھے اُن کے عشق میں معذور رکھیں اور ظاہر میں دعوت کا بہانہ کیا تھا۔ اسی طرح یہاں پر یوسف کے ساتھیوں سے صرف حضرت عائشہ مقصود ہے۔ ظاہر میں انہوں نے ابوبکر کے دل کی نرمی اور رقت بیان کر کے دو دو تین تین بار حضرت سے پوچھ لیا اور اصل غرض یہ تھی کہ ابوبکر کی امامت مضبوط ہو جائے اور کسی کو عذر کی گنجائش اُس میں نہ رہے۔ اس حدیث سے ابوبکر کی فضیلت حضرت عمر بلکہ تمام صحابہ پر پائی گئی کیونکہ خلافت صغریٰ قریبہ ہے امامت کبریٰ کا اور تصریح سے آپ نے امامت کبریٰ کو واسطے ابوبکر کے ثابت نہ کیا اس لئے کہ اس بارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں کوئی وحی نہیں ہوئی تھی مگر دل سے آپ ابوبکر کا خلیفہ ہونا چاہتے تھے۔ (زرقانی)

۸۸۔ **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيَ النَّاسِ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَسَارَّهٗ فَلَمْ نَدْرِ مَا سَارَّهٗ بِهٖ حَتّٰى جَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَهَرَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الرَّجُلُ بَلٰى وَلَا شَهَادَةَ لَهٗ قَالَ اَلَيْسَ يُصَلِّيْ قَالَ بَلٰى وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَهَانِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۞

ترجمہ: عبیداللہ بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے لوگوں میں اتنے میں ایک شخص آیا اور کان میں کچھ بات آپ کے کہنے لگا ہم کو خبر نہیں ہوئی کیا کہتا ہے یہاں تک کہ آپ پکار کر بول اُٹھے تب معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت سے ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تھا تو جب پکار اُٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص گواہی نہیں دیتا اس امر کی کہ کوئی معبود حق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمدؐ بیشک اُس کے رسول ہیں اُس شخص نے کہا ہاں مگر اُس کی گواہی کا کچھ اعتبار نہیں تب فرمایا آپ نے کیا وہ نماز نہیں پڑھتا بولا ہاں پڑھتا ہے لیکن اُس کی نماز کا کچھ اعتبار نہیں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے قتل سے منع کیا ہے مجھ کو اللہ نے۔

ف: جو اللہ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہوں اور نماز پڑھتے ہوں اُن کا قتل دین کی وجہ سے درست نہیں ہے البتہ قصاصًا یا حدًا درست ہے۔

۸۹۔ **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ ۞

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار مت بنا قبر میری کو بُت کہ لوگ اُس کو پوجیں بہت بڑا غضب اللہ کا اُن لوگوں پر ہے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔

ف: وثن کہتے ہیں اُس چیز کو جو پوجی جائے سوا اللہ کے چاہے جھاڑ ہو چاہے پہاڑ لکڑی ہو یا پتھر، قبر یا تابوت، جھنڈا ہو یا نیزہ، چلہ ہو یا درگاہ فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ بچو تم بتوں کی نجاست سے اور جھوٹ بولنے سے۔ بتوں کی نجاست شریک کرنا ہے ان کا اللہ جل جلالہٗ کے ساتھ صفات میں پھر یہ جو فرمایا کہ اُن لوگوں نے اپنے اپنے نبی کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا اُس کے چند معنے ہیں ایک یہ کہ مسجد جگہ عبادت اور نماز کی ہے اُن لوگوں نے اپنے اپنے انبیاء کی قبروں پر عبادت اور نماز شروع کی تھی دوسرے یہ کہ مسجدوں کی طرح قبروں کی طرف سجدہ کرتے تھے تیسرے یہ کہ قبروں کو سجدہ کی جگہ سمجھ کر وہاں سجدہ کرتے تھے چوتھے یہ کہ مسجدوں کی طرح قبروں پر آمد و رفت کرتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ لعنت کرے اللہ تعالےٰ اُن لوگوں پر جنہوں نے اپنے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا۔ زرقانی نے کہا کہ جب یہ افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ممنوع ہوئے تو تمام آثار شریفہ کا یہی حال ہوگا بلکہ امام مالک نے مکروہ رکھا ہے ڈھونڈنا ایسے مقامات کا جیسے ڈھونڈنا شجرہ رضوان کی جگہ کا تاکہ مخالفت ہو یہود اور نصاریٰ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شجرہ رضوان کو کٹوا ڈالا جب سُنا کہ لوگ اُس کی زیارت کو آنے جانے ہیں بہرحال اس حدیث سے یہ امر ثابت ہے کہ جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

شخص کسی نبی یا ولی کی قبر کو سجدہ کرے یا نماز میں اُس طرف منہ کرے جیسے بعض لوگ حضرت غوث الاعظمؒ کے مزار کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں یا اُن کی پرستش اور عبادت کی نیت سے وہاں رکوع کرے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ مغضوب علیہ اور ملعون ہے ۔ معاذ اللہ من ذٰلک ۔ امام ہمام ابن القیم نے اغاثۃ اللھفان میں اس حدیث کی خوب تحقیق کی ہے جس کو منظور ہو دیکھ لے ۔

۹۰ عَنْ : مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى قَالَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ترجمہ : محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک امامت کرتے تھے اپنی قوم کی اور اُن کی بینائی میں ضعف تھا کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی اندھیرا یا پانی یا بھاؤ ہوتا ہے اور میری بینائی میں فرق ہے تو آپ میرے گھر میں کسی مقام پر نماز پڑھ دیجئے تا کہ میں اُس جگہ کو اپنا مصلّی بناؤں پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ کس جگہ تم پسند کرتے ہو نماز میری انہوں نے ایک جگہ بتا دی آپ نے وہاں نماز پڑھ دی ۔

ف : محمود بن لبید یحییٰ کی غلطی ہے صحیح محمود بن الربیع ہے ۔ (زرقانی)

۹۱ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ۔ (اخرجہ الجماعۃ فی معناہ)

ترجمہ : عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے تھے مسجد میں ایک پاؤں آپ کا دوسرے پاؤں پر تھا ۔

ف : صحیحین میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منع کیا آپ نے اس سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ منع اس صورت میں ہے جب شرمگاہ کے کھلنے کا خوف ہو ورنہ درست ہے ۔

۹۲ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ : سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان ایسا کیا کرتے تھے (یعنی ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر چت لیٹتے تھے)

۹۳ عَنْ : يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِاِنْسَانٍ اِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ كَثِيْرٌ فُقَهَآؤُهٗ قَلِيْلٌ قُرَّآؤُهٗ تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهٗ قَلِيْلٌ مَنْ يَّسْئَلُ كَثِيْرٌ مَنْ يُّعْطِيْ يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُوْنَ الْخُطْبَةَ يَبْدَءُوْنَ اَعْمَالَهُمْ قَبْلَ اَهْوَآئِهِمْ وَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَآؤُهٗ كَثِيْرٌ قُرَّآؤُهٗ تُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُدُوْدُهٗ

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص سے تم ایسے زمانے میں ہو کہ عالم اس میں بہت ہیں صرف لفظ پڑھنے والے کم ہیں عمل کیا جاتا ہے قرآن کے حکموں پر اور لفظوں کا ایسا خیال نہیں کیا جاتا پوچھنے والے کم ہیں جواب دینے والے بہت ہیں یا بھیک مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں لمبا کرتے ہیں نماز کو اور چھوٹا کرتے ہیں خطبہ کو نیک عمل پہلے کرتے ہیں اور نفس کی خواہش کو مقدم نہیں کرتے اور قریب ہے کہ ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَثِيْرٌ مَّنْ يَّسْأَلُ قَلِيْلٌ مَّنْ يُّعْطِيْ يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الْخُطْبَةَ وَيُقَصِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ يَبْدَءُوْنَ فِيْهِ اَهْوَائُهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ ؛

زمانہ ایسا آئے گا کہ کم ہوں گے عالم اُس وقت میں الفاظ پڑھنے والے بہت ہوں گے یاد کئے جائیں گے الفاظ قرآن کے اور اُس کے حکموں پر عمل نہ کیا جائے گا پوچھنے والے اور مانگنے والے بہت ہوں گے اور جواب دینے والے اور دینے والے بہت کم ہوں گے لمبا کریں گے خطبہ کو اور چھوٹا کریں گے نماز کو اپنی خواہش نفس پر چلیں گے اور عمل نیک نہ کریں گے ۔

ف : وہ وقت اب آیا ہے کہ قرآن شریف کو یاد کرنے والے بہت لوگ ہیں مگر اُس کے معانی سمجھنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے کم ہیں بلکہ بعض شیاطین ایسے پیدا ہوئے ہیں جو قرآن شریف اور حدیث کے معنے پڑھانے سے اور اُس کا ترجمہ عوام کو سکھانے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے معاذ اللہ من ذٰلک ۔

۹۴۔ **عَنْ** : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُنْظَرُ فِيْهِ مِنْ عَمَلِ الْعَبْدِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ قُبِلَتْ مِنْهُ نُظِرَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عَمَلِهٖ وَاِنْ لَّمْ تُقْبَلْ مِنْهُ لَمْ يُنْظَرْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ ؛ (اخرجہ ابوداؤد)

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ پہنچا اُن کو قیامت کے دن پہلے نماز دیکھی جائے گی اگر نماز قبول ہو گئی تو پھر اور عمل اُس کے دیکھے جائیں گے ورنہ کوئی عمل پھر نہ دیکھا جائے گا ۔

ف : طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول سب عملوں سے نماز دیکھی جائے گی اگر وہ اچھی نکلی تو سب عمل اچھے ہوں گے ورنہ سب خراب ہوں گے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے بھی مانند اس کی روایت کیا ہے ۔

۹۵۔ **عَنْ** : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ؛ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ : حضرت اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام بہت پسند تھا جو ہمیشہ آدمی اُس کو کرتا ہے ۔

ف : دوسری روایت میں ہے کہ پسند کام اللہ جل جلالہ کے نزدیک وہ ہے جس کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ قلیل ہی ہو ۔

۹۶۔ **عَنْ** : سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَذُكِرَتْ فَضِيْلَةُ الْاَوَّلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَكُنِ الْاٰخَرُ مُسْلِمًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ عَذْبٍ غَمْرٍ بِبَابِ

ترجمہ : سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ دو بھائی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اُن میں سے ایک دوسرے سے چالیس دن پہلے مر گیا تو لوگوں نے تعریف کی اُس کی جو پہلے مرا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوسرا بھائی مسلمان نہ تھا بولے ہاں مسلمان تھا وہ بھی کچھ بُرا نہ تھا تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کیا جانو دوسرے کی نماز نے اُس کو کس درجہ پر پہنچایا نماز کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر میٹھے پانی کی بہت گہری کسی کے دروازے پر بہتی ہو اور وہ اُس میں پانچ وقت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهٖ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

غوطہ لگایا کرے کیا اُس کے بدن پر کچھ میل رہے گا پھر تم کیا جانو کہ نماز نے دوسرے بھائی کا مرتبہ کس درجہ کو پہنچایا۔

ف: یعنی چالیس دن تک کی نمازیں اُس کی زائد ہوئیں پہلے بھائی کی نمازوں سے پھر اُسی قدر اُس کا درجہ اللہ جل جلالہٗ نے بڑھایا ہوگا یا اللہ تو ہمارے اعمال کو قبول فرما اور ہماری نماز کو پسند کرے اور ہم کو توفیق دے اچھی طرح دل لگا کر نماز پڑھنے کی اور بچادے ہم کو شیطان کے وسوسوں سے۔

۹۷۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ كَانَ اِذَا مَرَّ عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ دَعَاهُ فَسَاَلَهٗ مَا مَعَكَ وَمَا تُرِيْدُ فَاِنْ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَبِيْعَهٗ قَالَ عَلَيْكَ بِسُوْقِ الدُّنْيَا فَاِنَّمَا هٰذَا سُوْقُ الْاٰخِرَةِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عطا ابن یسار جب دیکھتے کسی شخص کو جو سودا بیچتا ہے مسجد میں پھر بلاتے اُس کو پھر پوچھتے اُس سے کیا ہے تیرے پاس اور تو کیا چاہتا ہے اگر وہ بولتا کہ میں بیچنا چاہتا ہوں تو کہتے جا تو دنیا کے بازار میں یہ تو آخرت کا بازار ہے۔

ف: یعنی یہاں آخرت کا سودا ہوتا ہے دُنیا کی چیزیں بیچنے کا یہاں کیا موقع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو تم مسجد میں بیچتے دیکھو تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو مسجد میں اپنی چیز ڈھونڈتے دیکھو تو بولو اللہ کرے تیری چیز نہ ملے اور فرمایا حضرت نے کہ مسجدیں بنائی گئی ہیں واسطے ذکر الٰہی کے۔

۹۸۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَنٰى رَحَبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمّٰى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يَنْشُدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحَبَةِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمرؓ نے ایک جگہ بنادی مسجد کے کونے میں اُس کا نام بطیحا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جو کوئی بک بک کرنا چاہے یا اشعار پڑھنا چاہے یا پکارنا چاہے تو اُس جگہ کو چلا جائے۔

ف: تاکہ مسجد کی تعظیم کی جائے اسلئے کہ مسجدیں بنائی گئی ہیں نماز اور ذکر الٰہی کے لئے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں اشعار پڑھنے سے اور بیع و شراء سے مگر اگر شعر کا مضمون اچھا ہو جس سے اللہ جل جلالہٗ کی اطاعت اور عبادت کا شوق اور ذوق زیادہ ہو تو بعضوں نے پڑھنا جائز رکھا ہے اور دلیل اُن کی حدیث ہے ابوہریرہ کی کہ حضرت عمر نے منع کیا حسان کو شعر پڑھنے سے مسجد میں تو حسان نے جواب دیا کہ میں نے شعر پڑھے اُس شخص کے سامنے جو تم سے بہتر تھا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر صحیح یہ ہے کہ اگر شعر اچھے مضمون کے بھی ہوں جب بھی مسجد میں نہ پڑھنا اولےٰ ہے۔

۲۶- بَابُ جَامِعِ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّلٰوةِ

۹۹۔ عَنْ: طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ آیا ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس نجد کا رہنے والا اُس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی لیکن اُس کی بات سمجھ میں نہ آتی تھی یہاں تک کہ قریب آیا تو وہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

معنے فرمایا آپ نے پانچ نمازیں پڑھنا رات دن میں تب وہ شخص بولا سوا ان کے اور بھی کوئی نماز مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھنا چاہے تو تو پڑھ فرمایا آپ نے اور روزے رمضان کے بولا سوا ان کے اور بھی کوئی روزہ مجھ پر ہے فرمایا آپ نے نہیں مگر اگر نفل رکھے تو پھر ذکر کیا آپ نے زکوٰۃ کا وہ شخص بولا اس کے سوا بھی کچھ صدقہ مجھ پر فرض ہے مگر اگر اللہ چاہے تو دے پس پیٹھ موڑ کر چلا وہ شخص تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیڑا اس کا پار ہوا اگر سچ بولا۔

ف: یعنی ان سب باتوں پر عمل کیا تو اس کو نجات ہو جائے گی۔

۱۰۰- **عَنْ:** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سو جاتا ہے تو باندھتا ہے شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں ہر گرہ مار کر کہتا جاتا ہے کہ ابھی تجھ کو بڑی رات باقی ہے تو سو رہ پس اگر جاگتا ہے آدمی اور یاد کرتا ہے اللہ جل جلالہٗ کو کھل جاتی ہے ایک گرہ اگر وضو کرتا ہے کھل جاتی ہے دوسری گرہ پھر اگر نماز پڑھتا ہے صبح کی کھل جاتی ہے تیسری گرہ پس رہتا ہے وہ شخص اس دن خوشدل اور خوش مزاج ورنہ رہتا ہے بدنفس مجہول۔

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

۱- بَابُ الْعَمَلِ فِي غُسْلِ الْعِيْدَيْنِ (عیدین کے غسل کا بیان)

۱- کہا مالک نے کہ میں نے سنا ہے بہت علماء سے کہتے تھے عید الفطر اور عید الضحیٰ میں اذان اور اقامت نہ تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک مالک نے کہا ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ف: بخاری اور مسلم میں ابن عباس اور جابر سے مروی ہے کہ اذان نہیں ہوتی تھی عیدین کی نماز کے لئے اور نہ اقامت اور نسائی نے روایت کیا ابن عمر سے اور ابوداؤد نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی عید کی بغیر اذان اور اقامت کے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ اول جس نے اذان نکالی عید میں معاویہ ہیں اور شافعی نے کہا کہ حجاج نے نکالا اذان کو جب حاکم ہوا مدینہ کا اور ابن منذر نے روایت کیا کہ زیاد نے بصرہ میں اس فعل کو ایجاد کیا اور داؤد نے کہا کہ مروان نے نکالا اس فعل کو اور ابن حبیب نے کہا کہ ہشام اور ابن منذر نے روایت کیا ابوقلابہ سے کہ اول اس کو عبداللہ بن الزبیر نے نکالا جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ عیدین میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔

۲- **عَنْ:** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر غسل کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَّغْدُوَ اِلَی الْمُصَلّٰی ۔

تھے عید فطر کے دن قبل عید گاہ جانے کے ۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ فِی الْعِیْدَیْنِ (نماز عید کی قبل خطبے کے پڑھنا)

۱۔ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : روایت ہے ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عید فطر اور عید اضحےٰ کی قبل خطبے کے (یعنی خطبہ عیدین کا بعد نماز عیدین کے پڑھتے تھے ۔

ف : اس حدیث کو مالک نے مرسلاً روایت کیا ہے بخاری ومسلم نے اس کو مسند کیا عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عید فطر اور اضحےٰ میں پھر خطبہ پڑھتے تھے بعد نماز کے ۔

۲۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ ۔

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ حضرت ابابکرؓ اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے (یعنی بعد نماز کے خطبہ پڑھتے تھے عیدین میں)

۳۔ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْھَرَ اَنَّہٗ قَالَ شَھِدْتُّ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ یَوْمَانِ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِھِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِّنْ صِیَامِکُمْ وَالْاٰخَرُ یَوْمٌ تَاْکُلُوْنَ فِیْہِ مِنْ نُّسُکِکُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ ثُمَّ شَھِدْتُّ الْعِیْدَ مَعَ عُثْمَانَ فَجَآءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّہٗ قَدِ اجْتَمَعَ لَکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا عِیْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَھْلِ الْعَالِیَۃِ اَنْ یَّنْتَظِرَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَنْتَظِرْھَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَہٗ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ ثُمَّ شَھِدْتُّ الْعِیْدَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَجَآءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ ۔

ترجمہ : ابوعبید سے جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن ازہر کے روایت ہے کہ میں حاضر ہوا عید کو ساتھ عمر بن الخطابؓ کے تو نماز پڑھی حضرت عمرؓ نے پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا تو کہا کہ یہ دو دن (عید فطر اور عید اضحےٰ کے) وہ دن ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے اِن دِنوں میں یہ عید الفطر وہ دن ہے جس دن تم روزہ موقوف کرتے ہو اور عید اضحیٰ وہ دن ہے کہ اُس دن اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو ۔ ابوعبیدہ نے کہا کہ پھر حاضر ہوا میں عید کو عثمان بن عفان کے ساتھ تو اُنہوں نے آکر نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا کہ آج کے روز دو عیدیں ہیں (ایک عید الفطر اور ایک جمعہ) تو جس شخص کا جی چاہے باہر والوں میں ٹھہر جائے جمعہ کے واسطے اور جو چاہے کہ اپنے گھر جائے تو چلا جائے میں نے اجازت دی کہا ابوعبید نے پھر حاضر ہوا میں عید کو ساتھ علی بن ابی طالب کے اور عثمان گھرے ہوئے تھے[ف۱] تو حضرت علی نے آکر نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ پڑھا[ف۲]

ف۱ : یعنی گاؤں کے رہنے والوں سے جو مدینہ کے اطراف میں دُور دُور واقع تھے بعضے آٹھ میل پر بعضے اس سے کم[ف۲] یعنے باغیوں نے بلوے کر کے اُن کو مکان میں گھیر رکھا تھا[ف۳] ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا یہ دستور تھا کہ عیدین میں نماز کے بعد خطبہ پڑھتے تھے لیکن مروان نے یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز کے اول پڑھا روایت کیا اس کو مسلم نے اور حضرت عثمان سے جو ابن المنذر نے روایت کیا کہ انہوں نے خطبہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

پڑھا نماز کے اول اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے حضرت عمر سے ایسا ہی نقل کیا معارض ہے اُس روایت کے یہ روایات صحیحہ تو عمل ان پر اولے ہے علی الخصوص اُس صورت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا ہی ثابت ہے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تم کو رسول اللہ کی پیروی اچھی ہے۔ زرقانی نے کہا کہ اس حدیث سے عید کی نماز پڑھنا بغیر امام کے ثابت ہوا تو جمعہ پڑھنا بطریق اولیٰ درست ہوگا اسلئے کہ عثمان محصور تھے اور علی بن ابی طالب اُس وقت تک امام نہ ہوئے تھے لیکن ابو حنیفہ نے جمعہ اور عیدین کو مثل حدود کے کر دیا کہ بغیر سلطان کے ادا نہیں ہو سکتیں۔

۳۔ بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَكْلِ قَبْلَ الْغُدُوِّ فِي الْعِيدِ

(عید الفطر میں نماز کو جانے کے اوّل کچھ کھا لینا)

۶۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر عید الفطر کے روز کھانا کھا لیتے قبل نماز کو جانے کے۔

ف: بخاری نے روایت کیا انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جاتے تھے نماز کو عید الفطر کے دن یہاں تک کہ کھا لیتے تھے چند کھجوریں طاق عدد سے (یعنی تین یا پانچ یا سات یا نو۔

۷۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُؤْمَرُونَ بِالْأَكْلِ قَبْلَ الْغُدُوِّ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ لوگوں کو حکم ہوتا تھا کھانا کھا لینے کا قبل نماز کو جانے کے۔

مالکؒ نے کہا کہ میں کھانا کھانا لازم نہیں دیکھتا عید الضحیٰ میں قبل نماز کے۔

ف: بلکہ نہ کھانا افضل ہے۔ ترمذی اور حاکم نے روایت کیا بریدہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے تھے عید الضحیٰ کو جبتک نماز نہ پڑھتے۔

۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي صَلَوةِ الْعِيدَيْنِ

(عیدین کی تکبیرات اور قرأت کا بیان)

۸۔ عَنْ: عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی سورتیں پڑھتے تھے عیدین میں بولے سورۂ قاف اور سورۂ قمر۔

ف: اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

۹۔ عَنْ: نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی عید الضحیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَهِدْتُ الْاَضْحٰی وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَکَبَّرَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَآءَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَکْبِیْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَآءَةِ ؛ (اخرجہ ابوداؤد)

اور عید الفطر کی ساتھ ابوہریرہؓ کے تو پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں قبل قرأت کے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قبل قرأت کے۔

کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

ف: احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً کہ تکبیریں نماز عید الفطر میں سات ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ ہیں دوسری رکعت میں اور دونوں رکعتوں میں قبل قرأت کے ترمذی نے علل میں کہا کہ میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا صحیح ہے **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص پہنچا عیدگاہ میں اور دیکھا کہ لوگ فارغ ہو گئے ہیں عید کی نماز سے تو وہ نماز عید کی نہ پڑھے نہ عیدگاہ میں نہ اپنے گھر میں اس پر بھی اگر اس نے پڑھ لی عیدگاہ میں یا اپنے گھر میں تو کچھ قباحت نہیں ہے لیکن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے قبل قرأت اور دوسری رکعت میں پانچ قبل قرأت کے۔ اور سفیان ثوری اور احمد کے نزدیک اگر اکیلے نماز عید کی پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے کیونکہ روایت کیا سعید بن منصور نے کہ جس شخص کی فوت ہو جائے نماز عید امام کے ساتھ تو وہ چار رکعتیں پڑھے عید کی نماز ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے اور یہی صحیح ہے۔

۵۔ بَابُ تَرْکِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِیْدَیْنِ وَبَعْدَهُمَا

(عیدین کی نماز کے اول اور بعد نفل نہ پڑھنا)

۱۰۔ **عَنْ** : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ یَکُنْ یُصَلِّیْ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نہیں نفل پڑھتے تھے قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز کے۔

ف: صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے دن عید فطر کے تو پڑھیں دو رکعتیں اور نماز نہیں پڑھی قبل اس کے نہ بعد اس کے اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابی سعید سے روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں نفل پڑھتے تھے عید کی نماز کے پہلے لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر گھر میں آتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۔ **عَنْ** : مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ ابْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی بَعْدَ اَنْ یُّصَلِّیَ الصُّبْحَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ؛

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ سعید بن المسیب عیدگاہ کو جاتے تھے نماز صبح کی پڑھ کر قبل طلوع آفتاب کے۔

ف: ابن السّاغانی نے شرح مجمع میں روایت کیا کہ ایک شخص نے نماز پڑھی عید کی اول نفل تو منع کیا اس کو حضرت علی نے اس نے کہا اے علی میں جانتا ہوں کہ اللہ جل جلالہٗ مجھے عذاب نہ کرے گا نماز پڑھنے پر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نہیں پڑھا قبل نماز عید کے اور تو پڑھتا ہے تو بہ تیرا پڑھنا مخالفت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اللہ جل جلالہٗ عذاب کرے گا تجھ کو اس پر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

(قبل نماز عید کے اور بعد اس کے نفل پڑھنے کی اجازت)

۱۲۔ **عَنْ** : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ اِلَى الْمُصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد قبل عید گاہ جانے کے چار رکعتیں نفل اپنے گھر میں پڑھ کر جاتے تھے۔

ف: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عید گاہ میں نہ پڑھنا ثابت ہے تو یہ اثر اُس حدیث کے منافی نہیں ہے۔

۱۳۔ **عَنْ** : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے قبل نماز عید کے مسجد میں۔

ف: زرقانی نے کہا کہ اپنے محلہ کی مسجد میں قبل عید گاہ جانے کے۔

۷۔ بَابُ غُدُوِّ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَانْتِظَارِ الْخُطْبَةِ

(امام کا نماز عید کو جانے کا وقت اور انتظار کرنا خطبے کا)

۱۴۔ کہا مالک نے وہ سنت جس میں ہمارے نزدیک اختلاف نہیں ہے یہ کہ امام عید الفطر اور عید الضحیٰ کے لئے اُس وقت گھر سے نکلے کہ عید گاہ تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت آجائے۔

ف: ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نافع سے کہ عبداللہ بن عمر نماز صبح کی پڑھ کر عید گاہ کو چلے جاتے عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے بہ اجماع فقہا لیکن اول وقت پڑھنا اُس کا اولیٰ و افضل ہے۔

۱۵۔ کہا مالک نے جس شخص نے نماز پڑھ لی عید الفطر کی امام کے ساتھ اُس کو جائز نہیں ہے کہ قبل خطبہ سُننے کے چلا آئے بلکہ جب امام لوٹے تو وہ بھی لوٹے۔

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۱۔ بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ (نماز خوف کا بیان)

۱۔ **عَنْ** عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: روایت ہے اُس شخص سے جس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں خوف کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ کھڑے ہوئے نماز کو اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے رہے تو پہلے آپ نے ایک رکعت پڑھی اُن لوگوں کے ساتھ پھر آپ کھڑے رہے اور وہ لوگ اپنی نماز پوری کر کے چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے اُن کے ساتھ آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے اور اُن

www.sirat-e-mustaqeem.com

لوگوں نے ایک رکعت اور پڑھی جب آپ نے اُنکے ساتھ سلام پھیرا۔

۲ عَنْ: سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنْ یَّقُوْمَ الْاِمَامُ وَمَعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَیُرْکَعُ الْاِمَامُ رَکْعَةً وَیَسْجُدُ بِالَّذِیْنَ مَعَهٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَاِذَا اسْتَوٰی قَائِمًا ثَبَتَ وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمُ الرَّکْعَةَ الْبَاقِیَةَ ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ وَ یَنْصَرِفُوْنَ وَالْاِمَامُ قَائِمٌ فَیَکُوْنُوْنَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ یُقْبِلُ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا فَیُکَبِّرُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَیَرْکَعُ بِهِمْ وَیَسْجُدُ ثُمَّ یُسَلِّمُ فَیَقُوْمُوْنَ فَیَرْکَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الرَّکْعَةَ الثَّانِیَةَ ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز خوف کی اس طرح پر ہے کہ امام کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ نماز کو کھڑا کرے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے رہیں تو امام ایک رکعت پڑھے اور سجدہ کرے جب سجدہ سے کھڑا ہو تو امام کھڑا رہے اور مقتدی اپنی ایک رکعت جو باقی ہے پڑھ کر سلام پھیر کر چلے جائیں دشمن کے سامنے اور دشمن کے سامنے جو لوگ تھے وہ آکر تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہوں تو امام رکوع اور سجدہ سے فارغ ہو کر سلام پھیر دے اور لوگ کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیریں۔

ف: امام مالک کا عمل اس حدیث پر ہے۔

۳ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ یَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَیُصَلِّیْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَکْعَةً وَتَکُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ یُصَلُّوْا فَاِذَا صَلّٰی الَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً اِسْتَاْخَرُوْا مَکَانَ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا وَلَا یُسَلِّمُوْنَ وَیَتَقَدَّمُ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا فَیُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ یَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَیَقُوْمُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّآئِفَتَیْنِ فَیُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَکْعَةً رَکْعَةً بَعْدَ اَنْ یَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّآئِفَتَیْنِ قَدْ صَلَّوْا رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ کَانَ خَوْفًا هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُّسْتَقْبِلِی الْقِبْلَةِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْهَا ۔ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جب سوال ہوتا نماز خوف کا کہتے امام آگے بڑھے نماز کو اور کچھ لوگ اُس کے پیچھے ہوں تو اُن کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھائے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے ہوں تو جب وہ لوگ جو امام کے پیچھے تھے ایک رکعت پڑھ چکیں دشمن کے سامنے چلے جائیں اور سلام نہ پھیریں اور وہ لوگ چلے آئیں جنہوں نے نماز نہیں شروع کی اب وہ لوگ امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھیں پھر امام سلام پھیر دے اور باری باری ہر ہر گروہ کے لوگ آکر ایک ایک رکعت اور پڑھ کر نماز اپنی تمام کریں تاکہ ہر ایک گروہ کی دو دو رکعتیں ہو جائیں اور اگر خوف بہت سخت ہو تو کھڑے کھڑے پیادے نماز پڑھ لیں اور اشارے سے اور سوار سواری پر اگرچہ منہ اُن کا قبلہ کی طرف نہ ہو۔

ف۱: جمہور ائمہ کا مذہب اس حدیث پر ہے محمد نے کہا کہ ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے کہا مالک نے کہا نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہوگی ف۲ جیسا کہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو باسناد

www.sirat-e-mustaqeem.com

صحیح مرفوعًا ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

۴۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز نہیں پڑھی جنگ خندق میں یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

ف: کیونکہ لڑائی سے فرصت نہیں ہوئی بعض روایتوں میں ہے کہ مغرب بھی قضا ہوگئی بعض روایتوں میں ہے کہ چار نمازیں فوت ہوگئیں۔ اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ اگر خوف بہت سخت ہو اور لڑائی سے فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کی جائے۔ کہا مالک نے میرے نزدیک روایت قاسم بن محمد کی صالح بن خوات سے صلوٰۃ الخوف میں اچھی ہے۔ اور وہ سہل بن ابی حثمہ کی حدیث ہے جو اوپر گذری۔

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

۱۔ بَابُ الْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ (نماز کسوف کا بیان)

۱۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو نماز پڑھائی آپ نے ساتھ لوگوں کے پس کھڑے ہوئے بہت دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن اول رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھایا رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہوگیا تھا، پھر خطبہ پڑھا اور حمد وثنا کی اللہ جل جلالہٗ کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں پروردگار کی نشانیوں سے کسی کی موت یا زیست کے واسطے ان میں گہن نہیں لگتا، تو جب دیکھو تم گہن پس دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا آپ نے اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قسم خدا کی اللہ جل جلالہٗ سے کسی کو زیادہ غیرت نہیں ہے اس امر میں کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں البتہ ہنستے تم تھوڑا اور روتے بہت۔

ف: اس قول سے آپ نے رد کیا ان لوگوں پر جو کہتے تھے کہ ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کے انتقال کرنے سے سورج کو گہن لگا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری اور ابن حبان اور احمد اور نسائی و ابن ماجہ نے اور ان کی روایت میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں سورج اور چاند کو نہیں گہن لگتا مگر کسی بڑے کی موت سے اور یہ خیال غلط ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاند اور سورج کے گہن سے جو بعض احمق یہ سمجھا کرتے ہیں کہ فلانے بادشاہ یا ملک پر آفت آئے گی یہ بالکل غلط اور لغو ہے ف ۲ اسلئے کہ نیکیاں کم ہیں اور برائیاں بے شمار اور منزل نہایت سخت اور دور دراز ہے اس حدیث پر عمل کیا ہے ائمہ ثلثہ نے کسوف میں اور رکعت میں دو رکوع ثابت کئے ہیں اور نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف کی دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں ایک ایک رکوع ہے موافق اور نمازوں کے۔

۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج میں تو نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں نے ساتھ آپ کے پھر کھڑے ہوئے آپ بہت دیر تک جیسے سورۂ بقر پڑھنے میں دیر ہوتی ہے۔ پھر رکوع کیا ایک لمبا رکوع پھر سر اٹھایا پھر کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا ایک رکوع لمبا لیکن اوّل رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن اوّل قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن اول رکوع سے کم پھر سر اٹھایا پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا ایک لمبا رکوع لیکن اول رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا تو فارغ ہوئے آپ نماز سے اور آفتاب روشن ہو گیا تھا پس فرمایا آپ نے سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نہیں گہن لگتا اُن میں کسی کی زندگی اور موت سے جب تم ایسا کرو تو ذکر کرو اللہ کا۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا نماز میں آپ آگے بڑھے کسی چیز کو لینے کے لئے پھر پیچھے ہٹ آئے آپ تو فرمایا آپ نے دیکھا میں نے جنت کو پس لینا چاہا میں نے اس میں سے ایک گچھا (خوشہ) اگر میرے ہاتھ لگ جاتا تو تم اس میں سے کھایا کرتے جب تک دنیا باقی رہتی۔ اور میں نے دیکھا جہنم کو ایسی ہولناک اور مہیب صورت میں کہ کبھی میں نے ایسی صورت نہ دیکھی تھی اور میں نے دیکھا کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں صحابہ نے کہا کیوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے عورتوں کی ناشکری نے اُن کو جہنم میں ڈالا۔ کہا صحابہ نے کیا کفر کرتی ہیں ساتھ اللہ کے فرمایا آپ نے اور کفر کرتی ہیں یعنی ناشکری کرتی ہیں خاوند کی اور بھول جاتی ہیں احسان کو اگر کسی عورت کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ساری عمر احسان کرو پھر کوئی رنج اس کو پہنچے تو کہنے لگتی ہے خاوند سے مجھے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں پہنچی ف۱

ف۱ : زرقانی نے کہا کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قرأت آپ کی آہستہ تھی کسوف میں اور یہ جو بعض لوگوں نے تاویل کی ہے کہ ابن عباس صغیر السن تھے اس وجہ سے صفوں کے پیچھے کھڑے ہوں گے تو اُن کو آواز نہ آئی ہوگی مردود ہے ابن عباس کے قول سے کہ میں کھڑا ہوا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مگر ایک حرف بھی قرأت کا میں نے نہ سُنا۔

ف۲ : کیونکہ جنت کے پھل کبھی فنا نہیں ہوتے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا کھانے اُس کے ہمیشہ رہیں گے اور فرمایا لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ کبھی تمام نہ ہوں گے اور نہ کبھی روکے جائیں گے ف۳ اس حدیث سے بھی ہر ایک رکعت میں دو رکوع ثابت ہوئے اور مسلم نے جابر سے تین رکوع ہر رکعت میں روایت اور ابن عباس سے چار رکوع ہر رکعت میں اور ابو داؤد نے ابی بن کعب سے اور بزار نے علی سے پانچ رکوع ہر رکعت میں روایت کئے۔

۳ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت آئی اُن کے پاس مانگنے کو تو کہا اُس نے اللہ بچائے تم کو قبر کے عذاب سے پس پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا لوگوں کو عذاب ہوگا قبروں میں فرمایا آپؐ نے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے اس عذاب سے پھر سوار ہوئے آپ ایک دن سواری پر سو گہن لگا آفتاب کو اور لوٹے آپ حجروں کے پیچھے سے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے پھر قیام کیا آپ نے بڑی دیر تک پھر سر اُٹھایا اور قیام کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اُٹھا کر سجدہ کیا پھر قیام کیا بڑی دیر تک لیکن اول رکعت کے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اُٹھایا اور قیام کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اُٹھا کر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہو کر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا باتیں کیں پھر حکم کیا اُن کو کہ پناہ مانگیں اللہ سے قبر کے عذاب سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ (اس چیز کا بیان جو نماز کسوف کے باب میں آئی ہے)

۴۔ عَنْ : اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِيَ الْمَآءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ میں آئی عائشہ کے پاس جس وقت گہن لگا آفتاب کو تو دیکھا میں نے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے اور عائشہ بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں تو میں نے کہا کیا ہوا لوگوں کو تو اشارہ کیا حضرت عائشہؓ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا کوئی نشانی ہے انہوں نے اشارہ سے کہا ہاں کہا اسماء نے تو میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غشی آنے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا جو چیز میں نے نہ دیکھی تھی وہ آج میں نے دیکھ لی اس جگہ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور مجھے وحی سے معلوم ہوا کہ قبر میں تم فتنہ میں پڑ جاؤ گے مثل فتنہ دجال کے یا اس کے قریب معلوم نہیں اسماء نے کیا کہا آئیں گے اس کے پاس فرشتے تو پوچھیں گے اس سے تو کیا سمجھتا ہے اس شخص کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) تو جو ایمان رکھتا ہے یا یقین رکھتا ہے یا یقین رکھتا ہے معلوم نہیں کیا کہا اسماء نے وہ کہے گا یہ شخص محمدؐ ہیں اللہ جل جلالہٗ کے بھیجے ہوئے ہمارے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور ہدایت یعنی کلام اللہ لے کر ہیں قبول کیا ہم نے اور ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہم نے اُن کی تب فرشتے اُس سے کہیں گے سو رہ اچھی طرح ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ تو مومن ہے اور منافق جس کو شک ہے حضرت کی رسالت میں معلوم نہیں کیا کہا اسماء نے وہ کہے گا میں نہیں جانتا لوگوں سے میں نے جو سنا وہ کہا۔

ف: تب فرشتے کہیں گے تو نے کچھ نہ جانا نہ پڑھا اور ماریں گے اُس کو لوہے کی گرزوں سے اگر پہاڑ پر اُس گرز سے ماریں تو پہاڑ خاک ہو جائے۔ عبدالرزاق ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث سے تقلید کی بڑی مذمت ثابت ہوئی اس لئے کہ وہ منافق یا شک کرنے والا یہ کہے گا کہ میں نے لوگوں سے جو سنا وہ کہا اس پر فرشتے اس کو ماریں گے یہی حال مقلدوں کا ہے وہ کہتے ہیں ہم قرآن اور حدیث کو کیا جانیں جو کچھ اگلے لوگ لکھ گئے ہیں ہم کو وہ کافی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تقلید کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ مجبوری کی راہ سے جب کوئی نص آیت یا حدیث سے نہ ملے تو اُس وقت تقلید کسی مجتہد کی کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

پھر اُس وقت بھی تقلید اچھی نہیں ہے بلکہ ہر شخص کو چاہیئے کہ قرآن وحدیث کی بخوبی تحصیل کر کے آپ خود وہ لیاقت پیدا کرے جو اگلے لوگوں کو تھی اور اُن میں سے احکام نکالے بعض بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ اس زمانے میں مجتہد کا ہونا محال ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس زمانے میں مجتہد ہونا بہت سہل ہے چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کیا کہ پچھلے مجتہد وسعت اور کثرت علم میں اگلے مجتہد سے ممتاز ہوئے مثلاً مالک کو ابوحنیفہ کی نسبت زیادہ حدیثیں ملیں پھر شافعی کو مالک کی نسبت پھر امام احمد حنبل تو سب مجتہدین اور محدثین کے پیشوا ہوئے اتنی حدیثیں کسی مجتہد کو اُن سے پہلے حاصل نہیں ہوئی تھیں پھر اُن کے بعد امام بخاری کو اُن سے بھی زیادہ علیٰ ہذا القیاس متاخر کو متقدم سے زیادہ علم حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے اخیر زمانے میں امام ہمام ابن تیمیہ اور امام ہمام ابن القیم و شیخ اتنے بڑے درجہ کے گذرے جنہوں نے قرآن وحدیث کی بہت خدمت کی اور بہت مسائل مختلف فیہ میں حق کو ظاہر کیا۔ اللہ ان سب بزرگواروں سے راضی ہو اور ہمارا بھی خاتمہ بخیر کرے۔

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ ۱۔ بَابُ الْعَمَلِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ (استسقاء کا بیان)

۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِنِ الْمَازِنِيِّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن زید مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے نماز استسقاء کے لئے اور اُلٹا آپ نے اپنی چادر کو جس وقت منہ کیا قبلہ کی طرف۔

ف: شیخین کی روایت میں ہے کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور جہر کیا ان میں قرأت کو۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ پھر کھڑے ہوئے آپ اور دعا کی پھر منہ کیا قبلہ کی طرف اور چادر کو اُلٹا۔ بعض محدثین نے کہا ہے کہ چادر اسلئے الٹی تا کہ حال زمانے کا اُلٹ جائے یعنے قحط و گرانی موقوف ہو کر بارش وارزانی ہو جائے۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ نماز استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں تو جواب دیا کہ دو رکعتیں ہیں اور امام کو چاہیئے کہ پہلے نماز پڑھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور دعا مانگے قبلہ کی طرف اور جب منہ کرے قبلہ کی طرف تو چادر کو الٹے اور دونوں رکعتوں میں جہر سے قرأت کرے اور چادر کو اس طرح اُلٹے کہ داہنی طرف کا کنارہ بائیں طرف کرے اور بائیں طرف کا داہنی طرف اور مقتدی بھی اسی طرح اپنی اپنی چادروں کو پلٹیں۔ جب امام پلٹے اور منہ قبلہ کی طرف کریں بیٹھے بیٹھے۔

ف۱: جب فارغ ہو خطبہ سے یا خطبہ ہی میں۔

ف۲: کیونکہ روایت کیا امام احمد نے عبداللہ بن زید سے کہ لوگوں نے بھی چادریں اپنی اُلٹیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ (زرقانی)

۲۔ عَنْ: عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ۞ (اخرجہ ابوداؤد)

ترجمہ: عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے یا اللہ پانی پلا اپنے بندوں اور جانوروں کو اور پھیلا دے اپنی رحمت کو اور جلا دے اپنے مرے ہوئے ملک کو۔

ف: مراد ہو ملک وہ ہے جس میں پانی نہ برسا اور زمین وہاں کی خشک ہو گئی۔

۳۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنَ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتَ الشَّجَرِ قَالَ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُس نے اے رسول اللہ کے مر گئے جانور اور بند ہو گئے راستے سو دُعا کیجئے اللہ سے پس دُعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو برسا کیا پانی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پھر ایک شخص آیا اور اُس نے کہا اے رسول خدا کے گر پڑے گھر اور بند ہو گئیں راہیں اور مر گئے جانور تب دُعا کی آپ نے یا اللہ برسا پہاڑوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اردگرد کہا انس نے جب یہ دعا کی آپ نے تو چھٹ گیا ابر مدینہ سے جیسے پھٹ جاتا ہے پُرانا کپڑا۔

ف ۱: بوجہ نہ ملنے پانی کے اور ضعیف ہو جاتے اونٹوں کے ف ۲: پانی کی کثرت سے ۔

کہا مالک نے اگر کسی کو نماز استسقاء کی نہ ملے لیکن خطبہ مل جائے تو اُس کو اختیار ہے چاہے دو رکعتیں استسقا کی مسجد میں پڑھے یا گھر میں اگر پڑھ لے یا نہ پڑھے کیونکہ نماز استسقا کی نفل ہے ۔

۲۔ بابُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالنُّجُوْمِ (ستاروں کی گردش سے پانی برسنے کا اعتقاد رکھنا)

۴۔ عَنْ : زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ ۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: زید بن خالد بن جُہنی سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ میں اور رات کو پانی پڑ چکا تھا تو جب نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ تم جانتے ہو جو کہا تمہارے پروردگار نے کہا اللہ اور اُس کے رسول کو معلوم ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے صبح کو میرے بندے دو قسم کے تھے ایک وہ جو ایمان لایا میرے اوپر دوسرے وہ جس نے کفر کیا ساتھ میرے جس شخص نے کہا کہ پانی برسا اللہ کے فضل اور رحمت سے تو وہ میرے اوپر ایمان لایا تاروں پر اعتقاد نہ رکھا اور جو بولا کہ پانی برسا فلاں تارہ کی گردش سے تو اُس نے کفر کیا میرے ساتھ اور ایمان لایا تاروں پر ۔

ف: یعنی تاروں کو جس نے مؤثر سمجھا اور یہ خیال کیا کہ پانی برسانا اُس کا فعل ہے وہ کافر ہو گیا دائرہ ایمان سے نکل گیا۔ پانی برسانا روزی دینا یہ سب کام اللہ جل جلالہٗ کے ہیں کسی کو اس میں دخل نہیں ہے ۔

۵۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَنْشَاَتْ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُٹھے ابر سمندر کی طرف سے پھر شام کی طرف جانے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَحْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غَدِيقَةٌ ۞

لگے تو جانو کہ ایک چشمہ ہے بھرپور۔

ف: مدینہ کی جانب سے سمندر پچھان کی طرف ہے اور شام اُتر کی طرف مطلب یہ ہے کہ جب ابر پچھان کی طرف سے اُٹھے اور اُتر کو جانے لگے تو وہ خوب برسے گا۔

۶۔ **عَنْ:** مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَقَدْ مُطِرَ النَّاسُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْفَتْحِ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ابوہریرہ کہتے تھے جب صبح ہوتی تھی اور پانی برس جاتا تھا پانی برسا اللہ کے حکم سے پڑھتے تھے اس آیت کو مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الآیۃ یعنی اللہ جل جلالہ اگر لوگوں پر رحمت کرنا چاہے تو کوئی اُس کو روک نہیں سکتا اور جو روکنا چاہے تو کوئی چھوڑ نہیں سکتا۔

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

۱۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْإِنْسَانُ يُرِيدُ حَاجَتَهُ

(قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا پاخانہ یا پیشاب کے وقت)

۱۔ **عَنْ:** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ أَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ایوب انصاری سے روایت ہے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ مصر میں کہتے تھے قسم خدا کی میں کیا کروں ان پائخانوں کو حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جائے کوئی تم میں سے پائخانہ یا پیشاب کو تو نہ منہ کرے قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ کرے۔

۲۔ **عَنْ:** رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ ۞

ترجمہ: ایک مرد انصاری سے روایت ہے اُس نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے آپ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے پیشاب یا پائخانہ میں۔

۲۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِبَوْلٍ أَوْ لِغَائِطٍ

(پائخانہ یا پیشاب قبلہ کی طرف منہ کرنے کی اجازت)

۳۔ **عَنْ:** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے بعض لوگ سمجھتے ہیں جب تو اپنی حاجت کو جائے تو منہ نہ کر قبلہ اور بیت المقدس کی طرف عبداللہ بن عمر نے کہا میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر حاجت ادا کر رہے ہیں منہ اُن کا بیت المقدس کی طرف ہے پھر کہا عبداللہ بن عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُقَدَّسِ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ قَالَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يَسْجُدُ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

واسع بن حبان سے شاید تو ان لوگوں میں ہے جو اپنے سُرینوں پر نماز پڑھتے ہیں واسع نے کہا میں نہیں سمجھا کہا مالک نے اس قول کی تفسیر میں وہ لوگ ہیں جو سجدہ میں زمین سے لگ جاتے ہیں اور اپنی پیٹھ کو سُرین سے جُدا نہیں رکھتے۔

ف: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ فعل ناسخ ہے حدیث نہی کا بعض کہتے ہیں ممانعت صحرا میں ہے نہ مکانوں میں بعض کہتے ہیں ہر جا ممانعت ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے بوجہ خلاف ادب کے اسی وجہ سے ترک بھی اس کا درست ہے۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْقِبْلَةِ (قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت)

۴- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھوک پڑا ہے قبلہ کی دیوار پر سو چھڑا یا اس کو پھر متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اسلئے کہ اللہ اس کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

ف: خطابی نے کہا اس سے یہ غرض ہے کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے قصد کرتا ہے اپنے پروردگار کا تو گویا پروردگار اسکے سامنے ہے بعضوں نے کہا عظمت اللہ کی یا رحمت اُس کی اُس کے سامنے ہے اور استدلال جہمیہ اور معتزلہ کا اس حدیث سے اس امر پر کہ پروردگار ہر مکان میں ہے باطل ہے کیونکہ اسی حدیث میں یہ موجود ہے کہ تھوک لے اپنے قدموں کے نیچے پس اگر اللہ ہر مکان میں ہوتا تو کہیں تھوکنا درست نہ ہوتا۔ بلکہ پروردگار عالم اپنے عرش معلّٰی پر ہے اور علم وقدرت اس کی ہر شے سے متعلق ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنّت اور جماعت کا اور تفصیل اس مسئلہ کی انتہافی الاستوا میں ہے۔

۵- عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ بُصَاقًا اَوْ مُخَاطًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهٗ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دیوار میں قبلہ کے تھوک یا رینٹ یا بلغم تو چھڑا دیا اُس کو۔

ف: یعنی مل دیا اُس کو ہاتھ سے یا لکڑی سے۔ مسجد میں تھوکنا ممنوع ہے مگر جب اُس کو دفن کر دے اس طرح کہ زمین مسجد کی کچی ہو۔ تھوک کو مٹی کے اندر کر دے ورنہ کپڑے میں تھوک لے۔

۴- بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِبْلَةِ (قبلہ کا بیان)

۶- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَهُمْ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے مسجد قبا میں صبح کی اتنے میں ایک شخص آکر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اٰت فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن اترا اور حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا پھر گئے وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ کی طرف اور پہلے منہ اُن کے شام کی طرف تھے ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر عمل نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نماز میں کسی کا کلام سُننا اور اس پر عمل کرنا درست ہے ۔

۷۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سَنَةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد مدینہ میں آنے کے سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف پھر قبلہ بدل گیا دو مہینے اوّل جنگ بدر سے ۔

۸۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اِذَا تَوَجَّهَ قِبَلَ الْبَيْتِ ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے جب منہ کرے خانہ کعبہ کی طرف ۔

ف: یہ اہل مدینہ کے واسطے ہے کیونکہ اُن کا قبلہ جنوب کی طرف ہے اور یہ جو قید لگائی کہ منہ کعبہ کی طرف کرے اس سے یہ غرض ہے کہ مشرق اور مغرب کے بیچ میں سمت شمالی بھی واقع ہے لیکن اُس طرف منہ کرنے سے کعبہ کی طرف پیٹھ ہوگی اس قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اور ملکوں میں واقع ہیں جہاں سے کعبہ نظر نہیں آتا اُن کو عین کعبہ کی طرف توجہ کرنا ضروری نہیں بلکہ جہت کعبہ کافی ہے ۔ معرفت قبلہ کے کئی طور سے ہو سکتی ہے ۔ ایک روایت کعبہ سے دوسری دلیل عقلی قطعی سے تیسری مسجد کی محرابوں سے چوتھی سچے آدمی کے کہنے سے پانچویں اپنی رائے سے اجتہاد کرنے سے بہ دلائل ظنیہ چھٹی تقلید سے اُس شخص کے جس نے قبلہ کو پہچانا ہو اجتہاد سے لیکن جب تک اوّل کے تین امور ملیں تو چوتھے اور پانچویں کی طرف التفات نہ کرے اور جب چوتھا اور پانچواں امر ملے تو چھٹے کی طرف نہ جائے اور صحیح یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے نیا اجتہاد ضروری نہیں ہے مگر جب کوئی شبہ عارض ہو ۔ سب سے سہل طریقہ قبلہ پہچاننے کا یہ ہے کہ جن مسجدوں کو اگلے لوگوں نے بنایا ہے اُن میں جا کر زوال کے وقت سایہ کا امتحان کریں کہ قبلہ سے کس جانب پڑتا ہے اُس کو یاد رکھیں اور جنگل میں آفتاب کی روشنی میں کھڑے ہو کر سایہ دیکھیں اور اس سے قبلہ کی سمت پہچان لیں اور مغرب اور عشا اور فجر میں طلوع اور غروب اور شفق کا لحاظ رکھیں کہ قبلہ سے کس جانب ہوتا ہے لیکن یہ اندازہ جب تک چلے گا کہ اُن مسجدوں سے بہت دُور نہ گئے ہوں مثلاً جب دس بارہ منزل وہاں سے دُور ہو جائیں تو وہاں کی مسجدوں سے پھر اندازہ نہ کریں ۔
(مصفی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵-بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان)

۹-عَنْ : اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسری مسجدوں میں سوائے مسجد حرام کے۔

ف: یعنے خانہ کعبہ کے وہاں ایک نماز میں لاکھ نماز کا ثواب ہے۔ امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا عبداللہ بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسری مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا بہتر ہے سو نمازوں سے میری مسجد میں اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا بہتر ہے لاکھ نمازوں سے دوسری مسجد میں اور بزار اور طبرانی نے ابوالدرداء سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھنا مسجد حرام میں لاکھ نماز کے برابر ہے اور ایک نماز میری مسجد میں ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور بیت المقدس میں ایک نماز پانچسو نمازوں کے برابر ہے۔

۱۰-عَنْ : اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغیچہ ہے جنت کے باغیچوں میں سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے۔

ف: دوسری روایت میں یہ ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ میں ایک باغیچہ ہے جنت کے باغیچوں میں سے مگر قبر آپ کی وہیں ہے جہاں آپ کا گھر تھا یعنے حجرہ حضرت اُم المومنین عائشہؓ کا اس حدیث کے معنوں میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے اس کو ظاہر پر رکھا ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ قیامت کے دن اس مقام پر باغیچہ ہوگا اور منبر میرا حوض کوثر پر رکھا جائے گا اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث سے تشبیہ منظور ہے یعنے جیسے روضہ جنت میں قلب کو راحت اور وسعت ہوگی ویسے ہی اس مقام میں مرد مومن کو خوشی اور راحت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

۱۱-عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ الْمَازِنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغیچہ ہے جنت کے باغیچوں میں سے۔

ف: امام اعظم سے کسی شخص نے پوچھا اگر کوئی حلف کرے کہ اگر میں جنت میں نماز نہ پڑھوں تو زوجہ اُس کی طالق ہے وہ کیا کرے تو جواب دیا کہ روضہ شریف اور منبر شریف کے درمیان نماز پڑھ لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی خُرُوجِ النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ (عورتوں کو مسجد جانے کا بیان)

۱۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو اللہ جل جلالہٗ کی لونڈیوں کو مسجدوں میں آنے سے۔

ف: ابن خزیمہ نے زیادہ کیا کہ گھر اُن کے بہتر ہیں اُن کے لئے۔

۱۳۔ عَنْ: بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰکُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی عورت عشا کی جماعت میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔

۱۴۔ عَنْ: عَاتِکَةَ بِنْتِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اِمْرَاَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهَا کَانَتْ تَسْتَاْذِنُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَسْکُتُ فَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَخْرُجَنَّ اِلَّا اَنْ تَمْنَعَنِیْ فَلَا یَمْنَعُهَا ۞

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب کی بی بی عاتکہ اجازت مانگتی تھیں حضرت عمر سے مسجد جانے کی تو چپ ہو جاتے حضرت عمر پس کہتیں عاتکہ میں تو قسم خدا کی جاؤں گی جب تک تم منع نہ کرو گے تو نہیں منع کرتے تھے حضرت عمر اُن کو۔

ف: بسبب فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے۔

۱۵۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَمُنِعَ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو اس زمانے میں عورتوں نے نکالا ہے ف۔ البتہ روک دیتے اُن کو مسجدوں میں جانے سے جیسے روک دی گئی تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی کہا یحیٰی بن سعید نے میں نے پوچھا عمرہ سے کیا بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئی تھیں مسجدوں سے کہا ہاں ف۔

ف: خوشبو لگانا آرائش کرنا اچھی طرح ستر نہ کرنا منکرات میں جانا ف۲ اس حدیث سے بعض لوگوں نے تمسک کیا ہے اس امر پر کہ عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے مگر یہ تمسک تمام نہیں کیونکہ یہ قول حضرت عائشہ کا بر سبیل ظن ہے اور ایسا قول کسی حکم شرعی کو مفید نہیں ہو سکتا رہی افضلیت تو وہ اسی میں ہے کہ عورت اپنے گھر میں نماز پڑھے۔

کِتَابُ الْقُرْاٰنِ ۱۔ بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ لِمَنْ مَسَّ الْقُرْاٰنَ

(قرآن چھونے کے واسطے باوضو ہونا ضروری ہے)

۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَلَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر بن حزمؓ سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی تھی عمرو بن حزم کے واسطے اُس میں یہ بھی تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر جو شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا الطَّاهِرُ ۔ باوضو ہو۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کوئی شخص کلام اللہ کو غلاف پکڑ کر یا تکیہ پر رکھ کر نہ اٹھائے مگر وضو سے۔

ف: اسی طرح غلاف اس کا جلد اُس کی نہ چھوئے بغیر وضو کے اور یہی قول ہے شافعی کا مگر ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر چیز جو کلام اللہ سے الگ ہو سکے مثل غلاف یا غلاف وغیرہ کے اُس کا بے وضو چھونا درست ہے اور جلد کا بے وضو چھونا درست نہیں ہے۔ کہا مالک نے اگر غلاف پکڑ کر یا تکیہ پر رکھ کر بے وضو اُٹھانا درست ہوتا تو جلد کو بھی بے وضو چھونا درست ہوتا اور بے وضو چھونا کلام اللہ کا اسلئے مکروہ ہے کہ اُس کی عظمت اور شان کے خلاف ہے نہ اس لئے کہ اُٹھانے والے کے ہاتھ میں کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف میں لگ جائے۔ ف: کیونکہ اگر اس لئے مکروہ ہوتا تو جب ہاتھ صاف ہوں تو چاہئے کہ بے وضو چھونا درست ہو جائے۔ کہا مالک نے احسن اس باب میں یہ آیت ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ نہیں چھوئیں اُس کو مگر پاک لوگ اور یہ آیت قریب ہے اُس آیت کے جو عَبَسَ وَتَوَلّٰی میں ہے كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ کلام اللہ ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اُس کو قبول کرے بڑے عزت والے جلدوں میں جو پاک ہیں بڑے بزرگ نیک پیغمبروں کے ہاتھ میں۔

۲- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

(کلام اللہ بے وضو پڑھنے کی اجازت)

۲- عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ فِي قَوْمٍ وَهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَقْرَأُ وَلَسْتَ عَلَى وُضُوءٍ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَفْتَاكَ بِهٰذَا مُسَيْلِمَةُ ۔

ترجمہ: محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ لوگوں میں بیٹھے اور لوگ قرآن پڑھ رہے تھے پس گئے حاجت کو اور پھر آکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے کہا آپ کلام اللہ پڑھتے ہیں بغیر وضو کے حضرت عمر نے کہا تجھ سے کس نے کہا کہ یہ منع ہے کیا مسیلمہ نے کہا۔

ف: یہ شخص تھا بنی حنیفہ سے پہلے مسیلمہ کذاب پر جو جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کرتا تھا ایمان لایا تھا پھر توبہ کر کے مسلمان ہوا تھا اسی واسطے حضرت عمر نے یہ کہا کہ یہ فتویٰ تجھ کو مسیلمہ نے دیا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے وضو کلام اللہ پڑھا کرتے تھے۔ اُن کا تو یہ فتویٰ نہیں ہے شاید مسیلمہ کذاب کا ہو۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ (کلام اللہ کا ورد مقرر کرنا)

۳- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ أَوْ كَأَنَّمَا أَدْرَكَهُ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس کسی کا وِرد رات کا ناغہ ہو جائے اور وہ دوسرے دن زوال تک ظہر کی نماز تک پڑھ لے تو گویا فوت نہیں ہوا بلکہ اُس نے پالیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ صحیح روایت ابن شہاب کی ہے اور اُس میں یہ ہے کہ جس کسی کا وظیفہ رات کو نہ ہو سکے پھر وہ فجر اور ظہر کے درمیان میں اُس کو پڑھ لے تو لکھا جائے گا کہ اُس نے رات کو پڑھا اور بعض اصحاب ابن شہاب نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ (زرقانی)

۴۔ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ جَالِسَيْنِ فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ مِنْ اَبِيْكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ اَتٰى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهٗ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ سَبْعٍ فَقَالَ زَيْدٌ حَسَنٌ وَلَاَنْ اَقْرَاَهٗ فِيْ نِصْفِ شَهْرٍ اَوْ عِشْرِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ وَسَلْنِيْ لِمَ ذَالِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ قَالَ زَيْدٌ لِكَيْ اَتَدَبَّرَهٗ وَاَقِفَ عَلَيْهِ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے تو محمد نے ایک شخص کو بلایا اور کہا تم نے جو اپنے باپ سے سُنا ہے اُس کو بیان کر۔ اُس شخص نے کہا میرا باپ گیا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس اور اُن سے پوچھا کہ سات روز میں کلام اللہ تمام کرنا کیسا ہے بولے اچھا ہے میرے نزدیک پندرہ روز یا بیس روز میں تمام کرنا بہتر ہے پوچھو مجھ سے کیوں کہا انہوں نے میں پوچھتا ہوں کیوں زید نے کہا تاکہ میں اُس کو سمجھتا جاؤں یاد رکھتا جاؤں۔

ف: اور یہ امر جلدی پڑھنے میں حاصل نہ ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ تاکہ سوچیں اس کی آیتوں کو اور فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا آہستہ آہستہ پڑھ کلام اللہ کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کلام اللہ کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اُس کو نہ سمجھا اور فرمایا کہ نہ ختم کیا جائے قرآن تین روز سے کم میں۔ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا عمل یہ ہے کہ اگر فرصت اور فراغت اور بے فکری ہو تو سات روز میں کلام اللہ ختم کیا جائے ورنہ پندرہ روز میں بہتر ہے ہمارا بھی عمل اسی پر ہے ہم پندرہ روز میں ایک ختم کیا کرتے ہیں اور اس سے کم میں خوف رکھتے ہیں بھول جانے کا مگر یہ حافظوں کے واسطے ہے ناظرہ خواں کو اختیار ہے کہ جب تک جی لگے غور اور فکر اور شوق اور ذوق سے جتنا جی چاہے پڑھے۔

۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُرْاٰنِ (قرآن کے بیان میں)

۵۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُّ اَنْ اُعَجِّلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَآئِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں نے سُنا عمر بن الخطاب سے کہتے تھے میں نے ہشام بن حزام کو پڑھتے سُنا سورۂ فرقان کو اور طرح سوا اُس طور کے جس طرح میں پڑھتا تھا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پڑھایا تھا اس سورۃ کو قریب ہوا کہ میں جلدی کر کے اُن پر غصہ نکالوں لیکن میں چُپ رہا یہاں تک کہ وہ فارغ ہوئے نماز سے تب میں انہی کی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر لے آیا اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے اُن کو سورۂ فرقان پڑھتے سُنا اور طور

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتُنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَأْ فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

پر خلاف اُس طور کے جس طرح آپ نے مجھے پڑھایا ہے تب فرمایا آپ نے چھوڑ دو اُن کو پھر فرمایا اُن سے پڑھو تو پڑھا ہشام نے اُسی طور سے جس طرح میں نے اُن کو پڑھتے ہوئے سُنا تھا تب فرمایا آپ نے اسی طرح اُتری ہے یہ سورۃ پھر ارشاد کیا آپ نے کہ تو پڑھ پھر میں نے پڑھی ۔ پھر فرمایا ، قرآن شریف اُترا ہے سات حرف پر تو پڑھو جس طرح سے آسان ہو ۔

ف : اس حدیث کی تفسیر میں محدثین کا بڑا اختلاف ہے ۔ قریب چالیس قول کے اس میں منقول ہیں ابوجعفر نحوی نے کہا کہ یہ حدیث مشکلات میں سے ہے اس کے معنے معلوم نہیں ہوتے لیکن سب معنوں میں دو قول صحیح ہیں ایک یہ کہ قرآن شریف سات لغتوں میں اُترا ہے جیسے لغت حجاز اور بنی تمیم وغیرہ ۔ دوسرے یہ کہ سات لفظوں کے ساتھ اُترا ہے لیکن معنے اُن سب کے ایک ہیں جیسے اقبل وتعال وہلم وعجل واسرع ان سب الفاظ کے معنے ایک ہیں یعنے (آ) مگر یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی خواہش سے ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ مرادف رکھ لے بلکہ ضرور ہے سُننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بھی اُس زمانے میں تھا جب تک کلام اللہ جمع اور مُرتّب نہ ہوا تھا اب جو جمع اور ترتیب حضرت عثمان کے عہد میں ہوئی اس کا خلاف نہ کرنا چاہیئے ۔ بعض لوگوں نے کہا کہ سات حرفوں سے مراد سات قرأتیں ہیں قراء سبعہ کی ان میں سے ہر ایک قرأت کے طور پر پڑھنا کلام اللہ کا درست ہے لیکن یہ توجیہ اہل علم کے نزدیک مقبول نہیں ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ سوا ان قرأت کے جو ائمہ راشدین سے الفاظ ثابت ہیں بلکہ وہ قرآن شریف میں داخل نہ ہوں بلکہ صحیح وہ ہے جو طبری نے کہا ہے کہ یہ ساتوں قرأتیں ایک حرف میں داخل ہیں ۔ (ملتقطاً من الزرقانی)

۶۔ **عَنْ :** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظِ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی جب تک اونٹ کو بندھا رکھے گا وہ رہے گا جب چھوڑ دے گا چلا جائے گا ۔

ف : اسی طرح حافظ قرآن جب تک قرآن پڑھتا رہے گا تو یاد رہے گا جب چھوڑ دے گا تو بھول جائے گا ۔ ایک حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فرمایا آپ نے سب گناہ میری اُمت کے مجھ پر پیش کئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہ دیکھا کہ کسی شخص کو ایک آیت یا سورۃ یاد ہو پھر وہ اس کو بھلا دے ۔ ہمارے مشائخ کا یہ طریقہ ہے کہ مہینے میں دو ختم کلام اللہ کے کیا کرتے ہیں اور اس سے کم میں خوف رکھتے ہیں بھول جانے کا ۔

۷۔ **عَنْ :** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ

ترجمہ : حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح وحی آتی ہے آپ پر فرمایا آپ نے کبھی آتی ہے جیسے گھنٹے کی آواز اور وہ نہایت سخت ہوتی ہے میرے اوپر پھر جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَاقَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

موقوف ہو جاتی ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہتا ہے فرشتہ آدمی کی شکل بن کر مجھ سے باتیں کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہتا ہے حضرت ام المومنین عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب وحی اترتی تھی آپ پر سخت جاڑے کے دن پھر موقوف ہوتی تھی تو پیشانی سے آپ کے پسینہ بہتا تھا۔

ف: وحی کی سختی سے اور شاید یہ پہلی قسم میں ہو جس کے آواز مثل گھنٹے کے ہوتی تھی سوا ان دو صورتوں کے اور بھی وحی کے طریقے تھے مثلاً دل میں الہام ہونا، خواب میں دیکھنا بلا واسطہ شب معراج میں اللہ جل شانہٗ سے کلام کرنا، فرشتے کو اپنی صورت اصلی پر دیکھنا اور اس کا کلام سننا۔ حلیمی نے کہا ہے کہ وحی آپ پر چھیالیس قسم سے آتی تھی۔

۸۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ اُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ اسْتَدْنِنِيْ وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَيَا فُلَانُ هَلْ تَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا وَالدِّمَآءِ مَا اَرٰى بِمَا تَقُوْلُ بَاْسًا فَاُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۞ (وصلہ الترمذی عن عائشۃ)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہوں نے عبس وتولی اتری ہے عبداللہ بن ام مکتوم میں وہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے اے محمد بتاؤ مجھ کو کوئی جگہ قریب اپنے تاکہ بیٹھوں میں وہاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک شخص بیٹھا تھا بڑے آدمیوں میں سے مشرکوں کے (ابی بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ) تو آپ توجہ نہ کرتے تھے عبداللہ کی طرف بلکہ متوجہ ہوتے تھے اس شخص کی طرف اور کہتے تھے اے باپ فلاں کے کیا میں جو کہتا ہوں اس میں کچھ حرج ہے وہ کہتا تھا نہیں قسم ہے بتوں کی تمہارے کہنے میں کچھ حرج نہیں ہے تب یہ آیتیں اتریں عبس وتولّٰے۔

ف: یعنے ترش رو ہوا اور منہ پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى اس سبب سے کہ اندھا اس کے پاس آیا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید وہ پاک ہو جائے یا نصیحت قبول کرے اور اسکے کام آئے اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى جو شخص بے پرواہی کرتا ہے (ابی ابن خلف) اسی کا تو قصد کرتا ہے وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى اور تیرے اوپر کیا ہے اگر اس کو ہدایت نہ ہو وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى اور جو تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے دوڑتا ہوا تو تو اس سے غفلت کرتا ہے یعنی عبداللہ بن ام مکتوم سے ان آیات سے اللہ جل جلالہٗ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول نے اندھے کی طرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تھا اور ہدایت کا راستہ ڈھونڈتا تھا اور متوجہ ہوئے ایک دنیا دار کی طرف جو دل سے طالب اور شائق ہدایت کا نہ تھا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تھی کہ اندھے کی ہدایت بعد اس کے بھی ممکن ہے اور دنیا دار کو اگر ہدایت ہو جائے تو اس کے سبب سے دین کی بڑی ترقی ہوگی مگر یہ غرض پوری ہونے والی نہ تھی اللہ جل جلالہٗ کو اس کا علم تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نوعی عتاب ہوا ابویعلی نے انس سے روایت کیا کہ بعد ان آیات اترنے کے آپ عبداللہ کی بہت تعظیم کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب اُن کو آتے دیکھتے تو پہلے سے چادر بچھا دیتے اُن کے بیٹھنے کے لئے اور جب مدینہ سے آپ باہر جاتے تو اُن کو خلیفہ کر جاتے نماز پڑھانے کے لئے۔ حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ نے اس سورت میں عتاب فرمایا اپنے نبی پر اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چھپاتے تو یہ آیتیں چھپاتے۔

۹۔ **عَنْ** : اَسْلَمَ الْعَدَوِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسِیْرُ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسِیْرُ مَعَہٗ لَیْلًا فَسَاَلَہٗ عُمَرُ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ فَقَالَ عُمَرُ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ لَا یُجِیْبُکَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ حَتّٰی کُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِیْتُ اَنْ یُّنْزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ بِیْ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَۃَ سُوْرَۃٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۔ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: اسلم عدوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سفر میں سوار ہو کر چل رہے تھے اور عمر بن الخطاب بھی ان کے ساتھ تھے پس حضرت عمرؓ نے ایک بات پوچھی آپ سے تو جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھی جب بھی جواب نہ دیا پھر پوچھی جب بھی جواب نہ دیا اُس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا کاش تو مر گیا ہوتا اے عمر تین بار تو نے گڑگڑا کر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بار میں آپ نے جواب نہ دیا۔ عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آگے بڑھ گیا لیکن میرے دل میں یہ خوف تھا کہ شاید میرے باب میں کلام اللہ اترے گا تو تھوڑی دیر میں ٹھہرا تھا اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو مجھ کو پکارتا ہے اُس وقت مجھے اور زیادہ خوف ہوا اس بات کا کہ کلام اللہ میرے باب میں اترا ہوگا سو آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سلام کیا میں نے تب آپ نے (جواب دے کر) ارشاد فرمایا کہ رات کو میرے اوپر ایک سورت ایسی اتری ہے جو ساری دنیا کی چیزوں سے مجھ کو زیادہ محبوب ہے پھر پڑھا آپ نے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

ف: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق اس درجہ کا تھا کہ آپ ادنیٰ لوگوں سے باتیں کرتے تھے اور اُن کو جواب دیتے تھے۔ حضرت عمر تو آپ کے خاص رفیق تھے اور مصاحب تھے لیکن اُس وقت آپ نے اس وجہ سے جواب نہ دیا کہ یہ سورت اُتر رہی تھی اور آپ اُس کے سُننے میں مشغول تھے تو ایسی حالت میں جواب دینا ناممکن تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر کیسے ہی درجہ اور قدر اور منزلت کے آدمی تھے لیکن بشر تھے لوازمِ بشریت سے پاک نہ تھے اُنھوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کو قابلِ جواب نہ سمجھا اسلئے اعتناء نہ کی تو دل میں اُن کے ایک خفیف سا ملال ہوا اسی باعث اُونٹ اپنا بڑھا کر آگے لے گئے مگر قوتِ ایمانیہ کی وجہ سے دل میں یہی خیال رہا کہ ایسا نہ ہو کہ اللہ جل جلالہٗ اس وسوسہ کے اوپر بھی مواخذہ کر کے میری نسبت بھی کچھ عتاب کلام اللہ میں اتارے مگر جب سورت اِنَّا فَتَحْنَا سُنی تو دل کو تسکین ہوئی پریشانی دُور ہوئی۔

۱۰۔ **عَنْ** : اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ

ترجمہ: ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سُنا میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ مَعَ صَلَاتِہِمْ وَ صِیَامَکُمْ مَعَ صِیَامِہِمْ وَاَعْمَالَکُمْ مَعَ اَعْمَالِہِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ تَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا تَرٰی شَیْئًا وَتَنْظُرُ فِی الْقِدْحِ فَلَا تَرٰی شَیْئًا وَتَنْظُرُ فِی الرِّیْشِ فَلَا تَرٰی شَیْئًا وَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ ۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نکلیں گے تم میں سے کچھ لوگ جو حقیر جانیں گے تمہاری نماز کو اپنی نماز کے مقابلے میں اور تمہارے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں اور تمہارے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلے میں پڑھیں گے کلام اللہ کو اور نہ اُترے گا ان کے حلقوں کے نیچے ف۱ نکل جائیں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر اُس جانور میں سے جو شکار کیا جائے آر پار ہو کر صاف اگر پیکان کو دیکھے اُس میں بھی کچھ نہ پائے۔ اگر تیر کی لکڑی کو دیکھے اُس میں بھی کچھ نہ پائے اگر پر کو دیکھے اُس میں بھی کچھ نہ پائے اور سوفار میں شک ہو کہ کچھ لگا ہے یا نہیں ف۲

ف۱: یعنے دلوں تک نہ پہنچے گا اور تاثیر نہ کرے گا ف۲: مطلب یہ ہے کہ اُن لوگوں کی مثال دین سے نکل جانے کی ایسی ہے جیسے تیر نہایت زور سے مارا جائے اور وہ جانور کو لگ کر فی الفور صاف نکل جائے تو اُس تیر میں کچھ نہیں لگا رہتا نہ گوشت نہ خون ایسی ہی مثال اُن لوگوں کی ہے۔ یہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوارج کے باب میں تھی جنہوں نے حضرت امیر المومنین علیؓ سے مقابلہ کیا تھا ظاہر میں بہت دینداری کی باتیں کرتے تھے نماز اور روزہ اچھی طرح سے ادا کرتے تھے لیکن دل میں ایمان کا نور ذرا بھی نہ تھا۔

۱۱۔ عَنْ: مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ مَکَثَ عَلٰی سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ ثَمَانِیَ سِنِیْنَ یَتَعَلَّمُہَا ۔

ترجمہ: امام مالک کو پوچھا کہ عبداللہ بن عمر سورۂ بقر آٹھ برس تک سیکھتے رہے۔

ف: یہ غرض نہیں ہے کہ اُن کی قوتِ حافظہ میں فطور تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورۂ بقر کے فرائض اور احکام اور اُس کے متعلقات میں آٹھ برس تک غور کرتے رہے۔ اِس اثر کو ابن سعد نے طبقات میں مسلسل اخراج کیا ہے اور خطیب نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر نے سیکھا سورۂ بقر کو بارہ سال میں جب ختم ہوئی تو ایک اونٹ قربانی کیا۔

۵۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

(سجدہائے تلاوت کے بیان میں سجدۂ تلاوت سنت ہے یا مستحب اور حنفیہ کے نزدیک واجب ہے)

۱۲۔ عَنْ: اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَرَاَ لَھُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْھَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْھَا ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے پڑھا سورۂ اذا السماء انشقت کو تو سجدہ کیا اور جب فارغ ہوئے سجدہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اُس میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳۔ عَنْ: نَافِعٍ مَوْلَى بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مصر والوں میں سے خبر دی مجھ کو کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ حج کو پڑھا تو اس میں دو سجدے کئے پھر فرمایا کہ یہ سورۃ فضیلت دی گئی بہ سبب دو سجدوں کے۔

۱۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَجَدَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے انہوں نے دیکھا عبداللہ بن عمرؓ کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے۔

ف: اور حدیث مرفوع بھی موجود ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں باوجود ان دلائل کے حنفیہ کا یہ کہنا کہ سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتا۔

۱۵۔ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ بِالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَسَجَدَ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى ۞

ترجمہ: اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى سے پڑھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے کھڑے ہو کر ایک اور سورۃ پڑھی۔

ف: طبرانی کی روایت میں کہ وہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ تھی تاکہ رکوع بعد قرأت کے ہو جائے یہ امر مستحب ہے۔ (زرقانی)

۱۶۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ سَجْدَةً وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ عَلٰى رِسْلِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَّشَآءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ اَنْ يَّسْجُدُوْا ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آیت سجدہ کی منبر پر پڑھی جمعہ کے روز اور منبر پر سے اُتر کر سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی اُن کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ میں اُس کو پڑھا اور لوگ مستعد ہوئے سجدہ کو تب کہا حضرت عمر نے اپنے حال پر رہو اللہ جل جلالہٗ نے سجدۂ تلاوت کو ہمارے اوپر فرض نہیں کیا ہے مگر جب ہم چاہیں تو سجدہ کریں پس سجدہ نہ کیا حضرت عمرؓ نے اور منع کیا اُن کو سجدہ کرنے سے۔

ف: اور کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا زرقانی نے کہا کہ اس سے اجماع ثابت ہوا صحابہ کا سجدہ کے واجب نہ ہونے پر بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ جو سجدہ کرے تو اُس نے اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں ہے **کہا** مالک نے ہمارا مذہب اس پر نہیں ہے کہ اگر امام منبر پر آیت سجدہ کی پڑھے تو منبر سے اُتر کر سجدہ کرے۔

ف: امام شافعی نے کہا کہ ہمارے نزدیک اس پر کچھ قباحت نہیں ہے اور حنفیہ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ روایت کیا حاکم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص کو منبر پر پڑھا پھر منبر سے اُتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا **کہا** یحییٰ نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ موکد سجدہ قرآن میں گیارہ ہیں اُن میں سے مفصل میں کوئی نہیں ہے **ف** یعنے مفصل کی سورتوں میں کوئی سجدہ موکد اور ضروری نہیں ہے ورنہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور سورۂ والنجم میں سجدہ ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا **کہا** مالک نے کسی شخص کو نہ چاہیئے کہ بعد نماز عصر کے اور فجر کے آیت سجدہ کی پڑھے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد صبح کے یہاں تک کہ طلوع ہو آفتاب اور منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہاں تک کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

غروب ہو آفتاب اور سجدۂ تلاوت بھی بمنزلہ نماز کے ہے تو کسی شخص کو نہیں چاہیئے کہ آیت سجدہ کی ان دونوں وقتوں میں پڑھے ۔
ف اور حنفیہ کے نزدیک آیت سجدہ کی پڑھے مگر سجدہ نہ کرے بعد طلوع یا غروب کے کرے ۔ سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑھی اور ایک عورت حائضہ نے سنا کیا وہ عورت بھی سجدہ کرے تو جواب دیا مالک نے کہ نہیں مرد یا عورت دونوں کو سجدہ جب ہی درست ہے کہ وہ دونوں باوضو ہوں ف ابن عبدالبر نے اس پر اجماع ثابت کیا ہے لیکن بخاری نے روایت ابن عمر سے کہ وہ سجدہ کرتے تھے بغیر وضو کے اور معارض ہے اسکے جو روایت کیا بیہقی نے بہ اسناد صحیح ابن عمر سے کہ نہ سجدہ کرے کوئی شخص مگر جب طاہر ہو (زرقانی) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک عورت نے آیت سجدہ کی پڑھی اور کسی مرد نے اس کو سنا کیا وہ مرد بھی سجدہ کرے عورت کے ساتھ جواب دیا نہیں بلکہ سجدہ سننے والے پر جب واجب ہوتا ہے کہ وہ سننے والے مقتدی ہوں اس شخص کے جو آیت سجدہ کی پڑھتا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ جو شخص آیت سجدہ کی کسی سے سنے اور وہ مقتدی نہ ہو پڑھنے والے کا تو وہ سجدہ کرے ف اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سننے والے پر ہر حال میں سجدہ واجب ہوتا ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زید بن اسلم سے کہ ایک لڑکے نے آیت سجدہ کی پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور انتظار کیا کہ آپؐ سجدہ کریں لیکن آپ نے سجدہ نہ کیا تب اس لڑکے نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اس میں سجدہ نہیں ہے بولے ہاں لیکن تو اگر امام ہوتا تو ہم پر سجدہ واجب ہوتا زرقانی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن رجال اس کے ثقات ہیں اور زید بن اسلم نے عطا بن یسار سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے ۔ (زرقانی)

۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

(قل ہو اللہ احد اور تبارک الذی کی فضیلت کا بیان)

۱۷۔ عَنْ : اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ۔

(اخرجہ البخاری)

ترجمہ : ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے سنا ایک شخص کو قل ہو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے تو جب صبح ہوئی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا ان سے یہ امر اور ابو سعید اپنی دانست میں کم جانتے تھے اس سورت کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے ۔

ف : اس وجہ سے یہ سورت شامل ہے اعظم مقاصد اور اہم مطالب کو یعنے توحید اور اثبات صفات اور تنزیہ کو ۔

۱۸۔ عَنْ : اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهٗ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

ترجمہ : ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو سنا آپ نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے فرمایا واجب ہوئی پوچھا میں نے کیا چیز فرمایا جنت کہا ابو ہریرہ نے میں چاہا کہ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْجَنَّةُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ اِلَى الرَّجُلِ فَاُبَشِّرَهٗ ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ تَفُوْتَنِيَ الْغَدَآءُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰثَرْتُ الْغَدَآءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ ذَهَبَ ۞ (اخرجہ الترمذی)

شخص کو جا کر خوشخبری دوں لیکن میں ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ میرا صبح کا کھانا جاتا رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میں نے پہلے کھانا کھایا پھر گیا میں تو دیکھا کہ وہ شخص چلا گیا تھا۔

۱۹۔ عَنْ : حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَّ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا ۞

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور تبارک الذی بیدہ الملک لڑے گی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے۔

ف: اصحاب سنن اور امام احمد نے اور حاکم نے روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک سورۃ ہے کلام اللہ میں تیس آیتوں کی شفاعت کی اس نے ایک شخص کی یہاں تک کہ بخشا گیا وہ اور روایت کیا ابن مردویہ اور طبرانی نے انس سے مرفوعاً کہ ایک سورت نے جھگڑا کیا اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یہاں تک کہ داخل کرایا اس کو جنت میں وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اور عبد اللہ بن حمید اور طبرانی نے روایت کیا ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا ایک شخص سے پڑھ تبارک الذی بیدہ الملک کیونکہ یہ سورت نجات دینے والی ہے قبر کے عذاب سے اور بحث کرنے والی ہے اپنے رب کے پاس پڑھنے والے کی طرف سے یہ چاہے گی کہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب نہ ہو اور چھوٹ جائے گا اس کا پڑھنے والا اس کے باعث سے قبر کے عذاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں چاہتا ہوں کہ یہ سورت ہر مسلمان کے دل میں ہو ایک روایت میں ہے کہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک عذاب فرشتوں کو روکے گی جب وہ قبر میں آئیں گے سر اور پاؤں اور ہر طرف سے۔ (زرقانی)

۷۔ بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى (ذکر الٰہی کی فضیلت کا بیان)

۲۰۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک روز میں سو بار تو گویا اس نے دس غلام آزاد کئے اور سو نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی اور وہ اس دن پھر شیطان کے شر سے بچا رہے گا یہاں تک کہ شام ہو اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے بھی زیادہ عمل کرے۔

۲۱۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

میں سو بار مٹائے جائیں گے گناہ اُس کے اگرچہ ہوں مثل سمندر کی پھین کے۔

۲۲۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَخَتَمَ الْمِائَةَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ نے کہا جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور ختم کرے سو کے عدد کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علے کل شی قدیر پر بخش دیے جائیں گے گناہ اُس کے اگرچہ ہوں مثل سمندر کی پھین کے۔

ف: یہ حدیث مرفوعًا بھی بہت طریق سے مروی ہے۔ ایک روایت میں گیارہ گیارہ بار ہے اور ایک روایت میں دس دس بار بھی۔

۲۳۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ إِنَّهَا قَوْلُ الْعَبْدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ باقیات صالحات یہ کلمے ہیں اللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۲۴۔ عَنْ: أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ لَكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى ۞ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: ابوالدرداء نے کہا کیا میں تم کو نہ بتاؤں وہ کام جو تمہارے سب کاموں سے بہتر ہے تمہارے لئے اور درجہ میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب کاموں سے زیادہ عمدہ ہے اور بہتر ہے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے دشمن سے بھڑ کر اسکی گردن مارو اور وہ تمہاری گردن مارے کہا صحابہ نے ہاں بتاؤ کہا انہوں نے ذکر اللہ سبحانہ کا۔

ف: یہ سب کاموں سے بڑھ کر ہے اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اور ابن عبد البر نے مرفوعًا روایت کیا ہے ابوالدرداء سے اور بیہقی نے ابن عمر سے (زرقانی ومعلی)

۲۵۔ عَنْ: أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ مَا عَمِلَ بْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ أَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۞ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: معاذ بن جبل نے کہا آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو زیادہ نجات دینے والا ہو اُس کو اللہ کے عذاب سے سوا ذکر الٰہی کے۔

ف: اس حدیث کو امام احمد اور ابن عبد البر اور بیہقی نے طریق متعددہ سے معاذ سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔

۲۶۔ عَنْ: رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ہم ایک روز نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلًا ۔ (اخرجہ البخاری)

توجب سر اُٹھایا آپ نے رکوع سے اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص بولا ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ پس جب فارغ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فرمایا کون شخص بولا تھا ابھی، اس شخص نے کہا میں تھا یا رسول اللہ تب فرمایا آپ نے میں نے دیکھا کہ تیس کے اوپر کچھ فرشتے جلدی کر رہے تھے کہ کون پہلے لکھے اس کو۔

ف: کیونکہ اس کلمہ کا ثواب بہت بڑا تھا تو ہر فرشتہ حرص کرتا تھا اُس کے لکھنے پر۔

۸۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ (دُعا کے بیان میں)

۲۷۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْ بِهَا فَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے لئے ایک دُعا مقرر ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اُس دُعا کو اُٹھا رکھوں اپنی اُمت کی شفاعت کے واسطے دن آخرت کے۔

۲۸۔ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَقُوَّتِيْ فِيْ سَبِيْلِكَ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے پس فرماتے تھے اے اللہ پیدا کرنے والے صبح کے اور رات کے راحت بنانے والے اور سورج اور چاند کو حساب سے چلانے والے ادا کر تو قرض میرا اور غنی کر مجھ کو محتاجی سے اور فائدہ دے مجھ کو میرے کان اور آنکھ سے اور میری قوت سے اپنی راہ میں۔

۲۹۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اِذَا دَعَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دُعا کرے تو یوں نہ کہے یا خدا بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو اور رحم کر ہم پر اگر چاہے تو بلکہ یوں کہے بخشدے مجھ کو اسلئے کہ اللہ جل جلالہٗ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

ف: تو جو کام کرتا ہے اپنے اختیار اور مشیت اور رضا سے کرتا ہے پھر یہ کہنا کہ بخشدے تو اگر چاہے تو اُس میں ایک بے پروائی کا مضمون ہے بندہ کی طرف سے ایسا کلام جب اپنے مالک سے کچھ مانگے سزاوار نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا قبول ہوتی ہے جب تک دُعا مانگنے والا جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا کی سو دُعا میری قبول نہ ہوئی۔

ف: کیونکہ یہ کلمہ یاس کا ہے اور نا امیدی کا اپنے مالک سے نا امید نہ ہونا چاہیئے وہ اپنے غلاموں کی مصلحت اور بہتری کو خوب جانتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ پروردگارِ عالم کسی مومن کی دُعا کو بے کار نہیں کرتا یا دنیا میں قبول کرتا ہے یا آخرت کے لئے رکھ چھوڑتا ہے۔

۳۱ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ وَمَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دُنیا تک جب تہائی رات کی باقی رہتی ہے سو فرماتا ہے کون شخص ہے جو دعا کرے مجھ سے اور قبول کروں میں دُعا اُس کی۔ کون شخص ہے مانگے مجھ سے پس دُوں میں اُس کو۔ کون شخص ہے جو بخشش چاہے مجھ سے سو بخش دُوں اُس کو۔

ف: یہ حدیث نہایت صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ اس حدیث کو کچھ اوپر بیس صحابیوں نے روایت کیا ہے صابونی اپنے عقائد میں لکھا ہے کہ یہ حدیث باسانید صحیحہ ابوہریرہ اور عبادہ بن الصامت اور جابر بن عبداللہ اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور ابن عباس اور عائشہ اور اُم سلمہؓ وغیرہم سے مروی ہے اور ہم نے ان سب طریقوں کو اپنی کتاب جس کا نام انتصار ہے جمع کیا ہے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کتاب النزول میں اس حدیث کو ثابت کر کے خوب تفصیل کی ہے اور بڑا رد کیا ہے جہمیہ اور معتزلہ پر جو ایسی حدیثوں کی تاویل بعید کر کے اُن کے معانی اور ظاہری کا انکار کرتے ہیں۔ صابونی نے اپنے عقائد میں لکھا ہے کہ اہل حدیث پروردگار عالم کا اُترنا ہر رات کو ثابت کرتے ہیں بغیر تشبیہ اور تمثیل اور تکییف کے اور جاری کرتے ہیں حدیث صحیح کو ظاہر پر بعض لوگوں نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ اُس کا حکم اُترتا ہے یا رحمت اُس کی اُترتی ہے اور منسوب کیا ہے اس تاویل کو امام مالک کی طرف لیکن یہ تاویل بالکل لغو اور مردود ہے بہ چند وجوہ **اوّل** یہ کہ نسبت اس قول کی امام مالک کی طرف غلط ہے بہ سند صحیح اُن سے یہ تاویل ثابت نہیں ہے **دوسری** یہ کہ یہ حدیث بہ سند صحیح اس طرح سے بھی مروی ہے۔ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّنْزِلَ عَنْ عَرْشِهٖ نَزَلَ بِذَاتِهٖ یعنی جب پروردگار عرش سے اُترنا چاہتا ہے تو اُترتا ہے اپنی ذات سے اب یہ تاویل چل نہیں سکتی **تیسری** یہ کہ اس حدیث کے بعض طرق میں ہے لَا اَسْاَلُ عَنْ عِبَادِیْ غَیْرِیْ اور ظاہر ہے یہ امر کہ ایسا کلام امر اور رحمت کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا **چوتھی** یہ کہ دُعا کا قبول کرنا گناہوں کا بخش دینا جو مانگے سو دینا امر اور رحمت سے نہیں ہو سکتا **پانچویں** یہ کہ اُس کے امر اور رحمت کا اُترنا اُوپر سے دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ خداوند عالم اوپر ہے اور یہ تاویل کرنے والا اس امر کا منکر ہے اسی واسطے اسحاق بن راہویہ نے ایک جہمی سے یہ پوچھا کہ اچھا امر اور رحمت کس شخص کے پاس سے اُترتی ہے حالانکہ تیرے نزدیک تو اُوپر کوئی ہے ہی نہیں **چھٹی** یہ کہ کئی طریقوں میں موجود ہے کہ یہ امر فجر کے وقت تک رہتا ہے پھر پروردگار چڑھ جاتا ہے **ساتویں** یہ کہ امر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور رحمت اُس کی اگر آسمان تک اُتر کر رہ جائے تو ہمارا اُس میں کیا فائدہ ہے بلکہ رحمت کو مرحوم تک پہنچنا چاہیئے **آٹھویں** یہ کہ امر اور رحمت اُس کی ہر وقت اُترا کرتی ہے اس وقت کی خصوصیت کیا ہے **نویں** یہ کہ امر اور رحمت کی تاویل سے بھی معنے صحیح نہیں ہو سکتے اس لئے کہ امر اور رحمت کوئی جسم نہیں ہے جو نزول کے لائق ہو پھر امر اور رحمت کی زبان نہیں ہے جو بندوں سے خطاب کرے یا ہاتھ نہیں ہے جو پھیلا رے پھر تاویل در تاویل لازم ہوگی **دسویں** یہ کہ جب ذات کا اترنا یا چڑھنا کسی آیت یا حدیث سے باطل ہو جائے اس وقت اس تاویل کی ضرورت ہے ورنہ محض فضول ہے۔ بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ ایک فرشتہ اُترتا اور یہ مضمون کہتا ہے مگر یہ تاویل پہلی تاویل سے بھی زیادہ پوچ ہے اس واسطے کہ فرشتہ یہ کہاں کہہ سکتا ہے کہ میں اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا سوا اپنے یا جو مانگے گا سو دوں گا، دعا قبول کروں گا گناہ بخش دوں گا یہ امور تو سوائے ذات الٰہی کے کسی کے امکان میں نہیں ہیں زیادہ تفصیل اس مقام کی یہاں نہیں ہو سکتی جس کا جی چاہے ہماری کتاب انتہائی الاستوا یا کتاب النزول ابن تیمیہ کی ملاحظہ کرے۔

۳۲۔ **عَنْ** : مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ بِيَدِيْ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ام المومنین عائشہ نے کہا میں سو رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سو نہ پایا میں نے اُن کو پس چھوا میں نے آپ کو تو رکھا میں نے ہاتھ آپ کے قدموں پر اور آپ سجدہ میں تھے فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عفو کی تیرے عقاب سے اور تیری تجھ سے میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

ف: سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسا ارشاد فرمائیں اور لوگ یہ کہیں کہ پروردگار کیسے اُترتا ہے کیسے چڑھتا ہے اُسکے ہاتھ کیونکر ہوں گے اُس کی آنکھ کیونکر ہوگی ان سب لوگوں کا جواب دندان شکن یہی ہے کہ پروردگار اپنی ذات اور لوازم ذات کو تم سے زیادہ جانتا ہے پھر جب وہ خود اپنی ذات کے واسطے ان امورات کو ثابت کرتا ہے تو تم کو کیا خبط ہو گیا ہے کہ اوہام باطلہ لگا کر ان امورات سے اس کو منزہ سمجھتے ہو۔

۳۳۔ **عَنْ** : طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ (اخرجہ الترمذی موقوفا عن عمر وابن شعیب)

ترجمہ: طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دعاؤں میں دعا دن عرفہ کی ہے اور افضل اُن سب کلمات میں جو میں نے کہے ہیں اور اگلے پیغمبروں نے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ ہے۔

۳۴۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ: عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے اُن کو یہ دُعا جیسے سکھاتے تھے اُن کو ایک سورت قرآن کی فرماتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۞ (اخرجہ مسلم)

تھے اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فتنہ سے اوپناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

ف: دجال کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مسح کرے گا تمام زمین پر یعنے ساری زمین پر پھرے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ جس بیمار یا روگی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے وہ اچھا ہو جاتا دجال کا فتنہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ زندگی کا فتنہ بری صحبتیں اور ملحدوں کی باتیں ہیں جن سے آدمی کا دین بگڑ جائے۔ موت کا فتنہ وہاں کی تکالیف اور عذاب ہیں یا منکر نکیر کا سوال۔

۳۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۞ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو عین رات میں فرماتے یا اللہ تجھ کو سزاوار ہے سب تعریف تو نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہے اور تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور زمینوں کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہے تو ہی پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اُن کا جو آسمان اور زمین کے بیچ میں ہیں تو حق ہے تیرا قول سچا ہے تیرا وعدہ برحق ہے تجھ سے ملنا حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے اے پروردگار تیرے حکم کا میں تابعدار ہوں اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف سے متوجہ ہوا اور تیری مدد سے میں لڑا کفار سے اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا جب اختلاف ہوا سو بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

ف: یعنی تیرے سبب سے آسمان اور زمین منور ہیں یا تو پاک ہے ہر عیب سے۔ (زرقانی)

۳۶۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيْ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَهِيَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِكُمْ هٰذَا فَقُلْتُ لَهٗ نَعَمْ وَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنْهُ فَقَالَ لِيْ هَلْ تَدْرِيْ مَا الثَّلَاثُ الَّتِيْ

ترجمہ: عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ہمارے پاس آئے بنی معاویہ میں اور وہ ایک گاؤں ہے انصار کے گاؤں میں سے تو پوچھا مجھ سے تم کو معلوم ہے کس جگہ پر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں تمہاری میں نے کہا ہاں معلوم ہے اور ایک کونے کو میں نے بتایا پھر پوچھا مجھ سے تم کو معلوم ہے وہ تین دعائیں کونسی ہیں جو مانگی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

دَعَا بِهِنَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَخْبِرْنِي بِهِنَّ فَقُلْتُ دَعَا بِاَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ وَاَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ بِالسِّنِيْنَ فَاُعْطِيَهُمَا وَدَعَا بِاَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمُنِعَهَا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَنْ يَزَالَ الْهَرْجُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ (رجاہ مرفوعا عن سعد بن ابی وقاص اخرجہ مسلم)

کہا ہاں عبداللہ بن عمر نے کہا بتاؤ مجھ کو میں نے کہا دعا کی آپ نے اس امر کی کہ مسلمانوں پر کوئی دشمن ان کی غیر قوم کا یعنے کافروں میں سے مسلط نہ کرے اور ان کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں تیسری دعا یہ ہے کہ مسلمانوں کے آپس میں کشت وخون اور جنگ نہ ہو تو یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ عبداللہ بن عمر نے کہا سچ کہا تو نے پھر کہا کہ اب قیامت تک فساد آپس میں چلا جائے گا۔

ف: مطلب ان دعاؤں کا یہ ہے کہ تمام مسلمان مغلوب نہ ہوجائیں اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ ہو جو بالکل ان کا استیصال کردے اسی طرح ایسے قحط میں مبتلا نہ ہوں جس سے سب تباہ ہوجائیں۔

ف۲: یہ پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دعائیں سچی ہوئیں اب تک مسلمانوں پر کوئی ایسا دشمن غالب نہیں ہوا جو بالکل سب کو تباہ کردے نہ ایسا قحط آیا البتہ آپس میں لڑائیاں ہوئیں اور قیامت تک ہوتی چلی جائیں گی۔

۳۷۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْا اِلَّا كَانَ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّسْتَجَابَ لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَ لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ عَنْهُ ۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے تھے جو شخص دعا کرتا ہے تو اس کی دعا تین حال سے خالی نہیں ہوتی یا قبول ہو جاتی ہے یا رکھ چھوڑی جاتی ہے قیامت کے دن پر یا گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے۔

ف: ابی جریر اور ابن ابی شیبہ نے ابوسعید سے مرفوعاً روایت کیا کہ دعا مسلمان کی رد نہیں کی جاتی جب تک گناہ یا قطع رحم کے لئے دعا نہ کرے یا دنیا میں اس کی دعا قبول ہوجائے گی یا آخرت کے لئے رکھی جائے گی یا اس کے گناہ مٹا دئے جائیں گے۔ (زرقانی)

۹۔ بَابُ الْعَمَلِ فِي الدُّعَاءِ (دعا کی ترکیب)

۳۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَدْعُوْا وَاُشِيْرُ بِاِصْبَعَيْنِ اِصْبَعٍ مِنْ كُلِّ يَدٍ فَنَهَانِيْ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ دیکھا مجھ کو عبداللہ بن عمر نے دعا کرتے ہوئے اور میں دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا ہر ایک ہاتھ کی ایک ایک انگلی تھی سو منع کیا مجھ کو۔

ف: اسلئے کہ یہ امر خلاف سنت ہے دعا میں سنت تو یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر دعا کرے یا اگر اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے تاکہ دلالت کرے توحید الٰہی پر۔ (زرقانی)

۳۹۔ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ السَّمَآءِ فَرَفَعَهُمَا ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے بیشک آدمی کا درجہ بلند ہو جاتا ہے اس کے لڑکے کے دعا کرنے سے بعد اس کے مر جانے کے اور اشارہ کیا آپ نے دونوں ہاتھوں سے آسمان کی طرف پھر اٹھایا ان کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: ابن عبدالبر نے بسند صحیح روایت کیا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا درجہ بلند ہوگا جنت میں سو وہ کہے گا کس سبب سے اے رب میرا درجہ بلند ہوا کہا جائے گا اُس سے کہ تیرے لڑکے نے تیرے بعد دُعا کی تیرے لئے اور ایک روایت میں ہے کہ تیرے لڑکے کی استغفار کے سبب سے تیرا درجہ بلند ہوا۔ (زرقانی)

۴۰۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا فِي الدُّعَآءِ ۞ (وصله البخاری عن عائشة)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت ولا تجہر بصلوتک الآیۃ دعا میں اُتری ہے۔

ف: یعنے دعا نہ بہت پکار کر مانگو نہ آہستہ بلکہ درمیان میں مانگنا چاہئے بعضوں نے کہا ہے نماز میں کلام اللہ نہ بہت آہستہ پڑھے نہ بہت پکار کر اسی میں یہ آیت اُتری ہے۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ نماز فرض میں دُعا مانگنا کیسا ہے بولے کچھ حرج نہیں ہے ف: خواہ شروع نماز میں مانگے یا بیچ میں یا آخر میں فرض میں یا نفل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر بعد تکبیر تحریمہ کے اور کبھی رکوع میں اور کبھی سجدہ میں اور کبھی جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور کبھی بعد تشہد کے دُعا مانگتے اور یہ دُعا عام ہے خواہ دین کے کاموں کے لئے ہو یا دنیا کی اور ابوحنیفہ کے نزدیک ضرور ہے کہ یہ دُعا مشابہ نہ ہو آدمیوں کی باہمی گفتگو کے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محلی وزرقانی)

۴۱۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِي النَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور بُرے کاموں کا چھوڑنا اور محبت غریبوں کی اور جب تو کسی بلا کو لوگوں میں اُتارنا چاہے تو مجھے اپنے پاس بُلا لے اُس بلا سے بچا کر۔

۴۲۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْا اِلٰى هُدًى اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْا اِلٰى ضَلَالَةٍ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اس کو مثل اس کے ثواب ملے گا جو اس کی پیروی کرے کچھ کم نہ ہوگا اس کے ثواب سے اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا پیروی کرنے والے پر ہوگا کچھ کم نہ ہوگا پیروی کرنے والے کے گناہ سے۔

ف: یعنی پیروی کرنے والے کا علیحدہ پورا ثواب ہوگا اور اس کے برابر ہدایت کا راستہ بتانے والے کو بھی اجر ملے گا یہ نہ ہوگا کہ پیروی کرنے والے کا ثواب کم ہو کر اُس کو مل جائے۔

۴۳۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے یا اللہ مجھ کو متقیوں کا پیشوا بنانا۔

ف: یہ ترجمہ ہے اُس آیت کا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اے پروردگار ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنانا تاکہ اُن کے اعمال کا بھی ثواب ہاتھ آئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۴۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَآءِ كَانَ يَقُوْمُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ابو درداء جب اُٹھتے تھے رات کو کتنے تھے سوگئیں آنکھیں اور غائب ہوگئے تارے اور تو اے پروردگار زندہ ہے بیدار ہے۔

۱۰۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

(بعد صبح اور عصر کے نماز پڑھنے کی ممانعت)

۴۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ ۔ (اخرجہ النسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اُس کے نزدیک ہوتا ہے اور جب بلند ہوجاتا ہے تو اُس سے الگ ہوجاتا ہے پھر جب سر پر آجاتا ہے نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے الگ ہوجاتا ہے اور منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساعتوں میں نماز پڑھنے سے۔

۴۶۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کنارہ آفتاب کا نکلے تو نماز میں توقف کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب نکل آئے اور جب کنارہ آفتاب کا ڈوب جائے تو توقف کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب ڈوب جائے۔

۴۷۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اَوْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ہم گئے انس بن مالک کے پاس بعد ظہر کے تو کھڑے ہوئے وہ نماز عصر کے واسطے پس جب فارغ ہوئے نماز سے بیان کیا ہم نے یا انہوں نے نماز جلد پڑھنے کا حال تو کہا انس نے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ نماز منافقوں کی ہے کہ بیٹھے رہتے ہیں جب آفتاب زرد ہوجاتا ہے اور شیطان کے سر کی دونوں جانبوں کے بیچ میں ہوتا ہے یا اُن کے اوپر ہوتا ہے تو کھڑے ہوکر چار ٹھونگے لگا لیتا ہے اُس میں نہیں یاد کرتا ہے اللہ کو مگر تھوڑا۔

ف: اس طرح پر کہ شیطان غروب کے قریب آفتاب کے سامنے جاکر کھڑا ہوتا ہے اور آفتاب اُس کے سامنے ہوتا ہے تاکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مشرکین جب آفتاب کو سجدہ کریں تو وہ سجدہ شیطان کے لئے ہو جائے۔

۴۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے قصد کر کے نماز نہ پڑھے آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت۔

۴۹۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہاں تک کہ ڈوب جائے آفتاب اور بعد صبح کے یہاں تک کہ نکل آئے آفتاب۔

۵۰۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِهَا وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰى تِلْكَ الصَّلٰوةِ ۔ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے قصد نہ کرو نماز کا آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت کیونکہ شیطان کے دو جانب سر کے ساتھ نکلتے ہیں آفتاب کے اور ساتھ ہی ڈوبتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ مارتے تھے لوگوں کو اس وقت نماز پڑھنے پر۔

۵۱۔ عَنِ: السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

ترجمہ: سائب بن یزید نے دیکھا حضرت عمر کو مارتے تھے منکدر کو اس لئے کہ انہوں نے نماز پڑھی تھی بعد عصر کے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب جنازوں کے احکام میں

۱۔ بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ (مُردہ کو غسل دینے کا بیان)

۱۔ عَنْ: مُحَمَّدِنِ الْبَاقِرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِيْ قَمِيْصٍ ۔

ترجمہ: امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل دئے گئے ایک قمیص میں۔

ف: جو قمیص آپ پہنے ہوئے تھے اسی میں غسل دئے گئے یہ حکم خاص ہے آپ سے جب لوگوں نے ارادہ آپ کے کپڑے اتارنے کا تو ایک آواز سنی کہ قمیص آپ کا مت اتارو بلکہ اسی طرح غسل دو اور لوگوں کا حکم یہ ہے کہ غسل کے وقت ان کے کپڑے اتارے جائیں اور ستر کسی کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے۔

۲۔ عَنْ: اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ

ترجمہ: ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ يَعْنِيْ بِحِقْوِهٖ اِزَارَهٗ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اور بیری کے پتوں سے اور اخیر میں کافور بھی شامل کرو اور جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا اُم عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہ بند دیا اور کہا کہ یہ اُن کے بدن پر لپیٹ دو۔

۲۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ غَسَلَتْ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَآئِمَةٌ وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا ۔

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے اپنے شوہر ابوبکر صدیق کو غسل دیا جب اُن کی وفات ہوئی پھر نکل کر مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے سے ہوں اور سردی بہت ہے کیا مجھ پر بھی غسل لازم ہے بولے نہیں۔

ف : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسال پر لازم نہیں آتا بلکہ مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زوجہ اپنے زوج کو غسل دے سکتی ہے اور اسی طرح زوج اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی نے غسل دیا فاطمہؓ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ سے فرمایا کہ اگر تو مرجائے میرے سامنے تو تجھے غسل دوں گا۔ امام اعظم نے دوسری صورت میں خلاف کیا یعنے زوج کو درست نہیں کہ زوجہ کو غسل دے اور ام عطیہ کی حدیث سے استدلال کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کا عورتوں کو حکم دیا اور اُن کے زوج کو اجازت نہ دی مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اس سے ممانعت بھی ثابت نہیں ہوتی نہ اجازت اور احتمال ہے کہ شوہر اُن کے اُس وقت موجود نہ ہوں یا عورتوں کو غسل دینا اولیٰ ہو شوہر کے غسل دینے سے۔ (زرقانی) کہا امام مالک نے سُنا اہل علم سے کہتے تھے جب عورت مرجائے اور وہاں پر عورتیں نہ ہوں جو اس کو غسل دیں اور نہ کوئی اس کا محرم ہو نہ شوہر ہو تو اس کو تیمم کرایا جائے اُس کے منہ اور کفنین پر خاک سے کہا امام مالک نے اسی طرح اگر مرد مرجائے اور وہاں سوائے عورتوں کے کوئی مرد نہ ہو تو اس کو تیمم کرایا جائے کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک غسل میت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جب تک خوب پاکی نہ ہو دھونا چاہیے۔

۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَفْنِ الْمَيِّتِ (مُردے کو کفن پہنانے کا بیان)

عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئے گئے تین سفید کپڑوں میں جو سحول کے بنے ہوئے تھے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: سحول ایک بستی کا نام ہے ملک یمن میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لئے بہتر ہے۔ اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفید کپڑے پہنا کرو اور اسی میں کفن دیا کرو اپنے مُردوں کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تین کپڑوں سے زیادہ کپڑے کفن میں شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جس کو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز کیا ہے یہ بالکل بدعت ہے۔

۵۔ عَنْ: یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سُحُوْلِیَّۃٍ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئے گئے تین سفید کپڑوں میں جو سحول کے بنے ہوئے تھے۔

۶۔ عَنْ: یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ قَالَ لِعَائِشَۃَ وَھُوَ مَرِیْضٌ فِیْ کَمْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ خُذُوْا ھٰذَا الثَّوْبَ عَلَیْہِ قَدْ اَصَابَہٗ مِشْقٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَاغْسِلُوْہُ ثُمَّ کَفِّنُوْنِیْ فِیْہِ مَعَ ثَوْبَیْنِ اٰخَرَیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ مَا ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ الْحَیُّ اَحْوَجُ اِلَی الْجَدِیْدِ مِنَ الْمَیِّتِ وَاِنَّمَا ھٰذَا لِلْمُھْلَۃِ ۔ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا مجھے پہنچا کہ ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا اپنی بیماری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دئے گئے تھے کہا عائشہ نے سفید تین کپڑوں میں سحول کے تب ابوبکر صدیق نے کہا کہ یہ کپڑا جو میں پہنے ہوں اس میں گیرو یا زعفران لگا ہوا تھا اس کو دھو کر اور دو کپڑے لے کر مجھے کفن دے دینا۔ حضرت عائشہ بولیں یہ کیا بات ہے (کیا اور کپڑے نہیں ہیں) ابوبکر بولے کہ مردے سے زیادہ زندے کو کپڑے کی حاجت ہے کفن تو پیپ اور خون کے لئے ہے۔

ف: یعنی زندہ کو کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے مُردے کو کچھ آرائش مقصود نہیں، کیسا ہی عمدہ کفن ہوگا پیپ اور خون میں مل کر خاک میں مل جائے گا۔

۷۔ عَنْ: عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ قَالَ الْمَیِّتُ یُقَمَّصُ وَیُؤَزَّرُ وَیُلَفُّ بِالثَّوْبِ الثَّالِثِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ کُفِّنَ فِیْہِ ۔

ترجمہ: عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ مُردہ قمیص پہنایا جائے اور تہ بند پہنایا جائے پھر تیسرے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسی میں کفن دیا جائے۔

۳۔ بَابُ الْمَشْیِ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ (جنازہ کے آگے چلنے کا بیان)

۸۔ عَنِ: ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ وَعُمَرَ کَانُوْا یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ وَالْخُلَفَاءُ ھُلُمَّ جَرًّا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ ۔ (وقف اخرجہ الاربعۃ موصولا عن ابن عمر)

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر بن الخطاب اور تمام خلفاء آگے جنازے کے چلتے تھے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: معارض ہے اس کے جو روایت کیا عبدالرزاق نے طاؤس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی جنازہ کے پیچھے چلتے رہے۔ (محلی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹۔ عَنْ : رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْدُمُ النَّاسَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فِيْ جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ؕ

ترجمہ: ربیعہ بن عبداللہ بن الہدیر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا حضرت عمرؓ کو آگے چلتے تھے زینب بنت جحش کے جنازے میں۔

۱۰۔ عَنْ : هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَبِيْ فِيْ جَنَازَةٍ قَطُّ اِلَّا اَمَامَهَا قَالَ ثُمَّ يَاْتِي الْبَقِيْعَ فَيَجْلِسُ حَتّٰى يَمُرُّوْا عَلَيْهِ ؕ

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ عروہ کو ہمیشہ جنازہ کے آگے چلتے دیکھا یہاں تک کہ وہ بقیع میں آجاتے اور بیٹھے رہتے یہاں تک کہ جنازہ آکر گذر جاتا۔

۱۱۔ عَنْ : ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَاءِ السُّنَّةِ ؕ

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا جنازہ کے پیچھے چلنا خطا ہے یعنی خلاف سُنّت ہے۔

ف: یہ کیونکر مسلّم ہوگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی سے اس کا خلاف ثابت ہے۔

اَلنَّهْيُ اَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِنَارٍ (جنازے کے پیچھے آگ لے جانے کی ممانعت)

۱۲۔ عَنْ : اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ لِاَهْلِهَا اَجْمِرُوْا ثِيَابِيْ اِذَا مِتُّ ثُمَّ حَنِّطُوْنِيْ وَلَا تَذَرُّوْا عَلٰى كَفَنِيْ حَنُوْطًا وَلَا تَتْبَعُوْنِيْ بِنَارٍ ؕ

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکر نے کہا اپنے گھر والوں سے میں جب مر جاؤں تو میرے کپڑوں کو خوشبو سے بسانا پھر میرے بدن پر خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر نہ چھڑکنا اور میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ رکھنا۔

۱۳۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّتْبَعَ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِنَارٍ ؕ

ترجمہ: ابوہریرہ نے منع کیا کہ اُن کے جنازے کے ساتھ آگ رکھی جائے۔

کہا یحییٰ نے امام مالک بھی بُرا جانتے تھے اس فعل کو۔

۵۔ بَابُ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ (جنازے کی تکبیرات کا بیان)

۱۴۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ لِلنَّاسِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ؕ (اندر البخاری و مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جس دن نجاشی (بادشاہ حبش) کا انتقال ہوا اُسی روز آپ نے لوگوں کو خبر دی اُس کی موت کی اور نکلے مصلّے کو اور صف کھڑی کر کے نماز پڑھی جنازے کی اور تکبیریں کہیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کی میّت غائب پر درست ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا۔

۱۵۔ عَنْ : اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ابوامامہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُوْنِيْ بِهَا فَخَرَجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوْا أَنْ يُوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ شَأْنِهَا فَقَالَ أَلَمْ أَمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْنَا أَنْ نُخْرِجَكَ لَيْلًا وَّنُوْقِظَكَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

اُس کی خبر ہوئی اور آپ کا قاعدہ یہ تھا کہ بیمار پرسی کرتے تھے مسکینوں کی اور اُن کا حال پوچھتے تھے سو فرمایا آپ نے جب مرجائے یہ عورت تو مجھے خبر کرنا سورات کو اُس کا جنازہ نکلا اور صحابہ نے ناپسند کیا کہ جگائیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب صبح ہوئی تو اُس کی کیفیت معلوم ہوئی فرمایا آپ نے میں نے تو تم سے کہہ دیا تھا کہ مجھے خبر کر دینا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو آپ کا جگانا اور رات کو باہر نکالنا ناگوار ہوا سو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اُس کی قبر پر اور چار تکبیریں کہیں۔

ف : اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ نماز جنازہ کی پڑھنا قبر پر درست ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ امر خاص تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امام احمد نے کہا کہ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا چھ طریقوں سے ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عبدالبر نے کہا نو طریقوں سے وہ سب طریقے حسن ہیں۔ (زرقانی)

۱۶۔ **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ بَعْضَ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَيَفُوْتُهُ بَعْضُهُ قَالَ يَقْضِيْ مَا فَاتَهُ مِنْ ذٰلِكَ ؛

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ جس شخص کو بعض تکبیریں جنازہ کی ملیں اور بعض نہ ملیں وہ کیا کرے کہا جس قدر نہ ملیں اُن کی قضا کرلے۔

۶۔ بَابُ مَا يَقُوْلُ الْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ (جنازہ کی دُعا کا بیان)

۱۷۔ **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ تُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ أُخْبِرُكَ أَتْبَعُهَا مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهِ ثُمَّ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ

ترجمہ: ابوسعید مقبری نے پوچھا ابوہریرہ سے کس طرح تم نماز پڑھتے ہو جنازہ کی کہا ابوہریرہ نے قسم ہے اللہ جل جلالہٗ کے بقا کی میں تمہیں خبر دوں گا میں جنازہ کے ساتھ ہوتا ہوں اس کے گھر سے پھر جب رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور پیغمبر پر اُس کے درود بھیجتا ہوں پھر کہتا ہوں یا اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ کوئی معبود سچا سوا تیرے نہیں ہے اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ۔

وسلّم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں اور تو اُس کا حال خوب جانتا ہے اے پروردگار اگر وہ نیک ہو تو زیادہ کر اجر اُس کا اور جو گناہگار ہو تو درگزر کر اُس کے گناہوں سے اے پروردگار مت محروم کر ہم کو اس کے ثواب سے ۔ اور مت فتنہ میں ڈال ہم کو بعد اُس کے ۔

ف : یعنے اُس کے جنازہ پر نماز پڑھنے کے ثواب سے یا اُس کی موت پر صبر کرنے کے ثواب سے ۔

۱۸۔ عَنْ : سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

ترجمہ : سعید بن المسیب کہتے تھے نماز پڑھی میں نے ابوہریرہ کے پیچھے ایک لڑکے پر جو بے گناہ تھا تو سُنا میں نے اُن سے کہتے تھے اے اللہ بچا اس کو قبر کے عذاب سے ۔

ف : قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور تنہائی کی مصیبت ہے نہ وہ عذاب جو بڑوں کو ہوتا ہے ۔

۱۹۔ عَنْ : نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر قرآن نہیں پڑھتے تھے جنازہ کی نماز میں ۔

ف : یعنے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے یہی قول ہے ابوحنیفہ اور مالک کا اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے سورۂ فاتحہ پڑھی جنازہ کی نماز میں اور کہا میں نے اس لئے پڑھا تا کہ تم کو معلوم ہو کہ یہ سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا ۔

۷۔ بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

(نماز جنازہ بعد نماز صبح اور نماز عصر کے پڑھنے کا بیان)

۲۰۔ عَنْ : مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُوُفِّيَتْ وَطَارِقٌ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَأُتِيَ بِجَنَازَتِهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوُضِعَتْ بِالْبَقِيعِ قَالَ وَكَانَ طَارِقٌ يَجْلِسُ بِالصُّبْحِ قَالَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ لِأَهْلِهَا إِمَّا أَنْ تُصَلُّوا عَلَى جَنَازَتِكُمُ الْآنَ وَإِمَّا أَنْ تَتْرُكُوهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ۔

ترجمہ : محمد بن ابی حرملہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ (حضرت ام المومنین ام سلمہ کی بیٹی پہلے خاوند سے) مرگئیں اور اس زمانے میں طارق حاکم تھے مدینہ کے تو لایا گیا جنازہ اُن کا بعد نماز صبح کے اور رکھا گیا بقیع میں اور طارق نماز پڑھا کرتے تھے صبح کی اندھیرے میں ابن ابی حرملہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سُنا وہ کہتے تھے زینب کے لوگوں سے یا تو تم جنازہ کی نماز اب پڑھ لو یا رہنے دو یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے ۔

ف : اندھیرے میں قبل روشنی کے ۔

۲۱۔ عَنْ : نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ إِذَا صُلِّيَتَا

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا نماز جنازہ کی پڑھی جائے بعد عصر کے اور بعد صبح کے جب یہ دونوں نمازیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِوَقْتِهَا ۔ اپنے وقت میں پڑھی جائیں ۔

ف : یعنے صبح اندھیرے میں پڑھی جائے اور عصر قبل زرد ہونے آفتاب کے ۔

۸۔ بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ

(مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

۲۲۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَمَرَتْ اَنْ يُّمَرَّ عَلَيْهَا بِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ حِيْنَ مَاتَ لِتَدْعُوَ لَهٗ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ ۔ (رواہ مسلم موصولاً)

ترجمہ : حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد میں سے ہو کر اُن کے حجرہ پر سے جائے تاکہ میں دُعا کروں اُن کے لئے سو لوگوں نے اُس پر اعتراض کیا تب کہا آپ نے کیا جلدی لوگ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد میں ۔

ف : جمہور علماء کے نزدیک نماز جنازہ کی مسجد میں درست ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے ۔

۲۳۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھی گئی مسجد میں ۔

ف : ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ابوبکرؓ پر مسجد میں اور صہیب نے نماز پڑھی عمر رضی اللہ عنہ پر مسجد میں اور جنازہ منبر کے سامنے رکھا گیا ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور میں واقع ہوا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اس سے اجماع سکوتی نکل آیا ۔

۹۔ بَابُ جَامِعِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ (نماز جنازہ کے احکام)

۲۴۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ۔

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر نماز پڑھتے تھے عورتوں اور مردوں پر ایک ایک بار میں تو مردوں کو امام کے نزدیک رکھتے تھے اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک ۔

۲۵۔ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ يُسَلِّمُ حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ يَّلِيْهِ ۔

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب نماز پڑھ چکتے تھے جنازہ کی سلام پھیرتے تھے (پکار کر) یہاں تک کہ اُن کے نزدیک جو لوگ ہوتے تھے وہ سُن لیتے تھے ۔

۲۶۔ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جنازہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا یُصَلِّی الرَّجُلُ عَلَی الْجَنَازَۃِ اِلَّا وَھُوَ طَاھِرٌ ۔ کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑھے ۔

کہا یحییٰ نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا جو ولد الزنا یا اس کی ماں پر نماز جنازہ پڑھنے کو منع کرتا ہو۔

ف : امام محمدؒ نے کہا سب اہل قبلہ پر نماز پڑھی جائے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا لیکن جو شخص خودکشی کرے اس پر نماز نہ پڑھیں۔ ابویوسف کے نزدیک اور ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک پڑھیں ۔

۱۰۔ بَابُ مَا جَاءَ فِی دَفْنِ الْمَیِّتِ (مردہ کے دفن کے بیان میں)

۲۷۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَصَلّٰی عَلَیْهِ النَّاسُ اَفْذَاذًا لَا یَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ فَقَالَ نَاسٌ یُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ یُدْفَنُ بِالْبَقِیْعِ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّیْقُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا دُفِنَ نَبِیٌّ قَطُّ اِلَّا فِیْ مَكَانِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَحُفِرَ لَهٗ فِیْهِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهٖ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِیْصِهٖ فَسَمِعُوْا صَوْتًا یَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِیْصَ وَغُسِّلَ وَھُوَ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی دوشنبہ کے روز اور دفن کے گئے منگل کے روز اور نماز پڑھی آپ پر لوگوں نے اکیلے اکیلے کوئی اُن کا امام نہ تھا پھر کہا بعض لوگوں نے دفن کئے جائیں آپ منبر کے پاس اور بعض نے کہا بقیع میں تو آئے حضرت ابوبکر صدیق اور کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں دفن کیا گیا کوئی نبی مگر اُس مقام میں جہاں اُس کی وفات ہوئی پھر کھودی گئی قبر اسی مقام میں جہاں آپ نے وفات کی تھی جب غسل کا وقت آیا تو لوگوں نے آپ کا کرتہ اُتارنا چاہا سو ایک آواز سُنی مت اُتارو کرتے کو پس نہ اُتارا گیا کرتہ آپ کا اور غسل دے گئے کرتہ پہنے ہوئے ۔

۲۸۔ عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا یَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا یَلْحَدُ فَقَالُوْا اَیُّھُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ (اخرجہ ابن ماجۃ)

ترجمہ : عروہ الزبیر سے روایت ہے کہ دو آدمی قبر کھودنے والے تھے ایک اُن میں سے بغلی بناتا تھا اور دوسرا نہیں بناتا تھا لوگوں نے کہا جو پہلے آئے گا وہی اپنا کام شروع کرے گا تو پہلے وہی آیا جو بغلی بناتا تھا پس قبر آپ کی بغلی بنائی ۔

ف : اس حدیث سے بغلی قبر کی فضیلت بہ نسبت صندوقی کے ثابت ہوئی ابوداؤد نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ بغلی قبر ہمارے لئے ہے اور صندوقی اوروں کے لئے ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے اور اس سے ممانعت صندوقی کی مقصود نہیں ہے ۔ (زرقانی)

۲۹۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ مَا صُدِّقْتُ بِمَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ بی بی اُم سلمہ کہتی تھیں مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا یقین نہیں یہاں تک کہ میں نے کدالیں مارنے کی آواز سُنی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ حَتّٰی سَمِعْتُ وَقْعَ الْکَرَازِیْنِ ؛

ف : یعنے جب قبر کھودنے لگی اور پھاوڑے کی آواز آئی اُس وقت یقین ہوا یہ امر بسبب حیرت اور دہشت اور تعجب کے تھا نہ اور کسی سبب سے جیسے حضرت عمر کو ابتدا میں حضرتؐ کی وفات میں شبہ ہوا تھا پھر جب حضرت ابوبکر نے یہ آیت کریمہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ سُنائی تو دل کو تسکین ہوئی وحشت جاتی رہی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عمرؓ کو اس آیت سے اطلاع نہ تھی بلکہ قلق اور صدمہ میں اکثر آدمی کے ہوش وحواس باختہ ہوجاتے ہیں اور یاد ہوئی چیز بھول جاتی ہے ۔

۳۔ عَنْ : یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَاَیْتُ ثَلٰثَۃَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِیْ حُجْرَتِیْ فَقَصَصْتُ رُؤْیَایَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِیْ بَیْتِھَا قَالَ لَھَا اَبُوْبَکْرٍ ھٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِکِ وَھُوَ خَیْرُھَا ؛

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند گر پڑے سو میں نے اس خواب کو ابوبکر صدیق سے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ کے حجرہ میں دفن ہو چکے تھے ابوبکر نے کہا کہ اُن تین چاندوں میں سے ایک چاند آپ ہیں اور یہ تینوں چاندوں میں بہتر ہیں ۔

۲۔ عَنْ : غَیْرِ وَاحِدٍ مِّمَّنْ یَّثِقُ بِہٖ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَسَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ تُوُفِّیَا بِالْعَقِیْقِ وَحُمِلَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَدُفِنَا بِھَا ؛

ترجمہ : کئی ایک معتبر لوگوں سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زیدؓ کی وفات ہوئی عقیق میں (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور اُن کا جنازہ اٹھ کر مدینہ میں آیا اور وہاں دفن ہوئے ۔

ف : تاکہ نماز جنازہ میں بہت سے لوگ شریک ہوں یا قبر کی زیارت لوگ کیا کریں اور دعا ہوا کرے ۔ جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مختلف فیہ ہے ۔ بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک مستحب ہے ۔ (زرقانی)

۱۔ عَنْ : عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ بِالْبَقِیْعِ لَاَنْ اُدْفَنَ فِیْ غَیْرِہٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُدْفَنَ فِیْہِ اِنَّمَا ھُوَ اَحَدُ رَجُلَیْنِ اِمَّا ظَالِمٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ مَعَہٗ وَاِمَّا صَالِحٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ تُنْبَشَ لِیْ عِظَامُہٗ ؛

ترجمہ : عروہ بن الزبیر نے کہا مجھے بقیع میں دفن ہونا پسند نہیں ہے اگر میں کہیں اور دفن ہوں تو اچھا ہے اسلئے کہ بقیع میں جہاں پر میں دفن ہوں گا وہاں پر کوئی گناہگار شخص دفن ہو چکا ہے تو اس کے ساتھ مجھے دفن ہونا منظور نہیں ہے اور یا کوئی نیک شخص دفن ہو چکا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ میرے لئے اس کی ہڈیاں کھودی جائیں ۔

۱۱۔ بَابُ الْوُقُوْفِ لِلْجَنَائِزِ وَالْجُلُوْسِ عَلَی الْمَقَابِرِ

(جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا اور بیٹھنا قبروں پر)

۱۔ عَنْ : عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ فِی الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ ۔ (اخرجہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے جنازوں میں پھر بیٹھنے لگے بعد اُس کے۔

ف: جنازہ میں دو وقت کھڑے ہونے کے تھے ایک جو شخص جنازہ کو دیکھے تو اُٹھ کھڑا ہو۔ دوسرے جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو وہ کھڑا رہے جب تک جنازہ زمین میں رکھا جائے۔ یہ دونوں حکم اس حدیث سے منسوخ ہو گئے ابتدا میں آپ کا عمل ایسا ہی تھا پھر یہود کی مشابہت سے آپ نے ترک کیا۔ (زرقانی)

۳۴۔ عَنْ: مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَیَضْطَجِعُ عَلَیْھَا ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تکیہ لگاتے تھے قبروں پر اور لیٹ جاتے تھے اُن پر۔

ف: امام احمد نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبروں پر بیٹھنے سے اور مسلم نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے نہ بیٹھو قبروں پر نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف اور فرمایا آپ نے اگر کوئی تم میں سے آگ پر بیٹھے اور اُس کے کپڑے جل کر کھال تک آگ پہنچے تو بہتر ہے اس سے کہ قبروں پر بیٹھے یہ حدیثیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فعل کے مخالف نہیں اس واسطے امام مالک نے یہ توجیہہ کی۔

کہا مالک نے قبروں پر بیٹھنا منع ہے حاجت کے واسطے یعنی پیشاب اور پائخانہ کے لئے۔

ف: اور اُن حدیثوں میں ممانعت سے یہی مقصود ہے امام اعظم کا بھی قول یہی ہے۔

۳۵۔ عَنْ: اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ یَقُوْلُ کُنَّا نَشْھَدُ الْجَنَائِزَ فَمَا یَجْلِسُ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰی یُؤْذَنُوْا ۔

ترجمہ: ابوامامہ کہتے تھے ہم جنازوں میں جاتے تھے تو اخیر کا شخص بھی بدوں اذن کے نہ بیٹھتا تھا۔

ف: یعنی جب نماز کے بعد اُن کو اذن ہو جاتا اُس وقت بیٹھتے یا چلے جاتے۔ بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ میت کے لوگوں سے اجازت لے کر جانا چاہئے اور اکثر علماء کے نزدیک جب جنازہ دفن ہو جائے تو اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔

۱۲۔ بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ (میت پر رونے کی ممانعت)

۳۶۔ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ یَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِہٖ فَلَمْ یُجِبْہُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَیْکَ یَا اَبَا الرَّبِیْعِ فَصَاحَ النِّسْوَۃُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ جَابِرُ بْنُ عَتِیْکٍ یُسَکِّتُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَۃٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ فَقَالَتِ

ترجمہ: جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی عیادت کو آئے تو دیکھا اُن کو بیماری کی شدت میں سو پکارا آپ نے اُن کو اُنہوں نے جواب نہ دیا پس آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا ہم مغلوب ہوئے تمہارے پر اے ابوالربیع۔ پس رونا شروع کیا عورتوں نے چلا کر اور جابر بن عتیک اُن کو چپ کرانے لگے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی عورتوں کو رونے دو جب آن پڑے تو اُس وقت کوئی نہ روئے رونے والی صحابہ نے پوچھا کیا مطلب ہے آن پڑنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنَتُهُ وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا فَاِنَّكَ قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جَهَازَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَآءُ سَبْعَةٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْحَرِقُ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ ؛ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی)

کا فرمایا جب مرجائے ف۱ ۔ اتنے میں عبداللہ بن ثابت کی بیٹی نے کہا مجھے اُمید تھی کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم سامان جہاد کا کر چکے تھے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہٗ اُس کو اجر دے گا موافق اُس کی نیت کے تم کس چیز کو شہادت سمجھتے ہو بولے اللہ جل جلالہ کی راہ میں مارے جانے کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اُس کے سات شہید اور ہیں ایک وہ جو طاعون سے مرجائے ف۲ دوسرے وہ جو ڈوب کر مرجائے تیسرے وہ جو ذات الجنب سے مرجائے ف۳ چوتھے جو پیٹ کے عارضہ سے مرجائے ف۴ پانچویں وہ جو آگ سے جل کر مرجائے چھٹے وہ جو دب کر مرجائے ف۵ ساتویں وہ عورت جو زچگی سے مرجائے ف۶ ۔

ف : ابوالربیع کنیت ہے جابر بن عتیک کی ف۲ : اس حدیث سے پکار کر رونے کا جواز قبل موت کے ثابت ہوا لیکن بعد موت کے پکار کر رونا درست نہیں ہے آہستہ رونا درست ہے ۔ یہی مذہب ہے جماعت علماء کا آنحضرت صلعم اپنے صاحبزادے ابراہیم پر اور اپنی صاحبزادی زینب پر روئے لیکن چلا کر نوحہ کرنا میت کے اوصاف بیان کرکے رونا حرام ہے ف۳ : طاعون کہتے ہیں اُس بیماری کو جو عام ہوجائے جیسے وبا یا اُس پھوڑے کو جو بغل میں نکلتا ہے ف۴ : ذات الجنب ایک بیماری ہے مشہور پسلی میں درد ہوتا ہے ف۵ : مثلاً دستوں سے یا استسقاء سے یا قولنج سے ۔ ف۶ : مثلاً مکان یا دیوار گر پڑے ف۷ : یا قبل زچگی کے اُس کے درد سے مرجائے اور بچہ پیٹ ہی میں رہ جائے ۔ (زرقانی)

۳ ۔ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيَّةٍ تُبْكٰى عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے سُنا حضرت عائشہ سے جب اُن کے سامنے بیان کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں مُردہ عذاب کیا جاتا ہے زندے کے رونے سے خدا بخشے ابا عبدالرحمٰن ف۱ کو انہوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے اصل اتنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک یہودن پر جو مرگئی تھی اور لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اُس پر رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر میں ہو رہا ہے ف

ف : اس سے عبداللہ بن عمر یہ سمجھے کہ لوگوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے درحقیقت ایسا نہیں ہے جس کا عمل اُسی کے ساتھ اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ایک کا بوجھ دوسرے پر نہ لادا جائے گا ۔ حضرت عمرؓ نے بھی اس حدیث کا مطلب یہی سمجھا تھا جو عبداللہ بن عمر نے سمجھا واقعہ میں یہ دھوکا تھا اس کو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کردیا واللہ اعلم ف۲ ابوعبدالرحمٰن کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْحِسْبَةُ فِی الْمُصِیْبَةِ (مصیبت کے وقت صبر کرنیکا ثواب)

۳۸۔ **عَنْ** : اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین بچے مرجائیں پھر وہ جہنم میں جائے یہ ممکن نہیں مگر قسم پورا کرنے کو۔

ف: یہ وہ قسم ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جائے اس لئے کہ پل صراط جہنم کے اوپر بنا ہے اسی پر سے ہو کر سب جائیں گے۔ مسلمان پار پہنچ کر جنت میں جائیں گے اور کافر کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔

۳۹۔ **عَنْ** : اَبِی النَّضْرِ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَحْتَسِبُهُمْ اِلَّا كَانُوْا لَهٗ جُنَّةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوالنضر سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مرجائیں اور وہ صبر کرے تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچائیں گے اُس کو جہنم سے ایک عورت نے پوچھا یا رسول اللہ اگر دو مرجائیں آپ نے فرمایا وہ بھی۔

ف: صحیح روایتوں میں دو سے کم نہیں ہیں لیکن طبرانی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ جس شخص نے تین لڑکوں کو دفن کیا پھر صبر کیا تو جنت واجب ہوئی اُس کے لئے۔ اُم ایمن نے کہا یا رسول اللہ اگر دو کو دفن کیا فرمایا وہ بھی پھر اُس نے کہا اگر ایک کو دفن کیا فرمایا ایک بھی اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے آگے بھیجے تین لڑکے نابالغ تو وہ ایک مضبوط قلعہ ہو جائیں گے اس کے لئے جہنم سے ابوذر نے کہا میں نے دو بھیجے آپ نے فرمایا دو بھی ابی بن کعب نے کہا میں نے ایک بھیجا آپ نے فرمایا ایک ہی سہی اور ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کیا مگر یہ حدیثیں ضعیف ہیں البتہ بخاری نے روایت کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہٗ جب میں اپنے بندے کے بچے کو بلا لیتا ہوں اور پھر وہ صبر کرتا ہے تو اس کی کوئی جزا نہیں سوا جنت کے اور یہ حدیث صحیح ہے شامل ہے ایک لڑکے اور دو یا تین سب کو ایک صحیح حدیث میں یہ ہے کہ یہ لڑکے نابالغ ہوں کیونکہ نابالغ پر شفقت زیادہ ہوتی ہے۔

۴۰۔ **عَنْ** : اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصَابُ فِیْ وَلَدِهٖ وَحَامَّتِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَلَیْسَتْ لَهٗ خَطِیْئَةٌ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مسلمان کو مصیبت پہنچتی ہے اسکی اولاد اور عزیزوں میں یہاں تک کہ ملتا ہے اپنے پروردگار سے اور کوئی گناہ اُس کا نہیں ہوتا۔

ف: یعنی گناہ اس کے بوجہ مصیبت اور رنج کے معاف ہو جاتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴- بَابُ جَامِعِ الْحَسْبَةِ فِي الْمُصِيبَةِ (مصیبت میں صبر کرنے کی مختلف حدیثیں)

۴۱ عَنْ : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُعَزِّ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ مَصَابِيْهِمُ الْمُصِيْبَةُ بِيْ ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن القاسم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی تمام مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں میری مصیبت کو یاد کر کے ۔

ف: یعنی آپ کی وفات سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہے تمام دکھ اور رنج اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں ۔

۴۲ عَنْ : اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَقَالَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَعْقِبْنِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا فَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِهٖ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ وَمَنْ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فَاَعْقَبَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا ۔

ترجمہ: حضرت بی بی اُم سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے پھر وہ جیسا اُس کو خدا نے حکم کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر کہے اے پروردگار مجھ کو اس مصیبت میں اجر دے اور اس سے بہتر نیک بدلہ مجھے عنایت فرما تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُس کے ساتھ ایسا ہی کرے گا اُم سلمہ کہتی ہیں جب میرے خاوند نے وفات پائی تو میں نے یہی دعا مانگی پھر میں نے اپنے جی میں کہا ابوسلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ تعالےٰ نے اُس کا بدلہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے نکاح کیا ۔

۴۳ عَنِ : الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ هَلَكَتِ امْرَاَةٌ لِيْ فَاَتَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيُّ يُعَزِّيْنِيْ بِهَا فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ رَجُلٌ فَقِيْهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ وَّكَانَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ وَّكَانَ بِهَا مُعْجَبًا وَّلَهَا مُحِبًّا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا وَّاَلْقٰى عَلَيْهَا اَسَفًا حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ وَّغَلَقَ عَلٰى نَفْسِهِ الْبَابَ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَاِنَّ امْرَاَةً سَمِعَتْ بِهٖ فَجَاءَتْهُ وَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةً اَسْتَفْتِيْهِ فِيْهَا لَيْسَ يُجْزِئُنِيْ فِيْهَا اِلَّا مُشَافَهَتُهٗ فَذَهَبَ النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهٗ وَقَالَتْ مَالِيْ مِنْهُ بُدٌّ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ اِنَّ هٰهُنَا امْرَاَةً اَرَادَتْ اَنْ تَسْتَفْتِيَكَ وَقَالَتْ اِنْ اَرَدْتُّ اِلَّا مُشَافَهَتَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ

ترجمہ: قاسم بن محمد روایت ہے کہ میری زوجہ مر گئی سو آئے محمد بن کعب قرظی تعزیت دینے مجھ کو اور کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص فقیہہ عالم عابد مجتہد تھا اور اُس کی ایک بیوی تھی جس پر وہ نہایت شیفتہ تھا اور اُس کو بہت چاہتا تھا اتفاق سے وہ عورت مر گئی تو اس شخص کو نہایت رنج ہوا اور بڑا افسوس ہوا اور وہ ایک گھر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ رہا اور لوگوں سے ملاقات چھوڑ دی تو اس کے پاس کوئی نہ جاتا تھا ایک عورت نے یہ قصہ سُنا اور اُس کے دروازے پر جا کر کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے میں اُسی سے پوچھوں گی بغیر اُس سے ملے ہوئے یہ کام نہیں ہو سکتا تو اور جتنے لوگ آئے تھے وہ چلے گئے اور وہ عورت دروازے پر جمی رہی اور کہا کہ بغیر اس سے ملے کئے کوئی علاج نہیں ہے سو ایک شخص نے اندر جا کر اُس کو اطلاع دی اور بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچھنے کو تم سے آئی ہے اور وہ کہتی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهَا فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي جِئْتُكَ أَسْتَفْتِيكَ فِي أَمْرٍ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِي حُلِيًّا فَكُنْتُ أَلْبَسُهُ وَأُعِيرُهَا زَمَانًا ثُمَّ إِنَّهُمْ أَرْسَلُوا إِلَيَّ فِيهِ أَفَأُؤَدِّيهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ مَكَثَ عِنْدِي زَمَانًا فَقَالَ ذٰلِكَ أَحَقُّ لِرَدِّكِ إِيَّاهُ عَلَيْهِمْ حِينَ أَعَارُوكِيهِ زَمَانًا قَالَ فَقَالَتْ أَيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ أَفَتَأْسَفُ عَلَى مَا أَعَارَكَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنْكَ وَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ فَأَبْصَرَ مَا كَانَ فِيهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهَا ؛

کہ میں تم سے ملنا چاہتی ہوں تو سب لوگ چلے گئے مگر وہ عورت دروازہ چھوڑ کر نہیں جاتی تب اُس شخص نے کہا اچھا اُس کو آنے دو پس آئی وہ عورت اُس کے پاس اور کہا کہ میں ایک مسئلہ تجھ سے پوچھنے کو آئی ہوں وہ بولا کیا مسئلہ ہے اس عورت نے کہا میں نے اپنے ہمسایہ میں ایک عورت سے کچھ زیور مانگ کر لیا تھا تو میں نے ایک مدت تک اسکو کو پہنا اور لوگوں کو مانگنے پر دیا اب اُس عورت نے وہ زیور مانگ بھیجا ہے کیا میں اُسے پھر دے دوں اس شخص نے کہا ہاں قسم خدا کی پھیر دے عورت نے کہا کہ وہ زیور ایک مدت تک میرے پاس رہا ہے اس شخص نے کہا کہ اس سبب سے اور زیادہ تجھے پھیرنا ضروری ہے کیونکہ ایک زمانے تک تجھے اُس نے مانگے پر دیا عورت بولی اے فلانے خدا تجھ پر رحم کرے تو کیوں افسوس کرتا ہے اس چیز پر جو اللہ جل جلالہٗ نے تجھے مستعار دی تھی پھر تجھ سے لے لی اللہ جل جلالہٗ زیادہ حقدار ہے تجھ سے جب اُس شخص نے غور کیا اور عورت کی بات سے اللہ تعالےٰ نے اس کو نفع دیا۔

ف: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مثال کے طور پر کوئی بات کرنا جھوٹ نہیں ہوتا۔

۱۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِخْتِفَاءِ وَهُوَ النَّبْشُ (کفن چوری کے بیان میں)

۴۴۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ يَعْنِي نَبَّاشَ الْقُبُورِ ؛

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد پر جو کفن چوراتے اور اُس عورت پر جو کفن چرائے۔

۴۵۔ عَنْ: مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ كَسْرُ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيِّتًا كَكَسْرِهِ وَهُوَ حَيٌّ ؛ (یعنی فی الاثم اخرجہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کہ میت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا۔ کہا امام مالک نے یعنے گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

ف: اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عائشہؓ صدیقہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۶۔ بَابُ جَامِعِ الْجَنَائِزِ (جنازوں کے احکام میں مختلف حدیثیں)

۴۶۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کے پیشتر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

جب آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے حضرت عائشہ کے سینے پر اور حضرت عائشہ کان لگائی ہوئی تھیں آپ کی طرف فرماتے تھے یا اللہ رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو بڑے درجے کے رفیقوں سے۔

ف: یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سے اور بعضوں نے کہا رفیق اعلےٰ سے مراد جبریل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہیں اور بعضوں نے کہا جنت مراد ہے اور بعضوں نے کہا خود اللہ جل جلالہٗ کی ذات مقدس مراد ہے۔

۴۷۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ قَالَتْ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فَعَرَفْتُ اَنَّهُ ذَاهِبٌ ۞ (وصلہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کوئی پیغمبر نہیں مرتا ہے یہانتک کہ اس کو اختیار دیا جاتا ہے کہا حضرت عائشہ نے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یا اللہ میں نے اختیار کیا بلند رفیقوں کو جب میں نے جانا کہ آپ جانے والے ہیں دنیا سے۔

ف۱: دنیا میں یا دنیا سے جانے میں ف۲: ابوالاسود نے مغازی میں روایت کیا کہ جبرئیل علیہ السلام اترے آپ پر حالت مرض میں اور مرضی مبارک کو دریافت کیا اور امام احمد نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے مجھے دنیا کے اور جنت کے خزانوں کی کنجیاں ملیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ دنیا کو لوں یا اپنے پروردگار کی ملاقات کو اور جنت کو تو میں نے اختیار کیا اپنے رب کی ملاقات کو (زرقانی)

۴۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اس کو مقام اس کا بتایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت میں اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ میں کہا جاتا ہے کہ یہ ٹھکانا ہے تیرا جب تجھے اٹھائے گا اللہ جل جلالہٗ دن قیامت کے۔

۴۹۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ ۞

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بدن کو آدمی کے زمین کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کو اسی سے پیدا ہوا اور اسی سے پیدا کیا جائے گا دن قیامت کے۔

ف: اس حدیث سے انبیاء اور شہداء کے بدن مستثنیٰ ہیں ان کے بدنوں کو زمین نہیں کھاتی۔

۵۰۔ عَنْ: كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ

ترجمہ: کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ کی شکل

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُعَلَّقُ فِي شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ ۔

بن کر جنت کے درخت سے لٹک رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہٗ پھر اسکو لوٹا دے گا اسکے بدن کی طرف جس دن اُس کو اُٹھائے گا۔

ف: بعض علماء نے کہا ہے کہ مراد اس مومن سے وہ مومن ہے جو شہید ہو کر مرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہر مومن مراد ہے۔ (زرقانی)

۴۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِیْ كَرِهْتُ لِقَآءَهٗ ۔ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے جب میرا بندہ میری ملاقات چاہتا ہے تو میں بھی اسکی ملاقات چاہتا ہوں اور جب وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے تو میں بھی اس سے نفرت کرتا ہوں۔

ف: صحیحین میں ہے کہ جب آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تو حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی موت کو بُرا جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب مومن کی موت قریب آتی ہے تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے اللہ جل جلالہ کی رضامندی اور کرامت کی تو وہ سب چیزوں سے زیادہ چاہتا ہے اللہ جل جلالہٗ سے ملنے کو اور کافر کی جب موت قریب آتی ہے تو اس کو اطلاع دی جاتی ہے اللہ جل جلالہٗ کے عذاب اور عقوبت سے تو وہ سب چیزوں سے بُرا جانتا ہے اللہ جل جلالہٗ سے ملنے کو۔ (زرقانی)

عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَاَحْرِقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَغَفَرَ لَهٗ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی جب وہ مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا کہ بعد مرنے کے مجھے جلانا اور میری راکھ کے دو حصے کر کے ایک حصہ خشکی میں ڈال دینا اور ایک حصہ دریا میں اسلیے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پالیا تو ایسا عذاب کرے گا کہ سارے جہان میں ویسا عذاب کسی کو نہ کرے گا۔ جب وہ مرگیا تو اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ جل جلالہٗ نے خشکی کو حکم دیا اس نے تمام راکھ اکٹھی کر دی پھر دریا کو حکم کیا اُس نے بھی اکٹھی کر دی بعد اس کے اللہ جل جلالہٗ نے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا بڑے خوف سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پس بخش دیا اس کو اللہ جل جلالہٗ نے۔

عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَآءَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بچہ پیدا ہوتا ہے دین اسلام پر پھر ماں باپ اس کے اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی۔ جیسے اونٹ پیدا ہوتا ہے صحیح سلامت جانور سے بھلا اس میں کوئی کنکٹا بھی ہوتا ہے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جو بچے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِیْ يَمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

چھوٹے پن میں مر جائیں اُن کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے بڑے ہو کر۔ ف۳

ف۱: یعنے آدمی جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی طبیعت قابل ہوتی ہے ہدایت کے مگر ماں باپ کی صحبت سے جس دین پر وہ ہوتے ہیں اُسی طریقہ پر وہ بھی ہو جاتا ہے ف۲: پھر لوگ اُس کا کان کاٹ کر کن کٹا کر دیتے ہیں وہ تو صحیح الاعضا پیدا ہوتا ہے ف۳: اسلئے اُن کا حال معلوم نہیں تو نہ اُن کو جنتی کہہ سکتے ہیں نہ دوزخی شاید یہ حدیث کافروں کے بچوں میں ہے ورنہ مسلمانوں کے بچے جنتی ہیں بہ اجماع علماء کافروں کے بچوں میں علماء کا بہت اختلاف ہے اُس میں دس قول ہیں ذکر کیا اُن کو زرقانی نے بعضوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہیں چاہے جنتی کرے چاہے دوزخی بعضوں کے نزدیک اپنے والدین کے تابع ہیں بعضوں کے نزدیک جنت اور دوزخ کے بیچ میں رہیں گے بعضوں کے نزدیک جنتیوں کے خادم ہوں گے بعضوں کے نزدیک خاک ہو جائیں گے۔ بعضوں کے نزدیک جہنم میں جائیں گے بعضوں کے نزدیک اُن کا آخرت میں امتحان ہوگا۔ بعضوں کے نزدیک اس میں توقف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعضوں کے نزدیک زبان کو اس مسئلہ میں روکنا چاہیے بعضوں کے نزدیک جنت میں جائیں گے واللہ اعلم (زرقانی) مخفی نہ رہے کہ توقف کرنا اور زبان کو روکنا دونوں ایک ہیں۔ فرق کرنا ان میں مشکل ہے ہکذا فی فتح الباری۔

۵۴۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِیْ مَكَانَهٗ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے سامنے سے نکل کر کہے گا کاش کہ میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔

ف: بہ سبب ظاہر ہو جانے فتنوں کے اور زوال دین کے خوف سے یا معاصی کے ظہور سے اور کثرت فسق و فجور سے یا بلیات اور مصائب کی کثرت سے۔

۵۵۔ عَنْ: اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا ایک جنازہ تو فرمایا آپ نے مستریح ہے یا مستراح صحابہ نے پوچھا مستریح کسے کہتے ہیں اور مستراح منہ کسے کہتے ہیں فرمایا بندۂ مومن مستریح ہے یعنے جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور اذیتوں سے نجات پاکر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں راحت پاتا ہے اور بندہ فاسق مستراح منہ ہے جب وہ مرجاتا ہے تو لوگوں کو بستیوں کو اور درختوں کو اور جانوروں کو اُس سے راحت ہوتی ہے۔

ف: اسی واسطے کہ وہ اپنی زندگی میں لوگوں پر ظلم کرتا تھا شہروں کو بستیوں کو اُجاڑتا تھا۔ درختوں کو کاٹتا تھا جانوروں سے طاقت سے زیادہ محنت لیتا تھا۔

۵۶۔ عَنْ: اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ

ترجمہ: ابو النضر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَمُرَّ بِجَنَازَتِهٖ ذَهَبْتَ وَلَمْ تَلْبَسْ مِنْهَا بِشَيْءٍ ؕ

جب گذرا ان پر جنازہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چلے گئے تم دنیا سے اور نہیں لیا اُس میں کچھ۔

ف: یعنی وہ جو خدا سے غافل کر دے کیونکہ دنیا اسی کا نام ہے۔

بیت: چیست دنیا از خدا غافل بُدن — نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

۵۷ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِيْ بَرِيْرَةَ تَتْبَعُهٗ فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَوَقَفَ فِيْ أَدْنَاهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيْرَةُ فَأَخْبَرَتْنِيْ فَلَمْ أَذْكُرْ لَهٗ شَيْئًا حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ بُعِثْتُ إِلٰى أَهْلِ الْبَقِيْعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ؕ

(اخرجہ النسائی)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو اور کپڑے پہنے پھر چلے آپ تو کہا میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہ پیچھے پیچھے جائے آپ کے تو گئی وہ یہانتک کہ آپ پہنچے بقیع کو اور کھڑے ہوئے قریب اس کے جتنک خدا کو منظور تھا آپ کا کھڑا رہنا پھر لوٹے آپ تو بریرہ آپ سے اوّل میرے پاس آن کر پہنچ گئی اور میں نے کچھ ذکر آپ سے نہیں کیا یہاں تک کہ صبح ہوئی پھر میں نے ذکر کیا اُس کا حضرت سے تو فرمایا مجھے حکم ہوا تھا بقیع والوں کے پاس جانے کا تاکہ دعا کروں ان کے لئے۔

ف: بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اللھم اجعلہ مدفنی یارب العالمین۔

۵۸ عَنْ: نَافِعٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهٗ إِلَيْهِ أَوْ شَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِّقَابِكُمْ ؕ

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جلدی کرو جنازہ کو لئے ہوئے چلنے میں اس لئے کہ اگر وہ اچھا ہے تو جلدی اس کو بہتری کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بُرا ہے تو جلدی اپنے کندھوں سے اتارتے ہو۔

ف: مراد یہ ہے کہ معمولی چال سے ذرا تیز چلے اور یہ امر استحبابی ہے نہ وجوبی لیکن ابن حزم کے نزدیک وجوبی ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ تَمَّ كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تمام ہوئی کتاب جنازوں کے احکام کی شکر ہے خدا وند کریم کا اور تمام ہوا ترجمہ اُس کا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الصِّيَامِ

(کتاب روزہ کے بیان میں)

۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِلصِّيَامِ وَالْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

(رمضان کا چاند دیکھنے کا بیان اور رمضان میں روزہ افطار کرنے کا بیان)

۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا تو فرمایا نہ روزہ رکھو تم یہاں تک کہ چاند دیکھو رمضان کا اور نہ روزے موقوف کرو یہاں تک کہ چاند دیکھو شوال کا سو اگر چاند چھپ جائے ابر سے پس گن لو دن رمضان کے۔

ف: یعنے تیس دن پورے کرلو۔

۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے تو نہ روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور نہ روزہ موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھو پس اگر ابر ہو تو شمار کرلو۔

ف: یعنی تیس دن پورے کرلو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کے واسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہیں اور شوال کے چاند کے واسطے دو گواہ ضروری ہیں۔ یہ ابوحنیفہ اور شافعی علیہما الرحمۃ والغفران کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کے واسطے بھی دو گواہ ضروری ہیں۔

۳۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ ۔ (وقد وصلہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرکے نہ روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور نہ روزے موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر ابر ہو تو تیس روزے پورے کرلو۔

۴۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْهِلَالَ رُئِيَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِعَشِيٍّ فَلَمْ يُفْطِرْ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں چاند دکھائی دیا تیسرے پہر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُثْمَانُ حَتّٰی اَمْسٰی وَغَابَتِ الشَّمْسُ ؛ کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نے یہاں تک کہ شام ہو گئی اور آفتاب ڈوب گیا۔

ف : کیونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا نہ تھا بلکہ آئندہ رات کا تھا البتہ اگر قبل زوال کے دکھائی دے تو گذشتہ رات کا ہے بعضوں کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک آئندہ رات کا ہے یہی صحیح ہے۔

کہا یحییٰ نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے جو شخص اکیلا آپ ہی رمضان کا چاند دیکھے وہ روزہ رکھے اس لئے کہ اس کو افطار کرنا درست نہیں جب وہ جانتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہے اور جس نے آپ ہی شوال کا چاند دیکھا وہ روزہ نہ توڑے اس واسطے کہ لوگ بدنام کریں گے کہ ہم میں سے وہ شخص جس کا اعتبار نہیں ہے روزہ نہیں رکھتا اور جب ان لوگوں پر چاند ہونا کھل جائے تو کہے کہ میں نے چاند دیکھا تھا۔ اور جس نے دن ہی سے شوال کا چاند دیکھا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ تمام کرے اس لئے کہ وہ چاند اس رات کا ہے جو آنے والی ہے۔

ف : مگر میں نے نہیں کہا۔ یہ قول ابوحنیفہ اور احمد کا ہے اور شافعی اور ابوثور کے نزدیک روزہ نہ رکھے البتہ اگر تہمت کا خوف ہو تو رکھے مگر نیت افطار کی رکھے۔ یحییٰ نے سنا میں نے مالک سے کہ اگر لوگوں نے عید کے روز روزہ رکھا اس گمان سے کہ وہ رمضان کا دن ہے پھر ایک معتبر آیا اور اس نے کہا کہ تمہارے روزہ رکھنے سے پیشتر ایک روز چاند دکھائی دیا اور یہ دن اکتیسواں ہے تو وہ روزہ توڑ ڈالیں جس وقت ان کو یہ خبر پہنچے مگر جب زوال ہو گیا ہو تو نماز عید کی نہ پڑھیں۔

ف : اس روز بلکہ دوسرے روز پڑھیں اگر قبل زوال کے خبر پہنچے تو روزہ توڑ کر عید کی نماز پڑھ لیں۔

۲۔ بَابُ مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ (فجر سے پہلے روزہ کی نیت کا بیان)

۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ؛ ترجمہ : عبداللہ بن عمرؓ نے کہا روزہ کسی شخص کا درست نہیں ہوتا جب تک کہ نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔

ف : خواہ رمضان کا روزہ ہو یا غیر رمضان کا یہی مذہب مشہور اور صحیح ہے اور بعضوں کے نزدیک نفل روزے کی نیت زوال کے قبل درست ہے۔

۶۔ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ؛ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی) ترجمہ : حضرت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ (روزہ جلد افطار کرنے کا بیان)

۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم) ترجمہ : سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھے رہیں گے اپنے دین میں جبتک روزہ جلدی افطار کریں گے۔

ف : یعنے جب آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جائے دیکھنے سے یا شہادت سے تو روزہ کھولنے میں دیر نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

کرے۔ ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے زیادہ بیان کیا اسلئے کہ یہود اور نصاریٰ دیر کرتے ہیں روزہ کھولنے میں تارے دکھائی دینے تک یہ حکم استحبابی ہے اگر کوئی قصداً تاخیر کو افضل سمجھ کر دیر کرے گا تو مکروہ ہے اور یہ سمجھ کر تاخیر کرے کہ روزہ پورا ہو گیا غروب آفتاب سے تو مکروہ نہیں ہے افسوس ہے اس زمانے میں برعکس معاملہ ہو گیا سحری کھانے میں دیر کرنا چاہئے اُس کو جلدی بہت رات رہتے ہوئے کھا لیتے اور روزہ جلد کھولنا چاہئے اس میں دیر کرتے ہیں اسی واسطے اُن کا دین اچھا نہ رہا یہ پیشینگوئی آپ کی ٹھیک ہوئی۔

۸۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھے رہیں گے جبتک روزہ جلدی کھولیں گے۔

۹۔ عَنْ: حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اِلَى الَّيْلِ الْاَسْوَدِ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ؛

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عثمانؓ بن عفان نماز پڑھتے تھے مغرب کی رمضان میں جب سیاہی ہوتی تھی پچھان کی طرف پھر بعد نماز کے روزہ کھولتے تھے۔

ف: کیونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑھتے تھے اس وجہ سے روزہ کا وقت مکروہ نہ ہوتا تھا ابن ابی شیبہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے مغرب کی قبل افطار کے اگرچہ ایک ہی گھونٹ پانی کا ہو۔ پس پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدم ہے حضرت عمر اور حضرت عثمان کی پیروی سے اور شاید یہ فعل اُن کا کسی عذر کے سبب سے ہو۔

۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِيَامِ الَّذِيْ يُصْبِحُ جُنُبًا

(جو شخص جنب ہو اور صبح ہو جائے اسکے روزہ کا بیان)

۱۰۔ عَنْ: عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَاَنَا اَسْمَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْبِحُ جُنُبًا وَّاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا وَّاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ فَاَغْتَسِلُ وَاَصُوْمُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کھڑے ہوئے تھے دروازہ پر اور میں سُن رہی تھی اے رسول اللہ صبح ہو جاتی ہے اور میں جنب ہوتا ہوں روزہ کی نیت سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھی جنب ہوتا ہوں اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو میں غسل کرتا اور روزہ رکھتا ہوں بولا وہ شخص یا رسول اللہ آپکا کیا کہنا آپ ہم جیسے تھوڑی ہیں اللہ جل جلالہٗ نے آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ ۞ (اخرجہ مسلم)

نے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دئے تو غصے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا آپ نے میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا پرہیزگاری کی باتوں کو میں ہوں گا۔

ف ۱: اسواسطے کہ وہ اس فعل کو خاصہ آپ کا سمجھا حالانکہ آپ نے فرمایا کہ یہ امر درست ہے۔ دوسرے یہ بات ہے کہ وہ یہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ مغفرت گناہوں کے بے خوف ہیں حالانکہ ایسا نہ تھا۔ **ف ۲:** اس لئے کہ آپ سب سے زیادہ مقرب تھے خداوند کریم کے اور جس قدر آدمی زیادہ مقرب ہو اُسی قدر اُس کو احتیاط کرنی پڑتی ہے۔

۱۱۔ **عَنْ:** عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ یَصُوْمُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُن دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی رمضان میں پھر روزہ رکھتے تھے۔

ف: احتلام پیغمبروں کو نہیں ہوتا کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہے اور پیغمبروں پر شیطان کا بس نہیں چلتا اور بعضوں کے نزدیک پیغمبروں کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہے۔ (زرقانی)

۱۲۔ **عَنْ:** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ کُنْتُ اَنَا وَاَبِیْ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَذُکِرَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰی اُمَّیِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَلَتَسْاَلَنَّهُمَا عَنْ ذٰلِکَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّا کُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَذُکِرَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَیْسَ کَمَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ کَانَ یُصْبِحُ

ترجمہ: ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے باپ عبدالرحمٰن دونوں بیٹھے تھے مروان بن الحکم کے پاس اور مروان اُن میں حاکم تھے مدینہ کے تو ان سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ کہتے ہیں جو شخص جنب ہو اور صبح ہو جائے تو اُس کا روزہ نہ ہوگا مروان نے کہا قسم دیتا ہوں تم کو اے عبدالرحمٰن تم جاؤ اُم المومنین حضرت عائشہ اور اُم المومنین اُم سلمہ کے پاس اور پوچھو اُن سے یہ مسئلہ تو گئے عبدالرحمٰن اور گیا میں ساتھ اُن کے یہاں تک کہ پہنچے ہم اُم المومنین عائشہ پاس تو سلام کیا اُن کو عبدالرحمٰن نے پھر کہا اے ام المومنین ہم بیٹھے تھے مروان بن الحکم کے پاس اُن سے ذکر ہوا کہ ابوہریرہ کہتے ہیں جس شخص کو صبح ہو جائے اور وہ جنب ہو تو اُس کا روزہ نہ ہوگا فرمایا حضرت عائشہؓ نے ایسا نہیں ہے جیسا کہ کہا ابوہریرہؓ نے اے عبدالرحمٰن کیا تو منہ پھیرتا ہے اُس کام سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے کہا عبدالرحمٰن نے نہیں قسم خدا کی فرمایا حضرت عائشہ نے میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اُن کو صبح ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَذَكَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَآبَّتِيْ فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّهٗ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهٗ بِذٰلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

جاتی تھی اور وہ جنب ہوتے تھے جماع سے نہ احتلام سے پھر روزہ رکھتے اُس دن کہا ابوبکر نے پھر نکلے ہم یہاں تک کہ پہنچے اُم المومنین سلمہ پاس اور پوچھا ہم نے اُن سے اس مسئلہ کو انہوں نے بھی یہی کہا جو حضرت عائشہ نے کہا کہا ابوبکر نے پھر نکلے ہم اور آئے مروان بن الحکم پاس ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا قول حضرت عائشہ اور ام سلمہ کا تو کہا مروان نے قسم دیتا ہوں میں تم کو اے ابومحمد تم سوار ہو کر جاؤ میرے جانور پر جو دروازہ پر ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس کیونکہ وہ اپنی زمین میں ہے عقیق میں ف۱ اور اطلاع کرو اُن کو اس مسئلہ سے تو سوار ہوئے عبدالرحمٰن اور میں بھی اُن کے ساتھ سوار ہوا یہاں تک کہ آئے ہم ابوہریرہ پاس تو ایک ساعت تک باتیں کیں اُن سے عبدالرحمٰن نے پھر بیان کیا اُن سے اس مسئلہ کو تو ابوہریرہ نے کہا مجھے علم نہیں تھا اس مسئلہ کا بلکہ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا تھا ف۲

ف۱: عقیق ایک مقام ہے جو تھوڑے فاصلہ پر ہے مدینہ سے ف۲: یعنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ اس مسئلہ کو نہیں سُنا تھا اسی واسطے غلطی ہوئی۔

۱۳۔ عَنْ: عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ اور اُم المومنین سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی پھر روزہ رکھتے تھے۔

۵۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

(روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت کا بیان)

۱۴۔ عَنْ: عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَآئِمٌ فِيْ رَمَضَانَ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهٗ تَسْئَلُ لَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بوسہ دیا اپنی عورت کو اور وہ روزہ دار تھا رمضان میں سو اس کو بڑا رنج ہوا ف۱ اور اُس نے اپنی عورت کو بھیجا اُم المومنین اُم سلمہ پاس تاکہ پوچھے اُن سے اس مسئلہ کو تو آئی وہ عورت اُم سلمہ پاس اور بیان کیا اُن سے اُم سلمہ کے کہا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ مَا يَشَاءُ ثُمَّ رَجَعَتِ امْرَاَتُهٗ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخْبَرْتِيْهَا اَنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ ؕ

صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے ہیں روزے میں تب وہ اپنے خاوند پاس گئی اور اُس کو خبر دی پس اور زیادہ رنج ہوا اس کے خاوند کو اور کہا اس نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نہیں ہیں اللہ اپنے رسول کے لئے جو چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے پھر آئی اس کی عورت اُم سلمہ کے پاس اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں موجود ہیں سو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اُس عورت کو تو بیان کیا آپ سے اُم سلمہ نے سو فرمایا آپ نے تو نے کیوں نہ کہدیا اس سے کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں (یعنی روزہ میں بوسہ لیتا ہوں) اُم سلمہ نے کہا میں نے کہدیا لیکن وہ گئی اپنے خاوند کے پاس اور اس کو خبر کی سو اُس کو اور زیادہ رنج ہوا اور وہ بولا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نہیں ہیں حلال کرتا ہے اللہ جل جلالہٗ جو چاہتا ہے اپنے رسول کے لئے غصہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپ نے قسم خدا کی میں تم سب سے زیادہ ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور تم سب سے زیادہ پہچانتا ہوں اس کی حدوں[ف۲] کو۔

ف۱: اس خیال سے کہ شاید بڑا گناہ ہے ف۲: یعنی فرائض اور ارکان دین اور حلال و حرام کو تم سب سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا جوان اور بوڑھے دونوں کو درست ہے لیکن جوان کو جب مکروہ ہے کہ خوف جماع کا ہو اگر صرف بوسہ پر اُس نے قناعت کی تو روزے میں کچھ نقصان نہیں البتہ اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔

۱۵ عَنْ: عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اُم المؤمنین عائشہؓ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھے اپنی بعض بی بیوں کو اور وہ روزہ دار ہوتے تھے پھر ہنستی تھیں۔

ف: اسلئے کہ بعض بیبیوں سے وہی خود آپ مراد تھیں لیکن بوجہ شرم کے تصریح نہیں کرتی تھیں۔

۱۶ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ امْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تُقَبِّلُ رَاْسَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا يَنْهَاهَا

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عاتکہ بیوی حضرت عمرؓ کی بوسہ دیتی تھیں سر کو حضرت عمرؓ کے اور حضرت عمرؓ روزہ دار ہوتے تھے لیکن اُن کو منع نہیں کرتے تھے۔

۱۷ عَنْ: عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ

ترجمہ: عائشہ بن طلحہ سے روایت ہے کہ وہ اُم المؤمنین عائشہ کے پاس بیٹھی تھیں اتنے میں اُن کے خاوند عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق (بھتیجے حضرت عائشہ کے) آئے اور وہ روزہ دار

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا وَتُلَاعِبَهَا فَقَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ ۔

تھے تو کہا اُن سے حضرت عائشہ نے تم کیوں نہیں جاتے اپنی بی بی کے پاس بوسہ لو اُن کا اور کھیلو اُن سے تو کہا عبداللہ نے بوسہ لوں میں اُن کا اور میں روزہ دار ہوں حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا ہاں ۔

۱۸۔ عَنْ : زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ وَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ كَانَا یُرَخِّصَانِ فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ۔

ترجمہ : زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص روزہ دار کو اجازت دیتے تھے بوسہ کی ۔

۶۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّشْدِیْدِ فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

(روزہ دار کو بوسہ کی ممانعت کا بیان)

۱۹۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ اِذَا ذُكِرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ تَقُوْلُ وَاَیُّكُمْ اَمْلَكُ لِنَفْسِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ (وصلہ البخاری و مسلم)

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جب بیان کرتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزہ میں تو فرماتیں کہ تم میں سے کون زیادہ قادر ہے اپنے نفس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

ف : یعنی تم لوگوں کو بوسہ سے بچنا چاہئے اسلئے کہ نفس تمہارا تمہارے اختیار میں نہیں ہے ۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہا ہشام بن عروہ نے کہا عروہ بن الزبیر نے روزہ دار کو بوسہ لینا اچھے کام کی طرف نہیں لے جاتا ۔

۲۰۔ عَنْ : عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَاَرْخَصَ فِیْهَا لِلشَّیْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا روزہ دار کو بوسہ لینا کیسا ہے تو اجازت دی بوڑھے کو اور مکروہ رکھا جوان کے لئے ۔

۲۱۔ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَنْهٰی عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ ۔

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر منع کرتے تھے روزہ دار کو بوسہ اور مباشرت سے ۔

ف : مباشرت عورت سے بدن ملانے کو کہتے ہیں اور لپٹنے کو بغیر جماع کے ۔

۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ (سفر میں روزہ رکھنے کا بیان)

۲۲۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ عَامَ

ترجمہ : عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا رمضان

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهٗ وَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

میں تو روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کدید کو[ف] پھر افطار کیا تو لوگوں نے بھی افطار کیا اور صحابہ کا یہ قاعدہ تھا کہ نئے کام کو لیتے تھے پھر اس سے نئے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں میں[ف۲]۔

ف۱: کدید ایک مقام ہے سات منزل پر مدینہ سے وہاں سے مکہ تین منزل رہ جاتا ہے ف۲: یعنی اس فعل پر عمل کیا کرتے تھے جو جدید ہوتا تھا اور قدیم کو چھوڑ دیتے تھے پھر جدید کے بعد دوسرا کام جو اس سے بھی جدید ہوتا اس پر عمل کرتے۔ کدید پر جا کر آپ نے روزہ کھول ڈالا اسلئے کہ آپ کو خبر پہنچی روزہ کے فساق ہونے کی لوگوں پر۔

۲۳۔ عَنْ: بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ النَّاسَ فِيْ سَفَرٍ هٖ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَآءَ مِنَ الْعُطْشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ قَدْ صَامُوْا حِيْنَ صُمْتَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَدِيْدِ دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگوں کو سفر میں جس سال مکہ فتح ہوا ہے روزہ نہ رکھنے کا فرمایا آپ نے تا کہ تم قوی رہو دشمن کے مقابلہ میں اور روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے مجھ سے بیان کیا اس صحابی نے جس نے حدیث بیان کی مجھ سے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج[ل] میں کہ پانی ڈالا جاتا تھا آپ کے سر پر پیاس کی وجہ سے یا گرمی کی وجہ سے پھر کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بعض لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہے آپ کے روزہ رکھنے کے سبب سے تو جب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدید میں ایک پیالہ پانی کا منگایا اور پانی پیا تب لوگوں نے بھی روزہ کھول ڈالا۔

۲۴۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ عیب کیا روزہ دار نے روزہ کھولنے والے پر اور نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر۔

ف: اس واسطے کہ دونوں امر درست ہیں۔

۲۵۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا روزہ رکھوں سفر میں آپ نے فرمایا نیز اجی چاہے تو روزہ رکھ چاہے نہ رکھ۔

ل عرج ایک مقام کا نام ہے جو تین منزل پر ہے مدینہ منورہ سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

۲۶۔ عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ۔

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر روزہ نہیں رکھتے تھے سفر میں ۔

۲۷۔ عَنْ : هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ فِيْ رَمَضَانَ وَنُسَافِرُ مَعَهٗ فَيَصُوْمُ عُرْوَةُ وَنُفْطِرُ نَحْنُ فَلَا يَاْمُرُنَا بِالصِّيَامِ ۔

ترجمہ : ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن الزبیر سفر کرتے تھے رمضان میں اور ہم بھی سفر کرتے تھے ساتھ ان کے تو روزہ رکھتے تھے عروہ اور ہم نہ رکھتے تھے سو ہم کو حکم نہیں کرتے تھے روزہ رکھنے کا ۔

۸۔ بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوْ اَرَادَهٗ فِيْ رَمَضَانَ

(جو شخص رمضان میں سفر سے آئے یا سفر کو جائے اُس کا بیان)

۲۸۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَعَلِمَ اَنَّهٗ دَاخِلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ اَوَّلِ يَوْمِهٖ دَخَلَ وَهُوَ صَائِمٌ ۔

ترجمہ : امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب رمضان میں سفر میں ہوتے پھر اُن کو معلوم ہوتا کہ آج کے روز شہر میں داخل ہوں گے دوپہر سے اول تو روزہ رکھ کر داخل ہوتے ۔

ف : اگر قبل فجر کے شہر میں داخل ہو جائے تو روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے ورنہ مستحب ہے ۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص سفر میں ہو اور اُس کو معلوم ہو جائے کہ میں سویرے داخل ہو جاؤں گا شہر میں پھر راہ میں اُس کو صبح ہو گئی تو روزہ رکھ کر داخل ہو کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اور جب رمضان میں سفر کرنے کا ارادہ کرے اور شہر ہی میں اُس کو صبح ہو جائے تو وہ اُس روز روزہ رکھے ف وجوباً یہ قول امام مالک اور شافعی اور امام اعظم کا ہے اور امام احمد اور اسحٰق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا اُس کو درست ہے لیکن جب باہر شہر کے ہو جائے تو روزہ کھولے اگر شہر ہی میں کھول ڈالے تو کفارہ واجب نہ ہوگا بالاتفاق ۔ ہمارے مشائخ کا عمل اس پر ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جائے تو اُس کا اختیار ہے خواہ اس روز روزہ رکھے یا نہ رکھے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص سفر سے آئے اور اُس کو روزہ نہ ہو اور عورت بھی اس کی روزہ سے نہ ہو مثلاً حیض سے اُس روز پاک ہوئی ہو تو اس کے خاوند کو جماع کرنا درست ہے اگرچہ ہے ۔

۹۔ بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ

(جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے اُس کے کفارہ کا بیان)

۲۹۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے روزہ توڑ ڈالا رمضان میں تو حکم کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُكَفِّرُ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْصِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّيْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

وسلم نے ایک بردہ آزاد کرنے کا یا دو مہینے روزے رکھنے کا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا سو اس نے کہا مجھ سے یہ کوئی کام نہیں ہو سکتا اتنے میں ایک ٹوکرا کھجور کا آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کو دیا اور کہا کہ اس کو صدقہ کر دے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں پھر فرمایا آپ نے تو ہی کھا لے اس کو۔

ف: پھر جب اسکو خدا دے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور بعض نے کہا کہ یہ حکم خاص تھا اس شخص کے لئے اور اس کے ذمہ سے کفارہ ساقط نہ ہوگا اگر تینوں کاموں کے مقدور نہ ہو تو جب مقدور ہو انتظار کرے اور بعض نے کہا کہ جس شخص کا یہ حال ہے اس کا حکم بھی یہی ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا واللہ اعلم

۳۰ **عَنْ:** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ نَحْرَهٗ وَيَنْتِفُ شَعْرَهٗ وَيَقُوْلُ هَلَكَ اَلَا بَعُدَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِيْ وَاَنَا صَآئِمٌ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُهْدِيَ بَدَنَةً قَالَ لَا قَالَ فَاجْلِسْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا مَّكَانَ مَا اَصَبْتَ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال نوچتا ہوا اور کہتا تھا ہلاک ہوا وہ شخص جو دور رہے نیکیوں سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا بولا میں نے صحبت کی اپنی بی بی سے رمضان کے روزہ میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے بولا نہیں فرمایا آپ نے ایک اونٹ یا گائے ہدی کر سکتا ہے[ف۱] بولا نہیں فرمایا آپ نے بیٹھ اتنے میں ایک ٹوکرا کھجور کا آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کو لے اور صدقہ کر وہ بولا مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کھا لے اس کو اور ایک روزہ رکھ لے اس دن کے بدلے میں جس دن تو نے یہ کام کیا ہے[ف۲]۔

ف۱: یعنے قربانی کے لئے حرم بھیج سکتا ہے یہ جملہ عطا کی روایت سے ہے اس کو غلط کہا محدثین نے صحیح یہ ہے کہ "مہینے پے در پے روزہ رکھ سکتا ہے جیسا اور حدیثوں میں ہے اور اس پر اجماع ہے مجتہدین کا کہ بردہ آزاد کرے اگر اس پر قدرت نہ رکھے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے اگر اس پر قدرت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے مگر حسن بصری نے اس روایت پر بھی فتویٰ دیا ہے۔ (زرقانی)

ف۲: اس سے معلوم ہوا کہ قضا روزہ کی کفارہ سے جداگانہ لازم ہے اور یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کا اور بعضوں کے نزدیک جب کفارہ لازم ہو تو قضا ساقط ہے (زرقانی) کہا مالک نے کہا عطا نے پوچھا میں نے سعید بن المسیب سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رکتنی کھجور ہوگی اُس ٹوکرے میں بولے پندرہ صاع سے لے کر بیس صاع تک **ف**: یعنی ایک سو بیس ۱۲۰ رطل سے لے کر ایک سو آٹھ رطل تک کیونکہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے سُنا میں نے اہل علم سے کہتے تھے جو شخص رمضان کی قضا کا روزہ توڑ ڈالے جماع سے یا اور کسی امر سے تو اس پر یہ کفارہ نہیں ہے بلکہ اس پر قضا ہے اُس دن کی اور یہ قول بہت پسند ہے مجھ کو۔

۱۰۔ بَابُ حِجَامَةِ الصَّائِمِ (روزدار کو پچھنے لگانے کا بیان)

۳۱۔ **عَنْ**: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ اِذَا صَامَ لَمْ يَحْتَجِمْ حَتّٰى يُفْطِرَ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ پچھنے لگاتے تھے روزے میں پھر اُس کو چھوڑ دیا تو جب روزہ دار ہوتے پچھنے نہ لگاتے یہاں تک روزہ افطار کرتے۔

ف: اس واسطے کہ پہلے طاقت تھی تو پچھنے لگانے سے روزہ میں ضعف کا خوف نہ تھا پھر جب طاقت گھٹ گئی تو موقوف کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ پچھنے لگانے سے روزہ ٹوٹتا نہیں مگر ضعف کے خوف سے نہ لگانا چاہئے۔ ایک حدیث مرفوع میں ہے اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ یعنے پچھنے لگانے والے اور جس کے پچھنے لگائی جائیں دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا یہ حدیث منسوخ ہے اور احادیث سے اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو پچھنے لگانا یا لگوانا منظور ہو تو روزہ نہ رکھے کیونکہ پچھنے لگانے والے کے منہ میں اکثر خون وغیرہ چلا جاتا ہے اور لگوانے والے کو ضعف ہو جاتا ہے تو روزہ توڑنا پڑتا ہے۔

۳۲۔ **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَا يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ ؕ

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر پچھنے لگاتے تھے روزے میں۔

۳۳۔ **عَنْ**: عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ قَالَ وَمَا رَاَيْتُهٗ اِحْتَجَمَ قَطُّ اِلَّا وَهُوَ صَائِمٌ ؕ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر پچھنے لگاتے تھے روزے میں پھر افطار نہیں کرتے تھے کہا ہشام نے میں نے کبھی نہیں دیکھا عروہ کو پچھنے لگاتے ہوئے مگر وہ روزے سے ہوتے تھے۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے پچھنے لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں ہے مگر اس خوف سے کہ ضعیف ہو جائے اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے ــــ پس اگر ایک شخص نے پچھنے لگائے رمضان میں پھر روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اُس پر کچھ لازم نہیں ہے نہ اس کو اس دن کی قضا کا حکم ہے کیونکہ پچھنے لگانا مکروہ ہے جب روزہ ٹوٹ جانے کا خوف ہو پس اگر پچھنے لگائے اور روزہ توڑنے سے بچا یہاں تک کہ شام ہو گئی تو اُس پر کچھ لازم نہیں نہ اس پر قضا ہے اُس دن کی۔

۱۱۔ بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ (عاشوراء کے روزہ کا بیان)

ف: عاشوراء نویں تاریخ ہے محرم کی یا دسویں تاریخ اسی واسطے ان دونوں تاریخوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

۳۴۔ **عَنْ**: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ ۞

(اخرجہ البخاری ومسلم)

نے کہا عاشوراء کے دن لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس دن روزہ رکھتے تھے زمانہ جاہلیت میں پھر جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تو روزہ رکھا آپ نے اس دن اور لوگوں کو بھی حکم کیا اس دن روزہ رکھنے کا پھر جب فرض ہوا رمضان تو رمضان ہی کے روزے فرض رہ گئے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا سو جس کا جی چاہے اُس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۳۵۔ عَنْ: حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَآئِمٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سُنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہتے تھے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل مدینہ کہاں ہیں علماء تمہارے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اس دن کو یہ دن عاشورہ کا ہے اس دن روزہ تمہارے اُوپر فرض نہیں ہے اور میں روزہ دار ہوں سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۳۶۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَرْسَلَ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ غَدًا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَصُمْ وَاْمُرْ اَهْلَكَ اَنْ يَصُوْمُوْا ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہلا بھیجا حارث بن ہشام کو کہ کل عاشورے کا روزہ ہے تو روزہ رکھ اور حکم کر اپنے گھر والوں کو وہ روزہ رکھیں۔

ف: یہ حکم استحباباً تھا نہ کہ وجوباً۔

۱۲۔ بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى وَالدَّهْرِ

(عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا اور سدا روزہ رکھنے کا بیان)

۳۷۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحیٰ میں۔

ف: تو ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اسی طرح ایام تشریق یعنے ۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

کہا امام مالک نے میں نے سُنا اہل علم سے سدا روزہ رکھنا کچھ بُرا نہیں ہے جب اُن دنوں میں روزہ نہ رکھے جن دنوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور وہ تین دن ہیں منا میں رہنے کے یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ اور ایک یوم الفطر اور ایک یوم الاضحیٰ اور یہ ہم کو بہت پسند ہے۔ ف بعض علماء کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جس کو صوم داؤدی کہتے ہیں افضل ہے۔

۱۳ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ (نہ کے روزوں کی ممانعت کا بیان)

۳۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نہ کے روزے رکھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں۔

ف: اللہ جل جلالہ کے پاس سے مراد اس سے جنت کے کھانے اور پانی ہیں اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا یا یہ مراد ہے کہ مجھے غذائے روحانی جو ذکر الٰہی اور محبت الٰہی سے حاصل ہے اس وجہ سے مجھ کو ضعف نہیں ہوتا۔

۳۹۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم نہ کے روزے رکھنے سے لوگوں نے کہا آپ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے رات کو میرا رب کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔

۱۴ بَابُ صِيَامِ الَّذِيْ يَقْتُلُ خَطَأً وَيَظَاهِرُ

(کفارہ قتل خطا اور کفارہ ظہار کے روزوں کا بیان)

کہا یحییٰ نے سنا میں نے امام مالک سے فرماتے تھے جس شخص پر دو مہینے کے روزے پے در پے واجب ہوں قتل خطا یا ظہار میں ف۔ اور وہ روزے شروع کرے پھر بیچ میں کوئی مرض ایسا اس کو لاحق ہو جس کی وجہ سے روزوں کا سلسلہ ٹوٹ جائے تو جب اس مرض سے اچھا ہو اور روزہ پر قادر ہو فی الفور روزہ شروع کرے اور جتنے روزے رکھ چکا ہے ان پر بنا کرے یعنی وہ روزے حساب میں رہیں گے۔ اسی طرح ایک عورت بسبب قتل خطا کے دو مہینے کے روزے لازم ہوئے اور اس نے روزے رکھنے شروع کئے لیکن بیچ میں حیض آگیا تو وہ حیض سے پاک ہوتے ہی روزے شروع کر دے اور اگلے روزوں پر بنا کرے یعنے وہ روزے حساب میں رہیں گے اور جس شخص پر دو مہینے کے روزے لگاتار فرض ہوں تو اس کو بیچ میں افطار کرنا درست نہیں مگر بیماری یا حیض کی وجہ سے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ سفر کرے اور اس کی وجہ سے افطار کرے۔

ف۱: قتل خطا یہ ہے کہ زید کو شکار سمجھ کر مارڈالا یا شکار کو مارتا تھا حربہ زید کو لگ گیا اور ظہار یہ ہے کہ اپنی بی بی کو اپنے عزم کے کسی عضو سے تشبیہ دے مثلاً یوں کہے تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ دونوں میں کفارہ لازم ہے۔

ف۲: تو اگر مرض سے اچھا ہوتے ہی اور روزہ کی طاقت ہوتے ہی اس نے روزے شروع نہ کئے بلکہ کچھ دنوں تاخیر کی تو اب

www.sirat-e-mustaqeem.com

نئے سرے سے پھر دو مہینے کے روزے رکھنا شروع کرے اور جتنے روزے رکھ چکا ہے ان کا حساب نہ ہوگا۔
کہا یحییٰ نے کہا مالک نے یہ قول اچھا ہے جو سُنا میں نے اس باب میں۔

۱۵۔ بَابُ مَا يَفْعَلُ الْمَرِيضُ فِي صِيَامِهِ (مریض کے روزے کا بیان)

کہا یحییٰ نے سُنا میں نے مالک سے کہتے تھے میں نے جو سُنا اہل علم سے وہ یہ ہے کہ مریض کو جب ایسا مرض لاحق ہو جس کی وجہ سے روزہ رکھنا اس پر شاق ہو جائے اور روزہ اس کو تکلیف پہنچائے اور وہ مرض اس درجہ پہنچ جائے تو اُس کو افطار کرنا درست ہے اسی طرح جب مریض کو کھڑا ہونا دشوار ہو نماز میں اور یہ مرض اُس درجہ کو پہنچ جائے کہ عذر گنا جائے اللہ جل جلالہٗ کے نزدیک اور اللہ تعالیٰ اُس کو زیادہ جانتا ہے بندے سے اور اسی مرض میں سے بعض ایسا ہے جو اس درجہ کا نہیں ہے بہر حال جب مرض اس درجہ کو پہنچے تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے کیونکہ دین اللہ تعالیٰ کا آسان ہے اور اللہ جل جلالہ نے مسافر کو رخصت دی روزہ نہ رکھنے کی حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزہ پر مریض سے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے اپنی کتاب مقدس میں جو شخص تم میں سے مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ اُتنے روز شمار کر کے دوسرے دنوں میں روزہ رکھ لے پس رخصت دی اللہ جل جلالہٗ نے مسافر کو افطار کی حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزے پر مریض سے اور یہ بہت پسند ہے مجھ کو اُن اقوال میں جن کو سُنا میں نے اس باب میں اور ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی اور مجمع علیہ ہے۔

۱۶۔ بَابُ النَّذْرِ فِي الصِّيَامِ وَالصِّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ

(روزہ نذر کا بیان اور میت کی طرف سے روزہ رکھنے کا بیان)

۴۔ عَنْ: مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ صِيَامَ شَهْرٍ هَلْ لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ فَقَالَ سَعِيدٌ لِيَبْدَأْ بِالنَّذْرِ قَبْلَ أَنْ يَتَطَوَّعَ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نذر کی ایک مہینے روزے رکھنے کی اب اس کو نفل روزہ رکھنا درست ہے جواب دیا کہ پہلی نذر کے روزے رکھ لے پھر نفل رکھے۔

ف: اس واسطے کہ نذر کا پورا کرنا فرض ہے کہا مالک نے مجھ کو سلیمان بن یسار سے بھی ایسا ہی پہنچا ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص مر جائے اور اس پر نذر ہو ایک بردہ آزاد کرنے کی یا روزہ رکھنے کی یا صدقہ دینے کی یا قربانی کرنے کی پھر وہ وصیت کر جائے کہ میرے مال میں سے یہ نذر ادا کرنا تو ثلث مال سے ادا کی جائے اور اُس کا ادا کرنا اور وصیتوں پر مقدم سمجھا جائے مگر جو وصیت مثل اُس کے واجب ہو کیونکہ اور وصیتیں جو نفل ہیں مثل اس وصیت کے نہیں ہو سکتیں جیسے نذر وغیرہ ہے اسلئے کہ یہ واجب ہے اور یہ وصیت ثلث مال میں اس واسطے خاص ہوئی کہ اگر کل مال میں نافذ ہو تو ہر شخص ایسے امورات جو اس پر واجب ہیں دیر کر کے اپنی موت پر رکھے گا جب موت قریب ہوگی اور مال اُس کے وارثوں کا حق ہوگا تو اس وقت وہ اُن چیزوں کو بیان کرے گا خاص کر ایسی چیزوں کو جن کا تقاضا کرنے والا کوئی نہ تھا اور شاید کہ یہ چیزیں اُس کے تمام مال کو گھیر لیں اور ورثہ محروم رہ جائیں اس واسطے کل مال میں اُس کو اختیار نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۱۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْاَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر سے پوچھتے کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کسی کی طرف سے بولے نہ کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے اور نہ کوئی نماز پڑھے کسی کی طرف سے۔

ف: نماز میں اجماع ہے مگر روزے میں اختلاف ہے مالک، ابوحنیفہ، شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد کا یہ قول ہے کہ روزہ میت کی طرف سے رکھ سکتا ہے صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کے بدلے اس کا ولی روزے رکھے اور ابن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ہمارے مشائخ کا عمل اس پر ہے کہ میت کی طرف سے روزہ اور نماز دونوں ادا کرنا درست ہیں اور اللہ جل جلالہٗ سے امید ہے کہ وہ میت کے ذمہ کو بری کر دے۔

۱۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَضَآءِ رَمَضَانَ وَالْكَفَّارَاتِ

(رمضان کی قضا اور کفارہ کے بیان میں)

۴۲۔ عَنْ: خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَفْطَرَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ وَّرَاٰى اَنَّهٗ قَدْ اَمْسٰى وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخَطْبُ يَسِيْرٌ وَّقَدِ اجْتَهَدْنَا ؛

ترجمہ: خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں اور اس دن ابر تھا ان کو یہ معلوم ہوا کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا پس ایک شخص آیا اور بولا یا امیر المومنین آفتاب نکل آیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اس کا تدارک سہل ہے ہم نے اپنے ظن پر عمل کیا تھا۔

کہتا مالک نے تدارک سہل ہے یعنی اس کے عوض ایک روزہ کی قضا رکھ لیں گے تو محنت بہت کم ہے اور تدارک آسان ہے۔

۴۳۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ يَصُوْمُ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا مَنْ اَفْطَرَهٗ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ سَفَرٍ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جس شخص کے رمضان کے روزے قضا ہوں بیماری سے یا سفر سے تو اُن کی قضا لگاتار رکھے۔

ف: یعنی متفرق ایک ایک دو دو روزے نہ رکھے بلکہ جتنے روزے قضا ہوئے ہوں اُن کو ایک ساتھ برابر رکھے ایسا ہی علی اور حسن اور شعبی سے مروی ہے اور یہی مذہب ہے اہل ظاہر کا اور جمہور علماء کا اور ائمہ اربعہ کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اگر جدا جدا قضا رکھے تو بھی جائز ہے۔ (زرقانی)

۴۴۔ عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِيْ قَضَآءِ رَمَضَانَ فَقَالَ

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عباس اور ابوہریرہ نے اختلاف کیا رمضان کی قضا میں ایک نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحَدُهُمَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ لَا اَدْرِیْ اَيُّهُمَا قَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَلَا اَيُّهُمَا قَالَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ ؕ

کہا کہ رمضان کے روزوں کی قضا پے درپے رکھنا ضروری نہیں دوسرے نے کہا پے درپے رکھنا ضروری ہے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کس نے ان دونوں میں سے پے درپے رکھنے کو کہا اور کس نے یہ کہا کہ پے درپے رکھنا ضروری نہیں۔

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ معلوم نہیں ہے ابن شہاب نے یہ روایت کس سے سُنی ابن عباس اور ابوہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہوں نے رمضان کی قضا کو جُدا جُدا رکھنا جائز کیا ہے اس واسطے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ اور متابعات کی قید نہیں لگائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پیغمبر یوں اُترا تھا فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ پھر متابعات کا لفظ ساقط ہو گیا۔ (زرقانی)

۴۵ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قصداً قے کرے روزے میں تو اُس پر قضا واجب ہے اور جس کو خود بخود قے آجائے تو اُس پر قضا نہیں ہے۔

ف: مگر یقین ہو جائے اس امر کا کہ منہ میں کوئی چیز آن کر پھر حلق میں چلی گئی تو قضا کرے۔ (زرقانی)

۴۶ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْاَلُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَّا يُفَرَّقَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَاَنْ يُّوَاتِرَ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے سُنا سعید بن المسیب سے وہ پوچھے گئے رمضان کی قضا سے تو کہا سعید نے میرے نزدیک یہ بات اچھی ہے کہ رمضان کی قضا پے درپے رکھے۔

کہا یحییٰ نے سُنا میں نے مالک سے کہتے تھے جو شخص جدا جدا رمضان کی قضا رکھے تو اس پر اعادہ لازم نہیں ہے بلکہ وہ قضا کافی ہو جائے گی مگر بہتر میرے نزدیک یہ ہے کہ پے درپے رکھے **کہا** یحییٰ نے سُنا میں نے مالک سے کہتے تھے جو شخص رمضان میں بھول چوک کر کھالے یا پی لے یا اور کسی روزے میں جو اُس پر واجب ہے تو اُس پر قضا ہے اُس روزے کی۔

ف: محققین کا مذہب اس کے خلاف ہے ان کے نزدیک بھولے سے کھانے یا پینے میں روزہ نہیں جاتا اور حدیث مرفوع مویدہ ہے ان کے۔

۴۷ عَنْ: حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ وَّهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَجَاءَهُ اِنْسَانٌ فَسَاَلَهُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ الْكَفَّارَةِ اَمُتَتَابِعَاتٌ اَمْ يَقْطَعُهَا قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ نَعَمْ يَقْطَعُهَا اِنْ شَاءَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَقْطَعُهَا فَاِنَّ فِيْ قِرَاءَةِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مُّتَتَابِعَاتٍ ؕ

ترجمہ: حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ ساتھ تھا مجاہد کے اور طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا اتنے میں ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ قسم کے کفارے کے روزے پے درپے چاہئیں یا جُدا جُدا حمید نے کہا ہاں جُدا جُدا بھی رکھ سکتا ہے اگر چاہے مجاہد نے کہا نہیں کیونکہ اُبی بن کعب کی قرأت میں ہے ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُّتَتَابِعَاتٍ یعنی روزے تین دن کے پے درپے۔

کہا امام مالک نے جتنے روزوں کا ذکر اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام میں کیا ہے اُن سب کا پے درپے رکھنا بہتر ہے۔

ف: مگر کفارہ قتل اور ظہار کے روزوں کا پے درپے رکھنا واجب ہے۔ **کہا** یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اُس عورت سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جو صبح کو روزہ دار اٹھے رمضان میں پھر یکایک تازہ اور خالص خون دیکھے اور وہ حیض کے دن نہ ہوں پھر شام تک انتظار کرے مگر کچھ نہ دیکھے پھر دوسرے دن جب صبح ہو تو یکایک خون دیکھے مگر پہلے روز سے کچھ کم پھر وہ خون موقوف ہو جائے اور یہ واقعہ حیض کے ایام سے پیشتر ہو تو اس کے روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے امام مالک نے جواب دیا کہ یہ خون حیض کا ہے تو جب اُس کو دیکھے روزہ کھول ڈالے اور قضا کرے اس روزہ کی پھر جب خون موقوف ہو جائے تو غسل کر کے روزہ رکھے **کہا** یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے جو شخص مسلمان ہو شام کو رمضان میں کچھ دن رہتے ہوئے کہا اُس پر پورے رمضان کی قضا لازم ہے یا اُس دن کی جس دن مسلمان ہوا۔ امام مالک نے جواب دیا کہ گذشتہ روزوں کی قضا اس پر لازم نہیں ہے بلکہ آئندہ سے روزے رکھے اور اگر اُس دن کی بھی قضا کرے جس دن وہ مسلمان ہوا تو بہتر ہے۔

۱۸۔ بابُ قضاءِ التطوّع (نفل روزے کی قضا کا بیان)

۴۸۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِيْ بِالْكَلَامِ وَكَانَتْ بِنْتَ اَبِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِيَا مَكَانَهُ يَوْمًا اٰخَرَ۔ (وصلہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت اُم المومنین عائشہؓ اور اُم المومنین حفصہؓ صبح کو اُٹھیں نفل روزہ رکھ کر پھر کھانے کا حصہ آیا تو انہوں نے روزہ کھول ڈالا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے عائشہ فرماتی ہیں کہ حفصہ نے کہنا شروع کر دیا مجھے بولنے نہ دیا آخر اپنے باپ کی بیٹی تھیں[ف۱]۔ یا رسول اللہ میں اور عائشہ صبح کو اُٹھیں نفل روزہ رکھ کر تو ہمارے پاس حصہ آیا کھانے کا ہم نے روزہ کھول ڈال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کے عوض میں ایک روزہ قضا کا رکھو[ف۲]

ف۱: یعنی جیسے اُن کے باپ دین کی بات پوچھنے میں دیر نہ کرتے تھے ویسی ہی اُن کی بیٹی تھیں۔

ف۲: کیونکہ نفل روزہ رکھ کر توڑ ڈالنے سے قضا اُس کی واجب ہو جاتی ہے۔ یہ قول امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہیں ہوتی بلکہ مستحب ہے۔ **کہا** یحییٰ نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے جو شخص نفل روزے میں بھول چوک سے کھا پی لے تو اُس پر قضا نہیں ہے اور چاہیئے کہ اُسی روزے کو پورا کرے کیونکہ اُس کا روزہ نہیں گیا اور نفلی روزہ میں اگر کوئی امر غیر اختیاری ایسا پیش آئے جس سے روزہ ٹوٹ جائے (مثلاً حیض آجائے یا مرض) تو اُس کی قضا واجب نہیں جب اُس نے عذر سے روزہ کھول ڈالا ہو نہ قصداً اسی طرح اگر کسی نے نفل نماز کو شروع کر کے توڑ ڈالا حدث غیر اختیاری سے تو اُس پر قضا نہیں ہے **کہا** مالک نے جو شخص کوئی نیک کام نفل شروع کرے مثلاً نماز یا روزہ یا حج یا اور کوئی کام مشابہ اس کے جن کو لوگ نفلی طور سے بجا لایا کرتے ہیں پھر اُس کو توڑ ڈالے تو اُس کو تمام کرنا چاہیئے تو جب تکبیر تحریمہ کہے تو دو رکعت نماز پڑھے اور جب روزہ رکھے تو اُس کو پورا کرے اور جب لبیک کہے حج کا تو حج کو تمام کرے اور جب طواف شروع کرے تو سات پھیرے پورے کرے اسی طرح جو کام شروع کرے تو اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ ادا کرے مگر جب کوئی عارضہ ایسا پیش آئے جس کے سبب سے لوگ مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

دکھائی دے تم کو سفید دھاری سیاہ دھاری سے یعنی فجر ہو جائے تمام کرو روزوں کو رات تک پس تمام کرنا روزے کا واجب ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پورا کرو حج اور عمرہ کو خدا کے واسطے سو اگر کسی شخص نے احرام باندھا حج کا نفل اور فرض حج ادا کر چکا ہے اس کو چھوڑ دینا چاہئے جب شروع کر چکا ہے اور یہ نہ کرنا چاہئے کہ راستہ سے احرام کھول کر چلا آئے اسی طرح جو شخص کوئی نفل عبادت شروع کرے اس کو پورا کرنا لازم ہے جیسے فرض کا پورا کرنا اور یہ تقریر بہت پسند ہے مجھ کو اپنی سنی ہوئی باتوں میں۔

۱۹- بَابُ فِدْيَةِ مَنْ اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ

(جو شخص رمضان میں روزے نہ رکھ سکے اُسکے فدیہ کا بیان)

۴- عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَبِرَ حَتّٰى كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصِّيَامِ فَكَانَ يُفْتَدِيْ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ روزہ نہ رکھ سکتے تھے تو فدیہ دیتے تھے۔

ف: یعنی ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا دیتے تھے یا ایک مُد دیتے تھے اور مُد دو رطل کا ہوتا ہے اور ایک روایت میں نصف صاع بھی آیا ہے۔ صاع چار مُد کا ہوتا ہے اور کبھی تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیتے تھے اور کبھی تین سو مسکینوں کو ایک ہی بار کھلا دیتے تھے۔ (زرقانی)

کہا مالک نے میرے نزدیک فدیہ دینا واجب نہیں ہے مگر جو شخص فدیہ دینے کی قدرت رکھتا ہو اُس کو دینا بہتر ہے سو جو شخص فدیہ دے تو ہر روزے کے بدلے میں ایک مُد کھانا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد سے۔

ف: مُد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا اور اہل عراق کا مُد دو رطل کا ہوتا ہے جب مُد میں فرق ہوا تو صاع میں بھی فرق ہوگا کیونکہ صاع چار مُد کا ہوتا ہے۔ یہ فدیہ دینا امام مالک کے نزدیک سُنّت ہے اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے۔

۵- عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ اِذَا خَافَتْ عَلٰى وَلَدِهَا وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَقَالَ تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ حاملہ عورت اگر خوف کرے اپنے حمل کا اور روزہ نہ رکھ سکے تو کہا انہوں نے روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو ایک مُد گیہوں دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد سے۔

کہا مالک نے اہل علم نے کہا ہے اُس پر قضا لازم ہے نہ فدیہ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص تم میں سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ اور دنوں میں قضا کرے اور یہ حمل کا خوف بھی ایک مرض ہے امراض میں سے ف: مگر ابن عمر کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ پر جب وہ فدیہ دے چکے روزے کی قضا نہیں ہے اور یہ بھی ایک روایت ہے امام مالک سے باقی ائمہ کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ کو اگر اپنے لڑکے کا خوف ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں پھر اُس کی قضا کر لیں فدیہ دینا ضروری نہیں ہے۔ (زرقانی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقْضِهٖ وَهُوَ قَوِيٌّ عَلٰى صِيَامِهٖ حَتّٰى جَآءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ فَاِنَّهٗ يُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ وَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْقَضَآءُ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے وہ کہتے تھے جس شخص پر رمضان کی قضا لازم ہو پھر وہ قضا نہ کرے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آجائے اور وہ قادر رہا ہو روزے پر تو ہر روزے کے بدلے میں ایک ایک مسکین کو ایک ایک مُد گیہوں کا دے اور قضا بھی رکھے۔

۵۲- عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلُ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: امام مالک کو سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی پہنچا۔

ف: مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک وہ شخص دوسرے رمضان کے روزے ادا کر کے پھر پہلے رمضان کے روزوں کی قضا کرے اور بعضوں کے نزدیک دوسرے رمضان کے روزے رکھ لے اور اگلے رمضان کے روزوں کا فدیہ دے اور قضا اُس پر نہیں ہے امام اعظم کے نزدیک فدیہ دینا ضروری نہیں ہے صرف قضا کر لینا کافی ہے وہ کہتے ہیں کلام اللہ میں اللہ تعالیٰ نے صرف قضا کا حکم کیا ہے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں ہے جواب اس کا یہ ہے کہ کلام اللہ میں ذکر نہ ہونا ضرر نہیں کرتا جب حدیث سے فدیہ ثابت ہے مگر حدیث مرفوع بھی کوئی اس باب میں نہیں پائی جاتی البتہ دارقطنی نے ابوہریرہ سے اور سعید بن منصور نے ابن عباس سے اور عبدالرزاق نے عمر بن الخطاب سے فدیہ کو نقل کیا ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ فدیہ دینا چھ صحابیوں سے منقول ہے اور اُن کا خلاف کسی سے ثابت نہیں ہے۔

۲۰- بَابُ جَامِعِ قَضَاءِ الصِّيَامِ (روزوں کی قضا کے بیان میں)

۵۳- عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِنْ كَانَ لَيَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَصُوْمَهٗ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: اُم المومنین عائشہ فرماتی ہیں میرے اوپر روزے ہوتے تھے رمضان کے اور میں قضا رکھ نہیں سکتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

ف: آپ کو قضا رکھنا اس واسطے ممکن نہ ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے اور اکثر مخالفت کرتے اور شعبان میں حضرتؐ بھی روزے رکھتے تھے جب آپ بھی رکھ لیتیں۔

۲۱- بَابُ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ (یوم شک کے روزے کا بیان)

امام مالک نے اہل علم سے سُنا وہ منع کرتے تھے شک کے دن روزہ رکھنے سے شعبان میں جب نیت رمضان کی ہو اور وہ یہ کہتے تھے کہ اگر کسی نے روزہ رکھا شعبان میں شک کے روز بغیر چاند دیکھے ہوئے پھر کسی معتبر شخص نے گواہی دی کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اُس پر قضا اُس روزہ کی لازم ہے البتہ نفل روزے رکھنے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔ امام مالک نے کہا کہ ہم نے اپنے شہر میں اہل علم کو یہی کہتے ہوئے پایا ف: اصحاب سنن نے عمار بن یاسر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا تو اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ابوالقاسم کنیت ہے رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی ۔ اس حدیث سے مطلق روزہ کی ممانعت تشک کے روز معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے اُس دن روزہ نہ رکھنا بہتر ہے ایسا ہی رمضان کے استقبال یا تعظیم کے واسطے ایک دن یا دو دن پیشتر سے روزہ رکھنا مکروہ ہے صحیحین میں مرفوعاً مروی ہے کہ رمضان کا استقبال مت کرو ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھ کر ۔

۲۲۔ بَابُ جَامِعِ الصِّيَامِ (روزے کے مختلف مسائل کا بیان)

۴۴ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : اُم المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے اور پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے ۔

۴۵ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہئے کہ بیہودہ نہ بکے اور جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اُسے گالیاں بکے یا لڑے تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں ۔

ف : روزہ کو ڈھال اس لئے کہا جیسے ڈھال لڑائی میں صدموں سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ گناہوں سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے ۔

۴۶ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ اِنَّمَا يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ اَجْلِيْ فَالصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بُو زیادہ پسند ہے مشک کی بُو سے اللہ جل جلالہٗ کے نزدیک ف۱ کیونکہ وہ چھوڑ دیتا ہے اپنی خواہشوں کو اور کھانے کو اور پانی کو میرے واسطے تو وہ روزہ میرے واسطے ہے اور میں اُس کا بدلہ دُونگا جو نیکی ہے اُس کا ثواب دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک ملے گا مگر روزہ وہ میرے واسطے ہے اور اُس کا ثواب بھی میں ہی دُوں گا ف۲

ف۱ : بعضوں نے کہا مراد اس بُو سے وہ بُو ہے جو قیامت کے روز روزہ داروں کے منہ سے آئے گی اور ایک حدیث ضعیف میں یہ مضمون آیا ہے اور بعضوں نے کہا دنیا آخرت دونوں جگہ کی بُو مقصود ہے ۔ ف۲ : یہ اللہ جل جلالہٗ کا کلام ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے یعنے میرے حکم کے ادا کرنے کے لئے **ف۳**: اور نیکیوں کا ثواب سات سو تک انتہیٰ ملے گا اور روزہ کا ثواب اس سے بھی زیادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یہاں پر صابروں سے صائموں یعنی روزہ دار مراد ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اگرچہ سب نیک اعمال خدا ہی کے لئے ہیں اور وہی اُن کا بدلہ دے گا مگر روزے کے فعل میں ریا نہیں یا وہ سب اعمال سے درجے میں زیادہ مقدم ہے اس وجہ سے اس کو خاص کیا اور فرمایا وہ میرے لئے ہے میں ہی اُس کا بدلہ دوں گا۔

۵۷ **عن**: اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ ۔ (اخرجہ البخاری موصولا ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

ف: یعنے مومنین کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے یا اُن کو معاصی کی طرف متوجہ نہیں کر سکتے **امام مالک** نے کہا میں نے سُنا اہل علم سے کہ مسواک کرنا روزہ دار کو مکروہ نہیں ہے کسی وقت ہو اوّل روز یا آخر روز میں اور میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جو مسواک کرنا مکروہ جانتا ہو یا اُس کو منع کرتا ہو **ف**: بلکہ مسواک کرنا روزے میں مستحب جانتے ہیں اور عطا اور شافعی اور مجاہد اور اسحاق اور ابوثور نے آخر روز میں مسواک کو مکروہ کہا ہے روزہ دار کے واسطے کہا یحییٰ نے سُنا میں نے مالک سے کہتے تھے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھنا[۱]۔ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا جو یہ روزے رکھتا ہو اور نہ سلف سے مجھے یہ پہنچا بلکہ اہل علم مکروہ جانتے ہیں ان روزوں کو اور خوف کرتے ہیں اس بدعت سے کہ ایسا نہ ہو لوگ رمضان کے روزوں میں ان روزوں کو ملا دیں۔ اگر اہل علم سے رخصت پائیں اور اُن کو یہ روزے رکھتے ہوئے دیکھیں[۲]

ف[۱]: جس کو لوگ شش عید ستۃ شوال کہتے ہیں۔

ف[۲]: یہ تقریر امام مالک کی مُسلّم نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ صحیح مُسلم میں اور سُنن میں ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزے رکھے رمضان کے پھر چھ روزے اور رکھے شوال میں تو گویا اُس نے تمام عُمر روزے رکھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ امام مالک نے ان روزوں کو اس لئے مکروہ کہا کہ لوگ اُن کو واجب سمجھ کر رمضان میں نہ ملا دیں اور جو کوئی شخص صرف ثواب کے لئے نفل سمجھ کر رکھے تو مکروہ نہیں ہیں۔ اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کام کی اصل شرع سے ثابت بھی ہو اور لوگ اُس کو حد سے بڑھا دیں نفل کو فرض کر دیں یا مباح کو ثواب سمجھیں تو اس سے ممانعت کرنا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ روزہ کی سی عبادت جس کے ثواب کا یہ حال ہے اور حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے اس خوف سے علماء دین اس کو مکروہ جانیں اور اُس کے کرنے سے منع کریں اور اس زمانے کے لوگ اپنے دل سے نکالی ہوئی باتوں کو یا اپنے پیروں کے بے اصل تراشے ہوئے کاموں کو جزو دین سمجھتے ہیں اور اُس کے نہ کرنے والے کو بُرا جانتے ہیں **کہا** یحییٰ نے سُنا میں نے مالک سے کہتے تھے میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا جو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتا ہو بلکہ جمعہ کے روز روزہ رکھنا بہتر ہے اور بعض اہل علم کو میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ جمعہ کا خیال رکھتے تھے روزہ کے واسطے

ف: جمعہ کے روز روزہ رکھنا مستحب ہے ترمذی نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روز رکھتے تھے یعنے ۱۳-۱۴-۱۵ کو اور کم ایسا ہوتا تھا کہ روزہ نہ رکھیں ابن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جمعہ کے روز بے روزہ نہ دیکھا مگر بعض علماء نے اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ رکھا ہے بہ سبب اس حدیث کے جو صحیحین میں مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے روزہ نہ رکھے جمعہ کے روز مگر یہ کہ روزہ رکھے ایک دن قبل اُس کے یا بعد اُس کے اور جابر سے مروی ہے کہ منع کیا آنحضرتؐ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے (زرقانی) صحیح یہ ہے کہ اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۲۳- بَابُ مَاجَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (شب قدر کا بیان)

۵۸- عَنْ : اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اَحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ فِيْهَا مِنْ صُبْحِهَا مِنْ اِعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ مِنْ صُبْحِهَا فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبِيْنِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے بیچ دہے میں رمضان کے تو ایک سال اعتکاف کیا جب اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو چاہیئے اور دس دن تک اخیر دہے میں اعتکاف کرے اور میں نے شبقدر کو معلوم کیا تھا پھر میں بھلا دیا گیا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ میں شبقدر کی صبح کو سجدہ کرتا ہوں کیچڑ اور پانی میں پس ڈھونڈو تم اس کو اخیر دہے میں ہر طاق رات میں ابوسعید خدری نے کہا کہ اسی رات پانی برسا اور مسجد کی چھت پتوں اور شاخوں کی تھی ٹپکی مسجد ابوسعید نے کہا میری دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز سے فارغ ہوئے اور پیشانی اور ناک مبارک پر آپ کے مٹی اور پانی کا نشان تھا اکیسویں شب کی صبح کو۔

ف: تو معلوم ہوا کہ وہی رات شب قدر ہے اس لئے کہ نشانی اُس کی صحیح نکلی آپ نے فرمایا تھا کہ میں اُس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں ایسا ہی ہوا۔

۵۹- عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ۔ (اخرجہ البخاری موصولا)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو تم شب قدر کو رمضان کی اخیر دس راتوں میں۔

۶۰- عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو تم شب قدر کو رمضان کے آخر کی سات راتوں میں۔

۶۱- عَنْ : اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ترجمہ: ابوالنضر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انیس جہنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَجُلٌ شَاسِعُ الدَّارِ فَمُرْنِيْ لَيْلَةً اَنْزِلُ لَهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ رَّمَضَانَ ۞ (وصلہ مسلم)

نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ میرا گھر دور ہے تو ایک رات مقرر کیجئے کہ اُس رات میں اس مسجد میں رہوں اور عبادت کروں فرمایا آپ نے تیئیسویں شب کو رمضان میں۔

۶۱۔ **عَنْ** : اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَلَاحَى الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ۞

(اخرجہ البخاری)

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھے شب قدر معلوم ہوگئی تھی مگر دو آدمیوں نے غل مچایا تو میں بھول گیا پس ڈھونڈو اُس کو اکیسویں اور تیئیسویں اور پچیس شب میں یا انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں۔

۶۲۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ۞ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ چند صحابہ نے شب قدر کو دیکھا خواب میں رمضان کی اخیر سات راتوں میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں کہ خواب تمہارا موافق ہوا میرے خواب کے رمضان کی اخیر سات راتوں میں سو جو کوئی تم میں سے شب قدر کو ڈھونڈنا چاہے تو ڈھونڈے اخیر کی سات راتوں میں۔

۶۳۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَنْ يَّثِقُ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ اَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهٗ اَوْ مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَكَاَنَّهٗ تَقَاصَرَ اَعْمَارَ اُمَّتِهٖ عَنْ اَنْ لَّا يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِيْ طُوْلِ الْعُمُرِ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۞

ترجمہ: امام مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا ایک شخص عالم معتبر سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے لوگوں کی عمریں بتلائی گئیں جتنا اللہ کو منظور تھا تو آپ نے اپنی اُمت کی عمروں کو کم سمجھا اور خیال کیا کہ یہ لوگ اُن کے برابر عمل نہ کرسکیں گے پس دی آپ کو اللہ تعالیٰ نے شب قدر جو بہتر ہے ہزار مہینے سے۔

ف: مگر اس شب قدر کو چھپایا ظاہر نہیں کیا تا کہ لوگ مشتاق رہیں اور ہر شب کو عبادت کریں جیسے صلوٰۃ وسطیٰ اور ساعۃ جمعہ کو چھپایا یہ حدیث اُن چار حدیثوں میں سے ہے جو سوا موطا کے اور کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔

۶۴۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظِّهٖ مِنْهَا ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں شب قدر کو تو اُس نے ثواب شب قدر کا حاصل کر لیا۔

ف: اس حدیث کو بیہقی اور طبرانی اور خطیب نے مرفوعاً ابوہریرہ اور ابوامامہ اور انسؓ سے روایت کیا ہے شب قدر میں چالیس قول ہیں سب میں صحیح یہ ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے اور پھر رمضان کی اخیر راتوں میں ہے اور پھر اخیر دس راتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں ستائیسویں شب ہے باقی اقوال اور کتابوں میں مذکور ہیں کُمِّلَ الصِّیَامُ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَعَوْنِہٖ پوری ہوئی کتاب روزہ کی شکر خدا کا اُس کی مدد سے ۵

کِتَابُ الْاِعْتِکَافِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

۱- بَابُ ذِکْرِ الْاِعْتِکَافِ (اعتکاف کا بیان)

۱- عَنْ: عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ یُدْنِیْ اِلَیَّ رَاْسَہٗ فَاُرَجِّلُہٗ وَ کَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو مجھ کی طرف اپنا سر اپنا میری طرف سو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت ضروری کے واسطے۔

ف: جیسے پیشاب پائخانہ یا غسل جمعہ کیونکہ بے ضرورت اگر کوئی مسجد سے نکل جائے تو اعتکاف اُس کا باطل ہو جاتا ہے۔

۲- عَنْ: عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ اِذَا اعْتَکَفَتْ لَا تَسْئَلُ عَنِ الْمَرِیْضِ اِلَّا وَھِیَ تَمْشِیْ لَا تَقِفُ ۔

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عائشہؓ جب اعتکاف کرتیں تو بیمار پُرسی نہ کرتیں مگر چلتے چلتے ٹھہرتی نہیں۔

کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص اعتکاف کرے وہ کسی کام کو نہ نکلے اور نہ جائے اور نہ مدد کرے کسی کی مگر حاجت ضروری کے واسطے نکلے اور اگر معتکف کو کسی کام کے لئے نکلنا درست ہوتا تو چاہیئے تھا کہ بیمار پُرسی یا نماز جنازہ یا دفن کے واسطے نکلنا درست ہوتا کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اعتکاف درست نہیں ہوتا جب تک معتکف بیمار پُرسی نماز جنازہ گھروں میں جانے سے نہ بچے۔ اور نہ نکلے مگر حاجت ضروری کے لئے۔

۳- عَنْ: مَالِکٍ اَنَّہٗ سَاَلَ ابْنَ شِھَابٍ عَنِ الرَّجُلِ یَعْتَکِفُ ھَلْ یَدْخُلُ لِحَاجَۃٍ تَحْتَ سَقْفٍ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذٰلِکَ ۔

ترجمہ: امام مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا ابن شہاب سے کہ معتکف کو پڑے ہوئے مکان میں حاجت ضروری کو جانا درست ہے بولے ہاں درست ہے کچھ حرج نہیں۔

ف: یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کا اور بعض لوگوں کے نزدیک اگر چھت دار مکان میں پائخانہ یا پیشاب کو جائیگا تو اعتکاف باطل ہوگا۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جس میں کچھ اختلاف نہیں کہ اعتکاف اُس مسجد میں مکروہ نہیں ہے جس میں جمعہ ہوتا ہے اور جن میں جمعہ نہیں ہوتا اُن میں اعتکاف اسی وجہ سے مکروہ ہے کہ نماز جمعہ کے لئے نکلنا پڑے

www.sirat-e-mustaqeem.com

گایا جمعہ ترک کرنا ہوگا سو اگر کوئی شخص ایسا ہو جس پر جمعہ فرض نہیں ہے اور وہ اعتکاف کرے اُس مسجد میں جس میں جمعہ نہیں ہوتا کچھ قباحت نہیں ہے اسلئے کہ اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ اور کسی مسجد کو خاص نہیں کیا **کہا** مالک نے اسی وجہ سے جس پر جمعہ واجب نہیں ہے اُس کو اعتکاف کرنا اُس مسجد میں جہاں جمعہ نہیں ہوتا درست ہے **کہا** مالک نے معتکف رات کو نہ رہے مگر مسجد میں جہاں اُس نے اعتکاف کیا ہے البتہ اگر اُس کا خیمہ مسجد کے صحن میں ہو تو وہاں رہنا درست ہے **کہا** مالک نے میں نے یہ نہیں سُنا کہ معتکف خیمہ کھڑا کرے رات کے رہنے کے لئے مگر مسجد یا اُس کے صحن میں اور اُس پر دلالت کرتا ہے قول حضرت عائشہ کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو گھر میں نہ جاتے مگر حاجت ضروری کے واسطے **کہا** مالک نے مسجد کی چھت پر یا مینار پر اعتکاف کرنا درست نہیں ہے۔ **کہا** مالک نے جس شخص کو اعتکاف کرنا کسی جگہ منظور ہو تو قبل غروب آفتاب کے وہاں داخل ہو جائے تاکہ جس رات اس کو اعتکاف کرنا منظور ہے وہ پوری پوری ہاتھ آئے۔ **ف:** اور اوزاعی اور لیث ثوری کے نزدیک بعد نماز فجر کے داخل ہوا سواسطے کہ صحیحین میں مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے رمضان کے اخیر دہے میں تو آپ کے لئے ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ نماز فجر کی پڑھ کر اُس میں چلے جاتے **کہا** مالک نے معتکف کو سوا اپنے اعتکاف کے دوسرا شغل مثل تجارت وغیرہ کے درست نہیں ہے البتہ اگر کسی کام کی ضرورت ہو تو اپنے لوگوں سے کہہ سکتا ہے مثلاً کوئی بات متعلق ہو اپنے پیشہ یا تجارت کے یا خانگی کوئی کام ہو یا کوئی چیز بیچنا ہو یا اور کچھ کام تو دوسروں سے کہہ سکتا ہے اس طرح پر کہ دل اُس کا اُس میں مشغول نہ ہو جائے اور وہ کام خفیف ہو **کہا** مالک نے میں نے کسی اہل علم سے نہیں سُنا جو اعتکاف میں کسی شرط کو لگاتا ہو بلکہ اعتکاف بھی ایک عمل ہے اعمال خیر میں سے مثل نماز اور روزہ اور حج کے فرائض ہوں یا نوافل تو جو شخص کوئی عمل خیر کرے تو چاہیئے کہ طریقہ سنت کا اختیار کرے اور یہ بات درست نہیں ہے کہ کوئی طریقہ نیا نکالے جو اگلے مسلمانوں میں نہ تھا نہ کوئی شرط ایجاد کرے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا اور مسلمانوں نے آپ کے اعتکاف کو دیکھ کر اُس کا طریقہ پہچان لیا **کہا** مالک نے اعتکاف اور جوار ایک ہیں اسی طرح اعتکاف صحرائی اور شہری آدمی کا یکساں ہے تمام احکام میں۔

۲۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ الْاِعْتِكَافُ اِلَّا بِهٖ (جس کے بدوں اعتکاف درست نہیں اُسکا بیان)

۴۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَنَافِعًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَا لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ فَاِنَّمَا ذَكَرَ اللّٰهُ الْاِعْتِكَافَ مَعَ الصِّيَامِ ؕ

ترجمہ: قاسم بن محمد اور نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر کے دونوں کہتے تھے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہیں ہے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا اپنی کتاب میں کھاؤ اور پیئو یہانتک کہ سفید دھاری معلوم ہونے لگے سیاہ دھاری سے فجر کی تمام کرو روزوں کو رات تک اور نہ چھیڑو اپنی عورتوں سے جب تم اعتکاف سے ہو مسجدوں میں تو ذکر کیا اللہ جل جلالہٗ نے اعتکاف کا روزے کے ساتھ۔

کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: عبدالرزاق نے بہ اسناد صحیح ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا اور یہی قول ہے حضرت عائشہؓ اور عروہ اور شعبی اور زہری اور ابوحنیفہ کا اور علی اور ابن مسعود اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک اعتکاف بدوں روزے کے بھی درست ہے۔

۳۔ بَابُ خُرُوْجِ الْمُعْتَكِفِ اِلَى الْعِيْدِ (معتکف کا نماز عید کے لئے نکلنا)

۵۔ عَنْ: سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَكَفَ فَكَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهٖ تَحْتَ سَقِيْفَةٍ فِيْ حُجْرَةٍ مُغْلَقَةٍ فِيْ دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَشْهَدَ الْعِيْدَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞

ترجمہ: سُمی مولیٰ ابن بکر سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اعتکاف کرتے تو جاتے وقت حاجت ضروری کے واسطے ایک چھت دار کوٹھڑی میں جو بند رہتی خالد بن الولید کے گھر میں پھر نہ نکلتے اعتکاف سے یہاں تک کہ حاضر ہوتے عید میں ساتھ مسلمانوں کے۔

ف: یعنے جب عید آتی تو اعتکاف ختم کرتے اور عید کی نماز پڑھ کر اپنے گھر میں آتے اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ اعتکاف کو ختم کرے بعد غروب آفتاب کے اخیر دن میں رمضان کے۔ کہا امام مالک نے کہ میں نے دیکھا بعض اہل علم کو جب اعتکاف کرتے رمضان کے اخیر دہے میں تو اپنے گھروں میں نہ آتے یہاں تک کہ عید الفطر کی نماز مسلمانوں کے ساتھ ادا کر لیتے کہا مالک نے مجھ کو ایسا ہی پہنچا ہے۔ اہل علم اور اہل فضل سے جو گذر گئے ہیں اور یہ قول مجھ کو نہایت پسند ہے۔

۴۔ بَابُ قَضَاءِ الْاِعْتِكَافِ (اعتکاف کی قضا کا بیان)

۶۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ وَجَدَ اَخْبِيَةً خِبَاءَ عَائِشَةَ وَخِبَاءَ حَفْصَةَ وَخِبَاءَ زَيْنَبَ فَلَمَّا رَاٰهَا سَاَلَ عَنْهَا فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا خِبَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا اعتکاف کا جب آئے آپ اُس جگہ میں جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے پائے آپ نے کئی خیمے ایک خیمہ عائشہؓ کا اور ایک خیمہ حفصہؓ کا اور ایک خیمہ زینبؓ کا تو پوچھا آپ نے یہ کن کے خیمے ہیں لوگوں نے کہا عائشہ اور حفصہ اور زینب کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نیکی کا گمان کرتے ہو ان عورتوں کے ساتھ پھر لوٹ آئے آپ اور اعتکاف نہ کیا اور شوال کے دس روز میں اعتکاف کیا۔

ف: مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے خیمہ اپنا توڑ ڈالا آپؐ نے سب بیبیوں کو اعتکاف کی اجازت نہیں دی تھی اور وہاں سب جمع ہوگئیں تو آپؐ خفا ہوئے یا یہ غرض ہے کہ معلوم نہیں ان عورتوں کی نیت خالص ہے یعنے خدا کی عبادت مقصود ہے یا میری نزدیکی چاہنے کی وجہ سے یہاں پر جمع ہوئی ہیں بعض کہتے ہیں آپؐ نے اعتکاف نہ کیا اور خیمہ اکھاڑ ڈالا اس وجہ سے کہ اگر آپؐ وہاں رہتے تو مردوں کا زیادہ اجتماع ہوتا اور بیبیوں کو آنے جانے میں دقت ہوتی بعض کہتے ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اعتکاف سے مقصود یہ ہے کہ آدمی اپنے مال واسباب بیبیوں سے جُدا ہو کر مسجد میں رہے اور چونکہ سب بیبیاں وہاں جمع تھیں اس وجہ سے مقصود اعتکاف کا حاصل نہ ہوتا تھا سو آپؐ نے اعتکاف نہ کیا یا مسجد میں تنگی ہو جانے کا خوف تھا اور نمازیوں کو تکلیف ہونے کا خیال تھا اس وجہ سے آپ نے اعتکاف نہ کیا واللہ اعلم بالصواب (زرقانی) **کہا** گیا مالک سے جو شخص رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف شروع کرے پھر ایک یا دو دن کے بعد بیمار ہو جائے اور مسجد سے چلا جائے تو کیا وہ قضا کرے اُن دنوں کی جتنے دن باقی رہے تھے جب تندرست ہو جائے یا قضا نہ کرے اور جو قضا کرے تو کس مہینے میں تو مالک نے جواب دیا کہ قضا کرے اُن دنوں کی جب اچھا ہو جائے رمضان میں یا اور کسی مہینے میں **کہا** مالک نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا کہ آپ نے اعتکاف کا ارادہ کیا پھر آپ لوٹ آئے اور اعتکاف نہ کیا یہاں تک کہ بعد رمضان کے اعتکاف کیا شوال میں دس روز تک **کہا** مالک نے اعتکاف نفل اور فرض کا ایک حال ہے جو کام درست ہیں دونوں میں درست ہیں اور جو منع ہیں دونوں میں منع ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہی پہنچا کہ اعتکاف آپ کا نفل تھا **کہا** مالک نے اگر عورت اعتکاف کرے پھر اُس کو حیض آجائے تو وہ اپنے گھر چلی آئے پھر جب پاک ہو مسجد میں جائے اور دیر نہ کرے اور بنا کرے پہلے اعتکاف پر **کہا** مالک نے ایسے ہی جس عورت پر دو ماہ کے روزے پے در پے واجب ہوں اور اُس کو حیض آجائے تو روزے نہ رکھے مگر حیض سے پاک ہوتے ہی پھر روزے شروع کر دے اور دیر نہ کرے۔

۷۔ **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ فِي الْبُيُوْتِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لئے گھروں میں آتے تھے اعتکاف کی حالت میں۔

کہا مالک نے معتکف جنازہ کے ساتھ نہ جائے اگرچہ اُس کے ماں باپ کا جنازہ ہو یا کسی اور کا۔

۵۔ بَابُ النِّكَاحِ فِي الْاِعْتِكَافِ (اعتکاف میں نکاح کا بیان)

کہا مالک نے اگر معتکف اعتکاف کی حالت میں اپنا عقد کرے تو کچھ قباحت نہیں ہے مگر مساس درست نہیں ہے اسی طرح عورت بھی حالتِ اعتکاف میں صرف عقد کر سکتی ہے نہ مساس اور معتکف کو اپنی بی بی سے جو کام دن میں منع ہے وہی رات کو بھی منع ہے۔ **ف**: یعنے بہ شہوت اپنی عورت کو چھونا یا اُس سے جماع کرنا نہ دن کو درست ہے نہ رات کو البتہ بلا شہوت کسی کام کے واسطے چھو سکتا ہے کیونکہ اوپر حدیث گذری کہ حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے **کہا** مالک نے معتکف کو درست نہیں کہ اپنی بی بی سے جماع کرے یا اُس سے کسی طرح کی لذت اُٹھائے مثلاً بوسہ لے یا اور کچھ کرے **کہا** مالک نے میں نے کسی سے نہیں سُنا جو اس امر کو منع کرتا ہو کہ معتکف مرد اور معتکفہ عورت اپنا نکاح پڑھا لیں اعتکاف میں البتہ یہ ضرور ہے کہ جماع نہ کریں اسی طرح روزہ دار کو درست ہے کہ روزے میں نکاح کرلے اور معتکف اور محرم میں یعنے جو شخص احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا فرق یہ ہے کہ محرم کھائے اور پیئے اور بیمار پُرسی کو جائے اور جنازہ کے ساتھ جائے اور خوشبو نہ لگائے اور معتکف خوشبو لگائے تیل ڈالے اگر چاہے تو بال کتروائے مگر جنازہ کے ساتھ نہ جائے اور نماز نہ پڑھے جنازہ کی اور نہ بیمار پُرسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کرے تو ان دونوں کا حکم نکاح میں بھی مختلف ہے کہا مالک نے یہ احکام اُس طریقے کے بموجب ہیں جو سلف میں تھا۔ نکاح محرم اور معتکف اور صائم میں۔ الحمد للہ کہ کتاب الاعتکاف بھی پوری ہوئی اور اس کتاب کے پورے ہونے سے ایک ربع موطا کا پورا ہو گیا اللہ جل جلالہٗ سے یہ دعا ہے کہ اسی طرح تمام کتاب کو پوری کرنے کی توفیق دے اور مترجم اور مولف اور اس کتاب کے طبع کرنے والے اور لکھنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے علی الخصوص جناب نواب والاجاہ امیر الملک مولانا سید محمد صدیق حسن خان بہادر جن کے حکم سے یہ کتاب کا ترجمہ شروع ہوا اور اُن کی اعانت اور خبر گیری سے مجھ محتاج اور بیکس کی ہجرت حرمین شریفین میں قائم ہوئی اللہ جل جلالہ ان کے جاہ و اقبال میں ترقی کرے اور ہمیشہ اعمال خیر اور اطاعت اور عبادت میں مصروف رکھے اور اُن کے صاحبزادوں کو توفیق و ترویج علوم دینیہ کے اور عمل کی قرآن و حدیث پر عنایت فرمائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

(کتاب زکوٰۃ کے بیان میں)

ف: جب نماز اور روزے سے فراغت ہوئی تو زکوٰۃ کا بیان شروع کیا اس واسطے کہ نماز اور روزہ دونوں عبادت بدنی ہیں اور زکوٰۃ عبادت مالی اور بدنی مقدم ہے مالی پر۔

۱۔ بَابُ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ (جن مالوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اُن کا بیان)

۱۔ عَنْ: اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْ مَادُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْ مَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ۞ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیوں سے جو چاندی کم ہو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے جو غلہ کم ہو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ف: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے جس کی ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

۲۔ عَنْ: اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پانچ وسق سے کم ہو اُس میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنْ وَرِقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ۔ (اخرجہ البخاری)

زکوٰۃ نہیں ہے اور جو چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۰۔ عَنْ : مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ عَلَى دِمَشْقَ فِي الصَّدَقَةِ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الْعَيْنِ وَالْحَرْثِ وَالْمَاشِيَةِ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے عامل کو دمشق میں کہ زکوٰۃ سونے چاندی اور زراعت اور جانوروں میں ہے۔

کہا مالک نے صدقہ نہیں ہوتا مگر تین چیزوں میں زراعت اور سونا چاندی اور جانوروں میں۔

۲۔ بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الْعَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

(سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان)

۱۱۔ ش : مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهُ قَاطَعَهُ بِمَالٍ عَظِيمٍ هَلْ عَلَيْهِ فِيهِ زَكٰوةٌ فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكٰوةً حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ أَعْطِيَاتِهِمْ سَأَلَ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَإِنْ قَالَ لَا سَلَّمَ إِلَيْهِ عَطَاءَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔

ترجمہ: محمد بن عقبہ نے پوچھا قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ میں نے اپنے مکاتب سے مقاطعت کی ہے ایک مال عظیم پر تو کیا زکوٰۃ اُس میں واجب ہے۔ قاسم بن محمد نے کہا کہ ابوبکر صدیق کسی مال میں سے زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک ایک سال اُس پر نہ گزرتا اور ابوبکر صدیق جب لوگوں کو اُن کے وظیفے دیتے تو پوچھ لیتے کہ تم پر کسی مال کی زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ کہتا ہاں تو اُسی وظیفے میں سے زکوٰۃ نکال لیتے اور جو کہتا نہیں تو اس کو وظیفہ دے دیتے اور کچھ اُس میں سے نہ لیتے۔

ف : مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولیٰ (مالک) یہ کہے کہ اگر تو مجھے اتنا مال اتنی مدت میں ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور وہ غلام اس کو قبول کرلے اور مقاطعت یہ ہے کہ بعوض اس مال کے کسی قدر مال پر جو نقد ٹھہرے راضی ہو جائے۔

ف : یعنے سالانہ تنخواہیں جب تقسیم ہوتیں تو تنخواہ والوں سے رقم زکوٰۃ مجرا لیتے اگر ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی اور یہ رقم زکوٰۃ اُس مال کی زکوٰۃ تھی جو اُن کے پاس پہلے سے تھا نہ اُس تنخواہ کی زکوٰۃ کیونکہ مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اُس پر ایک سال پورا نہ گذرے۔

۱۲۔ عَنْ : قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَقْبِضُ عَطَائِي سَأَلَنِي هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكٰوةُ قَالَ

ترجمہ: قدامہ بن مظعون سے روایت ہے کہ جب میں عثمان بن عفان کے پاس اپنی سالانہ تنخواہ لینے آتا تو مجھ سے پوچھتے کہ تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو اگر میں کہتا ہاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِيْ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَإِنْ قُلْتُ لَا دَفَعَ إِلَيَّ عَطَائِيْ ۔

تو تنخواہ میں سے زکوٰۃ اُس مال کی مجرا لیتے اور جو کہتا نہیں تو تنخواہ دے دیتے ۔

۱۔ عَنْ: نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَجِبُ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اُس پر پورا سال نہ گذرے ۔

ف: اس حدیث کو ابن عبدالبر نے تمہید میں مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا ہے مگر رفع اس کا ضعیف ہے اور وقف صحیح ہے لیکن اجماع کیا مجتہدین نے اس امر پر اور یہ اجماع بے پرواہ کرتا ہے رفع سے (زرقانی)

۲۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهٗ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْعَطِيَّةِ الزَّكٰوةَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ ۔

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا کہ سب سے پہلے معاویہؓ نے تنخواہوں میں سے زکوٰۃ لی ۔

ف: یعنے تنخواہ کی زکوٰۃ تقسیم کے وقت لے لیتے یہ امر خلفائے راشدین سے منقول نہیں ہے اور خلاف ہے حدیث کے اور اجماع صحابہ کے اس واسطے اس پر عمل نہیں ہوا کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ زکوٰۃ جیسے دوسو درہم میں واجب ہوتی ہے ویسا ہی بیس دینار میں سونے کے واجب ہوتی ہے کہا مالک نے اگر بیس دینار اسقدر وزن میں ہلکے ہوں کہ ان کی قیمت پوری بیس دینار کو نہ پہنچے تو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے اگر بیس سے زیادہ ہوں اور قیمت اُن کی پورے بیس دینار کی ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور بیس دینار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے کہا مالک نے اسی طرح اگر دوسو درہم اسی وزن میں کم ہوں کہ اُن کی قیمت پورے دوسو درہم کو نہ پہنچے تو اُن میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے البتہ اگر دوسو سے زیادہ ہوں اور پورے پورے دوسو درہموں کے برابر ہو جائیں تو زکوٰۃ واجب ہے لیکن اگر یہ دینار اور درہم جو وزن میں ہلکے ہوں پورے دینار اور درہم کے برابر چلتے ہوں تو اُن میں زکوٰۃ واجب ہے کہا مالک نے ایک شخص کے پاس ایک سو ساٹھ درہم پورے ہیں اور اس کے شہر میں آٹھ درہم کو ایک دینار ملتا ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی کیونکہ زکوٰۃ جب واجب ہوتی ہے جب اس کے پاس بیس دینار یا دوسو درہم موجود ہوں ف اگرچہ ساٹھ درہم کے بحساب اس نرخ کے بیس دینار ہو گئے کہا مالک نے ایک شخص کے پاس پانچ دینار تھے سو اس نے اُس میں تجارت کی اور سال ختم نہیں ہوا تھا کہ وہ اس مقدار کو پہنچ گئے جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا پڑے گی اگرچہ سال کے ختم ہونے کے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد وہ دینار اس مقدار کو پہنچے ہوں پھر اُس میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دوسرا سال ختم نہ ہوگا ف: یہ قول امام مالک کا ہے اور دوسرے مجتہدین اس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس تاریخ کو نصاب پورا ہوا اس تاریخ سے لے کر ایک سال کے بعد زکوٰۃ دینا ہوگی کہا مالک نے ایک شخص کے پاس دس دینار تھے اُس میں اُس نے تجارت کی اور سال گذرتے گذرتے وہ بیس دینار کو پہنچ گئے تو اُس پر زکوٰۃ واجب ہوگی یہ نہ ہوگا کہ وہ انتظار کرے ۔ ایک سال گزرنے کا جب سے بیس دینار کو پہنچے ہیں کیونکہ سال اُس پر جب گذرا تو اُس کے پاس بیس دینار تھے پھر دوبارہ اُس میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دوسرا سال نہ گذرے ۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اجماعی ہے کہ غلاموں کی مزدوری اور کرایہ میں اور مکاتب کے بدل کتابت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے قلیل ہو کثیر جب تک مالک کے قبضے میں یہ چیزیں نہ جائیں اور اُس پر ایک سال نہ گذر جائے کہا مالک نے سونا اور چاندی میں اگر کئی حصے دار ہوں تو جس کا حصہ بیس دینار یا دوسو درہم تک پہنچے گا اس پر زکوٰۃ واجب

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوگی اور جس کا حصہ اس سے کم ہوگا اُس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور جو سب کے حصے نصاب ہوں لیکن کسی کا حصہ زیادہ کسی کا کم ہو تو ہر ایک سے زکوٰۃ اُس کے حصے کے موافق لی جائے گی بشرطیکہ ہر ایک کا حصہ نصاب کو پہنچے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے کہا مالک نے یہ قول مجھے بہت پسند ہے۔

کہا مالک نے اگر کسی شخص کا چاندی اور سونا متفرق لوگوں کے پاس ہو تو وہ سب کو جمع کر کے اُس کی زکوٰۃ نکالے۔

کہا مالک نے جس شخص نے سونا چاندی کمایا تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گذرے جس روز سے اُس کو کمایا ہے۔

۳۔ بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الْمَعَادِنِ (کانوں کی زکوٰۃ کا بیان)

۸۔ عَنْ: غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَى الْيَوْمِ اِلَّا الزَّكٰوةُ ۞ (وصلہ ابوداؤد)

ترجمہ: کئی ایک لوگوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دی تھیں بلال بن حارث مزنی کو کانیں قبیلہ کی جو فرع کی طرف ہیں تو اُن کانوں سے آج تک کچھ نہیں لیا جاتا سوا زکوٰۃ کے۔

کہا مالک نے میں تو یہ جانتا ہوں کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اُس میں سے کچھ نہ لیا جائے جب تک قیمت اُس کی بیس دینار یا دو سو درہم کو نہ پہنچے البتہ جب اسقدر مال نکلے تو اس میں زکوٰۃ لی جائے اور جو اس سے بھی زیادہ کا ہو تو اُس کے حساب سے زکوٰۃ لی جائے جب تک کان سے آمدنی جاری ہو اور جب آمدنی بند ہو جائے پھر شروع ہو تو زکوٰۃ بھی پھر شروع ہوگی جیسے پہلے آمدنی میں شروع ہوتی تھی کہا مالک نے کان مثل زراعت کے ہے جیسے زراعت میں جب مال پیدا ہو تو زکوٰۃ لی جائے اسی طرح کان میں جب مال برآمد ہو زکوٰۃ لی جائے سال گذرنا ضروری نہیں ہے۔

ف: مگر فرق یہ ہے کہ زراعت میں دسواں حصہ یا زیادہ لیا جاتا ہے۔ اور کان میں چالیسواں حصہ لیا جائے گا۔

۴۔ بَابُ زَكٰوةِ الرِّكَازِ (دفینے کی زکوٰۃ کا بیان)

۹۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائے گا۔

کہا مالک نے اس میں کچھ اختلاف ہمارے نزدیک نہیں ہے اور میں نے اہل علم سے بھی سنا ہے کہ رکاز دفینہ ہے کافروں کے دفینوں میں سے جب وہ بغیر محنت کثیر اور روپیہ خرچ کئے ہوئے مل جائے سو اگر روپیہ خرچ ہو کر یا بڑی محنت سے ملے اور کبھی ملتا ہو کبھی نہ ملتا ہو تو اس کو رکاز نہ کہیں گے۔

ف: پس اس میں خمس واجب نہ ہوگا بلکہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۔ بَابُ مَالَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ الْحُلِيِّ وَالتِّبْرِ وَالْعَنْبَرِ

(بیان اُن چیزوں کا جن میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جیسے زیور اور سونے چاندی کا ڈلا اور عنبر)

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَلِيْ بَنَاتِ اَخِيْهَا يَتَامٰى فِيْ حَجْرِهَا لَهُنَّ الْحُلِيُّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ ۞

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ پرورش کرتی تھیں اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کی یتیم بیٹیوں کو اور اُن کے پاس زیور تھے تو نہیں نکالتی تھیں اُس میں سے زکوٰۃ۔

عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَلِّيْ بَنَاتِهٖ وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لَا يُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کا زیور پہناتے تھے اور اُن کے زیوروں میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

ف: کیونکہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ کا اور اکثر علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اس کی زکوٰۃ واجب ہے اور اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے نہ صغیر کے۔

کہا مالک نے جس کے پاس سونے یا چاندی کا ڈلا ہو اور اُس سے نفع نہ لیا جاتا ہو مثل پہننے وغیرہ کے تو اُس کی زکوٰۃ واجب ہے ہر سال اُس میں سے چالیسواں حصہ لیا جائے گا مگر جب بیس دینار یا دوسو درم سے وزن میں کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی بلکہ زکوٰۃ اُسی صورت میں ہوگی جب نصاب کے مقدار ہو اور اُس سے منفعت نہ لی جائے لیکن وہ ڈلا جس سے زیور بنانا مقصود ہو یا ٹوٹا ہوا زیور جس کا درست کرنا منظور ہو تو وہ مثل اسباب خانگی کے ہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کہا امام مالک نے موتی اور مشک اور عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۶۔ بَابُ زَكٰوةِ اَمْوَالِ الْيَتٰمٰى وَالتِّجَارَةِ لَهُمْ فِيْهَا

(یتیم کے مال کی زکوٰۃ کا بیان اور اس میں تجارت کرنے کا ذکر)

عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اتَّجِرُوْا فِيْ اَمْوَالِ الْيَتٰمٰى لَا تَاْكُلُهَا الزَّكٰوةُ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن الخطابؓ نے فرمایا تجارت کرو یتیموں کے مال میں تاکہ زکوٰۃ اُن کو تمام نہ کرے۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَلِيْنِيْ اَنَا وَاَخًا لِّيْ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِهَا

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ پرورش کرتی تھیں میری اور میرے بھائی کی دونوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ ۔ یتیم تھے اُن کی گود میں تو نکالتی تھیں ہمارے مالوں میں سے زکوٰۃ ۔

ف: اس حدیث سے وہ تاویل جو ابوحنیفہ نے زیور کی زکوٰۃ نہ نکالنے میں کی تھی رد ہوگئی ۔

۱۴۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُعْطِيْ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى مَنْ يَّتَّجِرُ لَهُمْ فِيْهَا ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت اُم المومنین عائشہ یتیموں کا مال تجار کو دیتی تھیں تا کہ وہ اُس میں تجارت کریں ۔

۱۵۔ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ اشْتَرٰى لِبَنِيْ اَخِيْهِ يَتَامٰى فِيْ حَجْرِهٖ مَالًا فَبِيْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ بَعْدُ بِمَالٍ كَثِيْرٍ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ اُنھوں نے اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کے واسطے کچھ مال خریدا پھر وہ مال بڑی قیمت کو بکا ۔

کہا مالک نے یتیم کے مال میں تجارت کرنا کچھ بُرا نہیں ہے جب ولی یتیم کا معتبر دیانت دار ہو اور اُس پر تاوان لازم نہ ہوگا اگر نقصان ہو ۔

۷۔ بَابُ زَكٰوةِ الْمِيْرَاثِ (ترکہ کی زکوٰۃ کا بیان)

۱۶۔ کہا مالک نے ایک شخص مرگیا اور اُس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی تو اُس کے تہائی مال سے زکوٰۃ وصول کی جائے نہ زیادہ اس سے اور یہ زکوٰۃ مقدم ہوگی اُس کی وصیتوں پر کیونکہ زکوٰۃ مثل دین کے ہے اُس پر اسی واسطے وصیت پر مقدم کی جائے گی مگر یہ حکم جب ہے کہ میت نے وصیت کی ہو زکوٰۃ ادا کرنے کی اگر وہ وصیت نہ کرے لیکن وارث اس کے ادا کریں تو بہتر ہے مگر اُن کو ضروری نہیں کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ وارث پر زکوٰۃ واجب نہیں اُس مال کی جو وارث کی رُو سے اُس کو پہنچا نہ دین میں نہ اسباب میں نہ گھر میں نہ غلام میں نہ لونڈی میں البتہ ترکے میں سے جب کسی شے کو بیچے اور اُس کی بیع پر یا زرِ ثمن کے وصول پر ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ وارث پر اس مال کی جو وراثت کی رُو سے اس کو پہنچا زکوٰۃ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ ایک سال اُس پر گذرے ۔

۸۔ بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الدَّيْنِ (دین کی زکوٰۃ کا بیان)

۱۷۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْنَ مِنْهَا الزَّكٰوةَ ۔

ترجمہ: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان فرماتے تھے یہ مہینہ تمہاری زکوٰۃ کا ہے ف۱ تو جس شخص پر کچھ قرض ہو تو چاہیے کہ اپنا قرض ادا کردے اور باقی جو مال بچ رہے اُس کی زکوٰۃ ادا کرے ۔

ف۱: یعنے رمضان کا مہینہ ف۲: جو شخص مدیون ہو اس کا یہی حکم ہے کہ بعد ادائے دین کے جس قدر مال اُس کے پاس بچے اُس کی زکوٰۃ ادا کرے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۔ عَنْ: اَیُّوْبَ بْنِ اَبِیْ تَمِیْمَةَ السَّخْتِیَانِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَتَبَ فِیْ مَالٍ قَبَضَهُ بَعْضُ الْوُلَاةِ ظُلْمًا یَامُرُهٗ بِرَدِّهٖ اِلٰی اَهْلِهٖ وَتُؤْخَذُ زَکٰوتُهٗ لِمَا مَضٰی مِنَ السِّنِیْنَ ثُمَّ عَقَّبَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِکِتَابٍ اَلَّا تُؤْخَذَ مِنْهُ اِلَّا زَکٰوةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِنَّهٗ کَانَ ضِمَارًا ۞

ترجمہ: ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا ایک مال کے باب میں جس کو بعض حکام نے ظلم سے چھین لیا تھا کہ پھیر دیں اُس کو مالک کو اور اس میں سے زکوٰۃ اُن برسوں کی جو گذر گئے وصول کر لیں اس کے بعد ایک نامہ لکھا کہ زکوٰۃ اُن برسوں کی نہ لی جائے کیونکہ وہ مال ضمار تھا

ف: ضمار اُس مال کو کہتے ہیں جس کے وصول کی اُمید نہ رہے جیسے وہ مال جس کو حاکم ظالم چھین لے یا کوئی شخص قرض لے کر مُکر جائے اور گواہ نہ ہوں ایسے مال میں یہ حکم ہے کہ جب وصول ہو اُس وقت سے جب ایک سال گزرے زکوٰۃ واجب ہوگی اور پیشتر سال ہائے گذشتہ کی جن میں وہ مال ضمار تھا زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

۱۹۔ عَنْ: یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ مِثْلُهٗ اَعَلَیْهِ زَکٰوتُهٗ قَالَ لَا ۞

ترجمہ: یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا سلیمان بن یسار سے ایک شخص کے پاس مال ہے لیکن اُس پر اُسی قدر قرض ہے کیا زکوٰۃ اُس پر واجب ہے بولے نہیں۔

۲۰۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم میں اختلاف نہیں کہ قرض کی زکوٰۃ واجب نہیں جب تک وہ وصول نہ ہو جائے سو اگر قرض قرض دار پر کئی برس تک رہا پھر وصول ہوا تو ایک ہی سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر جتنا قرض وصول ہوا ہے وہ نصاب سے کم ہو تو اُس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مگر اس صورت میں کہ اُس شخص کے پاس اور مال بھی ہو سو اُس میں ملا کر اُس کی بھی زکوٰۃ دے اگر اُس کے پاس اور کوئی مال نقد نہ ہو لیکن مدیوں پر اور قرض باقی ہو تو ابھی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی لیکن جس قدر وصول ہوا ہے اس کو یاد رکھے بعد اُس کے اگر اُتنا وصول ہوا کہ نصاب پورا ہو گیا اُس وقت زکوٰۃ لازم ہوگی۔ اگر اُس نے اُس مال کو جو پیشتر وصول ہوا تھا تلف کر دیا تب بھی زکوٰۃ واجب ہوگی جب بعد کو اس قدر وصول ہو گیا کہ اس سے نصاب پورا ہو جائے پھر جب اس کو بیس۲۰ دینار یا دو سو درم کے موافق وصول ہو گیا تو زکوٰۃ لازم ہوگی اب اُس کے بعد کسی قدر قلیل یا کثیر وصول کرے زکوٰۃ اُس کے حساب سے بڑھتی جائے گی کہا مالک نے جو ہم نے بیان کیا کہ دین کئی برس تک وصول نہیں ہوتا پھر وصول ہو تو ایک سال کی زکوٰۃ لازم ہوگی اُس پر دلیل یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس مالِ تجارت برسوں تک رہتا ہے جب اس کو بیچتا ہے تو اُس کے زرِ ثمن پر ایک ہی زکوٰۃ واجب ہوگی اسلئے کہ صاحبِ دین یا صاحبِ مال پر یہ امر لازم نہیں کہ زکوٰۃ اُس مال یا دین کی دوسرے مال سے نکالے بلکہ زکوٰۃ ہر مال کی اُسی مال میں سے نکالی جائے نہ یہ کہ زکوٰۃ ایک شے کی دوسری شے میں سے دی جائے۔ کہا مالک نے جس حکم میں ہمارے نزدیک اختلاف نہیں ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس اسباب اسقدر ہے جو اس کے ادائے دین کو کافی ہے اور نقد روپیہ اس کے سوا ہے تو وہ نقد روپے کی زکوٰۃ دے۔ کہا مالک نے اگر نقد اور جنس ملا کر دونوں اُس کے قرض کے برابر ہوں تو زکوٰۃ اُس پر واجب نہ ہوگی جب تک کہ نقد اس کے دین سے فاضل نہ ہو اور نصاب نہ ہو۔ جب ایسا ہو تو اُس کے لئے زکوٰۃ دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹- بَابُ زَكٰوةِ الْعُرُوْضِ (اموالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان)

۲۱- عَنْ : زُرَيْقِ بْنِ حَبَّانَ وَكَانَ زُرَيْقٌ عَلٰى جَوَازِ مِصْرَ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ مِمَّا يُرِيْدُوْنَ بِهِ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَاِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِيْنَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَاْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَخُذْ مِمَّا يُرِيْدُوْنَ بِهِ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ فَاِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِيْنَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَاْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا وَاكْتُبْ لَهُمْ بِمَا تَاْخُذُ مِنْهُمْ كِتَابًا اِلٰى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ :

ترجمہ : زریق بن حبان سے روایت ہے اور وہ مقرر تھے مصر کے محصول خانہ پر ولید اور سلیمان بن عبدالملک اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا ان کو جو شخص گذرے اوپر تیرے مسلمانوں میں سے تو جو مال اُن کا ظاہر ہو اموالِ تجارت میں سے تو لے اس میں سے ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار یعنے چالیسواں حصہ اور جو چالیس دینار سے کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اس مال کو چھوڑ دے اس میں سے کچھ نہ لے اور جو تیرے اوپر کوئی ذمی گذرے[1] تو اس کے مالِ تجارت میں سے ہر بیس دینار میں سے ایک دینار لے جو کم ہو اُسی حساب سے دس دینار تک اگر دس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو کچھ نہ لے اور جو کچھ تو لے اس کی ایک رسید سال تمام کے واسطے لکھ دے۔

ف : تاکہ پھر اُس پر محصول نہ لگے یہی قول ہے شافعی اور ابوحنیفہ کا اور امام مالک کے نزدیک جب محصول خانہ پر گذر کرے اگرچہ ایک ہی سال میں کئی بار تو اُس سے محصول لیا جائے۔ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ محصول لیا جاتا ہے اور کافران ذمی سے بیسواں حصہ اور کفار حربی سے دسواں حصہ حصہ لینا چاہئے ایسا ہی حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا تھا کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایک بار جب تاجر نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی پھر اس مال کے عوض میں اسباب کپڑا یا لونڈی غلام وغیرہ خرید کیا پھر ایک سال پورا ہونے کے اوّل اُس کو بیچ ڈالا زکوٰۃ دینے کی تاریخ سے اور جو اس نے اس مال کو کئی سال تک نہ بیچا تو اُس پر زکوٰۃ نہ ہوگی جب بیچے گا تو ایک ہی زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ کہا مالک علیہ الرحمۃ نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے سونے یا چاندی کے عوض میں گیہوں یا کھجور خریدے تجارت کے واسطے پھر مال پڑا رہا یہاں تک کہ سال گذر گیا جب مال بکا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر نصاب کے مقدار ہو اس کی مثال زراعت کی یا میوہ توڑنے کی سی نہ ہوگی۔

ف : کیونکہ زراعت جب کاٹی جائے اور میوہ درخت کا جب تیار ہو کر اتارا جائے اُس میں دسواں حصہ دینا پڑے گا اگرچہ سال میں دو دو بار ہو۔ کہا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جس تاجر کے پاس مال تجارت ہے لیکن نقد اس کے پاس اس قدر جمع نہیں ہوتا کہ اُس میں زکوٰۃ واجب ہو تو برس میں ایک مہینہ کے اندر اسباب کی قیمت اور نقد دونوں کو ملا کر دیکھیں گے اگر نصاب کے مقدار ہو تو اُس میں زکوٰۃ واجب ہوگی کہا مالک نے خواہ کوئی تجارت کرے خواہ نہ کرے مال میں ہر سال ایک

---

[1] ذمی وہ کافر ہوتا ہے جس کو اسلامی سلطنت میں امان دی گئی ہو اور اس سے اس کے بدلے کچھ مال بطور محصول وخراج لیا جائے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہی بار زکوٰۃ لازم ہوگی۔

۱۰۔ بَابُ مَاجَآءَ فِی الْکَنْزِ (کنز کے بیان میں)

۲۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَھُوَ سُئِلَ عَنِ الْکَنْزِ مَاھُوَ فَقَالَ ھُوَ الْمَالُ الَّذِیْ لَا تُؤَدّٰی مِنْہُ الزَّکٰوۃُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا کنز کسے کہتے ہیں جواب دیا کنز وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

ف: کلام اللہ میں ایسے مال والے پر دُکھ کی مار لکھی ہے وہ مال جلایا جائے گا آگ میں اور اس سے صاحب مال داغا جائے گا۔ معاذ اللہ

۲۔ عَنْ : اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مَالٌ لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُمَکِّنَہٗ یَقُوْلُ اَنَا کَنْزُکَ ۔ (اخرجہ البخاری موصولا)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے تھے جس شخص کے پاس مال ہوا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی صورت بنے گا جس کی دو آنکھوں پر سیاہ داغ ہوں گے اور ڈھونڈے گا اپنے مالک کو یہاں تک کہ پائے گا اس کو پھر کہے گا اس سے میں تیرا مال ہوں جس کی زکوٰۃ تو نے نہیں دی تھی۔

ف: بخاری نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا۔

۱۱۔ بَابُ صَدَقَۃِ الْمَاشِیَۃِ (زکوٰۃ چارپایوں کی)

۲۔ عَنْ : مَالِکٍ اَنَّہٗ قَرَأَ کِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِی الصَّدَقَۃِ قَالَ فَوَجَدْتُّ فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابُ الصَّدَقَۃِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَدُوْنَھَا الْغَنَمُ فِیْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ وَفِیْ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَکَرٌ وَفِیْ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی سِتِّیْنَ حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْفَحْلِ وَفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ جَذَعَۃٌ وَفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی تِسْعِیْنَ بِنْتَا لَبُوْنٍ وَفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ فَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِیْ کُلِّ

ترجمہ: امام مالک نے پڑھا حضرت عمر بن الخطاب کی کتاب کو صدقہ اور زکوٰۃ کے باب میں اس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ کتاب ہے صدقہ کی چوبیس ۲۴ اونٹنیوں تک ہر پانچ میں ایک بکری لازم ہے جب چوبیس سے زیادہ ہوں پینتیس تک ایک برس کی اونٹنی ہے اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا ایک اونٹ ہے اس سے زیادہ میں پینتالیس اونٹ تک دو برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ میں ساٹھ اونٹ تک تین برس کی اونٹنی ہے جو قابل ہو جفتی کے اس سے زیادہ میں پچھتر اونٹ تک چار برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ میں نوے اونٹ تک دو اونٹنیاں ہیں دو دو برس کی اس سے زیادہ میں ایک سو بیس اونٹ تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں جو قابل ہوں جفتی کے اس سے زیادہ میں ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی ہے اور ہر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ وَلَا هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ اَوَاقٍ رُبُعُ الْعُشْرِ

پچاس اونٹ میں تین برس کی اونٹنی ہے بکریاں جو جنگل میں چرتی ہوں جب چالیس تک پہنچ جائیں ایک بکری زکوٰۃ کی لازم ہوگی اس سے زیادہ میں تین سو بکریوں تک تین بکریاں بعد اس کے ہر سیکڑے میں ایک بکری دینا ہوگی اور زکوٰۃ میں بکرا نہ لیا جائے گا اسی طرح بوڑھے اور عیب دار مگر جب زکوٰۃ لینے والے کی رائے میں مناسب ہو اور جُدا جُدا اموال ایک نہ کئے جائیں گے اسی طرح ایک مال جُدا جُدا نہ کیا جائیگا زکوٰۃ کے خوف سے اور جو دو آدمی شریک ہوں تو وہ آپس میں رجوع کرلیں برابر کا حصہ لگا کر اور چاندی میں جب پانچ اوقیہ ہو تو چالیسواں حصہ لازم آئے گا۔

ف: مثلاً ایک شخص کے پاس چالیس بکریاں تھیں اس پر ایک بکری لازم تھی جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو چالیس کو دو جگہ کر دیا تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے یا چالیس چالیس بکریاں دو آدمیوں کی تھیں اُن میں دو بکریاں زکوٰۃ کی چاہئیں جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو دونوں کو ایک جگہ کر دیا تاکہ ایک ہی بکری لازم آئے۔

۱۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَدَقَةِ الْبَقَرِ (گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان)

۲۵۔ عَنْ: طَاؤُسِ الْيَمَانِيِّ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخَذَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا وَمِنْ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَاَتٰى بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى اَلْقَاهُ فَاَسْاَلَهُ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ؕ

ترجمہ: طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی اور چالیس گایوں میں دو برس کی ایک گائے لی اور اس سے کم میں کچھ نہ لیا اور کہا کہ نہیں سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس باب میں کچھ تو پوچھوں گا آپ سے پس وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کے آنے سے پہلے۔

۲۶۔ کہا مالک نے جس شخص کی بکریاں دو چرواہوں کے پاس یا زیادہ کے پاس مختلف شہروں میں ہوں تو وہ سب کو جوڑ کر اکٹھی زکوٰۃ دے اسی طرح اگر کسی شخص کا سونا چاندی مختلف لوگوں کے پاس ہو تو وہ سب جوڑ کر اکٹھی زکوٰۃ دے کہا مالک نے ایک شخص کے پاس بھیڑ اور بکریاں دونوں ہیں تو سب کو ایک ساتھ گن لیں گے اگر نصاب کے موافق ہو تو زکوٰۃ ہوگی کیونکہ بھیڑ بھی بکریوں ہی کے شمار میں ہیں اور حضرت عمر بن الخطابؓ کی کتاب میں موجود ہے چرنے والی بکریوں میں ہر چالیس میں ایک بکری ہے تو اگر بھیڑیں زیادہ ہوں اور بکریاں کم ہوں اور اُس کے مالک پر ایک راس زکوٰۃ کی واجب ہو تو بھیڑ لی جائے گی اور جو بکریاں زیادہ ہوں اور بھیڑیں کم ہوں تو بکری لی جائے گی اگر بھیڑ اور بکریاں برابر ہوں تو زکوٰۃ لینے والے کو اختیار ہے جس میں سے چاہے ایک راس لے لے کہا مالک نے اسی طرح عربی اور بختی اونٹ دونوں کی ملا کر زکوٰۃ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لیں گے کیونکہ دونوں قسم کے اُونٹ اُونٹ میں داخل ہیں اگر عربی زیادہ ہوں اور اُس کے مالک پر ایک مہار واجب ہو تو عربی لیں گے اور جو بختی زیادہ ہوں تو بختی لیں۔ اگر دونوں برابر ہوں اختیار ہے جس میں سے چاہے لیں۔ **ف**: عربی وہ اونٹ ہے جس کے ماں باپ دونوں عرب کے ہوں اور بختی وہ اونٹ جس کی ماں عجمی اور باپ عربی یا باپ عجمی اور ماں عربی ہو منسوب ہے طرف بخت نصر کے اور بعضوں نے اس کو بخی پڑھا ہے بخیب سے یعنے بہتر اونٹ **کہا** مالک نے اسی طرح گائے بھینس دونوں ایک جنس ہیں دونوں کو ملا کر اکٹھی زکوٰۃ لینا چاہیئے لیکن اگر گائے زیادہ ہوں اور بھینس کم ہوں اور مالک پر ایک راس واجب ہو تو گائے لینا چاہیئے اور جو بھینس زیادہ ہوں تو بھینس لینا چاہیئے اور جو دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے جس میں سے چاہے لے اور جو گائے بھی بقدر نصاب ہوں اور بھینس بھی بقدر نصاب تو دونوں میں سے زکوٰۃ لینا چاہیئے۔ **ف**: مثلاً ایک شخص کے پاس تیس گائیں ہیں اور تیس بھینسیں تو ایک گائے ایک سال کی اور ایک بھینس ایک سال کی لی جائے۔ **کہا** مالک نے جس شخص نے جانور حاصل کئے اونٹ یا گائے یا بکری تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گزر جائے اُس روز سے جس روز سے وہ جانور اُس کے پاس آئے ہوں مگر جب پہلے سے اُس کے پاس جانور بقدر نصاب موجود ہوں مثلاً پانچ اونٹ یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں تو اگر کسی شخص کے پاس پانچ اونٹ یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں تھیں اب اُس نے اور اونٹ اور بکریاں حاصل کیں خرید یا ہبہ یا میراث سے تو وہ اُن کی زکوٰۃ اپنے پہلے جانوروں کے ساتھ دے اگرچہ ان پچھلے جانوروں پر ایک سال نہ گذرے البتہ اگر پہلے جانوروں کے زکوٰۃ دے چکنے کے بعد یہ جانور خریدے یا ترکہ میں آئے تو اب زکوٰۃ ان کی نہ دے بلکہ سال آئندہ جب اگلے جانوروں کی زکوٰۃ دے گا اُن کی ساتھ اُن کی بھی زکوٰۃ دے **کہا** مالک نے اس کی مثال چاندی کی سی ہے ایک شخص نے اُس کی زکوٰۃ دے کر اُس کے بدلے میں کچھ سامان خرید کیا اب جس نے سامان بیچا اُس پر بھی زکوٰۃ واجب تھی اُس نے پھر اُس چاندی کی زکوٰۃ دی تو مشتری نے آج زکوٰۃ دی اور بائع نے کل زکوٰۃ دی **کہا** مالک نے اگر کسی شخص کے پاس نصاب سے کم بکریاں تھیں پھر اس نے اور بکریاں خریدیں یا میراث میں پائیں جو نصاب سے زیادہ ہو گئیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال نہ گذر جائے خرید یا ترکہ یا پانے کی تاریخ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کے پاس اس قدر جانور ہوں اونٹ یا گائے یا بکریاں جس میں زکوٰۃ نہیں ہے تو یہ نصاب شمار نہ کیا جائے گا جب تک ہر قسم کے جانور نصاب کے مقدار نہ ہوں۔ اگر نصاب کے مقدار ہوں گے تو اس کے ساتھ جتنے جانور اُس قسم کے ملیں گے اُن کی زکوٰۃ اُس نصاب کے ساتھ دینا پڑے گی خواہ یہ جانور قلیل ہوں یا کثیر۔ **ف**: حاصل مطلب یہ ہے کہ اگر بکریاں یا گائے یا اونٹ نصاب کے موافق ہوں تو اب جتنی گائے یا اونٹ نئے آئیں گے ان کی زکوٰۃ اپنے ہمجنس نصاب کے ساتھ دینا ہوگی اگرچہ اس نئی آمدنی پر سال نہ گذرے برخلاف اس کے اگر جانور نصاب سے کم کسی کے پاس ہوں اور پھر نئی آمدنی اسقدر ہو کہ نصاب پورا ہو جائے یا نصاب سے بڑھ جائے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال کامل اس نئی آمدنی پر نہ گذرے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں نصاب کے موافق ہوں پھر نئی آمدنی ہو تو ان کی زکوٰۃ بھی اس نصاب کے ساتھ جو پہلے سے ہے دینا پڑے گا **کہا** مالک نے یہ قول بہت پسند ہے مجھ کو **کہا** مالک نے جس قسم کا جانور کسی پر زکوٰۃ میں واجب ہو پھر اس قسم کا جانور اُس کے پاس سے نہ نکلے مثلاً اگر ایک برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلی تو دو برس کا اونٹ لے لیا جائے اور جو دو برس یا تین برس یا چار برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلے تو خرید کر کے دیوے اور قیمت کا دینا میرے نزدیک اچھا نہیں ہے۔ **کہا** مالک نے جو اونٹ پانی سینچتے ہیں یا جو بیل چرسہ کھینچتے ہیں یا ہل چلاتے ہیں اگر مقدار نصاب کے ہوں تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

اُن میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۱۳- بَابُ صَدَقَةِ الْخُلَطَاءِ (شرکت کے مال کی زکوٰۃ کا بیان)

۲۷۔ کہا مالک نے اگر دو آدمی شریک ہوں جانوروں میں اس طرح چرواہا ایک ہو اور نر جانور بھی ایک ہوں اور جانوروں کے رہنے کا مکان بھی ایک ہو اور پانی پلانے کا ڈول بھی ایک ہو تو اُن دونوں آدمیوں کو خلیطان کہیں گے اگر ہر ایک اُن میں سے مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسرے کے مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو اُن کو شریکان کہیں گے کہا مالک نے خلیطان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک ہر ایک کا مال بقدر نصاب کے نہ ہو کہا مالک نے اس مسئلہ کی تفسیر یہ ہے مثلاً ایک خلیط کی چالیس بکریاں یا زیادہ ہیں اور دوسرے خلیط کی چالیس سے کم ہیں تو جس کی چالیس یا زیادہ ہیں اسی پر زکوٰۃ واجب ہے اور جس کی چالیس سے کم ہیں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے کہا مالک نے اگر ہر خلیط کی بکریاں نصاب کے موافق ہوں تو دونوں سے ملا کر زکوٰۃ لی جائے گی اور اگر ایک خلیط کی ہزار بکریاں یا کم ہیں اور دوسرے کی چالیس بکریاں یا زیادہ ہیں تو دونوں خلیطان ہیں آپس میں زیادتی دوسرے سے پھیر لیں گے اپنے اپنے مال کے موافق ہزار بکریوں پر اس کے موافق زکوٰۃ کا حصہ ہوگا اور چالیس بکریوں پر اس کے موافق حصہ ہوگا ف: پس اگر زکوٰۃ لینے والے نے دس بکریاں زکوٰۃ کی ہزار بکریوں والے سے لے لیں تو وہ چالیس بکریوں والے سے دس حصے چھبیس ۲۶ حصوں میں سے پھیر لے گا اس واسطے کہ ایک ہزار چالیس بکریاں کُل ہیں اُن کے چھبیس چالیسے ہوئے اس میں سے ایک حصہ چالیس والے پر لازم ہے اور پچیس حصے ہزار والے پر تو ہر بکری کے چھبیس حصے کئے گئے اور پچیس پچیس حصے ہر ایک میں سے ہزار والے کے ہوئے اور ایک ایک حصہ چالیس والے کا دس بکریاں دی گئیں تو دس حصے چالیس والے پر چھبیس حصوں میں سے ایک بکری کے پڑے اب فرض کیجئے کہ ایک ایک بکری کی قیمت ۲۶-۲۶ آنے تھی تو کُل دام ہزار بکریوں والے پر پڑے مگر دس آنے وہ چالیس بکری والے سے پھیر لے گا اور جو زکوٰۃ لینے والے نے دس بکریاں چالیس والے سے لیں تو وہ نو بکریاں اور سولہ حصے چھبیس حصوں میں سے ایک بکری کے ہزار والے سے پھیر لے گا۔ (محلی) زرقانی نے یہ لکھا ہے کہ اگر ہزار والے سے دس بکریاں لی گئیں تو وہ ایک بکری چالیس والے سے پھیر لے گا اور چالیس والے سے دس بکریاں لی گئیں تو وہ نو بکریاں ہزار والے سے پھیر لے گا مگر یہ حساب صحیح نہیں ہو سکتا البتہ یہ بات ابو حنیفہ کے مذہب پر بن جاتی ہے جو کہتے ہیں ہر ایک سے جدا زکوٰۃ لی جائے گی اور خلط کا کچھ اثر نہ ہوگا شاید یہ سہو ہے زرقانی سے واللہ اعلم واحکم بالصواب کہا مالک نے اونٹوں میں خلیطان کا حکم مثل بکریوں کے خلیطان کے ہے دونوں سے زکوٰۃ اکٹھی لی جائے گی جب ہر ایک کے پاس اونٹ بقدر نصاب کے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ چرنے والی بکریوں میں جب چالیس ہو جائیں تو ایک بکری ہے کہا مالک نے یہ قول بہت پسند ہے مجھ کو اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جدا جدا مال اکٹھے نہ کئے جائیں اور اکٹھا جدا جدا نہ کئے جائیں زکوٰۃ کے خوف سے یہ حکم جانوروں کے مالکوں کو ہے کہا مالک نے تفسیر اس قول کی یہ ہے کہ مثلاً تین آدمیوں کی چالیس چالیس بکریاں تھیں تو ہر ایک پر ایک ایک بکری واجب تھی جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو اُن تینوں نے اپنی بکریوں کو یکجا کر دیا تھا کہ ایک ہی بکری دینا پڑے اس بات سے ممانعت ہوئی اور مثلاً خلیطان میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک ایک سو ایک بکریاں ہیں تو سب ملا کر دو سو دو بکریاں ہیں اُن میں تین بکریاں لازم آتی ہیں جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو اُن دونوں نے اپنی اپنی بکریوں کو جدا کر دیا تاکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایک ہی ایک بکری لازم آئے اس سے ممانعت ہوئی۔

۱۴- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُعْتَدُّ بِهِ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ

(بکریوں کی تعداد میں بچوں کو بھی شمار کرنے کا بیان)

۲۸- عَنْ: سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالَ تَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ نَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا الرَّاعِيْ وَلَا نَاْخُذُهَا وَلَا نَاْخُذُ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبّٰى وَلَا الْمَاخِذَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَلَا نَاْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهَا ۞

ترجمہ: سفیان بن عبداللہ کو عمر بن الخطاب نے متصدق (یعنے زکوٰۃ وصول کرنے والا) کرکے بھیجا تو وہ بکریوں میں بچے کو بھی شمار کرتے تھے لوگوں نے کہا تم بچوں کو شمار میں داخل کرتے ہو لیکن بچہ نہیں لیتے ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب کے پاس بیان کیا اُن سے یہ امر تو کہا حضرت عمرؓ نے ہاں ہم گنتے ہیں بچوں کو بلکہ اُس بچے کو جس کو چرواہا اُٹھا کر چلتا ہے لیکن نہیں لیتے اُس کو نہ موٹی بکری کو جو کھانے کے واسطے موٹی کی جائے اور نہ اس بکری کو جو اپنے بچے کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو اور لیتے ہیں ہم ایک سال یا دو سال کی بکری کو جو متوسط ہے نہ بچہ ہے نہ بوڑھی ہے نہ بہت عمدہ ہے۔

۲۹- کہا مالک نے اگر کسی شخص کی بکریاں نصاب سے کم ہوں اور مصدق کے آنے سے ایک دن پہلے وہ بکریاں بچہ جنیں اور نصاب پورا ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی اسلئے کہ اولاد بکری کی بکریوں میں داخل ہے اور یہ مسئلہ مخالف ہے اُس مسئلہ کے کہ ایک شخص کے پاس نصاب سے کم بکریاں ہوں پھر خرید یا میراث یا ہبہ کی وجہ سے اور بکریاں آجائیں نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کسی قسم کا اسباب ہو جس کی قیمت نصاب سے کم ہو پھر وہ اس کو اسقدر نفع سے بیچے جو نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ نفع کی راس المال کے ساتھ لازم آئے گی اور اگر نفع اس کا ہبہ یا میراث ہوتا تو زکوٰۃ واجب نہ ہوتی جب تک اُس پر ایک سال نہ گذرتا یا میراث کے روز سے **کہا** مالک نے سو بچے بکریوں کے بکریوں میں داخل ہیں جیسے کہ نفع مال کا اُس مال میں داخل ہے **کہا** مالک نے ایک اور اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس سونا یا چاندی نصاب کے موافق ہو پھر وہ اور مال کمائے تو اُس فائدہ کی زکوٰۃ دینا لازم نہ آئے گی جب تک اس پر ایک سال نہ گزرے اور اگر کسی کے پاس بکریاں یا گائیں یا اونٹ ہر ایک قسم مقدار نصاب کے ہو پھر اور بکریاں یا گائیں یا اونٹ حاصل کرے تو اُن کی زکوٰۃ پہلے ہمجنس جانوروں کے ساتھ مل کر لازم آئے گی **کہا** مالک نے یہ تقریر بہت اچھی ہے اِس باب میں جو میں نے سُنا سب تقریروں سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵- بَابُ الْعَمَلِ فِي صَدَقَةِ عَامَيْنِ إِذَا اجْتَمَعَتَا

(جب دو سال کی زکوٰۃ کسی پر واجب ہو جائے اُس کے طریقے کا بیان)

۳۰- کہا مالک نے کسی شخص کے پاس سو اونٹ ہوں اور زکوٰۃ لینے والا اُس کے پاس نہ آئے یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گذر جائے اُس وقت زکوٰۃ لینے والا آئے اور تمام اونٹ اس کے مرکچے ہوں مگر پانچ اونٹ باقی رہ جائیں تو زکوٰۃ لینے والا ان پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ دو سال کی لے گا یعنے دو بکریاں لے گا اس واسطے کہ زکوٰۃ اُس مال کی دینا ہوتی ہے جو زکوٰۃ کے روز موجود ہو تو اگر اس کے جانور مر جائیں یا بڑھ جائیں تو زکوٰۃ اُسی حساب سے لی جائے گی اور جو صاحبِ مال پر کئی سال کی زکوٰتیں واجب ہو جائیں تو مصدق اسی قدر مال کی زکوٰۃ لے گا جتنا اُس کے پاس باقی رہا ہو اگر اس کے تمام جانور ہلاک ہو گئے یا اسی قدر ہلاک ہو گئے کہ باقی ماندہ نصاب سے کم رہ گئے تو اُس پر نہ زکوٰۃ ہوگی نہ تاوان لازم ہوگا سالہائے گذشتہ کی زکوٰۃ کا۔

۱۶- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّضْيِيقِ عَلَى النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

(زکوٰۃ میں لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت)

۳۱- عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرَّ عَلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَرَاٰى فِيهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ عَظِيمٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ فَقَالُوا شَاةٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَعْطٰى هٰذِهِ اَهْلُهَا وَهُمْ طَائِعُونَ لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ لَا تَاْخُذُوا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ بَكِّبُوا عَنِ الطَّعَامِ ؛

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس بکریاں آئیں زکوٰۃ کی اس میں ایک بکری دیکھی بہت دُودھ والی تو پوچھا آپ نے یہ بکری کیسی ہے لوگوں نے کہا زکوٰۃ کی بکری ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُس کے مالک نے کبھی اس کو خوشی سے نہ دیا ہوگا۔ لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو ان کے بہترین اموال نہ لو اور باز آؤ اُن کے رزق چھین لینے سے۔

ف: یعنے دُودھ والی بکری پر گویا اُن کا رزق موقوف ہے اسی دُودھ پر اُن کی گذر ہے وہ نہ لیا کرو۔

۳۲- عَنْ : مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ اَشْجَعَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يَاْتِيهِمْ مُصَدِّقًا فَيَقُولُ لِرَبِّ الْمَالِ اَخْرِجْ اِلَيَّ صَدَقَةَ مَالِكَ فَلَا يَقُومُ اِلَيْهِ شَاةً فِيهَا وَفَاءٌ مِّنْ حَقِّهِ اِلَّا قَبِلَهَا ؛

ترجمہ: محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو دو شخصوں نے قبیلہ اشجع سے کہ محمد بن مسلمہ انصاریؓ آتے تھے زکوٰۃ لینے کو تو کہتے تھے صاحب مال سے لاؤ میرے پاس زکوٰۃ اپنے مال کی پھر وہ جو بکری لے کر آتا اگر وہ زکوٰۃ کے لائق ہوتی تو قبول کر لیتے۔

۳۳- کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے اور اسی پر ہم نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ زکوٰۃ لینے میں مسلمانوں پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

تنگی نہ کی جائے اور جو وہ دیں قبول کیا جائے۔
ف: بشرطیکہ وہ زکوٰۃ کے قابل ہو۔

۱۷- بَابُ اَخْذِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ يَجُوْزُ لَهُ اَخْذُهَا

(صدقہ لینا اور جن لوگوں کو لینا درست ہے اُن کا بیان)

۳۴- عَنْ: عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ ۞ (وصلہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: عطا بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ درست نہیں مالدار کو مگر پانچ آدمیوں کو درست ہے پہلے غازی جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ میں دوسرے جو عامل ہو زکوٰۃ کا یعنے زکوٰۃ کو وصول اور تحصیل کرتا ہو تیسرے مدیوں یعنے جو قرضدار ہو چوتھے جو زکوٰۃ کے مال کو خریدے اپنے مال کے عوض میں پانچویں جو مسکین ہمسایہ کے پاس سے بطور ہدیہ کے آئے۔

۳۵- کہا مالک نے ہمارے نزدیک زکوٰۃ کی تقسیم کا یہ حکم ہے کہ یہ کام حاکم کی رائے پر موقوف ہے جس قسم کے لوگ زیادہ حاجت رکھتے ہوں یا شمار میں زیادہ ہوں اُن کو دے جب تک اُس کی رائے میں مناسب ہو پھر سال دو سال یا زیادہ کے بعد دوسرے قسم کے لوگوں کو بھی دے سکتا ہے بہرحال اہلِ حاجت اور عدد کو مقدم رکھے جہاں ہو میں نے اپنے ملک میں اہل علم کو اسی پر پایا۔

ف: کلام اللہ میں آٹھ قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہے پہلے[1] فقراء دوسرے[2] مساکین تیسرے[3] عاملین زکوٰۃ یعنے تحصیل کرنے والے زکوٰۃ کے چوتھے[4] وہ کفار جن کو ملانے کے لئے کچھ دینا ضرور پڑتا ہے اُن کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں پانچویں[5] قرضدار چھٹے[6] غازی ساتویں[7] مسافر آٹھویں[8] مکاتب ائمہ ثلثہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان قسموں میں سے جس قسم کے لوگوں کو زیادہ حاجتمند اور مستحق پائے اُن کو زکوٰۃ دے مگر شافعیؒ کے نزدیک آٹھوں قسم کے لوگوں کو دینا چاہئے کہا مالک نے عامل کا کچھ حصہ مقرر نہیں ہے زکوٰۃ میں بلکہ حاکم کو اختیار ہے کہ جس قدر مناسب ہو دے۔

۱۸- بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَخْذِ الصَّدَقَاتِ وَالتَّشْدِيْدِ فِيْهَا

(زکوٰۃ دینے والوں پر سختی کا بیان)

۳۶- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ قَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: امام مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر نہ دیں گے رسی بھی اُونٹ باندھنے کی تو میں جہاد کروں گا اُن پر۔

ف: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند لوگ عرب کے کافر ہو گئے اور دین اسلام سے باہر ہو گئے اُنہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا مگر اور دین کی باتوں کا اقرار کرتے تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم میں لڑوں گا اُس شخص سے جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک رسّی دیتے تھے اور اب نہ دیں گے تو اُن پر جہاد کروں گا یہ روایت صحیحین میں موجود ہے۔

۳۷۔ عَنْ : زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِیْ سَقَاهُ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰی مَآءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِیْ سِقَائِیْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَدَهٗ فَاسْتَقَآءَهٗ ؛

ترجمہ: زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے دودھ پیا تو بھلا معلوم ہوا پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا جو لایا تھا وہ بولا کہ میں ایک پانی پر گیا تھا اور اس کا نام بیان کیا وہاں پر جانور زکوٰۃ کے پانی پی رہے تھے لوگوں نے اُن کا دودھ نچوڑ کر مجھے دیا میں نے اپنی مشک میں رکھ لیا وہ یہی دودھ تھا جو آپ نے پیا تو حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کی۔

ف: اس واسطے کہ وہ دودھ زکوٰۃ کا تھا اور زکوٰۃ مالدار کو درست نہیں ہے۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم ہے کہ جو کوئی اُس چیز کو جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے روکے اور مسلمانوں کو لینے نہ دے تو مسلمانوں پر جہاد کرنا اُس شخص سے لازم ہے یہاں تک کہ لے لیں اُس حق کو۔

۳۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ كَتَبَ اِلَیْهِ یَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا مَنَعَ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَكَتَبَ اِلَیْهِ عُمَرُ اَنْ دَعْهُ وَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ زَكٰوةً مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ فَاَدّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلَیْهِ یَذْكُرُ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَیْهِ عُمَرُ اَنْ خُذْهَا مِنْهُ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ایک عامل نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا عمر نے جواب میں لکھا کہ چھوڑ دے اُس کو اور مسلمانوں کے ساتھ اور زکوٰۃ نہ لیا کر اُس سے یہ خبر اُس شخص کو پہنچی اُس کو بُرا معلوم ہوا اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بعد اُس نے عامل نے حضرت عمر کو اطلاع دی اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ لے لے زکوٰۃ کو اُس شخص سے۔

۱۹۔ بَابُ زَكٰوةِ مَا یُخْرَصُ مِنْ ثِمَارِ النَّخْلِ وَالْاَعْنَابِ

(پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ کا بیان)

۳۹۔ عَنْ : سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ وَالْبَعْلُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارانی اور زیر چشمہ یا تالاب کی زمین میں اور اس کھجور میں جس کو پانی کی حاجت نہ ہو دسواں حصہ زکوٰۃ کا ہے اور جو زمین پانی سینچ کر تر کی جائے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ کا ہے۔

۴۰۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا یُؤْخَذُ فِیْ

ترجمہ: ابن شہاب زہری نے کہا کہ کھجور کی زکوٰۃ میں جعرور

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَدَقَةِ النَّخْلِ الْجُعْرُوْرُ وَلَا مُصْرَانُ الْفَارَةِ وَلَا عِذْقُ بْنِ حَبِيْقٍ قَالَ وَهُوَ مِثْلُ الْغَنَمِ يُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ۔

(ایک قسم کی خراب کھجور ہے جو سوکھنے سے کوڑا ہو جاتی ہے) اور مصران الفارہ اور عذق بن حبیق نہ لی جائیں گی اور مثال ان کی بکریوں کی سی ہے کہ صاحب مال کے مال کے شمار میں سب قسم کی شمار کی جائیں گی لیکن لی نہ جائیں گی۔

ف: مصران الفارہ اور عذق بن حبیق بھی ردی کھجوروں کی قسم ہیں کہا مالک نے مثال اس کی بکریوں کی ہے کہ بکریوں کے شمار میں بچوں کو بھی گن لیں گے مگر بچے زکوٰۃ میں نہ لئے جائیں گے اور کبھی پھل ایسے ہوتے ہیں جو زکوٰۃ میں لینے کے قابل نہیں ہوتے بوجہ عمدگی کے جیسے کھجور میں سے بروئی اور جو مشابہ ہے اس کے اسی طرح جو پھل خراب ہوں وہ بھی نہیں لئے جائیں گے بلکہ متوسط قسم کا مال لیا جائے گا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کسی پھل کا تخمینہ نہ کیا جائے گا مگر کھجور اور انگور کا ان کا تخمینہ کیا جائے گا جب وہ نکل آئیں اور ان کی پیدائش کا بہتری کے ساتھ حال معلوم ہو جائے اور بیع ان کی درست ہو جائے ف اس کی وجہ یہ ہے کہ کھجور اور انگور پکنے کے بعد کھائے جاتے ہیں تو اس کا اندازہ کر لیں گے تاکہ لوگوں کو دقت نہ ہو اور اس کے مالک کو سپرد کر دیں گے کھائیں اس کو یا بیچیں پھر زکوٰۃ ادا کریں گے اس حساب سے۔

ف: عربی میں اس تخمینے کو خرص کہتے ہیں یعنے جب پھل درخت پر لگے ہوں ان کا اندازہ کر لینا کہ بعد پکنے اور سوکھنے کے اسقدر ہوں گے بعد اس کے مالک مال کو اجازت دینا کہ پھلوں کو اپنے کام میں صرف کرے پھر اس تخمینے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دے کہا مالک نے جو پھل ایسے ہیں کہ کچے کھائے نہیں جاتے بلکہ بعد کٹنے کے کھائے جاتے ہیں ان کا اندازہ کرنا درست نہیں بلکہ جب مالک ان کو کاٹ کوٹ کر صاف کر کے دانے نکالیں تو جو واجبی طور سے اس کی زکوٰۃ ہو لی جائے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے کہا ہمارے نزدیک اتفاقی مسئلہ یہ ہے کہ کھجور کا تخمینہ کیا جائے جب وہ درخت میں لگی ہو لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کی پیدائش کا بہتری کے ساتھ حال معلوم ہو جائے اور اس کی بیع درست ہو جائے پھر لی جائے زکوٰۃ اس کی جب کٹنے کا موسم آئے اگر بعد تخمینے کے ان پھلوں پر کوئی آفت آئے جس سے تمام پھل تلف ہو جائیں تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی البتہ اگر پانچ وسق کے مقدار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صاع سے باقی رہ جائیں تو اس مقدار کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جس قدر تلف ہو گئے ان کی زکوٰۃ نہ ہوگی کہا مالک نے انگور کا بھی یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص کے متفرق قطعات ہوں یا متفرق اموال میں کئی شریک ہوں اور مال ہر شریک یا قطعہ کا اس مقدار کو نہ پہنچا ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اگر ہر شریک کے سب حصے یا تمام قطعات ملا کر نصاب کو پہنچیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ واجب نہ ہوگی۔

۲۰۔ بَابُ زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ وَالزَّيْتُوْنِ (غلوں اور زیتون کی زکوٰۃ کا بیان)

۴۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الزَّيْتُوْنِ فَقَالَ فِيْهِ الْعُشْرُ۔

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ زیتون میں کیا واجب ہے بولے دسواں حصہ۔

ف: زیتون سے مراد اس کے دانے ہیں جس میں سے تیل نکلتا ہے اور تیل کو زیت کہتے ہیں۔

۴۲۔ کہا مالک نے زیتون مثل کھجور کے ہے اگر وہ باران یا چشمہ سے پیدا ہوتا ہو یا خود بخود پیدا ہوا اور اس میں پانی کی حاجت نہ ہو تو اس میں دسواں حصہ لازم ہوگا اور جو پانی سینچ کر اس میں دیا جائے تو بیسواں حصہ لازم ہوگا اور زیتون کا خرص کرنا جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

وہ درخت میں لگا ہو درست ہے کہا جتنے قسم کے غلّے ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں یا رکھ چھوڑتے ہیں اگر بارش سے یا چشمہ کے پانی سے پیدا ہوں یا اُن کو پانی کی احتیاج نہ ہو اُس میں دسواں حصّہ لازم ہے اور جن میں پانی سینچ کر دیا جائے اُن میں بیسواں حصّہ لازم ہے جب وہ پانچ وسق کے مقدار ہوں ہر وسق ساٹھ صاع کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع سے اور جو اُس سے زیادہ ہوں تو بھی اُسی کے حساب سے زکوٰۃ لی جائے کہا مالک نے جن غلّوں میں زکوٰۃ واجب ہے وہ یہ ہیں گیہوں اور جَو پوست دار اور بے پوست اور جوار اور چنا اور چاول اور مسور اور ماش اور لوبیا اور تل اور جو مشابہ ہوں اُن غلّوں میں سے جو کھائے جاتے ہیں تو ان سب میں سے زکوٰۃ لی جائے گی جب وہ کٹ کر تیار ہوں اور دانے صاف ہو جائیں کہا مالک نے ان چیزوں کی زکوٰۃ میں اُن کے قول کی تصدیق ہوگی اور جس قدر دیں گے قبول کر لیا جائے گا کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ زیتون کا دسواں حصّہ کب نکالا جائے گا قبل خرچ کے یا بعد خرچ کے انہوں نے جواب دیا کہ خرچ اخراجات کو دیکھنا کچھ ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے مالک سے پوچھیں گے جیسے غلّہ کے مالک سے پوچھتے ہیں وہ جو کہیں گے اُن کی تصدیق ہوگی۔ پس جو شخص اپنے زیتون سے پانچ وسق یا زیادہ دانے پائے گا اس سے دسواں حصّہ تیل کا لیا جائے گا اور جو اس سے کم پائے گا اُس سے کچھ نہ لیا جائے گا کہا مالک نے جب کھیت پک کر تیار ہو جائے اور مالک اُس کو بیچ ڈالے تو مالک پر زکوٰۃ ہوگی نہ خریدار پر کہا مالک نے کھیت کا بیچنا درست نہیں ہے جب تک پک کر پھل بالیوں میں سوکھ نہ جائیں اور پانی دینے کی احتیاج نہ رہے کہا مالک نے یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ یعنے دو حق غلّے کا وقت کاٹنے کے مُراد اس سے زکوٰۃ ہے اور میں نے سُنا ایک شخص سے جو یہ کہتے تھے کہا مالک نے جس شخص نے اپنا باغ بیچا یا زمین بیچی اور اُس میں کوئی کھیت ہے یا پھل ہیں جن کی بہتری کا حال معلوم نہیں تو زکوٰۃ اس کی خریدار پر ہے اگر وہ کھیت یا پھل ایسا ہے کہ اُس کی بہتری کا حال معلوم ہو گیا اور بیع اُس کی درست ہوئی تو زکوٰۃ اُس کے بائع پر ہے مگر یہ کہ بائع شرط کرے خریدار سے کہ زکوٰۃ اس کی خریدار دے تو خریدار پر لازم ہوگی۔

۲۱۔ بَابُ مَا لَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ الثِّمَارِ (جن پھلوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اُن کا بیان)

۴۳۔ کہا مالک نے اگر کوئی شخص اس قدر مال رکھتا ہو کہ چار وسق کھجور کے اُس میں سے نکلیں اور چار وسق انگور کے اور چار وسق گیہوں کے اور چار وسق اور کسی غلّے کے تو ان غلّوں کو جمع کر اُس پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی جب تک کہ ایک ہی قسم کھجور یا انگور یا گیہوں وغیرہ پانچ وسق کے مقدار نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع سے کیونکہ فرمایا آپ نے پانچ وسق سے جو کھجور کم ہو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے کہا مالک نے اگر کھجوریں کئی قسم کی ہوں جن کا نام جُدا جُدا ہو تو اُن سب کو جمع کریں گے اگر پانچ وسق کو پہنچیں تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہ ہوگی کہا مالک نے اس طرح زرد اور سفید گیہوں اکٹھا جوڑ کئے جائیں گے اور جو پوست دار اور بے پوست ایک ہی سمجھے جائیں گے جب پانچ وسق سب ملا کر ہو جائیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ واجب نہ ہوگی کہا مالک نے اسی طرح انگور سیاہ اور سُرخ اکٹھا جوڑے جائیں گے جب پانچ وسق نکلیں گے تو اُن میں زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے کم میں زکوٰۃ نہ ہوگی کہا مالک نے اسی طرح قطنیہ وہ ایک قسم شمار کی جائے گی اگرچہ اُس کے نام اور اقسام مختلف ہوں قطنیہ کہتے ہیں چنا اور مسور اور لوبیا اور ماش کو چیزیں اُن کی مثل میں جن کو لوگ قطنیہ سمجھیں یہ سب چیزیں مل کر اگر پانچ وسق کو پہنچیں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع سے تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی اگرچہ یہ قطنیہ کئی قسم ہوں ایک قسم نہ ہوں مگر سب

www.sirat-e-mustaqeem.com

اکٹھا جوڑلی جائیں گی اور زکوٰۃ لازم ہوگی کہا مالک نے حضرت عمرؓ نے فرق کیا گیہوں اور قطنیہ میں جب محصول لیا نبط کے نصاریٰ سے اُنھوں نے قطنیہ کو ایک ہی قسم رکھا اور اُس میں سے دسواں حصہ لیا اور گیہوں اور انگور میں سے بیسواں حصہ لیا ف تاکہ گیہوں اور انگور کی آمدنی زیادہ ہو کہا مالک نے اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قطنیہ کی سب قسموں کو زکوٰۃ میں ایک ہی قسم مقرر کیا حالانکہ ربوا کے باب میں وہ علیحدہ قسمیں سمجھی جاتی ہیں اس لئے کہ ماشش کے ایک سیر کے بدلے میں دو سیر مسور لینا نقد درست ہے مگر گیہوں البتہ ایک قسم ہے کیونکہ ایک سیر زرد گیہوں کے بدلے میں دو سیر سفید گیہوں لینا درست نہیں ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ زکوٰۃ اور ربوا کا حال یکساں نہیں ہے دیکھو چاندی سونا زکوٰۃ میں ایک ہی جگہ جوڑ کر زکوٰۃ دیتے ہیں حالانکہ ایک اشرفی کے بدلے میں کئی حصے اُس سے زیادہ چاندی لے سکتے ہیں کہا مالک نے اگر دو آدمی کھجور میں شریک ہوں اور ایک کے حصے میں چار وسق کھجور اور دوسرے کے حصے میں بھی اسی قدر آئے تو زکوٰۃ کسی پر واجب نہیں ہے البتہ اگر ایک کے بھی حصے میں پانچ وسق کھجور آئے تو اُس پر زکوٰۃ واجب ہوگی مگر جس کے حصے میں اس سے کم آئے اُس پر واجب نہ ہوگی کہا مالک نے اسی طرح اور پھلوں اور دانوں میں حکم ہے جب ہر شریک کے حصے میں پانچ وسق کھجور یا انگور کے یا گیہوں کے آئیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور جس کے حصے میں اس سے کم آئے اُس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ جن غلوں کی زکوٰۃ مالک دے چکے مثل کھجور اور گیہوں اور انگور وغیرہ کے بعد اُس کے کئی برس تک اُن کو مالک رکھ چھوڑے پھر بیچے تو اُس کی قیمت میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک اُس قیمت پر ایک سال پورا نہ گذرے یہ اُس صورت میں ہے کہ وہ غلہ ہبہ یا میراث سے اُس کے قبضے میں آیا ہو اور تجارت کا مال نہ ہو کیونکہ اُس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے پاس کھانا یا دانے یا اسباب ہو پھر وہ اُس کو کئی برس تک رکھ چھوڑے پھر اُس کو بیچے سونے یا چاندی کے عوض میں تو زرِ ثمن کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال اُس پر نہ گذرے بیع کی تاریخ سے البتہ اگر یہ اجناس تجارت کے ہوں تو بیچتے وقت اس کے مالک پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر ایک سال تک اُس کو روک رکھا ہو بعد زکوٰۃ کے۔

۲۲۔ بَابُ مَا لَا زَكٰوةَ فِيهِ مِنَ الْفَوَاكِهِ وَالْقَضْبِ وَالْبُقُولِ

(جن میووں اور ساگوں اور ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اُن کا بیان)

کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس سنت میں اختلاف نہیں اور ہم نے یہی سُنا اہلِ علم سے کہ کسی میوے میں زکوٰۃ نہیں ہے انار اور شفتالو اور انجیر میں اور جو ان کے مشابہ ہیں میووں میں سے اسی طرح زکوٰۃ نہیں ہے ساگوں اور ترکاریوں نہ اُس کی زرِ قیمت میں جب تک کہ اُس پر ایک سال نہ گذرے بیع کے روز سے اور قبضِ ثمن کے روز سے۔

۲۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْعَسَلِ

(غلام لونڈی اور گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ کا بیان)

عَنْ: اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے مسلمان پر اپنے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ۔

۴۶۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِاَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقِنَا صَدَقَةً فَاَبَى ثُمَّ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَبَى عُمَرُ ثُمَّ كَلَّمُوهُ اَيْضًا فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اِنْ اَحَبُّوا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ وَارْزُقْ رَقِيقَهُمْ ۞

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ شام کے لوگوں نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ سے کہا کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ لیا کرو انہوں نے انکار کیا اور حضرت عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمرؓ نے بھی انکار کیا پھر لوگوں نے دوبارہ ابوعبیدہؓ سے کہا انہوں نے حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ نے جواب میں لکھا کہ اگر وہ لوگ ان چیزوں کی زکوٰۃ دینا چاہیں تو اُسے اُن سے لے کر اُنہی کے فقیروں کو دے دے اور اُن کے غلاموں اور لونڈیوں کی خوراک میں صرف کر۔

۴۷۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ كُتُبٌ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلَى اَبِي وَهُوَ بِمِنًى اَنْ لَا يَاْخُذَ مِنَ الْعَسَلِ وَلَا مِنَ الْخَيْلِ صَدَقَةً ۞

ترجمہ: عبداللہ بن ابی حزمؓ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا نامہ میرے باپ کے پاس آیا جب وہ منیٰ میں تھے کہ شہد اور گھوڑے کی زکوٰۃ کچھ نہ لے۔

۴۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ فَقَالَ سَعِيدٌ وَهَلْ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن دینارؓ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے سعید بن المسیب سے کہ ترکی گھوڑوں کی زکوٰۃ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہے۔

ف: یعنے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہی نہیں ہے تو ترکی گھوڑے میں بھی نہ ہوگی۔

۲۴۔ بَابُ جِزْيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوسِ (یہود نصاریٰ اور مجوس کے جزیہ کا بیان)

ف: یہود اور نصاریٰ کو اہل کتاب کہتے ہیں کیونکہ یہودیوں کے پاس توریت اور نصاریٰ کے پاس انجیل موجود ہے اور دونوں اللہ جل جلالہ کے کلام ہیں جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام پر اُتری تھیں اور مجوس وہ قومیں ہیں کفار کی جن کے پاس کوئی کتاب آسمانی جس کو مسلمان تسلیم کرتے ہوں نہ ہو جیسے آتش پرست اور ہندو اور بدھ اور سیہ کافر اور سکھ راجپوت وغیرہ۔

۴۹۔ عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ فَارِسَ وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ ۞ (البخاری والترمذی)

ترجمہ: ابن شہابؒ سے روایت ہے کہ پہنچا مجھ کو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطابؓ نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفانؓ نے جزیہ لیا بربر سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: بحرین ایک مقام ہے درمیان میں بصرہ اور عمان کے نجد کے بلاد میں سے اور بربر ایک ملک ہے مغرب میں۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ مَآ اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ اَمْرِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ ؛

ترجمہ: امام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ذکر کیا مجوس کا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کیا کروں اُن کے باب میں تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے گواہی دیتا ہوں میں کہ سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اُن سے وہ طریقہ برتو جو اہلِ کتاب سے برتتے ہو۔

ف: مگر دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ مجوس کے ہاتھ کے جانور ذبح کئے ہوئے درست نہیں ہیں دوسرے یہ کہ مجوسی عورتوں سے نکاح درست نہیں ہے اور اہلِ کتاب کے ذبیحے اور عورتیں دونوں درست ہیں اور سعید بن المسیّب کے نزدیک مجوس کے بھی ذبیحے درست ہیں۔

۵۱۔ عَنْ: اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ ضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؛

ترجمہ: اسلم سے جو مولیٰ ہیں عمر بن الخطاب کے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے مقرر کیا جزیہ کو سونے والوں پر ہر سال میں چار دینار اور چاندی والوں پر ہر سال میں چالیس درم اور ساتھ اس کے یہ بھی تھا کہ بھوکے مسلمانوں کو کھانا کھلائیں اور جو کوئی مسلمان اُن کے یہاں آن کر اُترے تو اُس کی تین روز تک ضیافت کریں۔

۵۔ عَنْ: اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ فِي الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْيَاءَ فَقَالَ عُمَرُ اِدْفَعْهَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ وَهِيَ عَمْيَاءُ فَقَالَ عُمَرُ يَقْطُرُوْنَهَا بِالْاِبِلِ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ تَاْكُلُ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَمِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ هِيَ اَمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَقُلْتُ بَلْ مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ عُمَرُ اَرَدْتُّمْ وَاللّٰهِ اَكْلَهَا فَقُلْتُ اِنَّ عَلَيْهَا وَسْمَ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَنُحِرَتْ وَكَانَتْ عِنْدَهٗ صِحَافٌ تِسْعٌ فَلَا تَكُوْنُ فَاكِهَةٌ وَلَا طَرِيْفَةٌ اِلَّا جَعَلَ مِنْهَا فِيْ تِلْكَ الصِّحَافِ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكُوْنُ الَّذِيْ يَبْعَثُ بِهٖ اِلٰى حَفْصَةَ ابْنَتِهٖ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ

ترجمہ: اسلم عدویؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بن الخطاب سے کہ شتر خانے میں ایک اندھی اونٹنی ہے تو فرمایا حضرت عمرؓ نے وہ اونٹنی کسی گھر والوں کو دے دے تاکہ وہ اس سے نفع اٹھائیں میں نے کہا وہ اندھی ہے حضرت عمرؓ نے کہا اس کو اونٹوں کی قطار میں باندھ دیں گے میں نے کہا وہ چارہ کیسے کھائے گی حضرت عمرؓ نے کہا وہ جزیے کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ کے میں نے کہا جزیے کے حضرت عمرؓ نے کہا واللہ تم لوگوں نے اُس کے کھانے کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا نہیں اُس پر نشانی جزیہ کی موجود ہے تو حکم کیا حضرت عمرؓ نے اور وہ نحر کی گئی اور حضرت عمرؓ کے پاس تو پیالے تھے جو میوہ یا اچھی چیز آتی آپ اُن میں رکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو بھیجا کرتے اور سب سے آخر اپنی بیٹی حفصہؓ کے پاس بھیجتے اگر وہ چیز کم ہوتی تو کمی حفصہؓ کے حصے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نُقُصَانٌ كَانَ فِي حَظِّ حَفْصَةَ قَالَ فَجَعَلَ فِي تِلْكَ الصِّحَافِ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجُزُرِ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجُزُرِ فَصُنِعَ فَدَعَا عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ ۔

میں ہوتی تو پہلے آپ نے گوشت نو پیالوں میں کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو روانہ کیا بعد اُس کے پکانے کا حکم کیا اور سب مہاجرین اور انصار کی دعوت کر دی۔

کہا مالک نے ہمارے نزدیک جزیہ کے جانور اُن کافروں سے لئے جائیں گے جو جانور والے ہوں جزیہ میں۔

۵۳۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْجِزْيَةِ حِينَ يُسْلِمُونَ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھ بھیجا اپنے عاملوں کو جو لوگ جزیہ والوں میں سے مسلمان ہوں اُن کا جزیہ معاف کریں۔

۵۴۔ کہا مالک نے یہ سُنّت جاری ہے کہ جزیہ اہل کتاب کی عورتوں اور بچوں سے نہ لیا جائے گا بلکہ جوان مردوں سے لیا جائے گا کہا مالک نے ذمیوں اور مجوسیوں کی کھجور کے درختوں سے اور انگور کی بیلوں سے اور اُن کی زراعت اور مواشی سے زکوٰۃ نہ لی جائے گی اس لئے کہ زکوٰۃ مسلمانوں پر مقرر ہوئی اُن کے اموال پاک کرنے کو اور اُن کے فقیروں کے دینے کو اور جزیہ اہل کتاب پر مقرر ہوا اُن کے ذلیل کرنے کو تو جب تک وہ لوگ اپنی اُس بستی میں رہیں جہاں پر اُن سے صلح ہوئی تو سوا جزیہ کے اور کچھ اُن سے نہ لیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ تجارت کریں مسلمانوں کے شہروں میں اور اُن میں آئیں جائیں تو اُن سے دسواں حصہ لیا جائے گا اُن اموال میں سے جو لئے پھرتے ہیں تجارت کے واسطے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اُن پر جزیہ مقرر ہوا تھا اور صلح ہوئی تھی اس امر پر کہ وہ اپنے شہر میں رہیں اور اُن کے دشمن سے اُن کی حفاظت کی جائے تو جو شخص اُن میں سے اپنے ملک سے نکل کر اور کہیں تجارت کو جائے گا اُس سے دسواں حصہ لیا جائے گا مثلاً مصر والے شام کو جائیں اور شام والے عراق کو اور عراق والے مدینہ کو یا یمن کو تو اُن سے دسواں حصہ لیا جائے اور اہل کتاب اور مجوسیوں کے مواشی اور پھلوں اور زراعت میں زکوٰۃ نہیں ہے ایسا ہی سُنّت جاری ہے اور اُن کافروں کو اپنے اپنے دین اور ملّت پر قائم رہنے دیں گے اور اُن کے مذہب میں دخل نہ دیا جائے گا اور جو یہ کافر سال میں کئی بار دارالاسلام میں مال تجارت لے کر آئیں تو جب آئیں گے اُن سے دسواں حصہ لیا جائے گا اس واسطے کہ اس بات پر اُن سے صلح نہیں ہوئی تھی نہ یہ شرط ہوئی تھی کہ محصول مالِ تجارت کا نہ لیا جائے گا اسی طریقہ پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا۔

۲۵۔ بَابُ عُشُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ (ذمیوں کے دسویں حصہ کا بیان)

۵۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُكْثِرَ الْحَمْلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَيَأْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ ۔

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نبط کے کافروں سے گیہوں اور تیل کا بیسواں حصہ لیتے تھے تاکہ مدینہ میں اُس کی آمدنی زیادہ ہو اور قطنیہ سے دسواں حصہ لیتے تھے۔

۵۶۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ عَامِلًا

ترجمہ: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں عامل تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكُنَّا نَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ ؛

عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے بازار کا تو ہم لیتے تھے نبط کے کفار سے دسواں حصہ۔

۵۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلٰى اَيِّ وَجْهٍ كَانَ يَاْخُذُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ عُمَرُ ؛

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ حضرت عمرؓ کفار نبط سے دسواں حصہ کیسے لیتے تھے تو ابن شہاب نے کہا کہ ایام جاہلیت میں اُن لوگوں سے دسواں حصہ لیا جاتا تھا حضرت عمر نے وہی قائم رکھا اُن پر۔

۲۶۔ بَابُ اِشْتِرَآءِ الصَّدَقَةِ وَالْعُوْدِ فِيْهَا

(زکوٰۃ دے کر پھر اس کو خرید کرنے یا پھیرنے کا بیان)

۵۸۔ عَنْ: اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَانَ الرَّجُلُ الَّذِيْ هُوَ عِنْدَهٗ قَدْ اَضَاعَهٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ قَالَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ؛ (اخرجہ البخاریؒ ومسلمؒ)

ترجمہ: اسلم عدوی سے روایت ہے کہ سُنا میں نے عمر بن الخطابؓ سے کہتے تھے میں نے ایک شخص کو عمدہ گھوڑا دے دیا خدا کی راہ میں مگر اُس شخص نے اُس کو تباہ کیا تو میں نے قصد کیا کہ پھر اُس سے خرید لوں اور میں یہ سمجھا کہ وہ سستا بیچ ڈالے گا سو پوچھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اگرچہ وہ ایک درم کو تجھے دے دے اسلئے کہ صدقہ دے کر پھر اُس کو لینے والا ایسا ہے جیسا کُتا قے کر کے پھر اُس کو کھالے۔

ف: جمہور علماء کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے اور ظاہر اہل حدیث کے نزدیک حرام ہے۔

۵۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ؛ (اخرجہ البخاریؒ ومسلمؒ)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں پھر قصد کیا اُس کے خریدنے کا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مت خرید اُس کو اور نہ پھیر صدقہ کو۔

کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اُس کو بکتا ہوا پایا اور کسی شخص کے پاس سوا اُس شخص کے جس کو صدقہ دیا تھا خرید کرے بولے نہیں خرید نہ کرنا بہتر ہے میرے نزدیک۔

۲۷۔ بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ زَكٰوةُ الْفِطْرِ (جن لوگوں پر صدقۂ فطر واجب ہے اُن کا بیان)

۶۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ غِلْمَانِهِ الَّذِيْنَ بِوَادِي

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر نکالتے اپنے غلاموں کی طرف سے جو وادی قریٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْقُرٰی وَ بِخَیْبَرَ ؛ اور خیبر میں تھے۔

ف : وادی قریٰ ایک مقام ہے قریب مدینے کے اور خیبر چار دن کی راہ پر ہے مدینہ سے شام کی طرف۔

۶۱۔ کہا مالک نے جو سنتر سنا ہے اس باب میں وہ یہ ہے کہ آدمی اس شخص کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے جس کا نان ونفقہ اس پر واجب ہے اور اُس پر خرچ کرنا ضروری ہے اور اپنے غلام اور مکاتب اور مدبّر سب کی طرف سے صدقہ ادا کرے خواہ یہ غلام حاضر ہوں یا غائب مگر شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوں تجارت کے واسطے ہوں یا نہ ہوں اور جو اُن میں مسلمان نہ ہو اُس کی طرف سے صدقۂ فطر نہ دے کہا مالک نے اگر کسی کا غلام مفرور ہو تو اگر مالک اُس کے پتے اور نشان کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو لیکن بھاگنا اس کا قریب ہو یعنے تھوڑا عرصہ اُس کے بھاگے پر گذرا ہو اور اُس کی زندگی اور مراجعت کی توقع ہو تو میرے نزدیک اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہیئے اور جو اُس کے بھاگے کو بہت زمانہ گذر چکا ہو اور اُس کے آنے کی پھر توقع نہ ہو تو صدقۂ فطر اس کی طرف سے نہ دے۔ کہا مالک نے صدقۂ فطر شہر اور دیہات دونوں جگہ کے رہنے والوں پر واجب ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقۂ فطر کو اُوپر آزاد اور غلام کے اور ہر مرد اور عورت کے مسلمانوں میں سے۔

۲۸۔ بَابُ مَكِيلَةِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ (صدقہ فطر کی مقدار کا بیان)

۶۲۔ عَنْ ؛ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر مقرر کیا لوگوں پر ایک صاع کھجور کا اور ایک صاع جَو کا ہر آزاد اور ہر غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں میں سے۔

۶۳۔ عَنْ ؛ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ وَّذٰلِكَ بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عیاض بن عبداللہ نے سُنا ابوسعید خدریؓ سے ہم نکالتے تھے صدقہ فطر ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع جَو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے۔

ف : اور وہ چار مُد کا ہے اور ہر مُد ایک رطل اور تہائی رطل کا یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک صاع آٹھ رطل کا اور مُد دو رطل کا چاہیئے۔

۶۴۔ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُخْرِجُ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَّا التَّمْرَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فَاِنَّهٗ اَخْرَجَ شَعِيْرًا ؛

ترجمہ : نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ فطر میں ہمیشہ کھجور دیا کرتے تھے مگر ایک بار جَو دئے۔

۶۵۔ کہا مالک نے جتنے کفارے اور صدقے اور زکوٰتیں ہیں وہ سب چھوٹے مُد کے حساب سے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُدسے ہیں مگر ظہار کا کفارہ بڑے مُدسے ہے جو ہشام بن عبدالملک کا ہے۔

۲۹۔ بابُ وَقْتِ اِرْسَالِ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ (صدقۂ فطر بھیجنے کا وقت)

۶۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَبْعَثُ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ اِلَی الَّذِیْ یَجْمَعُ عِنْدَہٗ قَبْلَ الْفِطْرِ بِیَوْمَیْنِ وَثَلَاثَۃٍ ۔

ترجمہ: نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ صدقۂ فطر بھیج دیا کرتے تھے عید سے دو تین روز پہلے اُس شخص کے پاس جہاں صدقہ فطر جمع ہوا کرتا تھا۔

۶۷۔ کہا مالک نے میں نے دیکھا اہلِ علم کو وہ مستحب جانتے تھے صدقہ فطر کا نکالنا جب فجر ہو عید کی قبل نماز کے۔ (بخاری مسلم)

۶۸۔ کہا مالک نے یہ امر واسع ہے چاہے قبل نماز کے جانے کے دے چاہے بعد دے۔

۳۰۔ بابُ مَنْ لَّا تَجِبُ عَلَیْہِ زَکٰوۃُ الْفِطْرِ (صدقۂ فطر جس پر واجب نہیں اُس کا بیان)

۶۹۔ کہا مالک نے اپنے غلام کے غلاموں کا اور اپنے نوکر کا اور اپنی جورو کے غلام کا صدقہ فطر اُس شخص پر واجب نہیں ہے مگر جو اُن میں سے اُس کی خدمت کرتا ہو تو اُس کا صدقہ واجب ہوگا۔ کہا مالک نے جو غلام کافر ہوں اُن کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں جب تک مسلمان نہ ہوں تجارت کے ہوں یا نہ ہو۔ کتاب زکوٰۃ کی تمام ہوئی شکر اللہ کا۔

کِتَابُ الْحَجِّ

کتاب حج کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ بابُ الْغُسْلِ لِلْاِھْلَالِ (احرام کے لئے غسل کرنے کا بیان)

۱۔ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّھَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْبَیْدَآءِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْبَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْھَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُھِلَّ ۔ (وصلہ مسلم)

ترجمہ: اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیدا میں تو ذکر کیا ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو اور حائضہ کو احرام حج کا باندھنا درست ہے مگر نماز نہ پڑھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲- عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَمَرَهَا اَبُوْبَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے جنا محمد بن ابی بکر کو ذوالحلیفہ میں تو حکم کیا ان کو ابوبکرؓ نے غسل کرکے احرام باندھنے کا۔

ف: بیداء اور ذوالحلیفہ دونوں مقاموں کے نام ہیں قریب مدینہ کے اور اسماء بنت عمیس بی بی تھیں حضرت ابوبکرؓ کی۔

۳- عَنْ : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِدُخُوْلِهٖ مَكَّةَ وَلِوُقُوْفِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ غسل کرتے تھے احرام کے واسطے احرام باندھنے سے پہلے اور غسل کرتے تھے مکہ میں داخل ہونے کے واسطے اور غسل کرتے تھے نویں تاریخ عرفات میں ٹھہرنے کے واسطے۔

۲- بَابُ غُسْلِ الْمُحْرِمِ (محرم کے غسل کرنے کا بیان)

ف: محرم اُس شخص کو کہتے ہیں جو احرام باندھے ہو حج کا یا عمرہ کا اور حلال اُس شخص کو جو احرام نہ باندھے ہو۔

۴- عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَآءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ لَا يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا میں (جو ایک مقام ہے درمیان میں حرمین کے) تو کہا عبداللہ بن عباسؓ نے محرم اپنا سر دھو سکتا ہے مسور بن مخرمہ نے کہا نہیں دھو سکتا ہے کہا عبداللہ بن حنین نے بھیجا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے ابوایوب انصاری کے پاس تو پایا میں نے اُن کو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیوں کے بیچ میں جو کنوئیں پر لگی ہوتی ہیں اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ایک کپڑے کا تو سلام کیا میں نے اُن کو۔ پوچھا اُنہوں نے کون ہے یہ۔ میں نے کہا میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھ کو بھیجا ہے عبداللہ بن عباسؓ نے تاکہ تم سے پوچھوں کس طرح غسل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تھے تو ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر سر سے کپڑا ہٹایا یہاں تک کہ اُن کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا پھر کہا انہوں نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا اُن پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اُس نے اُن کے سر پر اور انہوں نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا کر آگے لائے پھر پیچھے لے گئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۔ عَنْ: عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِیَعْلٰی بْنِ مُنْبِہٍ وَھُوَ یَصُبُّ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَاءً وَّھُوَ یَغْتَسِلُ اصْبُبْ عَلٰی رَاْسِیْ فَقَالَ یَعْلٰی اَتُرِیْدُ اَنْ تَجْعَلَھَا بِیْ اِنْ اَمَرْتَنِیْ صَبَبْتُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اصْبُبْ فَلَنْ یَّزِیْدَ الْمَاءُ اِلَّا شَعْثًا ؛

ترجمہ: عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے کہا یعلیٰ بن منبہ کو اور وہ پانی ڈالا کرتے جب حضرت عمر غسل کرتے تھے کہ پانی ڈال میرے سر پر یعلیٰ نے کہا تم چاہتے ہو کہ گناہ مجھ پر ہو اگر تم حکم کرو تو میں ڈالوں حضرت عمرؓ نے کہا ڈال کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچھ نہ ہوگا مگر بال اور زیادہ پریشان ہوں گے۔

ف: حضرت عمر احرام باندھے ہوئے تھے تو یعلےٰ سمجھے کہ احرام میں سر دھونا منع ہے دوسرے یہ کہ سر دھونے سے شاید جوئیں مرجائیں یا بال ٹوٹیں تو حضرت عمرؓ نے پانی ڈالنے کا حکم کیا اسلئے کہ صرف پانی ڈالنے سے نہ جوئیں مرتی ہیں نہ بال ٹوٹتے ہیں نہ آرائش ہوتی ہے بلکہ بال اور زیادہ بکھر جاتے ہیں اور احرام میں یہی مقصود ہے کہ زیب وزینت نہ ہو صورت پریشان رہے غربت برستی ہو البتہ خطمی وغیرہ سے دھونا یا کنگھی کرنا درست نہیں کیونکہ اُس میں جوئیں مرنے اور بال ٹوٹنے کا احتمال ہے۔

۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَنٰی مِنْ مَکَّۃَ بَاتَ بِذِیْ طُوًی بَیْنَ الثَّنِیَّتَیْنِ حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ یُصَلِّی الصُّبْحَ ثُمَّ یَدْخُلُ مِنَ الثَّنِیَّۃِ الَّتِیْ بِاَعْلٰی مَکَّۃَ وَلَا یَدْخُلُ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰی یَغْتَسِلَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ اِذَا دَنٰی مِنْ مَکَّۃَ بِذِیْ طُوًی وَیَاْمُرُ مَنْ مَّعَہٗ فَیَغْتَسِلُوْنَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلُوْا مَکَّۃَ ؛ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: نافعؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نزدیک نزدیک ہوتے مکہ کے ٹھہر جاتے ذی طوی میں (جو ایک موضع ہے قریب باب مکہ کے) دو گھاٹیوں کے بیچ میں یہانتک کہ صبح ہو جاتی تو نماز پڑھتے صبح کی پھر داخل ہوتے مکہ میں اُس گھاٹی کی طرف سے جو مکہ کے اوپر کی جانب میں ہے اور جب حج یا عمرہ کے ارادے سے آتے تو مکہ میں داخل نہ ہوتے جب تک غسل نہ کر لیتے ذی طوی میں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہوتے اُن کو بھی غسل کا حکم کرتے قبل مکہ میں داخل ہونے کے۔

ف: جنۃ المعلیٰ کی طرف سے مصعب کے پہلو میں سے۔

۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنِ احْتِلَامٍ ؛

ترجمہ: نافعؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نہیں دھوتے تھے اپنے سر کو احرام کی حالت میں مگر جب احتلام ہوتا۔

ف: کیونکہ اس وقت دھونا ضروری ہے کہا مالک نے سُنا میں نے اہل علم سے کہتے تھے کچھ قباحت نہیں ہے اس میں کہ آدمی اپنا سر دھوئے خطمی اور کھلی وغیرہ سے بعد رمی کرنے جمرہ عقبہ کے قبل منڈوانے سر کے کیونکہ جب وہ رمی کر چکا جمرہ عقبہ کے تو حلال ہو گیا اُس کو مارنا جوؤں کا اور منڈوانا سر کا اور میل چھڑانا اور پہننا کپڑوں کا ف: سوائے جماع کے اور جب طواف الاضافہ جس کو طواف الزیارۃ بھی کہتے ہیں کر چکا تو اب سب چیزیں درست ہو گئیں جن کا استعمال حالت احرام میں ممنوع تھا یہاں تک کہ جماع بھی درست ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۔ بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ

(جن کپڑوں کا احرام میں پہننا ممنوع ہے اُن کا بیان)

۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے پہنے تو فرمایا آپ نے نہ پہنو قمیص اور نہ باندھو عمامہ اور نہ پہنو پائجامہ اور نہ ٹوپی اور نہ موزہ مگر جس کو چپل نہ ملے تو وہ اپنے موزوں کو پہن لے اور اُن کو کاٹ ڈالے اسطرح کہ ٹخنے کھلے رہیں اور نہ پہنو اُن کپڑوں کو جن میں زعفران لگی ہو اور ورس۔

ف: ورس ایک گھاس ہے جو خوشبودار ہوتی ہے اور اُس میں کپڑے رنگتے ہیں۔ سائل نے یہ سوال کیا تھا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے۔ جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ فلاں فلاں کپڑے نہ پہنے اس وجہ سے کہ جن کپڑوں کا پہننا ممنوع ہے اُن کا بیان سہل ہے اس سے معلوم ہو جائے گا کہ ان کے سوا اور کپڑوں کو پہننے میں قاعدہ بلغاء اور فصحاء کا ہے اور جن کپڑوں کا پہننا درست ہے وہ ہزاروں قسم کے کپڑے ہیں اُن کا بیان کہاں تک درست ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ یہ جو حدیث مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص تہ بند نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے کیا پائجامہ پہن لینا درست ہے جب تہ بند نہ ملے تو جواب دیا امام مالک نے کہ میں نے اس حدیث کو نہیں سنا اور میرے نزدیک محرم کو پائجامہ پہننا نہ چاہیئے اس واسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پائجامہ پہننے سے اور اس کو استثنا نہ کیا جیسا کہ موزوں کو استثنا کیا۔

ف: حالانکہ روایت کیا اس کو مسلم نے جابر سے اور بخاری مسلم نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پائجامہ اُس شخص کے لئے ہے جو تہ بند نہ باندھ پائے اور موزے اُس کے لئے ہیں جو نعلیں نہ پائے مگر امام مالک کو یہ حدیث نہیں پہنچی اور انہوں نے سُنی بھی نہ تھی اسی سے معلوم ہوا کہ مجتہد کو تمام حدیث کا پہنچنا ضروری نہیں علی الخصوص ائمہ اربعہ کو جن کے زمانے میں کتب کی تدوین بخوبی نہیں ہوئی تھی اور حدیثیں منتشر اور لوگوں کو برزبان تھیں پس جب کوئی حدیث مخالف کسی مجتہد کے قول کے ملے تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس مجتہد کو اس حدیث کی خبر نہ تھی ورنہ خلاف اُس کے کبھی اجتہاد نہ کرتا اور حدیث پر عمل کرنا چاہیئے اور مجتہد کے قول کو بالائے طاق رکھنا چاہیئے اور یہ فائدہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔

بَابُ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ فِي الْاِحْرَامِ (احرام میں رنگین کپڑے پہننے کا بیان)

۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ محرم رنگا ہوا کپڑا زعفران

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

میں یا ورس میں پہنے اور فرمایا آپ نے جس کو نعلیں نہ ملیں وہ موزے پہن لے مگر اُس کو ٹخنوں سے نیچا کر کے کاٹ لے۔

۱۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ يَا طَلْحَةُ فَقَالَ طَلْحَةُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الرَّهْطُ اَئِمَّةٌ يَقْتَدِيْ بِكُمُ النَّاسُ فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَاٰى هٰذَا الثَّوْبَ لَقَالَ اِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ فِي الْاِحْرَامِ فَلَا تَلْبَسُوْا اَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے انہوں نے سُنا اسلم سے جو مولیٰ تھے عمر بن الخطابؓ کے حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطابؓ نے دیکھا طلحہ بن عبیداللہ کو رنگین کپڑے پہنے ہوئے احرام میں تو پوچھا حضرت عمرؓ نے کیا ہے یہ کپڑا رنگا ہوا اے طلحہ، طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ مٹی کا رنگ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم لوگ پیشوا ہو لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی جاہل جو اس رنگ سے واقف نہ ہو اس کپڑے کو دیکھے تو یہی کہے گا کہ طلحہ بن عبیداللہ رنگین کپڑے پہنتے تھے احرام میں تو نہ پہنو تم لوگ ان رنگین کپڑوں میں سے کچھ۔

۱۱۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَاتِ الْمُشَبَّعَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ لَيْسَ فِيْهَا زَعْفَرَانٌ ۞

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکرؓ خوب گہرے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں احرام میں لیکن زعفران اُس میں نہ ہوتی تھی۔

ف: سعید بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ بھی کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں احرام میں اور اسناد اسکی صحیح ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا احرام میں درست نہیں ہے وہ کہتے ہیں کسم بھی ایک خوشبو ہے۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر کسی کپڑے میں خوشبو لگی ہو پھر اس کی بُو جاتی رہے تو احرام میں پہننا اُس کا درست ہے کہا ہاں جب رنگ اُس میں باقی نہ ہو زعفران کا یا ورس کا۔ ف: اگر بُو جاتی رہی ہو لیکن رنگ موجود ہو تو بھی درست نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک درست ہے۔

۵۔ بَابُ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْمِنْطَقَةَ (محرم کو پٹی باندھنے کا بیان)

۱۲۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ ۞

ترجمہ: نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ مکروہ جانتے تھے پٹی کا باندھنا واسطے محرم کے۔

ف: اور ایک روایت میں اُن سے جواز ثابت ہے شاید انہوں نے رجوع کیا کراہت سے۔

۱۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ فِي الْمِنْطَقَةِ يَلْبَسُهَا الْمُحْرِمُ تَحْتَ ثِيَابِهٖ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا جَعَلَ طَرَفَيْهَا

ترجمہ: یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ اگر محرم اپنے کپڑوں کے نیچے پٹی باندھے تو کچھ قباحت نہیں ہے جب اُس کے دونوں کناروں میں تسمے ہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَمِيْعًا سُيُوْرًا يَعْقِدُ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ؛ وہ ایک دوسرے سے باندھ دئے جاتے ہوں۔
کہا مالک نے یہ روایت میں نے بہت اچھی سنی ہے اس باب میں۔

۶۔ بَابُ تَخْمِيْرِ الْمُحْرِمِ وَجْهَهٗ (محرم کو اپنا منہ ڈھانپنا کیسا ہے)

۱۴۔ عَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ يُغَطِّيْ وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؛ ترجمہ: فرافصہ بن عمیر حنفیؓ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا عثمان بن عفان کو عرج میں (ایک گاؤں کا نام ہے تین منزل پر مدینہ سے) ڈھانپتے تھے منہ اپنا احرام میں۔

ف: گرمی کی شدت سے ابن عباس اور ابن عوف اور ابن الزبیر اور زید بن ثابت اور جابر کا یہی قول ہے کہ محرم کو منہ ڈھانپنا درست ہے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ کا اور مالک اور ابوحنیفہ کا اور محمد بن الحسن کے نزدیک درست نہیں ہے۔

۱۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا يُخَمِّرُهُ الْمُحْرِمُ ؛ ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے ٹھوڑی کے اوپر سر میں داخل ہے محرم اس کو نہ چھپائے۔

۱۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَفَّنَ ابْنَهٗ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ بِالْجُحْفَةِ مُحْرِمًا وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا حُرُمٌ لَطَيَّبْنَاهُ وَخَمَّرَ رَاْسَهٗ وَوَجْهَهٗ ؛ ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کفن دیا اپنے بیٹے واقد بن عبداللہ کو اور وہ مر گئے تھے جحفہ میں احرام کی حالت میں اور کہا کہ اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو ہم اسکو خوشبو لگاتے اور ڈھانپ دیا سر اور منہ ان کا۔

کہا مالک نے اسواسطے کہ سب تکالیف شرعیہ زندگی تک ہیں جب آدمی مر گیا تو اس کا عمل بھی تمام ہو گیا۔

ف: ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کا یہی قول ہے لیکن یہ مخالف ہے اس حدیث صحیح کے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عباس سے کہ ایک شخص احرام کی حالت میں مر گیا اور خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے غسل دو اس کو اور کفن پہناؤ اس کو اور مت ڈھانپو سر اس کا اور نہ خوشبو لگاؤ اس کو کیونکہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

۱۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ ؛ ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو عورت احرام باندھے ہو وہ نقاب نہ ڈالے منہ پر اور دستانے نہ پہنے۔

ف: یعنے منہ نہ چھپائے مگر کپڑا منہ پر ڈال سکتی ہے اس طرح سے کہ کپڑا الگ رہے منہ سے نہ لگے۔

۱۸۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَلَا تُنْكِرُ عَلَيْنَا ؛ ترجمہ: فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ ہم اپنے منہ ڈھانپتی تھیں احرام میں اور ہم ساتھ تھیں اسماء بنت ابی بکر صدیق کے سو انہوں نے منع نہ کیا ہم کو۔

ف: ڈھانپنے سے مراد وہی کپڑا ڈالنا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی الطِّیْبِ فِی الْحَجِّ (حج میں خوشبو لگانے کا بیان)

۱۹۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت قبل احرام باندھنے کے اور احرام کھولنے کے وقت قبل طواف الزیارت کے۔

۲۰۔ عَنْ: عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحُنَیْنٍ وَّعَلَی الْاَعْرَابِیِّ قَمِیْصٌ وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَیْفَ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصْنَعَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْزِعْ قَمِیْصَكَ وَاغْسِلْ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ وَافْعَلْ فِیْ عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِیْ حَجِّكَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ حنین میں تھے اور وہ اعرابی ایک کُرتہ پہنے ہوئے تھا جس میں زرد رنگ کا نشان تھا تو کہا اُس نے یا رسول اللہ میں نے نیت کی ہے عمرہ کی پس میں کیا کروں آپ نے فرمایا اپنا کُرتہ اتار اور زردی دھو ڈال اپنے بدن سے اور جو حج میں کرتا ہے وہی عمرہ میں کر۔

ف: یعنے طواف اور سعی ادا کر یا جن باتوں سے حج میں پرہیز کرتا تھا اُن باتوں سے عمرہ میں بچ۔

۲۱۔ عَنْ: اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَّهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَقَالَ مِمَّنْ رِیْحُ هٰذَا الطِّیْبِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنِّیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ مِنْكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعٰوِیَةُ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ طَیَّبَتْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلَتَغْسِلَنَّهٗ ۞

ترجمہ: اسلم سے جو مولیٰ ہیں عمر بن الخطابؓ کے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ کو خوشبو آئی اور وہ شجرہ میں تھے (چھ میل ہے مدینہ سے) سو کہا کہ یہ خوشبو کس شخص سے آتی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے مجھ سے اے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے کہا ہاں تمہیں قسم ہے خداوند کریم کے بقا کی ف۱ معاویہ بولے کہ اُم المومنین اُم حبیبہؓ نے خوشبو لگا دی میرے اے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم دھو ڈالو اُس کو جا کر۔ ف۲

ف۱: اس واسطے کہ معاویہؓ دوست رکھتے تھے زیب اور زینت اور رفاہیت کو بلکہ حضرت عمرؓ نے اُن کا نام کسرائے عرب رکھا تھا۔ کسریٰ نام تھا بادشاہ ایران کا۔ ف۲: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل احرام کے ایسی خوشبو لگانا درست نہیں جس کا اثر بعد احرام کے باقی رہے اور یہی قول ہے مالک اور ایک جماعت تابعین کا مگر ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور عمل اُن کا حضرت عائشہؓ کی حدیث پر ہے جو اوپر گذری۔

۲۲۔ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَیْدٍ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِهٖ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَّهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَاِلٰی جَنْبِهٖ كَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ

ترجمہ: صلت بن زبید سے روایت ہے انہوں نے کئی اپنے عزیزوں سے سُنا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کو خوشبو آئی اور وہ شجرہ میں تھے اور آپ کے پہلو میں کثیر بن الصلت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ عُمَرُ مِمَّنْ رِيحُ هٰذَا الطِّيبِ فَقَالَ كَثِيرٌ مِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَ اَرَدْتُ اَنْ لَّا اُحْلِقَ فَقَالَ عُمَرُ فَاذْهَبْ اِلٰى شَرْبَةٍ فَاَدْلُكْ رَأْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهُ فَفَعَلَ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ ؛

تھے تو کہا عمرؓ نے کس میں سے یہ خوشبو آتی ہے کثیر نے کہا مجھ میں سے میں نے اپنے بال جمائے تھے کیونکہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تھا بعد احرام کھولنے کے حضرت عمرؓ نے کہا شربہ کے پاس جا اور سر کو مل کر دھو ڈال تب ایسا ہی کیا کثیر بن الصلت نے ۔

ف : احرام کے وقت اگر بالوں کے پریشان ہونے یا گرد و غبار پڑنے کا خوف ہوتا ہے یا جوؤں کے پڑنے کا تو بالوں کو گوند وغیرہ سے جما لیتے ہیں ۔ اس کو تلبید کہتے ہیں کثیر نے بھی کہا کہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تھا اسلئے بالوں کی حفاظت کی گئی کہا مالک نے شربہ اُس گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کے درخت کے پاس ہوتا ہے اور اُس میں پانی بھرا رہتا ہے ۔

۲۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ وَ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَاَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ اَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ رَأْسَهُ قَبْلَ اَنْ يُّفِيضَ عَنِ الطِّيبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَ اَرْخَصَ لَهُ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛

ترجمہ : یحییٰ بن سعید اور عبداللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ولید بن عبدالملک نے پوچھا سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید سے کہ بعد کنکریاں مارنے کے اور سر منڈانے کے قبل طواف الاضافہ کے خوشبو لگانا کیسا ہے تو منع کیا سالم نے اور جائز رکھا خارجہ بن زید بن ثابت نے ۔

ف : ابوحنیفہؒ کا قول خارجہ کا سا ہے اور مالک کا قول سالم کا سا ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص ایسا تیل لگائے جس میں خوشبو نہ ہو قبل احرام کے یا قبل طواف الافاضہ کے بعد کنکریاں مارنے کے تو کچھ قباحت نہیں ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ محرم اُس کھانے کو کھائے جس میں زعفران پڑی ہو بولے اگر آگ سے پکا ہو تو درست ہے ورنہ درست نہیں ف۲ : بلکہ حرام ہے اور اُس پر فدیہ لازم ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک کھانے میں اگر زعفران ہو تو مطلقاً درست ہے البتہ صرف زعفران کھانا درست نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہے اور شافعیہ کے نزدیک مطلقاً ممنوع ہے ۔ (محلی)

۸۔ باب مَوَاقِيتِ الْاِهْلَالِ (احرام باندھنے کے میقاتوں کا بیان)

۲۴۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ احرام باندھیں اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے پہنچا مجھ کو کہ فرمایا آپ نے احرام باندھیں اہل یمن یلملم سے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّهِلُّوْا مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا اور اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ان تینوں کو تو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا احرام باندھیں اہل یمن یلملم سے۔

ف: ان مقامات سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا حرام ہے۔ اگر ان سے آگے جا کر احرام باندھا تو دم لازم آئے گا البتہ اگر پھر میقات کو لوٹ کر وہاں سے احرام باندھے تو اکثر علماء کے نزدیک دم ساقط ہوگا۔

۲۶۔ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَهَلَّ مِنَ الْفُرْعِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا فرع سے۔

ف: فرع ایک مقام ہے آگے ذوالحلیفہ سے مکہ کی طرف ابن عبدالبر نے کہا شاید اس وجہ سے ہوگا کہ پہلے اُن کا ارادہ احرام کا نہ ہوگا اس واسطے ذوالحلیفہ سے آگے بڑھ گئے جب فرع میں آئے تو قصد ہوا وہیں سے احرام باندھ لیا امام محمدؒ نے کہا کہ ذوالحلیفہ سے آگے بھی ایک میقات ہے جحفہ اسواسطے انہوں نے پیشقدمی کی مگر ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا بہتر ہے **معجم** کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے خود یہ حدیث روایت کی ہے کہ میقات اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ ہے پھر اُس کا خلاف کسی سبب سے ہوگا اور کسی کو درست نہیں کہ ذوالحلیفہ سے بدون احرام کے آگے بڑھے جب کہ وہ قصد رکھتا ہو مکہ میں آنے کا۔

۲۷۔ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَهَلَّ مِنْ اِيْلِيَآءَ ۞

ترجمہ: مالکؒ نے ایک معتبر شخص سے سُنا کہ عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا بیت المقدس سے۔

ف: یعنے میقات سے پہلے احرام باندھ لیا یہ امر افضل ہے ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک۔

۲۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ بِعُمْرَةٍ ۞ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

ترجمہ: امام مالکؒ کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا جعرانہ سے۔

ف: جعرانہ ایک مقام ہے درمیان میں طائف اور مکہ کے اُس کو لوگ اب بڑا عمرہ کہتے ہیں اور معروف جگہ عمرہ کے واسطے احرام کے تنعیم ہے جو تین میل پر ہے مکہ سے وہیں سے لوگ اب اکثر عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے مسنداً محرش کعبے سے روایت کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالْعَمَلِ فِي الْإِهْلَالِ (لبیک کہنے کا بیان اور احرام کی ترکیب کا بیان)

۲۹- عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تھی لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک اِنَّ الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک اور عبداللہ بن عمر اس میں زیادہ کرتے لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل۔

ف: معنے اس کے یہ ہیں کہ حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بار بار اے پروردگار حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بار بار تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت کے واسطے بار بار سارے جہاں کی تعریف اور نعمت تجھی کو ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جو زیادہ کیا اُس کے یہ معنے ہیں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بار بار اطاعت کرتا ہوں تیری بار بار تیرے ہاتھ میں بہتری ہے حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بار بار میری توجہ تیری طرف ہے اور میرے عمل سے مقصود تو ہی ہے اگر کہا جائے کہ ابن عمرؓ نے تلبیہ میں زیادت کس طرح کی یہ تو احداث فی الدین ہوا حالانکہ ابن عمر میں بہت اتباعِ سنت تھا تو جواب یہ ہے کہ ابن عمر شاید یہ سمجھے کہ تلبیہ کلمات ماثورہ پر مقصود نہیں ہے بلکہ اس جنس کے جو کلمات ہوں اُن کے ساتھ تلبیہ جائز ہے جیسا کہ اکثر ادعیہ واذکار کا یہی حال ہے گو اقتصار کلمات ماثورہ افضل ہے۔

۳۰- عَنْ : هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَهَلَّ ۞ (اخرجہ البخاری موصولا ومسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعتیں پھر جب اونٹ پر سوار ہو جاتے لبیک پکار کر کہتے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک کہنا بعد اونٹ پر سوار ہونے کے مسنون ہے نہ کہ بعد نماز احرام کے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور کا اور حنفیہ کے نزدیک بعد رکعتیں احرام کے لبیک پکارنا بہتر ہے۔

۳۱- عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاءُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: سالم بن عبداللہ نے سُنا اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے کہتے تھے کہ یہ میدان ہے جس میں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے احرام باندھا وہاں سے حالانکہ نہیں لبیک کہی آپ نے مگر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

۳۲- عَنْ : عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ: عبید بن جریج سے روایت ہے انہوں نے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

عبداللہ بن عمر سے اے ابوعبدالرحمٰن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہیں کرتا عبداللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتاؤ اے ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں رہتے اور میں نے دیکھا خضاب کرتے ہو تم زرد اور میں نے دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم نہیں باندھتے مگر آٹھویں تاریخ کو عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنتے دیکھا جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کرکے بھی اُن کو پہن لیتے تو میں بھی اُن کا پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا تو میں بھی اُسکو پسند کرتا ہوں اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپ کا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے واسطے۔

ف: اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے میں آٹھویں تاریخ کو احرام باندھتا ہوں۔

۳۰ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَرْكَبُ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَحْرَمَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نماز پڑھتے ذوالحلیفہ کی مسجد میں پھر نکل کر سوار ہوتے اُس وقت احرام باندھتے۔

۳۱ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ اَهَلَّ مِنْ مَّسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَاَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ اَشَارَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبدالملک بن مروان نے لبیک پکارا ذوالحلیفہ کی مسجد سے جب اونٹ اُن کا سیدھا ہوا چلنے کو اور ابان بن عثمان نے یہ حکم کیا تھا اُن کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰-بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ (لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان)

۳۵۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَوْ مَنْ مَّعِيَ اَنْ يَّرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ اَوْ بِالْاِهْلَالِ يُرِيْدُ اَحَدُهُمَا ؛ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: سائب بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ حکم کروں میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک پکارنے کا۔

۳۶۔ کہا مالک نے میں نے سنا اہل علم سے کہتے تھے یہ حکم عورتوں کو نہیں ہے بلکہ عورتیں آہستہ سے لبیک کہیں اس طرح کہ آپ ہی سنیں کہا مالک نے محرم اپنی آواز کو بلند کرے جامع مسجدوں میں بلکہ اس طرح کہے کہ آپ سنے اور پاس والا نہ سنے مگر مسجد منا اور مسجد الحرام میں یہاں بلند آواز سے لبیک کہے۔ کہا مالک نے میں نے سنا اہل علم سے وہ مستحب جانتے تھے لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر چڑھاؤ پر چڑھنے کے وقت۔

۱۱-بَابُ اِفْرَادِ الْحَجِّ (حج افراد کا بیان)

۳۷۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا سو جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اس نے احرام نہ کھولا دسویں تاریخ تک۔

ف: حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اس سے آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھول کر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں اس میں آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں۔

۳۸۔ عَنْ: عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ ؛ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا۔

۳۹۔ عَنْ: عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ ؛

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہا مالک نے میں نے سُنا اہل علم سے کہتے تھے جس شخص نے احرام باندھا حج مفرد کا پھر اُس کا جی چاہا عمرہ کا احرام باندھنے کا تو یہ جائز نہیں ہے کہا مالک نے میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو اسی پر پایا۔

۱۲۔ بابُ القِرَانِ فِی الحَجِّ (قران کا بیان)

۴۰۔ عَنْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ دَخَلَ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بِالسُّقْیَا وَهُوَ یَنْجَحُ بَکَرَاتٍ لَهٗ دَقِیْقًا وَخَبَطًا فَقَالَ لَهٗ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ یَنْهٰی عَنْ اَنْ یُقْرَنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ عَلِیٌّ وَعَلٰی یَدَیْهِ اَثَرُ الدَّقِیْقِ وَالْخَبَطِ فَمَا اَنْسٰی اَثَرَ الدَّقِیْقِ وَالْخَبَطِ عَلٰی ذِرَاعَیْهِ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ اَنْتَ تَنْهٰی عَنْ اَنْ یُّقْرَنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ ذٰلِكَ رَاْیِیْ فَخَرَجَ عَلِیٌّ مُغْضَبًا وَهُوَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ مَعًا۔

ترجمہ: امام محمد باقر سے روایت ہے کہ مقداد بن الاسودؓ آئے حضرت علیؓ کے پاس اور وہ پلا رہے تھے اپنے اونٹ کے بچوں کو گھلا ہوا آٹا اور چارہ پانی میں تو کہا مقداد نے یہ عثمان بن عفان منع کرتے ہیں قران سے درمیان حج اور عمرہ کے پس نکلے علیؓ اور اُن کے ہاتھوں میں آٹے کے نشان تھے سو میں اب تک اُس آٹے کے نشانوں کو جو اُن کے ہاتھ پر تھے نہیں بھولا اور گئے حضرت عثمان بن عفان کے پاس اور کہا کیا تم منع کرتے ہو قران سے درمیان حج اور عمرہ کے انہوں نے کہا ہاں میری رائے یہی ہے تو حضرت علی غصے سے باہر نکلے کہتے تھے لبیک اللھم لبیک بحجۃ و عمرۃ معا۔

ف: اُن کے سامنے یہ الفاظ کہے تا کہ معلوم ہو کہ قران درست ہے اُس میں کوئی قباحت نہیں ہے نسائی اور اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ عثمان نے کہا میں تو منع کرتا ہوں لوگوں کو قران سے اور تم کرتے ہو حضرت علی نے جواب دیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہ چھوڑوں گا اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے رجوع کیا ممانعت سے کرہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی قران کرے تو اپنے بال نہ کترائے اور جو چیزیں احرام میں منع ہیں اُن کا استعمال نہ کرے یہاں تک کہ ہدی کو نحر کرے اگر اُس کے ساتھ ہدی ہو اور یوم النحر کو منا میں احرام کھولے۔

۴۱۔ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ خَرَجَ اِلَی الْحَجِّ فَمِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ یَحْلِلْ وَاَمَّا مَنْ کَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے حجۃ الوداع کے سال میں حج کرنے کو تو اُن کے بعض اصحاب نے احرام باندھا حج کا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف عمرہ کا سو جس شخص نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا اُس نے احرام نہ کھولا اور جس نے عمرہ کا صرف احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا۔

امام مالک نے سُنا بعض اہل علم سے کہتے تھے جس نے عمرہ کا احرام باندھا پھر اُس کو یہ بھلا معلوم ہوا کہ حج کا بھی احرام عمرہ کے ساتھ باندھ لے یہ جائز ہے جب تک اُس نے طواف خانہ کعبہ کا اور سعی صفا مروہ میں نہ کی ہو اور عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بن عمر نے ایسا ہی کیا ہے جب انھوں نے کہا اگر میں روکا جاؤں گا خانہ کعبہ سے تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ویسا ہی میں بھی کروں گا پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکساں ہے تو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی۔

ف : یعنے پہلے عبداللہ بن عمر نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا اس خیال سے کہ شاید حج نصیب نہ ہو اور خانہ کعبہ تک پہنچنا نہ ہو سکے کیونکہ اُس زمانے میں وہاں فساد اور ہنگامہ تھا پھر یہ خیال کیا کہ جیسا احصار کی حالت میں عمرہ والا احرام کھول سکتا ہے ویسا ہی حج والا بھی۔ **کہا** مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حجۃ الوداع کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج کا بھی احرام باندھ لے پھر احرام نہ کھولے یہانتک کہ حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو۔

۱۳۔ بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ (لبیک موقوف کرنے کا وقت)

۴۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ نِ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: محمد بن ابی بکر نے پوچھا انسؓ بن مالک سے جب وہ دونوں صبح کو جا رہے تھے منا سے عرفہ کو تم کیا کرتے تھے آج کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بولے بعض لوگ ہم میں سے آج کے روز لبیک کہتے تھے پکار کر تو کوئی منع نہ کرتا بعض لوگ تکبیر کہتے تو کوئی منع نہ کرتا۔

ف : خطابی نے کہا کہ علما نے اجماع کیا اس حدیث کے خلاف پر اور سنت کہا ہے لبیک پکارنے کو اُس روز اور بعضوں نے اس حدیث پر بھی عمل کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منافی نہیں ہے اور احادیث کی کیونکہ احتمال ہے کہ لبیک اور تکبیر دونوں کہتے ہوں آپ نے دونوں کو جائز رکھا۔

۴۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ نِ الْبَاقِرِ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ كَانَ يُلَبِّیْ فِی الْحَجِّ حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ ۔

ترجمہ: محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ لبیک کہتے تھے حج میں مگر جب زوال ہوتا آفتاب کا عرفہ کے روز تو موقوف کرتے لبیک کو۔

کہا مالک نے ہمارے شہر کے اہلِ علم اسی پر عمل کرتے چلے آتے ہیں۔

ف : ابن عمر اور عائشہؓ اور ایک جماعت صحابہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ لبیک کہا کرے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کرے یوم النحر کے روز اُس وقت موقوف کرے کیونکہ صحیحین میں مروی ہے فضل بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہا کرتے تھے یہاں تک کہ پہنچے جمرہ عقبہ کے پاس لیکن اصحاب الرائے اور سفیان ثوری اور شافعیؒ کے نزدیک اول کنکری سے لبیک موقوف کرے اور امام احمد اور اسحٰق کے نزدیک جب رمی سے فارغ ہو اُس وقت موقوف کرے۔ ابن خزیمہ نے اسی حدیث کو فضل بن عباس سے اس طرح روایت کیا ہے کہ آپ لبیک کہا کرتے اور تکبیر کہا کرتے ہر کنکری مارنے پر پھر موقوف کرتے لبیک کو آخری کنکری سے ابن خزیمہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اس میں تفسیر ہے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

سابقہ کی اور رفع ہے اسکے ابہام کا سو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ (زرقانی)

۴۴۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ اِذَا رَجَعَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ ؛

ترجمہ: ام المومنین عائشہؓ موقوف کرتی تھیں لبیک کو جب جاتی تھیں عرفات کو۔

۴۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْحَرَمِ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُلَبِّيْ حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَاِذَا غَدَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ وَكَانَ يَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ موقوف کرتے تھے لبیک کہنے کو حج میں جب پہنچتے حرم میں طواف اور سعی تک پھر لبیک کہنے لگتے یہاں تک کہ صبح کو منا سے چلیں عرفہ کو سو جب عرفات کو چلتے لبیک موقوف کرتے اور عمرہ میں موقوف کرتے لبیک کو جب داخل ہوتے حرم میں۔

۴۶۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يُلَبِّيْ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ؛

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے کہ عبداللہ بن عمرؓ طواف میں لبیک نہ کہتے تھے۔

۴۷۔ عَنْ: عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَنْزِلُ مِنْ عَرَفَةَ بِنَمِرَةَ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ اِلَى الْاَرَاكِ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُهِلُّ مَا كَانَتْ فِيْ مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَاِذَا رَكِبَتْ فَتَوَجَّهَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتِ الْاِهْلَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَعْتَمِرُ بَعْدَ الْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ تَرَكَتْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تَخْرُجُ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى تَاْتِيَ الْجُحْفَةَ فَتُقِيْمُ بِهَا حَتّٰى تَرَى الْهِلَالَ فَاِذَا رَاَتِ الْهِلَالَ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ ؛

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ جب عرفات میں آتیں تو نمرہ میں اُترتیں پھر اراک میں اُترنے لگیں اور عائشہؓ اپنے مکان میں جب تک ہوتیں تو بھی اور اُن کے ساتھی لبیک کہا کرتے جب سوار ہوتیں تو لبیک کہنا موقوف کرتیں اور عائشہؓ بعد حج کے عمرہ ادا کرتیں مکہ سے احرام باندھ کر ذالحجہ میں پھر یہ چھوڑ دیا اور محرم کے چاند سے پہلے جحفہ میں آکر ٹھہرتیں جب چاند ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتیں۔

ف: اسواسطے کہ عمرہ سوائے حج کے مہینوں کے اور دنوں میں کرنا اولیٰ ہے نمرہ ایک مقام کا نام ہے عرفات کے قرب میں اور اراک بھی ایک موضع ہے عرفات میں۔

۴۸۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَدَا يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مِنًى فَسَمِعَ التَّكْبِيْرَ عَالِيًا فَبَعَثَ الْحَرَسَ يَصِيْحُوْنَ فِي النَّاسِ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا التَّلْبِيَةُ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ صبح کو چلے نویں تاریخ کو منیٰ سے عرفہ کو تو بلند آواز سے تکبیر سُنی انہوں نے اپنے آدمیوں کو بھیج کر کہلوایا کہ اے لوگو یہ وقت لبیک کہنے کا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴- بَابُ اِهْلَالِ اَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ بِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ

(اہلِ مکہ کے احرام کا اور جو لوگ مکہ میں ہوں اور ملک والے اُن کے بھی احرام کا بیان)

۴۹- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ مَا شَاْنُ النَّاسِ يَاْتُوْنَ شُعْثًا وَاَنْتُمْ مُدْهِنُوْنَ اَهِلُّوْا اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا اے مکہ والو، لوگ تو بال بکھرے ہوئے پریشان یہاں آتے ہیں اور تم تیل لگائے ہوتے ہو جب چاند دیکھو ذی الحجہ کا تو تم بھی احرام باندھ لیا کرو۔

ف: کیونکہ پہلے سے احرام باندھ لینا افضل ہے لیکن عبداللہ بن عمر احرام نہ باندھتے جب تک آٹھویں تاریخ نہ آتی اب یہی رواج ہے کہ مکہ والے اور جو لوگ مکہ میں اور ملکوں کے ہوتے ہیں وہ آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھتے ہیں۔

۵۰- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَقَامَ بِمَكَّةَ تِسْعَ سِنِيْنَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نو برس مکے میں رہے جب چاند دیکھتے ذی الحجہ کا تو احرام باندھ لیتے اور عروہ بن الزبیر بھی ایسا ہی کرتے۔

۵۱- کہا مالک نے جو لوگ مکہ کے رہنے والے ہیں یا مکہ میں پہلے سے مقیم ہیں مگر وہاں کے باشندے نہیں تو وہ حرم سے احرام باندھیں۔ کہا مالک نے جو شخص مکہ سے احرام حج کا باندھے تو وہ طواف اور سعی نہ کرے جب تک منا سے نہ لوٹے اور ایسا ہی عبداللہ بن عمر نے کیا تھا کہا یحییٰ نے جو لوگ اور ملک کے رہنے والے ہیں انہوں نے اگر احرام حج کا مکہ سے باندھا تو وہ فرض طواف (طواف الزیارۃ) کی تاخیر کریں اور وہ طواف ہے جس کے بعد سعی ہوتی ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اور نفل طواف جتنا چاہے کیا کرے لیکن ہر طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرے اور ایسا ہی کیا ہے اُن صحابہ نے احرام حج کا مکہ سے باندھا سو انہوں نے تاخیر کی طواف اور سعی کی یہاں تک کہ لوٹے منا سے اور ایسا ہی کیا عبداللہ بن عمرؓ نے وہ بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھتے تھے حج کا مکہ سے اور تاخیر کرتے طواف اور سعی کی منا سے لوٹنے تک کہا مالک نے مکہ والے کو عمرہ کا احرام باندھنا حرم سے درست نہیں ہے بلکہ حل سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

۱۵- بَابُ مَا لَا يُوْجِبُ الْاِحْرَامَ مِنْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ

(ہدی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا)

ف: ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو کہ مکہ میں روانہ کیا جائے قربانی کے واسطے اور تقلید کہتے ہیں اُس جانور کے گلے میں جوتی وغیرہ کوئی اور چیز لٹکانے کو جس سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ جانور ہدی کا ہے۔

۵۲- عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زیاد بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبِیْ سُفْیَانَ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَھْدٰی ھَدْیًا حَرُمَ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْحَرَ الْھَدْیُ وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَیْکِ بِھَدْیٍ فَاکْتُبِیْ اِلَیَّ بِاَمْرِکِ اَوْ مُرِیْ صَاحِبَ الْھَدْیِ فَقَالَتْ عَمْرَۃُ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لَیْسَ کَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا بِیَدِہٖ ثُمَّ بَعَثَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّہُ اللّٰہُ لَہٗ حَتّٰی نُحِرَ الْھَدْیُ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ابی سفیان نے لکھا اُم المومنین عائشہؓ کو عبداللہ بن عباس کہتے ہیں جو شخص ہدی روانہ کرے تو اُس پر حرام ہوگئیں وہ چیزیں جو حرام ہیں محرم پر یہاں تک کہ ذبح کی جائے ہدی سو میں نے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہے تم مجھے لکھ بھیجو اپنا فتویٰ یا جو شخص ہدی لے کر آتا ہے اُس کے ہاتھ کہلا بھیجو۔ عمرہؓ نے کہا عائشہؓ بولیں ابن عباسؓ جو کہتے ہیں ویسا نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لٹکائی اور اس کو روانہ کیا میرے باپ کیساتھ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی اُن چیزوں میں سے جن کو حلال کیا تھا اللہ نے ان کیلئے یہاں تک کہ ذبح ہوگئی ہدی۔

ف: تو صرف ہدی روانہ کرنے سے محرم نہیں ہوتا بلکہ اگر خود اُس کے ساتھ ہو جائے تو محرم ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابوحنیفہؒ اور محمدؒ اور اکثر علماء کا۔

۵۳۔ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الَّذِیْ یَبْعَثُ بِھَدْیِہٖ وَیُقِیْمُ ھَلْ یَحْرُمُ عَلَیْہِ شَیْءٌ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّھَا سَمِعَتْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ لَا یَحْرُمُ اِلَّا مَنْ اَھَلَّ وَلَبّٰی ۔

ترجمہ: یحییٰؒ بن سعیدؒ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ جو شخص ہدی روانہ کرے مگر خود نہ جائے کیا اُس پر کچھ لازم ہوتا ہے وہ بولیں میں نے سنا عائشہؓ سے کہتی تھیں محرم نہیں ہوتا مگر جو شخص احرام باندھے اور لبیک کہے۔

۵۴۔ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْھُدَیْرِ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ فَسَاَلَ النَّاسَ عَنْہُ فَقَالُوْا اَمَرَ لِھَدْیِہٖ اَنْ یُّقَلَّدَ فَلِذٰلِکَ تَجَرَّدَ قَالَ رَبِیْعَۃُ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ بِدْعَۃٌ وَّرَبِّ الْکَعْبَۃِ ۔

ترجمہ: ربیعہ بن عبداللہ نے دیکھا ایک شخص کو عراق میں کپڑے اتارے ہوئے (وہ ابن عباس تھے) تو پوچھا لوگوں سے اس کا سبب لوگوں نے کہا اُس نے حکم کیا ہے اپنی ہدی کی تقلید کا سو اس لئے سیے ہوئے کپڑے اتار ڈالے ربیعہ نے کہا میں نے ملاقات کی عبداللہ بن الزبیر سے اور یہ قصہ بیان کیا اُنہوں نے کہا قسم کعبہ کے رب کی یہ امر بدعت ہے۔

۵۵۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص ہدی لے کر آپ نکلا سو اُس نے اشعار کیا۔ اور تقلید کی ذوالحلیفہ میں لیکن احرام نہ باندھا یہاں تک کہ آگیا جحفہ میں تو جواب دیا امام مالک نے کہ میرے نزدیک یہ اچھا نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا اُس نے خطا کی بلکہ اُس کو چاہئے کہ اشعار اور تقلید احرام کے ساتھ کرے البتہ جو شخص ہدی کے ساتھ جانے کا قصد نہیں رکھتا وہ بدوں احرام کے ہدی روانہ کرے اور آپ اپنے گھر بیٹھا رہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: اشعار کہتے ہیں اونٹ کے کوہان کو چیر دینے کو داہنی طرف یا بائیں طرف سے تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ جانور ہدی کا ہے۔ یہ فعل سنت ہے اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ ابوحنیفہ نے اس کو مکروہ جانا کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ہدی کو بدوں احرام کے لے کر نکل سکتا ہے بولے ہاں کچھ قباحت نہیں (مگر جب میقات پر پہنچے تو احرام باندھ لے وہاں سے بدوں احرام کے آگے نہ بڑھے) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ کوئی شخص تقلید کرے اپنی ہدی کی مگر اس کا قصد نہ ہو حج یا عمرہ کا تو وہ محرم ہوگا یا نہیں مالک نے جواب دیا کہ ہم اس مسئلہ میں ام المومنین عائشہؓ کے قول کو لیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی روانہ کی اور آپ ٹھہرے سو آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی حلال چیزوں میں سے یہانتک کہ ہدی ذبح ہوگئی۔

۱۶- بَابُ مَا تَفْعَلُ الْحَائِضُ فِي الْحَجِّ (جس عورت کو حج میں حیض آجائے اُسکا بیان)

۵۶- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ الَّتِيْ تُهِلُّ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِنَّهَا تُهِلُّ بِحَجِّهَا اَوْ عُمْرَتِهَا اِذَا اَرَادَتْ وَ لٰكِنْ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَهِيَ تَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَلَا تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَطْهُرَ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے جو عورت احرام باندھے ہو حج یا عمرہ کا پھر اس حیض تو وہ لبیک کہا کرے جب اس کا جی چاہے اور طواف نہ کرے اور سعی نہ کرے صفا مروہ کے درمیان میں باقی سب ارکان ادا کرے لوگوں کے ساتھ فقط طواف اور سعی نہ کرے اور مسجد میں نہ جائے جب تک کہ پاک نہ ہو۔

ف: اصل طواف ممنوع ہے کیونکہ اس میں مسجد جانا ہوتا ہے اور سعی ممنوع نہیں ہے اسلئے کہ سعی کے واسطے طہارت شرط نہیں ہے مگر حائض سعی اسواسطے نہ کرے کہ طواف پر مقدم کرنا سعی کا درست نہیں۔

۱۷- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنیکا بیان)

۵۷- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ ثَلٰثًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عَامَ الْقَضِيَّةِ وَعَامَ الْجِعِرَّانَةِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے ادا کئے ایک حدیبیہ کے سال اور ایک عمرہ قضا کے اور ایک عمرہ جعرانہ کے سال۔

۵۸- عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلٰثًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ شَوَّالٍ وَاثْنَتَيْنِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال میں اور دو ذیقعدہ میں۔

۵۹- عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اَعْتَمِرُ قَبْلَ اَنْ اَحُجَّ فَقَالَ سَعِيْدٌ نَعَمْ قَدِ اعْتَمَرَ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ میں عمرہ کروں قبل حج کے انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ ؕ

علیہ وسلم نے عمرہ کیا قبل حج کے۔

عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهٗ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ قَفَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَلَمْ يَحُجَّ ؕ (اخرجہ البخاری موصولا عن ابن عمر)

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر ابی سلمہ نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ سے عمرہ کرنے کی شوال میں تو اجازت دی آپ نے تو وہ عمرہ کر کے لوٹ آئے اپنے گھر کو اور حج نہ کیا۔

ف : حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ایام جاہلیت میں لوگ بُرا سمجھتے تھے یہ بات لغو ٹھہری ابن حبان نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی الحج میں تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو۔

۱۸- بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ (عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے)

۶۰- **عَنْ** : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ؕ

ترجمہ: عروہ بن الزبیرؓ لبیک موقوف کرتے تھے عمرہ میں جب داخل ہو جاتے حرم میں۔

کہا مالک نے جو شخص احرام باندھے عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے وہ لبیک موقوف نہ کرے جب تک کہ خانہ کعبہ نہ دیکھے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ جو شخص احرام باندھے عمرہ کا میقات سے اور وہ مدینہ یا کسی اور شہر کا رہنے والا ہے تو لبیک کب موقوف کرے۔ مالک نے جواب دیا کہ جو شخص میقات سے احرام باندھے وہ زمین حرم میں داخل ہوتے ہی لبیک موقوف کر دے اور مجھے عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی پہنچا وہ ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ (تمتع کا بیان)

۶۱- **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ ؕ (اخرجہ البخاری عن ابی موسیٰ ومسلم)

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ہے اور وہ دونوں ذکر کر رہے تھے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کرے گا جو خدا کے احکام سے ناواقف ہو سعد نے کہا بُری بات کہی تم نے اے بھتیجے میرے۔ ضحاک نے کہا کہ عمر بن الخطابؓ نے منع کیا تمتع سے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کیا۔

ف : بعض کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے تمتع کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ حج کے قرب میں آدمی کا لذت اٹھانا عورتوں سے اور زینت کرنا بُرا سمجھا اور بعضوں نے کہا کہ مراد حضرت عمرؓ کی تمتع سے یہ تھی کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ سے بدل دے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور بعضوں نے کہا مراد اشہر حج میں عمرہ کرنا ہے بہرحال اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ۔ اگر تمتع سے یہی تمتع عرفی مراد ہو یعنے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالنا اور مکہ میں ٹھہرے رہنا پھر آٹھویں تاریخ مکہ سے احرام حج کا باندھنا اور دلیل اس امر کی مراد تمتع سے یہی تمتع عرفی تھا نہ کہ فسخ حج وہ ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ عمرؓ نے کہا میں نے جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب نے تمتع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے یہی تمتع عرفی کیا تھا پس حضرت عمرؓ نے جو اس سے منع کیا اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ناسخ سُنا ہوگا جیسے متعۂ نساء کو منع کیا اسلئے کہ اس کی حلت منسوخ ہوگئی تھی واللہ اعلم۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت عمرؓ کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا ہے تو معلوم ہوا کہ جس فعل کا جواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اور کوئی مجتہد یا شیخ یا عالم کیسے ہی بڑے درجے کا ہو اُس کو منع کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت ثابت ہو اور وہ جائز رکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنی چاہیئے اور اُس مولوی یا مشائخ یا مجتہد کے کلام کو ترک کرنا چاہیئے اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا سے معصوم تھے اور وہ خطا سے معصوم نہیں ہے۔ اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیئے ۔

۶۲۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ اللّٰهِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَ اُهْدِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِیْ ذِی الْحَجَّةِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے قسم خدا کی مجھ کو قبل حج کے عمرہ کرنا اور ہدی لے جانا بہتر معلوم ہوتا ہے اس بات سے کہ عمرہ کروں بعد حج کے ذی الحجہ میں۔

۶۳۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فِیْ شَوَّالٍ اَوْ ذِی الْقَعْدَةِ اَوْ ذِی الْحِجَّةِ قَبْلَ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰی يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے جس شخص نے عمرہ کیا حج کے مہینوں میں شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ میں قبل حج کے پھر ٹھہرا رہا مکہ میں یہاں تک کہ پالیا اُس نے حج کو اُس نے تمتع کیا اگر حج کرے اور اُس پر ہدی لازم ہے جیسے میسر ہو اگر ہدی نہ میسر ہو تو تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے تو رکھے۔

۶۴۔ کہا مالک نے یہ جب ہے کہ عمرہ کرکے مکہ میں ٹھہرا رہے حج تک پھر حج کرے کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا باشندہ تھا اب وہ کہیں اور جاکر رہا پھر اشہر حج میں عمرہ کرنے آیا اور عمرہ کرکے وہاں ٹھہرا رہا پھر حج کیا تو وہ متمتع ہوگا اور اُس پر ہدی واجب ہے اگر ہدی نہ مل سکے تو روزے رکھے اور اس کا حکم مکہ والوں کا سا نہ ہوگا ۔

ف: کیونکہ مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یہ تمتع اُس کو درست ہے جس کا گھر بار مسجد الحرام میں نہ ہو کہا مالک نے ایک شخص اور ملک والا عمرہ کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں مکہ آیا اور اُس کی نیت مکہ میں رہنے کی ہے تاکہ حج بھی کرے کیا وہ متمتع ہے بولے ہاں وہ متمتع ہے اہل مکہ کے مثل نہیں ہوسکتا اگرچہ اُس نے مکہ میں اقامت کی نیت کی کیونکہ وہ جب مکہ میں آیا تھا تو وہ وہاں کا رہنے والا نہ تھا پس اُس پر ہدی یا روزے واجب ہوں گے اور اُس شخص نے جو مکہ میں رہنے کا ارادہ کیا ہے تو اُس کا حال معلوم نہیں کہ آئندہ کیا امر پیدا ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس لئے وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہوسکتا۔

۶۵۔ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِيْ شَوَّالٍ اَوْ ذِي الْقَعْدَةِ اَوْ ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے سنا سعید بن المسیب سے کہتے تھے جس نے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ میں پھر مکہ میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ حج پایا تو وہ متمتع ہے اگر حج کرے اس پر ہدی لازم ہوگی اگر میسر ہے ورنہ تین روزے حج میں اور سات جب لوٹے رکھنے ہوں گے۔

۲۰۔ بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيْهِ التَّمَتُّعُ (جس صورت میں آدمی متمتع نہ ہو اس کا بیان)

۶۶۔ کہا مالک نے جس شخص نے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ میں پھر لوٹ آیا اپنے ملک کو پھر حج کیا اسی سال جا کر تو اس پر ہدی لازم نہ ہوگی کیونکہ وہ متمتع نہیں ہے بلکہ ہدی اسی پر لازم ہے جو حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ میں ٹھہرا رہے حج تک پھر حج کرے کہا مالک نے جو شخص اور ملک میں سے آن کر مکہ میں رہنے لگا اس نے پھر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا بعد اس کے حج کیا اور وہ متمتع نہ ہوگا نہ اس پر ہدی ہے نہ روزے ہیں بلکہ وہ اہل مکہ کی مانند ہے جب کہ وہاں کا رہنا اس نے اختیار کیا۔

۶۷۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کا باشندہ جہاد کے واسطے یا اور کسی کام کو سفر میں گیا پھر لوٹ کر مکہ میں آیا اور اس کی نیت وہیں رہنے کی ہے خواہ اسکے گھر والے وہاں ہوں یا نہ ہوں اور وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں گیا ہے پھر اس نے بعد عمرہ کے وہیں حج بھی کیا برابر ہے کہ اس نے عمرہ کا احرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے میقات سے باندھا ہو یا اور کسی میقات سے تو وہ متمتع ہے یا نہیں امام مالک نے جواب دیا کہ وہ متمتع نہیں ہے اور اس پر ہدی یا روزے واجب نہیں۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب میں ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

ف: یعنے یہ تمتع اس کو درست ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو۔

۲۱۔ بَابُ جَامِعِ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ (عمرہ کی متفرق حدیثوں کا بیان)

۶۸۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے لے کر دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہوں کا جو ان دونوں کے بیچ میں ہوں اور حج مبرور کا کوئی بدلہ نہیں ہے سوائے جنت کے۔

ف: ابن عبد البر نے کہا حج مبرور وہ ہے جس میں ریا اور فریب اور فسق و فجور اور فحش باتیں نہ ہوں اور حلال مال سے کیا جائے اور بعضوں نے کہا حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہیں علامت اس کی یہ ہے کہ حج کے وہ آدمی پہلے سے بہتر ہو جائیں اور پھر گناہوں میں نہ پھنسیں۔

۶۹۔ عَنْ : اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ جَآءَتِ

ترجمہ: ابوبکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہتے تھے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ تَجَھَّزْتُ لِلْحَجِّ فَاعْتُرِضَ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمِرِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاِنَّ عُمْرَۃً فِیْہِ کَحَجَّۃٍ ۞ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے تیاری کی تھی حج کی پھر کوئی عارضہ مجھ کو ہو گیا تو حج ادا نہ کر سکی آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کر لے کیونکہ ایک عمرہ رمضان میں ایک حج کے برابر ہے۔

۷۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَفْصِلُوْا بَیْنَ حَجِّکُمْ وَعُمْرَتِکُمْ فَاِنَّ ذٰلِکُمْ اَتَمُّ لِحَجِّ اَحَدِکُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِہٖ اَنْ یَّعْتَمِرَ فِیْ غَیْرِ اَشْھُرِ الْحَجِّ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے جدائی کرو حج اور عمرہ میں تاکہ حج بھی پورا ادا ہو اور عمرہ بھی پورا ادا ہو اور وہ اس طرح کہ حج کے مہینوں میں نہ کرے بلکہ اور دنوں میں کرے۔

ف: حج کے تین مہینے ہیں شوال ذیقعدہ ذیحجہ۔

۷۱۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ کَانَ اِذَا اعْتَمَرَ رُبَّمَا لَمْ یَحُطَّ عَنْ رَاحِلَتِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ جب عمرہ کرتے تو کبھی اپنے اونٹ سے نہ اترتے یہاں تک کہ لوٹ آتے مدینہ کو۔

ف: اسواسطے کہ اُن کے نزدیک تمتع منع تھا یا یہ کہ امور خلافت کی وجہ سے مکہ میں ٹھہرنے کی مہلت نہ تھی۔ (زرقانی)

۷۲۔ کہا مالک نے عمرہ سنت ہے اور ہم نے کسی مسلمان کو نہیں دیکھا جو اس کے ترک کی اجازت دیتا ہو۔ ف۲: ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک عمرہ واجب ہے۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک کسی کو درست نہیں ہے کہ ایک سال میں کئی بار عمرہ کرے۔ ف۳: اور جمہور علماء کا مذہب اس کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں سال میں جتنی بار چاہے عمرہ کرے ابن عبدالبر نے کہا کہ جس شخص نے کہا کہ جس شخص نے عمرہ ایک سال میں کئی بار مکروہ کہا ہے اُس کی کوئی دلیل میں کتاب اور سنت سے نہیں پاتا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے عمرہ کے احرام میں جماع کیا اپنی عورت سے تو اُس پر ہدی لازم ہے اور اُس عمرہ کی قضا واجب ہے اور جو عمرہ جماع سے فاسد ہوا ہے اُس کو پورا کر کے فوراً قضا شروع کرے اور عمرہ قضا کا احرام وہیں سے باندھے جہاں سے اُس عمرہ کا باندھا تھا جس کو فاسد کر دیا البتہ جس صورت میں کہ اُس عمرہ کا احرام میقات سے پہلے باندھا تھا تو اس کا احرام میقات سے باندھنا کافی ہے کہا مالک نے جو شخص مکہ میں داخل ہو عمرہ کا احرام باندھ کر اور اُس نے طواف کیا اور سعی کی صفا مروہ میں جنابت سے یا بے وضو پھر جماع کیا اپنی عورت سے اپنی عورت سے بھول کر پھر یاد آیا تو وہ غسل یا وضو کر کے دوبارہ طواف اور سعی کرے اور دوسرا عمرہ قضا کرے اور ہدی دے اور اگر عورت بھی احرام باندھے تھی تو اُس کا حکم بھی مثل مرد کے ہے۔

۷۳۔ کہا مالک نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے لیکن جس کا جی چاہے حرم سے باہر جا کر عمرہ کا احرام باندھ لے یہ کافی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ اُس میقات سے عمرہ کا احرام باندھے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے اور وہ دُور ہے تنعیم سے۔

ف: جیسے جعرانہ اور حدیبیہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۲-بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ (محرم کے نکاح کا بیان)

۷۴- عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ ۞

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ ابورافع اور ایک شخص انصاری کو بھیجا اُن دونوں نے نکاح کر دیا اُن کا میمونہ بنتِ حارث سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے قبل نکلنے کے۔

ف: تو نکاح کیا اُن سے حالت احلال میں نہ کہ احرام میں ترمذی اور ابوخزیمہ نے ابورافع سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا اور وہ حلال تھے اور زفاف کیا اُن سے اور آپ حلال تھے اور میں ان دونوں میں سفیر تھا۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ حالت احلال میں نکاح ہونے کی روایت متواتر ہے ابورافع اور سلیمان بن یسار اور یزید بن الاصم نے ایسا ہی روایت کیا لیکن ابن عباسؓ نے روایت کیا کہ نکاح کیا آپ نے میمونہ سے حالت احرام میں سعید بن المسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباسؓ سے اگرچہ میمونہ اُن کی خالہ تھیں۔

۷۵- عَنْ: تُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلٰى اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَ اَبَانٌ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَهُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبَانٌ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: تُبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبیداللہ نے بھیجا اُن کو ابان بن عثمان کے پاس اور ابان اُن دنوں میں امیر تھے حاجیوں کے اور دونوں احرام باندھے ہوئے تھے کہلا بھیجا کہ میں چاہتا ہوں کہ نکاح کروں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے سو تم بھی آؤ ابان نے اس پر انکار کیا اور کہا کہ سُنا میں نے عثمان بن عفانؓ سے اُنہوں نے کہا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا اور نہ پیام بھیجے نکاح کا۔

۷۶- عَنْ: اَبِيْ غَطْفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ اَنَّ اَبَاهُ طَرِيْفًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهُ ۞

ترجمہ: ابوغطفان بن طریف سے روایت ہے کہ اُن کے باپ طریف نے نکاح کیا ایک عورت سے احرام میں تو باطل کر دیا اُس کو حضرت عمرؓ نے۔

۷۷- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ ۞

ترجمہ: نافعؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے نہ نکاح کرے محرم اور نہ پیام بھیجے اپنا اور نہ غیر کا۔

۷۸- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلُوْا

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ سعید بن المسیب اور سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا محرم کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالُوْا لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ ۔

نکاح کا تو اُن سبھوں نے کہا کہ محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ پرایا۔

کہا مالک نے محرم اپنی عورت سے رجعت کرسکتا ہے اگر چاہے جب وہ عورت عدت میں ہو۔

۲۳۔ بَابُ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ (محرم کو پچھنے لگانے کا بیان)

۷۹۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَاْسِهٖ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِلَحْيِ جَمَلٍ مَوْضِعٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں اپنے سر پر لحی جمل میں جو ایک مقام ہے مکہ کی راہ میں۔

۸۰۔ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا اَنْ يَضْطَرَّ اِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے محرم پچھنے نہ لگائے مگر جب لاچار ہو کسی ضرورت سے (تو لگا سکتا ہے)

مالک نے بھی ایسا ہی کہا کہ محرم صرف ضرورت کے وقت پچھنے لگا سکتا ہے۔

۲۴۔ بَابُ مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهٗ مِنَ الصَّيْدِ

(جس شکار کا محرم کو کھانا درست ہے اُس کا بیان)

ف: محرم کو شکار کرنا خشکی کا ممنوع ہے اسی طرح شکار کو بتانا یا اُس کے قتل میں اعانت کرنا فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا حرام ہے تم پر شکار کرنا خشکی کا جب تک تم احرام باندھے ہو اور فرمایا وَلَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مت مارو شکار کو جب تک تم احرام باندھے ہو لیکن دریا کا شکار کرنا درست ہے۔

۸۱۔ عَنْ: اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ

ترجمہ: ابوقتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سو ایک راستے میں مکہ کے پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے تھے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہوں نے انکار کیا آخر انہوں نے خود برچھا لے کر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اُس کو، اور بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضوں نے انکار کیا جب رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلَمَّا اَدْرَكُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تم کو اللہ جل جلالہٗ نے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اُس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جس میں اس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا۔

۸۲ عَنْ: هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الظِّبَاءِ فِي الْاِحْرَامِ قَالَ مَالِكٌ وَالصَّفِيْفُ الْقَدِيْدُ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیرؓ سے روایت ہے کہ زبیر بن العوامؓ ناشتہ کرتے تھے ہرن کے بھونے ہوئے گوشت کا جس کو قدید کہتے ہیں۔

ف: قدید اُس گوشت کو کہتے ہیں جو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کیا جائے یا آگ پر۔ (زرقانی)

۸۳ عَنْ: عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عطاء بن یسار نے ابو قتادہ کی حدیث گورخر مارنے کی ویسی ہی روایت کی جیسے اوپر بیان ہوئی مگر اس حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس باقی ہے۔

ف: صحیحین میں ہے کہ اُس کی ران موجود تھی آپ نے اُس میں سے کھایا۔

۸۴ عَنِ: الْبَهْزِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيْرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهٗ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِيْ ظِلٍّ وَفِيْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهٗ لَا يَرِيْبُهٗ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزُوْهُ ؛ (اخرجہ النسائی)

ترجمہ: زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کے قصد سے احرام باندھے ہوئے جب روحا میں پہنچے (روحا ایک موضع ہے درمیان میں مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اُس کو پڑا رہنے دو اُس کا مالک آجائے گا اتنے میں بہزی آیا وہی اُس کا مالک تھا وہ بولا اے رسول اللہ اس گورخر کے آپ مختار ہیں آپ نے ابوبکرؓ کو حکم کیا اُنہوں نے اُس کا گوشت تقسیم کیا سب ساتھیوں کو پھر آپ آگے بڑھے جب اثابہ میں پہنچے درمیان میں رُویثہ اور عرج کے (اثابہ اور رُویثہ اور عرج سب مقاموں کے نام ہیں) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکائے ہوئے سائے میں کھڑا ہے اور ایک تیر اُس کو لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑا رہے اس کے پاس تاکہ کوئی اس کو نہ چھیڑے یہاں تک کہ لوگ آگے بڑھ جائیں۔

۸۵ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ اَقْبَلَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى

ترجمہ: ابوہریرہؓ جب آئے بحرین سے تو جب پہنچے ربذہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذَا كَانَ بِالرَّبَذَةِ وَجَدَ رَكْبًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مُحْرِمِينَ فَسَأَلُوهُ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوهُ عِنْدَ أَهْلِ الرَّبَذَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ قَالَ ثُمَّ إِنِّي شَكَكْتُ فِيمَا أَمَرْتُهُمْ بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَاذَا أَمَرْتَهُمْ بِهِ قَالَ أَمَرْتُهُمْ بِأَكْلِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَمَرْتَهُمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ لَفَعَلْتُ بِكَ وَبِتَوَاعِدُهُ ۔

میں چند سوار ملے عراق کے احرام باندھے ہوئے تو پوچھا اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے شکار کے گوشت کا حال جو ربذہ والوں کے پاس تھا ابوہریرہؓ نے ان کو کھانے کی اجازت دی پھر کہا کہ مجھ کو شک ہوا اس حکم میں تو جب آیا میں مدینہ کو ذکر کیا میں نے عمر بن خطاب سے حضرت عمر نے پوچھا تم نے کیا حکم دیا اُن کو میں نے کہا کہ میں نے حکم دیا کھانے کا۔ حضرت عمر نے کہا اگر تم ان کو کچھ اور حکم دیتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا کرتا یعنے ڈرانے لگے۔

۸۶ عَنْ : سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّهُ مَرَّ بِهِ قَوْمٌ مُحْرِمُونَ بِالرَّبَذَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِي لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوا نَاسًا أَحِلَّةً يَأْكُلُونَهُ فَأَفْتَاهُمْ بِأَكْلِهِ قَالَ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ بِمَا أَفْتَيْتَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ أَفْتَيْتُهُمْ بِأَكْلِهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ لَأَوْجَعْتُكَ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہؒ نے سُنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ مجھ کو ملے کچھ لوگ احرام باندھے ہوئے ربذہ میں تو پوچھا انہوں نے شکار کے گوشت کی بابت جو حلال لوگوں کے پاس موجود ہو وہ کھاتے ہوں اُس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانے کی اجازت دی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب میں آیا مدینہ کو حضرت عمرؓ کے پاس میں نے ان سے بیان کیا اُنہوں نے کہا تو نے کیا فتویٰ دیا میں نے کہا میں نے فتویٰ دیا کھانے کا حضرت عمر نے کہا اگر تو اور کسی بات کا فتویٰ دیتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۸۷ عَنْ : كَعْبِ الْأَحْبَارِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَكْبٍ مُحْرِمِينَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَجَدُوا لَحْمَ صَيْدٍ فَأَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِأَكْلِهِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ قَالَ مَنْ أَفْتَاكُمْ بِهَذَا قَالُوا كَعْبٌ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أَمَّرْتُهُ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا ثُمَّ لَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَفْتَاهُمْ كَعْبٌ أَنْ يَأْخُذُوهُ وَيَأْكُلُوهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَفْتَيْتَهُمْ بِهَذَا فَقَالَ هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: کعب الاحبار جب آئے شام سے تو چند سوار ان کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے راستے میں انہوں نے شکار کا گوشت دیکھا تو کعب الاحبار نے ان کو کھانے کی اجازت دی جب مدینہ میں آئے تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا آپ نے کہا تمہیں کس نے فتویٰ دیا بولے کعب نے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے کعب کو تمہارے اوپر حاکم کیا یہاں تک کہ تم لوٹو پھر ایک روز مکہ کی راہ میں ٹڈیوں کا جھنڈ ملا کعب نے فتویٰ دیا کہ پکڑ کر کھائیں جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان سے بیان کیا آپ نے کعب سے پوچھا کہ تم نے یہ فتویٰ کیسے دیا کعب نے کہا کہ ٹڈی دریا کا شکار ہے حضرت عمرؓ بولے کیونکر کعب بولے اے امیر المومنین قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنْ ھِیَ اِلَّا نَثْرَۃُ حُوْتٍ یَنْثُرُہٗ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَرَّتَیْنِ ؛

کہ ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو ہر سال میں دو بار چھینکتی ہے۔

ف : ابن ماجہ نے مرفوعاً انس سے اور ابو داؤد و ترمذی نے ابو ہریرہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اسواسطے اکثر علماء کے نزدیک ٹڈی کا شکار احرام میں درست نہیں ہے اور جو کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ راہ میں جو گوشت شکار کا ملے محرم اس کو خریدے یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شکار حجاج کے واسطے کیا جائے تو میں اس کو مکروہ جانتا ہوں البتہ اگر محرم کے واسطے شکار نہ کیا ہو لیکن اس کو مل جائے تو اس کے خریدنے میں کچھ حرج نہیں ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص نے احرام باندھا اور اُس کے پاس شکار کا جانور ہے جو اس نے پکڑا ہے یا مول لیا ہے تو کچھ ضروری نہیں کہ اس کو چھوڑ دے بلکہ اس کو اپنے گھر میں رکھ جائے کہا مالک نے مچھلیوں کا شکار دریا اور نالیوں اور تالابوں میں محرم کے واسطے حلال ہے۔

۲۵۔ بَابُ مَا لَا یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَکْلُہٗ مِنَ الصَّیْدِ

(جس شکار کا محرم کو کھانا درست نہیں ہے اُس کا بیان)

۸۸۔ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ اللَّیْثِیِّ اَنَّہٗ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِیًّا وَھُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّہٗ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ وَجْھِیْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ ؛

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: صعب بن جثامہ لیثی سے روایت ہے کہ انہوں نے تحفہ بھیجا ایک گورخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ابواء یا ودان میں تھے (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپ نے پھیر دیا صعب کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے کا حال دیکھا (یعنے پھیر دینے کی وجہ سے مجھ کو ملال ہوا آپ نے چہرے کا حال دیکھ کر دریافت کرلیا) تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے اسواسطے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہیں۔

ف : اور محرم کو صید کا گوشت کھانا حرام ہے مطلقاً بعض علماء کے نزدیک اور جمہور علماء کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے واسطے شکار کیا جائے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے حکم یا شرکت یا اعانت سے اس کا شکار ہوا ہو۔ (زرقانی)

۸۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ وَھُوَ مُحْرِمٌ فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ قَدْ غَطّٰی وَجْھَہٗ بِقَطِیْفَۃٍ اُرْجُوَانٍ ثُمَّ اُتِیَ بِلَحْمِ صَیْدٍ فَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا فَقَالُوْا اَوَلَا تَاْکُلُ اَنْتَ فَقَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ اِنَّمَا

ترجمہ: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عثمان بن عفانؓ کو عرج میں گرمی کے روز انہوں نے ڈھانپ لیا تھا منہ اپنا سرخ قبل سے اتنے میں شکار کا گوشت آیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا آپ نہیں کھاتے آپ نے فرمایا میں تمہاری

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَيْدٌ مِنْ اَجْلِيْ ؛ مثل نہیں ہوں میرے واسطے تو شکار ہوا ہے۔

ف : کیونکہ حضرت عثمانؓ ان دنوں میں خلیفہ تھے۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ جس محرم کے واسطے شکار کیا جائے اس کو کھانا اس کا درست نہیں لیکن اوروں کو درست ہے اور بعضوں کے نزدیک اوروں کو بھی درست نہیں۔

۹۰۔ عَنْ ؛ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ يَا بْنَ اُخْتِيْ اِنَّمَا هِيَ عَشْرُ لَيَالٍ فَاِنْ تَخَلَّجَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ تَعْنِيْ اَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ ؛

ترجمہ ؛ حضرت ام المومنین عائشہؓ نے فرمایا عروہ بن الزبیر سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے یہ دس راتیں ہیں احرام کی اگر تیرے جی میں شک ہو تو بالکل چھوڑ دے شکار کا گوشت۔

ف ؛ یعنی اگر شکار کی حلت یا حرمت میں شک ہو اس صورت میں سہل طریقہ یہ ہے کہ کچھ بہت دن نہیں اگر چاند ذیحجہ کا دیکھتے ہی احرام باندھا تو دس دن تک پرہیز کافی ہے کیونکہ دسویں تاریخ ذیحجہ کے احرام کھل جاتا ہے اگر آٹھویں ذیحجہ سے احرام باندھے تو تین ہی روز ہیں۔ کہا مالک نے اگر کسی محرم کے واسطے شکار کیا جائے اور وہ یہ جان کر کھائے کہ میرے واسطے شکار کیا گیا ہے تو اس پر اس کی جزا لازم ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مضطر ہو جائے اس درجہ کو مُردہ اس پر حلال ہو جائے اور وہ احرام باندھے ہو تو شکار کر کے کھائے یا مُردہ کھائے۔ امام مالک نے جواب دیا کہ مُردہ کھائے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ نے محرم کو شکار کی رخصت نہیں دی کسی حال میں اور مُردہ کھانے کی رخصت دی ہے بروقت ضرورت کے کہا مالک نے جس شکار کو مارا یا ذبح کیا تو اس کا کھانا کسی کو درست نہیں نہ محرم کو نہ حلال کو اسلئے کہ وہ مذبوح نہیں ہوا برابر ہے کہ بھولے سے مارا ہو یا قصد سے کسی صورت میں درست نہیں۔ کہا مالک نے میں نے یہ مسئلہ بہت لوگوں سے سُنا ہے کہا مالک نے جو شخص شکار مار کر کھائے تو اس پر ایک ہی کفارہ ہوگا مثل اُس شخص کے جو شکار مارے لیکن کھائے نہیں۔

۲۶۔ بَابُ اَمْرِ الصَّيْدِ فِي الْحَرَمِ (حرم کے شکار کا بیان)

۹۱۔ کہا مالک نے جو جانور شکار کیا جائے حرم میں یا کُتّا شکاری جانور پر حرم میں چھوڑا جائے لیکن وہ حل میں جا کر اس کو مارے تو وہ شکار کھانا حلال نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا اس پر جزا لازم ہے لیکن جو کُتّا حل میں شکار پر چھوڑے اور وہ اس کو حرم میں لے جا کر مارے اس کا کھانا درست نہیں مگر جزا لازم نہ ہوگی اِلّا اس صورت میں کہ اُس نے حرم کے قریب کُتّے کو چھوڑا ہو اس صورت میں جزا لازم ہوگی۔

۲۷۔ بَابُ الْحُكْمِ فِي الصَّيْدِ (شکار کی جزا کا بیان)

۹۲۔ کہا مالک نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے " اے ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندھے ہو اور جو کوئی تم میں سے قصداً شکار مارے تو اُس پر جزا ہے اس کی مثل جانور کے حکم کر دیں اس کا دو پرہیزگار شخص خواہ وہ جزا ہدی ہو یا کعبہ میں پہنچے یا کفارہ ہو مسکینوں کو کھلانا یا اسقدر روزے تا کہ چکھے وبال اپنے کام کا " کہا مالک نے جو شخص شکار پکڑے اور وہ حلال ہو پھر احرام کی حالت میں اس کو مارے تو وہ اس کے مثل ہے کہ محرم شکار کو خرید کر اُس کو مارے اللہ نے منع

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا ہے اس کے مارنے سے تو اس پر اس کی جزا لازم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو شخص احرام کی حالت میں شکار مارے گا اس پر حکم لگایا جائے گا جزا کا کہا مالک نے میں نے بہت اچھا اس باب میں یہ سنا ہے کہ جو شخص شکار مارے تو اس شکار کی قیمت لگائیں گے اور حساب کریں گے کہ اس کی قیمت میں سے کتنا غلہ آتا ہے تو ہر مد ایک مسکین کو دے یا ہر مد کے بدلے میں ایک روزہ رکھے اور مساکین کے شمار کو دیکھ لے اگر دس ہوں تو دس روزے اور اگر بیس ہوں تو بیس روزے رکھے اگرچہ ساٹھ مسکینوں سے بڑھ جائیں کہا مالک نے جو شخص حرم میں شکار مارے اور وہ حلال ہو تو اس کا حکم ایسا ہی ہے جو احرام کی حالت میں شکار مارے حرم میں۔

۲۸- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

(محرم کو کون سے جانور مارنے درست ہیں)

۹ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں محرم کو ان کا قتل منع نہیں ہے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا۔

۹ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو کوئی ان کو احرام کی حالت میں مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں ہے ایک بچھو دوسرے چوہا تیسرے کٹنا کتا چوتھے چیل پانچویں کوا۔

۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ۞ (وصلہ مسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ناپاک ہیں قتل کئے جائیں گے حل اور حرم میں چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کٹنا کتا۔

عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ ۞

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا سانپوں کے مارنے کا حرم میں۔

کہا مالک نے کٹنے کتے سے جس کے مارنے کا حرم میں حکم ہوا ہے مراد یہ ہے کہ جو جانور لوگوں کو کاٹے یا ان پر حملہ کرے یا ڈرائے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ اور بھیڑیا اس کو مار ڈالنا درست ہے اور وہ کٹنے کتے میں داخل ہے البتہ جو درندے حملہ نہیں کرتے جیسے بجو اور لومڑی اور بلی اور جو ان کے مشابہ ہیں ان کو محرم نہ مارے اگر مارے گا تو اس پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

فدیہ لازم ہوگا کہا مالک نے جو درندے نقصان پہنچاتے ہیں محرم ان کو نہ مارے مگر جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا ہے کوّے اور چیل کو اگر ان دونوں کے سوا اور کسی پرندہ کو محرم مارے گا تو اس پر جزا لازم ہوگی۔

۲۹ باب مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّفْعَلَهٗ (جو کام محرم کو درست ہیں اُن بیان)

۹۸۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُفْرِدُ بَعِيْرَاً لَهٗ فِيْ طِيْنٍ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مَالِكٌ وَاَنَا اَكْرَهُهٗ ؕ

ترجمہ: ربیعہ بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا حضرت عمر بن الخطابؓ کو جو ئیں نکالتے تھے اپنے اونٹ کی اور پھینک دیتے تھے جوؤں کو خاک میں موضع سقیا میں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے مالک نے کہا میں اس کام کو مکروہ جانتا ہوں۔

ف: کیونکہ ابن عمر نے اس کو مکروہ جانا اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ نہیں ہے وہ کہتے ہیں عمر کا فعل مقدم ہے ابن عمر کے قول پر۔

۹۹۔ عَنْ: مَرْجَانَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْئَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحُكُّ جَسَدَهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ فَلْيَحُكَّهٗ وَلْيَشْتَدَّ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ وَلَمْ اَجِدْ اِلَّا رِجْلَيَّ لَحَكَكْتُ ؕ

ترجمہ: مرجانہ نے سُنا حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ سے ان سے سوال ہوا کہ محرم اپنے بدن کو کھجائے بولیں ہاں کھجائے اور زور سے کھجائے اور اگر میرے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور پاؤں قابو میں ہوں تو اسی سے کھجاؤں۔

۱۰۰۔ عَنْ: اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ لِشَكْوٰى كَانَ بِعَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؕ

ترجمہ: ایوب بن موسیٰ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے آئینہ میں دیکھا بہ سبب کسی مرض کے جو ان کی آنکھ میں تھا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَةً اَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيْرِهٖ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر مکروہ جانتے تھے اپنے اونٹ کی جوں یا لیکھ نکالنے کو۔

کہا مالک نے مجھے یہ قول پسند ہے۔

۱۰۲۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ ظُفْرٍ لَّهٗ اِنْكَسَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سَعِيْدٌ اِقْطَعْهُ ؕ

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ میرا ایک ناخون ٹوٹ گیا ہے اور احرام باندھے ہوں سعید نے کہا کاٹ ڈال اس کو۔

۱۰۳۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ محرم کے کان میں درد ہو تو وہ اپنے کان روغن بان جس میں خوشبو نہ ہو ڈالے جواب دیا کچھ قباحت نہیں ہے اگر منہ میں بھی ڈالے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

۱۰۴۔ کہا مالک نے اگر محرم اپنے پھوڑے کو چیرے یا آبلہ پھوڑے یا فصد کھولے ضرورت کے وقت تو کچھ حرج نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰۔ بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ يُحَجُّ (دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا بیان)

۱۰۵۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک عورت آئی خثعم سے (خثعم ایک قبیلہ کا نام ہے) مسئلہ پوچھنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کی طرف دیکھنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اور طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ حج اللہ کا فرض ہوا میرے باپ پر ایسے وقت میں کہ میرا باپ بڈھا ہے اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں فرمایا آپ نے ہاں اور یہ قصہ حجۃ الوداع میں ہوا۔

ف : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص زندگی میں عاجز ہو جائے حج سے تو اس کی طرف سے حج کرنا درست ہے اور میت کی طرف سے بالاتفاق درست ہے۔

۳۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ (احصار کا بیان)

ف : احصار کہتے ہیں آدمی کے روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن کی وجہ سے بعد احرام کے۔

۱۰۶۔ کہا مالک نے جس شخص کو احصار ہوا دشمن کے باعث سے اور وہ اس کی وجہ سے بیت اللہ تک نہ جا سکا تو وہ احرام کھول ڈالے اور اپنی ہدی کو نحر کرے اور سر منڈائے جہاں پر اس کو احصار ہوا ہے اور قضا اس پر نہیں ہے۔ ف۲ : یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک قضا ہے۔

۱۰۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَنَحَرُوا الْهَدْيَ وَحَلَقُوْا رُءُوْسَهُمْ وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَقَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ الْهَدْيُ ثُمَّ لَمْ نَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ وَلَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ اَنْ يَقْضُوْا شَيْئًا وَلَا يَعُوْدُوْا لِشَيْءٍ ؛

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے (جب روکا ان کو کفار نے) تو احرام کھول ڈالا حدیبیہ میں اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور حلال ہو گئے ہر شے سے قبل طواف خانہ کعبہ اور قبل پہنچ جانے ہدی کے بیت اللہ کو پھر ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنے اصحاب اور ساتھیوں میں سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنے کا۔

---

۱ معلوم ہونا چاہئے کہ حج اس پر فرض ہے جو کعبہ تک جا سکتا ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۱۲ مصحح

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِى الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِىْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَآ اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَآ اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ نَفَذَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَرَاٰى ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى۔

(اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر جب نکلے مکہ کی طرف عمرہ کی نیت سے جس سال فساد درپیش تھا (یعنی حجاج بن یوسف لڑنے کو آیا تھا عبداللہ بن الزبیرؓ سے جو حاکم تھے مکہ کے) تو کہا اگر میں روکا جاؤں گا بیت اللہ جانے سے تو کروں گا جیسا کیا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جب روکا تھا آپ کو کفار نے) تو عبداللہ بن عمر نے احرام باندھا تھا عمرہ کا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال میں احرام باندھا تھا عمرہ کا پھر عبداللہ بن عمر نے سوچا تو یہ کہا کہ عمرہ اور حج دونوں کا حکم احصار کی حالت میں یکساں ہے پھر متوجہ ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکساں ہے میں نے تم کو گواہ کیا کہ میں نے اپنے اوپر حج بھی واجب کر لیا عمرہ کے ساتھ پھر چلے گئے عبداللہ یہاں تک کہ آئے بیت اللہ میں اور ایک طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا اور نحر کیا ہدی کو۔

ف: قرآن میں شافعی اور مالک کے نزدیک ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے اور ابوحنیفہ کے دو طواف اور دو سعی درکار ہیں کہا مالک نے ہمارے نزدیک جس کو دشمن کی وجہ سے احصار ہو اس کا یہی حکم ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب نے کیا کہا مالک نے جو سوائے دشمن کے اور کسی وجہ سے رک جائے وہ حلال نہ ہوگا بدون بیت اللہ جائے ہوئے ف۲: شافعی اور احمد اسحاق اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک مرض وغیرہ موانع سے بھی احصار ہوتا ہے۔

۳۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِغَيْرِ عَدُوٍّ

(جو شخص سوائے دشمن کے اور کسی سبب سے رک جائے اسکا بیان)

۱۰۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنِ اضْطُرَّ اِلٰى لُبْسِ شَىْءٍ مِّنَ الثِّيَابِ الَّتِىْ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهَا اَوِ الدَّوَآءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَفَدٰى۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے رک جائے تو وہ حلال نہ ہوگا یہاں تک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اگر ضرورت ہو کسی کپڑے کے پہننے کی یا دوا کی (جو احرام کی حالت میں منع ہے) تو اس کا استعمال کرے اور جزا دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۰۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ الْمُحْرِمُ لَا يَحِلُّهُ اِلَّا الْبَيْتُ ؕ

ترجمہ: ام المومنین عائشہ نے فرمایا کہ محرم حلال نہیں ہوتا بغیر خانہ کعبہ پہنچے ہوئے۔

۱۱۱۔ عَنْ: اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانَ قَدِيْمًا اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ كُسِرَتْ فَخِذِيْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ وَبِهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَالنَّاسُ فَلَمْ يُرَخِّصْ لِيْ اَحَدٌ اَنْ اَحِلَّ فَاَقَمْتُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَاءِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ حَتّٰى اَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ؕ

ترجمہ: ایوب بن ابی تمیمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو بصرہ کا رہنے والا پرانا آدمی تھا (نام اس کا ابو قلابہ بن زید ہے) اس نے کہا کہ میں چلا مکہ کو راستے میں میرا کولھا ٹوٹ گیا تو میں نے مکہ میں کسی کو بھیجا وہاں عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اور لوگ بھی تھے ان میں سے کسی نے مجھ کو اجازت نہ دی احرام کھول ڈالنے کی یہاں تک کہ میں وہیں پڑا رہا سات مہینے تک جب اچھا ہوا تو عمرہ کر کے احرام کھولا۔

۱۱۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص خانہ کعبہ نہ جا سکے بیماری کی وجہ سے تو اس کا احرام نہ کھلے گا یہاں تک کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں۔

۱۱۳۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَوَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَذَكَرَ لَهُمُ الَّذِيْ عَرَضَ لَهُ فَكُلُّهُمْ اَمَرَهُ اَنْ يَتَدَاوٰى بِمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَيَفْتَدِيَ فَاِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ فَحَلَّ مِنْ اِحْرَامِهِ ثُمَّ عَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ وَيُهْدِيْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ؕ

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سعید بن حزابہ مخزومی گر پڑے مکہ کو آتے ہوئے راہ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو جہاں پانی دیکھ کر ٹھہرے تھے وہاں پوچھا تو عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن الزبیر اور مروان بن الحکم ملے ان سے بیان کیا اس عارضے کو ان سبھوں نے کہا جیسے ضرورت ہو ویسے دوا کرے اور فدیہ دے جب اچھا ہو تو عمرہ کر کے احرام کھولے پھر سال آئندہ حج کرے اور موافق طاقت کے ہدی دے۔

۱۱۴۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے جو روکا جائے کسی وجہ سے سوائے دشمن کے کہا مالک نے حضرت عمر بن الخطابؓ نے حکم کیا ابو ایوب انصاری اور ہبار بن الاسود کو جب ان کا حج فوت ہو گیا اور وہ دسویں تاریخ آئے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں اور چلے آئیں پھر سال آئندہ حج کریں اور ہدی بھیجیں اگر ہدی میسر نہ ہو تو تین روزے حج میں اور سات روزے بعد اس کے رکھیں جب اپنے گھر میں آئے کہا مالک نے جو شخص حج سے رک جائے بعد احرام کے مرض کی وجہ سے یا اور کسی باعث سے مثلاً تاریخ کے شمار میں غلطی ہو جائے یا چاند معلوم نہ ہو تو اس کا حکم مثل محصر کے ہے ف: یعنے جس کو احصار ہو حج سے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور ہدی دے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کا رہنے والا اس نے احرام باندھا حج کا پھر اس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا پیٹ چلنے لگا یا عورت کو دردِ زہ شروع ہوا تو جواب دیا کہ ان کا حکم

www.sirat-e-mustaqeem.com

محصر کا سا ہے جیسے باہر والوں کا حکم ہے جب ان کو احصار ہو کہا مالک نے ایک شخص مکہ کو آیا عمرہ کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں اور عمرہ ادا کر کے پھر حج کا احرام باندھا مکہ سے بعد اس کے اس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا کوئی اور صدمہ ایسا پہنچا جس کی وجہ سے وہ عرفات میں نہ جا سکا تو وہ ٹھہرا رہے جب تندرست ہو اس وقت حرم کے باہر جا کر لوٹ آئے مکہ کو اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالے پھر سال آئندہ حج کرے اور ہدی دے کہا مالک نے جو شخص احرام باندھے حج کا مکہ سے پھر طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کی بیچ میں بعد اس کے بیمار ہو جائے اور لوگوں کے ساتھ عرفات پر نہ جا سکے تو جب فوت ہو جائے حرم کے باہر اگر ہو سکے نکل کر عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں آئے اور طواف سعی کر کے احرام کھول ڈالے کیونکہ پہلا طواف اور سعی عمرہ کا نہ تھا پھر سال آئندہ حج کرے اور ہدی دے کہا مالک نے اگر وہ شخص مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور کسی مرض کی وجہ سے حج نہ کر سکے اور طواف اور سعی کر چکا ہو تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے لیکن عمرہ کے لئے دوبارہ طواف اور سعی کرے اسواسطے کہ پہلا طواف اور سعی عمرہ سے متعلق نہ تھا بلکہ حج کی نیت سے تھا اب سال آئندہ حج کرے اور ہدی دے۔

۳۳۔ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ (کعبہ کے بنانے کا حال)

۱۱۵ عَنْ : عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرٰهِيْمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری قوم نے جب بنایا کعبہ کو تو ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تھا اس میں کمی کی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تھا ویسا کیوں نہیں بنا دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کا کفر قریب نہ ہوتا تو میں بنا دیتا عبداللہ بن عمر نے کہا اسی وجہ سے شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن شامی اور عراقی کا جو حطیم کے متصل ہیں استلام نہ کیا کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کے بنا پر نہ تھا ف۱

ف۱: یعنے ابھی زمانہ گذرا کہ قریش کافر تھے اسلام ان کا قدیم نہیں ہے اس وجہ سے احتمال ہے کہ میں کعبہ کو درست کرنے کے واسطے توڑوں اور وہ اور کچھ سمجھیں ف۲: ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں حطیم کعبہ میں داخل تھا اب حطیم کعبہ سے خارج ہے لیکن طواف میں شریک ہے تو جس قدر دیوار کعبہ کی حطیم سے متصل ہے وہ درحقیقت اپنے اصلی مقام پر نہیں ہے اور دونوں کونے اس کے یعنے رکن شامی اور عراقی اپنے مقام پر نہیں ہیں اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استلام (یعنے ہاتھ سے چھونا یا بوسہ دینا) نہ کیا اور رکن یمانی اور حجر اسود جو اصلی مقام پر ہیں ان کا استلام کرتے رہے کعبہ کی اصل صورت یہ ہے:

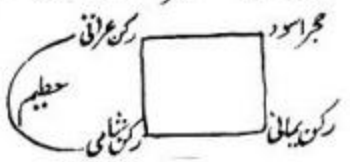

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۶۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا اُبَالِيْ اَصَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ اَمْ فِي الْبَيْتِ ؛

ف: کیونکہ حطیم بھی درحقیقت کعبہ میں داخل ہے۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا مجھے کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا اس میں کہ نماز پڑھوں کعبہ کے اندر یا حطیم میں۔

۱۱۷۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ بَعْضَ عُلَمَائِنَا يَقُوْلُ مَا حَجَرَ الْحِجْرُ وَطَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَائِهٖ اِلَّا اِرَادَةَ اَنْ يَسْتَوْعِبَ النَّاسُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ كُلِّهٖ ؛

ترجمہ: ابن شہاب نے بعض علماء سے سنا کہتے تھے حطیم کے گرد دیوار اٹھائی اور طواف میں اس کو شریک کیا اس واسطے کہ پورے خانہ کعبہ کا طواف ہو جائے۔

۳۴۔ بَابُ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ (طواف میں رمل کا بیان)

ف: رمل کہتے ہیں ذرا جلدی جلدی مونڈھے ہلاتے ہوئے چلنے کو مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو کہا کہ مدینہ کے بخار نے ان کو سست کر دیا اس واسطے آپ نے اس طرح طواف کا حکم دیا تاکہ ان کی چالاکی اور مستعدی اور چستی اور بہادری معلوم ہو۔

۱۱۸۔ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ ؛ (اخرجہ مسلم)

کہا مالک نے ہمارے شہر کے علماء کا عمل اسی پر ہے۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رمل کی آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں۔

۱۱۹۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَيَمْشِيْ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رمل کرتے تھے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلتے تھے۔

۱۲۰۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَسْعٰى الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْتَ تُحْيِيْ بَعْدَ مَا اَمَتَّنَا يَخْفِضُ صَوْتَهٗ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا کود کر چلتے تین پھیروں میں اور آہستہ سے کہتے اے اللہ سوائے تیرے کوئی سچا معبود نہیں اور تو جلا دے گا ہم کو بعد مرنے کے۔

۱۲۱۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے دیکھا عبداللہ بن الزبیر کو انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا تنعیم سے پھر دیکھا کہ وہ دوڑ کر چلتے ہیں پہلے تین پھیروں میں گرد خانہ کعبہ کے۔

۱۲۲۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَحْرَمَ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى وَكَانَ لَا يَرْمُلُ إِذَا كَانَ حَوْلَ الْبَيْتِ إِذَا أَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ ؛

احرام باندھنے مکہ سے تو طواف نہ کرتے بیت اللہ کا اور نہ سعی کرتے صفا مروہ کی درمیان میں یہاں تک کہ لوٹتے منا سے اور نہ رمل کرتے۔

۳۵۔ بَابُ الْاِسْتِلَامِ فِي الطَّوَافِ (طواف میں استلام کرنیکا بیان)

ف: استلام کہتے ہیں کسی چیز کے چھونے یا بوسہ دینے کو۔

۱۲۳۔ **عَنْ:** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ ؛ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہو کر دوگانہ طواف پڑھ چکتے اور صفا مروہ کو نکلنے کا ارادہ کرتے تو حجر اسود کو چوم لیتے قبل نکلنے کے۔

۱۲۴۔ **عَنْ:** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ كَيْفَ صَنَعْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فِي اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَصَبْتَ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف سے کس طرح تم نے چوما حجر اسود کو عبدالرحمٰن نے کہا کبھی میں نے چوما اور کبھی ترک کیا آپ نے فرمایا ٹھیک کیا تم نے۔

ف: کیونکہ حکم یہی ہے کہ جب حجر اسود کے پاس آئے تو اس کو چھوئے یا بوسہ دے ازدحام اگر نہ ہو ورنہ صرف اس کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہے اور چلا جائے۔

۱۲۵۔ **عَنْ:** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اِسْتَلَمَ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا وَكَانَ لَا يَدَعُ الْيَمَانِيَّ إِلَّا أَنْ يُغْلَبَ عَلَيْهِ ؛

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو سب رکنوں کا استلام کرتے خصوصاً رکن یمانی کو ہرگز نہ چھوڑتے مگر جب مجبور ہو جاتے۔

ف: یہ فعل جمہور علماء کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام ثابت ہے۔

۳۶۔ بَابُ تَقْبِيلِ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ فِي الْاِسْتِلَامِ

(حجر اسود کے استلام کے وقت اس کو چومنے کا بیان)

۱۲۶۔ **عَنْ:** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ لِلرُّكْنِ الْأَسْوَدِ إِنَّمَا

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا جب وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْتَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ قَبَّلَہٗ ۔ (اخرجہ البخاری وسلم)

حجر اسود کو کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں نہ چومتا تجھ کو پھر چوما حجر اسود کو۔

ف: یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت کا قریب گذرا تھا شرک کے خیالات عام لوگوں کے دلوں سے بالکل محو نہیں ہوئے تھے پتھر چومنے سے شاید یہ کوئی خیال کرتا کہ دینِ اسلام میں بھی کوئی پتھر قابلِ تعظیم یا عبادت کے اس قابل ہے کہ اس سے امید نفع اور نقصان کی ہے حضرت عمرؓ نے علی الاعلان موسم حج میں اس کو بیان کر دیا کہ یہ خیال بالکل لغو ہے اس پتھر کا چومنا محض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے ورنہ یہ پتھر ہمارا کچھ نفع نقصان نہیں کر سکتا پھر جب حجر اسود کا یہ حال ہوا جس کے فضائل احادیث صحیحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسہ اور استلام سے ثابت ہیں تو اور بزرگوں کی قبروں یا درگاہوں اور آثار کا کیا درجہ ہوگا۔ کہا مالک نے بعض اہل علم سے میں نے سنا کہ جب رکنِ یمانی سے ہاتھ لگا کر اٹھائے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے مگر اس کو چومے نہیں ف: مگر شافعی کے نزدیک اس کو چوم لے۔

۳۷۔ بَابُ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ (دوگانہ طواف کا بیان)

۱۲۷۔ عَنْ: عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ کَانَ لَا یَجْمَعُ بَیْنَ السَّبْعَیْنِ لَا یُصَلِّیْ بَیْنَھُمَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ کُلِّ سَبْعٍ رَکْعَتَیْنِ فَرُبَّمَا صَلّٰی عِنْدَ الْمُقَامِ اَوْ عِنْدَ غَیْرِہٖ ۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر دو طواف ایک ساتھ نہ کرتے تھے اسطرح پر کہ ان دونوں کے بیچ میں دوگانہ طواف ادا نہ کریں بلکہ ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے مقام ابراہیم کے پاس یا اور کسی جگہ۔

۱۲۸۔ کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر کوئی شخص آسان سمجھ کر دو یا تین طواف کر کے سب کے بعد دوگانے ادا کرے تو یہ درست ہے؟ جواب دیا کہ نہیں ہر سات پھروں کے بعد اس کا دوگانہ ادا کرے۔ کہا مالک نے ایک شخص نے طواف شروع کیا سو بھول گیا یہاں تک کہ آٹھ یا نو پھیرے کئے تو جب اس کو علم ہوا طواف چھوڑ دے پھر دو رکعتیں پڑھے اور جو زیادہ ہو گیا اس کا اعتبار نہ کرے اور یہ نہ کرے کہ دوسرا طواف بھی پورا کرے دونوں طوافوں کے دوگانے ایک ساتھ ادا کرے کیونکہ سنت یہ ہے کہ ہر طواف کا دوگانہ اس کے بعد ادا ہو۔

۱۲۹۔ کہا مالک نے جو شخص طواف کر کے دوگانہ ادا کرے پھر اس کو شک ہو کہ سات پھیرے پورے نہ ہوئے تھے تو وہ سات پورے کرے اور دوگانہ دوبارہ پڑھے اس لئے کہ دوگانہ جب ادا کرنا چاہئے کہ سات پھیرے ہو جائیں۔

کہا مالک نے جس شخص کا وضو طواف یا سعی کرتے میں ٹوٹ جائے تو وہ وضو کرے اور نئے سرے سے طواف شروع کرے اور سعی کے جس قدر پھیرے باقی تھے وہ ادا کرے کیونکہ سعی وضو ٹوٹ جانے سے باطل نہیں ہوتی مگر جب سعی شروع کرے تو باوضو ہونا چاہئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۸۔ بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فِي الطَّوَافِ

(دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے)

۱۳۰۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى عُمَرُ طَوَافَهٗ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِي طُوًى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ بعد نماز فجر کے تو جب حضرت عمر طواف ادا کر چکے تو آفتاب نہ پایا پس سوار ہوئے یہاں تک کہ بٹھایا اونٹ ذی طویٰ میں وہاں دوگانہ طواف ادا کیا۔

۱۳۱۔ عَنْ: اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَطُوْفُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَدْخُلُ فِيْ حُجْرَتِهٖ فَلَا اَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ۔

ترجمہ: ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عبداللہ بن عباس کو طواف کرتے تھے بعد نماز عصر کے پھر جاتے تھے اپنے حجرے میں پھر معلوم نہیں وہاں کیا کرتے تھے۔

ف: یعنے دوگانہ طواف پڑھتے تھے یا انتظار کرتے تھے آفتاب ڈوب جانے کا لیکن سفیان کی روایت میں ہے کہ دوگانہ طواف ادا کرتے تھے۔

۱۳۲۔ عَنْ: اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْبَيْتَ يَخْلُوْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا يَطُوْفُ بِهٖ اَحَدٌ۔

ترجمہ: ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہوجاتا طواف کرنے والوں سے بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر کے کوئی طواف نہ کرتا۔

ف: اس خیال سے کہ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے۔ محمد بن الحسن نے کہا کچھ قباحت نہیں ان نمازوں کے بعد طواف کرے لیکن دوگانہ نہ پڑھے جب آفتاب نکل آئے یا ڈوب جائے اس وقت پڑھ لے اور شافعی کے نزدیک دوگانہ طواف ان وقتوں میں پڑھنا درست ہے۔

۱۳۳۔ کہا مالک نے جس نے طواف شروع کیا پھر تکبیر ہوئی نماز صبح یا عصر کی تو وہ نماز پڑھے امام کے ساتھ بعد نماز کے طواف پورا کرے لیکن دوگانہ ادا نہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے یا ڈوب جائے اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑھے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص ایک طواف کرے بعد نماز فجر یا عصر کے اور دوگانہ کی تاخیر کرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے جیسا حضرت عمر نے کیا یا آفتاب ڈوب جائے تو کچھ قباحت نہیں ہے اب دوگانہ طواف آفتاب ڈوبتے ہی پڑھ لے یا بعد نماز مغرب کے پڑھے۔

۳۹۔ بَابُ وَدَاعِ الْبَيْتِ (خانہ کعبہ سے رخصت ہونے کا بیان)

۱۳۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرَنَّ اَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَاِنَّ اٰخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کوئی حاجی مکہ سے نہ لوٹے یہاں تک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کیونکہ آخری عبادت یہ ہی طواف کرنا خانہ کعبہ کا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: اس طواف کو طواف الوداع کہتے ہیں جب مکہ سے مراجعت کا قصد ہو تو یہ طواف رخصت کے وقت کرتے ہیں۔
کہا مالک نے یہ جو حضرت عمر نے فرمایا کہ آخری عبادت طواف ہے خانہ کعبہ کا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے "جو شخص تعظیم کرے اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں کی تو یہ دلوں کے خوف کی وجہ سے ہے" پھر فرماتا ہے کہ "بازگشت ان کی خانہ کعبہ کی طرف ہے" تو تمام ارکان اور عبادات حج کے انتہا خانہ کعبہ پر ہے۔

۱۳۵ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَدَّ رَجُلًا مِّنْ مَّرِّ الظَّهْرَانِ لَمْ يَكُنْ وَدَّعَ الْبَيْتَ حَتّٰى وَدَّعَ الْبَيْتَ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ایک شخص کو مرالظہران سے (ایک موضع ہے مکہ سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر) پھیر دیا اس واسطے کہ اس نے طواف الوداع نہیں کیا تھا۔

۱۳۶ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَفَاضَ فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ لَّمْ يَكُنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ فَهُوَ حَقِيْقٌ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَاِنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ اَوْ عَرَضَ لَهٗ فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جس شخص نے طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا اس کا حج اللہ نے پورا کر دیا اب اگر اس کو کوئی امر مانع نہیں آیا تو چاہیئے کہ رخصت کے وقت طواف الوداع کرے اور اگر کوئی مانع یا عارضہ درپیش ہو تو حج تو پورا ہو چکا

ف: اس سے معلوم ہو کہ طواف الوداع واجب نہیں ہے لیکن حضرت عمر کے پھیر دینے سے اس شخص کو جس نے یہ طواف نہیں کیا تھا وجوب معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم کہا مالک نے اگر کسی شخص کو یہ مسئلہ طواف الوداع کا معلوم نہ تھا اور وہ بدون طواف الوداع کئے ہوئے مکہ سے واپس چلا گیا تو اس پر لوٹ آنا لازم نہیں مگر جس صورت میں کہ قریب ہو مکہ سے تو لوٹ آئے اور طواف کرے بشرطیکہ طواف الزیارۃ کر چکا ہو۔ ف: کیونکہ طواف الزیارۃ فرض ہے۔

۴۰۔ بَابُ جَامِعِ الطَّوَافِ (طواف کے مختلف مسائل کا بیان)

۱۳۷ عَنْ: اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَانِبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَءُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی سو آپ نے فرمایا مردوں کے پیچھے سوار ہو کر تو طواف کر لے ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے ایک گوشے کی طرف خانہ کعبہ کے اور پڑھ رہے تھے سورۂ والطور وکتاب مسطور۔

۱۳۸ عَنْ: اَبِيْ مَاعِزِنِ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

ترجمہ: ابو ماعز اسلمی سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے تھے عبداللہ بن عمر کے ساتھ اتنے میں ایک عورت آئی مسئلہ پوچھنے اُن سے تو کہا اس عورت نے کہ میں نے قصد

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰی اِذَا کُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَآءَ فَرَجَعْتُ حَتّٰی ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّیْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَآءَ فَرَجَعْتُ حَتّٰی ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّیْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ لِدِمَآءَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنَّمَا ذٰلِكَ رَکْضَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ فَاغْسِلِیْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوْفِیْ ۔

کیا خانہ کعبہ کے طواف کا جب مسجد کے دروازے پر آئی تو مجھے خون آنے لگا سو میں چلی گئی جب خون موقوف ہوا تو پھر آئی جب مسجد کے دروازے پر پہنچی خون آنے لگا تو میں چلی گئی جب خون موقوف ہوا پھر آئی جب مسجد کے دروازے پر پہنچی تو خون آنے لگا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ لات ہے شیطان کی تو غسل کر پھر کپڑے سے شرمگاہ کو باندھ اور طواف کر۔

ف: عبداللہ بن عمر نے اس کو حیض کا خون نہ سمجھا اس واسطے کہ وہ متواتر ایک ساں آیا کرتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ موقوف ہو پھر شروع ہو یا وہ عورت ایسی تھی جس کو حیض نہیں آتا یا اس کو حیض آچکا تھا اور غسل کا حکم استحباباً ہے واسطے طواف کے کیونکہ مستحاضہ کو نماز اور طواف وغیرہ کے لئے وضو کافی ہے۔

۱۳۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ کَانَ اِذَا دَخَلَ مَکَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ اِلٰی عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ یَطُوْفُ بَعْدَ اَنْ یَّرْجِعَ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ سعد بن ابی وقاص جب مکہ میں آتے اور نویں تاریخ قریب ہوتی تو عرفات کو چلے جاتے قبل طواف اور سعی کے پھر جب وہاں سے پلٹتے تو طواف اور سعی کرتے۔

ف: جب مکہ میں پہنچے اور مہلت ہو تو افضل یہ ہے کہ طوافِ قدوم ادا کرے پھر عرفات کو جائے اور جو مہلت نہ ہو تو سیدھا چلا جائے اسواسطے کہ طوافِ قدوم سنت ہے اور وقوف عرفہ فرض ہے کہا مالک نے یہ امر واسع ہے اور سوال ہوا امام مالک سے کہ طواف واجب کرنے میں کسی سے باتیں کرنے کو ٹھہر جانا درست ہے؟ تو جواب دیا کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا ف: کیونکہ روایت کیا اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عباس سے موقوفاً اور مرفوعاً طواف خانہ کعبہ کا نماز ہے مگر اللہ پاک نے اس میں کلام مباح کیا ہے تو جو کوئی کلام کرے سو بہتر کلام کرے کہا مالک نے کوئی طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی صفا مروہ کے درمیان میں مگر باوضو۔ ف: مگر طواف میں طہارت واجب ہے اور سعی میں مستحب۔

۴۱۔ باب الْبَدْءِ بِالصَّفَا فِی السَّعْیِ (سعی صفا سے شروع کرنے کا بیان)

۱۴۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ یُرِیْدُ الصَّفَا وَهُوَ یَقُوْلُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ جب نکلے مسجد الحرام سے صفا کی طرف شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے شروع کیا اللہ جل جلالہٗ نے تو شروع کی سعی آپ نے صفا سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنی اللہ جل جلالہ نے فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ "صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں" تو پہلے صفا کا ذکر کیا بعد اس کے مروہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سعی صفا سے پہلے شروع کی۔

۱۴۱۔ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَی الصَّفَا یُکَبِّرُ ثَلٰثًا وَّیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّیَدْعُوْا وَیَصْنَعُ عَلَی الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے صفا پر تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتے نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ پاک کے کوئی اسکا شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تین بار اس کو کہتے تھے اور دعا مانگتے تھے پھر مروہ پر پہنچ کر ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۴۲۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّہٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَھُوَ عَلَی الصَّفَا یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَلَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔

ترجمہ: نافع نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ صفا پر دعا مانگتے تھے اے پروردگار تو نے فرمایا کہ دعا کرو میں قبول کروں گا اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھ کو اسلام کی راہ دکھائی سو مرتے دم تک اسلام مجھ سے نہ چھڑائیو یہاں تک کہ میں مروں مسلمان رہ کر۔

۴۲۔ باب جَامِعِ السَّعْیِ (سعی کی مختلف احادیث کا بیان)

۱۴۳۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ اَرَاَیْتِ قَوْلَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا فَمَا عَلَی الرَّجُلِ شَیْءٌ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ کَلَّا لَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ فِی الْاَنْصَارِ کَانُوْا یُھِلُّوْنَ بِمَنَاةَ وَکَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَیْدٍ وَکَانُوْا یَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے کہا کہ میں نے پوچھا اُم المومنین عائشہ سے دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور مروہ اللہ کی پاک نشانیوں میں سے ہیں سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ گناہ نہیں ہے اس پر سعی کرنے میں درمیان ان دونوں کے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سعی نہ کرے تب بھی برا نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ ہرگز ایسا نہیں اگر جیسا کہ تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا (یعنی سعی نہ کرنا برا نہ ہوتا) تو اللہ جل جلالہ یوں فرماتا کہ گناہ ہے اس پر سعی نہ کرنے میں صفا اور مروہ کے درمیان اور یہ آیت تو انصار کے حق میں اتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تھے منات کے واسطے (منات ایک بت کا نام ہے جس کو عرب لوگ پوجتے تھے قبل اسلام کے) اور منات مقابل قدید کے تھا (قدید ایک قریہ کا نام ہے درمیان میں مکہ اور مدینہ کے منات

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

اس کے سامنے تھا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کرنا بُرا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو اس وقت اللہ جل شانہٗ نے اتارا کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو سعی کرنا گناہ نہیں ہے درمیان میں ان دونوں کے۔

ف ۱: حالانکہ حکم اس کے برخلاف ہے کیونکہ سعی کرنا صفا مروہ میں واجب ہے نہ کرے تو بُرا ہے اور آیت شریف سے اس کی اباحت معلوم ہوتی ہے ف ۲: جیسا وہ لوگ گناہ سمجھتے تھے مقصود اس سے رد ہے ان کے قول کا اور ابطال ہے ان کے خیال کا اور یہ مقصود نہیں ہے کہ سعی کرنا واجب نہیں ہے۔

۱۴۴ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَتْ عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَخَرَجَتْ تَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ مَّاشِيَةً وَكَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً فَجَآءَتْ حِيْنَ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الْعِشَآءِ فَلَمْ تَقْضِ طَوَافَهَا حَتّٰى نُوْدِيَ بِالْاَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ فَقَضَتْ طَوَافَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ وَكَانَ عُرْوَةُ اِذَا رَاٰهُمْ يَطُوْفُوْنَ عَلَى الدَّوَآبِّ يَنْهَاهُمْ اَشَدَّ النَّهْيِ فَيَعْتَلُّوْنَ لَهٗ بِالْمَرَضِ حَيَآءً مِّنْهُ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ لَقَدْ خَابَ هٰؤُلَآءِ وَخَسِرُوْا ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ سودہ بیٹی عبداللہ بن عمر کی نکاح میں تھیں عروہ بن الزبیر کے ایک روز وہ نکلیں سعی کرنے کو صفا اور مروہ کے بیچ میں حج یا عمرہ میں پیدل اور وہ ایک موٹی عورت تھیں تو آئیں سعی کرنے کو جب لوگ فارغ ہوئے عشاء کی نماز سے اور سعی ان کی پوری نہیں ہوئی تھی کہ اذان ہوگئی صبح کی پھر انہوں نے پوری کی سعی اپنی اس درمیان میں اور عروہ جب لوگوں کو دیکھتے تھے کہ سوار ہو کر سعی کرتے ہیں تو نہایت منع کرتے تھے وہ لوگ بیماری کا حیلہ کرتے تھے عروہ کی شرم سے تو عروہ کہتے تھے ہم سے اپنے لوگوں کے آپس میں ان لوگوں نے نقصان پایا یا مُراد کو نہ پہنچے ف ۱

ف ۱: یعنی عشا کے بعد سے لے کر فجر کے وقت تک باوجود اس کے عروہ نے ان کو سوار ہو کر سعی کرنے کی اجازت نہ دی۔

ف ۲: کیونکہ سعی پیدل کرنا افضل اور مسنون ہے ان لوگوں نے اس کے برخلاف کیا کہا مالک نے جو شخص سعی صفا مروہ کی درمیان میں بھول جائے عمرہ میں پھر یاد نہ آئے یہاں تک کہ مکہ سے دور ہو جائے اور وہ لوٹے اور سعی کرے اور جو جماع کر چکا ہو عورت سے تو لوٹ کر سعی کرے پھر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص سعی کرتے میں کھڑا ہو کر کسی سے باتیں کرنے لگے تو کیسا ہے؟ جواب دیا کہ مجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہا مالک نے ایک شخص طواف میں کوئی پھیرا بھول گیا یا اس کو شک ہوا پھر سعی کرنے میں یاد آیا تو وہ سعی کو موقوف کر کے پہلے طواف کرے اور دوگانہ طواف پڑھے پھر سرے سے سعی شروع کرے۔

۱۴۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ میں جب آتے تو معمولی چال سے چلتے جب وادی کے اندر آپ کے قدم آتے تو دوڑ کر چلتے یہاں تک کہ وادی سے نکل جاتے۔

ف: اب تو صاف سڑک بن گئی ہے لیکن وادی کے نشان دو میل سبز بائیں طرف مسجد الحرام میں نصب کر دیے ہیں ان

www.sirat-e-mustaqeem.com

میلوں کے بیچ میں دوڑ کر چلتے ہیں کہا مالک نے ایک شخص نے نادانی سے سعی کی قبل طواف کے تو وہ لوٹے اور طواف کرے پھر دوبارہ سعی کرے اور جو وہ مکہ سے چلا گیا ہو اور دُور نکل گیا ہو تب بھی لوٹے اور طواف کرے پھر سعی کرے اگر اس نے جماع کر لیا عورت سے تو لوٹے اور طواف اور سعی ادا کرے پھر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دے۔

۴۳۔ بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ (عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان)

۱۴۶۔ عَنْ: اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: اُم الفضل سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے سامنے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں عرفہ کے دن بعضوں نے کہا آپ روزے سے ہیں بعضوں نے کہا نہیں تو اُم الفضل نے ایک پیالہ دودھ کا آپ کے پاس بھیجا اور آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے عرفات میں تو پی لیا آپ نے اس کو۔

۱۴۷۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ يُدْفَعُ الْاِمَامُ ثُمَّ تَقِفُ حَتّٰى يَبْيَضَّ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَدْعُوْ بِشَرَابٍ فَتُفْطِرُ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ اُم المومنین عائشہؓ عرفہ کے روز روزہ رکھتی تھیں قاسم نے کہا میں نے دیکھا کہ عرفہ کی شام کو جب امام چلا تو وہ ٹھہری رہیں یہاں تک کہ زمین صاف ہو گئی پھر ایک پیالہ پانی کا منگایا اور روزہ افطار کیا۔

ف: عرفہ کے دن روزہ رکھنا درست ہے۔ مگر حاجی کو نہ رکھنا افضل ہے تاکہ طاقت رہے دعا اور استغفار کی ابن عبدالبر نے ابن عمر سے روایت کیا کہ میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ کوئی ان میں سے عرفہ کو روزہ نہ رکھتا تھا اور میں بھی نہیں رکھتا۔

۴۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِيَامِ مِنًى

(منا کے دِنوں میں یعنے گیارھویں بارھویں تیرھویں ذی الحجہ کے روزے کے بیان میں)

۱۴۸۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ مِنًى ۞

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے سے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ اَيَّامَ مِنًى يَطُوْفُ يَقُوْلُ اِنَّمَا هِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ کو بھیجا منا کے دنوں میں کہ لوگوں میں پھر کر پکار دیں کہ یہ دن کھانے اور پینے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَذِكْرِ اللّٰهِ ۔

خدا کی یاد کے ہیں۔

۱۵۰۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید الفطر اور دوسرے عید الضحیٰ کے دن۔

۱۵۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَوَجَدَهٗ یَاْكُلُ قَالَ فَدَعَانِیْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَیَّامُ الَّتِیْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِهِنَّ وَاَمَرَنَا بِفِطْرِهِنَّ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص گئے اپنے باپ عمرو بن العاص کے پاس ان کو کھانا کھاتے ہوئے پایا تو انہوں نے بلایا عبداللہ کو عبداللہ نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے کہا ان دنوں میں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور حکم کیا ہم کو ان دنوں میں افطار کرنے کا۔

کہا مالک نے وہ دن ایام تشریق تھے (یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کے)

۴۵۔ بَابُ مَا یَجُوْزُ مِنَ الْهَدْیِ (جو جانور ہدی کے درست ہے اُس کا بیان)

۱۵۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰی جَمَلًا كَانَ لِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ۔ (اخرجہ ابوداؤد)

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی ایک اونٹ کی جو ابوجہل بن ہشام کا تھا حج یا عمرہ میں۔

۱۵۳۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَیْلَكَ فِی الثَّانِیَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو ہانکتا تھا اونٹ ہدی کا آپ نے فرمایا سوار ہو جا اس پر وہ بولا کہ ہدی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری دوسری یا تیسری مرتبہ میں آپ نے یہ کہا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر وقت ضرورت کے سوار ہو جانا درست ہے۔

۱۵۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّهٗ كَانَ یَرٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یُهْدِیْ فِی الْحَجِّ بَدَنَتَیْنِ بُدْنَتَیْنِ وَفِی الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً قَالَ وَرَاَیْتُهٗ فِی الْعُمْرَةِ یَنْحَرُ بَدَنَةً وَهِیَ قَائِمَةٌ فِیْ دَارِ خَالِدِ بْنِ اُسَیْدٍ وَكَانَ فِیْهَا مَنْزِلُهٗ قَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِی الْعُمْرَةِ طَعَنَ فِیْ لَبَّةِ بَدَنَتِهٖ حَتّٰی خَرَجَتِ الْحَرْبَةُ مِنْ تَحْتِ كَتِفِهَا ۔

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر حج میں دو دو اونٹوں کی ہدی کیا کرتے تھے اور عمرہ میں ایک ایک اونٹ کی میں نے دیکھا ان کو کہ وہ نحر کرتے تھے اپنے اونٹ کا اور اونٹ کھڑا ہوا تھا خالد بن اسید کے گھر میں وہیں وہ اُترتے تھے اور میں نے دیکھا ان کو عمرہ میں کہ برچھا مارا انہوں نے اپنے اونٹ کی گردن میں یہاں تک کہ نکل آیا وہ اس کے بازو سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵۵ **عَنْ** : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَهْدٰى جَمَلًا فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ۔

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہدی بھیجی ایک اونٹ کی حج یا عمرہ میں۔

۱۵۶ **عَنْ** : اَبِيْ جَعْفَرِ نِ الْقَارِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَهْدٰى بَدَنَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا بُخْتِيَّةٌ ۔

ترجمہ : ابوجعفر قاری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عیاش نے دو اونٹوں کو ہدی کیا ایک اونٹ ان میں سے بختی تھا۔

ف : بختی کے معنے کتاب الزکوٰۃ میں گزرے۔

۱۵۷ **عَنْ** : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا نُتِجَتِ الْبَدَنَةُ فَلْيُحْمَلْ وَلَدُهَا حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا فَاِنْ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَحْمَلٌ حُمِلَ عَلٰى اُمِّهٖ حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا ۔

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے جب جنے اونٹنی ہدی کو تو اس کے بچے کو بھی ساتھ لے چلیں اور اپنی ماں کے ساتھ قربانی کریں اگر اس کے لے چلنے کے لئے کوئی سواری نہ ہو تو اپنی ماں پر سوار کر دیا جائے تاکہ اس کے ساتھ نحر کیا جائے۔

۱۵۸ **عَنْ** : هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلٰى بَدَنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ قَالَ وَاِذَا اضْطُرِرْتَ اِلٰى لَبَنِهَا فَاشْرَبْ بَعْدَ مَا يَرْوٰى فَصِيْلُهَا فَاِذَا نَحَرْتَهَا فَانْحَرْ فَصِيْلَهَا مَعَهَا ۔

ترجمہ : ہشام بن عروہ نے کہا کہ میرے باپ عروہ کہتے تھے کہ اگر تجھ کو احتیاج پڑے تو اپنی ہدی پر سوار ہو جا مگر نہ ایسا کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے اور جب ضرورت ہو تجھ کو اس کے دودھ کی تو پی لے جب بچہ اس کا سیر ہو جائے پھر جب تو اس کو نحر کرے تو اس کے بچے کو بھی اس کے ساتھ نحر کرے۔

۴۶- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْهَدْيِ حِيْنَ يُسَاقُ (ہدی ہانکنے کی ترکیب کا بیان)

۱۵۹ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَهْدٰى هَدْيًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّشْعِرَهٗ وَذٰلِكَ فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ اِلَى الْقِبْلَةِ يُقَلِّدُهٗ بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ يَسُوْقُ مَعَهٗ حَتّٰى يُوْقِفَ بِهٖ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ بِهٖ مَعَهُمْ اِذَا دَفَعُوْا فَاِذَا قَدِمَ مِنًى غَدَاةَ النَّحْرِ نَحَرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ اَوْ يُقَصِّرَ وَكَانَ هُوَ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ بِيَدِهٖ يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا وَّيُوَجِّهُهُنَّ اِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَاْكُلُ وَيُطْعِمُ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن عمر جب ہدی لے جاتے مدینہ سے تو تقلید کرتے اس کی (تقلید کے معنے گلے میں کچھ لٹکانے کے ہیں) اور اشعار کرتے اس کا ذوالحلیفہ میں (اشعار ایک طرف سے اونٹ کا کوہان چیر کر خون بہا دینا) مگر تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونوں ایک ہی مقام میں کرتے اس طرح پر کہ ہدی کا منہ قبلہ کی طرف کر کے پہلے اس کے گلے میں دو جوتیاں لٹکا دیتے پھر اشعار کرتے بائیں طرف سے اور ہدی کو اپنے ساتھ لے جاتے یہاں تک کہ عرفہ کے روز عرفات میں بھی سب لوگوں کے ساتھ رہتے پھر جب لوگ لوٹتے تو ہدی بھی لوٹ کر آتی جب منیٰ میں صبح کو یوم النحر میں پہنچتے تو اس کو نحر کرتے قبل حلق یا قصر کے اور عبداللہ بن عمر اپنی ہدی کو آپ نحر کرتے ان کو کھڑا کرتے صف باندھ کر منہ ان کا قبلہ کی طرف کرتے پھر ان کو نحر کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور ان کا گوشت آپ بھی کھاتے دوسروں کو بھی کھلاتے۔

۱۶۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا طَعَنَ فِيْ سَنَامِ هَدْيِهٖ وَهُوَ يُشْعِرُهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنی ہدی کے کوہان میں زخم لگاتے اشعار کے لئے تو کہتے اللہ کے نام سے اللہ بڑا ہے۔

۱۶۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْهَدْيُ مَا قُلِّدَ وَاُشْعِرَ وَوُقِفَ بِهٖ بِعَرَفَةَ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہدی وہ جانور ہے جس کی تقلید اور اشعار ہو اور کھڑا کیا جائے عرفات میں۔

۱۶۲۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَلِّلُ بُدُنَهُ الْقَبَاطِيَّ وَالْاَنْمَاطَ وَالْحُلَلَ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْكَعْبَةِ فَيَكْسُوْهَا اِيَّاهَا ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنے اونٹوں کو جو ہدی کے ہوتے تھے مصری کپڑے اور چار جامی اور جوڑے اوڑھاتے تھے (بعد قربانی کے) ان کپڑوں کو بھیج دیتے تھے کعبہ شریف اوڑھانے کو۔

ف: ان دنوں میں کعبہ شریف کا ایسا غلاف نہ ہوگا ورنہ اوڑھانے کی کیا ضرورت تھی۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے قربانی کی نکیل اور رسی اور جھول کو صدقہ میں دیا جائے اور قصاب کی اُجرت میں نہ دیا جائے۔

۱۶۳۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدُنِهٖ حِيْنَ كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ فَقَالَ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِهَا ؕ

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا عبداللہ بن دینار سے کہ عبداللہ بن عمر اونٹ کی جھول کو کیا کرتے تھے جب کعبہ شریف کا غلاف بن گیا تھا انہوں نے کہا صدقہ میں دے دیتے تھے۔

۱۶۴۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الثَّنِيُّ فَمَا فَوْقَهٗ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے قربانی کے لئے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ ہونا چاہئے۔

۱۶۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَشُقُّ جِلَالَ بُدُنِهٖ وَلَا يَجْعَلُ لَهَا حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنے اونٹوں کے جھول نہیں پھاڑتے تھے اور نہ جھول پہناتے تھے یہاں تک کہ منا سے جاتے عرفہ کو۔

۱۶۶۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ يَا بَنِيَّ لَا يُهْدِيَنَّ اَحَدُكُمْ لِلّٰهِ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا يَسْتَحْيِيْ اَنْ يُّهْدِيَهٗ لِكَرِيْمِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ اَكْرَمُ الْكُرَمَاءِ وَاَحَقُّ مَنِ اخْتِيْرَ لَهٗ ؕ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر اپنے بیٹوں سے کہتے تھے اے بیٹو میرے اللہ کے لئے تم میں سے کوئی ایسا اونٹ نہ دے جو اپنے دوست کو دیتے ہوئے شرمائے اسلئے کہ اللہ جل جلالہٗ سب کریموں سے کریم ہے اور زیادہ حقدار ہے اس امر کا کہ اس کے واسطے چیز چن کر دی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷۔ بابُ العَمَلِ فِی الْهَدْیِ اِذَا عَطِبَ اَوْضَلَّ

(جب ہدی مرجائے یا چلنے سے عاجز ہوجائے یا کھوجائے اُس کا بیان)

۱۶۷۔ **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ صَاحِبَ هَدْیٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْیِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَدَنَةٍ عَطِبَتْ مِنَ الْهَدْیِ فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ قِلَادَتَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَیْنَهَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَهَا ۔ (وصلہ ابوداؤد)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی لے جانے والے نے پوچھا آپ سے یا رسول اللہ جو ہدی راستے میں ہلاک ہونے لگے اس کو کیا کروں آپ نے فرمایا کہ جو اونٹ ہدی کا ہلاک ہونے لگے اس کو نحر کر اور اس کے گلے میں جو قلادہ پڑا تھا وہ اُس کے خون میں ڈال دے پھر اسکو چھوڑ دے کہ لوگ کھالیں اس کو۔

۱۶۸۔ **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَاقَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا فَعَطِبَتْ فَنَحَرَهَا ثُمَّ خَلَّی بَیْنَهَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَهَا فَلَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ وَاِنْ اَکَلَ مِنْهَا اَوْ اَمَرَ مَنْ یَاْکُلُ مِنْهَا غَرِمَهَا ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا جو شخص ہدی کا اونٹ لے جائے پھر وہ تلف ہونے لگے اور وہ اس کو نحر کر کے چھوڑ دے کہ لوگ اس میں سے کھائیں تو اس پر کچھ الزام نہیں ہے البتہ اگر خود اس میں سے کھائے یا کسی کو کھانے کا حکم دے تو تاوان لازم ہوگا۔

۱۶۹۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُ ذٰلِكَ

ترجمہ: عبداللہ بن عباس نے ایسا ہی کہا ہے۔

۱۷۰۔ **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَهْدٰی بَدَنَةً جَزَاءً اَوْ نَذْرًا اَوْ هَدْیَ تَمَتُّعٍ فَاُصِیْبَتْ بِالطَّرِیْقِ فَعَلَیْهِ الْبَدَلُ ۔

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا جو شخص اونٹ جزا کا یا نذر کا یا تمتع کا لے گیا پھر وہ راستے میں تلف ہوگیا تو اس پر عوض اس کا لازم ہے۔

۱۷۱۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَهْدٰی بَدَنَةً ثُمَّ ضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ فَاِنَّهَا اِنْ کَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَ لَهَا وَاِنْ کَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَ لَهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَکَهَا ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص اونٹ ہدی کا لے جائے پھر وہ راستے میں مرجائے یا گم ہوجائے تو اگر نذر کا ہو تو اس کا عوض دے اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دے چاہے نہ دے۔

۱۷۲۔ کہا مالک نے میں نے سُنا اہلِ علم سے کہتے تھے مالک ہدی کا نہ کھائے اس ہدی سے جو جزا ہو جنایت کی یا فدیہ ہو۔

ف: لیکن جو ہدی تمتع یا قران کی یا نفل کی ہو اس میں سے کھانا درست ہے۔

۴۸۔ بابُ هَدْیِ الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ اَهْلَهٗ

(محرم جب اپنی بیوی سے صحبت کرے اس کی ہدی کا بیان)

۱۷۳۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبَا هُرَیْرَةَ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٍ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَصَابَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالُوْا يَنْفُذَانِ بِمُضِيَّانِ بِوَجْهِهِمَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ثُمَّ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَالْهَدْيُ ؕ

جماع کیا اپنی بی بی سے احرام میں وہ کیا کرے ان سبھوں نے جواب دیا کہ وہ دونوں خاوند اور جورو حج کے ارکان ادا کئے جائیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے پھر سال آئندہ ان پر حج اور ہدی لازم ہے۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاِذَا اَهَلَّا بِالْحَجِّ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ تَفَرَّقَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ؕ

ترجمہ: حضرت علی نے یہ بھی فرمایا کہ پھر سال آئندہ جب حج کریں تو دونوں جدا جدا رہیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے۔

ف: اس خوف سے کہ مبادا پھر صحبت کریں اور حج فاسد ہو جائے ابوحنیفہ نے کہا میرے نزدیک علیحدہ رہنا کچھ ضروری نہیں ہے

۱۷۴۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَا تَرَوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ الْقَوْمُ شَيْئًا فَقَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَبَعَثَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَسْئَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلٰى عَامٍ قَابِلٍ فَقَالَ سَعِيْدٌ لِيَنْفُذْ اِبِوَجْهِهِمَا فَلْيَقْضِيَا حَجَّهُمَا الَّذِيْ اَفْسَدَا فَاِذَا فَرَغَا رَجَعَا فَاِنْ اَدْرَكَهُمَا حَجٌّ قَابِلٌ فَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ وَالْهَدْيُ وَيُهِلَّانِ مِنْ حَيْثُ اَهَلَّا بِحَجِّهِمَا الَّذِيْ اَفْسَدَا وَيَتَفَرَّقَانِ حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے سنا سعید بن المسیب سے وہ کہتے تھے لوگوں سے تم کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جس نے جماع کیا اپنی عورت سے احرام کی حالت میں تو لوگوں نے کچھ جواب نہ دیا تب سعید نے کہا کہ ایک شخص نے ایسا ہی کیا تھا تو اس نے مدینہ میں کسی کو بھیجا دریافت کرنے کے لئے بعض لوگوں نے کہا کہ خاوند اور جورو میں ایک سال تک جدائی کی جائے۔ سعید نے کہا دونوں حج کرتے چلے جائیں اور اس حج کو پورا کریں جو فاسد کر دیا ہے جب فارغ ہو کر لوٹیں تو دوسرے سال اگر زندہ رہیں تو پھر حج کریں اور ہدی دیں اور دوسرے حج کا احرام وہیں سے باندھیں جہاں سے پہلے حج کا احرام باندھا تھا اور مرد عورت جدا رہیں جب تک فراغت ہو حج سے۔

۱۷۵۔ **کہا** مالک نے ہر ایک ان میں سے ایک ایک اونٹ ہدی دے **کہا** مالک نے جس شخص نے صحبت کی اپنی عورت سے عرفات سے لوٹنے کے بعد اور کنکریاں مارنے سے پہلے تو اس پر ہدی واجب ہوگی اور سال آئندہ پھر حج کرنا ہوگا اگر بعد کنکریاں مارنے کے (قبل طواف الزیارۃ کے) جماع کیا تو اس پر ایک عمرہ اور ایک ہدی لازم ہوگی اور سال آئندہ حج کرنا ضروری نہیں۔

ف: اور یہی قول ہے شافعی کا کہ شروع حج سے لے کر رمی جمار تک اگر جماع کرے گا تو ہدی لازم ہوگی اور سال آئندہ حج کرنا واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر قبل وقوف عرفات کے جماع کرے گا تو حج فاسد ہوگا اور سال آئندہ قضا کرنی ہوگی لیکن اگر بعد وقوف عرفات کے جماع کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا اور حج کی قضا واجب نہ ہوگی **کہا** مالک نے حج یا عمرہ اس صحبت سے فاسد ہوتا ہے جس میں دخول ہو جائے اگرچہ انزال نہ ہو اور جو انزال ہو مباشرت سے بدون دخول کے جب بھی حج فاسد ہوگا لیکن اگر کسی شخص نے دل میں کچھ خیال کیا اور انزال ہو گیا تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا **ف** مگر ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک اگر بوسہ یا مس کرے بہ شہوت تو انزال ہو یا نہ ہو حج فاسد نہ ہوگا لیکن قربانی واجب ہوگی **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے بوسہ لیا اپنی عورت کا اور انزال نہ ہوا تو اس پر ہدی لازم ہوگی **ف** ایک بکری بھی کافی ہو جائے گی **کہا** مالک نے جس عورت سے اس کے خاوند نے جماع کیا کئی مرتبہ اس کی رضامندی سے اور عورت احرام باندھے تھی حج کا تو عورت پر قضا اس حج کی سال آئندہ میں اور ہدی واجب ہوگی اور جو وہ عورت عمرہ کا احرام باندھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تھی تو اس پر قضا اس عمرہ کی اور ہدی واجب ہوگی۔

۴۹۔ بَابُ هَدْيِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ (جس شخص کو حج نہ ملے اسکی ہدی کا بیان)

۱۷۶۔ **عَنْ** : سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ خَرَجَ حَاجًّا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ اَضَلَّ رَوَاحِلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِصْنَعْ مَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَاِذَا اَدْرَكَكَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَاَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ؕ

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابوایوب انصاری حج کرنے کو نکلے جب نازیہ میں پہنچے مکہ کے راستے میں (نازیہ ایک مقام کا نام ہے قریب صفرا وادی کے) تو ان کا اونٹ گم ہو گیا سو آئے وہ مکہ میں حضرت عمر بن الخطاب کے پاس دسویں تاریخ کو ذکر کی اور بیان کیا ان سے حضرت عمر نے فرمایا کہ عمرہ کرلے (یعنی طواف اور سعی جو عمرہ کے ارکان ہیں کرلے) اور احرام کھول ڈال پھر سال آئندہ حج کے دن آئیں تو حج کر اور ہدی دے موافق اپنی طاقت کے۔

ف : ایک بکری بھی کافی ہے یہی حکم ہے ہر شخص کا جو حج کو جائے پھر حج نہ ملے تو طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے اور ہدی دے ابوحنیفہ کے نزدیک ہدی واجب نہیں ہے۔

۱۷۷۔ **عَنْ** : سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَآءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْطَاْنَا الْعِدَّةَ كُنَّا نَرٰى اَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ عُمَرُ اِذْهَبْ اِلٰى مَكَّةَ فَطُفْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ وَانْحَرُوْا هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا كَانَ عَامٌ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاهْدُوْا فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ ؕ

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ہبار بن الاسود آئے یوم النحر کو اور عمر بن الخطابؓ نحر کر رہے تھے اپنی ہدی کا تو کہا انہوں نے اے امیر المومنین ہم نے تاریخ کے شمار میں غلطی کی ہم سمجھتے تھے کہ آج کا روز عرفہ کا روز ہے (یعنی آج نویں تاریخ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا مکہ کو جاؤ اور تم اور تمہارے ساتھی سب طواف کرو اگر کوئی ہدی تمہارے ساتھ ہو تو اس کو نحر کر ڈالو پھر حلق کرو یا قصر اور لوٹ جاؤ اپنے وطن کو سال آئندہ آؤ اور حج کرو اور ہدی دو جس کو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب لوٹے تب رکھے۔

۱۷۸۔ **کہا** مالک نے جس شخص نے قران کیا پھر اس کو حج نہ ملا تو وہ سال آئندہ بھی قران کرے اور دو ہدی دے ایک قران کی اور ایک حج کے فوت ہو جانے کی۔

۵۰۔ بَابُ هَدْيِ مَنْ اَصَابَ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ

(جو شخص صحبت کرے اپنی بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے اس کی ہدی کا بیان)

۱۷۹۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَعَ بِاَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً ؛

اپنی بی بی سے اور وہ منا میں تھا قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اس کو عبداللہ بن عباس نے ایک اونٹ نحر کرنے کا۔

۱۸۰۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ يَعْتَمِرُ وَيُهْدِيْ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عباس نے کہا جو شخص صحبت کرے اپنی بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے تو وہ ایک عمرہ کرے اور ہدی دے۔

۱۸۱۔ **عَنْ** : رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَهٗ ؛

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے بھی السا ہی کہا ہے۔

کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص طواف الزیارۃ بھول کر مکہ سے اپنے شہر چلا آیا تو جواب دیا کہ اگر اس نے صحبت نہیں کی عورت سے تو لوٹ جائے اور طواف الزیارۃ ادا کرے اور اگر صحبت کر چکا تو لوٹ کر طواف ادا کرے پھر عمرہ کرے اور ہدی دے اور یہ نہیں چاہیئے کہ ہدی مکہ سے مول لے کر وہیں نحر کر دے بلکہ اپنے ساتھ ہدی نہ لایا ہو تو مکہ سے ہدی مول لے کر حرم کے باہر جائے اور وہاں سے اس کو ہانکتا ہوا اپنے ساتھ پھر مکہ میں لائے پھر وہاں نحر کرے۔

۵۱۔ بَابُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ (موافق طاقت کے ہدی کیا چیز ہے)

۱۸۲۔ **عَنْ** : جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ ؛

ترجمہ: حضرت علی فرماتے تھے کہ ما استیسر من الہدی سے مراد ایک بکری ہے۔

ف : اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا فمن تمتع بالعمرہ الی الحج فما استیسر من الہدی جو شخص فائدہ اٹھائے عمرہ کر کے پھر حج کرنے سے تو اس پر موافق طاقت کے ایک ہدی ہے۔ اس ہدی سے مراد ایک بکری ہے یعنے ادنیٰ درجہ ایک بکری اور اعلیٰ درجہ اونٹ یا بیل یا گائے ہے۔

۱۸۳۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے ما استیسر من الہدی سے ایک بکری مراد ہے۔

۱۸۴۔ کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت پسند ہے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے اپنی کتاب میں اے ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندھے ہو اور جو شخص مارے شکار تم میں سے قصداً تو اس پر جزا ہے مثل اس جانور کے جو مارا اس نے حکم لگا دیں اس کا دو مرد عادل تم میں سے یہ جزا ہدی ہو جو خانہ کعبہ میں پہنچے یا کفارہ ہو مسکینوں کا کھلانا یا برابر اس کے روزے تاکہ چکھے وبال اپنے کام کا۔ سو کبھی جانور کا بدلہ بکری بھی ہوتی ہے اور اللہ جل جلالہٗ نے اس کو ہدی کہا اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہیں ہے اور کیونکر کوئی اس میں شک کرے گا اس واسطے کہ جو جانور اونٹ یا بیل کے برابر نہیں اس کی جزا ایک بکری ہی ہوگی اور جو ایک بکری سے کم ہو تو اس میں کفارہ ہوگا روزے رکھے یا مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۱۸۵۔ **عَنْ** : نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ اَوْ بَقَرَةٌ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے ما استیسر من الہدی سے ایک بکری یا گائے مراد ہے۔

۱۸۶۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ بِنْتِ

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک آزاد لونڈی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ اَخْبَرَتْ اَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى مَكَّةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَاَنَا مَعَهَا فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقَصٌّ فَقُلْتُ لَا فَقَالَتْ فَالْتَمِسِيهِ لِيْ فَالْتَمَسْتُهُ حَتّٰى جِئْتُ بِهٖ فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَتْ شَاةً ۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی جس کا نام رقیہ تھا مجھ سے کہتی تھی کہ میں نکلی عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے ساتھ مکہ کو تو آٹھویں تاریخ ذی حجہ کی عمرہ مکہ میں پہنچیں اور میں بھی ان کے ساتھ تھی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی درمیان میں صفا اور مروہ کے پھر عمرہ مسجد کے اندر گئیں اور مجھ سے کہا کہ تیرے پاس قینچی ہے میں نے کہا نہیں عمرہ نے کہا کہیں سے ڈھونڈ کر لا سو میں ڈھونڈ کر لائی عمرہ نے اپنی لٹیں بالوں کی اس سے کاٹیں جب یوم النحر ہوا تو ایک بکری ذبح کی۔

ف: بال کاٹنے کا سبب یہ تھا کہ عمرہ نے تمتع کیا تھا سو عمرہ نے عمرہ ادا کر کے قصر کیا پھر حج کیا اور بکری ہدی کی تھی جو تمتع میں واجب ہے۔

۵۲۔ بَابُ جَامِعِ الْهَدْيِ (مختلف حدیثیں ہدی کے بیان میں)

۱۸۷۔ عَنْ: صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ جَآءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَدْ ضَفَرَ رَاْسَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ قَدِمْتُ بِعُمْرَةٍ مُّفْرَدَةٍ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مَعَكَ اَوْ سَاَلْتَنِيْ لَاَمَرْتُكَ اَنْ تَنْقُضَ فَقَالَ اَيْمَانِيْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ رَاْسِكَ وَاهْدِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَمَا هَدْيُهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ هَدْيُهٗ فَقَالَتْ لَهٗ وَمَا هَدْيُهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اَنْ اَذْبَحَ شَاةً لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَصُوْمَ ۔

ترجمہ: صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا عبداللہ بن عمر کے پاس اور اس نے بٹ لیا تھا اپنے بالوں کو تو کہا اے ابا عبدالرحمٰن میں صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آیا عبداللہ بن عمر نے کہا اگر تو میرے ساتھ ہوتا یا مجھ سے پوچھتا تو میں تجھے قران کا حکم کرتا اس شخص نے کہا اب تو ہو چکا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جتنے بال تیرے پریشان ہیں ان کو کتر واڈال اور ہدی دے ایک عورت عراق کی رہنے والی بولی اے ابا عبدالرحمان کیا ہدی ہے اس کی انہوں نے کہا جو ہدی ہے اس کی اس عورت نے کہا کیا ہدی ہے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا میرے نزدیک تو یہ ہے کہ اگر مجھے سوا بکری کے کچھ نہ ملے تب بھی بکری ذبح کرنا بہتر ہے روزے رکھنے سے۔

ف: یعنے تمتع میں روزہ رکھنے کا اس وقت حکم ہے جب ہدی نہ ملے اور بکری بھی ہدی ہو سکتی ہے پھر بکری ملتے ہوئے روزے رکھنا کیا ضروری ہے۔

۱۸۸۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا حَلَلْتَ لَمْ تَمْتَشِطْ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا وَاِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْحَرَ هَدْيَهَا ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو عورت احرام باندھے ہو جب احرام کھولے تو کنگھی نہ کرے جب تک اپنے بال کی لٹیں نہ کٹوا دے اور جو اس کے پاس ہدی ہو تو اپنے بال نہ کتروائے جب تک ہدی نحر نہ کرے۔

مالک نے سنا بعض اہل علم سے کہتے تھے کہ مرد اور اس کی عورت دونوں ایک اونٹ میں شریک نہیں ہو سکتے بلکہ ہر ایک کے واسطے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جُدا جُدا اونٹ چاہئے۔ **سوال** ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص کے ساتھ ہدی روانہ کی گئی تاکہ نحر کرے اس کو حج میں اور اس شخص نے احرام باندھا عمرہ کا تو وہ نحر کرے ہدی کو جب احرام کھولے عمرہ کا یا تاخیر کرے اس کی نحر میں حج تک تو جواب دیا کہ تاخیر کرے ہدی کی نحر میں اور نحر کرے اس کو حج میں اور وہ عمرہ کرے احرام کھول ڈالے **کہا** مالک نے جس شخص پر ہدی کا حکم ہو از شکار کے عوض یا اور کسی وجہ سے ہدی اس پر واجب ہوئی تو اس کو چاہئے کہ ہدی مکہ میں لے کر آئے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ یعنے ہدی پہنچنے والی ہو کعبہ میں اور جو شکار کے بدلے میں یا ہدی کے عوض میں روزے رکھنا پڑیں یا صدقہ دینا لازم آئے تو اختیار ہے کہ جہاں چاہے روزے رکھے یا صدقہ دے حرم میں یا غیر حرم میں۔

۱۸۹۔ **عَنْ** : اَبِیْ اَسْمَآءَ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَخَرَجَ مَعَهٗ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَمَرُّوْا عَلٰى حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ مَرِيْضٌ بِالسُّقْيَا فَاَقَامَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَتّٰى اِذَا خَافَ الْفَوْتَ خَرَجَ وَبَعَثَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ فَقَدِمَا عَلَيْهِ ثُمَّ اِنَّ حُسَيْنًا اَشَارَ اِلٰى رَاْسِهٖ فَاَمَرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِرَاْسِهٖ فَحُلِقَ ثُمَّ نَسَكَ عَنْهُ بِالسُّقْيَا فَنَحَرَ عَنْهُ بَعِيْرًا قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَكَانَ حُسَيْنٌ خَرَجَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ سَفَرِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى مَكَّةَ ۞

ترجمہ: ابو اسماء سے جو مولیٰ ہیں عبداللہ بن جعفر کے روایت ہے کہ عبداللہ بن جعفر کے ساتھ مدینہ سے نکلے (واسطے حج کے) تو گذرے حسین بن علی پر اور وہ بیمار تھے سقیا میں پس ٹھہرے رہے وہاں عبداللہ بن جعفر یہاں تک کہ جب خوف ہوا حج کے فوت ہو جانے کا تو نکل کھڑے ہوئے عبداللہ بن جعفر اور ایک آدمی بھیجدیا حضرت علی کے پاس اور ان کی بی بی اسماء بنت عمیس کے پاس وہ دونوں مدینہ میں تھے تو آئے حضرت علی اور اسماء مدینہ سے امام حسین کے پاس انہوں نے اشارہ کیا اپنے سر کی طرف حضرت علی نے حکم کیا ان کا سر مونڈ گیا سقیا میں پھر قربانی کی ان کی طرف سے ایک اونٹ کی وہیں سقیا میں کہا یحییٰ بن سعید نے کہ امام حسین حضرت عثمان بن عفان کیساتھ نکلے تھے حج کرنے کو۔

۵۳۔ بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ (عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان)

۱۹۰۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے مگر بطن عرنہ میں نہ ٹھہرو اور مزدلفہ تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے مگر بطن محسر میں نہ ٹھہرو۔

ف: عبدالرزاق نے اتنا زیادہ کیا کہ تمام منا قربانی کی جگہ ہے اور تمام گلیاں اور راستے مکہ کے قربانی کے مقام ہیں۔ اگرچہ کل عرفات میں سوا بطن عرنہ کے ٹھہرنا درست ہے مگر صخرات کے پاس جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے اترنا افضل ہے۔

۱۹۱۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِعْلَمُوْا اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ اِلَّا عُرَنَةَ وَاَنَّ الْمُزْدَلِفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ اِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن الزبیر کہتے تھے جانو تم کہ عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے مگر بطن محسر۔

۱۹۲۔ کہا مالک نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ نہ رفث ہے نہ فسق ہے نہ جھگڑا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

حج میں تو رفث کے معنے جماع کے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے فرماتا ہے اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ حلال ہے تمہارے لئے روزوں کی رات میں جماع اپنی عورتوں سے یہاں پر رفث سے جماع مراد ہے **ف**: بعضوں نے رفث کے معنے فحش باتوں کے لئے ہیں بعضوں نے عورتوں کے سامنے شہوت ناک بات کرنے کو رفث کہا ہے ابن عباس سے یہی منقول ہے۔

بقیہ قول مالک "اور فسق سے مراد ذبح کرنا ہے جانوروں کا واسطے بتوں کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا فسق وہ یہ ہے کہ پکارا جانور پر سوا خدا کے اور کسی کا نام اور جھگڑا یہ ہے کہ قریش مزدلفہ میں قزح پاس ٹھہرتے تھے اور باقی سب عرفات میں اترتے تھے تو دونوں فرقے آپس میں لڑتے تھے جھگڑتے تھے یہ کہتے تھے ہم سیدھی راہ اور ٹھیک راستے پر ہیں وہ کہتے تھے ہم صحیح طریقے پر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ یعنے ہم نے ہر گروہ کے لئے ایک طریقہ کر دیا وہ اس پر چلتے ہیں تو نہ جھگڑیں تجھ سے دین میں اور بلا تو اپنے پروردگار کی طرف بے شک تو سیدھی راہ پر ہے تو حج میں جھگڑنے کے یہی معنی ہیں واللہ اعلم اور میں نے سنا ہے یہ اہل علم سے۔

۵۴- بَابُ وُقُوْفِ الرَّجُلِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ وَوُقُوْفِهٖ عَلٰى دَابَّتِهٖ

(بے وضو عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کا اور سوار ہو کر ٹھہرنے کا بیان)

۱۹۳- کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ عرفات میں یا مزدلفہ میں کوئی آدمی بے وضو ٹھہر سکتا ہے یا بے وضو کنکریاں مار سکتا ہے یا بے وضو صفا اور مروہ کے درمیان میں دوڑ سکتا ہے تو جواب دیا کہ جتنے ارکان حائضہ عورت کر سکتی ہے وہ سب کام مرد بے وضو کر سکتا ہے اور اس پر کچھ لازم نہیں آتا مگر افضل یہ ہے کہ ان سب کاموں میں باوضو اور قصداً بے وضو ہونا اچھا نہیں ہے۔

سوال ہوا مالک سے کہ عرفات میں سوار ہو کر ٹھہرے یا اتر کر بولے سوار ہو کر مگر جب کوئی عذر ہو اس کو یا اس کے جانور کو تو اللہ جل جلالہٗ قبول کرنے والا ہے عذر کو۔ **ف**: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف سوار ہو کر کیا ہے۔ (مسلم)

۵۵- بَابُ وُقُوْفِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ (وقوف عرفات کی انتہا کا بیان)

۱۹۴- **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الزبیرؓ کہتے تھے جو شخص عرفہ میں نہ ٹھہرا یوم النحر کے طلوع فجر تک تو فوت ہو گیا حج اس کا اور جو یوم النحر کے طلوع فجر سے پہلے عرفہ میں ٹھہرا تو اس نے پالیا حج کو۔

ف: عرفات میں ٹھہرنے کا وقت نویں تاریخ کے زوال سے یوم النحر کی فجر تک ہے اس درمیان میں اگر ساعت بھر عرفات میں ٹھہر جائے گا تو حج مل جائے گا۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

۱۹۵- **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَدْرَكَهٗ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جب مزدلفہ کی رات کی صبح ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ وَلَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ ۞

گئی اور وہ عرفہ میں نہ ٹھہرا تو حج اس کا فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات کو عرفہ میں ٹھہرا طلوع فجر سے پہلے تو پا لیا اس نے حج کو۔

۱۹۶۔ کہا مالک نے کہ اگر غلام آزاد ہوا عرفات میں تو یہ حج اس کا فرض حج نہ ہوگا مگر جب اس نے احرام نہ باندھا ہو اور بعد آزادی کے احرام باندھ کر یوم النحر کے فجر سے پیشتر عرفات میں ٹھہر جائے تو فرض حج اس کا ادا ہو جائے گا اگر اس نے طلوع فجر تک احرام نہ باندھا تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی کا حج فوت ہو گیا اور اس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی شب کے طلوع فجر تک نہ پایا تو اس غلام پر فرض حج کا ادا کرنا لازم رہے گا۔

۵۶۔ بَابُ تَقْدِيمِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ (عورتوں اور لڑکوں کو آگے روانہ کر دینے کا بیان)

۱۹۷۔ عَنْ: سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ اَهْلَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى وَيَرْمُوا قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّاسُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: سالم اور عبید اللہ سے جو دو بیٹے ہیں عبد اللہ بن عمر کے روایت ہے کہ اُن کے باپ عبد اللہ بن عمرؓ آگے روانہ کر دیتے تھے عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ سے منا کو تاکہ نماز صبح کی منا میں پڑھ کر لوگوں کے آنے سے اول کنکریاں مار لیں۔

ف: کیونکہ جب لوگ منا میں آجاتے ہیں تو ہجوم کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کو کنکریاں مارنے میں نہایت تکلیف ہوتی ہے۔

۱۹۸۔ عَنْ مَوْلَاةٍ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ جِئْنَا مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ مِنًى بِغَلَسٍ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکر کی آزاد لونڈی سے روایت ہے کہ ہم اسماء بنت ابی بکر کے ساتھ منا میں آئے اندھیرے منہ تو میں نے کہا کہ ہم منا میں اندھیرے منہ آئے اسماء نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اُس شخص کے ساتھ جو تجھ سے بہتر تھے۔

ف: یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں ساری رات رہنا واجب نہیں ہے بلکہ تھوڑی دیر ٹھہرنا کافی ہے۔

۱۹۹۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُ رَمْيَ الْجَمْرَةِ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ رَمٰى فَقَدْ حَلَّ لَهُ النَّحْرُ ۞

ترجمہ: امام مالک نے سنا بعض اہل علم سے مکروہ جانتے تھے کنکریاں مارنا قبل طلوع فجر کے یوم النحر سے اور جس نے ماریں تو نحر اس کو حلال ہو گیا۔

۲۰۰۔ عَنْ: هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَرٰى اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ تَاْمُرُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ لَهَا وَلِاَصْحَابِهَا الصُّبْحَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الصُّبْحَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت المنذر دیکھتی تھیں اسماء بنت ابی بکر کو مزدلفہ میں حکم کرتی تھیں اُس شخص کو جو امامت کرتا تھا اُن کی ان کے ساتھیوں کی نماز میں کہ نماز پڑھائے صبح کی فجر نکلتے ہی پھر سوار ہو کر منیٰ کو آتی تھیں اور توقف نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَرْكَبُ فَتَسِيْرُ إِلَى مِنًى وَلَا تَقِفُ ۔ کرتی تھیں۔

۵۷-بَابُ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ (عرفات سے لوٹتے وقت چلنے کا بیان)

۲۰۱ عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَعَهٗ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ فَقَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے کہا کہ سوال ہوا اُسامہ بن زید سے اور میں بیٹھا تھا پاس ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع میں کس طرح چلاتے تھے اونٹ کو کہا انہوں نے چلاتے تھے ذرا تیز جب جگہ پاتے تو خوب دوڑا کر چلاتے تھے۔

ف: ذرا تیز چال کو عربی میں عنق کہتے ہیں جس سے جانور کی گردن ہلے اور اس سے تیز چال کو نص کہتے ہیں کہا مالک نے کہا ہشام نے نص عنق سے زیادہ ہے۔

۲۰۲ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَرِّكُ رَاحِلَتَهٗ فِيْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ قَدْرَ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تیز کرتے تھے اپنے اونٹ کو بطن محسر میں ایک ڈھیلے کی مار تک۔

۵۸-بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّحْرِ فِي الْحَجِّ (حج میں نحر کرنے کا بیان)

۲۰۳ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمِنًى هٰذَا الْمَنْحَرُ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَقَالَ فِي الْعُمْرَةِ هٰذَا الْمَنْحَرُ يَعْنِي الْمَرْوَةَ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ وَطُرُقِهَا مَنْحَرٌ ۔ (اخرجہ عن جابر ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منا کو نحر کی جگہ یہ ہے اور ساری منا نحر کی جگہ ہے اور عمرہ میں کہا مروہ کو نحر کی جگہ یہ ہے اور سب راستے مکہ کے نحر کی جگہ ہے۔

۲۰۴ عَنْ : عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب پانچ راتیں باقی رہی تھیں ذیقعدہ کی اور ہم کو گمان یہی تھا کہ آپ حج کو نکلے ہیں جب ہم نزدیک ہوئے مکہ سے تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو جس کے ساتھ ہدی نہ تھی کہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالے کہا عائشہ نے کہ یوم النحر کے دن ہمارے پاس گوشت آیا گائے کا تو میں نے پوچھا کہ یہ گوشت کہاں سے آیا لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے نحر کیا ہے کہا یحییٰ نے میں نے اس حدیث کو بیان کیا قاسم بن محمد سے انہوں نے کہا قسم خدا کی عمرہ نے اس حدیث کو پورا پورا بیان کیا۔

۲۰۵ عَنْ : حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا

ترجمہ: حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں نے احرام کھول ڈالا

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَمْ تُحَلِّلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ۔ (اخرجہ البخاری و مسلم)

اور آپ نے عمرہ کرکے اپنا احرام نہیں کھولا تو فرمایا آپ نے میں نے تلبید کی اپنے سر کی (تلبید کہتے ہیں سر کے بالوں کو جما لینے کو گوند یا لعاب خطمی وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہوں) اور تقلید کی اپنی ہدی کی تو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک نحر نہ کر لوں گا۔

ف: امام ابوحنیفہ اور امام احمد کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ جو شخص تمتع کرے لیکن ہدی ساتھ لے جائے اس کو عمرہ کرکے احرام کھولنا درست نہیں یہاں تک کہ حج سے فراغت ہو اور ہدی کو نحر کرے اور ایسا ہی جابر کی حدیث میں ہے جو صحیحین میں مروی ہے اور مالکیہ اور شافعیہ نے اس میں خلاف کیا ہے۔

(۵۹) بَابُ الْعَمَلِ فِي النَّحْرِ (نحر کرنے کا بیان)

۲۰۶۔ **عَنْ**: جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ هَدْيِهٖ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ غَيْرُهٗ بَعْضَهٗ ۔ (اخرجہ مسلم عن جابر)

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کے بعض جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بعضوں کو اوروں نے ذبح کیا۔

۲۰۷۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ نَذَرَ بَدَنَةً فَاِنَّهٗ يُقَلِّدُهَا نَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ يَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ اَوْ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهَا مَحَلٌّ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَنْ نَذَرَ جُزُوْرًا مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ شَاءَ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص نذر کرے بدنہ کی (بدنہ اونٹ یا گائے یا بیل کو کہتے ہیں جو بھیجا جائے مکہ کو قربانی کے واسطے) تو اس کے گلے میں دو جوتیاں لٹکا دے اور اشعار کرے پھر نحر کرے اس کو بیت اللہ کے پاس یا منا میں دسویں تاریخ ذیحجہ کی اسکے سوا اور کوئی جگہ نہیں ہے اور جو شخص نذر کرے قربانی کی اونٹ یا گائے کی اس کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نحر کرے۔

۲۰۸۔ **عَنْ**: هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَنْحَرُ بُدْنَهٗ قِيَامًا ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ عروہ نحر کرتے تھے اپنے اونٹوں کو کھڑا کرکے۔

کہا مالک نے کسی کو درست نہیں ہے کہ ہدی کی نحر سے پہلے سر منڈائے اور نہ یہ درست ہے کہ یوم النحر کے طلوع فجر سے پیشتر نحر کرے بلکہ نحر کرنا اور کپڑے بدلنا اور میل چھوڑانا اور سر منڈانا یہ سب کام دسویں تاریخ چاہئیں اس سے پہلے درست نہیں ہیں۔

۶۰۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلَاقِ (سر منڈانے کا بیان)

۲۰۹۔ **عَنْ**: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے حلق کرنے والوں پر صحابہ نے کہا اور قصر کرنے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ رحم کرے حلق کرنے والوں پر صحابہ نے کہا اور قصر کرنے والوں پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم) یارسول اللہ آپ نے فرمایا اور قصر کرنے والوں پر۔

ف: حلق کہتے ہیں تمام سر منڈانے کو اور قصر کہتے ہیں بال کم کرنے کو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے محمد بن الحسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا۔

۲۱۰۔ **عَنْ:** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُؤَخِّرُ الْحِلَاقَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ وَلٰكِنَّهٗ لَا يَعُوْدُ اِلَى الْبَيْتِ فَيَطُوْفُ بِهٖ حَتّٰى يَحْلِقَ رَاْسَهٗ قَالَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَوْتَرَ فِيْهِ وَلَا يَقْرَبُ الْبَيْتَ ۞

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن القاسم سے روایت ہے کہ ان کے باپ قاسم بن محمد مکہ میں عمرہ کا احرام باندھ کر رات کو آتے اور طواف وسعی کر کے حلق میں تاخیر کرتے صبح تک لیکن جب تک حلق نہ کرتے بیت اللہ کا طواف نہ کرتے اور کبھی مسجد میں آن کر وتر پڑھتے لیکن بیت اللہ کے قریب نہ جاتے۔

ف: کیونکہ جب تک حلق نہیں کیا عمرہ کا احرام نہیں کھلا اگر قبل اس کے طواف کریں تو ایک عمرہ میں دو طواف ہو جائیں۔

۲۱۔ **کہا** مالک نے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولیقضوا تفثھم چاہیئے کہ نکالیں تفث اپنا) تفث کہتے ہیں سر منڈانے اور کپڑے بدلنے کو۔ اور جو اس سے متعلق ہیں۔

ف: بعضوں نے تفث کے معنے میل کچیل کے رکھے ہیں یعنے دور کریں اپنا میل اور نہائیں کپڑے بدلیں اور بعضوں نے تفث کے معنے حاجت کے رکھے ہیں۔ (محلی)

سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص حلق بھول گیا حج میں کیا وہ مکہ میں حلق کرلے جواب دیا ہاں کرلے لیکن منا میں حلق کرنا اچھا ہے۔

۲۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کوئی شخص سر نہ منڈائے اور بال نہ کتروائے یہاں تک کہ نحر کرے ہدی کو اگر اس کے ساتھ ہو اور جو چیزیں احرام میں حرام تھیں ان کا استعمال نہ کرے جب تک احرام نہ کھولے منا میں یوم النحر کو کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (مت منڈاؤ سروں کو اپنے جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔

۶۱۔ بَابُ التَّقْصِيْرِ (قصر کا بیان)

۲۱۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ رَاْسِهٖ وَلَا مِنْ لِحْيَتِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يَحُجَّ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب رمضان کے روزوں سے فارغ ہوتے اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور داڑھی کے بال نہ لیتے یہاں تک کہ حج کرتے۔

۲۔ **کہا** مالک نے یہ امر سب لوگوں پر واجب نہیں ہے۔

۲۱۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَلَقَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَشَارِبِهٖ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرے میں تو اپنی داڑھی اور مونچھ کے بال لیتے۔

۲۱۰۔ **عَنْ:** رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَتَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ وَأَفَاضَتْ مَعِيَ أَهْلِي ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى شِعْبٍ فَذَهَبَتْ لِأَدْنُوَ مِنْ أَهْلِي فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُقَصِّرْ مِنْ شَعْرِي بَعْدُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِهَا بِأَسْنَانِي ثُمَّ وَقَعْتُ بِهَا فَضَحِكَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ مُرْهَا فَلْتَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا بِالْجَلَمَيْنِ ۞

آیا قاسم بن محمد پاس اور اس نے کہا کہ میں نے طواف الافاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بی بی نے بھی طواف الافاضہ کیا پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تا کہ صحبت کروں اپنی بی بی سے وہ بولی کہ میں نے ابھی بال نہیں کتروائے میں نے دانتوں سے اس کے بال کترے اور اس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا کہ حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچی سے۔

ف: اور مرد پر کچھ لازم نہیں آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست ہے مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت کے قصر سے پہلے صحبت کی سو کہا مالک نے کہ میرے نزدیک اولیٰ یہ ہے کہ وہ مرد ایک قربانی کرے کیونکہ عبداللہ بن عباس نے کہا جو شخص ارکان حج سے کوئی رکن بھول جائے تو وہ ایک قربانی کرے۔

۲۱۷۔ **عَنْ**: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ قَدْ أَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهْلَ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَرْجِعَ فَيَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى الْبَيْتِ وَيُفِيضَ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص سے ملے جس کا نام مجبر تھا (وہ بھتیجے تھے عبداللہ بن عمر کے عبدالرحمٰن بن عمر کے بیٹے) انہوں نے طواف الافاضہ کر لیا تھا اور نہ حلق کیا نہ قصر نادانی سے تو حکم کیا ان کو عبداللہ بن عمر نے لوٹ جانے کا اور حلق یا قصر کرکے اور طواف الزیارۃ دوبارہ کرنے کا۔

۲۱۸۔ **عَنْ**: مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ دَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّ شَارِبَهُ وَأَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَقَبْلَ أَنْ يُهِلَّ مُحْرِمًا ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے احرام کا تو قینچی منگاتے اور مونچھ اور داڑھی کے بال لیتے قبل سواری کے اور قبل لبیک کہنے کے احرام باندھ کر۔

۶۲۔ بَابُ التَّلْبِيدِ (تلبید کا بیان) اس کے معنی اوپر بیان ہوئے

۲۱۹۔ **عَنْ**: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندھے (احرام کے وقت وہ سر منڈا دے، احرام کھولتے وقت) اور اس طرح بال نہ گوندھو کہ تلبید سے مشابہت ہو جائے۔

ف: کیونکہ حضرت عمر کے نزدیک جو شخص تلبید کرے اسکو قصر درست ہے مگر جو بال گوندھے اس کو سر منڈانا ضروری ہے تو فرمایا کہ اسطرح سر نہ گوندھو کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کے واسطے۔

۲۲۰۔ **عَنْ**: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ عَقَصَ رَأْسَهُ أَوْ ضَفَرَ أَوْ لَبَّدَ فَقَدْ

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص جوڑا باندھے یا گوندھے یا تلبید

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِلَاقُ ۔ کرے بالوں کو (احرام کے وقت) تو واجب ہو گیا اُس پر سر منڈانا۔

ف: یہی قول ہے جمہور علماء مثل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کے نزدیک اختیار ہے خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید بھی یہی ہے۔ یہ اثر مخالف ہے اس اثر کے جو ابھی گزرا شاید اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو روایتیں ہوں۔ واللہ اعلم۔

۶۳۔ بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ وَتَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ وَتَعْجِيلِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

(بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے کا اور عرفات میں نماز قصر کرنے کا اور خطبہ جلدی پڑھنے کا بیان)

۲۲۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور ان کیساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہاں ٹھہرے رہے عبداللہ نے کہا میں نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا انہوں نے ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اپنے اور خانہ کعبہ میں ان دنوں چھ ستون تھے پھر نماز پڑھی آپ نے۔

ف: صحیحین میں ہے کہ دو رکعتیں آپ نے پڑھیں اور ایک روایت میں ہے کہ باب کعبہ کی طرف آپ نے پشت کی اور دیوار کعبہ سے تین ہاتھ کے فاصلے پر نماز پڑھی۔

۲۲۲۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ اَلَّا تُخَالِفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْحَجِّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهٗ فَصَاحَ بِهٖ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِيْ حَتّٰى اُفِيْضَ عَلَيَّ مَآءً ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ

ترجمہ: سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لکھا عبدالملک بن مروان نے (جب وہ خلیفہ تھا) حجاج بن یوسف (ثقفی ظالم خونخوار کو جب وہ آیا تھا عبداللہ بن الزبیر سے لڑنے کو اور ان کو شہید کر کے حاکم بنا تھا مکہ کا) کہ نہ خلاف کیجیو عبداللہ بن عمر کا کسی بات میں حج کے کاموں میں سے کہا سالم نے جب عرفہ کا روز ہوا تو عبداللہ بن عمرؓ زوال ہوتے ہی آئے اور میں بھی ان کے ساتھ اور پکارا حجاج کے خیمہ کے پاس کہ کہاں ہے حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم میں رنگی ہوئی اوڑھے ہوئے اور کہا اے ابا عبدالرحمٰن کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو چل حجاج بولا ابھی، انہوں نے کہا ہاں ابھی حجاج نے کہا مجھے تھوڑی مہلت دو کہ میں نہالوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ ؛ (اخرجہ البخاری)

پھر نکلتا ہوں عبداللہ بن عمر سواری سے اُتر پڑے پھر حجاج نکلا سو میرے اور میرے باپ عبداللہ کے بیچ میں آگیا میں نے اس سے کہا اگر تجھ کو سنت کی پیروی منظور ہو تو آج کے روز خطبہ کو کم کر اور نماز جلدی پڑھ وہ عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا تاکہ اُن سے سُنے جب عبداللہ نے یہ دیکھا تو کہا سچ کہا سالم نے۔

ف: حالانکہ احرام میں کسم کا رنگ ممنوع ہے مگر حجاج ایسا ظالم فاسق فاجر تھا کہ اُس نے حرم محترم کی کچھ رعایت نہ کی اور عبداللہ بن الزبیر کے سے شخص کو جو علاوہ صحابی ہونے کے بہت فضائل اور علوم سے ممتاز تھے ناحق قتل کیا تو اس کو ایسی خفیف ممنوعات کا کیا خیال ہوگا اسی وجہ سے عبداللہ بن عمر نے اُسے منع نہ کیا۔

۶۴- بَابُ صَلٰوةِ مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْجُمُعَةِ بِمِنًى وَعَرَفَةَ

(منا میں آٹھویں تاریخ نمازوں کا بیان اور جمعہ منا اور عرفہ میں آپڑنے کا بیان)

۲۲۳- عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى ثُمَّ يَغْدُوْا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰى عَرَفَةَ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نماز پڑھتے تھے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی منا میں پھر صبح کو جب آفتاب نکل آتا تو عرفات کو جاتے۔

۲۲۴- کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ امام ظہر کی نماز میں عرفات میں قرأت کو جہر سے نہ پڑھے اور خطبہ پڑھے عرفہ کے روز اور نماز عرفہ کی درحقیقت وہی ظہر ہے مگر اس میں قصر ہو گیا سفر کی وجہ سے۔

ف: جو لوگ مکہ کے رہنے والے ہیں وہ بھی قصر کریں عرفات میں اور جو باہر کے رہنے والے ہیں وہ بھی قصر کریں مگر جو منا یا عرفات کے رہنے والے ہیں وہ قصر نہ کریں۔ یہ مذہب امام مالک کا ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکہ والوں کو عرفات میں قصر درست نہیں ہے کہا مالک نے اگر عرفہ کے دن جمعہ پڑے یا یوم النحر یا ایام التشریق کو جمعہ آپڑے تو ان دنوں میں نماز جمعہ کی نہ پڑھی جائے۔ ف: اس واسطے کہ اجمالاً جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حج جمعہ کے دن واقع ہوا تھا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر عصر کی اور بیچ میں کوئی نفل نہ پڑھا۔ (مسلم)

۶۵- بَابُ صَلٰوةِ الْمُزْدَلِفَةِ (مزدلفہ میں نماز کا بیان)

۲۲۵- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں ملا کر۔

ف: جیسے عرفات میں ظہر اور عصر کی ملا کر پڑھی تھی۔

۲۲۶- عَنْ: اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَآءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

علیہ وسلم لوٹے عرفات سے یہاں تک کہ جب پہنچے گھاٹی میں اترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا لیکن پورا وضو نہ کیا میں نے کہا نماز یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نماز آگے ہے تیرے پھر سوار ہوئے جب مزدلفہ میں آئے اترے اور پورا وضو کیا پھر تکبیر ہوئی تو نماز پڑھی مغرب کی بعد اس کے ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی جگہ میں بٹھایا پھر تکبیر ہوئی عشا کی آپ نے عشا کی نماز پڑھی بیچ میں ان دونوں کے کوئی نماز نہ پڑھی۔

ف: آپ نے عرفات میں ظہر کے وقت عصر کی نماز بھی پڑھ لی تو یہ جمع تقدیم ہوئی اور مزدلفہ میں عشا کے وقت مغرب کی نماز پڑھی یہ جمع تاخیر ہوئی۔

۲۲۷۔ **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابو ایوب انصاری نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ میں پڑھیں۔

۲۲۸۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر مغرب اور عشا مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

۶۶۔ بَابُ صَلٰوةِ مِنًى (منا کی نماز کے بیان میں)

۲۲۹۔ کہا مالک نے مکہ کے رہنے والے جب حج کو جائیں تو منا میں قصر کریں دو رکعتیں پڑھیں جب تک حج سے لوٹیں۔

۲۳۰۔ **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلٰوةَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا بَعْدُ ذٰلِكَ ؕ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں نماز کی منا میں دو رکعتیں پڑھیں (یعنے قصر کیا) اور ابوبکر نے بھی وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور عمر بن الخطاب نے بھی دو رکعتیں وہاں پڑھیں اور عثمان بن عفان نے بھی دو رکعتیں پڑھیں منا میں آدھی خلافت تک پھر چار پڑھنے لگے۔

ف: کیونکہ قصر اور اتمام دونوں درست ہیں مسافر کو اتمام میں زیادہ مشقت ہے اس واسطے حضرت عثمان نے اس کو اختیار کیا۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے بعد حج کے نیت اقامت کی کر لی تھی۔ بعضوں نے کہا وہاں انہوں نے نکاح کیا تھا۔ بعضوں نے کہا اس سال بدوی لوگ بہت آئے تھے تو پوری نماز پڑھی تاکہ معلوم ہو کہ اصل چار رکعتیں ہیں۔ واللہ اعلم

۲۳۱۔ **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت بن الخطاب جب مکہ میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہیں پھر منا میں بھی حضرت عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثُمَّ صَلّٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَكْعَتَيْنِ بِمِنًى وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ شَيْئًا ۔

نے دو ہی رکعتیں پڑھیں لیکن ہم کو یہ نہیں پہنچا کہ وہاں کچھ کہا۔

ف: کیونکہ مکہ میں کہہ چکے تھے ان لوگوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ حضرت عمر اور اُن کے ساتھی مسافر ہیں پھر منا میں دوبارہ آگاہ کرنے کی کیا ضرورت تھی علاوہ اس کے امام مالک کے نزدیک مکہ والوں کو بھی منا میں قصر کرنا چاہیئے۔

۲۳۲۔ **عَنْ:** اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰى لِلنَّاسِ بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ثُمَّ صَلّٰى عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ بِمِنًى وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ شَيْئًا ۔

ترجمہ: اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے مکہ میں دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہیں پھر منا میں بھی حضرت عمر نے دو ہی رکعتیں پڑھیں لیکن ہم کو یہ نہیں پہنچا کہ وہاں کچھ کہا ہو۔

سوال ہوا امام مالک سے کہ اہل مکہ عرفات میں چار رکعتیں پڑھیں یا دو رکعتیں اور امیر الحاج بھی اگر مکہ کا رہنے والا ہو تو وہ ظہر اور عصر کی عرفات میں چار رکعتیں پڑھے یا دو رکعتیں اور اہل مکہ جب تک منا میں رہیں تو قصر کریں یا نہیں تو جواب دیا کہ اہل مکہ منا اور عرفات میں جب تک رہیں دو دو رکعتیں پڑھیں اور قصر کرتے رہیں مکہ میں پہنچنے تک اور امیر الحاج اگر مکہ کا رہنے والا ہو تو وہ بھی قصر کرے عرفہ اور منا میں۔ **کہا** مالک نے اگر کوئی منا کا رہنے والا ہو تو وہ قصر نہ کرے بلکہ چار پوری پڑھے جب تک منا میں رہے اسی طرح اگر کوئی عرفات کا رہنے والا ہو وہ بھی وہاں قصر نہ کرے۔

۶۷۔ بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِمَكَّةَ وَمِنًى (مقیم کی نماز کا بیان مکہ اور منا میں)

۲۳۳۔ **کہا** مالک نے جو شخص ذی حجہ کا چاند دیکھتے ہی مکہ میں آگیا اور حج کا احرام باندھا تو وہ جب تک مکہ میں رہے چار رکعتیں پوری پڑھے اسواسطے کہ اس نے چار راتوں سے زیادہ رہنے کی نیت کر لی۔

ف: اور امام مالک کے نزدیک جب چار راتوں سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو اتمام کرنا چاہیئے۔

۶۸۔ بَابُ تَكْبِيْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ (ایام تشریق کی تکبیروں کا بیان)

۲۳۴۔ **عَنْ:** يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ شَيْئًا فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهٖ ثُمَّ خَرَجَ الثَّانِيَةَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهٖ ثُمَّ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهٖ حَتّٰى يَتَّصِلَ التَّكْبِيْرُ وَيَبْلُغَ الْبَيْتَ فَيَعْرِفُ النَّاسُ اَنَّ عُمَرَ قَدْ خَرَجَ يَرْمِيْ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطاب گیارہویں تاریخ نکلے جب کچھ دن چڑھا تو تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی پھر دوسرے دن نکلے جب کچھ دن نکلا اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی تاکہ ایک تکبیر دوسری تکبیر سے ملتے ملتے آواز بیت اللہ کو پہنچے اور لوگ جانیں کہ حضرت عمرؓ رمی کرنے کو نکلے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایام تشریق میں ہر نماز کے بعد تکبیر کہی جائے اور شروع کی جائے تکبیر یوم النحر میں ظہر کی نماز کے بعد سے اور ختم ہو تیرہویں تاریخ کی فجر پر اور امام تکبیر کہے اور لوگ اسکے ساتھ تکبیر کہیں جب نماز سے فارغ ہو اور یہ تکبیر مرد اور عورت سب پر واجب ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا اکیلے پڑھیں منا میں ہوں یا اور ملکوں میں اور حجاج بعید کو چاہیئے کہ منا میں امام الحاج اور حجاج قریب امام کی پیروی کریں۔ رمی جمار و تکبیرات میں کیونکہ اس تقدیم پر جب وہ پڑھیں گے اور احرام تمام ہو جائے گا تو سب حجاج حل میں برابر رہیں گے یعنے مناسب حج سے فارغ ہونے میں یہ سب برابر رہیں گے مگر جو لوگ حاجی نہیں ہیں وہ لوگ حجاج کی پیروی نہ کریں مگر تکبیرات تشریق میں ف: یعنے جب حاجی تکبیر کہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہہ لیں اور افعال میں مثل رمی جمار وغیرہ کے حاجیوں کی اقتدا نہ کریں۔ مخفی نہ رہے کہ جس عبارت کا یہ ترجمہ ہے کہ حجاج کو چاہیئے کہ منا میں امام الحاج کی پیروی کریں الخ وہ عبارت نسخہ موطا مطبوعہ مطبع احمدی ۱۹۶۶ھ ہجری میں موجود ہے اور زرقانی نے بھی اس کو لیا ہے مگر صاحب محلی اور مصفی نے نہیں لیا ہے اس عبارت کا مطلب بخوبی واضح نہیں ہوتا ہے چند معنے اس عبارت کے ہو سکتے ہیں یہ معنی جو مرقوم ہوئے بہ نسبت سب معانی کے اقرب معلوم ہوتے ہیں۔ گو ان میں بھی فی الجملہ بُعد ہے کہا مالک نے ایام معدودات سے کلام اللہ میں ایام تشریق مراد ہیں ف: فرمایا اللہ تعالے نے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ ترجمہ اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے دنوں میں مراد ان دنوں سے ایام تشریق ہیں۔

۶۹- بَابُ صَلٰوةِ الْمُعَرَّسِ وَالْمُحَصَّبِ (معرس اور محصب کی نماز کا بیان)

۲۲۵ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا بطحا میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی وہاں کہا نافع نے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر مکہ کی راہ پر اور بطحا اس مقام کو کہتے ہیں جہاں کنکریاں زیادہ ہوں اور محصب ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر جب منا سے لوٹ کر آتے ہیں تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہرتے ہیں کہا مالک نے جو شخص حج کر کے مدینہ کو لوٹ کر جائے تو وہ معرس میں ٹھہرے اور نماز پڑھے اور جو نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہر جائے جب تک نماز کا وقت آئے پھر جتنی رکعتیں چاہے پڑھے کیونکہ مجھے پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رات کو ٹھہرے اور عبداللہ بن عمرؓ نے بھی وہاں اونٹ بٹھایا۔

۲۲۶ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ظہر اور عصر اور مغرب محصب میں پڑھتے پھر مکہ میں جاتے رات کو اور طواف کرتے خانہ کعبہ کا۔

۶۸- بَابُ الْبَيْتُوْتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى (منا کے دنوں میں رات کو مکہ میں رہنے کا بیان)

۲۲۷ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ زَعَمُوْا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا کہ حضرت عمر بن

ے محرق و عدالباقی کہ تحقیق وا۔ لرفسخ ہذہ العبارۃ موجود ہے ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يُدْخِلُونَ النَّاسَ مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ ۔

الخطاب چند آدمیوں کو مقرر کرتے اس بات پر کہ لوگوں کو پھیر دیں منا کی طرف جمرہ عقبہ کے پیچھے سے۔

ف: بعض لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ۱۱-۱۲ شب کو مکہ میں جا کر رہیں اور دن کو منا میں رہیں تو حضرت عمرؓ نے کچھ لوگ مقرر کر دئے جمرہ عقبہ پر کہ جو شخص اس ارادے سے مکہ کو جائے اس کو واپس کر دیں۔

۲۳۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَبِيتَنَّ اَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کوئی حاجی منا کی راتوں میں جمرہ عقبہ کے ادھر نہ رہے۔

ف: جمرہ عقبہ حد ہے منا کی اس سے جب آگے بڑھئے تو مکہ کی حد ہے۔

۲۳۹۔ عَنْ: هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ فِي الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى لَا يَبِيتَنَّ اَحَدٌ اِلَّا بِمِنًى ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ منا کی راتوں میں کوئی مکہ میں نہ رہے بلکہ منا میں رہے۔

۷۱۔ بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ (کنکریاں مارنے کا بیان)

۲۴۰۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا حَتّٰى يَمَلَّ الْقَائِمُ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطاب ٹھہرتے تھے جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کے پاس بڑی دیر تک کہ تھک جاتا تھا کھڑا ہونے والا۔

ف: بعد رمی کے دعا کرنے کو۔

۲۴۱۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوا اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کے پاس ٹھہرتے تھے بڑی دیر تک تکبیر کہتے اور تسبیح اور تحمید پڑھتے اور دعا مانگتے اللہ جل جلالہ سے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

۲۴۲۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہتے ہر کنکری مارنے پر۔

۲۴۳۔ کہا مالک نے میں نے سنا بعض اہل علم سے کہتے تھے کنکریاں اتنی اتنی ہونی چاہئیں کہ دو انگلیوں سے اس کو ماریں ف۱: اور حدیث میں ایسا ہی وارد ہے کہ علیکم بمثل حصی الخذف لازم ہیں تم پر کنکریاں چھوٹی چھوٹی کہ انگشت شہادت پر رکھ کے انگوٹھے سے ماریں اس کا اندازہ یہ کیا ہے کہ باقلا کے دانوں کے برابر ہوں کہا مالک نے میرے نزدیک ذرا اس سے بڑی ہونی چاہئے ف۲: یہ قول امام مالک کا موجب تعجب ہے کہ حدیث میں جتنی کنکریاں آئی ہیں ان سے بڑی تجویز کرتے ہیں مگر شاید امام مالک کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو زرقانی نے اسی وجہ کو اختیار کیا ہے ورنہ امام مالک حدیث کے خلاف کبھی اختیار نہ کرتے۔

۲۴۴۔ عَنْ: نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جس کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ بِمِنًى فَلَا يَنْفِرَنَّ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ ؛

آفتاب ڈوب جائے بارہویں تاریخ منا میں تو وہ نہ جائے جب تک تیرہویں تاریخ رمی نہ کرلے ۔

ف : سُنا ہے بارہویں تاریخ کو بعد رمی کے مکہ چلے آنا درست ہے لیکن اگر بارہویں کو ٹھہر گیا اور آفتاب ڈوب گیا منیٰ میں تو پھر نہیں آسکتا جب تک تیرھویں تاریخ کی رمی نہ کرے ۔

۲۴۵ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْٓا اِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاهِبِيْنَ وَرَاجِعِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ ؛

ترجمہ : قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ لوگ جب رمی کرنے جاتے تو پیدل جاتے اور پیدل آتے سب سے پہلے معاویہ بن ابی سفیان رمی کے واسطے سوار ہوئے ۔

ف : کیونکہ وہ موٹے آدمی تھے اُن کو ہجوم میں پاپیادہ جانا اور آنا دشوار تھا افسوس ہے کہ اس زمانے میں ایسے مقاموں میں سوار ہونے کو عزت اور افتخار کا باعث سمجھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ جو امر خلافِ سنت ہے اس میں آخرت کی ذلت ہے گو دنیا میں عزت ہو ۔

۲۴۶ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ مِنْ اَيْنَ كَانَ الْقَاسِمُ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ مِنْ حَيْثُ تَيَسَّرَ ؛

ترجمہ : امام مالک نے پوچھا عبدالرحمٰن بن القاسم سے کہ قاسم بن محمد کہاں سے رمی کرتے تھے جمرہ عقبہ کی بولے جہاں سے ممکن ہوتا ۔

ف : یعنے اوپر یا نیچے سے مگر نیچے سے رمی کرنا افضل اور مسنون ہے سوال ہوا مالک سے کہ لڑکے اور مریض کی طرف سے رمی کرنا درست ہے جواب دیا ہاں درست ہے مگر مریض اپنے ڈیرے میں اس وقت تکبیر کہے وقت تاک کر اور ایک قربانی کرے پھر اگر وہ مریض ایام تشریق کے اندر اچھا ہوجائے تو اپنے آپ وہ رمی ادا کرے اور ہدی دے کہا مالک نے جو شخص بے وضو کنکریاں مارے یا صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے تو اس پر اعادہ لازم نہیں مگر جان بوجھ کر ایسا نہ کرے ۔

۲۴۷ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُرْمَى الْجِمَارُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ ؛

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے تینوں دنوں میں رمی بعد زوال کے کی جائے ۔

ف : یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ کو اور دسویں تاریخ زوال سے اول کرے یا بعد جب ممکن ہو لیکن زوال سے پہلے مسنون ہے ۔ ابوحنیفہ کے نزدیک ۱۳ کی رمی قبل زوال کے بھی درست ہے ۔

۷۲ ۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ (رمی جمار میں رُخصت کا بیان)

۲۴۸ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ خَارِجِيْنَ عَنْ مِنًى يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ اَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ ؛ (اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ : عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ والوں کو رات اور کہیں بسر کرنے کی سوا منا کے ۔ وہ لوگ رمی کرلیں یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دونوں پھر اگر رہیں تو چوتھے دن بھی رمی کریں ۔

ف : کیونکہ ان کو اپنے اونٹ چرانے کے اور اونٹوں کی محافظت کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منا میں رات کو رہیں تو ان کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اُونٹ چوری ہو جائیں اور اونٹوں کو اپنے ساتھ رکھیں تو آدمیوں کے ہجوم کی وجہ سے آدمیوں کو اور اونٹوں کو تکلیف ہو اس واسطے آپ نے ان کو اجازت دی کہ وہ رات کو اور مقام میں بھی رہ سکتے ہیں اور کسی کو درست نہیں کہ منا کی راتوں میں سوا منا کے اور کہیں رہے۔

۲۴۹۔ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَذْکُرُ اَنَّهٗ اُرْخِصَ لِلرِّعَآءِ اَنْ یَّرْمُوْا بِاللَّیْلِ یَقُوْلُ فِی الزَّمَانِ الْاَوَّلِ ۔

ترجمہ: عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ زمانہ اول میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) اونٹ چرانے والے کو اجازت تھی رات کو رمی کرنے کی۔

ف: اس خیال سے کہ شاید کاموں کی وجہ سے ان کو دن کو فرصت نہ ہو اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ رمی رات کو جائز ہے کما مالک نے عاصم بن عدی کی حدیث جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے اونٹ چرانے والوں کو رمی جمار میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ رمی کریں یوم النحر کو پھر جب گیارہویں تاریخ گذر جائے تو بارہویں تاریخ گیارہویں کی رمی کر کے بارہویں کی رمی بھی کریں پھر اگر بارہویں کو ان کا جانا ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ تیرہویں تاریخ کو اگر ٹھہریں تو لوگوں کے ساتھ رمی کر کے جائیں۔

۲۵۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةً اَخٍ لِصَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ نَفِسَتْ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَتَخَلَّفَتْ هِیَ وَصَفِیَّةُ حَتّٰی اَتَتَا مِنًی بَعْدَ اَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ مِنْ یَّوْمِ النَّحْرِ فَاَمَرَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنْ تَرْمِیَا الْجَمْرَةَ حِیْنَ اَتَتَا مِنًی وَلَمْ یَرَ عَلَیْهِمَا شَیْئًا ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابی عبید کی بھتیجی کو نفاس ہوا مزدلفہ میں تو وہ اور صفیہ ٹھہر گئیں یہاں تک کہ منا میں جب پہنچیں آفتاب ڈوب گیا یوم النحر کو تو حکم کیا ان دونوں کو عبداللہ بن عمر نے کنکریاں مارنے کا جب آئیں وہ منا میں اور کوئی جزا اُن پر لازم نہ کی۔

سوال ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص بھول جائے رمی کرنا کسی جمرہ کی کسی تاریخ میں منا کے دنوں میں سے یہاں تک کہ شام ہو جائے تو جواب دیا کہ جب یاد آئے رات یا دن کو رمی کرے جیسے نماز جو کوئی بھول جائے پھر یاد کرے رات یا دن کو تو پڑھ لے البتہ اگر مکہ میں چلا آیا اس وقت یاد آیا جب منا سے نکل گیا اس وقت خیال آیا تو ہدی واجب ہوگی۔

۷۳۔ بَابُ الْاِفَاضَةِ طَوَافِ الْاِفَاضَةِ (طواف الزیارۃ کا بیان)

۲۵۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ وَعَلَّمَهُمْ اَمْرَ الْحَجِّ وَقَالَ لَهُمْ فِیْمَا قَالَ اِذَا جِئْتُمْ مِنًی فَمَنْ رَمَی الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَی الْحَاجِّ اِلَّا النِّسَآءَ وَالطِّیْبَ لَا یَمَسُّ اَحَدٌ نِسَآءً وَلَا طِیْبًا حَتّٰی یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے خطبہ پڑھا عرفات میں اور سکھائے ان کو ارکان حج کے اور کہا اُن سے جب تم آؤ منا میں اور کنکریاں مار چکو تو سب چیزیں درست ہو گئیں تمہارے واسطے جو حرام تھیں احرام میں مگر عورتوں سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا کوئی شخص تم میں سے صحبت نہ کرے اور نہ خوشبو لگائے جب تک طواف نہ کر لے خانہ کعبہ کا۔

۲۵۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ رَمَی الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْیًا اِنْ کَانَ مَعَهٗ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَیْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَالطِّیْبَ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کنکریاں مارے اور سر منڈائے یا بال کتروائے اور اسکے ساتھ اگر ہدی ہو تو نحر کرے پس حلال ہو جائیں گے

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۞

اُس پر وہ چیزیں جو حرام تھیں مگر صحبت کرنا عورتوں سے اور خوشبو لگانا درست نہ ہوگا طواف الزیارۃ تک۔

۴۷۔ بَابُ دُخُوْلِ الْحَآئِضِ مَكَّةَ (حائضہ کو مکہ میں جانے کا بیان)

۲۵۳۔ عَنْ: عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَآئِضٌ فَلَمْ اَطُفِ الْبَيْتَ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال میں تو احرام باندھا ہم نے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ ہدی تو وہ احرام حج اور عمرہ کا ساتھ باندھے پھر احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو کر حضرت عائشہ نے کہا کہ میں آئی مکہ میں حیض کی حالت میں تو میں نے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے۔ میں نے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبدالرحمان بن ابی بکر کے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا میں نے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ عوض ہے تیرے اس عمرہ کا تو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے پھر حج کے واسطے دوسرا طواف کیا۔ جب لوٹ کر آئے منا سے اور جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ کا ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرہ کا احرام باندھ کر جب کوئی عذر ہو تو اس کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ سکتے ہیں اور عذر یہاں یہ تھا کہ عمرہ میں سر دست طواف کرنا پڑتا تھا اور وہ حالتِ حیض میں متعذر تھا برخلاف حج کے اس میں سر دست طواف کی ضرورت نہیں۔ ف۲: تنعیم ایک مقام ہے مکہ سے چار میل پر مدینہ منورہ کی طرف اب وہیں سے عمرہ کا احرام باندھا کرتے ہیں۔
ف۲: کیونکہ قرآن میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور یہی قول ہے اکثر صحابہ کا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہیں۔ نسائی نے حضرت علی سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۲۵۴۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے بھی عائشہؓ سے ایسا ہی روایت کیا۔

۲۵۵۔ عَنْ: عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ میں آئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنَّكِ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرِي ۞ (اخرجہ البخاری)

مکہ میں حالت حیض میں اور میں نے طواف نہ کیا خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ کی تو میں نے شکوہ کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کام حاجی کرتے ہیں وہ تو بھی کر فقط طواف اور سعی نہ کر جب تک پاک نہ ہو۔

۲۵۶۔ کہا مالک نے جو عورت عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں آئے اور وہ حیض سے ہو اور حج کے دن آجائیں اور طواف نہ کر سکے تو اگر حج کے فوت ہونے کا خوف ہو تو حج کا احرام باندھ لے[1] اور ہدی دے اور اس کا حکم قارن کا سا ہوگا ایک طواف اس کو کافی ہے اور وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار حیض کی حالت میں ادا کر سکتی ہے مگر طواف الزیارۃ نہ کرے جب تک حیض سے پاک نہ ہو۔

۷۵۔ بَابُ إِفَاضَةِ الْحَائِضِ (حائضہ کے طواف الزیارۃ کا بیان)

۲۵۷۔ عَنْ: عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا ۞ (اخرجہ البخاری)

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ صفیہ کو حیض آیا تو بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ ہمارے روکنے والی ہے لوگوں نے کہا وہ طواف الافاضہ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا پھر نہیں۔

ف: یعنی اب رُکنے کی کیا ضرورت ہے طواف الوداع اس صورت میں واجب نہیں ہے۔

۲۵۸۔ عَنْ: عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ صفیہ کو حیض آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہم کو روکے گی کیا اس نے طواف نہیں کیا خانہ کعبہ کا عورتوں نے کہا ہاں کیا ہے آپ نے فرمایا چلو۔

۲۵۹۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ أَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَفَضْنَ فَإِنْ يَحِضْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ إِذَا كُنَّ قَدْ أَفَضْنَ ۞

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عائشہؓ جب حج کرتیں عورتوں کے ساتھ اور خوف ہوتا ان کو حیض آجانے کا تو یوم النحر کو ان کو روانہ کر دیتیں طواف الافاضہ کے واسطے جب وہ طواف الافاضہ کر چکتیں اب اگر ان کو حیض آتا تو ان کے پاک ہونے کا انتظار نہ کرتیں بلکہ چل کھڑی ہوتیں۔

---

[1] یعنی فقط لَبَّيْكَ لِحَجَّةٍ کہہ لے اور حج کی نیت کرلے یہ ضروری نہیں کہ عمرہ کا احرام کھولے۔ امام مالک کا مذہب یہی ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ کی پہلی حدیث پر عمل نہیں کیا ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۶۰۔ عَنْ: عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا ۔ (اخرجہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگوں نے کہا آپ سے ان کو حیض آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہمارے روکنے والی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کچھ نہیں۔

۲۶۱۔ قَالَ: هِشَامٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ ذٰلِكَ فَلَمْ يُقَدِّمِ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفَعُهُنَّ وَلَوْ كَانَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ لَاَصْبَحَ بِمِنًى اَكْثَرُ مِنْ سِتَّةِ اٰلَافِ امْرَاَةٍ حَائِضٍ كُلُّهُنَّ قَدْ اَفَاضَتْ ۔

ترجمہ: کہا ہشام نے کہا عروہ نے کہا عائشہ نے جب ہم اس کا ذکر کرتے تھے اگر پہلے سے عورتوں کو طواف کے لئے روانہ کر دینا مفید نہیں تو لوگ کیوں بھیج دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ جیسے سمجھتے ہیں کہ طواف الوداع کے لئے ٹھہرنا لازم ہے صحیح ہوتا تو منا میں چھ ہزار عورتوں سے زیادہ حیض کی حالت میں پڑی ہوتیں طواف الوداع کے انتظار میں۔

۲۶۲۔ عَنْ: اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ ۔

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ام سلیم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کو حیض آ گیا تھا یا زچگی ہوئی تھی بعد طواف الافاضہ کے یوم النحر کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی اور وہ چلی گئی۔

۲۶۳۔ کہا مالک نے جس عورت کو حیض آجائے منا میں تو وہ ٹھہری رہے یہاں تک کہ وہ طواف الافاضہ کرے اور اگر طواف الافاضہ کے بعد اس کو حیض آیا تو اپنے شہر کو چلی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو رخصت پہنچی ہے حائضہ کے واسطے اور اگر حیض آیا طواف الافاضہ سے پہلے پھر خون بند نہ ہوا تو اکثر مدت لگا لیں گے۔

ف: امام مالک کے نزدیک اکثر مدت حیض کی پندرہ روز ہیں۔

۷۶۔ بَابُ فِدْيَةِ مَا اُصِيْبَ مِنَ الطَّيْرِ وَالْوَحْشِ

(جو شکار مارے پرند چرند کا اس کی جزا کا بیان)

۲۶۴۔ عَنْ: اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْاَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوْعِ بِجَفْرَةٍ ۔

ترجمہ: ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا بجو کے مارنے میں ایک مینڈھے کا اور ہرن میں ایک بکری کا اور خرگوش میں بکری کے بچے کا جو سال بھر کا ہو اور چنگی چوہے میں بکری کے چار ماہ بچے کا۔

۲۶۵۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ

ترجمہ: محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْرَيْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي فَرَسَيْنِ إِلَى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةَ فَأَصَبْنَا ظَبْيًا وَنَحْنُ مُحْرِمَانِ فَمَاذَا تَرَى فَقَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ تَعَالَ حَتَّى أَحْكُمَ أَنَا وَأَنْتَ قَالَ فَحَكَمَا عَلَيْهِ بِعَنْزٍ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَحْكُمَ فِي ظَبْيٍ حَتَّى دَعَا رَجُلًا يَحْكُمُ مَعَهُ فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ الرَّجُلِ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ هَلْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي حَكَمَ مَعِي فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّكَ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ لَأَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ؛

عمر بن الخطاب پاس اور کہا کہ میں نے اپنے ساتھی کے ساتھ گھوڑے دوڑائے ایک تنگ گھاٹی میں تو مارا ہم نے ہرن کو اور ہم دونوں احرام باندھے تھے۔ حضرت عمر نے ایک شخص کو جو ان کے پہلو میں بیٹھا تھا بلایا اور کہا آؤ ہم تم ملکر حکم کر دیں تو دونوں نے مل کر ایک بکری کا حکم کیا۔ وہ شخص بیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا یہ امیر المومنین ہیں ایک ہرن کا فیصلہ نہ کر سکے جب تک ایک اور شخص کو اپنے ساتھ نہ بلایا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات سن لی تو اس کو پکارا اور کہا کہ تو نے سورۂ مائدہ پڑھی ہے وہ بولا نہیں حضرت عمر بولے تو اس شخص کو پہچانتا ہے جس نے میرے ساتھ مل کر فیصلہ کیا۔ اس نے کہا نہیں حضرت عمر نے کہا اگر تو یہ کہتا کہ میں نے سورۂ مائدہ پڑھی ہے تو اس وقت میں تجھے مارتا پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں تجویز کر دیں جزا کو دو عادل تم میں سے وہ ہدی ہو جو پہنچے مکہ میں اور یہ شخص عبد الرحمٰن بن عوف ہیں۔

ف: اس شخص نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حضرت عمر تنہا اس باب میں حکم نہ کر سکے۔ دوسرے یہ کہ جس شخص کو شریک کیا وہ اس قابل نہ تھا کہ شریک کیا جائے رائے میں تو حضرت عمر نے دونوں باتیں اس کو بتا دیں کہ اللہ کا حکم ایسا ہے کہ دو مرد عادل مل کر جزا تجویز کریں اسلئے میں نے ایک اور شخص شریک کیا اور جس کو شریک کیا وہ بڑے پائے اور اعلیٰ مرتبہ کا شخص ہے یعنے عبد الرحمٰن بن عوف عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۲۶۶۔ عَنْ: هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَقَرَةِ مِنَ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَفِي الشَّاةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ ؛

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ عروہ کہتے تھے کہ نیل گائے میں ایک گائے لازم اور ہرن میں ایک بکری لازم ہے۔

۲۶۷۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي حَمَامِ مَكَّةَ إِذَا قُتِلَ شَاةٌ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے وہ کہتے تھے مکہ کے کبوتر میں جب قتل کیا جائے تو ایک بکری لازم ہے۔

۲۶۸۔ کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا رہنے والا احرام باندھے حج یا عمرہ کا اور اس کے گھر میں ایک گھونسلا ہو کبوتر کے بچوں کا وہ گھونسلے کا منہ بند کر دے اور بچے مر جائیں تو ہر بچہ کے بدلے ایک ایک بکری دینا ہوگی۔ کہا مالک نے میں ہمیشہ سنتا آیا ہوں کہ شتر مرغ کو جب محرم مار ڈالے تو ایک اونٹ واجب ہوگا۔ کہا مالک نے شتر مرغ کے انڈے میں اونٹ کا دسواں حصہ لازم ہے جیسے آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کو کوئی مار ڈالے تو ایک لونڈی یا غلام دینا ہوگا جس کی قیمت پچاس دینار ہو اور پچاس دینار کل دیت کا دسواں حصہ ہے کہا مالک نے نسر[1] اور عقاب اور رخم[2] یہ سب صید ہیں اگر ان کو مارے گا تو جزا دینی ہوگی کہا مالک نے

[1] رخم ایک مردار خور جانور ہے [2] گدھ ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

جس جانور کا جو بدلہ ہے وہ ہی رہے گا اگرچہ وہ جانور چھوٹا یا بڑا ہو جیسے دیت صغیر اور کبیر کے برابر ہے **ف** : یعنے چھوٹے ہرن کا بدلہ بھی ایک بکری ہے اور بڑے ہرن کا عوض بھی ایک بکری ہے جیسے کوئی بڑے آدمی کو مارے تو بھی وہی دیت ہے اور لڑکے کو مارے تب بھی وہی دیت ہے ۔

۷۷۔ بَابُ فِدْيَةِ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنَ الْجَرَادِ وَهُوَ مُحْرِمٌ

(احرام کی حالت میں اگر ٹڈی مارے تو اُس کی جزا کا بیان)

۲۶۹۔ **عَنْ** : زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَصَبْتُ جَرَادَاتٍ بِسَوْطِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَطْعِمْ قَبْضَةً مِّنْ طَعَامٍ ۞

ترجمہ : زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمرؓ کے پاس اور کہا کہ میں نے چند ٹڈیوں کو کوڑے سے مار ڈالا اور میں احرام باندھے تھا آپ نے فرمایا کہ ایک مٹھی بھر کھانا کسی کو کھلا دے ۔

۲۷۰۔ **عَنْ** : يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَاَلَهٗ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ لِكَعْبٍ تَعَالَ حَتّٰى نَحْكُمَ فَقَالَ كَعْبٌ دِرْهَمٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ لَتَجِدُ الدَّرَاهِمَ لَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ جَرَادَةٍ ۞

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب پاس اور پوچھا آپ سے میں نے ایک ٹڈی مار ڈالی حالت احرام میں حضرت عمر نے کہا آؤ ہم تم مل کر فیصلہ کریں کعب نے کہا ایک درہم لازم ہے حضرت عمر نے کہا تیرے پاس بہت دراہم ہیں میرے نزدیک ایک کھجور بہتر ہے ایک ٹڈی سے ۔

ف : تو ہر ٹڈی کے بدلے میں ایک کھجور صدقہ دینا کافی ہے یا ایک مٹھی اناج کی ۔

۷۸۔ بَابُ فِدْيَةِ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّنْحَرَ

(جو شخص قبل نحر کے حلق کرے اُس کے فدیہ کا بیان)

۲۷۱۔ **عَنْ** : كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ اِنْسَانٍ اَوِ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ : کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں تو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سر منڈانے کا اور کہا تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو دو دو مُد کھانا دے یا ایک بکرا ذبح کر ان میں جو کرے گا کافی ہے ۔

۲۷۲۔ **عَنْ** : كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ : کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ اٰذَاكَ هَوَامُّكَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ ؛ (اخرجہ البخاری)

علیہ وسلم نے شاید تجھ کو تکلیف دیتی ہیں جوئیں انہوں نے کہا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا منڈوا ڈال سر اپنا اور تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا یا ایک بکری ذبح کر۔

عَنْ : كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَنْفُخُ تَحْتَ قِدْرٍ لِاَصْحَابِيْ وَقَدِ امْتَلَاَ رَأْسِيْ وَلِحْيَتِيْ قَمْلًا فَاَخَذَ بِجَبْهَتِيْ ثُمَّ قَالَ احْلِقْ هٰذَا الشَّعْرَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اَنْسُكُ بِهٖ ؛ (اخرجہ البخاری موصولا و مسلم)

ترجمہ: کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہانڈی پھونک رہا تھا اپنے ساتھیوں کی اور میرے سر اور ڈاڑھی کے بال جوؤں سے بھر گئے تھے اور آپ نے میری پیشانی تھام کر فرمایا ان بالوں کو منڈوا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے پاس قربانی کے واسطے کچھ نہیں ہے۔

ف : اسواسطے آپ نے قربانی کا حکم نہ کیا اور یہ روایت دوسری روایتوں کے مخالف نہیں ہے کیونکہ پہلے آپ نے قربانی کا بھی ذکر کیا جب معلوم ہوا کہ اس کو استطاعت نہیں تو صرف دو چیزوں کو بیان کیا کہا مالک نے کوئی شخص اذی کی جزا نہ دے۔ جب تک قصور نہ کرے کیونکہ قصور کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور اس کو اختیار ہے کہ جزا قربانی سے دے یا روزے سے یا صدقہ سے مکہ میں خواہ کسی اور شہر میں **ف** : اَذٰی کہتے ہیں کسی عارضے یا بیماری جیسے سر میں جوئیں پڑ جانا یا اور کوئی مرض ہو جس سے ان کاموں کے کرنے کی حاجت ہو جو احرام میں ممنوع ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جزا صید کی مکہ میں پہنچنا ضروری ہے (زرقانی)

۲۷۴۔ **کہا** مالک نے محرم کو درست نہیں کہ اپنے بال نوچے یا منڈوائے یا کم کرائے جب تک احرام نہ کھولے مگر اس صورت میں کہ اس کے سر میں کوئی ایذا ہو تو فدیہ لازم ہوگا جیسا اللہ جل جلالہٗ نے حکم کیا اور محرم کو درست نہیں کہ اپنے ناخون کترے یا جوئیں مارے یا سر سے جوئیں نکال کر زمین پر ڈالے یا اپنے بدن یا کپڑے سے جوئیں نکالے اگر ایسا کرے تو ایک مٹھی اناج کی للہ دے

۲۷۵۔ **کہا** مالک نے جس شخص نے اپنی ناک کے بال اکھاڑے یا بغل کے یا بدن پر نورہ لگایا یا سر میں زخم ہوا اور ضرورت کی وجہ سے سر منڈوایا یا گدی کے بال منڈوائے پچھنے لگانے کے واسطے احرام میں اگرچہ بھولے سے یا نادانی سے یہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں اس پر فدیہ ہے اور محرم کو درست نہیں کہ پچھنے لگانے کی جگہ مونڈے **کہا** مالک نے جو شخص نادانی سے قمل ٹکریاں مارنے کے سر منڈالے تو فدیہ دے۔

۷۹۔ بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا (جو شخص کوئی رکن بھول جائے اس کا بیان)

۲۷۶۔ **عَنْ** : سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا اَوْ تَرَكَهٗ فَلْيُهْرِقْ دَمًا قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ تَرَكَ اَمْ نَسِيَ ؛

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اپنے کاموں میں سے کوئی کام بھول جائے یا چھوڑ دے تو ایک دم دے (قربانی) ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں سعید نے بھول جانے کہا یا چھوڑ دے کہا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہا مالک نے اس دم میں سے جو ہدی ہو وہ تو خواہ مخواہ مکہ میں جائے گی اور جو کوئی اور عبادت ہو تو اختیار ہے جہاں چاہے کرے۔

۸۰۔ بَابُ جَامِعِ الْفِدْيَةِ (فدیہ کے مختلف مسائل کا بیان)

۲۷۷۔ کہا مالک نے جو شخص چاہے ایسے کپڑے پہننا جو احرام میں درست نہیں ہیں یا بال کم کرنا چاہے یا خوشبو لگانا چاہے بغیر ضرورت کے فدیہ کو آسان سمجھ کر تو یہ جائز نہیں ہے بلکہ رخصت ضرورت کے وقت ہے جو کوئی ایسا کرے فدیہ دے سوال ہوا مالک سے کہ اللہ تعالےٰ جو فرمایا فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ تو اس شخص کو اختیار ہے اس میں اور نسک کیا چیز ہے اور طعام کتنا واجب ہے اور کس مُد سے چاہئے اور روزے کتنے چاہئیں اور اس میں تاخیر کرنا درست ہے یا فی الفور کرنا چاہئے مالک نے جواب دیا جتنے کفاروں میں اللہ جل جلالہٗ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ یا یہ ہو یا یہ ہو اس میں اختیار ہے جو نسا امر چاہے کرے اور نسک سے ایک بکری مراد ہے اور روزے سے تین روزے مقصود ہیں اور طعام سے چھ مسکینوں کو کھلانا منظور ہے ہر مسکین کو دو مُد دینا چاہئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مُد سے کہا مالک نے اور سُنا میں نے بعض اہل علم سے کہتے تھے کہ اگر محرم نے کسی چیز کو کچھ مارا اور وہ کسی جانور چرند یا پرند کو جو شکاری ہے جا لگا اور وہ مر گیا مگر محرم کا ارادہ اس کے مارنے کا نہ تھا تو اس پر فدیہ لازم ہوگا کیونکہ قصد اور خطا دونوں اس باب میں یکساں ہیں کہا مالک نے اگر چند لوگ مل کر ایک شکار ماریں اور سب احرام باندھے ہوں تو ہر ایک شخص پر ان میں سے جزا لازم ہوگی اور ہر ایک کو پوری جزا دینی ہوگی۔ اگر ان پر ہدی کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو ہدی دینا ہوگی اگر روزوں کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو روزہ رکھنا ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ چند آدمی مل کر ایک شخص کو خطا سے مار ڈالیں تو کفارہ قتل کا یعنے ایک غلام آزاد کرنا ہر ایک پر واجب ہوگا یا دو مہینے پے در پے روزے ہر ایک کو رکھنے ہوں گے کہا مالک نے جس شخص نے شکار مارا بعد کنکریاں مارنے کے اور سر منڈانے کے قبل طواف الافاضہ کے تو اس پر جزا اس شکار کی لازم ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا یعنے جب تم احرام کھول ڈالو تو شکار کرو اور جس شخص نے طواف الافاضہ نہیں کیا اس کا پورا احرام نہیں کھلا کیونکہ اس کو صحبت عورتوں سے اور خوشبو لگانا درست نہیں۔ کہا مالک نے اگر محرم حرم کا درخت اکھاڑے تو اس پر کچھ جزا لازم نہ ہوگی مگر یہ فعل بہت بُرا ہے ف ۱: کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لائے اللہ پر اور قیامت پر اس کو درست نہیں کہ حرم میں خون کرے یا وہاں کا درخت کاٹے امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک جزا لازم ہوگی

۲۷۸۔ کہا مالک نے جو شخص حج میں تین روزے رکھنا بھول جائے یا بیماری کی وجہ سے نہ رکھ سکے یہاں تک کہ اپنے شہر چلا جائے تو اس کو اگر ہدی کی قدرت ہو تو ہدی دے ورنہ تین روزے اپنے گھر میں رکھ کر پھر سات روزے رکھے ف ۲: جب کوئی تمتع کرے اور ہدی نہ پائے تو اس پر تین روزے ہیں حج میں اور سات روزے بعد حج کے جیسے کہ اوپر بیان ہوا انہیں روزوں کا یہاں ذکر ہے کہ اگر کسی پر یہ روزے لازم تھے اور وہ بھول گیا یا بیماری کی وجہ سے نہ رکھ سکا تو اس کا یہ حکم ہے۔

۸۱۔ بَابُ جَامِعِ الْحَجِّ (حج کی مختلف احادیث کا بیان)

۲۷۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ بِمِنًى وَالنَّاسُ يَسْئَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے منا میں حجۃ الوداع میں اور لوگ مسئلے پوچھتے تھے آپ سے سو ایک شخص آیا اس نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

کہا یا رسول اللہ میں نے سر منڈا لیا قبل نحر کے آپ نے فرمایا اب ذبح کر لے کچھ حرج نہیں ہے پھر دوسرا شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ میں نادانی سے نحر کر آیا قبل رمی کے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرج نہیں ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا پھر جب سوال ہوا آپ سے کسی چیز کو مقدم یا مؤخر کرنے کا آپ نے فرمایا کر لے اور کچھ حرج نہیں ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ نہ جان کر کسی رکن کی تقدیم یا تاخیر کرے تو نہ گناہ ہے نہ فدیہ اور بعضوں نے کہا کہ حرج نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ گناہ نہیں ہے لیکن دم لازم آئے گا اور صحیح پہلا قول ہے۔

۲۸۰۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے جہاد یا حج یا عمرہ سے تو تکبیر کہتے ہر چڑھاؤ پر تین بار فرماتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ـــ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۔ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی طرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اللہ کو اپنے پروردگار کی طرف کرنے والے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا۔ اور مدد کی اپنے بندے کی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور بھگا دیا آپ نے فوجوں کو اکیلے۔

ف: وہ وعدہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو کفار کے مقابلے میں فتح حاصل ہوگی اور یہ وعدہ تھا کہ مسلمان مسجد الحرام میں بے کھٹکے اور بے خوف داخل ہوں گے۔

۲۸۱۔ عَنْ: كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِيْ مِحَفَّتِهَا فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْ بِضَبُعَيْ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ۔ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: کریب سے جو مولے ہیں عبداللہ بن عباس کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ایک عورت پر اور وہ اپنے محافہ میں تھی (محافہ ہودج کی مانند ہوتا ہے مگر اس پر قبہ نہیں ہوتا) تو کہا گیا اس سے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنے لڑکے کے بازو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کا بھی حج ہے فرمایا ہاں اور تجھ کو اجر ہے۔

۲۸۲۔ عَنْ: طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ

ترجمہ: طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھا جاتا شیطان کسی روز ذلیل

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا لِمَا رَأَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قِيلَ وَمَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ

اور منحوس اور غضبناک زیادہ عرفے کے روز سے اس وجہ سے کہ دیکھتا ہے اس دن خدا کی رحمت اترتی ہوئی اور بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہوئے مگر بدر کے روز بھی شیطان کا یہی حال تھا لوگوں نے کہا اس دن کیا تھا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ دیکھا اس نے جبریل کو فرشتوں کی صف باندھے ہوئے۔

ف: جنگ بدر کے روز شیطان بھی کافروں کے ساتھ لڑنے کو آیا تھا جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھی آئے ہیں تو پیٹھ موڑ کر بھاگا ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہ فخر کرتا ہے عرفات والوں سے ملائکہ پر اور کہتا ہے دیکھو میرے بندوں کو آئے میرے پاس پریشان حال گرد پڑے ہوئے۔

۲۸۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَأَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

ترجمہ: عبداللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعاؤں میں عرفے کی دعا ہے اور بہتر اس میں جو کہا میں نے اور میرے سے پہلے پیغمبروں نے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔

ف: ابوہریرہ کی حدیث میں اس قدر زیادہ ہے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور حضرت علی کی حدیث میں يُحْيِي وَيُمِيتُ نہیں ہے ابن عبدالبر نے کہا بہتر سے مراد یہ ہے کہ اس دعا کے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے۔ رزین بن معاویہ نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا ہے کہ افضل سب دنوں میں عرفے کا دن ہے جب جمعہ کو آن پڑے اور وہ حج ستر حجوں سے بہتر ہے جو جمعہ کے دن نہ پڑیں حافظ نے کہا کہ اس حدیث کا حال معلوم نہیں نہ اس کے صحابی کا حال معلوم ہے نہ راوی کا پتا ہے بلکہ موطا کی حدیث میں یہ عبارت بڑھا دی ہے اور موطا کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہیں ملتی ابن قیم نے ہدی میں لکھا ہے کہ یہ عوام میں مشہور ہے کہ جمعہ کے دن جب عرفہ آن پڑے تو وہ حج بہتر حج سے بہتر ہے محض لغو ہے اس کی کچھ اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ عوام جب عرفہ جمعہ کو آن پڑے تو اس کو حج اکبر کہتے ہیں یہ ایک غلط فہمی ہے۔ حج اکبر اصطلاح شرع میں حج کو کہتے ہیں اور عمرہ کو حج اصغر مگر ملا علی قاری نے اپنے مناسک میں بعض روایات ضعیفہ سے کچھ فضائل اس حج کے جس میں عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو بہ نسبت اور حجوں کے زیادہ بیان کئے ہیں۔

۲۸۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے میں جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر خود تھا جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تھا جس کا نام عبدالعزیٰ تھا آپ نے اس کا خون مباح کر دیا تھا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

نے فرمایا اس کو مار ڈالو۔

ف: آپ نے ابن خطل کے مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لئے اس کے ساتھ کر دیا ابن خطل ایک منزل میں اترا اور غلام کو کھانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اٹھا تو دیکھا غلام نے کھانا نہیں پکایا ہے ابن خطل نے اس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گیا اور مکے میں جا کر دو لونڈیاں رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام نہیں باندھے تھے ف۲ ورنہ خود سر پر کیوں رکھتے مگر یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور کسی کو مکے میں بغیر احرام باندھے ہوئے جانا درست نہیں اور ابن خطل نے اگرچہ کعبے کی پناہ لی تھی مگر جو شخص خون کر کے بھاگ آئے اس کو کعبہ پناہ نہیں دیتا ابو حنیفہ کے نزدیک دیتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ابن خطل کا قتل ایسے وقت میں ہوا جب تک قتال آپ کو مباح تھا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ جَآءَهٗ خَبَرٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر آئے مکے سے (مدینے کے قصد سے) جب قدید میں پہنچے تو مدینے کے فساد کی خبر پہنچی پس لوٹ آئے مکے میں بغیر احرام کے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکے میں بغیر احرام کے آنا درست ہے۔ ابن شہاب اور حسن بصری اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہے مگر اکثر علماء کے نزدیک مکے میں بغیر احرام کے آنا درست نہیں ہے البتہ جو لوگ قرب وجوار کے رات دن مکے میں آتے جاتے رہتے ہیں ان کو رخصت ہے۔

۲۸۶۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے۔

۲۸۷۔ عَنْ عِمْرَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ عَدَلَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا اَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ السَّرْحَةِ فَقُلْتُ اَرَدْتُ ظِلَّهَا فَقَالَ هَلْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا مَا اَنْزَلَنِيْ اِلَّا ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ مِّنًى وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ السُّرَّ بِهٖ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا ۔

ترجمہ: عمران انصاری سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور میں اترا تھا ایک درخت کے تلے مکے کی راہ میں تو پوچھا انہوں نے کیوں اترا تو اس درخت کے تلے میں نے کہا سایہ کے واسطے انہوں نے کہا اور کسی کام کے واسطے میں نے کہا نہیں میں صرف سایہ کے واسطے اترا ہوں عبداللہ بن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو منا میں دو پہاڑوں کے بیچ میں پہنچے اور اشارہ کیا ہاتھ سے پورب کی طرف وہاں ایک جگہ ہے جس کو سر رکھتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اس کے تلے ستر نبیوں کی نال کاٹی گئی یا ستر نبیوں کو نبوت ملی پس وہ اس سبب سے خوش ہوئے۔

۲۸۸۔ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِاِمْرَاَةٍ مَجْذُوْمَةٍ وَهِيَ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا يَا اَمَةَ اللّٰهِ لَا تُؤْذِي النَّاسَ لَوْ جَلَسْتِ فِيْ بَيْتِكِ

ترجمہ: ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے ایک جذامی عورت پر جو طواف کر رہی تھی خانہ کعبہ کا تو کہا اے خدا کی لونڈی مت تکلیف دے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَجَلَسَتْ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ الَّذِیْ كَانَ نَهَاكِ قَدْ مَاتَ فَاخْرُجِیْ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُطِیْعَهٗ حَیًّا وَ اَعْصِیْهٖ مَیِّتًا ۔

لوگوں کو کاش تو اپنے گھر میں بیٹھتی وہ اپنے گھر میں بیٹھی رہی ایک شخص اس سے ملا اور بولا کہ جس شخص نے تجھ کو منع کیا تھا وہ مر گیا اب نکل عورت بولی میں ایسی نہیں کہ زندگی میں میں اس شخص کی اطاعت کروں اور مرنے کے بعد اسکی نافرمانی کروں۔

۲۸۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ الْمُلْتَزَمُ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ درمیان میں حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے۔

ف: ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی حاجت یا مصیبت والا ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگے گا اللہ جل جلالہٗ اس کی حاجت پوری کرے گا اور مصیبت کو دور کرے گا۔

۲۹۰۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰی اَبِیْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَاَنَّ اَبَا ذَرٍّ سَاَلَهٗ اَیْنَ تُرِیْدُ فَقَالَ اَرَدْتُ الْحَجَّ فَقَالَ هَلْ نَزَعَكَ غَیْرُهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ قَالَ الرَّجُلُ فَخَرَجْتُ حَتّٰی قَدِمْتُ مَكَّةَ ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِالنَّاسِ مُنْقَصِفِیْنَ عَلٰی رَجُلٍ قَالَ فَضَاغَطْتُ عَلَیْهِ النَّاسَ فَاِذَا الشَّیْخُ الَّذِیْ وَجَدْتُ بِالرَّبَذَةِ یَعْنِیْ اَبَا ذَرٍّ فَلَمَّا رَاٰنِیْ عَرَفَنِیْ فَقَالَ هُوَ الَّذِیْ حَدَّثْتُكَ ۔

ترجمہ: محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک شخص گذرا ابوذر رضی اللہ عنہ پر ربذہ میں (ایک مقام کا نام ہے) ابوذر نے پوچھا کہاں کا قصد ہے اس نے کہا حج کا ابوذر نے پوچھا اور کسی نیت سے تو نہیں نکلا بولا نہیں ابوذر نے کہا پس شروع کر کام اس شخص نے کہا میں نکلا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور وہاں ٹھہرا رہا پھر دیکھا میں نے لوگوں کو کہ گھیرے ہوئے ہیں ایک شخص کو تو میں لوگوں کو چیر کے اندر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی شخص جو ربذہ میں مجھ کو ملا تھا موجود ہے یعنی ابوذر انہوں نے مجھ کو دیکھ پہچانا اور کہا تو وہی ہے جس سے حدیث بیان کی تھی میں نے۔

۲۹۱۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْحَجِّ فَقَالَ اَوَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ اَحَدٌ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ حج میں شرط لگانا درست ہے بولے کیا کوئی ایسا کرتا ہے اور انکار کیا اس سے۔

ف: کیونکہ شرط لگانے سے کیا فائدہ اگر کوئی مانع پیش آئے تو طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالنا درست ہے مالک اور ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک شرط لگانا درست ہے۔ سوال ہوا امام مالک سے کہ اپنے جانور کے واسطے حرم کی گھاس کاٹنا درست ہے جواب دیا کہ نہیں۔

۸۲۔ باب حَجِّ الْمَرْاَةِ بِغَیْرِ ذِیْ مَحْرَمٍ (عورت کو بغیر محرم کے حج کرنیکا بیان)

۲۹۲۔ کہا مالک نے جن عورتوں کے خاوند نہیں ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا اگر ان کا کوئی محرم نہ ہو یا ہو لیکن ساتھ نہ جا سکے تو فرض حج کو ترک نہ کرے بلکہ عورتوں کے ساتھ حج کو جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۳- بَابُ صِيَامِ الْمُتَمَتِّعِ (جو شخص تمتع کرے اسکے روزوں کا بیان)

۲۹۳- **عَنْ**: عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا مَا بَيْنَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى ۞

ترجمہ: حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی تھیں روزہ اس شخص کے اوپر ہے جو تمتع کرے یعنے عمرہ کرکے حج کرے اور ہدی نہ پائے حج کے احرام سے لے کر عرفے تک روزے رکھے اگر ان دنوں میں نہ رکھے تو منا کے دنوں میں رکھے۔

ف: ہر چند منا کے دِنوں میں روزے رکھنا ممنوع ہے مگر ضرورت کی وجہ سے جب حج کے دنوں میں روزے نہ رکھ سکے تو ان دِنوں میں رکھے۔

۲۹۴- **عَنْ**: عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ ۞

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر بھی اس مقدمے میں مثل قول عائشہ کے کہتے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے بیان میں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْجِهَادِ (جہاد کی طرف رغبت دلانے کا بیان)

۱- **عَنْ**: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ ۞

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن بھر روزہ رکھے رات بھر عبادت کرے نہ تھکے نماز سے اور نہ روزے سے یہاں تک کہ لوٹے جہاد سے۔

ف: یعنے جب سے آدمی گھر سے جہاد کو نکلے تو لوٹنے تک گویا ہر وقت عبادت میں مصروف ہے اس حدیث سے بہت بڑی فضیلت جہاد کی ثابت ہوئی۔

۲- **عَنْ**: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس شخص کا جو جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے گھر سے مگر جہاد کی نیت سے اللہ کے کلام کو سچا جان کر اس بات کا کہ داخل کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ؛

گا اللہ اس کو جنت میں یا پھیر لائے گا اس کو اسکے گھر میں جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔

۳۔ عَنْ : أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذَلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ فَهِيَ لَهُ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ؛ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے ایک شخص کے واسطے اجر ہیں اور ایک شخص کے واسطے درست ہیں اور ایک شخص کے واسطے گناہ ہیں اجر اس کے واسطے ہیں جو باندھے ان کو جہاد کے واسطے پھر لمبی کر دے رسّی ان کی کسی موضع یا چراگاہ میں تو جس قدر دور تک اس رسّی کے سبب سے چرے اس کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر وہ رسّی توڑ کر ایک اونچان یا دو اونچان چڑھیں ان کے ہر قدم اور لید پر نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تب بھی اس واسطے نیکیاں لکھی جائیں اور درست اس کے واسطے ہیں جو تجارت کے واسطے باندھے اور زکوٰۃ ان کی ادا کرے اور گناہ اس کے واسطے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھے اور سوال ہوا حضرت سے گدھوں کے باب میں آپ نے فرمایا کہ اس مقدمے میں میرے اوپر کچھ نہیں اترا مگر یہ آیت جو اکیلی تمام نیکیوں کو شامل ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

ف: یعنے جو کوئی رتی برابر نیکی کرے گا وہ اس کو پائے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے گا پائے گا اس بات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی تلف نہیں جائے گی سو خدا کی راہ میں گدھوں کا باندھنا اور ان سے کام لینا بیکار نہیں ہو سکتا۔

عَنْ : عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا بَعْدَهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ؛ (هذا حدیث مرسل وقد وصله الترمذی والنسائی)

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤں تم کو میں وہ شخص جو سب سے بڑھ کر درجہ رکھتا ہے وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے جہاد کرتا ہے خدا کی راہ میں کیا نہ بتاؤں میں تم کو جو سب سے بڑھ کر درجہ رکھتا ہے بعد اس کے وہ شخص ہے جو ایک گوشے میں بکریوں کا غلہ لے کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ کو پوجتا ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

۵۔ عَنْ : عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ

ترجمہ: عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ بیعت کی ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَّقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۔

(رواہ عبدالبخاری ومسلم)

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آسانی اور سختی میں خوشی اور غم میں اور بیعت کی ہم نے اس بات پر کہ جو مسلمان حکومت کے لائق ہوگا اُس سے نہ جھگڑیں گے اور اس امر پر کہ ہم سچ کہیں گے یا سچ پر جمے رہیں گے جہاں ہونگے اللہ کے کام میں کسی کے بُرا کہنے سے نہ ڈریں گے۔

۶۔ **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ كَتَبَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَذْكُرُ لَهٗ جُمُوْعًا مِّنَ الرُّوْمِ وَمَا يَتَخَوَّفُ مِنْ اَمْرِهِمْ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ مَهْمَا يَنْزِلْ بِعَبْدٍ مُّؤْمِنٍ مِّنْ مُّنْزَلِ شِدَّةٍ يَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَهٗ فَرَجًا وَاَنَّهٗ لَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکروں کا اور اپنے خوف کا حال لکھا حضرت عمر نے جواب لکھا کہ بعد حمد ونعت کے معلوم ہو کہ بندہ مومن پر جب کوئی سختی اُترتی ہے تو اس کے بعد اللہ پاک خوشی دیتا ہے اور ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہوسکتی اور بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں اے ایمان والو صبر کرو مصیبتوں پر اور صبر کرو کفار کے مقابلے میں اور قائم رہو جہاد پر اور ڈرو اللہ سے شاید کہ تم نجات پاؤ۔

ف: کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تحقیق کہ ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے بلکہ ایک آسانی اور ہے حاکم نے مستدرک میں حسن سے اور ابن مردویہ نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خوش و خرم نکلے ہنستے جاتے تھے اور فرماتے تھے ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہوسکتی ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے پھر اُسی سختی کے ساتھ ایک اور آسانی ہے۔

۲۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰۤى اَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے ملک میں کلام اللہ لے جانے کی ممانعت ہے

۷۔ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰۤى اَرْضِ الْعَدُوِّ قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے کہا مالک نے اسواسطے منع کیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لے کر اسکی توہین کرے۔

ف: ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کے ہمراہ جس کی شکست پانے کا خوف ہو نہ لے جائیں اور بڑی فوج کے ساتھ لے جانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳-بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِي الْغَزْوِ

(بچوں اور عورتوں کو مارنے کی ممانعت لڑائی میں)

۸-عَنْ : عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَتَلُوا ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ فَكَانَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ بَرِّحَتْ بِنَا امْرَاَةُ ابْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ بِالصِّيَاحِ فَارْفَعُ عَلَيْهَا السَّيْفَ ثُمَّ اَذْكُرُ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُفُّ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَسْتَرَحْنَا مِنْهَا ؛

ترجمہ : عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ منع کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو جنہوں نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے ابن کعب نے کہا کہ ایک شخص ان میں سے کہتا تھا کہ ابن ابی الحقیق کی عورت نے چیخ کر ہمارا حال کھول دیا تھا تو میں تلوار اس پر اُٹھاتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کو یاد کر کے رُک جاتا تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم اُس سے بھی فراغت کرتے۔

ف : ابن ابی الحقیق ایک تاجر کا نام ہے جس کو ابو رافع یہودی کہتے تھے ایک گڑھی (قلعہ خورد) میں رہا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کرتا تھا آپ نے پانچ آدمیوں کو اس کے قتل پر مامور کیا تھا عبداللہ بن عتیک نے اس کو قتل کیا۔

۹-عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؛

ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لڑائیوں میں ایک عورت کو قتل کئے ہوئے پایا تو بُرا کہا اس کو اور منع کیا عورتوں اور بچوں کے قتل سے۔

۱۰-عَنْ : يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ بَعَثَ جُيُوْشًا اِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يَمْشِيْ مَعَ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَكَانَ اَمِيْرَ رُبُعٍ مِّنْ تِلْكَ الْاَرْبَاعِ فَزَعَمُوْا اَنْ يَّزِيْدَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ وَاِمَّا اَنْ اَنْزِلَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّا اَنْتَ بِنَازِلٍ وَمَا اَنَا بِرَاكِبٍ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ خُطَايَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا لَهٗ وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوْا اَوْسَاطَ رُءُوْسِهِمْ مِّنَ الشَّعَرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْهُ بِالسَّيْفِ وَاِنِّيْ مُوْصِيْكَ بِعَشْرٍ لَا تَقْتُلُوا امْرَاَةً وَّلَا صَبِيًّا وَّلَا كَبِيْرًا هَرِمًا وَلَا تَقْطَعُنَّ شَجَرًا مُّثْمِرًا وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا وَلَا تَعْقِرُنَّ شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا اِلَّا لِاَكْلٍ وَلَا تُحَرِّقُنَّ

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے لشکر بھیجا شام کو تو چلے پیدل یزید بن ابی سفیان کے ساتھ اور وہ حاکم تھے ایک چوتھائی لشکر کے تو یزید نے کہا ابوبکر سے آپ سوار ہو جائیں نہیں تو میں اُترتا ہوں ابوبکر صدیق نے کہا نہ تم اُترو نہ میں سوار ہوں گا میں ان قدموں کو خدا کی راہ میں ثواب سمجھتا ہوں پھر کہا یزید سے کہ تم پاؤ گے کچھ لوگ ایسے جو سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی جانوں کو روک رکھا ہے اللہ کے واسطے سو چھوڑ دے ان کو اپنے کام میں اور کچھ لوگ ایسے پاؤ گے جو بیچ میں سے سر منڈواتے ہیں تو مار ان کے سر پر تلوار سے اور میں تجھ کو دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں عورت کو مت مارنا اور نہ بچوں کو اور نہ بڈھے پھونس کو اور نہ کاٹنا پھل دار درخت کو اور نہ اُجاڑنا کسی بستی کو اور نہ کونچیں کاٹنا کسی بکری اور اونٹ کی مگر کھانے کے واسطے اور مت جلانا کھجور کے درخت

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَخْلاً وَلَا تُغَرِّقَنَّهُ وَلَا تَغْلُلْ وَلَا تَجْبُنْ ۔

کو اور مت ڈبانا اس کو اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا اور نامردی نہ کرنا۔

ف: اس سے مراد راہب ہیں جو لوگوں سے ملاقات نہیں کرتے اور ایک گوشے میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں ان لوگوں کے مارنے سے حضرت ابوبکرؓ نے منع کیا اس واسطے کہ وہ لوگ لڑائی نہیں کرتے نہ ان کی تعظیم کی وجہ سے۔ ف۲: یہ مجوس کی عادت تھی کہ بیچ میں سے سر منڈاتے تھے اور باقی سر پر بال رکھتے تھے اب اس فعل کو بعض مسلمانوں نے بھی اختیار کیا ہے۔

۱۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلٍ مِّنْ عُمَّالِهٖ اَنَّهٗ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُوْنَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغْلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا امْرَاَةً وَقُلْ ذٰلِكَ لِجُيُوْشِكَ وَسَرَايَاكَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ ۔ (اخرجہ مسلم موصولا فی کتاب الجہاد)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے ایک عامل کو عاملوں میں سے کہ پہنچا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب فوج روانہ کرتے تھے تو کہتے تھے ان سے جہاد کرو اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں تم لڑتے ہو ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اللہ کے ساتھ نہ چوری کرو نہ اقرار توڑو نہ ناک کان کاٹو نہ مارو بچوں اور عورتوں کو اور کہہ دے یہ امر اپنی فوجوں اور لشکروں سے اگر خدا چاہے اور سلام ہے اوپر تیرے۔

۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَفَآءِ بِالْاَمَانِ (جب کسی کو امان دے تو پورا کرے اقرار کو)

۱۲۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِ جَيْشٍ كَانَ بَعَثَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يَطَّلِعُوْنَ الْعِلْجَ حَتّٰى اِذَا اَسْنَدَ فِي الْجَبَلِ وَامْتَنَعَ قَالَ رَجُلٌ مُتَنَرِّسٌ يَقُوْلُ لَا تَخَفْ فَاِذَا اَدْرَكَهٗ قَتَلَهٗ وَاِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَعْلَمُ مَكَانَ اَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ ۔ (فارسی میں ۱۲)

ترجمہ: ایک کوفہ کے رہنے والے سے روایت ہے کہ حضرت بن الخطاب نے لکھا ایک افسر کو لشکر کے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بعض لوگ تم میں سے بلاتے ہیں کافر عجمی کو جب وہ پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور لڑائی سے باز آتا ہے تو ایک شخص اس سے کہتا ہے مت ڈر پھر قابو پا کر اس کو مار ڈالتا ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں کسی کو ایسا کرتے جان لوں گا تو اسکی گردن ماروں گا۔

ف: یہ حضرت عمر نے تہدید اور تخویف کے لئے فرمایا۔ ہر چند یہ فعل حرام ہے مگر اس میں قصاص نہیں آتا کہا مالک نے اس حدیث پر علماء کا اتفاق نہیں ہے اور نہ اس پر عمل ہے۔ ف۲: کیونکہ دوسری حدیث صحیح اور مرفوع موجود ہے کہ مسلمان کافر کے عوض میں قتل نہ کیا جائے۔ سوال ہوا امام مالک سے کہ اشارہ سے امان دینا بھی حکم امان رکھتا ہے کہا ہاں اور میری رائے میں یہ ہے کہ فوج کے لوگوں سے کہہ دیا جائے کہ جس کو اشارہ سے امان دو پھر اس کو مت مارو کیونکہ اشارہ بھی میرے نزدیک مثل زبان سے کہنے کے ہے اور مجھ کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کسی قوم نے عہد نہیں توڑا مگر اللہ جل جلالہ نے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا۔ ف۳: ابن ماجہ اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں بدلہ ہیں پانچ چیزوں کی جو قوم اقرار توڑے گی اللہ اس پر دشمن کو مسلط کرے گا اور جو حکم کرے گا خلاف خدا اور رسول کے اس پر محتاجی آئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

گی اور جن میں زنا پھیلے گا تو اللہ ان میں موت پھیلا دے گا اور جو لوگ ناپ اور تول میں فریب کریں گے اللہ ان پر قحط ڈالے گا اور جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں گے ان پر بارش رُک جائے گی۔

۵-بَابُ الْعَمَلِ فِيمَنْ اَعْطٰى شَيْئًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

(جو شخص خُدا کی راہ میں کچھ دے اُس کا بیان)

۱۳- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَعْطٰى شَيْئًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَقُولُ لِصَاحِبِهٖ اِذَا بَلَغْتَ وَادِيَ الْقُرٰى فَشَأْنُكَ بِهٖ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر جہاد کے واسطے کوئی چیز دیتے تو فرماتے جب پہنچ جائے تُو وادی قریٰ میں تو وہ چیز تیری ہے۔

ف: وادی قریٰ ایک مقام ہے قریب خیبر کے وہاں سے شام کی حد شروع ہوتی ہے اس زمانے میں وہ سرزمین جہاد کا گھر تھی۔ یہ اس واسطے فرمایا ایسا نہ ہو کہ وہ شخص جہاد کو نہ جائے اور وہ چیز رائیگاں ہو تو جب وادی القریٰ میں پہنچ گیا تو ظن غالب ہوا کہ جہاد کرے گا۔

۱۴- عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ اِذَا اُعْطِيَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الْغَزْوِ فَبَلَّغَ بِهٖ رَأْسَ مَغْزَاتِهٖ فَهُوَ لَهٗ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے جب کسی شخص کو جہاد کے واسطے کوئی چیز دی جائے اور وہ دار الجہاد میں پہنچ جائے تو وہ چیز اس کی ہو گئی۔

سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے نذر کی جہاد کی جب تیار ہوا تو اس کے ماں باپ نے منع کیا یا صرف ماں یا باپ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک والدین کی نافرمانی نہ کرے اور جہاد کو سال آئندہ پر رکھے اور جو سامان جہاد کا تیار کیا تھا اس کو رکھ چھوڑے اگر اس کے خراب ہونے کا خوف ہو تو بیچ کر اس کی قیمت رکھ چھوڑے تاکہ سال آئندہ اسی قیمت سے پھر سامان خرید کرے البتہ اگر وہ شخص غنی ہو ایسا کہ جب نکلے سامان خرید کر سکے تو اس کو اختیار ہے اس سامان کو جو چاہے ویسا کرے۔

ف: یعنی کسی کو دے دے یا رکھ چھوڑے یا صرف کر ڈالے۔

۶-بَابُ جَامِعِ النَّفْلِ فِي الْغَزْوِ (غنیمت کے بیان میں مختلف حدیثیں)

۱۵- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيرَةً وَكَانَ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا ۞ (اخرجہ البخاری و مسلم)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس میں عبداللہ بن عمر تھے نجد کی طرف تو غنیمت میں بہت اونٹ حاصل کیے اور حصہ رسد ہر ایک کا بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تھے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا۔

ف: جہاد میں جس قدر کافروں کا مال حاصل ہوتا ہے اُس کو غنیمت کہتے ہیں چار حصہ اس مال کے مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں اور ایک حصہ امام رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر میں سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کے واسطے کسی کام کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلہ میں علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اس کو نفل کہتے ہیں یہ لشکر جو نجد کی طرف گیا تھا اس میں چار ہزار آدمی تھے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیوں کا جن میں عبداللہ بن عمر تھے ان کے لئے ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا۔

۱۶۔ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ فِيْ غَزْوٍ وَإِذَا اقْتَسَمُوْا غَنَائِمَهُمْ يَعْدِلُوْنَ الْبَعِيْرَ بِعَشْرِ شِيَاهٍ ۞ (رجاء موصولا فی معناہ اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے سنا سعید بن المسیب سے کہتے تھے جہاد میں جب لوگ غنیمتوں کو بانٹتے تھے تو ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھتے تھے۔

ف: صحیحین میں روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تو غنیمت پائی ہم نے اونٹوں اور بکریوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔ کہا مالک نے جہاد میں جو شخص اُجرت پر کام کرتا ہو اگر وہ لڑائی میں مجاہدین کے ساتھ شریک رہے اور آزاد ہو تو غنیمت کے مال سے اس کو حصہ ملے گا ورنہ نہیں ملے گا اور میری رائے میں حصہ اسی کو ملے جو لڑائی میں شریک ہو اور آزاد ہو۔

۷۔ بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيْهِ الْخُمُسُ (جس مال کا پانچواں حصہ نہیں دیا جائیگا اسکا بیان)

۱۷۔ کہا مالک نے جو کفار ہند کے کنارہ پر مسلمانوں کی زمین میں ملیں اور وہ یہ کہیں کہ ہم سوداگر تھے دریا نے ہم کو یہاں پھینک دیا مگر مسلمانوں کو اس امر کی تصدیق نہ ہو البتہ یہ گمان ہو کہ جہاز ان کا ٹوٹ گیا یا پیاس کے سبب سے اُتر پڑے بغیر اجازت مسلمانوں کے تو امام کو ان کے بارے میں اختیار ہے اور جن لوگوں نے گرفتار کیا ان کو خمس نہیں ملے گا۔

۸۔ بَابُ مَا يَجُوْزُ لِلْمُسْلِمِيْنَ أَكْلُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ

(غنیمت کے مال میں سے قبل تقسیم کے جس چیز کا کھانا درست ہے)

۱۸۔ کہا مالک نے جب مسلمان کفار کے ملک میں داخل ہوں اور وہاں کھانے کی چیزیں پائیں تو تقسیم سے پہلے کھانا اس کا درست ہے ۱۹۔ کہا مالک نے اونٹ بیل بکریاں بھی کھانے کی چیزیں ہیں قبل تقسیم کے کھانا ان کا درست ہے۔ ف: یعنی بقدر ضرورت کے اگر گوشت کی حاجت ہو تو ان جانوروں کا ذبح کرنا درست ہے ۲۰۔ کہا مالک نے اگر یہ چیزیں نہ کھائی جائیں اور تقسیم کے واسطے لائی جائیں تو لشکر کو تکلیف ہو اس صورت میں کھانا اُن کا درست ہے مگر بقدر ضرورت دستور کے موافق اور یہ درست نہیں کہ اُن میں سے کوئی چیز رکھ چھوڑے اور اپنے گھر لے جائے۔ سوال ہوا امام مالک سے اگر کوئی شخص کفار کے ملک میں کھانا پائے اور ان میں سے کھائے کچھ بچ رہے تو اپنے گھر میں لے آئے یا راستے میں بیچ کر اُس کی قیمت لینا درست ہے۔ امام مالک نے جواب دیا اگر جہاد کی حالت میں اس کو بیچے تو قیمت اس کی غنیمت میں داخل کر دے اور جو اپنے شہر میں چلا آئے تو اس صورت میں اس کا کھانا یا اس کی قیمت سے نفع اٹھانا درست ہے جب وہ چیز قلیل اور حقیر ہو۔ ف: مثلاً روٹی یا گوشت وغیرہ ہو اور جو مالیت کی چیز ہو تو درست نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹-بَابُ مَا يُرَدُّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ الْقِسْمَةُ مِمَّا اَصَابَ الْعَدُوُّ

(مال غنیمت میں سے قبل تقسیم کے جو چیز دی جائے اُس کا بیان)

۲۱- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَبَقَ وَ اَنَّ فَرَسًا لَّهٗ عَارَ فَاَصَابَهُمَا الْمُشْرِكُوْنَ ثُمَّ غَنِمَهُمَا الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُصِيْبَهُمَا الْمَقَاسِمُ ۞ (وصله البخاری فی کتاب الجهاد)

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا ایک غلام عبداللہ بن عمر کا بھاگ گیا تھا اور ایک گھوڑا تو پکڑ لیا ان دونوں کو کافروں نے پھر غنیمت میں پایا ان دونوں کو مسلمانوں نے پس پھیر دیا ان دونوں کو عبداللہ بن عمر پر قبل تقسیم کے۔

۲۲- کہا مالک نے مسلمانوں کے مال اگر کفار پاس ملیں تو ان کے مالکوں کو پھیر دئے جائیں گے جب تک تقسیم نہ ہو جائیں اگر تقسیم ہو جائیں تو پھر نہ پھیریں گے۔ **سوال** ہوا مالک سے کہ ایک مسلمان کے غلام کو کفار لے گئے پھر مسلمانوں نے اس کو غنیمت میں پایا تو جواب دیا کہ وہ غلام اسکے مالک کو دیا جائے گا بغیر قیمت کے جب تک کہ تقسیم میں نہ آجائے اور جب تقسیم میں آجائے تو اس کے مالک کو اختیار ہے کہ قیمت دے کر لے لے۔ **ف**: یہ امام مالک اور ابوحنیفہ کا قول ہے اور شافعی کے نزدیک بعد تقسیم کے بھی مالک کو اختیار ہے کہ اپنی چیز بغیر قیمت کے لے لے اور حضرت علی اور زہری اور عمرو بن دینار اور حسن بصری کے نزدیک کسی صورت میں مالک کو اس چیز کا لینا نہیں پہنچتا کہا مالک نے اگر کسی مسلمان کی ام ولد کو کفار پکڑ لے جائیں پھر مسلمان اس کو غنیمت میں پائیں اور تقسیم ہو جائے پھر اس کا مالک اس کو پہچانے بعد تقسیم کے تو وہ ام ولد دوبارہ لونڈی نہیں بنائی جائے گی بلکہ امام کو چاہیئے کہ مال غنیمت میں سے اس کو چھوڑا کر مالک کے حوالہ کرے اگر امام نہ چھڑائے تو اس کے مالک کو چاہیئے کہ فدیہ دے کر اس کو چھوڑا لے ایسا نہ کرے کہ اس کو چھوڑ دے اور جس کے حصے میں وہ ام ولد آئی ہے اس کو جائز نہیں کہ لونڈی بنائے یا اُس سے جماع کرے کیونکہ وہ ام ولد مثل آزاد کے ہے۔ اس واسطے کہ ام ولد اگر کسی شخص کو زخمی کرے تو اس کے مالک کو حکم ہوگا کہ فدیہ دے کر چھوڑا لے پس یہاں بھی ایسا ہی حکم ہے کہ مالک اس کا جس طرح بنے اس کو چھڑائے یہ نہیں کہ اس کو چھوڑ دے وہ لونڈی بنائی جائے اس سے صحبت کی جائے۔ **سوال** ہوا مالک سے ایک شخص گیا کفار کے ملک میں مسلمانوں کو چھوڑانے یا تجارت کے واسطے وہاں اس نے آزاد اور غلام دونوں کو خریدا یا کفار نے اس کو ہبہ کر دیا۔ امام مالک نے جواب دیا کہ اگر اس شخص نے آزاد کو خریدا تو جسقدر داموں کے بدلے میں خریدا وہ قرض سمجھا جائے گا اور وہ غلام نہ بنے گا اور وہ جو ہبہ میں آیا تو وہ آزاد رہے گا اس کو کچھ دینا نہ ہوگا مگر اس صورت میں کہ ہبہ کے عوض میں اس نے کچھ خرچ کیا ہو اس قدر اس کے ذمہ پر قرض ہوگا گویا اس کے بدلے میں خرید لیا اور جو اس شخص نے غلام کو خریدا تو اس سے پہلے مالک کو اختیار ہے کہ جن داموں کو اس نے خریدا ہے وہ دام دے کر غلام کو لے لے یا نہ لے اسی کے پاس رہنے دے اور جو ہبہ میں آیا تو پہلا مالک اس غلام کو مفت لے لے البتہ اگر ہبہ کے عوض میں خرچ کیا ہو تو پہلے مالک کو ضروری ہے کہ اگر چاہے اُس قدر خرچ ادا کر کے وہ غلام لے لے یا نہ لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّلَبِ فِی النَّفَلِ (ہتھیاروں کو نفل میں دینے کا بیان)

۲۳۔ عَنْ: اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَیْتُ رَجُلاً مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلاً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَاسْتَدَرْتُ لَهٗ حَتّٰی اَتَیْتُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ قَالَ فَلَقِیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلاً لَّهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلاً لَّهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ یَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِکَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَکَ یَا اَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِکَ الْقَتِیْلِ عِنْدِیْ فَارْضِهٖ مِنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِیَّاهُ فَاَعْطَانِیْهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابی قتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں جب ملے ہم کافروں سے تو مسلمانوں میں گڑبڑ ہوئی[ف۱]۔ میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ اس نے ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو میں نے پیچھے سے آن کر ایک تلوار اُس کی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھے آن کر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکھایا پھر وہ خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر میں حضرت عمر سے ملا اور میں نے کہا آج لوگوں کو کیا ہوا[ف۲]۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی شخص کو مارے تو اُس کا سامان اُس کو ملے گا جب اس پر وہ گواہ رکھتا ہو ابوقتادہ کہتے ہیں جب میں نے یہ سُنا اُٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہے تو میں بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسی کو مارے گا اُس کا سامان اسی کو ملے گا بہ شرطیکہ وہ گواہ رکھتا ہو تو میں اُٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کہاں ہیں پھر بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ آپ نے بھی فرمایا میں اُٹھ کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے ابوقتادہ میں نے سارا قصہ کہہ سُنایا اتنے میں ایک شخص بولا سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اس کافر کا میرے پاس ہے تو وہ سامان مجھے معاف کرا دیجئے ان سے حضرت ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ایسا کبھی نہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نہ کریں گے کہ ایک شیر خدا کے شیروں میں سے اللہ و رسول کی طرف سے لڑے اور سامان تجھے مل جائے آنحضرتؐ نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں وہ سامان ابوقتادہ کو دے دے اس نے مجھے دے دیا میں نے زرہ بیچ کر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا میں نے اسلام میں۔

ف۱: جنگ حنین میں ہر چند مسلمان زیادہ تھے مگر ان کے تعنی کی وجہ سے ان کو شکست ہوئی اور میدان جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہی مراد ہے۔

ف۲: یعنے مسلمانوں کو کہ سب بھاگ گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۴- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْئَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ الْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ وَالسَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ قَالَ ثُمَّ عَادَ لِمَسْاَلَتِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ الْاَنْفَالُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ مَاهِيَ قَالَ الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ حَتّٰى كَادَ يُحْرِجُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذَا مَثَلُ صُبَيْغٍ الَّذِيْ ضَرَبَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے ایک شخص کو پوچھتا تھا عبداللہ بن عباس سے نفل کے معنے ابن عباس نے کہا کہ گھوڑا اور ہتھیار نفل میں داخل ہیں پھر اُس شخص نے یہی پوچھا پھر ابن عباس نے یہی جواب دیا پھر اُس شخص نے کہا میں وہ انفال پوچھتا ہوں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے قاسم کہتے ہیں کہ وہ برابر پوچھے گیا یہاں تک کہ تنگ ہونے لگے عبداللہ عباس اور کہا اُنہوں نے تم جانتے ہو اس شخص کی مثال صبیغ کی سی ہے جس کو حضرت بن خطاب نے مارا تھا۔

ف: صُبیغ ایک شخص تھا عراق کا رہنے والا مدینہ میں حضرت عمرؓ کے زمانے میں آیا اور قرآن مجید کی متشابہ آیات میں بحث کرنے لگا حضرت عمرؓ نے اس کو مار کر نکال دیا بصرہ کی طرف اور حکم دیا کہ کوئی اس کی صحبت میں نہ بیٹھے۔

سوال ہوا مالک سے کہ جو شخص کسی کافر کو مار ڈالے کیا اس کا اسباب اس شخص کو ملے گا بغیر حکم امام کے انہوں نے کہا کہ بغیر حکم امام کے نہ ملے گا بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اگر اسکی رائے میں آئے تو ایسا حکم دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز جنگ حنین کے مجھے نہیں پہنچا کہ اور کسی جنگ میں ایسا حکم دیا ہو۔

۱۱- بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِعْطَآءِ النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ (نفل خمس میں سے دئے جانے کا بیان)

۲۵- عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُعْطَوْنَ النَّفَلَ مِنَ الْخُمُسِ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا لوگ نفل کو خمس میں سے دیا کرتے تھے۔

ف: یعنے مال غنیمت میں سے جو پانچواں حصہ امام رکھ لیتا ہے اس میں سے امام کو اختیار ہے کہ جس قدر چاہے بطور انعام کے دے اور چار حصہ تقسیم کر دئے جائیں گے کہا مالک نے یہ روایت بہت اچھی ہے میرے نزدیک سوال ہوا مالک سے کہ نفل پہلے غنیمت میں ہوتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ امام کی رائے پر موقوف ہے اس میں کوئی قاعدہ مقرر نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جہاد میں نفل نہیں مقرر کیا بلکہ بعض لڑائیوں میں جیسے حُنین میں تو یہ امام کی رائے میں پر موقوف ہے خواہ پہلے غنیمت میں نفل مقرر کرے خواہ بعد اس کے۔

۱۲- بَابُ الْقَسْمِ لِلْخَيْلِ فِي الْغَزْوِ (گھوڑے کے حصے کا بیان جہاد میں)

۲۶- کہا مالک نے عمر بن عبدالعزیز نے کہا گھوڑے کے دو حصے ہیں اور مرد کا ایک حصہ ہے۔ ف: بخاری نے ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے دئے اور سوار کو ایک حصہ تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیادہ کا ایک حصہ اور سوار کے تین حصے ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے ائمہ ثلثہ اور اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک پیدل کا ایک حصہ ہے اور سوار کے دو حصے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۔ کہا مالک نے میں ہمیشہ ایسا ہی سنتا ہوا آیا **سوال** ہوا مالک سے کہ ایک شخص اپنے ساتھ بہت سے گھوڑے لے کر آیا تو کیا سب گھوڑوں کو حصہ ملے گا؟ جواب دیا کہ نہیں صرف اُس گھوڑے کو ملے گا جس پر سوار ہو کر لڑتا ہے کہا مالک نے میرے نزدیک تُرکی اور مُجَنَّس بھی گھوڑوں میں داخل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پیدا کیا ہم نے گھوڑوں اور خچروں کو اور گدھوں کو تمہارے سوار ہونے کے لئے **ف**۲: وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے سب سواریوں کو بیان کیا ہے جیسا کہ مقتضائے امتنان اور تُرکی اور مُجَنَّس پر سوار ہوتے ہیں اور وہ گدھوں اور خچروں میں داخل نہیں ہو سکتا ہے تو لامحالہ گھوڑوں میں داخل ہوگا کیونکہ گھوڑا اس کو بھی کہتے ہیں۔

بقیہ قول مالک: اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیار کرو واسطے کافروں کے جہاں تک کر سکو سامان لڑائی کا اور بندھے ہوئے گھوڑے دوڑاتے رہو اُن سے اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو۔

ف: اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ تُرکی اور مُجَنَّس گھوڑوں میں داخل ہیں۔

بقیہ قول مالک: "تو میرے نزدیک تُرکی اور مُجَنَّس گھوڑوں میں شمار کئے جائیں گے جب حاکم ان کو قبول کرے۔ سعید بن المسیب سے کسی نے پوچھا کہ تُرکیوں میں زکوٰۃ ہے بولے کہیں گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہوتی ہے"

ف: اس قول سے بھی معلوم ہوا کہ تُرکی گھوڑوں میں داخل ہیں۔ مُجَنَّس تُرکی گھوڑی اور عربی گھوڑے سے پیدا شدہ گھوڑا۔

۱۳۔ بابُ مَاجَاءَ فِی الْغُلُوْلِ (غنیمت کے مال میں سے چُرانے کا بیان)

۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَدَرَ مِنْ حُنَيْنٍ وَهُوَ يُرِيْدُ الْجِعْرَانَةَ سَاَلَهُ النَّاسُ حَتّٰى دَنَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ مِنْ شَجَرَةٍ فَتَشَبَّكَتْ بِرِدَآئِهٖ حَتّٰى نَزَعَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَآئِيْ اَتَخَافُوْنَ اَلَّا اُقْسِمَ بَيْنَكُمْ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذَّابًا فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ اَدُّوا الْخَائِطَ وَالْمِخْيَطَ فَاِنَّ الْغُلُوْلَ عَارٌ وَنَارٌ وَشَنَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ ثُمَّ تَنَاوَلَ مِنَ الْاَرْضِ وَبَرَةً مِنْ بَعِيْرٍ اَوْ شَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَالِيْ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَلَا مِثْلَ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ۔ (وصلالنا)

ترجمہ: عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے حنین سے اور قصد رکھتے تھے آپ جعرانہ کا مانگنے لگے لوگ آپ سے کہ اونٹ آپ کا کانٹوں کے درخت کی طرف چلا گیا اور کانٹے آپ کی چادر میں اٹک کر چادر آپ کی پشت مبارک سے اُتر گئی تب آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھ کو دے دو کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں نہ بانٹوں گا وہ چیز تم کو جو اللہ نے تم کو دی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ تم کو جتنے تھامہ کے درخت ہیں اُتنے اونٹ دے تو میں بانٹ دوں گا تم کو پھر نہ پاؤ گے مجھ کو بخیل نہ بودا نہ جھوٹا پھر جب اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں میں اور کہا کہ اگر کسی نے ناگا اور سُوئی لے لی ہو وہ بھی لاؤ کیونکہ غنیمت کے مال میں سے چُرانا شرم ہے دنیا میں اور آگ ہے اور عیب ہے قیامت کے روز پھر زمین سے ایک بال کا گچھا اُٹھایا اونٹ کا یا بکری کا اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو مال اللہ پاک نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تم کو دیا اس میں سے میرا اتنا بھی نہیں ہے مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بھی تمہارے ہی واسطے ف۲ ہے۔

ف۱: یعنے تقاضا کرنے لگے کہ مال غنیمت تقسیم کر دیجئے آپ کو ایسا تنگ کیا۔ ف۲: پانچواں حصہ مالِ غنیمت میں سے جو امام رکھ لیتا ہے وہ بھی مسلمانوں کے کام میں صرف کیا جاتا ہے جیسے پُل بنانا قلعہ تیار کرنا ہتھیار خریدنا۔

۲۹۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُمْ ذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ زَيْدٌ أَنَّهُ قَالَ صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ قَالَ فَزَعَمَ زَيْدٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ فَفَتَحْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ الْيَهُوْدِ مَا يُسَاوِيْنَ دِرْهَمَيْنِ ؛ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: زید بن خالد جہنی نے کہا ایک شخص مر گیا حنین کی لڑائی میں تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آپ نے فرمایا نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر لوگوں کے چہرے زرد ہو گئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے مالِ غنیمت میں چوری کی تھی زید نے کہا ہم نے اس شخص کا اسباب کھولا تو چند منکے یہودیوں کے پائے دو درہم کا مال بھی نہ تھا۔

ف: اس وجہ سے کہ حضرتؐ نے نماز اس پر نہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ تم پڑھ لو۔

۳۰۔ عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى النَّاسَ فِيْ قَبَائِلِهِمْ يَدْعُوْلَهُمْ وَأَنَّهُ تَرَكَ قَبِيْلَةً مِنَ الْقَبَائِلِ قَالَ وَإِنَّ الْقَبِيْلَةَ وَجَدُوْا فِيْ بُرْدَعَةِ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِقْدَ جَزْعٍ غُلُوْلًا فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ كَمَا يُكَبِّرُ عَلَى الْمَيِّتِ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگوں کی جماعتوں پر تو دعا کی سب جماعتوں کے واسطے مگر ایک جماعت کے واسطے دعا نہ کی کیونکہ اس جماعت میں ایک شخص تھا جس کے کجاوے کے نیچے سے ایک کنٹھا چوری کا نکلا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت پر آئے تو آپ نے تکبیر کہی جیسے جنازے پر کہتے ہیں۔

ف: اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ لوگ مثل مُردوں کے ہیں جو بھلی بات نہیں سنتے اور حکم نہیں مانتے۔

۳۱۔ عَنْ: أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا إِلَّا الْأَمْوَالَ الْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ قَالَ فَأَهْدَى رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَأَصَابَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت میں سونا اور چاندی حاصل نہیں کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے اور رفاعہ بن زید نے ایک غلام کالا ہدیہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس کا نام مدعم تھا تو چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی طرف تو جب پہنچے ہم وادی القریٰ میں مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اتار رہا تھا اتنے میں ایک تیر بے نشان اس کے آلگا وہ مر گیا لوگوں نے کہا مبارک ہو جنت کی اس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

نے فرمایا ہرگز ایسا نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ چوکبل اس نے حنین کی لڑائی میں غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تھا آگ ہو کر اس پر جل رہا ہے جب لوگوں نے یہ سُنا ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر آیا آپ نے فرمایا یہ تسمہ یا دو تسمے آگ کے تھے۔

ف: یعنے یہ تسمہ تو داخل نہ کرتا تو آخرت میں یہی تسمہ آگ ہو کر لپٹتا۔

۳۲ **عَنْ:** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِيَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ۞

ترجمہ: عبد اللہ بن عباس نے کہا جو قوم غنیمت کے مال میں چوری کرتی ہے اُن کے دل بودے ہو جاتے ہیں اور جس قوم میں زنا زیادہ ہو جاتی ہے اُن میں موت بھی بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے ان کی روزی بند ہو جاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتی ہے ان میں خون زیادہ ہو جاتا ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے ان پر دشمن غالب ہو جاتا ہے۔

ف: طبرانی نے اس حدیث کو ابن عباس سے مرفوعاً بیان کیا اُس میں یہ ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روکتی ہے اُن سے بارش رُک جاتی ہے۔

۱۴۔ بَابُ الشُّهَدَآءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (شہادت کا بیان)

۳۳۔ **عَنْ:** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى فَاُقْتَلُ فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ثَلَاثًا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے چاہی یہ بات کہ اللہ کی راہ میں لڑوں پھر قتل کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں ابوہریرہ کہتے تھے یہ بات تین بار گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا۔

۳۴۔ **عَنْ:** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنسے گا اللہ قیامت کے دن دو شخصوں پر کہ ایک دوسرے کا قاتل ہوگا اور دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک شخص نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور مارا گیا بعد اس کے مارنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَيُسْتَشْهَدُ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

والے پر اللہ نے رحم کیا وہ مسلمان ہوا اور جہاد کیا اور شہید ہوا۔

۳۵۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ ۞ (اخرجہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں زخمی ہوگا کوئی شخص اللہ کی راہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو زخمی ہوتا ہے اس کی راہ میں مگر آئے گا دن قیامت کے اور اس کے زخم سے خون جاری ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

۳۶۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَتْلِیْ بِيَدِ رَجُلٍ صَلّٰى لَكَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً يُحَاجُّنِیْ بِهَا عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۞

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار مت قتل کرائیو مجھ کو اس شخص کے ہاتھ سے جس نے تجھ کو ایک سجدہ بھی کیا ہو اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن تیرے سامنے مجھ سے جھگڑے۔

ف: مقصود حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ قاتل ان کا کافر ہو جو ہمیشہ جہنم میں رہے یہ دعا قبول ہوئی ابولولو مجوسی کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے۔

۳۷۔ عَنْ: اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَايَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّآ اَدْبَرَ الرَّجُلُ نَادَاهُ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِیَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِیْ جِبْرِيْلُ ۞ (اخرجہ مسلم)

ترجمہ: ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر قتل کیا جاؤں میں اللہ کی راہ میں جس حال میں کہ میں صبر کرنے والا ہوں مخلص ہوں منہ سامنے رکھنے والا ہوں نہ پیٹھ موڑنے والا کیا بخشدے گا اللہ گناہ میرے فرمایا آپ نے ہاں جب وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے اس کو پھر پکارا یا پکڑوایا پھر فرمایا آپ نے کس طرح کہا تو نے اس نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا کہ ہاں مگر قرض ایسا ہی کہا مجھ سے جبریل علیہ السلام نے۔

ف: کیونکہ قرض حقوق الناس میں ہے اور حقوق الناس بدوں ادا کئے ہوئے یا معاف کروائے ہوئے ساقط نہیں ہوتے۔

۳۸۔ عَنْ: اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِشُهَدَآءِ اُحُدٍ هٰؤُلَآءِ اَشْهَدُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا بِاِخْوَانِهِمْ اَسْلَمْنَا كَمَآ اَسْلَمُوْا وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّا اَدْرِیْ مَا تُحْدِثُوْنَ

ترجمہ: ابوالنضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کا میں گواہ ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہم نے جیسے انہوں نے جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کروگے تو نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَعْدِیْ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ بَکٰی ثُمَّ قَالَ اَئِنَّا لَکَآئِنُوْنَ بَعْدَکَ ؕ

لگے اور فرمایا کہ ہم زندہ رہیں گے بعد آپ کے۔

ف: یعنی ان کی سعی اور کوشش اور صبر پر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن میں گواہی دوں گا جنگ اُحد میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔ بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے نو بیٹیاں چھوڑیں اور خوشی سے شہید ہوئے بعضوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر کو نہ جائیں بعضوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے کی وجہ سے چھوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو میں چلے آئے۔

۳۹۔ **عَنْ:** یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ فِی الْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَثَلَ لِلْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور قبر کھُد رہی تھی مدینہ میں ایک شخص قبر کو دیکھ کر بولا کیا بُری جگہ ہے مسلمان کی آپ نے فرمایا بُری بات کہی تو نے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا اس سے بہتر ہے آپ نے فرمایا بیشک اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں مگر ساری زمین میں کوئی مقام ایسا نہیں کہ میں اپنی قبر وہاں ہونا پسند کرتا ہوں مدینہ سے تین بار آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

ف: یہ حدیث بھی دلیل ہے اس بات کی کہ مدینہ مکہ سے بہتر ہے موت کے حق میں۔ (۱۵) بَابُ مَا یَکُوْنُ فِیْہِ الشَّھَادَۃُ

۴۰۔ **عَنْ:** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَوَفَاۃً بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ ؕ (وصلہ البخاری)

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے اے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ شہید ہوں تیری راہ میں اور مروں تیرے رسول کے شہر میں۔

ف: حضرت عمر نے یہ دُعا مانگی تو لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ دونوں باتیں کیسے ہو سکتی ہیں اسلئے کہ مدینہ میں سب مسلمان ہیں وہاں جہاد نہیں ہو سکتا مگر اللہ جل جلالہٗ نے دعا حضرت عمرؓ کی قبول کی مدینہ میں آپ شہید ہوئے وہیں دفن ہوئے۔

۴۱۔ **عَنْ:** یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقُوْلُ کَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوٰہُ وَدِیْنُہٗ حَسَبُہٗ وَمُرُوْءَتُہٗ خُلُقُہٗ وَالْجُرْاَۃُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ یَضَعُھَا اللّٰہُ حَیْثُ یَشَآءُ فَالْجَبَانُ یَفِرُّ عَنْ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَالْجَرِیُّ یُقَاتِلُ مَنْ لَا یَؤُبُّ بِہٖ اِلٰی رَحْلِہٖ وَالْقَتْلُ حَتْفٌ مِّنَ الْحُتُوْفِ وَالشَّھِیْدُ مَنِ احْتَسَبَ نَفْسَہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے عزت مومن کی تقویٰ میں ہے اور دین اُس کی شرافت ہے اور مروّت اس کا خلق ہے اور بہادری اور نامردی دونوں خلقی صفتیں ہیں جس شخص میں اللہ چاہتا ہے ان صفتوں کو رکھتا ہے تو نامرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس شخص سے لڑتا ہے جس کو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانے دے گا۔ اور قتل ایک موت ہے موتوں میں سے۔ اور شہید وہ ہے جو اپنی جان خوشی سے اللہ کے سپرد کر دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنے اس کے مقابلے میں گھر جانا نصیب نہ ہوگا وہیں مرنا ہوگا۔ بعضوں نے اِس عبارت کے یہ معنے کئے ہیں کہ نامرد اپنے ماں باپ کو جن کا بڑا حق ہے دشمن کے مقابلے میں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس شخص کے ساتھ ہو کر لڑتا ہے جس سے یہ توقع نہ ہو کہ اس کا کچھ مال لے کر گھر میں آئے گا۔ ف: جیسے آدمی بیماری وغیرہ سے مرجاتا ہے بچ نہیں سکتا ویسا ہی قتل کو بھی سمجھنا چاہیے۔

۱۶-بَابُ الْعَمَلِ فِیْ غُسْلِ الشُّهَدَآءِ (شہید کے غسل دینے کے بیان میں)

۴۲-عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّیَ عَلَیْهِ وَكَانَ شَهِیْدًا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر غسل دیئے گئے اور کفن پہنائے گئے اور نماز جنازے کی اُن پر پڑھی گئی حالانکہ وہ شہید تھے۔

اِمام مالک کو پہنچا اہلِ علم سے وہ کہتے تھے کہ شہیدوں کو نہ غسل دینا چاہیے نہ اُن پر نماز پڑھنا چاہیے بلکہ جن کپڑوں میں شہید ہوئے ہیں اُنہیں کپڑوں میں دفن کر دینا چاہیے۔

ف: اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی یا نہیں بعض روایات میں ہے کہ نماز پڑھی اور بعض میں یہ ہے کہ نہیں پڑھی صرف دُعا کی کہا مالک نے یہ طریقہ ان شہیدوں میں ہے جو معرکہ میں قتل کئے جائیں اور وہیں مر جائیں اور جو معرکہ سے زندہ اُٹھا کر لایا جائے پھر کچھ جی کر مرجائے تو اس کو غسل دیا جائے اور اُس پر نماز پڑھی جائے جیسے حضرت عمرؓ پر کیا گیا۔ ف: حضرت عمر بعد زخمی ہونے کے تین دن زندہ رہے۔

۱۷-بَابُ مَا یُكْرَهُ مِنَ الشَّیْءِ یُجْعَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

(کونسی بات اللہ کے راستے میں بُری ہے) (یعنی دھوکہ دینا)

۴۳-عَنْ: یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ یَحْمِلُ فِی الْعَامِ الْوَاحِدِ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ اَلْفَ بَعِیْرٍ وَیَحْمِلُ الرَّجُلَ اِلَی الشَّامِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَیَحْمِلُ الرَّجُلَیْنِ اِلَی الْعِرَاقِ عَلٰی بَعِیْرٍ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ احْمِلْنِیْ وَسُحَیْمًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَسُحَیْمٌ زِقٌّ قَالَ نَعَمْ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ایک برس میں چالیس ہزار اونٹ بھیجتے تھے شام کے جانے والوں کو فی آدمی ایک ایک اونٹ دیتے اور عراق کے جانے والوں کو دو آدمیوں میں ایک اونٹ دیتے تھے۔ ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور حضرت عمر سے بولا کہ مجھ کو اور سحیم کو ایک اونٹ دیجئے حضرت عمر نے فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں خدا کی سحیم سے تیری مُراد مشک ہے وہ بولا ہاں۔

ف: پہلے اس شخص نے اس طرح سے کہا کہ حضرت عمر کو معلوم ہو سحیم کوئی شخص ہے پھر آپ سمجھ گئے کہ سحیم سے مراد مشک ہے۔ (یعنی چالاکی سے اُس نے تنہا ایک اونٹ لینے کی کوشش کی تھی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْجِهَادِ (جہاد کی فضیلت کا بیان)

۴۴- عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَآءٍ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ يَشُكُّ اِسْحَاقُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۞

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد قبا کو جاتے تو ام حرام بنت ملحان (خالہ انس بن مالک کی) کے گھر میں آپ تشریف لے جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور وہ اس زمانے میں عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز آپ ان کے گھر میں گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر کے بال دیکھنے لگیں آپ سو گئے۔ پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کچھ لوگ میری امت کے پیش کئے گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ میں جہاد کے لئے سوار ہو رہے تھے بڑے دریا میں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ جل جلالہٗ مجھ کو بھی ان میں سے کرے آپ نے دعا کی پھر آپ سر رکھ کے سو گئے پھر جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا کچھ لوگ میری امت کے پیش کئے گئے میرے اوپر جو خدا کی راہ میں جہاد کو جاتے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے اللہ جل جلالہٗ مجھ کو بھی ان میں سے کرے آپ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی ف۱۔ ام حرام معاویہ کے ساتھ دریا میں سوار ہوئیں جب دریا سے نکلیں تو جانور پر سے گر کر مر گئیں ف۲

ف۱: ام حرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد یا جد امجد کی خالہ تھیں یا آپ کی خالہ رضاعی تھیں بہرحال آپ کی محرم تھیں بعضوں نے کہا کہ آپ کی محرم نہ تھیں اور آپ کو خاص اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا کیونکہ آپ معصوم تھے۔ بعضوں نے کہا کہ اس حدیث سے خلوت معلوم نہیں ہوتی شاید ان کا لڑکا یا خاوند بھی اس وقت موجود ہوتا ہو۔ ف۲: یہ پیش گوئی آپ کی سچ ہوئی۔ حضرت عثمان کی خلافت میں معاویہ لشکر کے سردار ہو کر کفار روم سے لڑنے کو دریا میں سوار ہو کر گئے۔ ف۳: یہ پہلا جہاد تھا جو مسلمانوں نے دریا میں کیا۔ دوسرا جہاد قسطنطنیہ پر معاویہ کے زمانے میں جس میں لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تھا اس حدیث سے حضرت معاویہ کی تعریف ثابت ہوئی بلکہ یزید کی بھی اور صحیح بخاری کی حدیث میں پہلی جماعت کے حق میں لفظ اَوْجَبُوْا اور دوسری حدیث کے حق میں لفظ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ آیا ہے جس سے اور زیادہ فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ یہ حدیث دلیل قوی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایمان وحسن خاتمہ معاویہ ویزید پر پس لعنت اُن پر ہرگز نہ چاہیئے یہی مذہب ہے محققین اہل سنت وجماعت کا گو بعض اعمال مفسقہ اُن سے صادر ہوئے ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ حضرات انبیا علیہم السلام کا ہے۔ صحابہ واہل بیت ہرگز معصوم نہیں ہیں فضلاً غیر ہم بالجملہ جس کے مغفور ہونے کی خبر مخبر صادق نے دی ہے۔ اس کو کافر وملعون کہنا ناجائز ہے۔

۴۵ عَنْ : اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِیَّةٍ تَخْرُجُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لَّآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَلَا یَجِدُوْنَ مَا یَتَحَمَّلُوْنَ عَلَیْهِ فَیَخْرُجُوْنَ وَیَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ فَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا جو اللہ کی راہ میں نکلتا ہے ساتھ نہ چھوڑتا۔ مگر نہ میرے پاس اسقدر سواریاں ہیں کہ سب لوگوں کو ان پر سوار کروں نہ ان کے پاس اتنی سواریاں ہیں کہ وہ سب سوار ہو کر نکلیں اگر میں اکیلا جاؤں تو ان کو میرا چھوڑنا شاق ہوتا ہے میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

ف: یعنی جب کچھ لوگ جہاد کو جاتے تو میں بھی جاتا۔

۴۶ عَنْ : یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ الرَّجُلُ یَطُوْفُ بَیْنَ الْقَتْلٰی فَقَالَ لَهٗ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ بَعَثَنِیْ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاٰتِیَهٗ بِخَبَرِكَ قَالَ فَاذْهَبْ اِلَیْهِ فَاقْرَاْهُ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنِّیْ قَدْ طُعِنْتُ اثْنَتَیْ عَشْرَ طَعْنَةً وَّاَنِّیْ قَدْ اُنْفِذَتْ مَقَاتِلِیْ وَاَخْبِرْ قَوْمَكَ اَنَّهٗ لَا عُذْرَ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَحَدٌ مِّنْهُمْ حَیٌّ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لا کر دیتا ہے مجھ کو سعد بن ربیع انصاری کی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں دوں گا۔ وہ جا کر لاشوں میں ڈھونڈنے لگا۔ سعد نے کہا کہ کیا کام ہے اس شخص نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری خبر لینے کو بھیجا ہے۔ کہا کہ تم جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا اسلام عرض کرو اور کہو کہ مجھے بارہ زخم برچھیوں کے لگے ہیں اور میرے زخم کاری ہیں اور اپنی قوم سے کہو کہ اللہ جل جلالہٗ کے سامنے تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا اگر رسول اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اور تم میں سے ایک بھی زندہ رہا۔

ف: وہ شخص ابی بن کعب تھے آپ نے اُن سے فرمایا تم جا کر دیکھو سعد بن ربیع زندہ ہیں یا مُردہ اگر زندہ ہوں تو میرا اسلام اُن سے کہو اور میری طرف سے پوچھو کہ تم اپنے تئیں کس حال میں پاتے ہو۔ ف۲: کئی بار سعد کا نام لے کر پکارا کہیں سے کوئی جواب نہ آیا پھر انہوں نے یہ کہہ کر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے اسلئے کہ میں سعد کی خبر لاؤں۔ ف۳: کہ تم زندہ ہو یا مُردہ انہوں نے کہا میرا شمار مُردوں میں ہے۔ ف۴: زید بن ثابت کی روایت میں ہے کہ ان کو ستر زخم برچھیوں اور تیروں کے لگے تھے۔ واقدی کی روایت میں ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷۔ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغَّبَ فِي الْجِهَادِ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَاْكُلُ تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَحَرِيْصٌ عَلَى الدُّنْيَا اِنْ جَلَسْتُ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْهُنَّ فَرَمٰى مَا فِيْ يَدِهٖ فَحَمَلَ سَيْفَهٗ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ۔

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلائی جہاد میں (بدر کے روز) اور بیان کیا جنت کا حال اتنے میں ایک شخص انصاری (وہی عمیر بن الحمام) کھجوریں ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا وہ بولا مجھے بڑی حرص ہے دنیا کی اگر میں بیٹھا رہوں اس انتظار میں کہ کھجوریں کھالوں پھر کھجوریں پھینکدیں اور تلوار اٹھا کر لڑائی شروع کی اور شہید ہوا۔

ف : آپ نے فرمایا مستعد ہو جاؤ اس جنت کے واسطے جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام نے کہا یا رسول اللہ جنت اتنا بڑا باغ ہے آپ نے فرمایا ہاں عمیر نے کہا واہ واہ حضرت نے فرمایا تو نے واہ واہ کیوں کہا۔ عمیر نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ میں نے اس آرزو سے کہا کہ میں بھی اس باغ کے لوگوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو بھی ان میں سے ہے۔

۴۸۔ عَنْ : مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَغَزْوٌ يُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ وَيُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ وَيُطَاعُ فِيْهِ ذُوالْاَمْرِ وَيُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ فَذٰلِكَ الْغَزْوُ وَخَيْرٌ كُلُّهٗ وَغَزْوٌ لَا يُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ وَلَا يُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ وَلَا يُطَاعُ فِيْهِ ذُوالْاَمْرِ وَلَا يُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ فَذٰلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهٗ كَفَافًا ۔

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا جہاد دو قسم کے ہیں ایک وہ جہاد جس میں عمدہ سے عمدہ مال صرف کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ محبت کی جاتی ہے اور افسر کی اطاعت کی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے یہ جہاد سب کا سب ثواب ہے اور ایک وہ جہاد ہے جس میں اچھا مال صرف نہیں کیا جاتا اور رفیق سے محبت نہیں ہوتی اور افسر کی نافرمانی ہوتی ہے اور فساد سے پرہیز نہیں ہوتا یہ جہاد ایسا ہے اس میں جو کوئی جائے ثواب تو کیا خالی لوٹ کر مشکل ہے۔

ف : یعنے ایسے جہاد میں اگر گناہ سے بچ جائے تو بھی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر۔

۱۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَيْلِ وَالْمُسَابَقَةِ بَيْنَهُمَا وَالنَّفَقَةِ فِي الْغَزْوِ

(گھوڑوں کا اور گھوڑ دوڑ کا بیان اور جہاد میں صرف کرنے کا بیان)

۴۹۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔

ترجمہ : عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں بہتری اور برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک۔

ف : کیونکہ گھوڑا بڑا ذریعہ ہے جہاد کا اور اشرف ہے اسی وجہ سے تمام حیوانات میں۔

۵۰۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ

ترجمہ : عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑھنے کی ان گھوڑوں پر جو تیار

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُضْمِرَتْ مِنَ الْحُفْيَا وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا ؛

کئے گئے تھے گھوڑ دوڑ کے لئے حفیہ سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے اُن کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مفرر کی عبداللہ بن عمر بھی گھوڑ دوڑ میں شریک تھے۔

۵۱ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ بَأْسٌ إِذَا أُدْخِلَ فِيهَا مُحَلِّلٌ فَإِنْ سَبَقَ أَحَدَ السَّبَقَ وَإِنْ سُبِقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے گھوڑ دوڑ کی شرط میں کچھ قباحت نہیں ہے۔ جب دو شخصوں کے بیچ میں ایک اور شخص آجائے اگر وہ آگے بڑھ جائے تو شرط کا روپیہ لے لے اور جب پیچھے رہ جائے کچھ نہ دے۔

ف: گھوڑ دوڑ میں دو آدمیوں کا اس طرح پر شرط لگانا کہ جو اُن میں سے آگے بڑھ جائے گا وہ روپیہ شرط کا لے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ دے گا اتفاقاً ممنوع ہے اور یک طرفہ شرط کرنا یا مفت گھوڑ دوڑ کرنا اتفاقاً جائز ہے۔ اگر دو آدمی دونوں طرف سے شرط لگا کر گھوڑ دوڑ کریں تو اس کی عِلّت کی یہ صورت ہے کہ ایک تیسرے شخص کو شریک کرلیں جس کو محلل کہتے ہیں۔ اگر یہ محلل آگے بڑھ جائے گا تو دونوں سے شرط کا روپیہ لے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا تو محلل کو کچھ دینا نہ ہوگا مگر ان دونوں آدمیوں میں سے جو کوئی آگے بڑھے گا وہ اپنی شرط کا روپیہ دوسرے سے لے لے گا۔

۵۲ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي عُوتِبْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے دیکھا کہ اپنے گھوڑے کا منہ چادر سے صاف کر رہے ہیں لوگوں نے اُس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ رات مجھ پر عتاب ہوا گھوڑے کی خبر نہ لینے پر۔

۵۳ عَنْ : أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ فَخَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ؛

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلے خیبر کو پہنچے وہاں رات کو اور آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو جنگ شروع نہ کرتے یہاں تک کہ صبح ہو۔ تو خیبر کے یہودی اپنی کُدالیں اور زنبیلیں لے کر نکلے جب انہوں نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو کہنے لگے قسم ہے خدا کی محمدؐ ہیں اور پورا لشکر ان کے ساتھ ہے تو فرمایا آپ نے اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اُترتے ہیں کسی قوم کے صحن میں تو بُرا ہوتا ہے صبح ڈرائے گیوں کی۔

ف۱: پورا لشکر وہ ہے جس میں میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور جناح ہو۔ ف۲: یعنے جب اُترے ہم کسی قوم کے سامنے پس بُری ہوئی صبح ڈرائے گیوں کی آپ نے یہودیوں کے ہاتھ میں کُدالیں دیکھ کر فال نیک لی اس امر کی کہ خیبر تباہ ہوجائے گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیونکہ کدال کھودنے کا آلہ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ خیبر کے نام سے خرابی نکالی آپ نے۔

۵۴ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰی مَنْ یُّدْعٰی مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک جوڑا (مثلاً دو اونٹ یا دو بکریاں یا دو روپے) صرف کرے اللہ کی راہ میں تو قیامت کے روز جنت کے دروازے پر پکارا جائے گا اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص جہادی ہوگا وہ شخص جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص روزے بہت رکھے گا وہ باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص کسی ایک دروازے سے بلایا جائے اس کو کچھ حرج نہ ہوگا مگر کوئی ایسا بھی جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

ف: یعنے ان لوگوں میں سے جو سب دروازوں سے بلائے جائیں گے۔

۲۰۔ بَابُ اِحْرَازِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَرْضَهٗ

(ذمیوں میں سے جو کوئی مسلمان ہو جائے اسکی زمین کا بیان)

ف: ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو دار سلام میں رہتا ہے اور اس سے جزیہ لیا جاتا ہے۔

سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر امام نے کسی قوم پر کافروں کا جزیہ مقرر کیا ان کافروں میں سے کوئی شخص مسلمان ہو گیا تو اسکی زمین اور جائداد اسی کو ملے گی یا مسلمانوں کی ملک ہو جائے گی امام مالک نے جواب دیا کہ اس میں دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ کافر صلح کر کے خوشی سے بدون جنگ کے جزیہ پر راضی ہو گئے ہیں ان میں سے جو کوئی مسلمان ہوگا اس کی زمین اور جائداد اسی کو ملے گی اگر وہ کفار جنگ کر کے تلوار کے زور سے مطیع ہوئے ہوں تو ان کی زمین اور جائداد مسلمانوں کی ملک ہو جائے گی اگرچہ کوئی ان میں سے مسلمان ہو جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۱۔ بَابُ الدَّفْنِ فِي قَبْرٍ وَّاحِدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَ اِنْفَاذِ اَبِيْ بَكْرٍ عِدَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

دو آدمیوں یا زیادہ کو ایک قبر میں دفن کرنے کا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا بعد آپ کی وفات کے ابوبکر کی وفا کرنے کا بیان

عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْجَمُوْحِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ السَّلَمِيَّيْنِ كَانَا قَدْ حَفَرَ السَّيْلُ مِنْ قَبْرَيْهِمَا وَكَانَ قَبْرُهُمَا مِمَّا يَلِي السَّيْلَ وَكَانَا فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّهُمَا مِمَّنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِيُغَيَّرَا مِنْ مَّكَانِهِمَا فَوُجِدَ لَمْ يَتَغَيَّرَا كَاَنَّهُمَا مَاتَا بِالْاَمْسِ وَكَانَ اَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جُرْحِهٖ فَدُفِنَ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَاُمِيْطَتْ يَدُهٗ عَنْ جُرْحِهٖ ثُمَّ اُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ وَكَانَ بَيْنَ اُحُدٍ وَّبَيْنَ يَوْمِ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً ۞

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن عمرو انصاری سلمی جو شہید ہوئے تھے جنگ احد میں ان کی قبر کو پانی کے بہاؤ نے اکھیڑ دیا تھا اور قبر اُن کی بہاؤ کے نزدیک تھی اور دونوں ایک ہی قبر میں تھے تو قبر کھودی گئی تاکہ لاشیں ان کی نکال کر اور جگہ دفن کریں دیکھا تو ان کی لاشیں ویسی ہی ہیں جیسے وہ شہید ہوئے تھے گویا کل مرے ہیں ان میں سے ایک شخص کو جب زخم لگا تھا تو اس نے ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا جب ان کو دفن کرنے لگے تو ہاتھ وہاں سے ہٹایا مگر ہاتھ پھر وہیں آ گیا جب ان کی لاشیں کھودیں تو جنگ اُحد کو چھیالیس برس گزر چکے تھے۔

کہا مالک نے اگر دو یا تین آدمی ایک قبر میں دفن کئے جائیں ضرورت کے سبب تو کچھ قباحت نہیں ہے مگر جو سب میں بڑا ہو اس کو قبلہ کے نزدیک رکھیں۔

عَنْ: رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ مَالٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰيٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا فَجَاءَهٗ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَفَنَ لَهٗ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ۞

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس روپیہ آیا بحرین سے آپ نے منادی کرائی کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے جابر بن عبداللہ انصاری حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو تین لپ بھر کر دئے۔

ف: آنحضرت نے اپنی زندگی میں جابر بن عبداللہ سے وعدہ کیا تھا کہ بحرین سے جب روپیہ آئے گا تو تین لپ بھر کر تجھ کو دوں گا ابوبکر صدیق نے بعد آپ کی وفات کے اس وعدے کو پورا کیا۔

كَمُلَ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پوری ہوئی کتاب جہاد کی شکر خدا کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کتاب النذور

کتاب نذروں کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ باب ما یجب من النذور فی المشی (پیدل چلنے کی نذروں کا بیان)

۱۔ عن: عبداللہ بن عباس ان سعد ابن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی قد ماتت وعلیہا نذر ولم تقضہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں مرگئی اور اس پر ایک نذر واجب تھی اس نے ادا نہیں کی آپ نے فرمایا تو ادا کرو اس کی طرف سے۔

۲۔ عن: عبداللہ بن ابی بکر عن عمتہ انہا حدثتہ عن جدتہ کانت جعلت علی نفسہا مشیا الی مسجد قباء فماتت ولم تقضہ فافتی عبداللہ بن عباس ابنتہا ان تمشی عنہا۔

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی پھوپی سے انہوں نے بیان کیا کہ ان کی دادی نے نذر کی مسجد قبا میں پیدل جانے کی پھر مرگئیں اور اس نذر کو ادا نہیں کیا تو عبداللہ بن عباس نے ان کی بیٹی کو حکم کیا کہ وہ ان کی طرف سے اس نذر کو ادا کریں۔

۳۔ کہا مالک نے کوئی کسی کی طرف سے پیدل چلنے کی نذر ادا نہ کرے۔

ف: امام مالک کے نزدیک یہ نذر لازم نہیں سوا مکہ کے پیدل جانے کے اور کہیں پیدل جانے کی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

۴۔ عن: عبداللہ بن ابی حبیبۃ قال قلت لرجل وانا یومئذ حدیث السن ما علی الرجل ان یقول علی مشی الی بیت اللہ ولم یقل علی نذر مشی فقال لی رجل ہل لک ان اعطیک ہذا الجرو والجرو وثناء فی یدہ وتقول علی مشی الی بیت اللہ قال فقلت نعم فقلتہ وانا یومئذ حدیث السن ثم مکثت حتی عقلت فقیل لی ان علیک مشیا فجئت سعید بن

ترجمہ: عبداللہ بن ابی حبیبہ سے روایت ہے میں نے کہا ایک شخص سے اور میں کم سن تھا کہ اگر کوئی شخص صرف اتنا ہی کہے کہ علی مشی الی بیت اللہ یعنے اوپر میرے پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور یہ نہیں کہے کہ میرے اوپر نذر ہے پیدل چلنے کی بیت اللہ تک تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا وہ شخص مجھ سے بولا کہ میرے ہاتھ میں یہ گکڑی ہے تجھے دیتا ہوں تو اتنا کہہ دے کہ میرے اوپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک میں نے کہا ہاں کہتا ہوں تو میں نے کہہ دیا اور میں کم سن تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُسَيَّبِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ فَمَشَيْتُ ؛

پھر ٹھہر کر تھوڑی دیر میں مجھے عقل آئی اور لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تجھ پر پیدل چلنا بیت اللہ تک واجب ہوا میں سعید بن المسیب کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا انہوں نے بھی کہا کہ تجھ پر پیدل چلنا واجب ہوا بیت اللہ تک تو میں پیدل چلا بیت اللہ تک۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۲-بابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ نَّذَرَ مَشْیًا اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ

(جو شخص نذر کرے پیدل چلنے کی بیت اللہ تک اُس کا بیان)

۶۔ عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ اُذَيْنَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِّيْ عَلَيْهَا مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَجَزَتْ فَاَرْسَلَتْ مَوْلًى لَّهَا يَسْئَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ لْتَمْشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ ؛

ترجمہ: عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہے کہا کہ میں نکلا اپنی دادی کے ساتھ اور اُس نے نذر کی تھی بیت اللہ تک پیدل جانے کی راستے میں تھک گئیں تھیں اپنے غلام کو بھیجا عبداللہ بن عمر کے پاس مسئلہ پوچھنے کو میں بھی ساتھ گیا اس نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ اب سوار ہو جائے پھر دوبارہ جب آئے جہاں سے سوار ہوئی تھی وہاں سے پیدل چلے۔

۷۔ کہا مالک نے اور باوجود اس کے ایک ہدیہ بھی اس پر واجب ہے۔

ف: عبدالرزاق نے ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور محمد بن حسن نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ جو شخص نذر کرے بیت اللہ تک پیدل جانے کی پھر عاجز ہو جائے تو سوار ہو کر جائے اور ہدی دے اب دوبارہ جب آئے تو پیدل چلنا ضروری نہیں ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَا يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب اور ابا سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے تھے اس مسئلہ میں جیسا عبداللہ بن عمر نے کہا۔

۹۔ عَنْ : يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ عَلَيَّ مَشْيٌ فَاَصَابَتْنِيْ خَاصِرَةٌ فَرَكِبْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَاَلْتُ عَطَآءَ ابْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ وَغَيْرَهٗ فَقَالُوْا عَلَيْكَ هَدْيٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ سَاَلْتُ فَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اَمْشِيَ مَرَّةً اُخْرٰى مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ فَمَشَيْتُ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر کی تھی میری ناف میں درد ہونے لگا میں سوار ہو کر مکے میں آیا اور عطا بن ابی رباح وغیرہ سے پوچھا انہوں نے کہا تجھ کو ہدی لازم ہے جب میں مدینہ آیا وہاں لوگوں سے پوچھا انہوں نے کہا تجھ کو دوبارہ پیدل چلنا چاہیئے جہاں سے سوار ہوا تھا تو پیدل چلا میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور چلے پھر عاجز ہو جائے تو سوار ہو جائے پھر دوبارہ جب آئے تو جہاں سے سوار ہوا تھا وہاں سے پیدل چلے اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے چلے پھر سوار ہو جائے اور ہدی میں ایک اونٹ یا گائے دے اگر نہ ہو سکے تو بکری دے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے میں تجھ کو بیت اللہ تک اٹھا لے چلوں گا تو کیا حکم ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اگر اس کی نیت یہ تھی کہ میں اپنی گردن پر اٹھا کر لے چلوں گا اور اس کہنے سے صرف اپنے تئیں تکلیف میں ڈالنا منظور تھا تو اس صورت میں کچھ اس پر لازم نہ ہوگا بلکہ پیدل چلے اور ایک ہدی دے اور جو اس نے کچھ نیت نہ کی ہو تو حج کرے سوار ہو کر اپنے ساتھ حج کو اس شخص کو بھی لے جائے کیونکہ اس نے کہا کہ میں تجھ کو بیت اللہ تک اٹھا لے چلوں گا البتہ اگر وہ شخص انکار کرے اس کے ساتھ جانے سے تو اس شخص پر کچھ لازم نہیں کیونکہ یہ اپنا کام پورا کر چکا۔ **سوال** ہوا امام مالک سے کہ اگر کوئی شخص چند نذریں ایسی کرے جن کا پورا کرنا ساری عمر ممکن نہ ہو مثلاً بیت اللہ کو پیدل جاؤں گا۔ اور باپ بھائی سے بات نہ کروں گا تو اسکو کافی ہے ایک نذر ادا کرنا یا سب نذریں پوری کرنا ضروری ہے۔ امام مالک نے جواب دیا کہ میرے نزدیک تمام نذریں پوری کرنا ضروری ہے جہاں تک اور جب تک ہو سکے چلے اور اللہ جل جلالہ سے قرب حاصل کرے نیکیوں سے جہاں تک ہو سکے۔

۳۔ بَابُ الْعَمَلِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ (کعبہ کی طرف پیدل چلنے کا بیان)

۱۱۔ کہا مالک نے اگر مرد یا عورت قسم کھائے کعبہ شریف کو پیدل جانے کی پھر قسم اُس کی ٹوٹے اور اُس کو پیدل جانا کعبہ کا لازم آئے تو عمرہ میں جب تک سعی سے فارغ ہو پیدل چلے اور حج میں جب تک طواف الزیارۃ سے فارغ ہو پیدل چلے۔ کہا مالک نے پیدل چلنے کی نذر دو ہی چیزوں میں ہوتی ہے حج یا عمرے میں۔

۴۔ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النُّذُورِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ

(جو نذریں درست نہیں جن میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے اُن کا بیان)

۱۲۔ **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ وَثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحَدُهُمَا يَزِيْدُ فِي الْحَدِيْثِ عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا فَقَالُوْا نَذَرَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَجْلِسَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَجْلِسْ وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ ۔

ترجمہ: حمید بن قیس اور ثور بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا ہوا دیکھا آپ نے اس کا باعث پوچھا لوگوں نے کہا اس نے نذر کی ہے کہ میں کسی سے بات نہ کروں گا نہ سایہ لوں گا نہ بیٹھوں گا اور روزہ سے رہوں گا آپ نے فرمایا کہ اس کو حکم کرو بات کرے سایہ میں آئے بیٹھے روزہ اپنا پورا کرے۔

۱۳۔ کہا مالک نے میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کفارہ دینے کا حکم کیا ہو بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

عبادت ہے اس کو پورا کرے اور جو بُرا ہے اس کو ترک کرے۔

۱۱۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِيْ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ لَا تَنْحَرِيْ ابْنَكِ وَكَفِّرِيْ عَنْ يَمِيْنِكِ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَيْفَ يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا كَفَّارَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا رَاَيْتَ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عورت عبداللہ بن عباس کے پاس آئی اور بولی میں نے نذر کی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی ابن عباس نے کہا مت ذبح کر اپنے بیٹے کو اور کفارہ دے اپنی قسم کا ف۔ ایک شخص بولا ابن عباس سے اس نذر میں کفارہ کیونکر ہوگا ف۲۔ ابن عباس نے جواب دیا کہ ظہار بھی ایک معصیت ہے اور اس میں اللہ نے کفارہ مقرر کیا۔

ف: یعنے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزے رکھنا اور بعضوں نے کہا کہ مُراد ابن عباس کی کفارے سے فدیہ ہے یعنے ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگا۔ ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور ابویوسف اور شافعی کے نزدیک یہ نوبات ہے۔ ف۲: کیونکہ یہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت لغو ہے اُس میں کفارہ لازم نہیں آتا۔

۱۵۔ کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا اگر کوئی نذر کرے اللہ کی معصیت کی تو معصیت نہ کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مثلاً اگر آدمی نذر کرے شام یا مصر یا جدہ یا زبدہ میں جانے کی یا اور کسی کام کی جو ثواب نہیں ہے اگر ایسے امورات میں اس کی قسم ٹوٹے مثلاً یوں کہے کہ اگر میں زید سے بات کروں تو مصر جاؤں گا پھر زید سے بات کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا بلکہ اُس نذر کا پورا کرنا ضروری ہے جس میں ثواب ہو۔

۵۔ بَابُ اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ (لغو قسم کا بیان)

۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَغْوُ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ۔

ترجمہ: حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لغو قسم وہ ہے جو آدمی باتوں میں کہتا ہے نہیں واللہ ہاں واللہ۔

ف: یعنے عادت کے طور سے تکیۂ کلام ہو جاتا ہے کہا مالک نے قسم کی تین قسمیں ہیں۔

ایک لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ جان کر اُس پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف نکلے۔ ف: اس قسم میں کفارہ نہیں ہوتا۔

دوسرے منعقدہ قسم ہے جو آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر کھائے مثلاً یوں کہے قسم خدا کی میں اپنا کپڑا دس دینار کو نہ بیچوں گا پھر بیچ ڈالے یا قسم خدا کی میں اُس کے غلام کو ماروں گا پھر اس کو نہ مارے اس قسم پر کفارہ لازم آتا ہے۔

تیسرے غموس ہے کہ آدمی ایک کام کو جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا باوجود اس کے قصداً جھوٹ قسم کھائے کہ ایسا ہوا کسی کے خوش کرنے یا عذر قبول کرانے کو یا کسی کا مال مارنے کو اس قسم میں اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کا کفارہ دنیا میں نہیں ہوسکتا۔

ف: اس قسم کا نام غموس ہے کیونکہ یہ ڈبو دیتی ہے قسم کھانے والے کو جہنم میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۔ بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْأَيْمَانِ

(جن قسموں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا اُن کا بیان)

۱۷۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنْشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے جو شخص قسم کھائے اللہ کی پھر کہے انشاء اللہ پھر نہ کرے اُس کام کو جس پر قسم کھائی تھی تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

۱۸۔ **کہا** مالک نے انشاء اللہ کہنے سے یہ مُراد ہے قسم کے ساتھ کہے اور سلسلہ کلام کا باقی ہو اگر قسم کھا کے چپ ہو رہا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا۔ **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے کہا اگر میں یہ کام کروں تو کافر ہوں یا مشرک ہوں پھر وہ کام کرے تو اُس پر کفارہ نہ ہوگا اور نہ کافر اور مشرک ہو جائے گا جب تک دل میں اس کے شرک اور کفر کا عقیدہ نہ ہو مگر گنہگار ہوگا توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے۔

۷۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْأَيْمَانِ

(جن قسموں میں کفارہ واجب ہوتا ہے اُن کا بیان)

۱۹۔ **عَنْ** : اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَرَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اُس کے خلاف بہتر معلوم ہو تو کفارہ دے قسم کا اور کرے جو بہتر معلوم ہو۔

ف: ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ قسم دینے سے پہلے دے دینا درست ہے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علماء کا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔ **کہا** مالک نے جو شخص یہ کہے میرے اوپر نذر ہے اور یہ کچھ نہ کہے کہ کس بات کی نذر ہے تو اس پر کفارہ قسم کا لازم ہے **کہا** مالک نے اگر ایک قسم کو چند مرتبہ کہے تو ان سب میں ایک ہی کفارہ لازم آئے گا **کہا** مالک نے ایک شخص نے یوں قسم کھائی کہ قسم خدا کی میں یہ کھانا نہیں کھاؤں گا اور یہ کپڑا نہیں پہنوں گا اور اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر یہ سب کام کئے تو ایک ہی کفارہ لازم آئے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی اپنی عورت سے کہے کہ تجھ کو طلاق ہے اگر یہ کپڑا تجھ کو پہناؤں اور مسجد جانے کی تجھ کو اجازت دوں تو یہ ایک کلام گنا جائے گا اب اگر اس میں سے کوئی امر ہو جائے تو طلاق پڑ جائے گی پھر اگر دوسرا امر ہوگا تو دوبارہ طلاق نہ پڑے گی **کہا** مالک نے عورت کو نذر کرنا درست ہے بغیر خاوند کی اجازت کے جب اُس نذر سے خاوند کو کچھ ضرری نہ ہو اور جو خاوند کو ضروری ہو تو اُس سے منع کر سکتا ہے مگر وہ نذر عورت پر واجب رہے گی جب موقع ملے ادا کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸-بَابُ الْعَمَلِ فِي كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ (قسم کے کفارہ کا بیان)

۲۰- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَلَمْ يُؤَكِّدْهَا فَحَنِثَ فَعَلَيْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِّنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قسم کھائے پھر اس کو مکرر سہ کرر کہے پھر قسم توڑے تو اس پر ایک بردے کا آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا لازم آئے گا اگر ایک ہی مرتبہ کہے تو دس مسکینوں کو کھانا دے ہر مسکین کو ایک مُدگیہوں کا اگر اس پر قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

۲۱- عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ اِذَا اَعْطَوْا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اَعْطَوْا مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ وَرَاَوْا ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُمْ ؕ

ترجمہ: سلیمان بن یسار نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تھے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مُدگیہوں کا چھوٹے مُد سے دیا کرتے تھے اور اس کو کافی سمجھتے تھے۔

ف: چھوٹا مُد مدینہ کا مُد ہے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے کرھا مالک نے جو شخص قسم کے کفارے میں مسکینوں کو کپڑا پہنائے اگر مسکین مردوں کو دے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتوں کو دے تو دو کپڑے دے ایک کرتا اور ایک سربند جس کو خمار کہتے ہیں کیونکہ اسقدر سے کم میں نماز درست نہیں ہے۔

۲۲- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِّنْ حِنْطَةٍ وَّكَانَ يُعْتِقُ الْمِرَارَ اِذَا وَكَّدَ الْيَمِيْنَ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر جب اپنی قسم کا کفارہ دیتے تھے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہر مسکین کو ایک مُدگیہوں کا دیتے تھے اور جب ایک قسم کو چند بار کہتے تھے تو اتنے ہی بردے آزاد کرتے تھے۔

۹-بَابُ جَامِعِ الْاَيْمَانِ (قسم کے بیان میں مختلف حدیثیں)

۲۳- عَنِ: ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيْرُ فِيْ رَكْبٍ وَّهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ جا رہے تھے سواروں میں اور قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہٗ منع کرتا ہے تم کو اس بات سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی جو شخص تم میں سے قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

ف: ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے سوا خدا کے اور کسی کی تو اس نے کفر کیا یا شرک۔ غیر اللہ کی قسم کھانا مالکیہ یا شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک

www.sirat-e-mustaqeem.com

حرام ہے اگر سوا اللہ کے اور کسی کی قسم کھائے جیسے پیغمبر یا کعبہ کی یا فرشتوں کی پھر قسم توڑ ڈالے تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۲۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم مقلب القلوب کی۔

۲۵۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْجُرُ دَارَ قَوْمِيَ الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهِ الذَّنْبَ وَاُجَاوِرُكَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ ۞

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابولبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا چھوڑ دوں میں اپنی قوم کے گھر کو جس میں میں نے گناہ کیا اور آپ کے قریب رہوں اور اپنے مال میں سے صدقہ نکالوں اللہ و رسول کے واسطے تو فرمایا آپ نے تہائی مال تجھ کو اپنے مال میں سے صدقہ نکالنا کافی ہے۔

ف: ابولبابہ بنی قریظہ کو سمجھانے گئے تھے۔ جب اپنی قوم میں گئے تو ان سے اتنا قصور ہوا کہ انہوں نے اپنی قوم کے رونے پیٹنے کے سبب سے اُن پر رحم کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اُن کے حق میں تجویز کی تھی اس سے ان کو مطلع کر دیا پھر اس خیانت پر نادم ہوئے اور مسجد کے ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ دیا۔ بہت دنوں تک بندھے رہے صرف پاخانے پیشاب کو ان کی بی بی آن کر کھول دیتیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کا قصور معاف کیا انہوں نے نذر کی کہ میں اپنا مال صدقہ کر دوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔

۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يُكَفِّرُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ ۞

ترجمہ: حضرت عائشہ سے سوال ہوا ایک شخص نے کہا مال میرا کعبہ کے دروازے پر وقف ہے انہوں نے کہا اس میں کفارہ قسم کا لازم آئے گا۔

۲۷۔ کہا مالک نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مال میرا خدا کی راہ میں ہے تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ آنحضرتؐ نے ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا۔

ف: شافعی اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ دینا کافی ہے۔ اور ابوحنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضروری ہے۔ پوری ہوئی کتاب نذروں اور قسموں کی۔

تَمَّ كِتَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الذَّبَآئِحِ

کتاب ذبیحوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ (ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان)

۱۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ وَّلَا نَدْرِيْ هَلْ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَآ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا ۞

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدو لوگ گوشت لے کر ہمارے پاس آتے اور ہم کو نہیں معلوم کہ انہوں نے بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ذبح کے وقت آپ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ کے اس کو کھا لو۔

۲۔ کہا مالک نے یہ حدیث ابتدائے اسلام کی ہے۔ ف: یعنے جب تک یہ آیت نہیں اتری تھی وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مت کھاؤ اس جانور کو جس پر نہ لیا جائے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ یہ آیت مکے میں اتر چکی تھی اور یہ حدیث آپ نے مدینہ میں ارشاد فرمائی۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر گوشت لے کر آئے تو اس کو لے لینا چاہئے اور یہ تردد نہ کرنا چاہئے کہ اس نے بسم اللہ کہی تھی یا نہیں البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہیں۔

۳۔ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ اَمَرَ غُلَامًا لَّهٗ اَنْ يَّذْبَحَ ذَبِيْحَةً فَلَمَّآ اَرَادَ اَنْ يَّذْبَحَهَا قَالَ لَهٗ سَمِّ اللّٰهَ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ قَدْ سَمَّيْتُ فَقَالَ لَهٗ سَمِّ اللّٰهَ وَيْحَكَ فَقَالَ لَهٗ قَدْ سَمَّيْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهَآ اَبَدًا ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے عبداللہ بن عیاش نے حکم کیا اپنے غلام کو ایک جانور ذبح کرنے کا جب وہ ذبح کرنے لگا تو عبداللہ نے کہا بسم اللہ کہہ غلام نے کہا میں کہہ چکا پھر عبداللہ نے کہا بسم اللہ کہہ خرابی تیری غلام نے کہا میں کہہ چکا عبداللہ نے کہا قسم ہے خدا کی میں یہ گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ ترک کرے تو ذبیحہ مردار ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابوحنیفہ اور مالک اور اکثر ائمہ کا اور شافعی کے نزدیک وہ ذبیحہ درست ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲-بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الذَّكَاةِ عَلٰى حَالِ الضَّرُوْرَةِ (ذکوٰۃ ضروری کا بیان)

ف: ایک ذکاۃ اختیاری ہے جیسے گائے بکری کو ذبح کرنا یا اونٹ کو نحر کرنا دوسری اضطراری اس جانور کی جو اختیار میں نہیں ہے۔

۴ عَنْ: عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَّهٗ بِاُحُدٍ فَاَصَابَتْهَا الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشَظَاظٍ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ فَكُلُوْهَا ؛

ترجمہ: عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری اپنی اونٹنی چرا رہا تھا احد میں یکایک وہ مرنے لگی تو اُس نے ایک دھار دار لکڑی سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ اندیشہ نہیں کھاؤ اس کو۔

۵ عَنْ: مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ اَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لَّهَا بِسَلْعٍ فَاُصِيْبَتْ شَاةٌ مِّنْهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَذَكَّتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا فَكُلُوْهَا ؛

ترجمہ: معاذ بن سعد سے روایت ہے کہ ایک لونڈی کعب بن مالک کی بکریاں چرا رہی تھی سلع میں (ایک پہاڑ ہے مدینہ کے پاس) ایک بکری اس سے مرنے لگی تو اس نے پتھر سے ذبح کر دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں کھاؤ اس کو۔

ف: بروقت ضرورت کے پتھر یا لکڑی دھار دار سے ذبح کرنا درست ہے اور عورت کا ذبیحہ بھی درست ہے۔

۶ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ ذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا وَتَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا درست ہے بعد اس کے پڑھا اس آیت کو وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔

ف: یعنے جو کوئی دوست رکھے کافروں کو وہ انہیں میں سے ہے۔ اس آیت کو ابن عباس نے اس طرح پڑھا کہ اگرچہ ذبیحہ یہود و نصاریٰ کا درست ہے مگر ان سے دوستی کرنا اور اختلاط رکھنا درست نہیں ہے۔

۷ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا فَرَى الْاَوْدَاجَ فَكُلْهُ ؛

ترجمہ: مالک کو پہنچا ہے کہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے جو چیز کاٹ دے رگوں کو پس کھالے اس کو۔

۸ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا ذُبِحَ بِهٖ اِذَا بَضَعَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا اضْطُرِرْتَ بِهٖ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے جس چیز سے ذبح کیا جائے جب وہ کاٹ دے کچھ حرج نہیں کھانے میں اس کے جب ضرورت ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الذَّبِيحَةِ فِي الذَّكَاةِ

(جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے اُس کا بیان)

۹- عَنْ: اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِيْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ شَاةٍ ذُبِحَتْ فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْكُلَهَا ثُمَّ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ اِنَّ الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكُ وَنَهَاهُ عَنْ اَكْلِهَا ؛

ترجمہ: ابو مرّہ نے پوچھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بکری ذبح کرتے وقت تھوڑا سا ہلی۔ ابوہریرہ نے اس کے کھانے کا حکم دیا پھر ابو مرّہ نے زید بن ثابت سے پوچھا انہوں نے کہا مُردہ بھی ہلتا ہے اور منع کیا اس کے کھانے سے۔

ف: یعنے اس بکری کو ایسا صدمہ پہنچا تھا کہ قریب مرگ کے ہوگئی تھی اس حالت میں ذبح کی گئی ذبح کرتے وقت جیسے چاہیئے ویسی حرکت اُس نے نہ کی۔

سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر ایک بکری اوپر سے گری اس کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے مالک نے یہ حال دیکھ کر اس کو ذبح کر دیا اور ذبح کرتے وقت خون نکلا مگر اس نے حرکت نہ کی تو مالک نے جواب دیا کہ اگر ذبح کرتے وقت اس کا خون جاری ہوا اور اُس کی آنکھ پھرتی رہی تو اُس کو کھالے۔

۴-بَابُ ذَكَاةِ مَا فِيْ بَطْنِ الذَّبِيْحَةِ (پیٹ کے بچّہ کی ذکات کا بیان)

۱۰- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا فِيْ ذَكَاتِهَا اِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهٗ وَنَبَتَ شَعْرُهٗ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ ذُبِحَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهٖ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جب نحر کی جائے اونٹنی تو اس کے پیٹ کے بچے کی بھی ذکات ہوجائے گی بشرطیکہ اس بچے کے تمام اعضا پورے ہوگئے ہوں اور بال بالکل نکل آئے ہوں اگر وہ بچہ پیٹ سے زندہ نکل آئے تو اُس کا ذبح کرنا ضروری ہے تاکہ خون اس کے پیٹ سے نکل جائے۔

ف: حنفیہ کے نزدیک پیٹ کا بچہ جو مُردہ نکلے مطلقاً درست نہیں ہے اور شافعی کے نزدیک مطلقاً درست ہے۔

۱۱- عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذَكَاةُ مَا فِي الْبَطْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ اِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهٗ وَنَبَتَ شَعْرُهٗ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ ذکاۃ پیٹ کے بچہ کی اُس کی ماں کی ذکات سے ہوجائے گی جب وہ بچہ پورا ہوگیا ہو اور بال نکل آئے ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الصَّيْدِ

کتاب شکار کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ تَرْكِ اَكْلِ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ وَالْحَجَرُ

(جو جانور لکڑی یا پتھر سے مارا جائے اُسکے نہ کھانے کا بیان)

۱۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ وَّاَنَا بِالْجُرُفِ فَاَصَبْتُهُمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَمَاتَ فَطَرَحَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّيْهِ بِقَدُوْمٍ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهٗ فَطَرَحَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ؛

ترجمہ: نافع نے کہا میں نے دو چڑیاں ماریں پتھر سے جرف میں ایک مرگئی اس کو پھینک دیا عبداللہ بن عمر نے اور دوسرے کو دوڑے ذبح کرنے کو بسولے سے وہ مرگئی ذبح سے پہلے اس کو بھی پھینک دیا عبداللہ بن عمر نے۔

۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَكْرَهُ مَا قُتِلَ الْمِعْرَاضُ وَالْبُنْدُقَةُ ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد مکروہ جانتے تھے اُس جانور کا کھانا جو لاٹھی یا گولی سے مارا جائے۔

۳۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقْتَلَ الْاِنْسِيَّةُ بِمَا يُقْتَلُ بِهِ الصَّيْدُ مِنَ الرَّمْيِ وَاَشْبَاهِهٖ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب مکروہ جانتے تھے ہلے ہوئے جانور کا مارنا اس طرح جیسے شکار کو مارتے ہیں تیر وغیرہ سے۔

ف ۱: اگر ہلے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار ڈالے تو اُس کا کھانا درست نہیں ہے۔ مالک کے نزدیک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر ہلا ہوا جانور وحشی ہو جائے آدمیوں سے بھاگنے لگے تو شکار کی طرح اس کو مار کر کھا لینا درست ہے کہا مالک نے جس لاٹھی میں نوکدار لوہا لگا ہوا ہو اگر اس کی نوک شکار پر لگے اور اُس کو زخمی کرے تو اُس کا کھانا درست ہے ف ۲: اور جو وہ لکڑی اپنے عرض کی طرف سے شکار پر جا کر پڑے اور اس کے بوجھ سے شکار مر جائے تو اُس کا کھانا درست نہیں کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو اللہ آزمائے گا تم کو اس شکار سے جس کو پہنچیں ہاتھ تمہارے اور تیر تمہارے اور جس جانور کو آدمی اپنے ہاتھوں اور تیروں سے مارے وہ شکار میں داخل ہے کہا مالک نے میں نے سُنا اہل علم سے کہتے تھے اگر کسی شخص نے شکار کو زخم پہنچایا پھر اُس شکار کو دوسرا صدمہ بھی پہنچا جیسے پانی میں گر پڑا یا غیر معلّم کُتّے نے اُس پر چوٹ کی تو اُس شکار کو نہ کھائیں گے مگر اُس صورت میں جب یقین ہو جائے کہ وہ جانور شکار مارنے والے کے زخم سے مرا کہا مالک نے اگر شکار زخم کھا کر غائب ہو جائے پھر ملے اور اُس پر نشان ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

شکاری کتے کے زخم کا یا شکاری کا تیر اس میں لگا ہوا ہو تو اُس کا کھانا درست ہے البتہ اگر رات گزر گئی ہو تو اُس کا کھانا مکروہ ہے۔

۲۔ بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَیْدِ الْمُعَلَّمَاتِ

(سکھائے ہوئے درندوں کے شکار کے بیان میں)

ف: جو جانور سکھائے جائیں جیسے کتا یا چیتا یا باز وغیرہ اگر اُن کو بسم اللہ کہہ کے شکار پر چھوڑیں اور وہ شکار کو جا کر ماریں تو اس کا کھانا درست ہے اور تعلیم اُن کی جب پوری ہوگی کہ جب ان کو چھوڑیں تو شکار پر دوڑیں اور جب ڈانٹ دیں تو رُک جائیں اور امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایک شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ شکار کے جانور میں سے کچھ کھائیں نہیں بلکہ اس کو دبوچ کر رکھ چھوڑیں۔

۴۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِی الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ وَ اِنْ لَّمْ يَقْتُلْ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ سکھایا ہوا کتا جس شکار کو پکڑے اس کا کھانا درست ہے خواہ اس شکار کو مار ڈالے یا زندہ پکڑے رہے۔

۵۔ **عَنْ** نَافِعٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنْ اَكَلَ وَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں اگرچہ وہ کتا اس شکار میں سے کچھ کھالے جب بھی اسکا کھانا درست ہے۔

ف: صحیحین میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تُو اس کو نہ کھا امام ابوحنیفہ اور احمد اور اسحٰق وسفیان وعبداللہ بن المبارک وشافعی کا یہی مذہب ہے۔

۶۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ اِذَا قَتَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ سَعْدٌ كُلْ وَاِنْ لَّمْ يَبْقَ اِلَّا بَضْعَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص سے سوال ہوا کہ سیکھتا ہوا کتا اگر شکار کو مار کر کھالے تو سعد نے کہا کہ کھالے تو جس قدر بچ رہے اگرچہ ایک ہی بوٹی ہو۔

۷۔ کہا مالک نے میں نے سُنا اہلِ علم سے کہتے تھے کہ باز اور عقاب اور صقر اور جو جانور ان کے مشابہ ہیں اگر ان کو تعلیم دی جائے اور وہ سمجھدار ہو جائیں جیسے سکھائے ہوئے کتے سمجھدار ہوتے ہیں تو ان کا مارا ہوا جانور بھی درست ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہہ کر چھوڑے جائیں کہا مالک نے اگر باز کے پنجے سے یا کتے کے منہ سے شکار چھوٹ کر مر جائے تو اس کا کھانا درست نہیں

۹۔ کہا مالک نے جس جانور کے ذبح کرنے پر آدمی قادر ہو جائے مگر اس کو ذبح نہ کرے اور باز کے پنجے یا کتے کے منہ میں رہنے دے یہاں تک کہ باز یا کتا اس کو مار ڈالے تو اس کا درست نہیں کہا مالک نے کسی طرح اگر شکار کو تیر مارے پھر اس کو زندہ پائے اور ذبح کرنے میں دیر کرے یہاں تک کہ وہ جانور مر جائے تو اُس کا کھانا درست نہیں کہا مالک نے اگر مسلمان مشرک کے سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے اور وہ شکار کو جا کر مارے تو اس کا کھانا درست ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ مسلمان مشرک کی چھری سے کسی جانور کو ذبح کرے یا اس کی تیر کمان لے کر شکار کرے تو اس جانور کا کھانا درست ہے۔ کہا مالک نے مشرک نے اگر مسلمان کے سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑا تو اس شکار کا کھانا درست نہیں جیسے مشرک مسلمان کی چھری سے کسی جانور کو ذبح کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

یا مسلمان کا تیر کمان سے کر شکار کرے تو اس کا کھانا درست نہیں ۔

۳۔ بَابُ مَاجَاءَ فِی صَیْدِ الْبَحْرِ (دریا کے شکار کے بیان میں)

۱۰۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ مَالَفَظَ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْ اَكْلِهٖ ذٰلِكَ قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ انْقَلَبَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَءَ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ قَالَ نَافِعٌ فَاَرْسَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ نے پوچھا عبداللہ بن عمر سے اس جانور کو جس کو دریا پھینک دے تو منع کیا عبداللہ نے اسکے کھانے سے پھر عبداللہ گھر گیا اور کلام اللہ کو منگوایا اور پڑھا اس آیت کو حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا۔ نافع نے کہا پھر عبداللہ بن عمر نے مجھ کو بھیجا عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ کے پاس یہ کہنے کو کہ اس جانور کا کھانا درست ہے ۔

ف: دریا کے طعام سے وہ جانور مراد ہے جو مر جائے اور دریا اُس کو پھینک دے یا پانی کی کمی سے وہ جانور خود بخود اٹک جائے ۔

۱۱۔ عَنْ: سَعِیْدٍ الْجَارِیِّ مَوْلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْحِیْتَانِ یَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَوْ یَمُوْتُ صَرْدًا فَقَالَ لَیْسَ بِهَا بَاْسٌ قَالَ سَعْدٌ ثُمَّ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: سعد الجاری مولیٰ عمر بن الخطاب نے کہا کہ میں نے پوچھا عبداللہ بن عمر سے جو مچھلیاں ان کو مچھلیاں مار ڈالیں یا سردی سے مر جائیں انہوں نے کہا ان کا کھانا درست ہے پھر میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۱۲۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمَا كَانَا لَا یَرَیَانِ بِمَالَفَظَ الْبَحْرُ بَاْسًا ۔

ترجمہ: ابوہریرہ اور زید بن ثابت اُس جانور کا کھانا جس کو دریا پھینک دے درست جانتے تھے ۔

۱۳۔ عَنْ: اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْجَارِ قَدِمُوْا عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَاَلُوْهُ عَنْ مَالَفَظَ الْبَحْرُ فَقَالَ لَیْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَقَالَ اذْهَبُوْا اِلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ فَسَلُوْهُمَا ثُمَّ ائْتُوْنِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَاذَا یَقُوْلَانِ فَاَتَوْهُمَا فَقَالَا لَا بَاْسَ بِهٖ فَاَتَوْا مَرْوَانَ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ قُلْتُ لَكُمْ ۔

ترجمہ: ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جار کے رہنے والے (جار ایک مقام ہے سمندر کے کنارے پر قریب مدینہ منورہ کے) مروان کے پاس آئے اور پوچھا کہ جس جانور کو دریا پھینک دے اس کا کیا حکم ہے مروان نے کہا اس کا کھانا درست ہے اور تم جاؤ زید بن ثابت اور ابوہریرہ کے پاس اور پوچھو اُن سے پھر مجھ کو آن کر خبر کرو کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا ان دونوں سے دونوں نے کہا درست ہے ان لوگوں نے پھر آن کر مروان سے کہا مروان نے کہا میں تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا۔

۱۴۔ کہا مالک نے مشرک اگر مچھلیوں کا شکار کرے تو ان کا کھانا درست ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کا پانی پاک ہے مُردہ اسکا حلال ہے ۔ جب مُردہ دریا کا حلال ہوا تو کوئی شکار کرے اسکا کھانا درست ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۔ بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

(ہر دانت والے درندے کے حرام ہونے کا بیان)

۱۵۔ عَنْ: أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ؛

ترجمہ: ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر درندے دانت والے کا کھانا حرام ہے۔

۱۶۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر درندے دانت والے کا کھانا حرام ہے۔

۵۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ أَكْلِ الدَّوَابِّ (جن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے اُن کا بیان)

۱۷۔ کہا مالک نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو نہ کھائیں کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اور پیدا کیا ہم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری اور آرائش کے واسطے اور فرمایا باقی چارپایوں کے حق میں پیدا کیا ہم نے ان کو تا کہ تم ان پر سوار ہو اور ان کو کھاؤ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے تا کہ لیں نام اللہ کا ان چارپایوں پر جو دیا اللہ نے ان کو سو کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ فقیر اور مانگنے والے کو کہا مالک نے پس اللہ تعالےٰ نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لئے بیان کیا باقی جانوروں کو سواری اور کھانے دونوں کے واسطے بیان کیا۔

۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ (مُردار کی کھالوں کا بیان)

۱۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلًى لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا ؛

ف: نہ اس کی کھال سے نفع اٹھانا۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مُردار بکری پر جو دے دی تھی آپ نے ایک غلام کو میمونہ کے جو بی بی تھیں آپ کی فرمایا آپ نے کیوں کام میں نہ لائے تم کھال اسکی انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مُردار ہے آپ نے کہا مُردار کا کھانا حرام ہے۔

۱۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھال دباغت کی جائے پاک ہو جائے گی۔

۲۰۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جو بی بی آنحضرتؐ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ اِذَا دُبِغَتْ ؛

کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردار کی کھالوں سے نفع اُٹھانے کو جب دباغت کی جائیں ۔

۷۔ بَابُ مَنْ یُّضْطَرُّ اِلَی الْمَیْتَۃِ (جو شخص بے قرار ہو جائے مُردار کے کھانے پر اُسکا بیان)

ف : جب آدمی کو مارے بھوک کے مرنے کا یقین ہو جائے اور حلال چیز نہ ملے اس کو مضطر کہتے ہیں ایسے شخص کو مُردہ کھا لینا درست ہے کہا مالک نے مضطر کو درست ہے کہ مُردہ پیٹ بھر کر کھائے اور اُس میں سے کچھ توشہ اُٹھا رکھے لیکن اگر حلال مل جائے تو اُس توشے کو پھینک دے ۔ سوال ہوا امام مالک سے کہ مضطر مُردار کو کھائے یا کسی شخص کے باغ کے میوے یا کھیت یا بکری کو کھا جائے مالک نے جواب دیا کہ اگر باغ یا کھیت یا بکری کا مالک مضطر کو سچا سمجھے اور چور سمجھ کے اس کا ہاتھ نہ کٹوائے تو ان چیزوں کا کھا لینا مُردار سے بہتر ہے ۔ اگر مضطر کو خوف ہو کہ ان چیزوں کا مالک اس کو سچا نہ سمجھے گا بلکہ چور خیال کر کے اس کا ہاتھ کٹوائے گا تو مُردار کھانا بہتر ہے اور اگر پرایا مال کھا جانا ہر حال میں مُردار سے بہتر ہو تو بد معاش لوگ پرائے مال اسی بہانے سے چکھ جائیں گے ۔

کِتَابُ الْعَقِیْقَۃِ

(کتاب عقیقے کے بیان میں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَقِیْقَۃِ (عقیقے کا بیان)

۱۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ضَمْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ وَکَاَنَّہٗ اِنَّمَا کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْ وَّلَدِہٖ فَلْیَفْعَلْ ؛

ترجمہ : بنی ضمرہ کے ایک شخص سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقے سے آپ نے فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا اور فرمایا جس شخص کا بچہ پیدا ہو اور وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرے ۔

ف : عقوق کہتے ہیں والدین کی نافرمانی کرنے کو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اس واسطے آپ نے اس نام کو مکروہ جانا ۔

۲۔ عَنْ : مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ نِ الْبَاقِرِ اَنَّہٗ قَالَ وَلَدَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ : امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن امام حسین اور زینب

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَعْرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَزَيْنَبَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَةِ ذٰلِكَ فِضَّةً ؛

اور اُم کلثوم کے بال تول کر اُن کے برابر چاندی للہ دی۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَتِهِ فِضَّةً ؛

ترجمہ: امام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسن اور حسین کے بال تول کر ان کے برابر چاندی للہ دی۔

۲۔ بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَقِيْقَةِ (عقیقے کی ترکیب کا بیان)

۴۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُسْئَلُهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِهِ عَقِيْقَةً إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهَا وَكَانَ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الذُّكُوْرِ وَالْإِنَاثِ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جو کوئی ان کے گھر والوں میں سے عقیقے کو کہتا وہ دیتے اور اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری عقیقے میں دیتے۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَسْتَحِبُّ الْعَقِيْقَةَ وَلَوْ بِعُصْفُوْرٍ ؛

ترجمہ: محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے روایت ہے کہ ان کے باپ بہتر جانتے تھے عقیقے کو اگرچہ ایک چڑیا ہی ہو۔

ف: ایک بکری سے کم عقیقہ درست نہیں مگر یہ مبالغے کے واسطے کہا۔

۶۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ عُقَّ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ؛

ترجمہ: حضرت امام حسن اور حسین کا عقیقہ ہوا تھا۔

۷۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَعُقُّ عَنْ بَنِيْهِ الذُّكُوْرِ وَالْإِنَاثِ بِشَاةٍ شَاةٍ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی ایک ایک بکری کرتے تھے عقیقے میں۔

ف: ترمذی نے حضرت عائشہ سے باسناد صحیح روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عقیقے میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں دینے کا اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری دینے کا اکرھا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کی طرف سے ایک بکری دے اور عقیقہ واجب نہیں ہے مستحب ہے مگر عقیقے کی بکری مثل قربانی کے چاہیئے کانی اور دُبلی اور سینگ ٹوٹی اور بیمار نہ ہو اور عقیقے کا گوشت اور کھال بیچنا درست نہیں اور ہڈیاں اسکی توڑنا چاہیئے۔ اور عقیقہ کرنے والے عقیقے کے گوشت میں سے کھائیں اور فقیروں کو کھلائیں اور عقیقے کی بکری کا خون بچے کو نہ لگائیں۔

ف: ایام جاہلیت میں لوگ عقیقے کی بکری کی ہڈی توڑنا منحوس جانتے تھے اور ہڈی نہ توڑنا مبارک اور بچے کی حیات کا باعث جانتے تھے۔ ہماری شریعت میں یہ امر لغو ہے اسکی کچھ اصل نہیں۔ (زرقانی)

ف: یہ بھی جاہلیت کا ایک دستور تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الضَّحَايَا

کتاب قربانیوں کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱- بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الضَّحَايَا (جن جانوروں کی قربانی کرنا منع ہے)

۱ عَنْ: عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَآءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ ۔

ترجمہ: براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے قربانی میں کن جانوروں سے بچنا چاہیئے۔ آپ نے اپنی انگلیوں سے بتایا کہ چار سے بچنا چاہیئے براء بن عازب بھی انگلیوں سے بتایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتھ چھوٹا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک لنگڑا جو چل نہ سکے اور کانا جس کا کانا پن کھلا ہو اور بیمار جسکی بیماری ظاہر ہو اور دبلا جس میں گودا نہیں ہے۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَّقِيْ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الَّتِيْ لَمْ تُسِنَّ وَالَّتِيْ نَقَصَ مِنْ خَلْقِهَا ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ان قربانیوں سے بچتے جو مسنہ نہ ہوتیں اور جس کا کوئی عضو نہ ہوتا۔

ف: مسنہ ایک برس کی بکری اور تین برس کی گائے اور چھ برس کے اونٹ کو کہتے ہیں اس سے کم سن جانور قربانی میں درست نہیں اور حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک دو برس کی گائے اور پانچ برس کا اونٹ بھی درست ہے۔ کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے

۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ انْصِرَافِ الْاِمَامِ

(جب تک امام عید کی نماز سے فارغ نہ ہو قربانی کی ممانعت کا بیان)

۲ عَنْ: بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِضَحِيَّةٍ اُخْرٰى فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعًا فَقَالَ

ترجمہ: بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ابا بردہ بن نیار نے ذبح کی قربانی اپنی قبل اس بات کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذبح کریں تو آپ نے دوسری قربانی کا اُن کو حکم دیا انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو اب کچھ نہیں صرف ایک بکری ہے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَّمْ تَجِدْ اِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْهُ ۔

سال کی آپ نے فرمایا اسی کو ذبح کر۔

۳۔ عَنْ : عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِضَحِيَّةٍ اُخْرٰى ۔

ترجمہ: عبادہ بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے ذبح کی قربانی اپنی دسویں تاریخ کی فجر سے پیشتر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے دوسری قربانی کا حکم دیا۔

ف : اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نماز کے اوّل ذبح کی ۔

۳۔ بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا (جس جانور کی قربانی مستحب ہے اُس کا بیان)

۴۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ نَافِعٌ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ لَهٗ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ ثُمَّ اَذْبَحَهٗ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِيْ مُصَلَّى النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ حِيْنَ ذُبِحَ الْكَبْشُ وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حِلَاقُ الرَّاْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى وَقَدْ فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے قربانی کی ایک بار مدینہ میں تو مجھ کو حکم کیا ایک بکرا سینگ دار خریدنے کا اور اس کے ذبح کرنے کا عید الضحیٰ کے روز عیدگاہ میں میں نے ایسا ہی کیا پھر وہ بکرا ذبح کیا ہوا بھیجا گیا عبداللہ بن عمر کے پاس جب انہوں نے اپنا سر منڈایا اُن دنوں میں وہ بیمار تھے عید کی نماز کو بھی نہیں آئے کہا نافع نے عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ سر منڈانا قربانی کرنے والے پر واجب نہیں ہے مگر عبداللہ بن عمر نے یوں ہی سر منڈایا۔

۴۔ بَابُ اِدِّخَارِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا (قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان)

۵۔ عَنْ : جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا ۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے تین دن سے زیادہ پھر فرمایا بعد اسکے کھاؤ اور للہ دو اور توشہ بناؤ اور رکھ چھوڑو۔

۶۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: عبداللہ بن واقد سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کے گوشت کھانے سے بعد تین دن کے عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کیا وہ بولیں سچ کہا عبداللہ بن واقد نے میں نے سُنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَقُوْلُ دَفَّ النَّاسُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ اَوْ كَمَا قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهَيْتَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ عَلَيْكُمْ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا يَعْنِيْ بِالدَّافَّةِ قَوْمًا مَسَاكِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ؛

حضرت بی بی عائشہؓ سے کہ کچھ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے عید الضحےٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو فرمایا آپ نے تین روز تک کا گوشت رکھ لو اور باقی للہ دے دو بعد اس کے لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اس کے لوگ اپنی قربانیوں سے منفعت اُٹھاتے تھے اور چربی ان کی اُٹھا رکھتے تھے اور کھالوں کی مشکیں بناتے تھے ۔ آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے ۔ انہوں نے عرض کیا کہ اب آپ نے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو آپ نے فرمایا میں نے اسواسطے کیا تھا کہ کچھ لوگ مسکین جنگل سے آ گئے تھے اب قربانی کے گوشت کھاؤ اور صدقہ دو اور رکھ چھوڑو ۔

ف: علماء نے اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپ نے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو منع کیا یہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی صحیح یہ تھی کہ یہ ممانعت مصلحت تھی کیونکہ اسوقت میں مسکین زیادہ آ گئے تھے ان کو گوشت پہنچانا منظور تھا ۔ اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکھ چھوڑتے مسکین بھوکے رہتے ۔ بخاری مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا میں نے اسواسطے منع کیا کہ اس سال لوگوں کو تکلیف تھی ۔

۷۔ **عَنْ** : اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا فَقَالَ انْظُرُوْا اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَقَالُوْا هُوَ مِنْهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا قَالُوْا اِنَّهٗ قَدْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بَعْدَكَ اَمْرٌ فَخَرَجَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فَانْتَبِذُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے اُن کے گھر کے لوگوں نے گوشت سامنے رکھا انہوں نے کہا دیکھو کہیں قربانی کا گوشت نہ ہو انہوں نے کہا قربانی ہی کا تو ہے ابوسعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا لوگوں نے کہا بعد آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں دوسرا حکم فرمایا ابوسعید گھر سے نکلے اس امر کی تحقیق کرنے کو جب ان کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت کھانے سے بعد تین روز کے لیکن اب کھاؤ اور صدقہ دو اور رکھ چھوڑو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے بعض برتنوں میں اب بناؤ جس برتن میں چاہو لیکن جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور میں نے تم کو منع

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَعْنِيْ لَا تَقُوْلُوْا سُوْءً ؛ کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو قبروں کی مگر منہ سے بُری بات نہ نکالو (یعنے کفر و ناشکری کی باتیں)

۵۔ بَابُ الشِّرْكَةِ فِي الضَّحَايَا

(ایک قربانی میں کئی آدمیوں کے شریک ہونے کا بیان)

۸۔ عَنْ : جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ؛

ترجمہ : جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے ذبح کی سات آدمیوں کی طرف سے ۔

ف : ابوحنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے ۔

۹۔ عَنْ : عُمَارَةَ بْنِ صَيَّادٍ اَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ قَالَ كُنَّا نُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً ؛

ترجمہ : عمارہ بن صیاد سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے خبر دی ان کو ابوایوب انصاری سے سُن کر کہتے تھے کہ ہم قربانی کرتے تھے ایک بکری اپنے اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے بعد اُس کے فخر سمجھ کر ہر ایک کی طرف سے ایک ایک بکری کرنا شروع کی ۔

ف : مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ ایک بکری سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک کافی نہیں ہے ۔

۱۰۔ کہا مالک نے میں نے جو بہتر سُنا ہے اس باب میں وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک اونٹ یا گائے یا بکری جس کا وہ مالک ہو ذبح کرے اور سب آدمیوں کو ثواب میں شریک کرے لیکن یہ صورت کہ ایک آدمی ایک اونٹ یا گائے یا بکری خرید کرے اور کئی آدمیوں کو قربانی میں شریک کرے یعنے ہر ایک سے حصہ رسد قیمت لے اور اس کے موافق گوشت دے مکروہ ہے ہم نے تو یہ سُنا ہے کہ قربانی میں شرکت نہیں ہو سکتی بلکہ ایک گھر کے لوگوں کی طرف سے ایک قربانی ہو سکتی ہے ۔

۱۱۔ عَنِ : ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اِلَّا بَدَنَةً وَّاحِدَةً اَوْ بَقَرَةً وَّاحِدَةً ؛

ترجمہ : ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے سے زیادہ نہیں قربانی کیا ۔

۱۲۔ کہا مالک نے مجھے یاد نہیں ابن شہاب نے ایک اونٹ کہا یا ایک گائے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶- بَابُ الضَّحِيَّةِ عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ

(جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی طرف سے قربانی نہ کرنا)

۱۳- **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا قربانی دو دن تک درست ہے بعد عید الضحیٰ کے۔

۱۴- **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ؛

ترجمہ: حضرت علی نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا۔

۱۵- **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ پیٹ کے بچے کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔

ف: کیونکہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور نہیں معلوم کہ زندہ پیدا ہوگا یا مُردہ کہا مالک نے قربانی سنت ہے واجب نہیں ہے اور جو شخص قربانی خرید کر سکتا ہو اس کو ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔

تَمَّ كِتَابُ الضَّحَايَا تمام ہوئی کتاب قربانیوں کی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَقَّ حَمْدِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ وَصَفْوَتِهٖ مِنْ بَرِيَّتِهٖ مُحَمَّدٍ عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ وَبِتَمَامِهٖ **تَمَّ** الْجُزْءُ الْاَوَّلُ مِنَ الْمُوَطَّاِ مِنْ تَجْزِيَةِ جُزْئَيْنِ اللہ کا شکر ہے جیسا اس کو لائق ہے اور رحمت کاملہ نازل ہو اس شخص پر جو اس کی تمام مخلوقات میں بہتر ہے اور افضل اور منتخب ہے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کے بندے اور رسول ہیں تمام مخلوقات کی طرف۔ تمام ہوا ربع ثانی مؤطا شریف کا اب نصف کتاب پوری ہوئی اللہ جل جلالہٗ اس کو قبول فرمائے اور نصف اخیر کو بھی تمام کرنا نصیب کرے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

تَمَّ النِّصْفُ الْاَوَّلُ

وَيَتْلُوْهُ النِّصْفُ الثَّانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب نکاح کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُطْبَةِ (نکاح کا پیام دینے کے بیان میں)

۱۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیغام بھیجے نکاح کا کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر۔

۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیغام بھیجے نکاح کا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے پیغام پر۔

۳۔ کہا مالک نے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک شخص کی نسبت کسی عورت سے ٹھہر جائے اور عورت کا دل کسی مرد کی طرف مائل ہو جائے اور مہر ٹھہر جائے اب پھر اس عورت کو دوسرا شخص پیام نہ دے اور یہ غرض نہیں کہ کسی شخص نے ایک عورت کو پیام دیا ہو اور اس کا پیام ٹھہرا نہ ہو تو دوسرے کو پیام دینا درست نہیں۔

۴۔ عَنِ: الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلْمَرْاَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ وَّفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكِ خَيْرًا وَرِزْقًا وَنَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد کہتے تھے اس آیت کی تفسیر میں ولا جناح علیکم فیما عرضتم الی آخرہ یعنے گناہ نہیں ہے تم پر تعریض کرنا کسی عورت سے جب وہ عدت میں ہو۔ تعریض اس کو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے کہلا بھیجے تو مجھے پسند ہے یا میں تجھ سے رغبت کرتا ہوں یا اللہ تجھ کو بہتری اور روزی پہنچانے والا ہے یا ایسی کوئی اور بات کہے۔

ف: یعنے اشارے اور کنائے سے گفتگو کرے صاف صاف یہ کہنا کہ میں تجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں عدت کے اندر منع ہے البتہ بعد عدت کے درست ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۔ بَابُ اِسْتِئْذَانِ الْبِكْرِ وَالْاَيِّمِ فِيْ اَنْفُسِهِمَا (عورت بکر اور ثیبہ سے اذن لینے کا بیان)

۵۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا ؛

ترجمہ : ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ زیادہ حقدار ہے اپنے نفس پر ولی سے اور بکر سے اذن لیا جائے گا اور اذن اُس کا سکوت ہے۔

ف : یعنے ثیبہ پر ولی کا جبر نہیں ہوسکتا بالغہ ہو یا نابالغہ ہو اور بکر پر ہوسکتا ہے۔ اور ابوحنیفہ کے نزدیک بالغہ پر جبر نہیں ہوسکتا بکر ہو یا ثیبہ اور نابالغہ پر جبر ہوسکتا ہے۔

۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْ ذَوِى الرَّاْىِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِ السُّلْطَانِ ؛

ترجمہ : سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا نہیں نکاح کیا جائے عورت کا مگر اس کے ولی کے اذن سے یا اس کے کنبے میں جو شخص عقلمند ہو اس کے اذن سے یا بادشاہ کے اذن سے۔

ف : اگر اس کا کوئی ولی نہ ہو مراد حضرت عمر کی عورت سے یہاں بکر ہے کیونکہ ثیبہ اپنے آپ نکاح کرسکتی ہے۔

۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَا يُنْكِحَانِ بَنَاتِهُمَا الْاَبْكَارَ وَلَا يَسْتَاْمِرَانِهِنَّ ؛

ترجمہ : قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ نکاح کرتے تھے اپنی بکر بیٹیوں کا اور نہیں پوچھتے تھے اُن سے۔

ف : کیونکہ بکر سے پوچھنا مستحب ہے نہ واجب کہا مالک نے ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے بکر عورتوں میں کہا مالک نے بکر کو اپنے مال میں تصرف نہیں پہنچتا جب تک اپنے خاوند کے گھر میں نہ آئے اور اس کا حال نہ معلوم ہو۔

۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِى الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا بِغَيْرِ اِذْنِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَّهَا ؛

ترجمہ : قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار کہتے تھے اگر عورت باکرہ کا نکاح اس کے بغیر اذن کے کردے تو نکاح اُس کا لازم ہو جاتا ہے۔

۳۔ بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّدَاقِ وَالْحِبَآءِ (مہر کا اور حبا کا بیان)

ف : حبا کہتے ہیں مفت سلوک کرنے کو۔

۹۔ عَنْ : سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ وَهَبْتُ نَفْسِىْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ : سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس نے کہا کہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپ کے اور کھڑی رہی دیر تک پھر ایک شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَحْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۞

کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ نکاح کردو میرا اس سے اگر آپ کو کچھ حاجت نہیں ہے اس سے نکاح کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تیرے پاس کچھ چیز ہے کہ مہر میں دے اس کو وہ شخص بولا سوا اس تہبند کے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو اپنا تہبند اس کو دے دے گا تو بغیر تہبند کے بیٹھے گا کوئی چیز ڈھونڈ لے اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ملتا آپؐ نے فرمایا ڈھونڈ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ اس نے ڈھونڈا مگر کچھ نہ ملا تب آپؐ نے پوچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے۔ بولا ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتوں کا نام لیا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے نکاح کر دیا اس عورت کا تیرے ساتھ اس قرآن کے عوض میں جو تجھ کو یاد ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں جیسے اس کی زیادتی کی حد نہیں۔ اور تعلیم قرآن کے عوض میں نکاح ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهَا جُنُونٌ أَوْ جُذَامٌ أَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا وَذٰلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلَى وَلِيِّهَا ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کو جنون یا جذام یا برص ہو اور خاوند جماع کرے اس سے نہ جان کر اس عورت کو خاوند پورا مہر دے اور اس کے ولی سے پھیر لے۔

۱۱۔ کہا مالک نے ولی کو مہر اس صورت میں واپس دینا ہوگا جب وہ عورت کا باپ یا بھائی یا ایسا قریب ہو کہ عورت کا حال جانتا ہو اور جو ولی محرم نہ ہو جیسے چچا کا بیٹا یا مولی یا اور کوئی کہنے والا ہو جس کو عورت کا حال معلوم نہ ہو تو اس پر مہر پھیرنا لازم نہ ہوگا بلکہ اس عورت سے مہر پھیر لیا جائے گا صرف اس قدر چھوڑ دیا جائے گا جس سے اس کی فرج حلال ہو۔

ف: یعنے ربع دینار کے موافق۔

۱۲۔ **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ ابْنَةَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ بْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَابْتَغَتْ أُمُّهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُسْكِهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا فَأَبَتْ أُمُّهَا أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَضَى أَنْ لَا صَدَاقَ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عمر کی بیٹی جن کی ماں زید بن خطاب کی بیٹی تھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں آئیں وہ مر گئے مگر انہوں نے اس سے صحبت نہیں کی نہ اُن کا مہر مقرر ہوا تھا تو ان کی ماں نے مہر مانگا عبد اللہ بن عمر نے کہا مہر کا ان کو استحقاق نہیں اگر ہوتا تو ہم رکھ نہ لیتے نہ ظلم کرتے۔ ان کی ماں نے نہ مانا زید بن ثابت کے کہنے پر رکھا زید نے یہ فیصلہ کیا کہ ان

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ ۔

کو مہر نہیں ملے گا البتہ ترکہ ملے گا۔

ف: ابوحنیفہ کے نزدیک اگر مہر مقرر نہ ہو تو مہر مثل دلایا جائے گا۔ یہ مذہب عبداللہ بن مسعود کا ہے۔

۱۳۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ فِيْ خِلَافَتِهٖ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ اَنَّ كُلَّمَا اشْتَرَطَ الْمُنْكِحُ مَنْ كَانَ اَبًا اَوْ غَيْرَهٗ مِنْ حِبَاءٍ اَوْ كَرَامَةٍ فَهُوَ لِلْمَرْاَةِ اِنِ ابْتَغَتْهُ ۔

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عامل کو کہ نکاح کر دینے والا باپ ہو یا کوئی اور اگر شرط کرے خاوند سے کچھ تحفہ یا ہدیہ لینے کی تو وہ عورت کو ملے گا اگر طلب کرے۔

۱۴۔ کہا مالک نے جس عورت کا نکاح اس کا باپ کر دے اور اس کے مہر میں کچھ حبا کی شرط کرے اگر وہ شرط ایسی ہو جس کے عوض میں نکاح ہوا ہے تو وہ حبا اس کی بیٹی کو ملے گا اگر چاہے۔

ف: اور جو نہ چاہے باپ کو مل جائے گا اگر بعد نکاح کے خاوند کچھ حبا اپنی بیوی کے باپ کو دے تو وہ بطور تحفہ کے باپ کا حق ہوگا۔ (ابن قاسم عن مالک)

بقیہ قول مالک: اگر خاوند نے قبل صحبت کے بی بی کو چھوڑ دیا تو خاوند حبا میں سے نصف پھیر لے گا۔

۱۵۔ کہا مالک نے جو شخص اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرے اور اس لڑکے کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو مہر اس کے باپ پر واجب ہوگا اور اگر اس لڑکے کا ذاتی مال ہو تو اس مال میں سے دلایا جائے گا مگر جس صورت میں باپ مہر کو اپنے ذمے کر لے اور یہ نکاح لڑکی پر لازم ہوگا۔ جب وہ نابالغ ہو اور اپنے باپ کی ولایت میں ہو کہا مالک نے جو شخص اپنی بی بی کو قبل صحبت کے طلاق دے تو بی بی اس کی بکر ہو اس کا باپ خاوند کو نصف مہر معاف کر دے تو درست ہے اسلئے کہ اللہ جلالہ نے فرمایا اگر طلاق دو تم اپنی عورتوں کو قبل جماع کے اور مہر مقرر کر چکے ہو تو تم کو آدھا مہر دینا ہوگا۔ مگر جس صورت میں کہ عورتیں اپنا مہر معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار میں نکاح کا عقدہ ہے وہ شخص باپ ہے اپنی بکر بیٹی کا اور مالک اپنی لونڈی کا

۱۶۔ کہا مالک نے میں نے ایسا ہی سنا اہل علم سے اس باب میں میرے نزدیک ایسا ہی حکم ہے کہا مالک نے اگر یہودی کا نکاح یہودیہ سے ہو یا نصرانی کا نصرانیہ سے پھر قبل صحبت کے وہ یہودیہ یا نصرانیہ مسلمان ہو جائے تو اس کو مہر نہ ملے گا۔

۱۷۔ کہا مالک نے میرے نزدیک ربع دینار سے کم مہر نہیں ہو سکتا اور نہ ربع دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

ف: ابوحنیفہ کے نزدیک مہر دس درم سے کم نہیں ہو سکتا اور صحیح یہ ہے کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں جیسے زیادتی کی حد نہیں۔

۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِرْخَاءِ السُّتُوْرِ (خلوت صحیحہ کے بیان میں)

۱۸۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الْمَرْاَةِ اِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ اَنَّهٗ اِذَا اُرْخِيَتِ السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور خلوت صحیحہ ہو جائے تو مہر واجب ہو گیا۔

۱۹۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا صُدِّقَ عَلَيْهَا وَاِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ جب مرد عورت کے گھر میں جائے تو مرد کی تصدیق ہوگی اور جو عورت مرد کے گھر میں جائے تو عورت کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

صُدِّقْتَ عَلَيْهِ ۔ تصدیق ہوگی ۔

۲۰۔ کہا مالک نے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب مرد عورت کے گھر میں رہے پھر اختلاف ہو عورت کہے مجھ سے جماع کیا ہے اور مرد کہے نہیں کیا ہے تو مرد کی بات کا اعتبار ہوگا اور جو عورت مرد کے گھر میں رہے پھر اختلاف ہو تو عورت کی بات کا اعتبار ہوگا ۔

۵۔ بَابُ الْمُقَامِ عِنْدَ الْأَيِّمِ وَالْبِكْرِ (ثیبہ اور باکرہ کے پاس رہنے کا بیان)

۲۱۔ عَنْ : اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عَلَيْكِ وَدُرْتُ عَلَيْهِنَّ فَقَالَتْ ثَلِّثْ ۔

ترجمہ : ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا میں ایسا کام نہ کروں گا جس کے سبب سے تو اپنے لوگوں میں ذلیل ہو اگر تجھ کو منظور ہے تو سات دن تک تیرے پاس رہوں گا پھر سات سات دن ہر ایک بی بی کے پاس رہوں گا اور جو تو چاہے تو تین دن تیرے پاس رہوں اور ایک ایک دن سب کے پاس رہ کر آؤں ۔ ام سلمہ نے کہا تین دن رہیئے ۔

ف : جس شخص کی کئی عورتیں ہوں پھر وہ نئی عورت کرے ۔ اگر بکر ہو تو سات دن اس کے پاس رہے اور جو ثیبہ ہو تو تین دن اس کے پاس رہے پھر سب کے برابر اس کے پاس بھی رہا کرے ۔

۲۲۔ عَنْ : اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ ۔

ترجمہ : انس بن مالک کہتے تھے کہ بکر عورت کے سات دن ہیں اور ثیبہ کے تین دن ۔

۲۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے جس عورت سے اس نے نکاح کیا اگر اس کے سوا اور بھی اس کی کئی عورتیں ہوں تو بعد ان دنوں کے پھر سب کے پاس برابر رہا کرے مگر یہ دن نئی عورت کے حساب میں مجرا نہ ہوں گے ۔ اسلئے کہ یہ نئی عورت کا حق ہے ۔

۶۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي النِّكَاحِ

(جو شرطیں نکاح میں درست نہیں اُن کا بیان)

۲۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَشْتَرِطُ عَلٰى زَوْجِهَا اَنَّهٗ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ بَلَدِهَا فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُخْرِجُهَا اِنْ شَاءَ ۔

ترجمہ : سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ اگر کوئی عورت شرط کرے اپنے خاوند سے کہ میرے شہر سے مجھ کو نہ نکالنا سعید بن المسیب نے جواب دیا کہ باوجود اس کے نکال سکتا ہے ۔

۲۵۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر مرد عورت سے نکاح کرتے وقت اس امر کی شرط کرے کہ میں تیرے اوپر دوسرا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نکاح نہ کروں گا یا لونڈی نہ رکھوں گا تو اس شرط کا پورا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر اس نے طلاق یا عتاق کو دوسرے نکاح پر معلق کر دیا ہو تو دوسرے نکاح سے طلاق یا عتاق ضروری ہو جائے گا۔

۷۔ بَابُ نِكَاحِ الْمُحَلِّلِ وَمَا أَشْبَهَهُ (حلالہ کا نکاح اور جو اُسکے مشابہ ہے اُسکا بیان)

ف: جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے دے تو پھر اس عورت سے نکاح درست نہیں جب تک وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ اب دوسرا شوہر اگر اس کو چھوڑ دے تو پہلے شوہر کو نکاح کر لینا درست ہے لیکن اس نیت سے نکاح کرنا کہ پہلے شوہر کو وہ عورت درست ہو جائے حرام ہے اس کو حلالہ کا نکاح کہتے ہیں۔

۲۵۔ **عَنِ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمْوَالٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَمِيْمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَنَكَحَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمَسَّهَا فَفَارَقَهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ۔

ترجمہ: زبیر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رفاعہ بن سموال قرظی نے تین طلاق دی اپنی بی بی تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو انہوں نے نکاح کیا عبدالرحمٰن بن زبیر سے مگر عبدالرحمٰن اس پر قادر نہ ہوئے اور جماع نہ کر سکے اس واسطے عبدالرحمٰن نے اس کو چھوڑ دیا تب رفاعہ جو شوہر اول تھے انہوں نے پھر نکاح کرنا چاہا جب آنحضرتؐ سے اُس کا ذکر ہوا آپ نے منع کیا اور فرمایا رفاعہ سے کہ وہ عورت تجھ کو حلال نہیں جب تک دوسرے شخص سے جماع نہ کرائے۔

ف: یعنے صرف نکاح کرنا دوسرے شوہر سے حلالہ کے واسطے کافی نہیں صحبت ضروری ہے۔

۲۶۔ **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ اٰخَرُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا هَلْ يَصْلُحُ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے بعد اسکے اس سے دوسرا شخص نکاح کرے پھر طلاق دے دے قبل جماع کرنے کے اب پہلا شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے جواب دیا کہ نہیں کر سکتا جب تک دوسرا شوہر اس سے جماع نہ کرے۔

۲۷۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ تَزَوَّجَهَا بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَمَاتَ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا هَلْ يَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ يُّرَاجِعَهَا۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پھر اس سے دوسرے شخص نے نکاح کیا اور مر گیا قبل جماع کرنے کے کیا پہلے شوہر کو اس سے نکاح کر لینا درست ہے جواب دیا نہیں۔

۲۸۔ کہا مالک نے جو شخص حلالہ کی نیت سے نکاح کرے اس کا نکاح فاسد ہے پھر نئے سرے سے نکاح کرے اگر جماع کر

www.sirat-e-mustaqeem.com

چکا ہے تو مہر اس پر واجب ہوگا۔

۸۔ بَابُ مَا لَا يُجْمَعُ بَيْنَهُ مِنَ النِّسَاءِ (جن عورتوں کا جمع کرنا درست نہیں نکاح میں)

۲۹۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا ۞

ترجمہ: ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھوپی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی میں جمع نہ کرے۔

ف: یعنے جب پھوپی نکاح میں ہو تو بھتیجی سے نکاح کرنا درست نہیں اور خالہ جب نکاح میں ہو تو بھانجی سے نکاح کرنا درست نہیں۔

۳۰۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ يُنْهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا وَاَنْ يَّطَاَ الرَّجُلُ وَلِيْدَةً وَّفِيْ بَطْنِهَا جَنِيْنٌ لِّغَيْرِهٖ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے منع ہے بھتیجے سے پھوپی کے اوپر اور بھانجی سے خالہ کے اوپر اور منع ہے جماع کرنا اس لونڈی سے جو حاملہ ہو کسی اور شخص سے۔

۹۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنْ نِّكَاحِ الرَّجُلِ اُمَّ امْرَاَتِهٖ

(ساس سے نکاح جائز نہ ہونے کا بیان)

۳۱۔ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ رَّجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا هَلْ تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا اُمُّ مُبْهَمَةٌ لَيْسَ فِيْهَا شَرْطٌ وَّاِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سوال ہوا زید بن ثابت سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر چھوڑ دیا اس کو قبل جماع کے کیا اسکی ماں سے نکاح درست ہے۔ بولے نہیں کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا حرام ہیں تم پر مائیں تمہاری بیبیوں کی اور اس میں کچھ شرط نہیں لگائی کہ جن بیبیوں سے تم جماع کر چکے ہو بلکہ شرط ربائب میں لگائی ہے۔

ف: ربائب جمع ربیبہ کی ربیبہ اس لڑکی کو کہتے ہیں جو بی بی پہلے خاوند سے لے کر آئے اس میں اللہ نے قید لگائی فرمایا حرام ہیں تم پر ربائب تمہاری جو تمہاری گودوں میں ان عورتوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اگر جماع نہیں کیا تو ربائب سے نکاح کرنا گناہ نہیں۔

۳۲۔ عَنْ: غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اُسْتُفْتِيَ وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ عَنْ نِّكَاحِ الْاُمِّ بَعْدَ الْاِبْنَةِ اِذَا لَمْ تَكُنِ الْاِبْنَةُ مُسَتْ فَاَرْخَصَ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ كَمَا قَالَ وَاِنَّمَا

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا گیا کوفہ میں ایک عورت سے نکاح کیا پھر قبل جماع کے اس کو چھوڑ دیا اب اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا کہ درست ہے پھر ابن مسعود مدینہ میں آئے اور تحقیق کیا معلوم ہوا کہ بی بی کی ماں مطلقاً حرام ہے خواہ بی بی سے صحبت کرے یا نہ کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ فَرَجَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِلَى الْكُوْفَةِ فَلَمْ يَصِلْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ حَتّٰى اَتَى الرَّجُلَ الَّذِيْ اَفْتَاهُ بِذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ امْرَاَتَهٗ ؕ

اور صحبت کی قید ربائب میں ہے جب ابن مسعود کوفہ کو لوٹے پہلے اُس شخص کے مکان پر گئے جس کو مسئلہ بتایا تھا کہا اس سے چھوڑ دے اس عورت کو۔

۳۳۔ **کہا** مالک نے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر اس کی ماں سے نکاح کیا اور صحبت کی تو دونوں ماں بیٹی اس کو حرام ہو جائیں گی ہمیشہ ہمیشہ۔

ف: ماں تو پہلے سے حرام تھی جب وہ بیٹی سے نکاح کر چکا تھا کیونکہ وہ اس کی ساس تھی پھر جب ماں سے صحبت کی تو بیٹی اسکی ربیبہ ہوگئی اب دونوں حرام ہوگئیں۔

بقیہ قول مالک: "البتہ اگر ماں سے صحبت نہ کرے تو اُس کو چھوڑ دے اور بیٹی اس کی حلال رہے گی"

۳۴۔ **کہا** مالک نے ایک شخص نکاح کرے ایک عورت سے پھر نکاح کرے اس کی ماں سے اور صحبت کرے اس سے تو ماں کی ماں بھی حرام ہو جائے گی اور ماں حرام رہے گی اُس شخص کے باپ اور بیٹے پر۔

ف: کیونکہ اس کے باپ کی بہو ہوگی اور اس کے بیٹے کی سوتیلی ماں ہوگی۔

بقیہ قول مالک: "اور ماں کی دوسری بیٹی بھی حرام ہو جائے گی اور وہ بیٹی جو پہلے اس کی بی بی تھی وہ بھی حرام ہو جائیگی"

۳۵۔ **کہا** مالک نے زنا سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔

ف: یعنے اگر کسی عورت سے زنا کرے تو اس کی ماں یا بیٹی حرام نہ ہوگی کیونکہ دار قطنی نے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

بقیہ قول مالک: "اس واسطے کہ اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا حرام ہیں تم پر تمہاری مائیں تمہاری بیبیوں کی تو حرام کیا اللہ نے ماؤں کو ان کی بیبیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ زنا سے تو جب نکاح کیا جائے گا کسی عورت سے اگرچہ وہ ناجائز ہو اس سے حرمت ثابت ہوگی مگر زنا سے نہ ہوگی"

ف: امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک اگر کسی عورت سے زنا کرے تو اس کی ماں یا بیٹی حرام ہو جائے گی۔

۱۰۔ بَابُ نِكَاحِ الرَّجُلِ اُمَّ امْرَاَةٍ قَدْ اَصَابَهَا عَلٰى وَجْهٍ مَا يُكْرَهُ

(جس عورت سے زنا کرے اُس کی ماں سے نکاح درست ہونے کا بیان)

۳۶۔ **کہا** مالک نے جو شخص زنا کرے ایک عورت سے اور اُس کو حد لگائی جائے اب وہ شخص اُس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور اُس شخص کا بیٹا اُس عورت سے نکاح کر سکتا ہے **کہا** مالک نے اگر ایک شخص نے عدت کے اندر کسی عورت سے نکاح کیا اور اُس سے صحبت کی تو وہ عورت اس کے بیٹے پر حرام ہو جائے گی اور اس عورت سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کا نسب اس شخص سے ثابت ہوگا اور اس شخص پر اس عورت کی بیٹی حرام ہو جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۔ بَابُ جَامِعِ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النِّكَاحِ (جو نکاح درست نہیں اُس کا بیان)

۳۸۔ **عَنْ** : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شغار سے شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے اس شرط پر کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دے سوا اس کے کچھ مہر نہ ہو۔

ف: یہ نکاح باطل ہے مالک اور شافعی کے نزدیک اور اہل کوفہ کے نزدیک نکاح ہو جائے گا مگر مہر مثل لازم ہوگا۔

۳۹۔ **عَنْ** : خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ ۔

ترجمہ: خنساء بنت خدام کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا اور وہ ثیبہ تھیں اور ناراض تھیں اس نکاح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔

۴۰۔ **عَنْ** : اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِيَ بِنِكَاحٍ لَّمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ فَقَالَ هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا اُجِيْزُهٗ وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ لَرَجَمْتُ ۔

ترجمہ: ابی زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے سامنے ایک نکاح کا ذکر آیا جس کا کوئی گواہ نہ تھا سوا ایک مرد اور ایک عورت کے آپ نے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہے میں جائز نہیں رکھتا۔ اگر میں پہلے اس کو بیان کر چکا ہوتا تو اب میں رجم کرتا۔

ف: کیونکہ احمد اور طبرانی اور بیہقی نے بہ اسناد صحیح روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں ہوتا بغیر ولی کے اور دو عادل گواہوں کے۔

۴۱۔ **عَنْ** : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ طُلَيْحَةَ الْاَسَدِيَّةَ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا فَنَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ وَّفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِيْ تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ ثُمَّ كَانَ الْاٰخِرُ خَاطِبًا مِّنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحۃ الاسدیہ رشید ثقفی کے نکاح میں تھیں انہوں نے طلاق دی تو طلیحہ نے عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے دونوں کو دُرّے مارے اور نکاح چھوڑا دیا پھر فرمایا کہ عورت عدت میں نکاح کر کسی اور شخص سے اگر جماع نہ کیا ہو تو نکاح چھوڑا کر پہلے خاوند کی جس قدر عدت باقی ہو پوری کرے اب جس سے جی چاہے نکاح کرے اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا قَالَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا ۔

دوسرے خاوند سے زندگی بھر کبھی نکاح نہیں ہوسکتا سعید بن المسیب نے کہا کہ وہ عورت دوسرے خاوند سے اپنا مہر لے سکتی ہے۔

ف: دوسرے خاوند سے زندگی بھر نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ صرف حضرت عمرؓ کا قول ہے اور عامہ اہل علم کے نزدیک بعد عدت کے دوسرے خاوند سے نکاح درست ہے۔ کہا مالک نے جو عورت آزاد ہو اس کا خاوند مر جائے اور چار مہینے دس دن عدت کرے پھر حمل کا گمان ہو تو نکاح نہ کرے جب تک یہ گمان رفع نہ ہو یا وضع حمل ہو۔

۱۲۔ بَابُ نِكَاحِ الْأَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ

(آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح کرنے کا بیان)

۴۲۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَأَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ عَلَيْهَا أَمَةً فَكَرِهَا أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ ایک شخص کے نکاح میں آزاد عورت موجود ہو پھر وہ لونڈی سے نکاح کرنا چاہے جواب دیا ان دونوں نے کہ مکروہ ہے۔

۴۳۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تُنْكَحُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ الْحُرَّةُ فَإِنْ طَاعَتِ الْحُرَّةُ فَلَهَا الثُّلُثَانِ مِنَ الْقَسْمِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح نہ کیا جائے گا مگر جب آزاد عورت راضی ہو جائے تو دو دن خاوند اسکے پاس رہیگا اور ایک دن لونڈی کے پاس۔

۴۴۔ کہا مالک نے آزاد شخص کو جب آزاد عورت کرنے کی قدرت ہو تو لونڈی سے نکاح نہ کرے اور اگر آزاد عورت کرنے کی قدرت نہ ہو تو بھی لونڈی سے نکاح نہ کرے مگر اس حالت میں کہ زنا کا خوف ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو شخص تم میں سے قدرت نہ رکھے آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی تو مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرلے۔ یہ اس شخص کے واسطے ہے جو خوف کرے زنا کا تم میں سے۔

۱۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمْلِكُ الْمَرْأَةَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ فَفَارَقَهَا

(تین طلاق کے بعد لونڈی کے خرید لینے کا بیان)

۴۵۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَشْتَرِيهَا إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۔

ترجمہ: زید بن ثابت کہتے تھے جو شخص لونڈی کو تین طلاق دے کر خرید لے تو صحبت کرنا درست نہیں جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۶ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ عَبْدًا لَهٗ جَارِيَةً لَّهٗ فَطَلَّقَهَا الْعَبْدُ الْبَتَّةَ ثُمَّ وَهَبَهَا سَيِّدُهَا لَهٗ هَلْ تَحِلُّ لَهٗ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ فَقَالَا لَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کر دیا پھر غلام نے لونڈی کو دو طلاق دی بعد اس کے مولیٰ نے وہ لونڈی غلام کو ہبہ کر دی اب وہ لونڈی غلام کو درست ہے یا نہیں ان دونوں نے جواب دیا درست نہیں یہانتک کہ اور کسی شخص سے نکاح کرے۔

ف: آزاد مرد کے واسطے تین طلاق تک گنجائش ہے اور غلام کو دو طلاق تک بعد اسکے حلالہ واجب ہے کہا مالک نے میں نے ابن شہاب سے پوچھا ایک شخص کے نکاح میں ایک لونڈی تھی اُس نے ایک طلاق دی پھر اس کو خرید لیا تو وہ لونڈی حلال ہو جائے گی۔ ملک یمین کی وجہ سے دو طلاق کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر تین طلاق دے چکا تھا تو حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے کہا مالک نے ایک شخص نکاح کرے ایک لونڈی سے پھر اُس سے بچہ پیدا ہوا بعد اس کے لونڈی کو خرید کرے تو وہ لونڈی پہلے بچہ کی وجہ سے اس کی اُم ولد نہ ہوگی البتہ اگر بعد خریدنے کے دوسرا بچہ مالک سے پیدا ہوا تو اُم ولد ہو جائے گی اور جو اس لونڈی کو خریدا حمل کی حالت میں اور وہ حمل خریدنے والے کا تھا پھر اس کے پاس آن کر جنے تو اُم ولد ہو جائے گی۔

۱۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِصَابَةِ الْاُخْتَيْنِ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ وَالْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا

(دو بہنوں کو یا ماں بیٹیوں کو ملک یمین سے رکھنے کا بیان)

۴۸ عَنْ: عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِّلْكِ الْيَمِيْنِ تُوْطَاُ اِحْدٰهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا اُحِبُّ اَنْ اُجِيْزَهُمَا جَمِيْعًا وَّنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب سے سوال ہوا کہ ماں بیٹی دونوں سے جماع کرنا آگے پیچھے ملک یمین کی وجہ سے درست ہے بولے میرے نزدیک اچھا نہیں اور منع کیا اُس کو

۴۹ عَنْ: قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِنْ مِّلْكِ الْيَمِيْنِ هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ اُخْرٰى فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِيَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ وَجَدْتُّ

ترجمہ: قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عثمان بن عفان سے پوچھا کہ دو بہنوں ملک یمین سے رکھنا درست ہے یا نہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ درست ہے ایک آیت کی رُو سے اور نادرست ہے ایک آیت کی رُو سے مگر میں اسکو پسند نہیں کرتا پھر وہ شخص چلا گیا اور ایک اور صحابی سے ملا ان سے بھی یہی مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اگر میں حاکم ہوتا اور کسی کو ایسا کرتے دیکھتا تو سخت سزا دیتا۔ ابن شہاب نے کہا میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اُرَاهُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ؛

سمجھتا ہوں کہ وہ صحابی حضرت علیؓ تھے۔

ف ۱: وہ آیت یہ ہے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یا یہ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ۔

ف ۲: وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ ۔

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ مِثْلُ ذٰلِكَ ؛

ترجمہ: زبیر بن عوام سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۰۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس ایک لونڈی ہو اور وہ اُس سے جماع کرے پھر اس کی بہن سے جماع کرنا چاہے تو یہ نادرست ہے جب تک پہلی بہن کی فرج اپنے اوپر حرام نہ کرے مثلاً اس کا نکاح کر دے یا آزاد کر دے یا اپنے غلام سے بیاہ کر دے۔

۱۵۔ بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُّصِيْبَ الرَّجُلُ اَمَةً كَانَتْ لِاَبِيْهِ

(جو لونڈی باپ کے تصرف میں آئے اُس سے جماع کرنے کی ممانعت کے بیان میں)

۵۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهَبَ لِابْنِهٖ جَارِيَةً فَقَالَ لَا تَمَسَّهَا فَاِنِّيْ قَدْ كَشَفْتُهَا ؛

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے لڑکے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہا اس سے صحبت نہ کرنا کیونکہ میں نے ایک بار اس کا بدن کھولا تھا۔

ف: جو شخص کسی عورت سے وطی کرے تو وہ اس کے بیٹے پر حرام ہو جاتی ہے۔ اگر بوسہ لے یا شہوت سے مساس کرے تو بھی حُرمت ثابت ہوتی ہے۔ مالک کے نزدیک اور ابوحنیفہ کے نزدیک شہوت سے دیکھنا اس کی فرج کی طرف بھی موجب حرمت کا ہوتا ہے یہ حدیث ابوحنیفہ کے قول کی مؤید ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر جماع کے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۵۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُبَابِ اَنَّهٗ قَالَ وَهَبَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لِابْنِهٖ جَارِيَةً فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّهَا فَلَمْ اَبْسُطْ لَهَا ؛

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن المجبر نے کہا کہ سالم بن عبداللہ نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہا کہ اس سے جماع نہ کرنا کیونکہ مَیں نے ارادہ کیا تھا اس سے جماع کا میں رُک گیا۔

۵۳۔ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا نَهْشَلِ ابْنَ اَسْوَدَ قَالَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَارِيَةً لِيْ مُنْكَشِفًا عَنْهَا وَهِيَ فِي الْقَمَرِ فَجَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقُمْتُ فَلَمْ اَقْرَبْهَا بَعْدُ اَفَاَهَبُهَا لِابْنِيْ يَطَاُهَا فَنَهَاهُ الْقَاسِمُ عَنْ ذٰلِكَ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ابونہشل بن اسود نے قاسم بن محمد سے کہا کہ میں نے اپنی لونڈی کو ننگا دیکھا چاندنی میں تو میں اس کے پاؤں اُٹھا کر مستعد ہو گیا جماع کو وہ بولی حائضہ ہوں تو میں اُٹھ کھڑا ہوا اب میں اس لونڈی کو ہبہ کر دوں اپنے بیٹے کو تا کہ وہ اس سے جماع کرے قاسم بن محمد نے منع کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۴۔ عَنْ : عَبْدِ الْمَلِكِ مَرْوَانَ اَنَّهٗ وَهَبَ لِصَاحِبٍ لَّهٗ جَارِيَةً ثُمَّ سَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَهَبَهَا لِابْنِيْ فَيَفْعَلُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لَمَرْوَانُ كَانَ اَوْرَعَ مِنْكَ وَهَبَ لِابْنِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ قَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ سَاقَهَا مُنْكَشِفَةً ۔

ترجمہ: عبدالملک بن مروان نے ایک لونڈی ہبہ کی اپنے دوست کو پھر پوچھا اس سے حال اس لونڈی کا اس نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اس لونڈی کو ہبہ کر دوں اپنے بیٹے کو تا کہ وہ اس سے جماع کرے۔ عبدالملک نے کہا کہ مروان تجھ سے زیادہ پرہیزگار تھا اس نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہہ دیا اس صحبت نہ کرنا کیونکہ میں نے اسکی پنڈلیاں کھلی ہوئی دیکھی تھیں۔

۱۶۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِّكَاحِ اِمَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ

(یہود و نصاریٰ کی لونڈیوں سے نکاح کرنے کی ممانعت کے بیان میں)

۵۵۔ کہا مالک نے یہودی لونڈی اور نصرانی لونڈی سے نکاح کرنا درست نہیں اور اللہ جل جلالہٗ نے اپنی کتاب میں جو اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست کیا ہے ان سے آزاد عورتیں مراد ہیں اور فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے جو شخص تم میں سے مسلمان آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے تو وہ مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرے۔ حلال کیا اللہ نے مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرنا نہ اہل کتاب لونڈیوں سے البتہ یہودی یا نصرانی لونڈی سے اس کے مالک کو جماع کرنا درست ہے مگر مشرکہ لونڈی سے درست نہیں۔

۱۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِحْصَانِ (احصان کا بیان)

۵۶۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ هُنَّ اُولَاتُ الْاَزْوَاجِ وَيَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ محصنات سے وہ عورتیں مراد ہیں جو خاوند والیاں ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ اللہ نے زنا کو حرام کیا۔

۵۷۔ عَنْ : ابْنِ شِهَابٍ وَّبَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْاَمَةَ فَمَسَّهَا فَقَدْ اَحْصَنَتْهُ ۔

ترجمہ: ابن شہاب اور قاسم بن محمد کہتے تھے اگر آزاد شخص نے لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے جماع کیا تو وہ محصن ہو گیا۔

ف: اب اگر یہ شخص زنا کرے گا تو رجم کیا جائے گا۔ کہا[۵۸] مالک نے میں نے جن لوگوں کو پایا یہی کہتے پایا کہ لونڈی سے آزاد شخص جب نکاح کرے پھر اس سے جماع کرے تو وہ شخص محصن ہو جائے گا۔ کہا[۵۹] مالک نے غلام اگر آزاد عورت سے نکاح کر کے صحبت کرے تو وہ محصن نہ ہوگا مگر عورت محصن ہو جائے گی البتہ اگر غلام آزاد ہو جائے اور بعد آزادی کے اس سے جماع کرے تو غلام محصن ہو جائے گا۔ اور جو قبل آزادی کے وہ غلام اس عورت کو چھوڑ دے تو محصن نہ ہوگا جب تک کہ بعد آزادی کے پھر نکاح کر کے جماع نہ کرے۔ کہا[۶۰] مالک نے لونڈی اگر آزاد شخص کے نکاح میں ہو پھر خاوند اس کو چھوڑ دے قبل آزادی کے تو وہ محصنہ نہ ہوگی جب تک بعد آزادی کے نکاح نہ کرے اور صحبت نہ کرائے کہا[۶۱] مالک نے لونڈی اگر آزاد شخص کے نکاح میں ہو اور آزاد ہو جائے اسی کے نکاح میں تو وہ محصنہ ہو جائے گی بشرطیکہ خاوند اس کا بعد آزادی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے اس سے جماع کرے کہا مالک نے اگر آزاد عورت نصرانی یا یہودی یا مسلمان لونڈی سے آزاد مسلمان مرد نکاح کر کے صحبت کرے تو محصن ہو جائے گا۔

۱۸۔ بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ (متعہ کا بیان)

۶۲۔ عَنْ: عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ ؛

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے جنگ خیبر کے روز اور گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

ف: ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک متعہ ناجائز ہے اوائل اسلام میں متعہ درست تھا پھر خیبر کے روز حرام ہوا پھر عمرۂ قضا میں درست ہوا پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پھر جنگ اوطاس میں درست ہوا پھر حرام ہوا پھر تبوک میں درست ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا اس بار بار کی حرمت اور حلت سے لوگوں کو شبہ باقی رہا بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور حضرت عمرؓ کی اوائل خلافت میں بھی یہی حال رہا بعد اس کے حضرت عمرؓ نے اس کی حرمت بر سر منبر بیان کی جب سے لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا مگر بعض صحابہ اس کے جواز کے قائل رہے جیسے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبداللہ بن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ بن الاکوع اور جماعت تابعین میں سے بھی جواز کی قائل ہوئی ہے۔ (ملخص زرقانی)

۶۳۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ دَخَلَتْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اِنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَزِعًا يَجُرُّ رِدَآءَهٗ فَقَالَ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهَا لَرَجَمْتُ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر کے پاس گئیں اور کہا کہ ربیعہ بن امیہ نے متعہ کیا تھا ایک عورت مولدہ سے وہ حاملہ ہے ربیعہ سے پس نکلے حضرت عمرؓ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے اور کہا یہ متعہ ہے اگر میں پہلے اس کے ممانعت کر چکا ہوتا تو رجم کرتا۔

ف: مولدہ وہ عورت ہے جو عرب کے ملک میں پیدا ہوئی اور ماں باپ اس کے عرب نہ ہوں۔ (مسوی)

ف: متعہ کرنے والے پر بالاتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی۔ حضرت عمر نے ڈرانے کے واسطے یہ کہا تاکہ لوگ متعہ سے باز رہیں۔

۱۹۔ بَابُ نِكَاحِ الْعَبْدِ (غلام کے نکاح کا بیان)

۶۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَنْكِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ ؛

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہتے تھے غلام چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

۶۵۔ کہا مالک نے یہ قول بہت اچھا ہے میرے نزدیک ف: سالم اور قاسم اور مجاہد اور زہری کا بھی یہی قول ہے اور حضرت عمر اور علی اور عبدالرحمٰن بن عوف اور اکثر صحابہ کے نزدیک غلام کو دو عورتوں سے زیادہ نکاح کرنا درست

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہیں ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ کہا[۶۶] مالک نے غلام کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے اگر مولیٰ اجازت دے گا تو صحیح ہوگا ورنہ تفریق کی جائے گی اور حلالہ کا نکاح ہر طرح سے چھوڑا جائے گا کہا[۶۷] مالک نے اگر زوج زوجہ کا مالک ہو جائے یا زوج کی تو نکاح خود بخود فسخ ہو جائے گا بغیر طلاق کے اب اگر پھر نکاح کریں گے تو خاوند کو تین طلاق کا اختیار رہے گا۔ کہا[۶۸] مالک نے اگر زوجہ اپنے خاوند کو خرید کر آزاد کر دے اور وہ عدت میں ہو تو وہ دونوں بغیر نئے نکاح کے نہیں مل سکتے۔

۱۹۔ بَابُ نِكَاحِ الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَتْ زَوْجَتُهُ قَبْلَهُ

(مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونے کا بیان)

۶۹۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً كُنَّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمْنَ بِأَرْضِهِنَّ وَهُنَّ غَيْرُ مُهَاجِرَاتٍ وَأَزْوَاجُهُنَّ حِينَ أَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ ابْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الْإِسْلَامِ فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ وَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَضِيَ أَمْرًا قَبِلَهُ وَإِلَّا سَيَّرَهُ شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَاءِهِ نَادَى عَلَى رُؤُسِ النَّاسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ هَذَا وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ جَاءَنِي بِرِدَائِكَ وَزَعَمَ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ فَإِنْ رَضِيتُ أَمْرًا قَبِلْتُهُ وَإِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لَكَ تَسْيِيرُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ بِحُنَيْنٍ فَأَرْسَلَ إِلَى

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ چند عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہو جاتی تھیں اپنے ملک میں ہجرت نہیں کرتی تھیں اور خاوندان کے کافر ہوتے تھے انہی عورتوں میں سے عاتکہ ولید بن مغیرہ کی بیٹی تھیں جو صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں وہ مسلمان ہوئیں فتح مکہ کے روز اور خاوندان کے صفوان بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا زاد بھائی وہب بن عمیر کو اپنی چادر نشانی کے واسطے دے کر صفوان کے پاس بھیجا اور ان کو امان دی اور اسلام کی طرف بلایا اور یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس آؤ اگر تمہاری خوشی ہوگی تو مسلمان ہونا نہیں تو تم کو دو مہینے کی مہلت ملے گی۔ جب صفوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی چادر لے کر آئے تو لوگوں کے سامنے پکار اٹھے اے محمد وہب بن عمیر میرے پاس تمہاری چادر لے کر آئے اور مجھ سے کہا کہ تم نے مجھ کو بلایا ہے اس شرط پر کہ اگر میں چاہوں تو مسلمان ہو جاؤں نہیں تو مجھ کو دو مہینے کی مہلت ملے گی۔ آپ نے فرمایا اترو اے ابو وہب صفوان نے کہا قسم خدا کی میں کبھی نہ اتروں گا جب تک تم مجھ سے بیان نہ کرو گے کہ وہب بن عمیر کا پیام صحیح ہے آپ نے فرمایا وہ تو کیا میں تمہیں چار مہینے کی مہلت دیتا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ ہوازن کی طرف حنین میں گئے اور آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَفْوَانَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ فَقَالَ صَفْوَانُ أَطَوْعًا أَمْ كَرْهًا فَقَالَ بَلْ طَوْعًا فَأَعَارَهُ الْأَدَاةَ وَالسِّلَاحَ الَّتِي عِنْدَهُ ثُمَّ رَجَعَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَافِرٌ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ وَلَمْ يُفَرِّقْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ حَتَّى أَسْلَمَ صَفْوَانُ وَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ امْرَأَتُهُ بِذَلِكَ النِّكَاحِ ؛

نے صفوان سے کچھ ہتھیار اور سامان عاریت مانگا۔ صفوان نے کہا آپ خوشی سے مانگتے ہیں یا زبردستی سے۔ آپ نے فرمایا خوشی سے صفوان نے ہتھیار اور سامان دئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور صفوان کفر ہی کی حالت میں آپ کے ساتھ رہے جنگ حنین میں اور طائف میں اور عورت ان کی مسلمان رہیں مگر آپ نے ان کی عورت کو ان سے نہ چھڑایا یہاں تک کہ صفوان بھی مسلمان ہو گئے اور ان کی عورت بدستور ان کے پاس رہیں۔

ف: صفوان مارے ڈر کے اونٹ پر سے نہ اترے۔ ابو وہب کنیت ہے صفوان کی آپ نے کنیت کہہ کر پکارا تاکہ وہ خوش ہوں باوجودیکہ انہوں نے بدخلقی سے آپ کا نام لے کر پکارا تھا۔

۱۰۔ **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِ صَفْوَانَ وَبَيْنَ إِسْلَامِ امْرَأَتِهِ نَحْوٌ مِنْ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ امْرَأَةً هَاجَرَتْ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مُقِيمٌ بِدَارِ الْكُفْرِ إِلَّا فَرَّقَتْ هِجْرَتُهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ زَوْجُهَا مُهَاجِرًا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ؛

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا کہ صفوان کی بی بی خاوند سے ایک مہینہ پہلے اسلام لائی تھیں۔ اور جو عورت دار الکفر سے مسلمان ہو کر دار الاسلام میں ہجرت کر آئے تو وہ اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور عدت کر کے دوسرا نکاح کرے گی مگر جس صورت میں خاوند اس کا عدت کے اندر مسلمان ہو کر چلا آئے۔

۱۱۔ **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَتْ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ بِالْيَمَنِ فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ وَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ إِلَيْهِ فَرَحًا وَمَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ حَتَّى بَايَعَهُ فَثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا ذٰلِكَ ؛

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ام حکیم عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی مسلمان ہوئی فتح مکہ کے روز اور خاوند ان کے عکرمہ بھاگ گئے یمن کو ام حکیم بھی وہاں گئیں اور ان کو دین اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہو گئی اور اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے جب ان کو دیکھا تو خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے بیعت لی اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف پر چادر نہ تھی پھر دونوں میاں بی بی اپنے نکاح پر قائم رہے۔

۱۲۔ **کہا** مالک نے جب مرد اپنی بی بی سے پہلے مسلمان ہو جائے اور بی بی سے مسلمان ہونے کو کہا جائے اور وہ مسلمان نہ ہو تو نکاح فسخ ہو جائے گا کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یعنے مت علاقہ رکھو کافر عورتوں سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۱-بَابُ مَاجَآءَ فِی الْوَلِیْمَةِ (ولیمہ کے بیان میں)

۳۷- عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ اِلَیْهَا فَقَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۞

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان پر زردی کا نشان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا مہر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ایک گٹھلی برابر سونا۔ آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: عبدالرحمٰن بن عوف کے بدن میں یا کپڑے میں ولیمہ کی زردی لگ گئی ہوگی کیونکہ ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک زعفرانی رنگ مردوں کو مکروہ ہے مگر امام مالک کے نزدیک درست ہے۔ بعضوں نے کہا کہ دولہا کو درست ہے اور گٹھلی کا وزن پانچ درم ہوتا ہے۔ ولیمہ سنت ہے دولہا پر بعد نکاح کے اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے (زرقانی)

۳۸- عَنْ: یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُوْلِمُ بِالْوَلِیْمَةِ مَافِیْهَا خُبْزٌ وَّلَا لَحْمٌ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولیمہ کرتے تھے اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت۔

ف: نسائی کی روایت میں ہے کہ اس میں کھجور اور ستو تھے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ کھجور اور گھی اور دہی کی سوکھی ٹکیاں تھیں۔

۳۹- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بلایا جائے ولیمہ کی دعوت میں تو حاضر ہو۔

ف: ولیمہ کی دعوت قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے۔

۴۰- عَنْ: بْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَآءُ وَیُتْرَكُ الْمَسَاكِیْنُ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۞

ترجمہ: ابوہریرہ کہتے تھے ولیمہ کا کھانا سب کھانوں سے برا ہے اس میں امیر بلائے جاتے ہیں اور فقیر چھوڑ دیے جاتے ہیں ف۱۔ اور جو شخص دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ و رسول کی۔

ف۱: یعنی جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر اس میں بلائے جائیں اور محتاج نہ آنے پائیں وہ برا ہے نہ یہ کہ مطلقاً ولیمہ برا ہے۔ بخاری مسلم نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ف۲: اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دعوت کا قبول کرنا واجب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۷۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

ترجمہ: انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ کھانا پکا کر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا وہ درزی جَو کی روٹی اور کدّو کا سالن سامنے لایا تو میں نے دیکھا کہ آپ پیالے میں سے کدّو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اُس روز سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

۲۲۔ باب جَامِعِ النِّكَاحِ (نکاح کی مختلف حدیثوں کا بیان)

۷۸۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ اَوِ اشْتَرَى الْجَارِيَةَ فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ وَاِذَا اشْتَرَى الْبَعِيْرَ فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نکاح کرے کسی عورت سے یا لونڈی خریدے تو اس کی پیشانی پکڑ کر دعا کرے برکت کی اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان پر ہاتھ رکھے اور پناہ مانگے شیطان مردود سے۔

۷۹۔ عَنْ: اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ اِلٰى رَجُلٍ اُخْتَهٗ فَذَكَرَ اَنَّهَا كَانَتْ اَحْدَثَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهٗ اَوْ كَادَ يَضْرِبُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلِلْخَبَرِ ۔

ترجمہ: ابوزبیر مکی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیام دیا نکاح کا ایک شخص کی بہن کو اُس نے بیان کیا کہ وہ عورت بدکار ہے جب حضرت عمر کو اس کی خبر پہنچی آپ نے اس شخص کو بلا کر مارا یا مارنے کا قصد کیا اور کہا کہ تجھے اس خبر پہنچانے سے کیا غرض تھی۔

ف: یعنے تو تو بھائی اور ولی تھا اس عورت کا اگر کوئی بات ایسی ہوئی بھی تھی اس کا چھپانا لازم تھا۔ مسلمان کو چاہئے کہ اپنا اور دوسرے بھائی مسلمان کا عیب ظاہر نہ کرے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُری بات پھیلے ان کو دکھ کی مار ہے دنیا اور آخرت میں۔

۸۰۔ عَنْ: رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ اِحْدٰهُنَّ الْبَتَّةَ اَنَّهٗ يَتَزَوَّجُ اِنْ شَاءَ وَلَا يَنْتَظِرُ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ۔

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کہتے تھے جس شخص کی چار عورتیں ہوں پھر وہ ان میں سے ایک عورت کو تین طلاق دے دے تو ایک عورت نئی کر سکتا ہے اس کی عدت گذرنے کا انتظار ضروری نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: مگر ابوحنیفہ کے نزدیک پانچویں عورت سے نکاح درست نہیں جب تک اس عورت کی عدت جس کو طلاق دی ہے گذر نہ جائے ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۸۱۔ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَفْتَيَا الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَامَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَيْرَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ لَهُ طَلَّقَهَا فِي مَجَالِسَ شَتَّى ۞

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر نے ولید بن عبدالملک کو جس سال وہ مدینہ میں آیا تھا ایسا ہی فتویٰ دیا تھا مگر قاسم بن محمد نے یہ کہا کہ اس عورت کو کئی مجلسوں میں طلاق دیا ہو۔

ف: اوپر کی روایت میں یہ ہے کہ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ یعنے ایک عورت کو ان میں سے طلاق بتہ یعنے بالکل قطع کا طلاق یعنے تین طلاق دے اور اس روایت میں قاسم نے یوں کہا طَلِّقْهَا فِي مَجَالِسَ شَتَّى یعنے کئی مجلسوں میں اس کو طلاق دے مطلب ایک ہی ہے کہ تین طلاق دے دے اب اس عورت سے ملنے کی توقع نہ رہی تو پانچویں عورت سے نکاح کرنا اس کی عدت کے اندر درست ہے۔

۸۲۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثٌ لَيْسَ فِيهِنَّ لَعِبٌ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِتْقُ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کھیل نہیں ہوتا نکاح اور طلاق اور عتاق۔

ف: اگر ہنسی سے نکاح کرلے یا طلاق دے یا آزاد کردے تو یہ امور واقع ہو جائیں گے۔

۸۳۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى كَبِرَتْ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا فَتَاةً شَابَّةً فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتَّى إِذَا كَادَتْ تَحِلُّ رَاجَعَهَا فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ رَاجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ مَا شِئْتِ إِنْ بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَإِنْ شِئْتِ اسْتَقْرَرْتِ عَلَى مَا تَرَيْنَ مِنَ الْأَثَرَةِ وَإِنْ شِئْتِ فَارَقْتُكِ قَالَتْ بَلْ أَسْتَقِرُّ عَلَى الْأَثَرَةِ فَأَمْسَكَهَا عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يُرَ رَافِعٌ عَلَيْهِ إِثْمًا حِينَ قَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى الْأَثَرَةِ ۞

ترجمہ: رافع بن خدیج نے نکاح کیا محمد بن مسلمہ انصاری کی بیٹی سے وہ ان کے پاس رہیں جب بڑھیا ہوگئیں تو رافع نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا اس کی طرف زیادہ مائل ہوئے۔ بڑھیا عورت نے طلاق مانگی محمد بن مسلمہ نے ایک طلاق دے دی پھر جب عدت اس کی گذرنے لگی رجعت کرلی اور جوان عورت کی طرف مائل رہے بڑھیا نے پھر طلاق مانگی انہوں نے ایک طلاق اور دے دی پھر جب عدت گذرنے لگی رجعت کرلی اور جوان عورت کی طرف مائل رہے بڑھیا نے پھر طلاق مانگی تب رافع بن خدیج نے کہا اب تجھے کیا منظور ہے ایک طلاق اور رہ گئی ہے۔ اگر تو چاہتی ہے اسی حال سے میرے پاس رہ نہیں تو میں تجھے چھوڑ دوں اس نے کہا مجھے اسی حال سے رہنا منظور ہے۔ رافع نے اس کو رکھ لیا اور اپنے اوپر کچھ گناہ نہیں سمجھا۔ ف: اگرچہ عورتوں میں عدل کرنا فرض ہے مگر جب عورت اپنا حق آپ چھوڑنے پر راضی ہو جائے تو مرد پر کچھ گناہ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سودہ کے بارے میں ان کی رضامندی سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب طلاق کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱- بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَتَّةِ (طلاق بتہ یعنے تین طلاق کے بیان میں)

۱- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَآ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۞

ترجمہ: ایک شخص نے کہا ابن عباس سے کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دیں۔ ابن عباس نے جواب دیا کہ وہ تین طلاق میں تجھ سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق سے تو نے ٹھٹھا کیا اللہ کی آیتوں سے۔

ف: یعنے تین طلاق کافی تھی سو طلاق کی کیا حاجت۔

۲- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ بِمِائَةِ تَطْلِيْقَةٍ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَمَاذَا قِيْلَ لَكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ اِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنِّيْ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَدَقُوْا مَنْ طَلَّقَ كَمَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ لَبَّسَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَبَّسَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تُلَبِّسُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلْهُ عَنْكُمْ هُوَ كَمَا يَقُوْلُوْنَ ۞

ترجمہ: ایک شخص عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو دو سو طلاق دیں۔ ابن مسعود نے کہا لوگوں نے تجھ سے کیا کہا وہ بولا مجھ سے یہ کہا کہ عورت تیری تجھ سے بائن ہوگئی ابن مسعود نے کہا سچ ہے جو شخص طلاق دے گا اللہ کے حکم کے موافق تو اللہ نے اس کی صورت بیان کر دی اور جو گڑبڑ کرے گا اس کی بلا اس کے سر لگا دیں گے۔ مت گڑبڑ کرو تا کہ ہم کو مصیبت اٹھانا پڑے۔ وہ لوگ سچ کہتے ہیں عورت تیری تجھ سے جدا ہوگی۔

ف: سنت یہ ہے کہ اول تو تین طلاق ہی نہ دے۔ ایک طلاق دے جب عدت گذر جائے گی تو وہ عورت خود بخود بائن ہو جائے گی اور اگر طلاق دے تو ہر طہر میں تین طلاق دیا کرے مگر اس طہر میں وطی نہ کرے جب تین طہر گذریں گے تو تین طلاق پوری ہو جائیں گی۔

۳- عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ الْبَتَّةُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَانَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَجْعَلُهَا وَاحِدَةً

ترجمہ: ابی بکر بن ابی حزم سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ طلاق بتہ میں لوگ کیا کہتے ہیں ابوبکر نے کہا ابان بن عثمان اس کو ایک طلاق سمجھتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَوْ كَانَ الطَّلَاقُ أَلْفًا مَا أَبْقَتِ الْبَتَّةُ مِنْهُ شَيْئًا مَنْ قَالَ الْبَتَّةَ رَمَى الْغَايَةَ الْقُصْوَى ۞

نے کہا کہ اگر طلاق ایک ہزار تک درست ہوتی تو بتہ اس میں سے کچھ باقی نہ رکھتا جس نے بتہ کہا وہ انتہا کو پہنچ گیا۔

ف: بتہ کے معنے کاٹ دینے کے ہیں اگر کوئی اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ بَتَّةً یا اَنْتِ بَتَّةٌ تو اس میں صحابہ کا اختلاف ہے حضرت عمر کے نزدیک ایک طلاق پڑے گی۔ حضرت علی کے نزدیک تین پڑیں گی۔ امام مالک کا یہی مذہب ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک جو نیت ہوگی واقع ہوگی مگر بائن پڑے گی۔ شافعی کے نزدیک رجعی ہوگی۔

۴۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِي فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ أَنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ ۞

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان طلاق بتہ میں تین طلاق کا حکم کرتا تھا۔

ف: مروان کا یہ حکم مدینہ منورہ میں علما کے سامنے ہوتا تھا اسواسطے حجت ہوا۔ کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت پسند ہے۔

۲۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ

(خلیہ اور بریہ اور ان کے مشابہات کا بیان)

ف: خلیہ کے معنی خالی اور بریہ کے معنی پاک یہ الفاظ یا جو ان کے مشابہ ہیں کنایات کہلاتے ہیں جن میں طلاق کی تصریح نہیں۔

۵۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ كُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الْعِرَاقِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ مُرْهُ أَنْ يُوَافِيَنِي بِمَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَبَيْنَا عُمَرُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أَمَرْتَ أَنْ أُجْلِبَ عَلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ أَسْأَلُكَ بِرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا أَرَدْتَ بِقَوْلِكَ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِي فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مَا صَدَقْتُكَ أَرَدْتُ بِذَلِكَ الْفِرَاقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُوَ مَا أَرَدْتَ ۞

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب کے پاس لکھا ہوا آیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے لکھا اُس شخص سے کہہ دینا کہ حج کے موسم میں مکہ میں مجھ سے ملے حضرت عمر طواف کر رہے تھے کعبے کا ایک شخص ملا اور سلام کیا پوچھا تو کون ہے بولا میں وہی شخص ہوں جس کو تم نے حکم کیا تھا مکے میں ملنے کا حضرت عمر نے کہا قسم ہے تجھ کو اس گھر کے رب کی حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ سے تیری مراد کیا تھی وہ بولا اے امیرالمومنین اگر تم مجھ کو کسی اور جگہ قسم دیتے تو میں سچ نہ کہتا اب سچ کہتا ہوں کہ میری نیت چھوڑ دینے کی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا جیسی تو نے نیت کی ویسا ہی ہوا۔

ف: یعنی رسی تیری تیرے کو ہان پر ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ خود مختار ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: امام مالک کے نزدیک تین طلاق پڑ جائے گی۔

۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ اِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ ۔

ترجمہ: حضرت علی کہتے تھے جو شخص اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑ جائیں گی

۷۔ کہا مالک نے یہ روایت بہت اچھی ہے میرے نزدیک۔

۸۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ اِنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهَا ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ خلیہ اور بریہ ہر ایک میں تین طلاق پڑیں گی۔

۹۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ تَحْتَهٗ وَلِيْدَةٌ لِقَوْمٍ فَقَالَ لِاَهْلِهَا شَاْنُكُمْ بِهَا فَرَاَى النَّاسُ اَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص کے نکاح میں ایک لونڈی تھی اُس نے لونڈی کے مالکوں سے کہہ دیا تم جانو تمہارا کام جانے لوگوں نے اسکو ایک طلاق سمجھا۔

۱۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ بَرَاْتِ مِنِّيْ وَبَرَاْتُ مِنْكِ اِنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةِ ۔

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے اگر مرد عورت سے کہے میں تجھ سے بری ہوا اور تو مجھ سے بری ہوئی تو تین طلاقیں ہونگی مثل بتہ کے۔

۱۱۔ کہا مالک نے اگر کوئی شخص کہے اپنی عورت کو تو خلیہ ہے یا بریہ ہے یا بائنہ ہے تو تین طلاق پڑیں گی۔ اگر اس عورت سے صحبت کر چکا ہے اور جو صحبت نہیں کی اس کی نیت کے موافق پڑے گی اگر اس نے کہا میں نے ایک نیت کی تھی تو حلف لے کر اس کو سچا سمجھیں گے مگر وہ عورت ایک ہی طلاق میں بائن ہو جائے گی اب رجعت نہیں کر سکتا البتہ نکاح نئے سرے سے کر سکتا ہے کیونکہ جس عورت سے صحبت نہ کی ہو وہ ایک ہی طلاق میں بائن ہو جاتی ہے اور جس سے صحبت کر چکا ہے وہ تین طلاق میں بائن ہوتی ہے کذا[۱۲] مالک نے یہ روایت مجھے بہت پسند ہے۔

۳۔ بَابُ مَا يُبَيِّنُ مِنَ التَّمْلِيْكِ (جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے اُسکا بیان)

۱۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرَ امْرَاَتِيْ فِيْ يَدِهَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَمَاذَا تَرٰى فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَرَاهَا كَمَا قَالَتْ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا تَفْعَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَا اَفْعَلُ اَنْتَ فَعَلْتَهٗ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور بولا میں نے اپنی عورت کو اختیار دیا تھا طلاق کا اس نے اپنے تئیں طلاق دے لی اب کیا کہتے ہو ابن عمر نے کہا کہ طلاق پڑ گئی وہ شخص بولا ایسا تو مت کرو ابن عمر نے کہا میں نے کیا کیا تو نے اپنے آپ کیا۔

۱۴۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَا

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جب مرد اپنی عورت کو مالک کر دے طلاق کا تو جبھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَضَتْ إِلَّا أَنْ يُنْكِرَ عَلَيْهَا فَيَقُوْلُ لَمْ أُرِدْ إِلَّا وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ أَمْلَكَ بِهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا ۔

طلاق عورت چاہے اپنے اوپر ڈال لے مگر جب خاوند انکار کرے اور کہے میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور حلف کرے تو مستحق ہوگا اس عورت کا جب تک وہ عدت میں ہے۔

۴۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ مِنَ التَّمْلِيْكِ

(جس تملیک سے ایک طلاق پڑتی ہے اُس کا بیان)

۱۵۔ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ مَا شَأْنُكَ قَالَ مَلَّكْتُ امْرَأَتِيْ أَمْرَهَا فَفَارَقَتْنِيْ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ الْقَدَرُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ ارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَأَنْتَ أَمْلَكُ بِهَا ۔

ترجمہ: خارجہ بن زید سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید بن ثابت کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں محمد بن ابی عتیق روتے ہوئے آئے زید نے پوچھا کیوں انہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا تھا اس نے مجھے چھوڑ دیا زید نے کہا تو نے کیوں اختیار دیا انہوں نے کہا تقدیر میں یوں ہی تھا زید نے کہا اگر تو چاہے تو رجعت کرلے کیونکہ ایک طلاق پڑی ہے ابھی تو اس کا مالک ہے۔

۱۶۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ مَلَّكَ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا فَقَالَتْ أَنْتَ الطَّلَاقُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ الطَّلَاقُ فَقَالَ بِفِيْكِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ الطَّلَاقُ فَقَالَ بِفِيْكِ الْحَجَرُ فَاخْتَصَمَا إِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ فَاسْتَحْلَفَهُ مَا مَلَّكَهَا إِلَّا وَاحِدَةً وَرَدَّهَا إِلَيْهِ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص ثقفی نے اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا اس نے اپنے تئیں ایک طلاق دی یہ چپ ہو رہا پھر اس نے دوسری طلاق دی اس نے کہا تیرے منہ میں پتھر پھر اس نے تیسری طلاق دی اس نے کہا تیرے منہ میں پتھر پھر دونوں لڑتے ہوئے مروان کے پاس آئے مروان نے قسم لی اس بات کی کہ میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا بعد اسکے وہ عورت اسکے حوالہ کر دی۔

۱۷۔ کہا مالک نے عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ قاسم بن محمد اس فیصلہ کو پسند کرتے تھے اور مجھے بھی بہت پسند ہے۔

۵۔ بَابُ مَا لَا يَبِيْنُ مِنَ التَّمْلِيْكِ (جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی اس کا بیان)

۱۸۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا خَطَبَتْ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قُرَيْبَةَ بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ فَزَوَّجُوْهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالُوْا مَا زَوَّجْنَا إِلَّا عَائِشَةَ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کا پیام بھیجا قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس ان کے لوگوں نے نکاح کر دیا ان کا عبدالرحمٰن کے ساتھ بعد اس کے لڑائی ہوئی ان لوگوں نے کہا یہ نکاح حضرت عائشہؓ نے کروایا حضرت عائشہؓ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَجَعَلَ اَمْرَ قَرِيْبَةَ بِيَدِهَا فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا ؕ

نے عبدالرحمٰن سے کہا عبدالرحمٰن نے اختیار دے دیا قریبہ نے اپنے خاوند کو اختیار کیا اس کو طلاق نہ سمجھا۔

ف: جب عورت کو اختیار دیا جائے طلاق کا اور وہ اپنے تئیں طلاق نہ دے بلکہ خاوند کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑے گی۔

۱۹۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِيْ يُصْنَعُ بِهٖ هٰذَا وَمِثْلِيْ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَيْتِيْهِ فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا ؕ

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے نکاح کیا حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا (اپنی بھتیجی کا) منذر بن زبیر سے اور عبدالرحمٰن لڑکی کے باپ شام کو گئے ہوئے تھے جب عبدالرحمٰن آئے تو انہوں نے کہا کیا مجھ ہی سے ایسا کرنا تھا اور میرے اوپر جلدی کرنا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منذر بن زبیر سے بیان کیا منذر نے کہا عبدالرحمٰن کو اختیار ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا حضرت عائشہ سے جس کام کو تم کر چکیں اس کام کو میں توڑنے والا نہیں پھر رہیں حضرت حفصہ منذر کے پاس اور اس اختیار کو طلاق نہ سمجھا۔

ف: یعنی عبدالرحمٰن اس بات سے ناراض ہوئے کہ ان کی بیٹی کا نکاح ان کی غیبت میں کر دیا۔

۲۰۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلَا عَنِ الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَتَرُدُّ ذٰلِكَ اِلَيْهِ وَلَا تَقْضِيْ فِيْهِ شَيْئًا فَقَالَا لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ ؕ

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ سے سوال ہوا ایک شخص مالک کر دے اپنی عورت کو طلاق کا مگر عورت اس کو قبول نہ کرے نہ اپنے تئیں طلاق دے انہوں نے کہا طلاق نہ پڑے گی۔

۲۱۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ عِنْدَهٗ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ ؕ

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا جب مرد اپنی عورت کو طلاق کا مالک کر دے مگر عورت خاوند سے جدا ہونا قبول نہ کرے اسی کے پاس رہنا چاہے تو طلاق نہ ہوگی۔

۲۲۔ کہا مالک نے جس مجلس میں خاوند عورت کو طلاق کا اختیار دے اسی مجلس میں عورت کو اختیار ہوگا اگر وہ مجلس برخواست ہوئی اور عورت نے طلاق نہ لی تو پھر اختیار نہ رہے گا۔

۶۔ بَابُ الْاِيْلَاءِ (ایلا کا بیان)

ف: خاوند اگر قسم کھائے کہ میں عورت سے صحبت نہ کروں گا اس کو ایلا کہتے ہیں۔

۲۳۔ عَنْ: عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ وَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ فَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ وَاِمَّا اَنْ يَّفِيْءَ ؕ

ترجمہ: حضرت علی فرماتے تھے جب مرد اپنی عورت سے ایلا کرے تو عورت پر طلاق نہ پڑے گی۔ اگرچہ چار مہینے گذر جائیں جب تک مقدمہ حاکم کے سامنے پیش نہ ہو اور خاوند کو مجبور کیا جائے یا طلاق دے یا جماع کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: جماع کرنے سے ایلا ٹوٹ جائے گا اور کفارہ قسم کا لازم آئے گا۔ اہل کوفہ کے نزدیک جب چار مہینے تک بعد ایلا کے صحبت نہ کرے گا تو خود بخود طلاق پڑ جائے گی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۲۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ وُقِفَ حَتّٰى يُطَلِّقَ اَوْ يَفِيْءَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ طَلَاقٌ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے جب چار مہینے گذر جائیں تو خاوند کو حاکم کے سامنے مجبور کریں طلاق دے یا رجوع کرے (ایلا سے پھر جائے اور صحبت کرے) اور بغیر طلاق دیئے چار مہینے گذر جانے سے عورت پر طلاق نہ پڑے گی۔

۲۵۔ عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے تو جب چار مہینے گذر جائیں ایک طلاق پڑ جائے گی مگر خاوند کو اختیار ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہے رجعت کرلے۔

۲۶۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِيْ فِي الرَّجُلِ اِذَا اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَلَهٗ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا دَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا۔

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم حکم کرتے تھے جب کوئی شخص اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق پڑ جائے گی مگر خاوند کو اختیار رہے گا کہ جب تک عورت عدت میں ہے رجعت کرلے۔

۲۷۔ کہا مالک نے ابن شہاب کی رائے یہی تھی کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے ایلا کرے پھر مجبور کیا جائے مہینے گذرنے پر اور طلاق دے دے پھر زبان سے رجعت کرلے تو اگر عدت گذرنے تک اس نے جماع نہیں کیا رجعت صحیح نہ ہوگی مگر جس صورت میں بیمار ہو یا قید ہو یا اور کوئی عذر ہو تو زبان سے رجعت صحیح ہو جائے گی اگر عدت گذر گئی بعد عدت کے اس نے پھر نیا نکاح کیا پھر چار مہینے تک صحبت نہ کی تو دوبارہ مجبور کیا جائے۔ اگر ایلا سے رجوع نہ کیا تو طلاق پڑ جائے گی اب نہ خاوند رجعت کرسکتا ہے نہ عورت پر عدت ہوگی کیونکہ یہ طلاق قبل دخول کے ہوئی کہا[۲۸] مالک نے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پھر مجبور کیا جائے چار مہینے کے بعد تو طلاق دے پھر رجعت کرے اور جماع نہ کرے چار مہینے تک تو عدت گذرنے سے پیشتر اس پر صبر نہ کیا جائے گا نہ طلاق پڑے گی۔ اگر عدت گذرنے سے پہلے اس سے جماع کرلے تو عورت اسی کی رہے گی اور جو جماع سے پہلے عدت گذر جائے تو خاوند کو کچھ اختیار عورت پر نہ رہے گا۔ کہا[۲۹] مالک نے یہ بہت اچھا سنا میں نے اس باب میں کہا مالک نے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پھر طلاق دے دے اور طلاق کی عدت گذرنے سے پہلے چار مہینے پورے ہو جائیں تو اگر خاوند ایلا سے رجوع نہ کرے دو طلاق پڑیں گی البتہ اگر عدت طلاق کی چار مہینے پورے ہونے سے پہلے گذر جائے تو ایلا لغو ہو جائے گا کیونکہ جس دن ایلا کی مدت گذری اس روز وہ عورت اس کی زوجہ نہ رہی کہا مالک نے جو شخص حلف کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کروں گا ایک دن یا ایک مہینے تک پھر ٹھہرا رہے چار مہینے یا زیادہ تک تو یہ ایلا نہ ہوگا ایلا یہ ہے کہ چار مہینے سے زیادہ صحبت نہ کرنے پر قسم کھائے اور جو چار مہینے یا کم پر قسم کھائے تو ایلا نہ ہوگا کیونکہ جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

مجبور کئے جانے کے دن آئیں گے اسوقت قسم کا حکم ہی نہ ہوگا کہا[۳۰] مالک نے جو شخص قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے جبتک بچے کو دودھ پلاتی ہے جماع نہ کروں گا تو یہ ایلا نہ ہوگا۔ ف اور شافعی کے نزدیک اگر چار مہینے یا زیادہ کی مدت دودھ چھوٹنے میں باقی ہے تو ایلا ہو جائے گا۔ کہا[۳۱] مالک نے حضرت علی نے بھی اس کو ایلا نہ سمجھا۔

۷۔ بَابُ اِيْلَاءِ الْعَبْدِ (غلام کے ایلا کا بیان)

۳۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ اِيْلَاءِ الْعَبْدِ فَقَالَ هُوَ نَحْوُ اِيْلَاءِ الْحُرِّ وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ وَاِيْلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ ؛

ترجمہ: امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا غلام کی ایلا کا حال ابن شہاب نے کہا مثل آزاد شخص کے غلام کا بھی ایلا ہے مگر غلام کے ایلا کی مدت دو مہینے ہے۔

۸۔ بَابُ ظِهَارِ الْحُرِّ (آزاد کے ظہار کا بیان)

ف: اپنی بی بی کو محرم عورت کے کسی عضو سے تشبیہ دینے کو اظہار کہتے ہیں جیسے کوئی اپنی بی بی سے کہے تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کا پیٹ یا پیٹھ۔

۳۳۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَةً اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا قَالَ فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَاَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا فَاَمَرَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا اَلَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ ؛

ترجمہ: سعید بن عمر نے پوچھا قاسم بن محمد سے اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے قاسم بن محمد نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت عمر کے زمانے میں ایک عورت کی نسبت یہ کہا تھا کہ اگر میں اس سے نکاح کروں وہ مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ حضرت عمر نے حکم دیا کہ اگر وہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو جماع نہ کرے جب تک کفارہ ظہار کا نہ دے۔

ف: قاسم بن محمد نے طلاق معلق کو ظہار معلق پر قیاس کیا۔

۳۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنَ امْرَاَةٍ قَبْلَ اَنْ يَّنْكِحَهَا فَقَالَا اِنْ نَكَحَهَا فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ ؛

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے پوچھا اگر کوئی شخص ظہار کرے کسی عورت سے قبل نکاح کے دونوں نے کہا کہ اگر وہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو جماع نہ کرے جبتک کفارہ ظہار کا ادا نہ کرے۔

۳۵۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَّهٗ بِكَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے کہا جو شخص ظہار کرے چار عورتوں سے ایک ہی دفعہ تو اس پر ایک کفارہ لازم آئے گا۔

۳۶۔ عَنْ: رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِكَ ؛

ترجمہ: ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے بھی ایسا ہی کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۔ کہا مالک نے میرے نزدیک بھی ایسا ہی حکم ہے کہا[۳۸] مالک نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ظہار کے کفارہ میں جو لوگ ظہار کرتے ہیں تم میں سے اپنی عورتوں سے ان کو ایک بردہ آزاد کرنا پڑے گا قبل جماع کے اگر بردہ نہ ملے تو دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہوں گے قبل جماع کے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا۔ کہا[۳۹] مالک نے جو شخص ظہار کرے اپنی عورت سے کئی مرتبہ کئی مجلسوں میں اس پر ایک کفارہ لازم آئے گا البتہ اگر ایک مرتبہ ظہار کر کے کفارہ دے دیا پھر دوبارہ ظہار کیا تو پھر کفارہ لازم آئے گا کہا[۴۰] مالک نے اگر کسی شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ سے پہلے عورت سے جماع کیا تو اس پر ایک ہی کفارہ لازم آئے گا اب جب تک کفارہ نہ دے عورت سے علیحدہ رہے اور خدا سے استغفار کرے۔ کہا[۴۱] مالک نے یہ میں نے اچھا سنا۔ کہا[۴۲] مالک نے ظہار میں محرم رضاعی یا محرم نسبی سے تشبیہ دے دونوں برابر ہیں۔ کہا[۴۳] مالک نے عورتوں پر ظہار کا کفارہ نہیں ہے۔ کہا[۴۴] مالک نے یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو لوگ ظہار کرتے ہیں اپنی عورتوں سے پھر لوٹ کر وہی بات کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بعد ظہار کے پھر عورت کو رکھنا اور اس سے صحبت کرنا چاہتے ہیں تو ان پر کفارہ اللہ نے واجب کیا اور جو بعد ظہار کے عورت کو طلاق دے دے اور نہ رکھے تو کچھ کفارہ نہیں اگر بعد طلاق کے پھر اس سے نکاح کرے تو صحبت نہ کرے جب تک ظہار کا کفارہ نہ دے۔ کہا[۴۵] مالک نے جو شخص اپنی لونڈی سے ظہار کرے پھر اس سے صحبت کرنا چاہے تو درست نہیں جب تک کفارہ نہ دے کہا[۴۶] مالک نے ظہار سے ایلا نہیں ہوتا البتہ جب ظہار سے یہ نیت ہو کہ کفارہ نہ دیں گے اور عورت کو ضرر پہنچائیں گے تو ایلا ہو جائے گا۔

۴۷۔ **عَنْ** : هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ كُلُّ امْرَاَةٍ حَكَحُهَا عَلَيْكِ مَا عِشْتِ فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُجْزِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عِتْقُ رَقَبَةٍ ؛

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عروہ بن زبیر سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے جب تک تو جیئے گی اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو وہ میرے پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ عروہ نے جواب دیا کہ اس شخص کو ایک بردہ آزاد کرنا کافی ہے۔

۹۔ بَابُ ظِهَارِ الْعَبْدِ (غلام کے ظہار کا بیان)

۴۸۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ ؛

ترجمہ: امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا غلام کے ظہار کا حال انہوں نے کہا مثل آزاد کے ہے۔

۴۹۔ کہا مالک نے مطلب یہ ہے کہ غلام پر بھی کفارہ لازم آتا ہے جیسے آزاد پر۔ کہا[۵۰] مالک نے غلام بھی ظہار میں دو مہینے روزے رکھے۔ **ف** : یعنے سزا میں غلام اور آزاد دونوں برابر ہیں اور غلام بردہ آزاد نہیں کر سکتا البتہ اگر مولیٰ اجازت دے تو کھانا کھلا سکتا ہے کہا[۵۱] مالک نے غلام کے ظہار میں ایلا شریک نہ ہوگا کیونکہ غلام جب دو مہینے کے روزے رکھے گا ایلا کی طلاق پہلے ہی پڑ جائے گی۔

۱۰۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ (آزادی کے وقت اختیار ہونے کا بیان)

۵۲۔ **عَنْ** : عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بریرہ کے سبب سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ فَكَانَتْ اِحْدَى السُّنَنِ الثَّلَاثِ اَنَّهَا اُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ ۞

تین باتیں شرع کی معلوم ہوئیں ایک یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی اس کو اختیار ہوا اگر چاہے اپنے خاوند کو چھوڑ دے دوسرے یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے۔ تیسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بریرہ کے پاس اور ہانڈی گوشت کی چڑھی ہوئی تھی بریرہ نے آنحضرت کے سامنے سالن پیش کیا آپ نے فرمایا وہ ہانڈی چڑھی ہوئی ہے گوشت کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ گوشت صدقہ کا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے آپ نے فرمایا کہ صدقہ ہے بریرہ پر اور ہدیہ ہے ہمارے واسطے بریرہ کی طرف سے۔

ف۱: جب لونڈی آزاد ہو جائے اور خاوند اس کا غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہوتا ہے اگر چاہے نکاح اپنا فسخ کر ڈالے مالک اور احمد اور اسحٰق اور شافعی کے نزدیک یہی حکم ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر خاوند اس کا آزاد ہو جب بھی لونڈی کو اختیار ہوتا ہے۔ جب وقت بریرہ آزاد ہوئی اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام اس میں بڑا اختلاف ہے۔ ف۲: حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دینا چاہا تو اس کے لوگوں نے یہ شرط لگائی کہ ولاء ہم کو ملے آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تم یہ شرط قبول کر لو ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ ف۳: اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز مسکین کو صدقہ میں ملے اگر وہ ہدیہ کے طور سے غنی کو دے تو غنی کو استعمال اس کا درست ہے۔

۵۳۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتَعْتَقُ اِنَّ الْاَمَةَ لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَمَسَّهَا ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ لونڈی اگر غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہوگا جب تک بعد آزادی کے اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے۔

۵۴۔ کہا مالک نے اگر خاوند نے بعد آزادی کے اس سے جماع کیا اور لونڈی نے یہ کہا کہ مجھ کو یہ مسئلہ اختیار کا معلوم نہیں تھا تو یہ عذر اس کا مسموع نہ ہوگا اور اس کو اختیار نہ رہے گا۔

۵۵۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِيْ عَدِيٍّ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهِيَ اَمَةٌ يَوْمَئِذٍ فَعَتَقَتْ قَالَتْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْنِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا وَّلَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِيْ شَيْئًا اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ فَاِنْ مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ لونڈی بنی عدی کی جس کا نام زبراء تھا ایک غلام کے نکاح میں تھی وہ آزاد ہو گئی حضرت حفصہ نے اس کو بلایا اور کہا میں تجھ سے ایک بات کہتی ہوں مگر یہ نہیں چاہتی کہ تو کچھ کر بیٹھے تجھے اختیار ہے جب تک تیرا خاوند تجھ سے جماع نہ کرے اگر جماع کرے گا پھر تجھے اختیار نہ رہے گا۔ زبراء بول اٹھی اگر ایسا ہی ہے تو طلاق ہے پھر طلاق

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ هُوَ الطَّلَاقُ ثُمَّ الطَّلَاقُ ثُمَّ الطَّلَاقُ فَفَارَقَتْهُ ثَلَاثًا ؕ

ہے جدا ہو گئی اپنے خاوند سے تین بار کہہ کر۔

۵۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَبِهٖ جُنُوْنٌ اَوْ ضَرَرٌ فَاِنَّهَا تُخَيَّرُ فَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور خاوند کو جنون یا اور کوئی مرض (جیسے جذام یا برص) نکلے تو عورت کو اختیار ہے خواہ مرد کے پاس رہے یا جدا ہو جائے۔

۵۷۔ کہا مالک نے جو لونڈی غلام کے نکاح میں آئے پھر آزاد ہو جائے قبل صحبت کے اور خاوند سے جدا ہونا اختیار کرے تو اس کو مہر نہ ملے گا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔ کہا[۵۸] مالک نے ابن شہاب کہتے تھے جب مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور عورت خاوند کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑے گی۔ کہا[۵۹] مالک نے میں نے یہ اچھا سنا۔ کہا[۶۰] مالک نے جب مرد عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے تئیں اختیار کرے (یعنے خاوند سے جدائی چاہے) تو تین طلاق پڑ جائیں گی۔ اگر خاوند کہے میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو یہ نہ سنا جائے گا کہا[۶۱] مالک نے اگر خاوند نے بی بی کو طلاق کا اختیار دیا عورت نے کہا میں نے ایک طلاق قبول کی خاوند نے کہا میری غرض یہ نہ تھی میں نے تجھے تین طلاق کا اختیار دیا تھا مگر عورت ایک ہی طلاق کو قبول کرے زیادہ نہ لے تو وہ خاوند سے جدا نہ ہو گی۔

۱۱۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلْعِ (خلع کا بیان)

۶۲۔ عَنْ: حَبِيْبَةَ بِنْتِ سَهْلِ نِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهٖ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالَتْ اَنَا حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ لَا اَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَآءَ زَوْجُهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيْبَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ مَا اَعْطَانِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا فَاَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِيْ اَهْلِهَا ؕ

ترجمہ: حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے منہ فجر کی نماز کو نکلے حبیبہ کو دروازے پر پایا۔ پوچھا کون ہے بولی میں حبیبہ ہوں بنت سہل یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا ہے۔ بولی یا میں نہیں یا ثابت بن قیس نہیں جب ثابت بن قیس آئے آپ نے ان سے کہا اس حبیبہ بنت سہل نے جو کچھ اللہ کو منظور تھا مجھ سے کہا[۶۲] حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ثابت نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپ نے ثابت سے فرمایا تم اپنی چیز لے لو انہوں نے لے لی اور حبیبہ اپنے میکے میں بیٹھ رہیں[۶۳]

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف۱: جو کچھ شکایتیں حبیبہ نے آپ کے سامنے کی تھیں آپ نے ان کے سامنے بیان کرنا مناسب نہ جانا صرف مطلب پر اکتفا کیا۔ ف۲: یہ پہلا خلع تھا دین اسلام میں خلع اسی کو کہتے ہیں کہ خاوند عورت سے کچھ مال لے کر اس کو چھوڑ دے۔

۶۳۔ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔

ترجمہ: صفیہ بنت ابی عبید کی لونڈی نے خلع کیا اپنے خاوند سے سارے مال کے بدلے میں تو عبداللہ بن عمر نے اس کو بُرا نہ جانا۔

۶۴۔ کہا مالک نے جو عورت مال دے کر اپنا پیچھا چھڑائے پھر معلوم ہو کہ خاوند نے سراسر ظلم کیا تھا اور عورت کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ خاوند نے زور ڈال کر زبردستی سے اس کا پیسہ مار لیا تو عورت پر طلاق پڑ جائے گی اور مال اس کا پھروا دیا جائے گا میں نے یہی سُنا اور میرے نزدیک یہی حکم ہے اگر عورت جتنا خاوند نے اس کو دیا ہے اس سے زیادہ دے کر اپنا پیچھا چھڑائے تو کچھ قباحت نہیں۔

۱۲۔ بَابُ طَلَاقِ الْمُخْتَلِعَةِ (خلع کی طلاق کا بیان)

۶۵۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ جَاءَتْ هِيَ وَعَمَّتُهَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء اور ان کی پھوپھی آئیں عبداللہ بن عمر کے پاس اور بیان کیا کہ انہوں نے خلع کیا تھا اپنے خاوند سے حضرت عثمان کے زمانے جب یہ خبر حضرت عثمان کو پہنچی انہوں نے بُرا نہ جانا عبداللہ بن عمر نے کہا جو عورت خلع کرے اس کی عدت مثل مطلقہ کی عدت کے ہے۔

۶۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَابْنَ شِهَابٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ ؕ

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسا اور ابن شہاب کہتے تھے جو عورت خلع کرے وہ تین طہر تک عدت کرے جیسے مطلقہ عدت کرتی ہے۔

۶۷۔ کہا مالک نے جو عورت مال دے کر اپنا پیچھا چھڑائے تو پھر اپنے خاوند سے مل نہیں سکتی مگر نیا نکاح کر کے ف۱ پھر اگر اُس نے نکاح کیا اسی خاوند سے اور اس نے چھوڑ دیا قبل جماع کے تو دوبارہ عدت نہ کرے بلکہ پہلی عدت ہی پوری کرے۔ کہا مالک نے یہ میں نے اچھا سُنا۔ ف۲ کیونکہ خلع کی طلاق بائن ہوتی ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی کہا مالک نے جب عورت کو کچھ مال دے اس شرط پر کہ خاوند اس کو طلاق دے دے اور خاوند تین طلاق ایک ہی دفعہ اس کو دے دے تو تین طلاق پڑ جائیں گی اور جو ایک طلاق دے کے چُپ ہو رہے پھر دوسری یا تیسری طلاق دے تو چپ ہو جانے کے بعد جو طلاق دی ہے لغو ہو جائے گی ف۳ کیونکہ وہ پہلی طلاق سے بائن ہو گئی۔ اب دوسری تیسری طلاق کا محل نہ رہا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳۔ بَابُ مَاجَآءَ فِی اللِّعَانِ (لعان کا بیان)

ف: خاوند اگر اپنی بی بی کو زنا کی تہمت کرے تو قاضی کے سامنے خاوند اور جورو دونوں سے قسمیں لے کر تفریق کر دیتے ہیں اس کو لعان کہتے ہیں اور خاوند جورو کو متلاعنین۔

۱۔ عَنْ: سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ عُوَیْمِرَ نِ الْعَجْلَانِیَّ جَآءَ اِلٰی عَاصِمِ بْنِ عَدِیِّ نِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ لَهٗ یَا عَاصِمُ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَیَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ کَیْفَ یَفْعَلُ سَلْ لِیْ یَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَکَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰی کَبُرَ عَلٰی عَاصِمٍ مَّا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰی اَهْلِهٖ جَآءَهٗ عُوَیْمِرٌ فَقَالَ یَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَیْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِیْ بِخَیْرٍ قَدْ کَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِیْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ عُوَیْمِرٌ وَّاللّٰهِ لَا اَنْتَهِیْ حَتّٰی اَسْاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَیْمِرٌ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَیَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ کَیْفَ یَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِیْکَ وَفِیْ صَاحِبَتِکَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَیْمِرٌ کَذَبْتُ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَکْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ یَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالِکٌ قَالَ ابْنُ

ترجمہ: سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی پاس آئے اور پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے اگر اس کو مار ڈالے تو خود بھی مارا جاتا ہے پھر کیا کرے تم میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے کو پوچھو۔ عاصم نے آنحضرت سے پوچھا آپ نے اس سوال کو ناپسند کیا اور بُرا کہا عاصم کو یہ امر نہایت دشوار ہوا جب لوٹ کر اپنے گھر میں آئے عویمر نے آن کر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا تم سے مجھے بھلائی نہ پہنچی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بُرا جانا عویمر نے کہا قسم خدا کی میں تو آنحضرت سے بغیر پوچھے نہ رہوں گا پھر عویمر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ سب جمع تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اگر کوئی بیگانے مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پائے اور اس کو مار ڈالے تو خود مارا جاتا ہے پھر کیا کرے آپ نے فرمایا تمہارے اور تمہاری بی بی کے حق میں اللہ کا حکم اُترا ہے تم اپنی بی بی کو لے آؤ سہل نے کہا دونوں نے آن کر لعان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور میں اس وقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو رکھوں تو گویا میں نے جھوٹ بولا یہ کہہ کر تین طلاق دے دیں بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ متلاعنین کا جاری رہا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ؛

ف: ہرچند متلاعنین میں لعان کے بعد خود بخود تفریق کی جاتی ہے پھر کبھی مل نہیں سکتے مگر عویمر نے غصے میں آن کر تین طلاق دے دیں۔

۱۷۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهٗ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور اس کے لڑکے کو یہ کہا کہ میرا نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفریق کر دی ان دونوں میں اور لڑکے کو ماں کے حوالے کر دیا۔

۱۸۔ كَهٗ مالک نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اپنی جوروؤں کو اور کوئی گواہ نہ ہو ان کے پاس سوائے ان کے خود کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی کہ بیشک یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ ہو جھوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار۔ یوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ بیشک وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہو۔ كَهٗ مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ متلاعنین پھر کبھی آپس میں نکاح نہیں کر سکتے اور اگر خاوند بعد لعان کے اپنے آپ کو جھٹلائے تو اس کے تئیں حد قذف پڑے گی اور لڑکے کا نسب پھر اس سے ملا دیا جائے گا۔ یہی سنت ہمارے ہاں چلی آتی ہے جس میں نہ کوئی شک ہے نہ اختلاف۔ كَهٗ مالک نے جب مرد اپنی عورت کو طلاق بائن دے پھر اس کے حمل کو کہے کہ میرا نہیں ہے تو لعان واجب ہوگا جس حالت میں وہ حمل اتنے دنوں کا ہو کہ اس کا ہو سکتا ہو ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ہم نے ایسا ہی سنا كَهٗ مالک نے جس شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دی اور حمل کا اس کو اقرار تھا بعد اس کے اس کو زنا کی تہمت لگائی تو خاوند پر حد قذف پڑے گی اور لعان اس پر واجب نہ ہوگا البتہ اگر بعد طلاق کے اس کے حمل کا انکار کرے تو لعان واجب ہے میں نے ایسا ہی سنا كَهٗ مالک نے غلام بھی آزاد شخص کے مثل ہے لعان میں اور قذف میں مگر جو شخص لونڈی کو تہمت زنا کی لگائے تو اس پر حد قذف لازم نہ ہوگی كَهٗ مالک نے مسلمان لونڈی اور آزاد عورت یہودی یا نصرانی کو مسلمان آزاد مرد نکاح کرے اور اس کو تہمت زنا کی لگائے تو لعان واجب ہوگا۔ كَهٗ مالک نے جو شخص لعان کرے اپنی عورت سے پھر ایک یا دو گواہیوں کے بعد اپنے آپ کو جھٹلائے تو حد قذف لگائی جائے گی اور تفریق نہ ہوگی كَهٗ مالک نے جو شخص اپنی عورت کو طلاق دے پھر تین مہینے کے بعد عورت کہے میں حاملہ ہوں اور خاوند اس کے حمل کا انکار کرے تو لعان واجب ہوگا۔ كَهٗ مالک نے جس لونڈی سے خاوند اس کا لعان کرے پھر اس کو خرید لے تو اس سے وطی نہ کرے کیونکہ سنت جاری ہے کہ متلاعنین کبھی جمع نہیں ہوتے۔

كَهٗ مالک نے اگر خاوند لعان کرے اپنی عورت سے قبل صحبت کے تو عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

لہ کیونکہ پہلے جس کا اقرار کر چکا تھا تو اب اس کے انکار سے کیا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴۔ بَابُ مِيرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعِنَةِ

(جس عورت سے لعان کیا جائے اس عورت کے بچے کی میراث کا بیان)

۸۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَلَدِ الْمُلَاعِنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ وَرِثَتْ اُمُّهٗ حَقَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِيْ اُمِّهٖ اِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَاِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَتْ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: امام مالک کو کہا کہ عروہ بن زبیر کہتے تھے کہ ملاعنہ کا بچہ اور ولد زنا جب مرجائے تو ماں اس کی اپنے حصے کے موافق وارث ہوگی اور جو اس کے مادری بھائی ہیں وہ بھی وارث ہوں اور جو کچھ بچے گا وہ اس کی ماں کے مولیٰ کو ملے گا اگر ماں اس کی لونڈی ہو آزاد کی ہوئی اور جو آزاد ہو عربی تو بعد دینے ماں اور بھائیوں کے حصے کے جو کچھ بچے گا وہ بیت المال میں داخل ہوگا۔

۸۳۔ کہا مالک نے سلیمان بن یسار سے بھی مجھے ایسا ہی پہنچا اور اسی پر میں نے اہل علم کو پایا۔

۱۵۔ بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ (کنواری کی طلاق کا بیان)

۸۴۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَهَا فَجَآءَ يَسْتَفْتِيْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ اَسْاَلُ لَهٗ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا لَا نَرٰى اَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ فَاِنَّمَا طَلَّقْتُ اِيَّاهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ اَرْسَلْتَ مِنْ يَّدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ۔

ترجمہ: محمد بن ایاس بن بکیر نے کہا ایک شخص نے اپنی بی بی کو تین طلاق دیں قبل وطی کے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا پھر گیا مسئلہ پوچھنے میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے پوچھا دونوں نے کہا کہ تجھ کو نکاح اس عورت سے درست نہیں جب تک وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وہ شخص بولا میری ایک طلاق سے وہ عورت بائن ہوگئی ابن عباس نے کہا تو نے اپنے ہاتھ سے خود اختیار کھو دیا (یعنے ایک طلاق کافی تھی تین طلاق بے فائدہ دی اب جب دے دی تو کیا ہو سکتا ہے بدوں حلالہ کے درست نہیں۔)

۸۵۔ عَنْ: عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَّسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا قَالَ عَطَآءٌ فَقُلْتُ اِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنَّمَا اَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلٰثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

ترجمہ: عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا عبداللہ بن عمرو سے پوچھنے لگا جو شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے قبل جماع کے اس کا کیا حکم ہے عطا نے کہا کہ بکر (کنواری) پر ایک طلاق پڑتی ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا تو تو قصہ خواں ہے ف ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور تین طلاق سے حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دوسرے شخص سے نکاح کرے۔

ف: یعنے بغیر سمجھے بوجھے جو بات چاہتا ہے کہہ دیتا ہے قاص کہتے ہیں اس شخص کو جو وعظ و نصیحت کرے حکایتیں بیان کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مگر علم فقہ میں دخل نہ رکھتا ہو۔

۸۶۔ عَنْ: بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَجَآءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَمَا تَرَيَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ قَوْلٌ فَاذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنِّيْ تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَاَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَفْتِهِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَآءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا وَالثَّلَاثَةُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ؕ

ترجمہ: معاویہ بن ابی عیاش عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک شخص بدوی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں قبل صحبت کے تمہاری کیا رائے ہے عبداللہ بن زبیر نے کہا اس مسئلے میں ہمیں کچھ نہیں معلوم عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ کے پاس جاؤ میں ان دونوں کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں اور جو وہ کہیں اس سے مجھے بھی خبر کرنا محمد بن ایاس وہاں گئے اور ان سے جا کر پوچھا عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہ سے کہا تم بتاؤ کہ ایک مشکل مسئلہ تمہارے پاس آیا ہے ابوہریرہ نے کہا ایک طلاق میں دو صورت بائن ہو گئی اور تین طلاق میں حرام ہو گئی جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پھر عبداللہ بن عباس نے بھی ایسا ہی کہا۔

۸۷۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔ اگر ثیبہ عورت سے کوئی نکاح کرے اور قبل جماع کے اسے تین طلاق دے دے تو وہ حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

۱۶۔ بَابُ طَلَاقِ الْمَرِيْضِ (بیمار کی طلاق کا بیان)

۸۸۔ عَنْ: طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ اَعْلَمَهُمْ بِذٰلِكَ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَآءِ عِدَّتِهَا ؕ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف نے بیماری کی حالت میں اپنی عورت کو تین طلاق دی حضرت عثمان نے عبدالرحمٰن کے ترکے میں سے ان کو حصہ دلایا بعد عدت گذرنے کے۔

ف: خاوند اپنی بیماری میں اس خیال سے کہ عورت کو ترکہ نہ پہنچے طلاق دے کر مر جائے تو امام مالک کے نزدیک ہر طرح سے وارث ہوتی ہے اور امام احمد کے نزدیک جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وارث ہوتی ہے اور شافعی کے نزدیک وارث نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر عدت کے اندر خاوند مر جائے تو وارث ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

۸۹۔ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ نِسَآءَ ابْنِ مُكَمِّلٍ مِّنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتوں کو ترکہ دلایا اور وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَرِيضٌ ۔

بیماری میں طلاق دے کر مرگیا تھا۔

ف: طلاق سے دو برس کے بعد مرا تو عدت کے بعد حضرت عثمان نے ترکہ دلایا۔ (زرقانی)

۹۰۔ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَاَلَتْهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَقَالَ اِذَا حِضْتِ ثُمَّ طَهُرْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَلَمْ تَحِضْ حَتّٰى مَرِضَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَلَمَّا طَهُرَتْ اٰذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ اَوْ تَطْلِيْقَةً لَمْ يَكُنْ بَقِيَ لَهٗ عَلَيْهَا مِنَ الطَّلَاقِ غَيْرُهَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَئِذٍ مَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا ۔

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی بی بی نے ان سے طلاق مانگی عبدالرحمٰن نے یہ کہا جب تو حیض سے پاک ہو مجھے خبر کر دینا اس کو حیض ہی نہ آیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بیمار ہو گئے اس وقت حیض سے پاک ہوئی اور عبدالرحمٰن سے کہا عبدالرحمٰن نے اس کو تین طلاق دے دی یا آخری طلاق دے دی پھر عبدالرحمٰن مر گئے حضرت عثمان نے ان کی بی بی کو ترکہ دلایا باوجود گذر جانے عدت کے۔

۹۱۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ جَدِّيْ حَبَّانَ امْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَّاَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ عَنْهَا وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهٗ لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمَتَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لَهَا بِالْمِيْرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ هُوَ اَشَارَ عَلَيْنَا بِهٰذَا يَعْنِيْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ۔

ترجمہ: محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ میرے دادا حبان بن منقذ کے پاس دو بیبیاں تھیں ایک ہاشمی اور ایک انصاری انصاری کو انہوں نے طلاق دی اور وہ دودھ پلایا کرتی تھی ایک برس تک اس کو حیض نہ آیا بعد اس کے حبان مر گئے وہ بولی میں ترکہ لوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا اور میری عدت نہیں گذری جب حضرت عثمان کے پاس یہ مقدمہ پیش ہوا انہوں نے ترکہ دلانے کا حکم کیا ہاشمی عورت حضرت عثمان کو برا کہنے لگی انہوں نے کہا یہ حکم تو تیرے چچا کے بیٹے کا ہے انہوں نے مجھ سے ایسا ہی کہا تھا یعنے حضرت علی کا۔

ف: حضرت علی بھی ہاشمی تھے وہ عورت بھی ہاشمی تھی اس کا دل خوش کرنے کو حضرت عثمان نے یہ کہہ دیا۔ کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تھے اگر کوئی بیماری میں اپنی عورت کو تین طلاق دے کر مر جائے تو اس کو ترکہ ملے گا۔ کہا مالکؒ نے اگر بیماری میں ایسی عورت کو طلاق دے جس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو آدھا مہر اور ترکہ ملے گا اور عدت لازم نہ آئے گی اور اگر صحبت کے بعد طلاق دے تو پورا مہر اور ترکہ ملے گا بکر اور ثیبہ اس حکم میں برابر ہیں۔

۱۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ (طلاق میں متعہ دینے کا بیان)

ف: متعہ اس کو کہتے ہیں جو خاوند عورت کو طلاق کے وقت سلوک کے طور پر کچھ دیتا ہے ادنیٰ اس کا یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑے اور اعلےٰ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی دے متعہ دینا ہر عورت مطلقہ کو مستحب ہے اور جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو قبل صحبت کے خاوند اس کو طلاق دے دے تو متعہ دینا واجب ہے۔

۹۲۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ فَمَتَّعَ بِوَلِيْدَةٍ ۞

عورت کو طلاق دی متعہ میں ایک لونڈی دی۔

۹۳۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملے گا مگر جس عورت کا مہر مقرر ہو گیا ہو اور قبل صحبت کے اس کو طلاق دی جائے تو اس کو آدھا مہر دینا کافی ہے۔

۹۴۔ کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملے گا قاسم بن محمد سے بھی مجھے ایسا ہی پہنچا۔

ف: کہا مالک نے ہمارے نزدیک متعہ کی کوئی حد نہیں ہے نہ قلیل کی نہ کثیر کی۔

۱۸۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَاقِ الْعَبْدِ (غلام کی طلاق کا بیان)

۹۵۔ عَنْ : سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَبْدٌ لَّهَا كَانَتْ تَحْتَهٗ امْرَاَةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاَمَرَتْهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَيَسْاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيَهٗ عِنْدَ الدَّرَجِ اٰخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا فَقَالَا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ۞

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع مکاتب تھا حضرت ام سلمہ کا یا غلام تھا اس کے نکاح میں ایک عورت آزاد تھی اس کو دو طلاق دیں پھر رجعت کرنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے اس کو حکم کیا کہ حضرت عثمان سے جا کر مسئلہ پوچھ وہ حضرت عثمان سے جا کر ملا درج میں (ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) وہ حضرت زید بن ثابت کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے جب اس نے مسئلہ پوچھا دونوں نے کہا وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی۔

ف: کیونکہ غلام کو دو ہی طلاق کا اختیار ہے جیسے آزاد کو تین طلاق کا۔

۹۶۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ امْرَاَةً حُرَّةً تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاسْتَفْتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تھا حضرت ام سلمہ کا اسی نے اپنی بی بی کو دو طلاق دیں پھر حضرت عثمان سے مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا حرام ہو گئی تجھ پر۔

۹۷۔ عَنْ : مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتٰى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَةً حُرَّةً تَطْلِيْقَتَيْنِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ۞

ترجمہ: محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تھا حضرت بی بی ام سلمہ کا اس نے مسئلہ پوچھا زید بن ثابت سے کہ میں نے اپنی آزاد عورت کو دو طلاق دی ہیں۔ زید بن ثابت نے کہا وہ عورت حرام ہو گئی تیرے اوپر۔

۹۸۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ حُرَّةً كَانَتْ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے جب غلام اپنی عورت کو دو طلاق دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے خواہ اس کی بی بی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حَيْضٍ وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ ۞

لونڈی ہو یا آزاد عورت کی عدت تین حیض ہے اور لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

۹۹۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ اَنْ يَّنْكِحَ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهٖ مِنْ طَلَاقِهٖ شَيْءٌ فَاَمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الرَّجُلُ اَمَةَ غُلَامِهٖ اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ۞

ترجمہ: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو طلاق غلام کے اختیار میں ہوگی نہ اور کسی کے ہاتھ میں البتہ اگر آدمی اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی لونڈی چھین کر اس سے اس سے وطی کرے تو درست ہے۔

۱۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَفَقَةِ الْاَمَةِ اِذَا طُلِّقَتْ وَهِيَ حَامِلٌ

(لونڈی حاملہ کو جب طلاق دی جائے اس کے نفقہ کا بیان)

۱۰۰۔ کہا مالک نے آزاد شخص یا غلام لونڈی کو طلاق دے یا غلام آزاد بی بی کو طلاق دے اگرچہ وہ حاملہ ہو تو اس کا نفقہ اس پر لازم نہ آئے گا جب طلاق بائن ہو جس میں رجعت نہیں ہو سکتی کہتا ہے مالک نے اگر آزاد مرد کسی لونڈی سے نکاح کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو دودھ پلوائی کا خرچ خاوند پر نہ ہوگا بلکہ اس کی ماں کے مالک پر ہوگا کیونکہ وہ بچہ اسی غلام کا ہے اور اگر غلام کسی لونڈی سے نکاح کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو دودھ پلوائی کا خرچ غلام پر نہ ہوگا کیونکہ غلام کو مولیٰ کا مال صرف کرنا اس شخص پر جو مولیٰ کی ملک نہیں بغیر مولیٰ کی اجازت کے ناجائز ہے۔

۲۰۔ بَابُ عِدَّةِ الَّتِيْ تَفْقِدُ زَوْجَهَا

(جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اس کی عدت کا بیان)

۱۰۱۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ وَاَنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہاں ہے تو جس روز سے اس کی خبر بند ہوئی ہے چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت کر کے اگر چاہے دوسرا نکاح کرے۔

ف: حضرت عثمان اور حضرت علی سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ بعضوں نے کہا کہ صحابہ نے اس پر اجماع کیا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب تک اس کے خاوند کے ہم عمر لوگ سب مر نہ جائیں اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں۔ کہتا ہے مالک نے اگر عورت کی عدت گذر گئی اور اس نے دوسرا نکاح کر لیا تو پھر پہلے خاوند کو اختیار نہ رہے گا: خواہ دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔ کہتا ہے مالک نے اگر عورت کی عدت

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے اندر پہلا خاوند آگیا تو وہ اپنی بی بی کا حقدار ہوگا اور میں نے لوگوں کو پایا انکار کرتے ہوئے اس شخص کو جو یہ کہتا ہے کہ اگر وہ دوسرا نکاح کرلے بعد اس کے پہلا خاوند آئے تو حضرت عمر کے نزدیک پہلے خاوند کو اختیار ہے کہ اپنا مہر دوسرے خاوند سے وصول کرلے یا بی بی کو لے لے۔ ف: یعنے یہ روایت غلط ہے حضرت عمر سے اس کی کچھ اصل نہیں اور صحیح یہی ہے کہ پہلے خاوند کو کچھ اختیار نہ رہے گا جب وہ عورت دوسرا نکاح کرلے۔ کھا مالک نے مجھے حضرت عمر سے پہنچا آپ نے فرمایا جس عورت کا خاوند کسی ملک میں چلا گیا ہو وہاں سے طلاق کہلا بھیجے بعد اس کے رجعت کرلے مگر عورت کو رجعت کی خبر نہ ہو اور وہ دوسرا نکاح کرلے بعد اس کے پہلا خاوند آئے تو اس کو کچھ اختیار نہ ہوگا خواہ دوسرے خاوند نے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو کھا مالک نے مجھے یہ روایت اور مفقود کی روایت بہت پسند ہے۔

۲۱۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَقْرَاءِ وَعِدَّةِ الطَّلَاقِ وَطَلَاقِ الْحَائِضِ

(قراء کا اور طلاق کی عدت کا اور حائضہ کی طلاق کا بیان)

۱۰۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَلْيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو حکم کرو رجعت کرلیں پھر رہنے دیں۔ یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر حیض سے پاک ہو اب اختیار ہے خواہ رکھے یا طلاق دے اگر طلاق دے تو اس طہر میں صحبت نہ کرے یہی عدت ہے جس میں حکم دیا اللہ نے طلاق دینے کا۔

ف: فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنے طلاق دو تم عورتوں کو ان کی عدت کے وقت میں یعنے جب طہر شروع ہو تو طلاق دو مطلقہ کے عدت اکثر علماء کے نزدیک تین طہر ہیں اور کلام اللہ میں تین قروء کی عدت جو مذکور ہے مراد قروء سے طہر ہیں اور ابوحنیفہ کے نزدیک تین حیض مراد ہیں مگر یہ آیت اور حدیث ان پر حجت ہے جب شروع طہر میں طلاق دی پھر حیض آیا پھر طہر ہوا اب تیسرا حیض آتے ہی عدت پوری ہو جائے گی کیونکہ تین طہر گذر گئے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب تیسرا حیض گذرے گا اسوقت عدت ختم ہوگی۔ حیض کی حالت میں طلاق دینا بالاتفاق حرام اور ممنوع ہے۔

۱۰۷۔ عَنْ: عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا انْتَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: حضرت عائشہ نے اپنی بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمٰن کو عدت سے اٹھا دیا جب تیسرا حیض شروع ہوا ابن شہاب نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا عمرہ نے کہا عروہ نے سچ کہا بلکہ حضرت عائشہ سے اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذٰلِكَ نَاسٌ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ (وَهَلْ) تَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ اِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ ؛

باب میں لوگوں نے جھگڑا کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مطلقہ عورتیں روک رکھیں اپنے نفسوں کو تین قروء تک انہوں نے کہا سچ کہتے ہو لیکن قروء سے جانتے ہو کیا مراد ہے قروء سے طہر مراد ہے۔

۱۰۸۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَا اَدْرَكْتُ اَحَدًا مِّنْ فُقَهَائِنَا اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا يُرِيْدُ قَوْلَ عَائِشَةَ ؛

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے سنا کہتے تھے میں نے سب فقیہوں کو حضرت عائشہ کی مثل کہتے ہوئے پایا۔

ف: یعنے قروء سے طہر مراد ہیں۔

۱۰۹۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَكَانَ قَدْ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا ؛

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تھی جب تیسرا حیض اس کو شروع ہوا احوص مر گئے معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ثابت کو لکھ کر بھیجا اس کا کیا حکم ہے زید بن ثابت نے جواب لکھا کہ جب اس کو تیسرا حیض شروع ہو گیا تو خاوند کو اس سے علاقہ نہ رہا اور نہ اس کو خاوند سے نہ اسکی وارث ہوگی نہ وہ اس کا وارث ہوگا۔

۱۱۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا وَلَا مِيْرَاثَ بَيْنَهُمَا وَلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَيْهَا ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار اور ابن شہاب کہتے تھے جب مطلقہ عورت کو تیسرا حیض شروع ہو جائے تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جائے گی اور خاوند کو رجعت کا اختیار نہ رہے گا اب ایک کا ترکہ دوسرے کو نہ ملے گا۔

۱۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جب مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور تیسرا حیض شروع ہو جائے تو اس عورت کو خاوند سے علاقہ نہ رہا اور نہ خاوند کو اس سے نہ تو وہ اس کا وارث ہوگا اور نہ وہ اس کی

۱۱۲۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۱۱۳۔ عَنِ الْفُضَيْلِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى الْمُهْرِيِّ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَا يَقُوْلَانِ

ترجمہ: فضیل بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ کہتے تھے جب مطلقہ عورت کو تیسرا حیض شروع

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَحَلَّتْ ۔

ہو جائے تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جائے گی اور اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو جائے گا۔

۱۱۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ شِهَابٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے جو عورت خلع کرے اس کی عدت تین قروء ہے۔

۱۱۵۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ الْاَقْرَاءُ وَاِنْ تَبَاعَدَتْ ۔

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے مطلقہ کی عدت طہر دن سے ہوگی اگرچہ بہت دن لگیں۔

۱۱۶۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ امْرَأَتَهُ سَاَلَتْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ لَهَا اِذَا حِضْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَلَمَّا حَاضَتْ اٰذَنَتْهُ فَقَالَ اِذَا طَهُرْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَلَمَّا طَهُرَتْ اٰذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا ۔

ترجمہ: ایک انصاری کی بی بی نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی اس نے کہا جب تجھے حیض آئے تو مجھے خبر کر دینا جب حیض آیا اس نے خبر کی کہا جب پاک ہونا تو مجھے خبر کرنا جب پاک ہوئی خبر کی اس وقت انہوں نے طلاق دے دی۔

۱۱۷۔ کہا مالک نے میں نے یہ اچھا سنا۔

۲۲۔ بَابُ عِدَّةِ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا اِذَا طُلِّقَتْ فِيْهِ

(جس گھر میں طلاق ہو وہیں عدت کرنے کا بیان)

۱۱۸۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِيْ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَوَ مَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار ذکر کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید نے طلاق دی عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق بتہ ان کے باپ عبدالرحمٰن نے اس مکان سے اٹھوا منگوایا تو حضرت عائشہ نے مروان کے پاس کہلا بھیجا۔ ان دنوں میں وہ حاکم تھا مدینہ کا خدا سے ڈر اور عورت کو اسی گھر میں پہنچا دے جس میں طلاق ہوئی ہے سلیمان کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا عبدالرحمٰن مجھ پر غالب ہے (میں اس کو منع نہیں کر سکتا) اور قاسم کی روایت میں ہے کہ مروان نے کہا حضرت عائشہ سے کیا تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث یاد نہیں ف۱۔ حضرت عائشہ نے کہا اگر فاطمہ کی حدیث تم یاد نہ کرو تو کچھ ضرر نہیں۔ مروان نے کہا اگر تمہارے نزدیک فاطمہ کی نقل مکان کرنے کی یہ وجہ تھی کہ جورو اور خاوند میں لڑائی تھی تو وہ وجہ یہاں بھی موجود ہے ف۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت کے اندر نقل مکان کرنے کی اجازت دی فاطمہ بنت قیس کو اس وجہ سے کہ وہ مکان ایک جنگل میں واقع تھا یا فاطمہ بنت قیس بدزبان تھی لڑائی جھگڑے کا خوف تھا خاوند سے۔ ف۲: حتی المقدور عورت کو عدت اس مکان میں کرنا چاہیئے جہاں طلاق ہو یا موت ہو البتہ اگر کوئی عذر پیش آئے جیسے مکان کا اکیلا ہونا یا صاحب مکان کا اٹھا دینا یا کرایہ مکان پر قادر نہ ہونا یا لڑائی جھگڑا ہونا تو اس مکان سے اٹھ جانا درست ہے۔

۱۱۹ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ سعید بن زید کی بیٹی عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے نکاح میں تھی انہوں نے اس کو تین طلاق دی وہ اس مکان سے اٹھ گئی عبداللہ بن عمر نے اسے برا جانا۔

۱۲۰ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ فِيْ مَسْكَنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ طَرِيْقُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيْقَ الْاُخْرٰى مِنْ اَدْبَارِ الْبُيُوْتِ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَسْتَاْذِنَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَاجَعَهَا ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے طلاق دی اپنی بی بی کو حضرت حفصہ کے مکان میں اور ان کے گھر میں سے ہو کر مسجد کو راستہ تھا عبداللہ بن دوسرے راستہ سے جاتے تھے گھروں کے پیچھے سے ہو کر کیونکہ مکروہ جانتے تھے مطلقہ عورت کے گھر میں جانے کو اذن لے کر بغیر رجعت کے۔

۱۲۱ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِيْ بَيْتٍ بِكِرَاءٍ عَلٰى مَنِ الْكِرَاءُ قَالَ سَعِيْدٌ عَلٰى زَوْجِهَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَ زَوْجِهَا قَالَ فَعَلَيْهَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهَا قَالَ فَعَلَى الْاَمِيْرِ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ اگر عورت گھر میں کرایہ سے ہو اور خاوند طلاق دے دے تو عدت تک کرایہ کون دے گا سعید نے کہا خاوند دے گا اس نے کہا اگر خاوند کے پاس نہ ہو سعید نے کہا بی بی دے گی اس نے کہا کہ اگر بی بی کے پاس بھی نہ ہو سعید نے کہا حاکم دے گا۔

۲۳- بَابُ فِيْ نَفَقَةِ الْمُطَلَّقَةِ (مطلقہ کے نفقہ کا بیان)

۱۲۲ عَنْ: فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو ابْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهٗ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَآءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَّغْشَاهَا اَصْحَابِيْ اِعْتَدِّيْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ: فاطمہ بنت قیس کو طلاق دی ابوعمرو بن حفص نے طلاق بتہ اور وہ شام میں تھیں انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر بھیجا فاطمہ بنت قیس خفا ہوئیں[1] وکیل بولا تمہارا کچھ دینا نہیں آتا فاطمہ خفا ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے فرمایا بے شک تیرا خرچ خاوند پر نہیں ہے۔ اور تو عدت کرام شریک کے گھر میں آپ نے فرمایا ام شریک کے گھر میں رات دن میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہیں۔

[1] جو ان کے کھانے کو بھیجے وہ اس کو حقیر جان کر غصہ ہوئیں ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ اَبَا جَهْمِ بْنَ هِشَامٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اُنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَّاغْتَبَطْتُ بِهٖ

عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں تو عدت کر کیونکہ وہ اندھا ہے تو اگر اپنے کپڑے اتارے گی تو بھی کچھ قباحت نہیں جب تیری عدت گذر جائے تو مجھے کہنا فاطمہ بنت قیس نے کہا جب میری عدت گذر گئی تو میں نے حضرت سے کہا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم بن ہشام دونوں نے مجھے پیام دیا ہے آپ نے فرمایا ابوجہم تو اپنی لکڑی کبھی ہاتھ سے رکھتا ہی نہیں اور معاویہ مفلس ہیں ان کے پاس مال نہیں تو اسامہ بن زید سے نکاح کر میں نے اسامہ کو ناپسند کیا آپ نے پھر فرمایا تو اسامہ سے نکاح کر فاطمہ نے کہا میں نے اسامہ سے نکاح کر لیا اللہ نے اس میں برکت دی اور لوگ رشک کرنے لگے۔

ف۱: کیونکہ جس عورت کو تین طلاق ہوئی ہوں اور حاملہ نہ ہو اس کا نفقہ عدت کا خاوند پر نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک ہے۔ ف۲: یعنے عورتوں کو اکثر مارا کرتا ہے۔

۱۲۳۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَقُوْلُ الْمَبْتُوْتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے جس عورت کو تین طلاق ہوئی ہوں وہ اپنے گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ عدت سے فارغ ہو اور اس کو نفقہ نہ ملے گا مگر جس صورت میں حاملہ ہو تو وضع حمل تک ملے گا۔

۱۲۴۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔

۲۴۔ بَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا (لونڈی کی عدت کا بیان)

۱۲۵۔ کہا مالک نے اگر لونڈی کو غلام طلاق دے پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کی عدت لونڈی کی سی ہے اس غلام کو رجعت کا حق باقی رہے یا نہ رہے کہا[۱۲۶] مالک نے ایسا ہی اگر غلام پر حد واجب ہو پھر آزاد ہو جائے تو غلام ہی کی سی حد رہے گی۔ کہا[۱۲۷] مالک نے آزاد شخص کو لونڈی پر تین طلاق کا اختیار ہے مگر عدت لونڈی کی دو حیض ہیں اور غلام کو آزاد عورت پر دو طلاق کا اختیار ہے مگر عدت اس کی تین طہر ہیں۔ کہا[۱۲۸] مالک نے اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو پھر خاوند اس کو خرید کرے اور آزاد کر دے تو دو حیض سے عدت کرے اگر بعد خریدنے کے اس سے صحبت نہ کی ہو ورنہ ایک حیض سے استبراء کافی ہے۔

جَامِعِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ (عدت کے بیان میں مختلف حدیثیں)

۱۲۹۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جس عورت کو طلاق ہو پھر ایک یا دو

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَانِ ثُمَّ رُفِعَتْ حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ ۔

جیض کے بعد اس کا حیض بند ہو جائے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے اگر حمل معلوم ہو تو بہتر ہے ورنہ پھر تین مہینے عدت کر کے دوسرا نکاح کرے۔

۱۳۰۔ عَنْ : سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَآءِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ طلاق مردوں کے لحاظ سے ہے اور عدت عورتوں کے لحاظ سے۔

ف: یعنے اگر مرد آزاد ہو تو تین طلاق کا مالک ہے اگر غلام ہو تو دو طلاق کا چاہے عورت آزاد ہو یا لونڈی اسی طرح آزاد عورت کی عدت تین طہر ہیں اور لونڈی کے دو حیض اگرچہ مرد غلام ہو یا آزاد۔

۱۳۱۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا عورت مستحاضہ کی عدت ایک برس تک ہے۔

ف: مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خون ہمیشہ جاری رہے کبھی بند نہ ہو۔ کہا[۱۳۲] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عورت مطلقہ کا اگر حیض بند ہو جائے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے اگر اس وقت تک بھی حیض نہ آئے تو تین مہینے عدت کرے اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے حیض آنے لگے تو پھر عدت حیض سے شروع کرے اگر پھر نو مہینے تک حیض نہ آئے پھر تین مہینے عدت کرے اگر ان تین مہینے کے اندر پھر حیض آجائے پھر حیض سے شروع کرے پھر اگر نو مہینے تک حیض نہ آئے تین مہینے عدت کرے اگر پھر ان تین مہینوں میں حیض آجائے تو اب عدت حیضوں سے پوری ہوگئی اور جو حیض نہ آئے تو تین مہینے عدت کر کے دوسرا نکاح کرے اس تین برس کی عدت میں خاوند کو اختیار ہے اگر چاہے رجعت کرے مگر جب تین طلاق دے چکا ہو۔ کہا[۱۳۳] مالک نے اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دے جب عدت گذرنے لگے رجعت کرلے پھر طلاق دے دے اور صحبت نہ کرے تو عورت کو نئے سرے سے عدت کرنی ہوگی پہلے دنوں کا شمار نہ ہوگا مگر خاوند گنہگار ہوگا اگر اس نے تکلیف دینے کی نیت کی ہو۔ ف: پہلے لوگ اپنی عورتوں کو طلاق دیا کرتے جب عدت گذرنے لگتی پھر رجعت کر لیتے اس خیال سے کہ عورت کو تکلیف ہو اللہ جل جلالہٗ نے اس منع کیا اور فرمایا جب تم طلاق دو عورتوں کو اور عدت اُن کی گذرنے پر ہو تو رکھ لو ان کو موافق دستور کے یا رخصت کر دو ان کو موافق دستور کے اور مت روک رکھو ان کو تکلیف دینے کے لئے تا کہ ظلم کرو تم الیٰ آخرہ۔ کہا[۱۳۴] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر عورت مسلمان ہو جائے اور خاوند کافر ہو پھر خاوند بھی مسلمان ہو عدت کے اندر تو وہ عورت اسی کی رہے گی اگر عدت گذر جائے پھر کچھ عورت سے علاقہ نہ رہے گا البتہ نکاح کر سکتا ہے پھر تین طلاق کا مالک ہوگا کیونکہ عورت کے مسلمان ہونے سے طلاق نہیں پڑی بلکہ نکاح فسخ ہو گیا تھا۔

۲۶۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَكَمَيْنِ (حکم کے بیان میں)

۱۳۵۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ فِي الْحَكَمَيْنِ الَّذَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِنْ

ترجمہ: حضرت علی نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے جو فرمایا اگر تم کو خوف ہو خاوند اور جورو کی آپس میں لڑائی کا تو ایک حکم (پنچ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ اِنَّ اِلَيْهِمَا الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا وَالْاِجْتِمَاعَ ۔

مقرر کرو خاوند والوں میں سے اور ایک حکم (پنچ) جورو والوں میں سے اگر وہ بھلائی چاہیں گے اللہ بھی اس کی توفیق دے گا بیشک اللہ جانتا خبردار ہے۔ ان حکموں کو اختیار ہے کہ خاوند اور جورو میں تفریق کر دیں یا ملاپ کر دیں۔

۱۳۶۔ کہا مالک نے ہیں نے یہ اچھا سنا کہ حکموں کا قول تفریق اور ملاپ میں معتبر اور نافذ ہے۔ **ف**: خواہ خاوند اور جورو کے اذن سے حکم ہوئے ہوں یا بلا اذن اور بعضوں کے نزدیک ملاپ میں ان کا قول نافذ ہے۔ تفریق بغیر خاوند کے طلاق دی ہوئی نہیں ہو سکتی البتہ اگر خاوند نے حکم کو طلاق کا اختیار دے دیا ہو تو طلاق نافذ ہو جائے گی۔

۲۷۔ بَابُ يَمِيْنِ الرَّجُلِ بِطَلَاقِ مَا لَمْ يَنْكِحْ

(عورت سے نکاح نہ کیا ہو اسکی طلاق پر قسم کھانے کا بیان)

۱۳۷۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَّابْنَ شِهَابٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ الْمَرْاَةِ قَبْلَ اَنْ يَّنْكِحَهَا ثُمَّ اَثِمَ اَنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَّهٗ اِذَا نَكَحَهَا ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن مسعود اور سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے کہ جو کوئی شخص قسم کھا لے کسی عورت کی طلاق پر قبل نکاح کے پھر بعد نکاح کے وہ قسم ٹوٹے تو طلاق پڑ جائیگی۔

ف: مثلاً یہ کہے اگر میں اس عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے پھر اس سے نکاح کیا تو طلاق پڑ جائے گی۔ مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اور احمد اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک نہیں پڑے گی۔

۱۳۸۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ فِيْمَنْ قَالَ كُلُّ امْرَاَةٍ اَنْكِحُهَا فَهِيَ طَالِقٌ اَنَّهٗ اِذَا لَمْ يُسَمِّ قَبِيْلَةً اَوِ امْرَاَةً بِعَيْنِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو شخص کہے میں جس عورت سے نکاح کروں اس عورت کو طلاق ہے اور کسی قبیلہ خاص اور عورت معین کا ذکر نہیں کیا تو یہ کلام لغو ہو جائے گا۔

ف: امام اعظم کے نزدیک لغو نہ ہوگا بلکہ جس عورت سے نکاح کرے گا اس پر طلاق پڑ جائے گی مگر ایک طلاق پڑے گی اس کے بعد رجعت کر سکتا ہے البتہ اگر یہ کہدے کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر تین طلاق ہیں تو رجعت نہ کر سکے گا اور سوائے لونڈی خریدنے کے کسی کی عورت سے نکاح رہ نہیں سکتا۔ کہا[۱۳۹] مالک نے میں نے یہ اچھا سنا کہ مالک نے جو شخص اپنی عورت سے کہے اگر میں فلاں کام نہ کروں تو مجھ پر طلاق ہے اور جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے اور مال اس کا اللہ کی راہ میں صدقہ ہے پھر اس کام کو نہ کیا تو اس کی عورت پر طلاق پڑ جائے گی مگر یہ جو کہا کہ جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے اگر کسی عورت معین یا قبیلہ معین کا نام نہ لیا تو لغو ہو جائے گی اور مال میں سے تہائی صدقہ دینا ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۸-بَابُ اَجَلِ الَّذِیْ لَا یَمَسُّ امْرَاَتَہٗ

(جو شخص اپنی عورت سے جماع نہ کرسکے اس کو مہلت دینے کا بیان)

۱۴۱۔ عَنْ: سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَتَہٗ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّمَسَّھَا فَاِنَّہٗ یُضْرَبُ لَہٗ اَجَلُ سَنَۃٍ فَاِنْ مَسَّھَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَیْنَھُمَا۔

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے پھر اس سے جماع نہ کرسکے اُس کو ایک برس کی مہلت دی جائے اس عرصہ میں اگر جماع کرے گا تو بہتر نہیں تو تفریق کر دی جائے گی۔

۱۴۲۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ سَاَلَ ابْنَ شِھَابٍ مَتٰی یُضْرَبُ لَہُ الْاَجَلُ اَمِنْ یَّوْمٍ یَبْنِیْ بِھَا اَمْ مِّنْ یَّوْمٍ تُرَافِعُہٗ فَقَالَ بَلْ مِنْ یَّوْمٍ تُرَافِعُہٗ اِلَی السُّلْطَانِ۔

ترجمہ: امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کب سے ایک برس کی مہلت دی جائے گی جس روز سے خلوت ہوئی یا جس روز سے مقدمہ پیش ہوا حکم کے سامنے انہوں نے کہا جس روز سے مقدمہ پیش ہوا اس روز سے مہلت دی جائے گی۔

۱۴۳۔ کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے جماع کر چکا پھر کسی وجہ سے عاجز ہو گیا اس کو مہلت دینے کی ضرورت نہیں نہ تفریق ہوگی۔

۲۹-بَابُ جَامِعِ الطَّلَاقِ (طلاق کی مختلف حدیثوں کا بیان)

۱۴۴۔ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِیْفٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَہٗ عَشْرُ نِسْوَۃٍ حِیْنَ اَسْلَمَ الثَّقَفِیُّ اَمْسِکْ مِنْھُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَھُنَّ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص ثقفی کو فرمایا جو مسلمان ہوا تھا اور اس کی دس بیبیاں تھیں چار کو رکھ لے اور باقی کو چھوڑ دے۔

۱۴۵۔ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ ابْنَ الْمُسَیَّبِ وَحُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَعُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ کُلُّھُمْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ طَلَّقَھَا زَوْجُھَا تَطْلِیْقَۃً اَوْ تَطْلِیْقَتَیْنِ ثُمَّ تَرَکَھَا حَتّٰی تَحِلَّ وَتَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ فَیَمُوْتَ عَنْھَا اَوْ یُطَلِّقَھَا ثُمَّ یَنْکِحُھَا زَوْجُھَا الْاَوَّلُ فَاِنَّھَا تَکُوْنُ عِنْدَہٗ عَلٰی مَا بَقِیَ مِنْ طَلَاقِھَا۔

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا میں نے سنا سعید بن المسیب اور حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود اور سلیمان بن یسار سے سب کہتے تھے کہ ہم نے سنا ابوہریرہ سے کہتے تھے سنا میں نے حضرت عمر سے کہتے تھے جس عورت کو خاوند اس کا ایک طلاق یا دو طلاق دے پھر چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت اُس کی گذر جائے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند مر جائے یا طلاق دے دے پھر اس سے پہلا خاوند نکاح کرے تو اس کو بقیہ ایک طلاق کا اختیار رہے گا۔

ف: اور ابوحنیفہ کے نزدیک پھر نئے سرے سے تین طلاق کا اختیار ہوگا۔ کہا[۱۴۶] مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اختلاف نہیں ہے۔

۱۴۷ عَنْ : ثَابِتِ نِ الْاَحْنَفِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اُمَّ وَلَدٍ لِّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَدَعَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهٗ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا سِيَاطٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّاِذَا قَيْدَانِ مِنْ حَدِيْدٍ وَّعَبْدَانِ لَهٗ قَدْ اَجْلَسَهُمَا فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا وَاِلَّا وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ فَعَلْتُ بِكَ كَذَا كَذَا قَالَ فَقُلْتُ هِيَ الطَّلَاقُ اَلْفًا قَالَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ فَاَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ شَاْنِيْ فَتَغَيَّظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ وَاِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ فَارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ قَالَ فَلَمْ تُقَرِّرْنِيْ نَفْسِيْ حَتّٰى اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ اَمِيْرٌ عَلَيْهَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ شَاْنِيْ وَبِالَّذِيْ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ فَارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ وَكَتَبَ اِلٰى جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّعَاقِبَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَنْ يُّخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَهْلِيْ قَالَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَهَّزَتْ صَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ امْرَاَتِيْ حَتّٰى اَدْخَلَتْهَا عَلٰى بِعِلْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ثُمَّ دَعَوْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ عُرْسِيْ لِوَلِيْمَتِيْ فَجَاءَنِيْ ۔

ترجمہ: ثابت احنف نے نکاح کیا عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کی ام ولد سے ان کو بلایا عبداللہ نے جو بیٹے تھے عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کے ثابت نے کہا میں ان کے پاس گیا دیکھا تو کوڑے رکھے ہوئے ہیں اور دو بیڑیاں لوہے کی رکھی ہوئی ہیں اور دو غلام بھی حاضر ہیں عبداللہ نے مجھ سے کہا تو طلاق دے دے اس ام ولد کو نہیں تو میں تیرے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ میں نے کہا ایسا ہے تو میں نے ہزار طلاق اس کو دیں۔ جب میں ان کے پاس سے نکلا تو مکہ کے راستے میں عبداللہ بن عمر مجھ کو ملے میں نے ان سے ذکر کیا وہ غصے ہوئے اور کہا یہ طلاق نہیں ہے اور وہ ام ولد تیرے اوپر حرام نہیں ہے تو جا اپنے گھر میں ثابت نے کہا مجھ کو ان سے تسکین نہ ہوئی یہاں تک کہ میں مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے پاس آیا اور وہ حاکم تھے ان دنوں میں مکہ کے میں نے ان سے یہ قصہ بیان کیا اور عبداللہ بن عمر نے جو کہا تھا وہ بھی ذکر کیا عبداللہ بن زبیر نے کہا بیشک وہ عورت تجھ پر حرام نہیں ہوئی تو اپنی بی بی کے پاس جا اور جابر بن اسود زہری جو حاکم تھے مدینہ کے ان کو لکھا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو سزا دو اور ان کی بی بی کو اُن کے حوالے کر دو ثابت کہتے ہیں میں مدینہ آیا تو عبداللہ بن عمر کی بی بی صفیہ نے میری عورت کو بنا سنوار کر میرے پاس بھیجا عبداللہ بن عمر کی اطلاع سے پھر میں نے ولیمے کی دعوت کی اور عبداللہ بن عمر کو بلایا وہ دعوت میں آئے۔

ف : یعنے سخت سزا دوں گا اور ماروں گا۔ ف۲ : مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ زبردستی سے طلاق نہیں پڑتی اور ابوحنیفہ کے نزدیک پڑ جاتی ہے۔

۱۴۸ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَرَءَ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کو سنا یوں پڑھتے تھے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لقبل عدتہن اے نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کو تو طلاق دو ان کی عدت کے استقبال میں۔

۱۴۹۔ کہا مالک نے مطلب اس کا یہ ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دے۔

۱۵۰۔ **عن**: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثُمَّ اَرَادَ رَجْعَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ وَاِنْ طَلَّقَهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا رَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اٰوِيْكِ اِلَيَّ وَلَا تَحِلِّيْنَ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيْدًا مَنْ يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ اَوْ لَمْ يُطَلِّقْ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر کہتے تھے پہلے یہ دستور تھا کہ مرد اپنی عورت کو طلاق دیتا جب عدت گذرنے لگتی رجعت کر لیتا ایسا ہی ہمیشہ کیا کرتا اگرچہ ہزار مرتبہ طلاق دے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ ایسا ہی کیا اس کو طلاق دی جب عدت گزرنے لگی رجعت کر لی پھر طلاق دے دی اور کہا قسم خدا کی نہ میں تجھے اپنے ساتھ ملاؤں گا نہ اور کسی سے ملنے دوں گا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری طلاق دو بار ہے پھر یا تو رکھ لو موافق دستور کے یا رخصت کر دو موافق دستور کے اس دن سے لوگوں نے نئے سرے سے طلاق شروع کی جنہوں نے طلاق دی تھی اور جنہوں نے نہ دی تھی سب نے۔

۱۵۱۔ **عن**: ثَوْرِ بْنِ زَيْدِنِ الدِّيْلِيِّ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا وَلَا حَاجَةَ لَهُ بِهَا وَلَا يُرِيْدُ اِمْسَاكَهَا كَيْمَا يُطَوِّلُ بِذٰلِكَ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ لِيَضَارَّهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ يَعِظُهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ؛

ترجمہ: ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ اگلے زمانہ میں لوگ طلاق دیتے تھے اپنی عورتوں کو پھر رجعت کر لیتے تھے اور انکے رکھنے کی نیت نہ ہوتی تھی تا کہ عدت ان کی بڑھ جائے اور انکو ضرر پہنچے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت روک رکھو عورتوں کو ضرر پہنچانے کے لئے جو ایسا کرے گا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ نصیحت کرتا ہے پروردگار لوگوں کو۔

۱۵۲۔ **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السَّكْرَانِ فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السَّكْرَانُ جَازَ طَلَاقُهُ وَاِنْ قُتِلَ قُتِلَ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ جو شخص نشے میں مست ہو اور طلاق دے اس کا کیا حکم ہے دونوں نے کہا کہ طلاق پڑ جائے گی اور اگر وہ نشے میں کسی کو مار ڈالے گا مارا جائے گا۔

۱۵۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۱۵۴۔ **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے جب خاوند جورو کو نان و نفقہ نہ دے سکے تو تفریق کر دی جائے گی۔

۱۵۵۔ کہا مالک نے ہیں نے اپنے شہر کے عالموں کو اسی پر پایا۔

ف: شافعی کا بھی یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تفریق نہ ہوگی بلکہ جورو کو حکم دیا جائے گا کہ خاوند کے نام سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قرض لے کر کھائے۔

۳۰۔ بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا كَانَتْ حَامِلًا

(جب حاملہ عورت کا خاوند مر جائے اُس کی عدت کا بیان)

۱۵۶۔ عَنْ : اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ فَخَطَبَتْ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحِلِّيْ بَعْدُ وَكَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا وَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ ؛

ترجمہ: ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے سوال ہوا کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر مر جائے تو وہ کس حساب سے عدت کرے[ف]۔ ابن عباس نے کہا کہ دونوں عدتوں میں سے جو عدت دُور ہو اس کو اختیار کرے[ف] اور ابوہریرہ نے کہا وضع حمل تک انتظار کرے پھر ابوسلمہ حضرت ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے جا کر پوچھا انہوں نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد پندرہ دن میں جنی پھر دو شخصوں نے اس کو پیام بھیجا ایک جوان تھا اور دوسرا ادھیڑ وہ جوان کی طرف مائل ہوئی ادھیڑ نے کہا تیری عدت ہی ابھی نہیں گذری اس خیال سے کہ اس کے عزیز وہاں نہ تھے جب وہ آئیں گے تو شاید اس عورت کو میری طرف مائل کر دیں پھر سبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا تیری عدت گذر گئی تو جس سے چاہے نکاح کرلے۔

ف۲: یعنی چار مہینے دس دن تک عدت کرے یا وضع حمل تک انتظار کرے۔ ف۳: یعنی اگر وضع حمل کے ایام قریب ہوں اور چار مہینے دس دن گذرنے میں عرصہ ہو تو چار مہینے دس دن اختیار کرے اگر وضع حمل میں چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ دیر ہو تو وضع حمل تک انتظار کرے۔

۱۵۷۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ فَاَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلٰى سَرِيْرِهٖ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ لَحَلَّتْ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ اگر عورت حاملہ کا خاوند مر جائے تو اس کی عدت کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا جب وہ جنے اس کی عدت پوری ہو گئی اتنے میں ایک شخص انصاری نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا اگر خاوند کا جنازہ تخت پر رکھا ہو اور اس کی عورت جنے تو اس کی عدت گذر جائے گی۔

۱۵۸۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ

ترجمہ: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ ؛

خاوند کے مرنے کے بعد چند روز میں جنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تیری عدت گذر گئی جس سے چاہے نکاح کرلے۔

۱۵۹ عَنْ : سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَدْ حَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ فَجَاءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ ؛

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اختلاف کیا اس عورت کی عدت میں جو پندرہ روز بعد اپنے خاوند کے مرنے کے جنے ابوسلمہ نے کہا جب وہ جنے تو اس کی عدت گذر گئی اور عبداللہ بن عباس نے کہا نہیں دونوں عدتوں میں جو دور ہو وہاں تک انتظار کرے اتنے میں ابوہریرہ آئے انہوں نے کہا کہ میں اپنے بھائی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں پھر ان سب لوگوں نے کریب کو جو عبداللہ بن عباس کے موالی تھے بھیجا حضرت ام سلمہ کے پاس اس مسئلے کو پوچھنے کے واسطے انہوں نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد چند روز کے جنی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حلال ہوگئی جس سے چاہے نکاح کرلے۔

۱۶۰ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ہمارے شہر کے عالم اسی مذہب پر رہے۔

۳۱- بَابُ مُقَامِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ

(جس عورت کا خاوند مرجائے اسکو عدت تک اسی گھر میں رہنے کا بیان)

۱۶۱- عَنْ : زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا فِيْ طَلَبِ عَبِيْدٍ لَهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِطَرَفِ الْقُدُوْمِ اَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ

ترجمہ: زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو بہن ہیں ابوسعید خدری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا کہ مجھے اپنے لوگوں میں جانے کی اجازت ہے کیونکہ میرے خاوند کے چند غلام بھاگ گئے تھے وہ ان کے ڈھونڈنے کو نکلے جب قدوم (ایک مقام ہے مدینہ سے سات میل پر) میں پہنچے وہاں غلاموں کو پایا اور غلاموں نے میرے خاوند کو مار ڈالا اور میرا خاوند میرے لئے نہ کوئی مکان ذات کا چھوڑ گیا ہے نہ کچھ خرچ دے گیا ہے اگر آپ کہئے تو میں اپنے کنبے والوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ لِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ ۔

میں چلی جاؤں آپ نے فرمایا چلی جا جب میں لوٹ کر چلی حجرہ کے باہر نہیں پہنچی تھی کہ پھر آپ نے پکارا یا کسی اور نے آپ کے کہنے سے پکارا اور مجھ سے پوچھا میں نے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اسی گھر میں رہ یہاں تک کہ عدت پوری ہو میں نے اسی گھر میں عدت کی چار مہینے دس دن تک جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے انہوں نے مجھ سے یہ مسئلہ پوچھوا بھیجا اور اسی کے موافق حکم کیا۔

۱۶۲۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَآءِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ ۔

ترجمہ: سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اُن عورتوں کو جو خاوند کے مرنے کے بعد سے عدت میں ہوتی تھیں بیداء[1] سے پھیر دیتے تھے حج کو نہ جانے دیتے تھے۔

۱۶۳۔ عَنْ : يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ تُوُفِّيَ وَاَنَّ امْرَاَتَهٗ جَآءَتْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَتْ لَهٗ وَفَاتَ زَوْجِهَا وَذَكَرَتْ لَهٗ حَرْثًا لَهُمْ بِقَنَاةٍ وَسَاَلَتْهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَبِيْتَ فِيْهِ فَنَهَاهَا عَنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ سَحَرًا فَتُصْبِحُ فِيْ حَرْثِهِمْ فَتَظَلُّ فِيْهِ يَوْمَهَا ثُمَّ تَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ اِذَآ اَمْسَتْ فَتَبِيْتُ فِيْ بَيْتِهَا ۔

ترجمہ: سائب بن خباب کا انتقال ہو گیا ان کی بی بی عبداللہ بن عمر کے پاس آئیں اور اپنے خاوند کا مرنا بیان کیا اور کہا کہ میری کچھ کھیتی ہے چاہے اگر آپ اجازت دیجئے تو میں وہاں شب کو رہا کروں انہوں نے اس سے منع کیا تو وہ مدینہ سے صبح کو جاتیں دن بھر اپنے کھیت میں رہتیں اور سارا دن وہاں کاٹتیں شام کو پھر مدینہ میں آجاتیں اور رات بھر اپنے گھر میں بسر کرتیں۔

۱۶۴۔ عَنْ : هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْمَرْاَةِ الْبَدَوِيَّةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنَّهَا تَنْتَوِيْ حَيْثُ انْتَوٰى اَهْلُهَا ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے ان کے باپ عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ جو لوگ جنگل میں رہا کرتے ہیں اگر ان میں سے کسی کا خاوند مر جائے تو وہ اپنے لوگوں کے ساتھ رہے جہاں وہ اُتریں وہاں وہ بھی اُترے۔ (عذر کی وجہ سے)

۱۶۵۔ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْتُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمَبْتُوْتَةُ اِلَّا فِيْ بَيْتِهَا ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جس عورت کا خاوند مر جائے یا طلاق دے دے وہ رات کو اپنے گھر میں رہا کرے۔ (عدت تک)

---

[1] بیداء ایک مقام کا نام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲-بَابُ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا

(جب اُم ولد کا مالک مرجائے اُس کی عدت کا بیان)

۱۶۶-عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ إِنَّ يَزِيْدَ ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَرَّقَ بَيْنَ رِجَالٍ وَنِسَائِهِمْ وَكُنَّ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ رِجَالٍ هَلَكُوْا فَتَزَوَّجُوْهُنَّ بَعْدَ حَيْضَةٍ أَوْ حَيْضَتَيْنِ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَعْتَدَدْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقَالَ الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا مَا هُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ ۞

ترجمہ: قاسم بن محمد کہتے تھے کہ یزید بن عبدالملک نے تفریق کردی درمیان میں مردوں کے اور ان عورتوں کے جو ام ولد تھیں لوگوں کی اور ان کے مولیٰ مرگئے تھے انہوں نے ایک حیض یا دو حیض کے بعد نکاح کرلئے تھے اور حکم دیا چار مہینے دس دن عدت کرنے کو تب قاسم بن محمد نے کہا سبحان اللہ اللہ فرماتا ہے جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ چار مہینے دس دن عدت کریں اور ام ولد بیبیوں میں داخل نہیں۔

ف: قاسم بن محمد نے یزید بن عبدالملک پر انکار کیا اس بات سے کہ انہوں نے ام ولد کی عدت کو چار مہینے دس دن قرار دیا حالانکہ ام ولد بیبیوں میں داخل نہیں ہے۔

۱۶۷-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ قَالَ عِدَّةُ أُمِّ وَلَدٍ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے کہا ام ولد کا مولیٰ جب مرجائے تو ایک حیض تک عدت کرے۔

۱۶۸-کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر اس اُم ولد کو حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت کرے۔

۳۳-بَابُ عِدَّةِ الْأَمَةِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا أَوْ زَوْجُهَا

(لونڈی کا جب مولیٰ یا خاوند مرجائے اس کی عدت کا بیان)

۱۶۹-عَنْ مَالِكٍ أَنَّهٗ بَلَغَهٗ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُوْلَانِ عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسُ لَيَالٍ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے لونڈی کا خاوند جب مرجائے تو عدت اس کی دو مہینے پانچ دن ہے۔

۱۷۰-عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلُ ذٰلِكَ ۞

ترجمہ: ابن شہاب نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

۱۷۱-کہا مالک نے جو غلام لونڈی کو طلاق رجعی دے پھر مرجائے اور اس کی عورت عدت میں ہو تو اب دو مہینے پانچ دن تک عدت کرے۔ اگر وہ لونڈی آزاد ہو جائے اور اپنے خاوند سے جُدا نہ ہونا چاہے یہاں تک کہ خاوند اس کا عدت میں مرجائے تو اب وہ لونڈی مثل آزاد عورت کے چار مہینے دس دن تک عدت کرے کیونکہ عدت وفات کی بعد آزادی کے اس پر لازم ہوئی تو مثل آزاد عورت کے کرنا چاہیئے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴-بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَزْلِ (عزل کے بیان میں)

ف: انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا اور باہر منزل ہونا اس کا نام عزل ہے۔

۱۷۲- عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْفِدَآءَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ فَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ۔

ترجمہ: ابن محیریز سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا وہاں ابو سعید خدری کو بیٹھے دیکھا میں نے پوچھا عزل درست ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق میں گئے وہاں عورتیں کافروں کی قید ہوئیں ہم لوگوں کو شہوت ہوئی اور مجردی دشوار گذری اور یہ بھی ہم چاہتے تھے کہ ان عورتوں کو بیچ کر روپیہ حاصل کریں اسلئے ہم نے چاہا کہ عزل کریں پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں بغیر آپ سے پوچھے کیونکر عزل کریں اسلئے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کرنے میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ جس جان کو پیدا کرنا اللہ کو منظور ہے وہ خواہ مخواہ پیدا ہوگی قیامت تک۔

ف۱: کیونکہ اگر عزل نہ کریں گے تو حمل کا خوف ہے اور جب حمل ہو جائے گا تو بیچنا مشکل ہوگا۔

ف۲: بعض علماء نے عزل کو جائز رکھا ہے بعضوں نے مکروہ مگر ترک اس کا بہتر ہے۔

۱۷۳- عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَعْزِلُ ۔

ترجمہ: ابو ایوب انصاری عزل کرتے تھے۔

۱۷۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَعْزِلُ وَ كَانَ يَكْرَهُ الْعَزْلَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر عزل نہیں کرتے تھے اور مکروہ جانتے تھے عزل کو۔

۱۷۵- عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَجَآءَهُ ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّ عِنْدِيْ جَوَارِيَ لَيْسَ نِسَائِيَ اللَّاتِيْ كُنَّ بِاَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبْنِيْ اَنْ تَحْمِلَ مِنِّيْ اَفَاَعْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ اَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ فَقُلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اِنَّمَا نَجْلِسُ عِنْدَكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ اَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ قَالَ فَقُلْتُ هُوَ حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهٗ وَاِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهٗ قَالَ وَكُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِكَ

ترجمہ: حجاج بن عمرو بن غزیہ بن ثابت پاس بیٹھے تھے اتنے میں ابن فہد ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور کہا اے ابا سعید (کنیت ہے زید بن ثابت کی) میرے پاس چند لونڈیاں ہیں جو میری بیبیوں سے بہتر ہیں مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ سب حاملہ ہو جائیں کیا میں ان سے عزل کروں زید نے حجاج سے کہا مسئلہ بتاؤ حجاج نے کہا اللہ تمہیں بخشے ہم تو تمہارے پاس علم سیکھنے کو آتے ہیں زید نے کہا بتاؤ جب میں نے کہا وہ تیری کھیتیاں ہیں تیرا جی چاہے ان میں پانی پہنچا یا جی چاہے سوکھا رکھ میں ایسا ہی سنا کرتا تھا زید سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ زَيْدٌ صَدَقَ ۞

زید نے کہا سچ بولا۔

ف: یعنی چاہے ان سے جماع کرے اور نطفہ ٹھہرنے دے چاہے عزل کرا اور نطفہ نہ ٹھہرنے دے۔

۱۷۔ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَفِيفٌ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَدَعَا جَارِيَةً لَّهُ فَقَالَ اَخْبِرِيْهِمْ فَكَاَنَّمَا اسْتَحْيَتْ فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ اَمَا اَنَا فَاَفْعَلُهُ يَعْنِيْ اَنَّهُ يَعْزِلُ ۞

ترجمہ: دفیف سے روایت ہے کہ ابن عباس سے سوال ہوا عزل کرنا درست ہے یا نہیں انہوں نے اپنی لونڈی کو بلا کر کہا تو ان کو بتا دے اس نے شرم کی عبداللہ بن عباس نے کہا دیکھ لو ایسا ہی حکم ہے میں تو عزل کیا کرتا ہوں۔

۱۷۔ **کھا** مالک نے آزاد عورت سے عزل کرنا بغیر اس کی اجازت کے درست نہیں اور اپنی لونڈی سے بغیر اس کی اجازت کے درست ہے اور پرائی لونڈی سے اسکے مالک کی اجازت لینا ضروری ہے۔

۳۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِحْدَادِ (سوگ کا بیان)

۱۷۸۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خُلُوْقٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ حَاجَةٌ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ

ترجمہ: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ نے تین حدیثیں ان سے بیان کیں ایک تو یہ کہ میں ام حبیبہ کے پاس گئی جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ان کے باپ ابوسفیان بن حرب مرے تھے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جس میں زردی ملی ہوئی تھی وہ خوشبو ایک لونڈی کے لگا کر اپنے کلوں پر لگالی اور کہا کہ قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں کہ کسی مُردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے خاوند کے کہ اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے **دوسری** حدیث یہ ہے کہ زینب نے کہا میں زینب بنت جحش پاس جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی جب ان کے بھائی مر گئے تھے انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین روز سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ **تیسری** حدیث یہ ہے کہ زینب نے کہا میں اپنی ماں ام سلمہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَآبَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَآئِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَآءَتْ مِنْ طِيْبٍ وَغَيْرِهٖ ۔

پاس گئی جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں اگر فرمائیے تو سرمہ لگا دوں آپ نے فرمایا نہیں نہیں دو بار یا تین بار بلکہ چار مہینے دس دن تک پرہیز کرنا ضروری ہے اور جاہلیت میں ایک سال تک پرہیز کرتے تھے جب سال ختم ہوتا تو اونٹ کی مینگنی پھینکتے تھے۔ حمید نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اونٹ کی مینگنی پھینکنے سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک کھنڈر میں چلے جاتے اور برے سے برے کپڑے پہن لیتے پھر ایک سال تک خوشبو وغیرہ کچھ نہ لگاتے بعد ایک سال کے ایک جانور لاتے گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اسکو اپنے بدن پر ملتے اکثر وہ مر جاتا بعد اس کے باہر نکلتے تو ایک اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے اسکو پھینک کر پھر اختیار ہوتا چاہے خوشبو لگائے یا اور کوئی کام کرے۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی مُردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر۔

۱۷۹۔ عَنْ: عَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ ۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ نے ایک عورت سے کہا جو سوگ میں تھی اپنے خاوند کے اور اس کی آنکھ دکھتی تھی رات کو وہ سرمہ لگائے جس سے آنکھ روشن ہو اور دن کو پونچھ ڈالے۔

۱۸۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِاِمْرَاَةٍ حَادٍّ عَلٰى زَوْجِهَا اشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مِنْهَا اَتَكْتَحِلُ بِكُحْلِ الْجَلَاءِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيْهِ بِالنَّهَارِ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار کہتے تھے جس عورت کا خاوند مر جائے اور اس کو اپنی آنکھ کے آشوب کے یا کسی اور دکھ کی شکایت ہو وہ سرمہ لگائے اور دوا کرے اگرچہ اس میں خوشبو ہو۔

۱۸۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمَرْاَةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا اشْتَكَتْ فِيْ بَصَرِهَا مِنْ رَمَدٍ بِهَا اَوْ شَكْوٰى اَصَابَهَا اَنَّهَا تَكْتَحِلُ وَتَتَدَاوٰى بِدَوَآءٍ اَوْ بِكُحْلٍ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ طِيْبٌ ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۲۔ کہا مالک نے جب ضرورت ہو تو اللہ جل جلالہٗ کا دین آسان ہے۔

۱۸۳۔ عَنْ: صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اشْتَكَتْ عَيْنُهَا وَهِیَ حَادٌّ عَلٰى زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ۔

ترجمہ: صفیہ بنت ابی عبید اپنے خاوند کے سوگ میں تھیں یعنے عبداللہ بن عمر کے انہوں نے سُرمہ نہ لگایا اور ان کی آنکھیں دُکھتی تھیں یہاں تک کہ چیپڑ آنے لگا۔

۱۸۴۔ کہا مالک نے جو عورت سوگ میں ہو اپنے خاوند کے اور وہ زیور کی قسم سے کچھ نہ پہنے نہ انگوٹھی نہ پائے زیب نہ اور زیور نہ یمن کا کپڑا مگر جب موٹا اور سخت ہو نہ رنگا ہوا کپڑا مگر سیاہ نہ کنگھی کرے نہ کھلی ڈالے مگر بیری وغیرہ کے پتوں سے بالوں کو دھو سکتی ہے یا اور کسی چیز سے جس میں خوشبو نہ ہو۔ کہا مالک نے جس عورت کا خاوند مر جائے وہ تیل زیتون کا یا تل کا جس میں خوشبو نہ ہو لگائے۔

۱۸۵۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ حَادٌّ عَلٰى اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلَتْ عَلٰى عَيْنِهَا صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاجْعَلِيْهِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيْهِ بِالنَّهَارِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے پاس گئے اور وہ سوگ میں تھیں اپنے خاوند ابوسلمہ کے انہوں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا تھا آپ نے پوچھا یہ کیا لگایا اے ام سلمہ۔ انہوں نے کہا یہ ایلوا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا رات کو لگایا کر اور دن کو پونچھ ڈالا کر۔

۱۸۶۔ کہا مالک نے اگر عورت نابالغ ہو اس کو حیض نہ آتا ہو وہ بھی مثل بالغہ کے سوگ کرے جب خاوند اس کا مر جائے اور جن امور سے بالغہ کو پرہیز کرنا لازم ہے ان سے وہ بھی پرہیز کرے۔

۱۸۷۔ کہا مالک نے جب لونڈی کا خاوند مر جائے وہ دو مہینے پانچ دن تک سوگ کرے۔

۱۸۸ کہا مالک نے جب ام ولد کا مولے مر جائے تو وہ سوگ نہ کرے کیونکہ سوگ ان عورتوں پر لازم ہے جو خاوند والیاں ہوں۔

۱۸۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ تَجْمَعُ الْحَادَّ رَأْسَهَا بِالسِّدْرِ وَالزَّيْتِ۔

ترجمہ: حضرت بی بی ام سلمہ فرماتی تھیں جو عورت سوگ میں ہو وہ اپنے سر کو بیری کے پتے سے دھو سکتی ہے اور زیتون کا تیل ڈال سکتی ہے۔

الحمد للہ کتاب نکاح اور طلاق کی ختم ہوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الرَّضَاعِ

کتاب رضاع کے بیان میں

ف :- یعنے دُودھ پلانے کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱- بَابُ رَضَاعَةِ الصَّغِيْرِ (بچے کو دُودھ پلانے کا بیان)

۱- عَنْ : عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ ۞

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تھے ان کے گھر میں اتنے میں حضرت عائشہ نے ایک مرد کی آواز سُنی جو حفصہ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا حضرت عائشہ بولیں یا رسول اللہ یہ کون شخص ہے جو آپ کے گھر میں جانا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ فلاں شخص ہے۔ حضرت حفصہ کے رضاعی چچا کا نام لیا جب حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا میرے سامنے آتا آپ نے فرمایا ہاں رضاعت حرام کرتی ہے جیسے نسب حرام کرتا ہے۔

یعنے جیسے نسبی باپ یا چچا یا بھائی محرم ہے اس سے نکاح درست نہیں ایسا ہی رضاعی باپ یا چچا یا بھائی بھی محرم ہے۔

۲- عَنْ : عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ

ترجمہ : حضرت عائشہ نے کہا میرا چچا رضاعی میرے پاس آیا اور مجھ سے اجازت مانگی اندر آنے کی میں نے کہا بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھے ہوئے اجازت نہ دوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تو اجازت دے دے اس کو آنے کی میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو تو عورت نے دُودھ پلایا تھا مرد کا اس میں کیا تعلق آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے بیشک تیرے پاس آئے گا اور یہ گفتگو جب کی ہے کہ آیت حجاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔

اتر چکی تھی ۔ حضرت عائشہ نے کہا جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں ۔

۳۔ عَنْ: عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ نے کہا کہ میرا چچا رضاعی افلح میرے پاس آیا بعد اترنے آیت حجاب کے میں نے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے میں نے اُن سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس کو اجازت دو آنے کی ۔

۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَ مَصَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ يُحَرِّمُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباس کہتے تھے دو برس کے اندر بچہ اگر ایک دفعہ بھی دودھ چوسے تو رضاعت کی حرمت ثابت ہوگی ۔

۵۔ عَنْ: عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً فَقِيلَ لَهُ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ ۔

ترجمہ: عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا اگر ایک شخص کی دو بیبیاں ہوں ان میں سے ایک بی بی ایک لڑکے کو دودھ پلا دے اور دوسری بی بی ایک لڑکی کو کیا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے درست ہے جواب دیا نہیں درست کیونکہ دونوں کا باپ ایک ہی ہے ۔

۶۔ عَنْ: نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ وَلَا رَضَاعَةَ لِكَبِيرٍ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے رضاعت وہی ہے جو دو برس کے اندر ہو اس کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی ۔

ف: ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر حضرت عائشہ کے نزدیک بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے ۔

۷۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يُرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ أَرْضِعِيهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ سَالِمٌ فَأَرْضَعَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِي غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ تُتِمَّ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ نے سالم بن عبداللہ کو جب وہ شیر خوار تھے اپنی بہن ام کلثوم کے پاس بھیجا اس لئے کہ دس بار ان کو دودھ پلائیں تو بغیر پردہ کے میرے سامنے آجایا کریں سالم نے کہا ام کلثوم نے مجھ کو تین بار دودھ پلایا بعد اس کے میں بیمار ہو گیا (وہ بیمار ہو گئیں) اس لئے میں حضرت عائشہ کے سامنے نہیں جاتا تھا کیونکہ میں نے ام کلثوم کا دس بار دودھ نہیں پیا تھا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: بعض علماء کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ دودھ چھوڑنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جب تک دس بار نہ پیئے اور بعضوں کے نزدیک جب تک پانچ بار نہ پیئے شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک تھوڑا یا بہت دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

۸۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ اِلٰى اُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيْرٌ يَرْضَعُ فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا ؛

ترجمہ: صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے کہ ام المومنین حفصہ نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو جب وہ شیر خوار تھے اپنی بہن فاطمہ بنت عمر بن خطاب پاس بھیجا تا کہ ان کو دس مرتبہ دودھ پلائیں جب وہ بڑے ہو جائیں تو ان کے سامنے ہوا کریں فاطمہ نے عاصم کو دودھ پلا دیا پھر عاصم جب بڑے ہوئے تو حضرت حفصہ ان کے سامنے ہوا کرتیں۔

۹۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَتْهُ اَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ اَخِيْهَا وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَهُ نِسَاءُ اِخْوَتِهَا ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سامنے ہوتیں ان لوگوں کے جن کو دودھ پلایا تھا ان کی بہنوں نے اور بھتیجیوں نے اور نہیں سامنے ہوتی تھیں ان لوگوں کے جن کو دودھ پلایا تھا ان کی بھاوجوں نے۔

ف: شاید یہ حضرت عائشہ کا مذہب ہوگا کہ رضاعت کی حرمت عورت سے ثابت ہوتی ہے نہ مرد سے مگر جمہور علماء کے نزدیک اگر بھاوج کا دودھ بھائی سے ہو تو وہ لڑکا محرم ہو جائے گا کیونکہ یہ عورت اس کی پھوپی ہوئی۔

۱۰۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ كُلُّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ قَطْرَةً وَاحِدَةً فَهُوَ يُحَرِّمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَاِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُتْبَةَ ثُمَّ سَاَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ؛

ترجمہ: ابراہیم بن عتبہ نے سعید بن المسیب سے پوچھا رضاعۃ کا حکم سعید نے کہا جو رضاعت دو برس کے اندر ہو اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ ہو اور جو دو برس کے بعد ہو اس سے حرمت ثابت نہ ہوگی بلکہ وہ مثل اور کھانوں کے ہے ابراہیم نے کہا پھر میں نے عروہ بن الزبیر سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۱۱۔ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَةَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ وَاِلَّا مَا اَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا سعید بن المسیب کہتے تھے رضاعت وہی ہے جو بچپنی میں ہو جب بچہ جھولی میں رہتا ہو اور اس رضاعت سے خون اور گوشت بڑھے۔

۱۲۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الرَّضَاعَةُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا تُحَرِّمُ وَالرَّضَاعَةُ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ تُحَرِّمُ ؛

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے رضاعت تھوڑی ہو یا بہت حرمت ثابت کر دیتی ہے اور رضاعت مردوں کی طرف سے بھی حرمت ثابت کر دیتی ہے۔

۱۳۔ کہا یحییٰ نے امام مالک کہتے تھے دو برس کے اندر رضاعت قلیل ہو یا کثیر حرمت ثابت کر دیتی ہے اور دو برس کی رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی بلکہ وہ مثل اور کھانوں کے ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۔ بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّضَاعَةِ بَعْدَ الْکِبَرِ (بڑے پن میں رضاعت کا بیان)

۱۴۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْکَبِیْرِ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ اَبَاحُذَیْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَکَانَ تَبَنّٰی سَالِمًا الَّذِیْ کَانَ یُقَالُ لَهٗ سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ کَمَا تَبَنّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْدَ ابْنَ حَارِثَةَ وَاَنْکَحَ اَبُوْ حُذَیْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ یَرٰی اَنَّهٗ ابْنُهٗ اَنْکَحَهٗ ابْنَةَ اَخِیْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَهِیَ یَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ وَهِیَ یَوْمَئِذٍ مِنْ اَفْضَلِ اَیَامٰی قُرَیْشٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ فِیْ زَیْدِ ابْنِ حَارِثَةَ مَآ اَنْزَلَ فَقَالَ ادْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآئَهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ رُدَّ کُلُّ وَاحِدٍ تُبُنِّیَ مِنْ اُولٰٓئِکَ اِلٰی اَبِیْهِ فَاِنْ لَّمْ یُعْلَمْ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰی مَوْلَاهُ فَجَآءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَیْلٍ وَّهِیَ امْرَاَةُ اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَهِیَ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کُنَّا نَرٰی سَالِمًا وَلَدًا وَکَانَ یَدْخُلُ عَلَیَّ وَاَنَا فُضُلٌ وَلَیْسَ لَنَا اِلَّا بَیْتٌ وَّاحِدٌ فَمَا تَرٰی فِیْ شَاْنِهٖ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِیْهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَیَحْرُمُ بِلَبَنِهَا وَکَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَاَخَذَتْ بِذٰلِکَ عَآئِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْمَنْ کَانَتْ تُحِبُّ اَنْ یَّدْخُلَ عَلَیْهَا مِنَ الرِّجَالِ فَکَانَتْ تَاْمُرُ اُخْتَهَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ وَبَنَاتِ اَخِیْهَا اَنْ یُّرْضِعْنَ مَنْ

ترجمہ: ابن شہاب سے سوال ہوا کہ بڑھ پن میں کوئی آدمی عورت کا دودھ پیئے تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا کہ حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے بیٹا بنایا تھا سالم کو تو سالم مولیٰ کہلاتے تھے ابی حذیفہ کے جیسے زید کو بیٹا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوحذیفہ نے سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید سے کر دیا تھا جو پہلے ہجرت کرنے والوں میں تھی اور تمام قریش کی ثیبہ عورتوں میں افضل تھیں جب اللہ جل جلالہٗ نے اپنی کتاب میں اتارا زید بن حارثہ کے حق میں کہ ان کو اپنے باپ کا بیٹا کہو یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک اگر ان کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو بھائی اور مولے سمجھو جتنے متبنے تھے سب اپنے باپوں کی طرف نسبت ہونے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا اپنے مالک کی طرف نسبت کئے جاتے تو سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی جورو جو بنی عامر بن لوی کی اولاد میں سے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بچہ سمجھتے تھے ہم تنگے کھلے ہوتے تھے وہ اندر چلا آتا تھا اب کیا کرنا چاہیئے دوسرا گھر بھی ہمارے پاس نہیں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانچ بار دودھ پلا دے تو وہ تیرا محرم ہو جائے گا پھر ابوحذیفہ کی بیوی نے ایسا ہی کیا اور سالم کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھنے لگی حضرت ام المومنین عائشہ اسی حدیث پر عمل کرتیں تھیں اور جس مرد کو چاہتیں کہ اپنے پاس آیا جایا کرے تو اپنی بہن ام کلثوم کو حکم کرتیں اور اپنی بھتیجیوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحَبَّتْ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ وَاَبَى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقُلْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى الَّذِيْ اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اِلَّا رُخْصَةً مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَّحْدَهٗ لَا وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ فَعَلٰى هٰذَا كَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ۔

کو کہ اس شخص کو اپنا دودھ پلا دیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیبیاں اس کا انکار کرتیں تھیں کہ بڑھ پن میں کوئی دودھ پی کر ان کا محرم بن جائے اور ان کے پاس آیا جایا کرے اور وہ یہ کہتی تھیں کہ یہ خاص رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سہلہ بنت سہیل کو قسم خدا کی ایسی رضاعت کی وجہ سے ہمارا کوئی محرم نہیں ہو سکتا۔

ف ۱: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا دودھ حلال ہے علی الخصوص بیماری کی وجہ سے اگر کوئی دوا کے طور پر اس کو پیئے اور یہ بھی معلوم ہو کہ بڑا آدمی بھی جب کسی عورت کا دودھ پی لے تو وہ اس کی محرم ہو جاتی ہے مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا سہلہ کے لئے اور کو نہیں ہو سکتا۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ سہلہ نے اپنی چھاتی سے سالم کو دودھ پلایا یا نچوڑ کر لیکن راجح یہی ہے کہ چھاتی سے پلایا اور ظاہر حدیث بھی اسی پر دال ہے۔ واللہ اعلم **ف ۲:** عطا اور لیث اور بعض تابعین کا مذہب حضرت عائشہ کے موافق ہے۔ ابن الموازنے کہا اگر کوئی شخص اس حدیث پر عمل کرے اور ایسی رضاعت کی وجہ سے حجاب نہ کرے تو اس پر کچھ عیب نہیں ہو سکتا اور اگر یہ حدیث خاص ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے کہ یہ حکم تیرے لئے خاص ہے اور کسی کو اختیار نہیں مگر آپ نے ایسا نہ کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے۔ ابن عربی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے عبداللہ بن صالح نے کہا کہ ایک عورت آئی لیث کے پاس اور کہا کہ میں چاہتی ہوں حج کو جاؤں مگر محرم نہیں ملتا آپ نے فرمایا تو کسی بی بی کے پاس جا وہ تجھ کو دودھ پلا دے گی اس بی بی کا خاوند تیرا باپ ہو جائے گا اس کے ساتھ حج کر زرقانی نے کہا حجت لیث کی حدیث ہے حضرت عائشہ کی اور حضرت عائشہ اسی حدیث پر فتویٰ دیتی تھیں اور اعدل الاقوال اور اقوی المسالک اس باب میں وہ ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا اور اسی کو ابن القیم و قاضی شوکانی نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ رضاع میں صغر معتبر ہے مگر جس مقام پر کہ حاجت داعی ہو جیسے رضاع اس کبیر کا جو عورت کے پاس جانے سے پرہیز نہیں کر سکتا ہے اور عورت کا اس سے پردہ کرنا دشوار ہے جیسا کہ سالم کے لئے تھا پس حدیث سالم مخصص ہوگی واسطے عموم اس کے کہ رضاعت (درست) وہ ہے جو (فطری) بھوک کی وجہ سے پیش آئی ہو۔ دو سال کی عمر سے پہلے پہلے ہو۔ جو انتڑیوں میں جا کر مل جائے جو دودھ چھڑانے سے پہلے پہلے کی ہو۔ جو ہڈیوں اور گوشت کو بنائے اور پیدا کرے اور اس حدیث پر سب احادیث میں بخوبی مطابقت ہو جاتی ہے اور تعسف جانبین سے مندفع ہو جاتی ہے اور اس کی تفصیل النیل اور مسک الختام اور الروضۃ الندیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۔ **عَنْ:** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَّضَاعَةِ الْكَبِيْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر کے پاس آیا میں ان کے ساتھ تھا دار القضا کے پاس پوچھنے لگا بڑے آدمی کی رضاعت کا کیا حکم ہے عبداللہ بن عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي كَانَتْ لِي وَلِيدَةٌ وَكُنْتُ أَطَؤُهَا فَعَمَدَتِ امْرَأَتِي إِلَيْهَا فَأَرْضَعَتْهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ دُونَكَ فَقَدْ وَاللَّهِ أَرْضَعْتُهَا فَقَالَ عُمَرُ أَوْجِعْهَا وَائْتِ جَارِيَتَكَ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِيرِ ۔

نے کہا ایک شخص حضرت عمر کے پاس آیا بولا میری ایک لونڈی تھی اس سے میں صحبت کیا کرتا تھا میری جورو نے قصداً اُسے دُودھ پلا دیا جب میں اس کے پاس جانے لگا بولی سُن لے قسم خدا کی میں اس کو دودھ پلا چکی ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا اپنی بی بی کو سزا دے اور اپنی لونڈی سے صحبت کر رضاعت چھوٹے پن میں ہوتی ہے۔ (نہ بڑھ پن میں)

۱۶۔ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَقَالَ إِنِّي مَصَصْتُ عَنِ امْرَأَتِي مِنْ ثَدْيِهَا لَبَنًا فَذَهَبَ فِي بَطْنِي فَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ انْظُرْ مَا تُفْتِي بِهِ الرَّجُلَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَمَا تَقُولُ أَنْتَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا كَانَ هَذَا الْحِبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے ایک شخص نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا میں اپنی عورت کا دودھ چھاتی سے چوس رہا تھا وہ میرے پیٹ میں چلا گیا ابوموسیٰ نے کہا وہ میرے نزدیک وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی عبداللہ بن مسعود نے کہا دیکھو کیا مسئلہ بتاتے ہو اس شخص کو ابوموسیٰ بولے اچھا تم کیا کہتے ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہ ہے جو دو برس کے اندر ہو جب ابوموسیٰ نے کہا مجھ سے کچھ مت پوچھا کرو جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے (یعنے عبداللہ بن مسعود کو کہا)

۳۔ بَابُ جَامِعِ مَا فِي الرَّضَاعَةِ (رضاعت کی مختلف حدیثوں کا بیان)

۱۷۔ عَنْ : عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضاعت سے حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہو جاتا ہے۔

۱۸۔ عَنْ : جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ شَيْئًا ۔

ترجمہ: جذامہ بنت وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصد کیا تھا کہ منع کر دوں جماع سے جبتک عورت اپنے بچے کو دُودھ پلائے پھر مجھے معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

۱۹۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ترجمہ: حضرت عائشہ نے فرمایا پہلے قرآن شریف میں یہ اُترا تھا کہ دس بار دودھ پلائے تو حرمت ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار پلانا ٹھہرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور لوگ اس کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ فِي الْقُرْآنِ ۔ قرآن میں پڑھتے تھے۔

ف: بعض لوگ پڑھتے ہوں گے اور اس کے منسوخ التلاوۃ ہونے سے مطلع نہ ہوں گے اگر یہ آیت ہوگی تو بھی تلاوت اس کی منسوخ ہوگئی اب کلام اللہ میں نہیں ہے۔ کہا مالک نے اس حدیث پر عمل نہیں ہے (بلکہ قلیل اور کثیر دونوں رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے)

كِتَابُ الْعِتْقِ وَالْوَلَاءِ

کتاب عتق اور ولاء کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

(جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے)

۱۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأُعْطِيَ شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دے سکے تو اس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق حصہ ادا کرے گا اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائیگا اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو جس قدر اس غلام میں سے آزاد ہوا ہے اتنا ہی حصہ آزاد رہے گا۔

ف: مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کرا کر اپنے حصوں کے دام وصول کر لیں جب وہ محنت کر کے اپنے شریکوں کا حصہ ادا کر دے تو پورا آزاد ہو جائے گا۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ مولیٰ اگر اپنے مرنے کے بعد اپنے غلام کا ایک حصہ جیسے ثلث یا ربع یا نصف آزاد کر جائے تو بعد مولیٰ کے مر جانے کے اسی قدر حصہ جتنا مولیٰ نے آزاد کیا تھا آزاد ہو جائے گا کیونکہ اس حصے کی آزادی بعد مولیٰ کے مر جانے کے لازم ہوئی اور جب تک مولیٰ زندہ تھا اس کو اختیار تھا جب مر گیا تو موافق اس کی وصیت کے اسی قدر حصہ آزاد ہوگا اور باقی غلام آزاد نہ ہوگا اسواسطے کہ وہ غیر کی ملک ہو گیا تو باقی غلام غیر کی طرف سے کیونکر آزاد ہوگا نہ اس نے آزادی شروع کی اور نہ ثابت کی اور نہ اس کے واسطے ولاء ہے بلکہ یہ میت کا فعل ہے اسی نے آزاد کیا اور اسی نے اپنے لئے ولاء ثابت کی تو غیر کے مال میں کیونکر درست ہوگا البتہ اگر یہ وصیت کر جائے کہ باقی غلام بھی اس کے مال میں سے آزاد کر دیا جائے اور ثلث مال

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں سے وہ غلام آزاد ہوسکتا ہو تو آزاد ہو جائے گا پھر اس کے شریکوں یا وارثوں کو تعرض نہیں پہنچتا کیونکہ اُن کا کچھ ضرر نہیں۔

۳۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی بیماری میں تہائی غلام آزاد کر دیا تو وہ ثلث مال میں سے پورا آزاد ہو جائے گا کیونکہ یہ مثل اس شخص کے نہیں ہے جو اپنی تہائی غلام کی آزادی اپنی موت پر معلق کر دے اس واسطے کہ اس کی آزادی قطعی نہیں جب تک زندہ ہے رجوع کر سکتا ہے اور جس نے اپنے مرض میں تہائی غلام قطعاً آزاد کر دیا اگر وہ زندہ رہ گیا تو کل غلام آزاد ہو جائیگا کیونکہ میت کا تہائی مال میں تصرف درست ہے جیسے صحیح سالم کا تصرف کل مال میں درست ہے۔

۲۔ بَابُ الشَّرْطِ فِي الْعِتْقِ (آزادی میں شرط کرنے کا بیان)

۴۔ کہا مالک نے جس شخص نے اپنا غلام قطعی طور پر آزاد کر دیا یہاں تک کہ اس کی شہادت ہوگئی اور اس کی حرمت پوری ہوگئی اور اس کی میراث ثابت ہوگئی اب اس کے مولیٰ کو نہیں پہنچتا کہ اس پر کسی مال یا خدمت کی شرط لگا دے یا اس پر کچھ غلامی کا بوجھ ڈالے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں سے آزاد کر دے تو اس کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق حصہ کے آزاد کرے اور غلام اس کے اوپر آزاد ہو جائے پس جس صورت میں وہ غلام خاص اسی کی ملک ہے تو زیادہ تر اس کی آزادی پوری کرنے کا حقدار ہوگا اور غلامی کا بوجھ اس پر نہ رکھ سکے گا۔ ۳۔ بَابُ مَنْ اَعْتَقَ رَقِيقًا لَا يَمْلِكُ مَالًا غَيْرَهُمْ (جو شخص سوائے چند غلاموں کے اور کچھ نہ رکھتا ہو اور ان کو آزاد کر دے)

۵۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبِيْدًا لَهٗ سِتَّةً عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ ثُلُثَ تِلْكَ الْعَبِيْدِ ؕ

ترجمہ: حسن بصری اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا آپ نے قرعہ ڈال کر دو کی آزادی قائم رکھی۔

ف: کیونکہ دو ثلث ہے چھ کا اور مریض کا تصرف ثلث مال میں نافذ ہے باقی وارثوں کا حق ہے قرعہ ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ چھ کاغذ کے ٹکڑے لے کر چار پر غلامی کا لفظ اور دو پر آزادی کا لکھا پھر ان کو لپیٹ کر گولیاں بنا کر ہر ایک غلام کے نام پر ایک ایک گولی کو نکالا جس کے نام پر آزادی کا پرچہ نکلا وہ آزاد ہو گیا اور جس کے نام پر غلامی کا نکلا وہ غلام ہو گیا۔ ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے اور ظاہر حدیث سے یہی مستفاد ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا اور باقی کے واسطے محنت مزدوری کر کے وارثوں کو دو تہائی دام ادا کریں گے بعد اس کے آزاد ہو جائیں گے کہا مالک نے مجھے یہ خبر پہنچی کہ اس شخص کے پاس سوائے اُن چھ غلاموں کے اور کچھ مال نہ تھا۔

۶۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا فِيْ اِمَارَةِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَعْتَقَ رَقِيْقًا لَهٗ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَمَرَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِتِلْكَ الرَّقِيْقِ فَقُسِمَتْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَسْهَمَ عَلٰى اَيِّهِمْ يَخْرُجُ سَهْمُ الْمَيِّتِ فَيَعْتِقُوْنَ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابان بن عثمان کی خلافت میں اپنے سب غلاموں کو آزاد کر دیا اور سوا ان غلاموں کے اور کچھ مال اس شخص کے پاس نہ تھا تو ابان بن عثمان نے حکم کیا ان غلاموں کے تین حصے کئے گئے پھر جس حصے پر میت کا حصہ نکلا وہ غلام

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلٰى اَحَدِ الْاَثْلَاثِ فَعَتَقَ الثُّلُثُ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهِ السَّهْمُ ۔

آزاد ہوگئے اور جن حصّوں پر وارثوں کا نام نکلا وہ غلام رہے۔

۴۔ بَابُ مَالِ الْمَمْلُوْكِ اِذَا عَتَقَ (جب غلام آزاد ہوجائے اس کا مال کون لے)

۷۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا اُعْتِقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ ۔

ترجمہ: شہاب کہتے تھے کہ سنت جاری ہے اس بات پر جب غلام آزاد ہوجائے اسکا مال اسی کو ملیگا۔

ف: یعنی جو مال اس نے قبل آزادی کے حاصل کیا ہے اور غلام کے پاس موجود ہے یہ مذہب امام مالک اور بعض علماء کا ہے اکثر علماء کے نزدیک وہ مولیٰ کا حق کہتا مالک نے اس کی نظیر یہ ہے کہ غلام جب مکاتب کیا جائے تو جو مال اس کے پاس ہو وہ غلام ہی کا رہے گا۔ اور اولاد میں یہ حکم نہیں ہوسکتا غلام کی جو اولاد آزاد یا مکاتب کرتے وقت ہوگی وہ مولے کو ملے گی۔ کہتا مالک نے اس کی دلیل یہ ہے کہ غلام اور مکاتب جب مفلس ہوجائیں تو ان کے مال اور ام ولد لے لیں گے مگر اولاد کو نہ لیں گے کیونکہ اولاد غلام کا مال نہیں ہے۔ کہتا مالک نے اس کی دلیل بھی ہے کہ غلام جب بیچا جائے اور خریدار اس کے مال لینے کی شرط کرلے تو اولاد اس میں داخل نہ ہوگی۔ کہتا مالک نے غلام اگر کسی کو زخمی کرے تو اس کے دیت میں وہ خود اور مال اس کا گرفت کیا جائے گا مگر اس کی اولاد سے مواخذہ نہ ہوگا۔

۵۔ بَابُ عِتْقِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَجَامِعُ الْقَضَاءِ فِی الْعَتَاقَةِ

(اُم ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنے کے اختیار کا بیان)

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَيُّمَا وَلِيْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَبِيْعُهَا وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا فَاِذَا مَاتَ فَهِیَ حُرَّةٌ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو لونڈی اپنے مالک سے جنے تو مالک اس کو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ وہ مالک کے وارثوں کے ملک میں آسکتی ہے بلکہ جب تک مالک زندہ رہے اس سے مزا لے جب مرجائے وہ آزاد ہوجائے گی۔

ف: ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا عمل اسی قول پر ہے اور بعض لوگوں نے ام ولد کا بیچنا درست رکھا ہے۔

۱۳۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْهُ وَلِيْدَةٌ قَدْ صَرَّ بِهَا سَيِّدُهَا بِنَارٍ اَوْ اَصَابَهَا بِهَا فَاَعْتَقَهَا ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک لونڈی آئی جس کو اس کے مولیٰ نے آگ سے جلایا تھا آپ نے اس کو آزاد کردیا۔

ف: یعنی اس کی آزادی کا حکم دے دیا دارقطنی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک لونڈی حضرت عمر کے پاس آن کر بولی میرے مولے نے مجھ پر تہمت لی اور مجھے آگ پر بٹھایا میری شرم گاہ جل گئی آپ نے فرمایا اس نے کوئی امر تیرا دیکھا تھا بولی نہیں پھر فرمایا تو نے قصور کا اقرار کیا تھا بولی نہیں آپ نے فرمایا اس کے مولیٰ کو بلاؤ وہ آیا آپ نے اس سے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ جس چیز سے عذاب دے گا تو بھی اسی سے عذاب دیتا ہے بولا میں نے اس کو قصور وار سمجھا اپنے جی میں آپ نے فرمایا تو نے کوئی امر اپنی آنکھوں سے دیکھا بولا نہیں پھر آپ نے فرمایا اس نے اقرار کیا بولا نہیں جب آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مالک سے مملوک کا بدلہ نہ لیا جائے گا تو میں اس کا عوض لیتا پھر آپ نے اس کو سو کوڑے مارے اور لونڈی سے کہا جا تو آزاد ہے اللہ نے تجھے آزاد کیا اور اس کے رسول نے اگر مولے اپنے غلام یا لونڈی کو سخت تکلیف پہنچائے تو وہ جبر کیا جائے گا اس کے آزاد کرنے پر کہا مالک نے جس شخص پر اتنا قرض ہو کہ سارا مال اس کا قرض میں جا سکے وہ اگر غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے تو درست نہیں اسی طرح نابالغ کو آزاد کرنا اپنے غلام یا لونڈی کا درست نہیں جب تک بالغ نہ ہو جائے نہ اس کے ولی کو جب تک ولایت اس کی قائم ہے۔

۶۔ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

(جس لونڈی یا غلام کا عتاق واجب میں آزاد کرنا درست ہے اسکا بیان)

۱۴۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً لِّيْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فُقِدَتْ مِنْهَا شَاةٌ مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاٰسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَآءِ فَقَالَ فَمَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا۔

ترجمہ: عروہ بن الحکمؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی بکریاں چرا رہی تھی جب میں وہاں گیا دیکھا تو ایک بکری گم ہے پوچھا میں نے ایک بکری کہاں ہے بولی اس کو بھیڑیا کھا گیا مجھے غصہ آیا آخر میں آدمی تھا میں نے ایک طمانچہ اس کے منہ پر جڑا میرے ذمے ایک بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا اسی کو آزاد کر دوں آپ نے اس لونڈی سے فرمایا اللہ جل جلالہٗ کہاں ہے وہ بولی آسمان پر ہے پھر آپ نے فرمایا میں کون ہوں بولی آپ اللہ کے رسول ہیں پھر آپ نے اس شخص کو فرمایا اس کو آزاد کر دے۔

ف: یہ وہم ہے امام مالک سے صحیح معاویہ بن الحکم ہے باجماع محدثین۔ **ف۲:** یعنے آسمانوں کے اوپر عرش پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہٗ کو پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پوچھا اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا این ربنا کہاں ہے پروردگار ہمارا۔ **ف۳:** ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا وہ مومنہ ہے یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں اور بہت سے ائمہ حدیث نے ذہبی نے کتاب العرش والعلو میں اس حدیث کو کئی طریقوں سے بیان کیا ہے اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے وہ جاہل ہے علم حدیث سے۔

۱۵۔ **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ لَّهٗ سَوْدَآءَ فَقَالَ

ترجمہ: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کالی لونڈی لے کر آیا اور کہا یا رسول اللہ میرے اوپر

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيَّ عِتْقَ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ اَفَاُعْتِقُ هٰذِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَرَاهَا مُؤْمِنَةً اُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدِيْنَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَتُوْقِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا ؛

ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا میں اسکو آزاد کر دوں اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ مومن ہے تو میں اسی کو آزاد کر دوں آپ نے اس لونڈی سے فرمایا کیا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ پاک کے وہ بولی ہاں پھر آپ نے فرمایا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ محمد اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں وہ بولی ہاں آپ نے فرمایا کیا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ مرنے کے بعد پھر جی اٹھیں گے بولی ہاں تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے۔

ف: یہ تو مومنہ ہے۔

۱۶۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يُعْتِقُ فِيْهَا ابْنَ زِنًا فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَعَمْ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے سوال ہوا کہ جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم ہو گیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہاں کر سکتا ہے۔

۱۷۔ عَنْ: فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُعْتِقَ وَلَدَ زِنًا قَالَ نَعَمْ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ ؛

ترجمہ: فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہے ان سے پوچھا جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم ہو گیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہاں کر سکتا ہے۔

۷۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

(جن بردوں کا آزاد کرنا درست نہیں واجب اعتاق میں)

۱۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ هَلْ تُشْتَرٰى بِشَرْطٍ فَقَالَ لَا ؛

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہو وہ شرط لگا کر خرید کیا جائے کہا نہیں۔

ف: یعنے مشتری یہ شرط لگا کر خرید کرے کہ میں آزاد کر دوں گا۔ اس شرط سے خرید کرنا ممنوع ہے۔

۱۹۔ کہا مالک نے جو شخص غلام کو آزاد کرنے کے لئے اور اس پر آزاد کرنا واجب ہو تو اس شرط سے نہ خریدے کہ میں آزاد کر دوں گا اسواسطے کہ اگر اس شرط سے خریدے گا تو بائع رعایت کر کے اس کی قیمت کم کر دے گا اس صورت میں وہ پورا رقبہ نہ ہوگا۔ کہا مالک نے اگر نفلی طور پر غلام آزاد کرنا چاہے تو آزادی کی شرط لگا کر خرید کر سکتا ہے کہا مالک نے جن کفارات میں بردہ آزاد کرنا واجب ہے ضروری ہے کہ وہ بردہ مسلمان ہو اگر نصرانی یا یہودی یا مکاتب یا مدبر

www.sirat-e-mustaqeem.com

یا معتق الی اجل یا ام ولد یا اندھا ہو درست نہیں البتہ نفلی طور پر یہودی یا نصرانی یا مجوسی غلام آزاد کر سکتا ہے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا اپنی کتاب میں فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً منًّا سے مراد مفت آزاد کر دینا ہے کہا مالک نے جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہے اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے اسی طرح کفارات میں انہیں مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہئے جو مسلمان ہوں کافروں کو درست نہیں۔

۸۔ بَابُ عِتْقِ الْحَیِّ عَنِ الْمَیِّتِ (مُردے کی طرف سے آزاد کرنے کا بیان)

۲۰۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُوْصِیَ ثُمَّ اَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ فَهَلَكَتْ وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِاَنْ تُعْتِقَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَیَنْفَعُنَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اِنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ هَلَكَتْ فَهَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ۔

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ کی ماں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا پھر صبح تک دیر کی رات کو مر گئیں اور ان کا قصد بردہ آزاد کرنے کا تھا عبد الرحمٰن نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے آزاد کر دوں تو ان کو کچھ فائدہ ہوگا قاسم نے کہا کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں مر گئی اگر میں اس کی طرف سے بردہ آزاد کروں کیا اس کو فائدہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔

۲۱۔ عَنْ: یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِقَابًا كَثِیْرَةً۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا عبد الرحمٰن بن ابو بکر سوتے سوتے مر گئے حضرت عائشہ نے ان کی طرف سے بہت سے بردے آزاد کئے۔

۲۲۔ کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے اس باب میں۔

۹۔ بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الرِّقَابِ وَعِتْقِ الزَّانِیَةِ وَابْنِ الزِّنَا

(بردے آزاد کرنے کی فضیلت اور زانیہ اور ولد زنا کے آزاد کرنیکا بیان)

۲۳۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرِّقَابِ اَیُّهَا اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا۔

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جس کی قیمت بھاری ہو اور اس کے مالکوں کو بہت مرغوب ہو۔

۲۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَعْتَقَ وَلَدَ

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر نے ولد الزنا کو اور اس کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

زِنَاوَ اُمَّهٗ ۔ ماں کو آزاد کیا۔

۱۰- بَابُ مَصِيْرِ الْوَلَاءِ لِمَنْ اَعْتَقَ (ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے)

۲۵- عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَنْكِ عَدَدْتُّهَا وَيَكُوْنَ لِيَ وَلَاءُكِ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَآءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ لِعَائِشَةَ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَآءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ کے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ مجھ کو میرے لوگوں نے مکاتب کیا ہے نو[1] اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ تو میری مدد کرو حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک دفعہ میں سب دے دیتی ہوں مگر تیری ولاء میں لوں گی بریرہ اپنے لوگوں کے پاس گئی ان سے بیان کیا انہوں نے ولاء دینے سے انکار کیا پھر بریرہ لوٹ کر آئی حضرت عائشہ کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور کہا میں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا وہ انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر پوچھا کیا حال ہے حضرت عائشہ نے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم بریرہ کو لے لو اور ولاء کی شرط انہیں لوگوں کے واسطے کر دو کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے[2]۔ حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں گئے اور کھڑے ہو کر اللہ جل جلالہٗ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے گو سو بار لگائی جائے اللہ کا حکم سچا اور اس کی شرط مضبوط ہے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

ف[1]: اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ ف[2]: یعنی شرع کی رو سے ولاء کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پھر جو شرط اس کے خلاف کی جائے وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور کر لو اس سے کچھ نہ ہوگا ولاء تمہیں کو ملے گی۔

۲۶- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا اس کے لوگوں نے کہا ہم اس شرط سے بیچتے ہیں کہ ولاء ہم کو ملے حضرت عائشہ نے یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

فرمایا تیرا کچھ حرج نہیں ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۲۷۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا وَلَآءُكِ ۔

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بریرہ آئی حضرت عائشہ سے مدد مانگنے کو حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگوں کو منظور ہو کہ میں یکمشت ان کو تیری قیمت ادا کر دوں اور تجھ کو آزاد کر دوں تو میں راضی ہوں بریرہ نے یہ اپنے لوگوں سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم نہیں بیچیں گے مگر اس شرط سے کہ ولاء ہم کو ملے۔

ف: بدل کتابت کے آزاد کرنے میں۔

۲۸۔ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

ترجمہ: عمرہ نے کہا کہ پھر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کر دے گا۔

۲۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اولاد کی بیع یا ہبہ سے۔

ف: زمانۂ جاہلیت میں لوگ غلاموں کو آزاد کر کے ان کی ولا بیچ ڈالتے تھے یا ہبہ کرتے تھے آپ نے اس سے منع کیا۔

۳۰۔ کہا مالک نے جو غلام اپنے تئیں مولیٰ سے مول لے لے اس شرط سے کہ میری ولا جس کو میں چاہوں گا اس کو ملے گی تو یہ جائز نہیں کیونکہ ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور اگر مولیٰ نے غلام کو اجازت دیدی کہ جس سے جی چاہے موالات کا عقد کرلے تو بھی جائز نہ ہوگا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اس کو ملے گی جو آزاد کرے اور منع کیا آپ نے ولا کی بیع اور ہبہ سے پس اگر مولیٰ کو یہ امر جائز ہو کہ غلام سے ولا کی شرط کرلے یا اجازت دے جس کو وہ چاہے ولا ملے اس صورت میں ولاء کا ہبہ ہو جائے گا۔

۱۱۔ بَابُ جَرِّ الْعَبْدِ الْوَلَآءَ اِذَا اُعْتِقَ

(جب غلام آزاد ہو تو ولا اپنی طرف کھینچ لیتا ہے)

۳۱۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَاَعْتَقَهٗ وَلِذٰلِكَ الْعَبْدِ بَنُوْنَ مِنَ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ فَلَمَّا اَعْتَقَهُ الزُّبَيْرُ قَالَ هُمْ مَوَالِيَّ وَقَالَ مَوَالِيْ اُمِّهِمْ بَلْ هُمْ مَوَالِيْنَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک غلام خرید کر آزاد کیا اس غلام کی اولاد ایک آزاد عورت سے تھی جب زبیر نے غلام کو آزاد کر دیا تو زبیر نے کہا اس کی اولاد میرے مولیٰ ہیں اور ان کی ماں کے لوگوں نے کہا ہمارے مولیٰ ہیں دونوں نے جھگڑا کیا حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَضٰى عُثْمَانُ لِلزُّبَيْرِ بِوَلَآئِهِمْ ۔

عثمان کے پاس آئے آپ نے حکم کیا کہ ان کی ولاء زبیر کو ملے گی۔

۳۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهٗ وَلَدٌ مِنْ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَآؤُهُمْ قَالَ سَعِيْدٌ اِنْ مَاتَ اَبُوْهُمْ وَهُوَ عَبْدٌ يُعْتَقُ فَوَلَآءُهُمْ لِمَوَالِيْ اُمِّهِمْ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے سوال ہوا اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت سے ہو تو اس لڑکے کی ولا کس کو ملے گی سعید بن المسیب نے کہا اگر اس لڑکے کا باپ غلامی کی حالت میں مرجائے تو ولا اس کی ماں کے موالی کو ملے گی۔

۳۳۔ کہا مالک نے مثال اس کی یہ ہے ملاعنہ عورت کا لڑکا اپنے ماں کے موالی کی طرف منسوب ہوگا اگر وہ مرجائے گا وہی اس کے وارث ہوں گے اگر جنایت کرے گا وہی دیت دیں گے پھر اگر اس عورت کا خاوند اقرار کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اس کی ولا باپ کے موالی کو ملے گی وہی وارث ہوں گے وہی دیت دیں گے مگر اس کے باپ پر حد قذف پڑے گی کہا مالک نے اسی طرح اگر عورت ملاعنہ عربی ہو اور خاوند اس کے لڑکے کا اقرار کرے کہ میرا لڑکا ہے تو وہ لڑکا اپنے باپ سے ملا دیا جائے گا۔ جب تک خاوند اقرار نہ کرے تو اس لڑکے کا ترکہ اس کی ماں اور اخیافی[1] بھائیوں کو حصہ دے کر جو بچ رہے گا مسلمانوں کا حق ہوگا اور ملاعنہ کے لڑکے کی میراث اس کی ماں کے موالی کو اسواسطے ملتی ہے کہ جب تک اس کے خاوند نے اقرار نہیں کیا نہ اس لڑکے کا نسب ہے نہ اس کا کوئی عصبہ ہے جب خاوند نے اقرار کر لیا نسب ثابت ہوگیا اپنے عصبہ سے مل جائے گا۔

۳۴۔ کہا مالک نے جس غلام کی اولاد آزاد عورت سے ہو اور غلام کا باپ آزاد ہو تو وہ اپنے پوتے کے ولا کا مالک ہوگا جب تک باپ غلام رہے گا جب باپ آزاد ہوجائے گا تو ولاء اس کے موالی کو ملے گی اگر باپ غلامی کی حالت میں مرجائے گا تو میراث اور ولا دادا کو ملے گی اگر اس غلام کے دو آزاد لڑکوں میں سے ایک لڑکا مرجائے اور باپ ان کا غلام ہو تو ولا اور میراث اس کے دادا کو ملے گی۔ کہا مالک نے حاملہ لونڈی اگر آزاد ہوجائے اور خاوند اس کا غلام ہو پھر خاوند بھی آزاد ہو جائے وضع حمل سے پہلے یا بعد تو ولا اس بچہ کی اس کی ماں کے مولیٰ کو ملے گی کیونکہ یہ بچہ قبل آزادی کے اس کا غلام ہوگیا البتہ جو حمل اس عورت کو بعد آزادی کے ٹھہرے گا اس کی ولاء اس کے باپ کو ملے گی جب وہ آزاد کر دیا جائے کہا مالک نے جو غلام اپنے مولیٰ کے اذن سے اپنے غلام کو آزاد کرے تو اس کی ولا مولیٰ کو ملے گی غلام کو نہ ملے گی اگرچہ آزاد ہوجائے۔

۱۲۔ بَابُ مِيْرَاثِ الْوَلَآءِ (ولاء کی میراث کا بیان)

۳۶۔ عَنْ: عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ الْعَاصِيَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهٗ ثَلَاثَةَ اثْنَانِ لِاُمٍّ وَّرَجُلٌ لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُ الَّذِيْنَ لِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَّمَوَالِيَ فَوَرِثَهٗ اَخُوْهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ مَالَهٗ وَوَلَآءَ مَوَالِيْهِ ثُمَّ هَلَكَ الَّذِيْ وَرِثَ الْمَالَ

ترجمہ: عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عاصی بن ہشام مرگئے اور تین بیٹے چھوڑ گئے دو اس میں سے سگے بھائی تھے اور ایک سوتیلا (یعنے ماں اس کی اور تھی) تو سگے بھائیوں میں سے ایک بھائی مرگیا اور مال اور غلام آزاد کئے ہوئے چھوڑ گیا اس کا وارث سگا بھائی ہوا مال اور غلاموں کی سب ولا اس نے لی پھر وہ بھائی بھی مرگیا

[1] اخیافی مادری بھائیوں کو کہتے ہیں یعنی ماں ایک ہو اور باپ جدا جدا۔ اگر باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا تو وہ علاتی بھائی کہلاتے ہیں۔ اگر ماں باپ دونوں ایک ہوں تو ان کو حقیقی یا عینی بھائی کہتے ہیں ۱۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَوَلَاءَ الْمَوَالِيْ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ فَقَالَ ابْنُهُ قَدْ اَحْرَزْتُ مَا كَانَ اَبِيْ اَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءَ الْمَوَالِيْ وَقَالَ اَخُوْهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ وَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ فَلَا اَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ اَخِيْ الْيَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهُ اَنَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لِاَخِيْهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيْ ۞

اور ایک بیٹا اور سوتیلا بھائی (یعنے وہی عاصی بن ہشام کا بیٹا) چھوڑ گیا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے مال اور ولا کا مالک ہوں بھائی نے کہا بے شک مال کا تو مالک ہے مگر ولا کا مالک نہیں فرض کر کہ اگر پہلا بھائی میرا آج مرتا تو میں اس کا وارث ہوتا یا نہ ہوتا تو پھر دونوں نے جھگڑا کیا حضرت عثمان کے پاس آئے آپ نے ولا بھائی کو دلائی۔

ف: بلکہ میں ہوتا کیونکہ میں اس کا سوتیلا بھائی ہوں اور تو بھائی کا بیٹا ہے اور بھائی کے ہوتے ہوئے ولا بھتیجے کو نہیں پہنچتی۔

۳۷ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبُوْهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ كُلَيْبٍ فَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَتْ مَالًا وَّمَوَالِيَ فَوَرِثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ وَرَثَتُهُ لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ قَدْ كَانَ ابْنُهَا اَحْرَزَهُ فَقَالَ الْجُهَنِيُّوْنَ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا هُمْ مَوَالِيْ صَاحِبَتِنَا فَاِذَا مَاتَ وَلَدُهَا فَلَنَا وَلَاءُ هُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ فَقَضٰى اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَنِيِّيْنَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيْ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن ابوبکر بن حزم کے والد ابان بن عثمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ جہینہ کے اور کچھ لوگ بنی الحارث بن خزرج کے لڑتے جھگڑتے آئے مقدمہ یہ تھا کہ ایک عورت جہینہ کے نکاح میں تھی ایک شخص بنی الحارث بن خزرج میں سے جس کا نام ابراہیم بن کلیب تھا وہ عورت مرگئی اور مال اور غلام آزاد کئے ہوئے چھوڑ گئی اس کا خاوند اور بیٹا وارث ہوا پھر اس کا بیٹا مرگیا اب بیٹے کے وارثوں نے کہا ولا ہم کو ملے گی کیونکہ عورت کا بیٹا اس ولا پر قابض ہوگیا تھا اور جہینہ کے لوگ یہ کہتے تھے کہ ولاء کے مستحق ہم ہیں اسلئے کہ وہ غلام ہمارے کنبے کی عورت کے غلام ہیں جب اس عورت کا لڑکا مرگیا ولاء ہم کو ملیگی ابان بن عثمان نے جہینہ کے لوگوں کو ولاء دلائی۔

۳۸ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِيْ رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهُ ثَلٰثَةً وَّتَرَكَ مَوَالِيَ اَعْتَقَهُمْ هُوَ عَتَاقَةً ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ مِنْ بَنِيْهِ هَلَكَا وَتَرَكَا اَوْلَادًا فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَرِثُ الْمَوَالِيَ الْبَاقِيْ مِنَ الثَّلٰثَةِ فَاِذَا هَلَكَ هُوَ فَوَلَدُهُ وَوَلَدُ اِخْوَتِهِ فِيْ وَلَاءِ الْمَوَالِيْ شَرْعٌ سَوَاءٌ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا جو شخص مرجائے اور تین بیٹے چھوڑ جائے اور آزاد کئے ہوئے غلام چھوڑ جائے پھر ان تینوں بیٹوں میں سے دو بیٹے مر جائیں اور اولاد اپنی چھوڑ جائیں تو ولاء کا وارث تیسرا بھائی ہوگا جب وہ مرجائے تو اس کی اولاد اور ان دونوں بھائیوں کی اولاد ولا کے استحقاق میں برابر ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳- بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ وَوَلَاءُ مَنْ اَعْتَقَ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ

(سائبہ کی میراث کا بیان اور اُس غلام کی ولاء کا بیان جسکو یہودی یا نصرانی آزاد کرے)

ف: سائبہ کے معنے آزاد بے قید یہاں مُراد اُس غلام سے جس کو آزاد کر دے اور یہ کہہ دے کہ ولاء تیری کسی کا حق نہیں ہے

۳۹- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبَةِ فَقَالَ يُوَالِي مَنْ شَاءَ فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا فَمِيرَاثُهٗ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَقْلُهٗ عَلَيْهِمْ ۔

ترجمہ: امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا سائبہ کا حکم انہوں نے کہا سائبہ جس شخص سے چاہے عقد موالات کرلے اگر مرجائے اور کسی سے موالات نہ کرے تو اس کی میراث مسلمانوں کو ملے گی اگر وہ جنایت کرے گا تو دیت بھی وہی دیں گے۔

۴۰- کہا مالک نے میرے نزدیک یہ ہے کہ سائبہ کسی سے عقد موالات نہ کرے اور میراث اس کی مسلمانوں کو ملے گی اور دیت بھی وہی دیں گے کہا مالک نے اگر یہودی یا نصرانی کا غلام مسلمان ہوجائے پھر وہ اُس کو آزاد کر دے تو اس کی ولا مسلمانوں کو ملے گی اگر بعد اس کے وہ یہودی یا نصرانی بھی مسلمان ہوجائے تو ولا اس کی طرف نہ جائے گی البتہ اگر یہودی یا نصرانی غلام کو آزاد کر دے پھر وہ غلام مسلمان ہوجائے بعد اس کے اس کا مالک مسلمان ہو تو ولا اسی کو ملے گی اس لئے کہ آزادی کے دن بھی ولا کا مستحق وہی تھا کہا مالک نے اگر یہودی یا نصرانی کا لڑکا مسلمان ہو تو وہ اپنے باپ کے آزاد کئے ہوئے غلام کی ولا پائے گا جب وہ غلام مسلمان ہوگیا ہو مگر باپ اس کا مسلمان نہ ہوا ہو جس نے آزاد کیا ہے اور اگر وہ غلام آزادی کے وقت بھی مسلمان تھا تو یہودی یا نصرانی کے مسلمان لڑکے کو ولا نہ ہوگی بلکہ وہ مسلمانوں کا حق ہوگی۔

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب مُکاتب کے بیان میں

ف: مکاتب وہ غلام ہے جس سے مولیٰ یہ کہے اگر تو اسقدر مال مجھ کو اسقدر مدت میں ادا کر دے تو تُو آزاد ہے جسقدر مال عوض میں آزادی کے ٹھہرے اس کو بدل کتابت کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُكَاتَبِ (مکاتب کے احکام کا بیان)

۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے مکاتب غلام رہے گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ ۔ جب تک اس پر کچھ بھی بدل کتابت میں سے باقی رہے۔

ف: اور ابی شیبہ کی روایت میں ہے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درم بھی باقی ہے اور ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے اس قول کو مرفوعاً روایت کیا۔

۲ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُولَانِ الْمُكَاتَبُ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ ۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر اور سلیمان بن یسار کہتے تھے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر کچھ بھی بدل کتابت میں سے باقی ہے۔

۳۔ کہا مالک نے میری رائے یہی ہے کہا مالک نے اگر مکاتب اپنی بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ کر مر جائے اور اپنی اولاد کو جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی تھی یا عقد کتابت میں داخل تھی چھوڑ جائے تو پہلے اسکے مال میں سے بدل کتابت ادا کریں گے پھر جس قدر بچ رہے گا اس کی وارث مکاتب کی اولاد ہوگی۔

۴ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهِ وَتَرَكَ دُيُونًا لِلنَّاسِ وَتَرَكَ ابْنَةً فَأَشْكَلَ عَلَى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِيهِ فَكَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَنِ ابْدَأْ بِدُيُونِ النَّاسِ ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاهُ ۔

ترجمہ: حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ابن متوکل کا مکہ میں مرگیا اور کچھ بدل کتابت اس پر باقی رہ گیا تھا اور لوگوں کا قرض بھی تھا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا تو مکہ کے عامل کو اس باب میں حکم کرنا دشوار ہوا تو اس نے عبدالملک بن مروان کو لکھا عبدالملک نے اس کے جواب میں لکھا کہ پہلے لوگوں کا قرض ادا کر پھر جس قدر بدل کتابت باقی رہ گیا ہے اس کو ادا کر بعد اس کے جو کچھ بچے وہ اس کی بیٹی اور مولیٰ کو تقسیم کر دے۔

ف۱: یعنے نصف بیٹی کو اور نصف مولیٰ کو کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر غلام اپنے مولیٰ کو کہے مجھ کو مکاتب کر دے تو مولیٰ پر ضروری نہیں خواہ مخواہ مکاتب کرے اور میں نے کسی عالم سے نہیں سنا کہ مولیٰ پر جبر ہوگا اپنے غلام کے مکاتب کرنے پر اور جب شخص ان سے اللہ جل جلالہ کے اس قول کو بیان کرتا کہ مکاتب کرو اپنے غلاموں کو اگر اس میں بہتری جانو تو وہ یہ آیتیں پڑھتے جب تم احرام کھول ڈالو شکار کرو۔ جب نماز ہو جائے تو پھیل جاؤ زمین میں اور اللہ کا فضل ڈھونڈو۔

ف۲: یعنے اللہ جل جلالہ نے اس آیت میں امر فرمایا مکاتب کرنے کا اور امر وجوب کے واسطے ہے۔

ف۳: یعنے ان آیتوں میں جیسا امر وجوب کے واسطے نہیں ہے ایسا ہی مکاتب کرنے کا امر بھی وجوب کے واسطے نہیں ہے۔ کہا بلکہ یہ امر اذن کے واسطے ہے نہ کہ وجوب کے واسطے کہا مالک نے میں نے بعض اہل علم سے سنا اس آیت کی تفسیر میں (دو تم اپنے مکاتبوں کو اس مال سے جو دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے) کہتے تھے مراد اس آیت سے یہ ہے کہ آدمی اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر اس کے بدل کتابت میں سے کچھ معاف کر دے۔ کہا مالک نے میں نے یہ اچھا سنا اور اسی پر لوگوں کو عمل کرتے ہوئے پایا۔ کہا مالک نے مجھے یہ پہنچا کہ عبداللہ ابن عمر نے اپنے غلام کو مکاتب کیا پینتیس ہزار درم پر پھر آخر میں اس سے پانچ ہزار درم معاف کر دئے۔ کہا مالک نے جب غلام مکاتب ہو جائے اس کا مال اسی کو ملے گا مگر اولاد اس کے عقد کتابت میں داخل نہ ہوگی البتہ جب شرط لگائے تو اولاد بھی داخل ہوگی کہا مالک نے جس

www.sirat-e-mustaqeem.com

شخص نے اپنے غلام کو مکاتب کیا اور اس غلام کی ایک لونڈی تھی جو حاملہ تھی اس سے مگر حمل کا حال نہ غلام کو معلوم تھا نہ مولیٰ کو تو وہ بچہ جب پیدا ہوگا مکاتب کو نہ ملے گا بلکہ مولیٰ کو ملے گا البتہ لونڈی مکاتب ہی کی رہے گی کیونکہ وہ اس کا مال ہے۔

۱۲۔ کہا مالک نے اگر ایک عورت اپنا مکاتب چھوڑ کر مرگئی اور اس کے دو وارث ہیں ایک خاوند اور ایک لڑکا اس عورت کا پھر مکاتب مرگیا قبل ادا کرنے بدل کتابت کے تو خاوند اور لڑکا موافق کتاب اللہ کے اس کی میراث کو تقسیم کرلیں گے (ایک ربع خاوند کا ہوگا اور باقی بیٹے کا) اور جو بعد ادا کرنے بدل کتابت کے مرا تو میراث اس کی سب بیٹے کو ملے گی خاوند کو کچھ نہ ملے گا ۱۳ کہا مالک نے اگر مکاتب اپنے غلام کو مکاتب کرے تو دیکھیں گے اگر اس نے رعایت کے طور پر بدل کتابت کم ٹھہرایا ہے تو یہ کتابت جائز نہ ہوگی اور جو بدل کتابت اپنا فائدہ دیکھ کر ٹھہرایا ہے تو جائز ہوگی ۱۴ کہا مالک نے جو شخص اپنی مکاتبہ لونڈی سے صحبت کرے اور وہ حاملہ ہوجائے تو اس لونڈی کو اختیار ہے چاہے وہ ام ولد بن کر رہے چاہے اپنی کتابت قائم رکھے اگر حاملہ نہ ہو تو وہ مکاتب رہے گی ۱۵ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو غلام دو آدمیوں میں مشترکہ ہو اس کو کوئی مکاتب نہیں کرسکتا اگرچہ دوسرا شریک اجازت بھی دے بلکہ دونوں شریک مل کر مکاتب کرسکتے ہیں کیونکہ اگر ایک شریک اپنے حصہ کو مکاتب کردے گا اور مکاتب بدل کتابت ادا کردے گا تو اسقدر حصہ آزاد ہونا پڑے گا اب اس شریک پر جس نے کچھ حصہ آزاد کیا لازم نہیں کہ دوسرے شریک کو ضمانت دے کر اس کی آزادی پوری کرے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جو حکم فرمایا ہے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنے کا وہ عتاق میں ہے نہ کہ کتابت میں ۱۶ کہا مالک نے اگر اس شریک کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو وہ اپنے حصہ کو مکاتب کرکے کل یا بعض بدل کتابت وصول کرلے تو جس قدر وصول کیا ہو اس کو وہ اور اس کا شریک اپنے حصوں کے موافق بانٹ لیں کتابت باطل ہوجائے گی اور وہ مکاتب بدستور غلام رہے گا ۱۷ کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک آدمی ان میں سے اس کو مہلت دے اور دوسرا نہ دے اور جس شخص نے مہلت نہ دی وہ اپنا کچھ حق وصول کرلے بعد اس کے مکاتب مرجائے اور اسقدر مال نہ چھوڑے کہ اس کے بدل کتابت کو کافی ہو تو جسقدر مال چھوڑ گیا ہے تو پہلے دونوں شریک اپنے اپنے بقایا وصول کرکے جو کچھ بچے گا برابر بانٹ لیں گے۔ اگر مکاتب عاجز ہوگیا اور جس شخص نے مہلت نہ تھی اس نے دوسرے شریک کی نسبت کچھ زیادہ وصول کرلیا ہے تو غلام دونوں میں آدھا آدھا مشترک رہے گا اور جس نے زیادہ لیا ہے وہ اپنے شریک کو کچھ نہ پھیرے گا کیونکہ اس نے اپنے شریک کی اجازت سے لیا ہے۔ اگر ایک نے اپنا حصہ معاف کردیا تھا اور دوسرے نے کچھ وصول کیا پھر غلام عاجز ہوگیا تو وہ غلام دونوں میں مشترک رہیگا اور جس نے کچھ وصول کرلیا ہے وہ دوسرے شریک کو کچھ نہ دے گا کیونکہ اس نے اپنا حق وصول کیا اس کی مثال یہ ہے کہ دو آدمیوں کا قرض ایک ہی دستاویز کی رو سے ایک آدمی پر ہو پھر ایک شخص اس کو مہلت دے اور دوسرا شخص حرص کرکے کچھ وصول کرلے بعد اس کے قرضدار مفلس ہوجائے پھر جس شخص نے وصول کرلیا ہے وہ دوسرے شریک کو اس میں سے کچھ نہ دے گا۔

۲۔ بَابُ الْحَمَالَةِ فِي الْكِتَابَةِ (کتابت میں ضمانت کا بیان)

۱۸۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ چند غلام اگر ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں تو ایک کا بار دوسرے کو اٹھانا پڑے گا اگر ان میں سے کوئی مرجائے تو بدل کتابت کم نہ ہوگا اگر کوئی ان میں سے عاجز ہوکر ہاتھ پاؤں چھوڑ دے تو اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے ساتھیوں کو چاہیئے کہ موافق طاقت کے اس سے مزدوری کرائیں اور بدل کتابت کے ادا کرنے میں مدد لیں اگر سب آزاد ہوں گے وہ بھی آزاد ہوگا اور جو سب غلام ہوں گے وہ بھی غلام ہوگا کہا[19] مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ بدل کتابت کی ضمانت نہیں ہوسکتی تو غلام کو جب مولیٰ مکاتب کرے تو بدل کتابت کی ضمانت اگر غلام عاجز ہوجائے یا مر جائے کسی سے نہیں لے سکتا نہ یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے کیونکہ اگر کوئی شخص مکاتب کے بدل کتابت کا ضامن ہو اور مولیٰ اس کا پیچھا کرے ضامن سے بدل کتابت وصول کرے تو یہ وصول کرنا ناجائز طور پر ہوگا کیونکہ ضامن نے نہ مکاتب کو خرید کیا تاکہ جو مال دیا ہے اُس کے عوض میں آجائے نہ مکاتب آزاد ہوا کہ وہ مال اس کی آزادی کا بدلہ ہو بلکہ مکاتب جب عاجز ہوگیا تو پھر اپنے مولیٰ کا غلام ہوگیا اس کی وجہ یہ ہے کہ کتابت دین صحیح نہیں جس کی ضمانت درست ہو۔

"بلکہ کتابت ایک شے ہے اگر مکاتب اسکو آزاد کردے گا آزاد ہوجائے گا ورنہ غلام ہوجائے گا اسی واسطے اگر مکاتب مرجائے اور لوگوں کا قرضدار ہو تو مولیٰ اور قرضخواہوں کے برابر حصہ نہ ہوں گے بلکہ قرضخواہ اسکے مال کے زیادہ حقدار ہوں گے اگر مکاتب عاجز ہوجائے اور لوگوں کا قرضدار ہو تو وہ اپنے مولیٰ کا غلام ہوجائے گا اور قرضخواہوں کا قرضہ اس کے ذمے رہیگا جب آزاد ہو اسوقت اس کا پیچھا کریں گے یہ اختیار نہ ہوگا کہ اس کو بیچ کر اپنا قرضہ وصول کریں۔"

ف: دین صحیح وہ ہے کہ مدیون کے ذمہ سے ساقط نہ ہو کسی طرح بغیر ادا کئے یا قرضخواہ کے معاف کئے ہوئے۔

۲۰۔ کہا مالک نے جب غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں اور ان میں آپس میں ایسی قرابت نہ ہو جس کے سبب سے ایک دوسرے کے وارث ہوں تو وہ سب ایک دوسرے کے کفیل ہوں گے کوئی ان میں سے بغیر دوسرے کے آزاد نہ ہوسکے گا یہاں تک کہ بدل کتابت پورا پورا ادا کردیں اگر ان میں سے کوئی مرگیا اور اسقدر مال چھوڑ گیا جو سب کے بدل کتابت سے زیادہ ہے تو اس مال میں سے بدل کتابت ادا کیا جائے گا اور جو کچھ بچ رہے گا مولیٰ لے لے گا اس کے ساتھیوں کو نہ ملے گا پھر ایک غلام کی آزادی میں جس قدر روپیہ اس مال میں صرف ہوا ہے اس کو مولیٰ ہر ایک غلام سے مجرا لے گا کیونکہ جو غلام مرگیا ہے وہ ان کا کفیل تھا جس قدر روپیہ اس کا ان کی آزادی میں اٹھا ان کو ادا کرنا پڑے گا۔ اگر اس مکاتب کا جو مرگیا کوئی آزاد لڑکا ہو جو حالت کتابت میں پیدا نہ ہوا ہو نہ عقد کتابت اس پر واقع ہوا ہو تو وہ اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ مکاتب مرتے وقت آزاد نہ تھا۔

۳۔ بابُ القَطَاعَةِ فِي الْكِتَابَةِ (مکاتب سے قطاعۃ کرنیکا بیان)

ف: قطاعۃ اسکو کہتے ہیں کہ مولیٰ بدل کتابت کو چھوڑ کر کسی قدر نقد لینے پر غلام سے راضی ہوجائے تاکہ وہ جلدی آزاد ہو۔

۲۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتَبَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ؛

ترجمہ: حضرت ام سلمہ اپنے مکاتبوں سے قطاعت کرتیں سونے چاندی پر

۲۲۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو تو ایک شریک کو جائز نہیں کہ بغیر دوسرے شریک کے اذن کے اپنے حصے کی قطاعت کرے کیونکہ غلام اور اس کا مال دونوں میں مشترک ہے ایک کو نہیں پہنچتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ اس کے مال میں تصرف کرے بغیر دوسرے شریک کے پوچھے ہوئے ۔ اگر ایک شریک نے قطاعت کے بغیر دوسرے سے پوچھے ہوئے اور زرِ قطاعت وصول کر لیا بعد اس کے مکاتب کچھ مال چھوڑ کر مر گیا یا عاجز ہو گیا تو قطاعت کر چکا اس کو اس مکاتب کے مال میں استحقاق نہ ہو گا نہ یہ ہو سکے گا کہ زرِ قطاعت کو پھیر دے اور اس مکاتب کو پھر غلام کرے البتہ جو شخص اپنے شریک کے اذن سے قطاعت کرے پھر مکاتب عاجز ہو جائے اور قطاعت کرنے والا یہ چاہے کہ زرِ قطاعت پھیر کر اس غلام کا اپنے حصے کے موافق مالک ہو جائے تو ہو سکتا ہے ۔ اگر مکاتب مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو جس شریک نے قطاعت نہیں کی اس کا بدل کتابت ادا کر کے جو کچھ مال بچے گا اس کو دونوں شریک اپنے حصے کے موافق بانٹ لیں گے اگر ایک نے قطاعت کی اور دوسرے نے نہ کی بعد اس کے مکاتب عاجز ہو گیا تو جس نے قطاعت کی اس سے کہا جائے گا اگر تجھ کو منظور ہے تو جس قدر روپیہ تو نے قطاعت کا لیا ہے اس کا آدھا اپنے شریک کو پھیر دے غلام تم دونوں میں مشترک رہے گا ورنہ پورا غلام اس شخص کا ہو جائے گا جس نے قطاعت نہیں کی کہا[۲۳] مالک نے جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو ایک آدمی ان میں سے قطاعت کرے دوسرے کے اذن سے پھر جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی اسی قدر غلام سے وصول کرے جتنا قطاعت کرنے والے نے وصول کیا ہے یا اس سے زیادہ بعد اس کے مکاتب عاجز ہو جائے تو قطاعت والا قطاعت نہ کرنے والے سے کچھ پھیر نہ سکے گا اگر دوسرے شریک نے قطاعت سے کم وصول کیا پھر غلام عاجز ہو گیا تو قطاعت والے کو اختیار ہے اگر چاہے تو جتنی قطاعت زیادہ ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے کر غلام میں آدھم ساجھا کریں اگر نہ دے تو سارا غلام دوسرے شریک کا ہو جائے ۔ اگر مکاتب مر گیا اور مال چھوڑ گیا اور قطاعت والے نے چاہا کہ جتنا زیادہ لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو پھیر دے اور میراث میں شریک ہو جائے تو ہو سکتا ہے اور جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی مکاتب سے قطاعت کے برابر یا اس سے زیادہ وصول کر چکا ہے اس صورت میں میراث دونوں کو ملے گی کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق وصول کر لیا کہا[۲۴] مالک نے جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو ایک اس سے قطاعت کرے اپنے حق کے نصف پر دوسرے کے اذن سے پھر جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی مکاتب سے قطاعت سے کم وصول کرے بعد اس کے مکاتب عاجز ہو جائے تو قطاعت والا اگر چاہے جتنی قطاعت زیادہ ہے اس کا آدھا اپنے شریک کو دے کر غلام میں آدھم ساجھا کر لیں ورنہ اس قدر حصہ غلام کا دوسرے شریک کا ہو جائے گا کہا[۲۵] مالک نے اس کی شرح یہ ہے کہ مثلاً ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو دونوں مل کر اس کو مکاتب کریں پھر ایک شریک اپنے نصف حق پر غلام سے قطاعت کر لے یعنے پورے غلام کے ربع پر بعد اس کے مکاتب عاجز ہو جائے تو جس نے قطاعت کی ہے اس سے کہا جائے گا کہ جس قدر تو نے زیادہ لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو پھیر دے اور غلام میں آدھم ساجھا رکھ اگر وہ انکار کرے تو قطاعت والے کا ربع غلام بھی اس شریک کو مل جائے گا اس صورت میں اس شریک کے تین ربع ہوں گے اور اس کا ایک ربع کہا[۲۶] مالک نے اگر مکاتب سے اس کا مولیٰ قطاعت کرے اور وہ آزاد ہو جائے اور جس قدر قطاعت کا روپیہ مکاتب پر رہ جائے وہ اس پر قرض رہے بعد اس کے مکاتب مر جائے اور وہ مقروض ہو لوگوں کا تو مولیٰ دوسرے قرضخواہوں کے برابر نہ ہو گا بلکہ اس کے مال میں سے پہلے اور قرضخواہ اپنا قرضہ وصول کریں گے ۔ کہا[۲۷] مالک نے جو مکاتب مقروض ہو اس سے مولیٰ قطاعت نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ غلام آزاد ہو جائے بعد اس کے سارا مال اس کا قرضخواہوں کو مل جائے مولیٰ کو کچھ نہ ملے ۔

کہا[۲۸] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر اس سے سونے پر قطاعت کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور بدل کتابت معاف کر دے اس شرط سے کہ زر قطاعت فی الفور دے دے تو اس میں کچھ قباحت نہیں ہے اور جس شخص نے اس کو مکروہ رکھا ہے اس نے یہ خیال کیا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کا میعادی قرضہ کسی پر ہو وہ اس کے بدلے میں کچھ نقد لے کر قرضہ چھوڑ دے حالانکہ یہ قرض کی مثل نہیں ہے بلکہ قطاعت اس لئے ہوتی ہے کہ غلام جلد آزاد ہو جائے اور اس کیلئے میراث اور شہادت اور حدود لازم آجائیں اور حرمت عتاقہ ثابت ہو جائے اور یہ نہیں ہے کہ اس نے روپیوں کو روپیوں کے عوض میں یا سونے کو سونے کے عوض میں خریدا بلکہ اس کی مثال یہ ہے ۔ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا تو مجھے اسقدر اشرفیاں لا دے اور تو آزاد ہے پھر اس سے کم کر کے کہا اگر اتنے بھی لا دے تو بھی تو آزاد ہے کیونکہ بدل کتابت دین صحیح نہیں ہے ورنہ جب مکاتب مر جاتا تو مولیٰ بھی اور قرضخواہوں کے برابر اس کے مال کا دعوے دار ہوتا ۔

۴۔ باب جَرَاحِ الْمُکَاتَبِ (مکاتب کسی شخص کو زخمی کرے)

۲۹۔ کہا مالک نے اگر مکاتب کسی شخص کو ایسا زخمی کرے جس میں دیت واجب ہو تو اگر مکاتب اپنے بدل کتابت کے ساتھ دیت بھی ادا کر سکے تو دیت ادا کر دے وہ مکاتب بنا رہے گا اگر اس پر قادر نہ ہو تو اپنی کتابت سے عاجز ہوا کیونکہ دیت کا ادا کرنا کتابت پر مقدم ہے پھر جب دیت دینے سے عاجز ہو جائے تو اس کے مولیٰ کو اختیار ہے اگر چاہے تو دیت ادا کر دے اور مکاتب کو غلام سمجھ کر رکھ لے اب وہ بدستور اس کا غلام ہو جائے گا اگر چاہے تو خود مکاتب کو اس شخص کے حوالے کر دے جو زخمی ہوا ہے مگر مولیٰ پر لازم نہیں ہے کہ غلام دے ڈالنے سے زیادہ اور کچھ اپنا نقصان کرے کہا[۳۰] مالک نے اگر چند غلام ایک ساتھ مکاتب ہوں پھر ان میں سے ایک غلام کسی شخص کو زخمی کرے تو سب غلاموں سے کہا جائے گا دیت ادا کرو اگر ادا کریں گے اپنی کتابت پر قائم رہیں گے اگر نہ کریں گے سب کے سب عاجز سمجھے جائیں گے چاہے جس غلام نے زخمی کیا ہے اس کو حوالے کر دے باقی غلام بدستور مولیٰ کے غلام ہو جائیں گے کیونکہ وہ دیت دینے سے عاجز ہو گئے ۔

کہا[۳۲] مالک نے اگر مکاتب کو یا اس کی اولاد کو جو کتابت میں داخل ہو کوئی زخمی کرے تو اس کی دیت غلاموں کی سی ہو گی اور وہ دیت مولیٰ کو دی جائے گی اور اسقدر بدل کتابت میں سے وضع کیا جائے گا کہا[۳۳] مالک نے اس کی شرح یوں ایک شخص نے اپنے غلاموں کو تین ہزار درم پر مکاتب کیا اور اس کے زخم کی دیت ایک ہزار درم وصول پائی تو اب جب وہ مکاتب دو ہزار درم ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا اگر مولیٰ کے اس غلام پر ہزار ہی درم بابت کتابت کے باقی تھے کہ ایک ہزار درم دیت کے پائے تو وہ آزاد ہو جائے گا اور جسقدر درم باقی تھے اس سے زیادہ دیت کے درم پائے تو مولیٰ جتنے باقی تھے اتنے لے کر باقی مکاتب کو پھیر دے گا اور مکاتب آزاد ہو جائے گا یہ درست نہیں کہ مکاتب کی دیت اسی کو حوالہ کر دیں وہ کھا پی کر برابر کر دے پھر اگر عاجز ہو جائے تو کانا لنگڑا لولا ہو کر اپنے مولیٰ کے پاس آئے کیونکہ مولیٰ نے اس کو اختیار دیا تھا اسکے مال اور کمائی پر نہ اپنی اولاد کی قیمت یا اپنی دیت پر کہ وہ کھا پی کر برابر کر دے بلکہ مکاتب کی دیت اور اس کی اولاد کی دیت جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی یا ان پر عقد کتابت ہوا مولیٰ کو دی جائے گی اور اس کے بدل کتابت میں مجرا ہو گی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۔ بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ (مکاتب کی کتابت کو بیچنے کا بیان)

۳۲۔ کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو روپیوں اشرفیوں پر مکاتب کرے وہ اس کی کتابت کو کسی اسباب کے بدلے میں بیچے مگر نقد نقد وعدے پر نہیں کیونکہ اگر وعدہ کرے گا تو کالی کی بیع بعوض کالی کے ہو جائے گی یعنے دین کی بعوض دین کے اور اگر کسی مال پر مکاتب کیا ہو جیسے اونٹ یا گائے یا بکریاں یا غلاموں پر تو مشتری کو جائز ہے کہ روپیہ اشرفی دے کر اس کی کتابت خرید کرے یا دوسری جنس دے کر سوا اس جنس کے جس پر مکاتب ہوا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ دام نقد نقد دے دیر نہ کرے

۳۳۔ کہا مالک نے جب مکاتب کی کتابت بک جائے تو مکاتب اپنی کتابت کو مشتری سے پھر وہی دام دے کر جو اس کے مولے کو مشتری نے دیے ہیں خرید کر سکتا ہے کیونکہ مکاتب کو اپنی جان آپ خرید نا گویا آزادی ہے اور آزادی بہ نسبت اور وصیتوں کے مقدم ہے

۳۴۔ کہا مالک نے اگر چند شریک ہیں ایک مکاتب میں ان میں سے ایک شریک نے اپنا حصہ کتابت بیچنا چاہا ثلث یا ربع یا نصف تو مکاتب کو مثل شفیع کے یہ جبر نہیں پہنچتا کہ اس حصے کو خود خرید کرے کیونکہ یہ خرید مثل قطاعت کے ہے اور مکاتب کو یہ درست نہیں کہ اپنے شریک سے قطاعت کرے مگر اور شریکوں کے اذن سے اور اس قدر حصہ خریدنے سے اُس کو پوری آزادی بھی حاصل نہیں ہوتی اور وہ اپنے مال پر قادر نہیں ہے بلکہ تھوڑا حصہ خریدنے میں یہ بھی خیال ہے کہ عاجز ہو جائے کیونکہ اس کا مال اس خرید میں صرف ہو جائے گا اور یہ اس کی مثل نہیں ہے کہ مکاتب اپنے تئیں پورا پورا خرید کرے ہاں جس صورت میں باقی شرکا بھی اجازت دیں تو اوروں سے زیادہ اس کو اس حصے کے خریدنے کا استحقاق ہوگا

۳۵۔ کہا مالک نے مکاتب کی قسط کی بیع درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے اس واسطے کہ اگر مکاتب عاجز ہو گیا تو اُس کے ذمے جو روپیہ تھا باطل ہو گیا اور اگر مکاتب مر گیا یا مفلس ہو گیا اور اس پر لوگوں کے قرضے ہیں تو جس شخص نے اس کی قسط خریدی تو وہ قرضخواہوں کے برابر نہ ہوگا بلکہ مثل مکاتب کے موالے کے ہوگا اور مولیٰ مکاتب کے قرض خواہوں کے برابر نہیں ہوتا اسی طرح خراج[1] مولیٰ کا اگر غلام کے ذمے پر جمع ہو جائے تب بھی مولیٰ اور قرض خواہوں کے برابر نہ ہوگا

۳۶۔ کہا مالک نے مکاتب اگر اپنی کتابت کو خرید کرے نقد روپیہ اشرفی کے بدلے میں یا کسی اسباب کے بدلے میں جو بدل کتابت کی جنس سے نہ ہو یا اسی جنس سے مؤجل ہو یا معجل ہو تو درست ہے[2]

۳۷۔ کہا مالک نے اگر مکاتب مر جائے اور اپنی ام ولد اور اولاد صغار کو جو اسی اُم ولد سے ہو یا کسی اور عورت سے چھوڑ جائے اور اولاد اُس کی محنت مزدوری پر قادر نہ ہو اور کتابت سے عاجز ہو جانے کا خوف ہو تو ام ولد کو بیچ ڈالیں گے جب اس کی قیمت اسقدر ہو کہ بدل کتابت پورا پورا ادا ہو سکے کیونکہ مکاتب کو اگر خوف ہوتا عجز کا تو وہ اُس ام ولد کو بیچ سکتا تھا اسی طرح اولاد پر جب خوف ہوگا عجز کا تو اُن کے باپ کی ام ولد بیچی جائے گی اور وہ آزاد ہو جائیں گے۔ اگر اس ولد کی قیمت بدل کتابت کو مکتفی نہ ہو اور ام ولد سے محنت مزدوری نہ ہو سکے نہ مکاتب کی اولاد سے تو سب کے سب اپنے مولیٰ کے غلام ہو جائیں گے

۳۸۔ کہا مالک نے جو شخص مکاتب کی کتابت خرید کرے پھر مکاتب مر جائے قبل اپنی کتابت ادا کرنے کے تو جس شخص نے کتابت خریدی ہے وہی اس کا وارث ہوگا اگر مکاتب عاجز ہو جائے تو اُسی کا غلام ہو جائے گا اور اگر مکاتب نے بدل کتابت اُس شخص کو ادا کر دیا اور عاجز ہو گیا تو ولا اس شخص کو ملے گی جس نے اُس کو مکاتب کیا تھا نہ کہ اُس شخص کو جس نے اُس کی کتابت خریدی تھی۔

---

[1] جو ہر روز غلام پر مقرر کیا جاتا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ کتابت دین صحیح نہیں ہے جیسا کہ اوپر گذرا تاکہ ربا نہ لازم آئے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۔ بَابُ سَعْيِ الْمُكَاتَبِ (مکاتب کی محنت مزدوری کا بیان)

۳۸۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعَلٰى بَنِيْهِ ثُمَّ مَاتَ هَلْ يَسْعٰى بَنُو الْمُكَاتَبِ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ اَمْ هُمْ عَبِيْدٌ فَقَالَا لَا بَلْ يَسْعَوْنَ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ وَلَا يُوْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ اَبِيْهِمْ شَيْءٌ۔

ترجمہ: عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا جو شخص اپنے تئیں اور اپنے بیٹوں کو مکاتب کرے اور پھر مر جائے تو اس کے بیٹے بدل کتابت کے ادا کرنے میں محنت مزدوری کریں گے یا غلام رہیں گے۔ انہوں نے کہا سعی کریں گے اپنے باپ کی کتابت میں اور اُن کے باپ کے مرجانے کی وجہ سے بدل کتابت میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

۳۹۔ کہا مالک نے اگر مکاتب کے بیٹے کم سن ہوں محنت مزدوری نہ کرسکیں تو ان کے بڑے ہونے کا انتظار نہ کیا جائے گا اور اپنے باپ کے مولیٰ کے غلام ہوجائیں گے مگر جس صورت میں مکاتب اسقدر مال چھوڑ جائے جو ان کے بلوغ تک کی قسطوں کو کافی ہو اس صورت میں بلوغ تک انتظار کیا جائے گا بعد بلوغ کے اگر بدل کتابت کو ادا کردیں تو آزاد ہوجائیں گے اور اگر عاجز ہوجائیں تو غلام ہوجائیں گے کہا مالک نے اگر مکاتب مرجائے اور اسقدر مال چھوڑ جائے جو بدل کتابت کو مکتفی نہ ہو اور اپنی اولاد اور ام ولد کو جو کتابت میں داخل ہو چھوڑ جائے پھر ام ولد یہ چاہے وہ مال لے کر اولاد کے اور اپنے آزاد کرنے میں محنت مزدوری کرے تو اگر وہ ام ولد معتبر اور مشقت محنت پر قادر ہو تو وہ مال اس کے حوالے کیا جائے گا ورنہ وہ مال مولیٰ لے لے گا اور ام ولد اور مکاتب کی اولاد غلام ہوجائیں گے مولے کے کہا مالک نے اگر چند غلام ایک ہی وقت میں مکاتب کئے جائیں اور اُن میں آپس میں کوئی قرابت نہ ہو پھر بعض اُن میں سے عاجز ہوجائیں اور بعض محنت مزدوری کرکے بدل کتابت ادا کریں تو سب آزاد ہوجائیں گے۔ پھر جن لوگوں نے محنت مزدوری کی ہے وہ اُن لوگوں سے جو عاجز ہوگئے تھے اُن کا حصہ پھیر لیں گے[1]

۷۔ بَابُ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ اِذَا اَدّٰى مَا عَلَيْهِ قَبْلَ مَحِلِّهٖ

(اگر مکاتب جو قسطیں مقرر ہوئی تھیں اُس سے پہلے بدل کتابت ادا کردے تو آزاد ہوجائیگا)

۴۱۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرَهٗ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِلْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ وَاَنَّهٗ عَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ جَمِيْعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ فَاَبَى الْفُرَافِصَةُ فَاَتَى الْمُكَاتَبُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَبَى فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِذٰلِكَ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر کا ایک مکاتب تھا جو مدت پوری ہونے کے پہلے سب بدل کتابت لے کر آیا فرافصہ نے اس کے لینے سے انکار کیا مکاتب مروان کے پاس گیا جو حاکم تھا مدینہ کا اس سے بیان مروان نے فرافصہ کو بلا بھیجا اور کہا بدل کتابت لے لے فرافصہ نے انکار

[1] اسواسطے کہ وہ ان کی طرف سے مثل کفیل کے تھے اور کفیل جب ادا کردے تو اصیل سے پھیر لے گا کل کتابت میں سے حصہ لگا کر جسقدر ان کی طرف سے ادا کیا ہے وہ پھیر لیں گے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۔ بَابُ سَعْيِ الْمُكَاتَبِ (مکاتب کی محنت مزدوری کا بیان)

۳۸۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعَلٰى بَنِيْهِ ثُمَّ مَاتَ هَلْ يَسْعٰى بَنُو الْمُكَاتَبِ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ اَمْ هُمْ عَبِيْدٌ فَقَالَا لَا بَلْ يَسْعَوْنَ فِيْ كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ وَلَا يُوْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ اَبِيْهِمْ شَيْءٌ۔

ترجمہ: عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا جو شخص اپنے تئیں اور اپنے بیٹوں کو مکاتب کرے اور پھر مر جائے تو اس کے بیٹے بدل کتابت کے ادا کرنے میں محنت مزدوری کریں گے یا غلام رہیں گے۔ انہوں نے کہا سعی کریں گے اپنے باپ کی کتابت میں اور اُن کے باپ کے مرجانے کی وجہ سے بدل کتابت میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

۳۹۔ کہا مالک نے اگر مکاتب کے بیٹے کم سن ہوں محنت مزدوری نہ کرسکیں تو ان کے بڑے ہونے کا انتظار نہ کیا جائے گا اور اپنے باپ کے مولیٰ کے غلام ہوجائیں گے مگر جس صورت میں مکاتب اسقدر مال چھوڑ جائے جو ان کے بلوغ تک کی قسطوں کو کافی ہو اس صورت میں بلوغ تک انتظار کیا جائے گا بعد بلوغ کے اگر بدل کتابت کو ادا کردیں تو آزاد ہوجائیں گے اور اگر عاجز ہوجائیں تو غلام ہوجائیں گے کہا مالک نے اگر مکاتب مرجائے اور اسقدر مال چھوڑ جائے جو بدل کتابت کو مکتفی نہ ہو اور اپنی اولاد اور ام ولد کو جو کتابت میں داخل ہو چھوڑ جائے پھر ام ولد یہ چاہے وہ مال لے کر اولاد کے اور اپنے آزاد کرنے میں محنت مزدوری کرے تو اگر وہ ام ولد معتبر اور مشقت محنت پر قادر ہو تو وہ مال اس کے حوالے کیا جائے گا ورنہ وہ مال مولیٰ لے لے گا اور ام ولد اور مکاتب کی اولاد غلام ہوجائیں گے مولے کے کہا مالک نے اگر چند غلام ایک ہی وقت میں مکاتب کئے جائیں اور اُن میں آپس میں کوئی قرابت نہ ہو پھر بعض اُن میں سے عاجز ہوجائیں اور بعض محنت مزدوری کرکے بدل کتابت ادا کریں تو سب آزاد ہوجائیں گے۔ پھر جن لوگوں نے محنت مزدوری کی ہے وہ اُن لوگوں سے جو عاجز ہوگئے تھے اُن کا حصہ پھیر لیں گے[1]

۷۔ بَابُ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ اِذَا اَدّٰى مَا عَلَيْهِ قَبْلَ مَحِلِّهٖ

(اگر مکاتب جو قسطیں مقرر ہوئی تھیں اُس سے پہلے بدل کتابت ادا کردے تو آزاد ہوجائیگا)

۴۱۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرَهٗ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِلْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ وَاَنَّهٗ عَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ جَمِيْعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ فَاَبَى الْفُرَافِصَةُ فَاَتَى الْمُكَاتَبُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَبَى فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِذٰلِكَ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر کا ایک مکاتب تھا جو مدت پوری ہونے کے پہلے سب بدل کتابت لے کر آیا فرافصہ نے اس کے لینے سے انکار کیا مکاتب مروان کے پاس گیا جو حاکم تھا مدینہ کا اس سے بیان مروان نے فرافصہ کو بلا بھیجا اور کہا بدل کتابت لے لے فرافصہ نے انکار

[1] اسواسطے کہ وہ ان کی طرف سے مثل کفیل کے تھے اور کفیل جب ادا کردے تو اصیل سے پھیر لے گا کل کتابت میں سے حصہ لگا کر جسقدر ان کی طرف سے ادا کیا ہے وہ پھیر لیں گے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

خدمت یا اضحیہ کی لیکن اس شرط کو معین کر دیا پھر مکاتب اپنے قسطوں کے ادا کرنے پر مدت سے پہلے قادر ہو گیا اور اُس نے قسطیں ادا کر دیں مگر یہ شرط اس پر باقی ہے تو وہ آزاد ہو جائے گا اور حرمت اس کی پوری ہو جائے گی اب اُس شرط کو دیکھیں گے اگر وہ شرط ایسی ہے جو مکاتب کو خود کرنا پڑتی ہے (جیسے سفر یا خدمت کی شرط) تو یہ مکاتب پر لازم نہ ہو گی اور نہ مولیٰ کو اُس شرط کے پورا کرنے کا استحقاق ہو گا اور جو شرط ایسی ہے جس میں کچھ دینا پڑتا ہے جیسے اضحیہ یا کپڑے کی شرط تو یہ مانند روپوں اشرفیوں کے ہو گی اُس چیز کی قیمت لگا کر وہ بھی اپنی قسطوں کیساتھ ادا کر دے گا جب تک ادا نہ کرے گا آزاد نہ ہو گا۔

۴۹ کہا مالک نے مکاتب مثل اُس غلام کے ہے جس کو مولیٰ آزاد کر دے دس برس تک خدمت کرنے کے بعد اگر مولےٰ مر جائے اور دس برس نہ گذرے ہوں تو ورثا کی خدمت میں دس برس پورے کرے گا اور ولا اس کی اسی کو ملے گی جس نے اُس کی آزادی ثابت کی یا اس کی اولاد کو مردوں میں سے یا عصبہ کو ۵۰ کہا مالک نے جو شخص اپنے مکاتب سے شرط لگائے تو سفر نہ کرنا یا نکاح نہ کرنا یا میرے ملک میں سے باہر نہ جانا بغیر میرے پوچھے ہوئے اگر تو ایسا کرے گا تو تیری کتابت باطل کر دینا میرے اختیار میں ہو گا۔ اس صورت میں کتابت کا باطل کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو گا اگرچہ مکاتب ان کاموں میں سے کوئی کام کرے اگر مکاتب کی کتابت کتابت کو مولیٰ باطل کرے تو مکاتب کو چاہیئے کہ حاکم کے سامنے فریاد کرے وہ حکم کر دے کہ کتابت باطل نہیں ہو سکتی مگر اتنی بات ہے کہ مکاتب کو نکاح کرنا یا سفر کرنا یا ملک سے باہر جانا بغیر مولیٰ کے پوچھے ہوئے درست نہیں ہے خواہ اُس کی شرط ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اپنے غلام کو سو دینار کے بدلے میں مکاتب کرتا ہے اور غلام کے پاس ہزار دینار موجود ہوتے ہیں تو وہ نکاح کر کے اُن دیناروں کو مہر کے بدلے میں تباہ ہو کر پھر عاجز ہو کر مولیٰ کے پاس آتا ہے نہ اُس کے پاس مال ہوتا ہے نہ اور کچھ اس میں سراسر مولیٰ کا نقصان ہے یا مکاتب سفر کرتا ہے اور قسطوں کے دن آجاتے ہیں لیکن وہ حاضر نہیں ہوتا تو اس میں مولیٰ کا حرج ہوتا ہے اسی نظر سے مکاتب کو درست نہیں کہ بغیر مولیٰ کے پوچھے ہوئے نکاح کرے یا سفر کرے بلکہ ان امورات کا اختیار کرنا مولیٰ کو ہے چاہے اجازت دے چاہے منع کرے۔

۱۰۔ بَابُ وَلَاءِ الْمُكَاتَبِ إِذَا عَتَقَ (مکاتب جب آزاد ہو جائے تو اسکی ولا کا بیان)

۵۱۔ کہا مالک نے مکاتب اپنے غلام کو آزاد نہیں کر سکتا مگر مولیٰ کے اذن سے اگر مولیٰ نے اذن دے دیا پھر مکاتب بھی آزاد ہو گیا تو ولا اس کی مکاتب کو ملے گی اگر مکاتب آزاد ہونے سے پہلے مر گیا تو اس کی ولا مکاتب کے مولیٰ کو ملے گی اسی طرح اگر وہ غلام کی آزادی سے پہلے مر گیا جب بھی اُس کی ولا مکاتب کے مولیٰ کو ملے گی ۵۲ کہا مالک نے اگر مکاتب نے بھی اپنے غلام کو مکاتب کیا پھر مکاتب کا مکاتب مکاتب سے پہلے آزاد ہو گیا تو اُس کی ولا مکاتب کے مولیٰ کو ملے گی جب تک مکاتب آزاد نہ ہو جب مکاتب آزاد ہو جائے گا اس کے مکاتب کی ولا اس کی طرف لوٹ آئے گی۔ اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے پہلے مر گیا یا عاجز ہو گیا تو اُس کی آزاد اولاد اپنے باپ کے مکاتب کی ولا نہ پائیں گے کیونکہ اُن کے باپ کو ولا کا استحقاق نہیں ہوا تھا اسواسطے کہ وہ آزاد نہیں ہوا تھا ۵۳ کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شخص اپنا حق معاف کر دے اور دوسرا نہ کرے پھر مکاتب مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو جس شخص نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق وصول کر کے جس قدر مال بچے گا وہ دونوں تقسیم کریں گے جیسے وہ غلامی کی حالت میں مرتا کیونکہ جس شخص نے اپنا حق چھوڑ دیا اُس نے آزاد نہیں کیا بلکہ اپنا حق معاف کر دیا ۵۴ کہا مالک نے اس کی دلیل یہ ہے ایک شخص مر گیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور ایک مکاتب چھوڑ گیا اور بیٹے اور بیٹیاں بھی چھوڑ گیا پھر ایک بیٹی نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو ولا اُس کے واسطے ثابت نہ ہوگی اگر یہ آزادی ہوتی تو ولا اس کے لئے ضروری ثابت ہوتی ۵۵ کہا مالک نے یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا پھر مکاتب آزاد ہو گیا تو جس شخص نے آزاد کیا ہے اس کو باقی حصوں کی قیمت نہ دینا ہوگی اگر یہ آزادی ہوتی تو اس کو اوروں کے حصے کی قیمت بموجب حدیث کے دینا پڑتی۔ ۵۶ کہا مالک نے اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کا طریقہ جس میں کچھ اختلاف نہیں یہ ہے کہ جو شخص ایک حصہ مکاتب میں سے آزاد کر دے تو وہ اس کے مال میں سے آزاد نہ ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ولا اسکو ملتی اس کے شریکوں کو نہ ملتی ۵۷ کہا مالک نے اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کا طریقہ یہ بھی ہے کہ جو شخص عقد کتابت کرے ولا اسی کو ملے گی اور مکاتب کے مولیٰ کے وارثوں میں سے عورتوں کو ولا نہ ملے گی اگرچہ وہ اپنا حصہ کچھ آزاد کر دیں بلکہ ولا مکاتب کے مولیٰ کے لڑکوں کو یا اور عصبوں کو ملے گی ف: اگرچہ درحقیقت آزادی ہوتی اور عورتوں کو بھی ولا ملتی کیونکہ عورتوں کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کی ولا ملا کرتی ہے۔

۱۱۔ باب مَا لَا يَجُوزُ مِنْ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ (جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں اُسکا بیان)

۵۸۔ کہا مالک نے اگر چند غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں تو مولیٰ ان میں سے ایک غلام کو آزاد نہیں کر سکتا جب تک باقی مکاتب راضی نہ ہوں اگر وہ کم سن ہوں تو اُن کی رضامندی کا اعتبار نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چند غلام میں ایک غلام نہایت ہوشیار اور محنتی ہوتا ہے اور اُس کے سبب سے توقع یہ ہوتی ہے کہ محنت مزدوری کر کے اوروں کو بھی آزاد کرا دے موٹے کیا کرتا کہ اُسی شخص کو آزاد کر دیتا ہے تاکہ باقی غلام محنت سے عاجز ہو کر غلام ہو جائیں تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں باقی غلاموں کا ضرر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ضرر ہے اسلام میں ۵۹ کہا مالک نے اگر چند غلام مکاتب کئے جائیں اور اُن میں کوئی غلام ایسا ہو کہ نہایت بوڑھا ہو یا نہایت کم سن ہو جس کے سبب سے اور غلاموں کو بدل کتابت کی ادا کرنے میں مدد نہ ملتی ہو تو مولا کو اس کا آزاد کرنا درست ہے۔

۱۲۔ باب جَامِعِ مَا جَاءَ فِي عِتْقِ الْمُكَاتَبِ وَأُمِّ وَلَدِهِ

(مکاتب کی اور اُم ولد کی آزادی کا بیان)

۶۰۔ کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر مکاتب مر جائے اور ام ولد چھوڑ جائے اور اس قدر مال چھوڑ جائے کہ اُس کو بدل کتابت کو مکتفی ہو تو وہ اُم ولد مکاتب کے مولیٰ کی لونڈی ہو جائے گی کیونکہ وہ مکاتب مرتے وقت آزاد نہیں ہوا نہ اولاد چھوڑ گیا جس کے ضمن میں ام ولد بھی آزاد ہو جائے۔ ۶۱ کہا مالک نے اگر مکاتب اپنے غلام کو آزاد کر دے یا اپنے مال میں سے کچھ صدقہ دے دے اور مولیٰ کو اس کی خبر نہ ہو یہاں تک کہ مکاتب آزاد ہو جائے تو اب مکاتب کو بعد آزادی کے اس صدقہ یا عتاق کا باطل کرنا نہیں پہنچتا البتہ اگر مولیٰ کو قبل آزادی کے اس کی خبر ہو گئی اور اُس نے اجازت نہ دی تو وہ صدقہ یا عتاق لغو ہو جائے گا اب پھر مکاتب کو لازم نہیں کہ بعد آزادی کے اُس غلام کو پھر آزاد کرے یا صدقہ نکالے البتہ خوشی سے کر سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳-بَابُ الْوَصِيَّةِ فِي الْمُكَاتَبِ (مکاتب کے باب میں وصیت کرنیکا بیان)

۶- کہا مالک نے اگر مولیٰ مرتے وقت اپنے مکاتب کو آزاد کردے تو مکاتب کی اس حالت میں جس میں وہ ہے قیمت لگادیں گے اگر قیمت اس کی بدل کتابت سے کم ہے تو ثلث مال میں وہ قیمت مکاتب کو معاف ہوجائے گی اور جس قدر بدل کتابت اُس پر باقی ہے اُسکی مقدار کی طرف خیال نہ کیا جائے گا کیونکہ وہ اگر کسی کے ہاتھ سے مارا جائے تو اُس کے قاتل پر قتل کے دن کی قیمت لازم آئے گی اور اگر مجروح ہو تو زخمی کرنے والے پر اُس دن کی دیت لازم آئے گی اور ان سب امور میں بدل کتابت کے مقدار کی طرف خیال نہ کریں گے کیونکہ جب تک اُس پر بدل کتابت میں سے باقی ہے وہ غلام ہے البتہ اگر بدل کتابت قیمت سے کم باقی ہے تو جس قدر بدل کتابت باقی رہ گیا ہے وہ ثلث مال میں معاف ہوجائے گا گویا میت نے مکاتب کے واسطے اسقدر مال کی وصیت کی کہا[۶۳] مالک نے تفسیر اس کی یہ ہے مثلاً قیمت مکاتب کی ہزار درم ہوں اور بدل کتابت میں اُس پر سو درم باقی ہوں تو گویا مولیٰ نے اس کے لئے سو درم کی وصیت کی اگر ثلث مال میں سے سو درم نکل سکیں تو آزاد ہوجائے گا۔

کہا[۶۴] مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے مرتے وقت تو اس کی قیمت لگا دیں گے اگر ثلث مال میں گنجائش ہوگی تو یہ عقد کتابت جائز ہوگا کہا[۶۵] مالک نے اس کی تفسیر یہ ہے کہ غلام کی قیمت ہزار دینار ہو اور مولیٰ اُس کو مرتے وقت دو سو دینار کو مکاتب کرے اور ثلث مال مولیٰ کا ہزار دینار کے مقدار ہو تو کتابت جائز ہوگی گویا یہ مولیٰ نے وصیت کی اپنے مکاتب کے لئے ثلث مال میں اگر مولیٰ نے اور بھی لوگوں کو وصیتیں کی ہیں اور ثلث مال مکاتب کی قیمت سے زیادہ نہیں ہے تو پہلے کتابت کی وصیت کو ادا کریں گے کیونکہ کتابت کا نتیجہ آزادی ہے اور آزادی اور وصیتوں پر مقدم ہے پھر اور وصیت والوں کو حکم ہوگا کہ مکاتب کا پیچھا کریں اور اُس سے اپنی وصیتیں وصول کریں اور میت کے وارثوں کو اختیار ہے چاہیں وصیت والوں کو ان کی وصیتیں ادا کردیں اور مکاتب کی کتابت آپ لے لیں اگر چاہیں مکاتب کو اور اس کے بدل کتابت کو وصیت والوں کے حوالے کردیں کیونکہ ثلث مال مکاتب ہی میں رہ گیا ہے اور اسواسطے کہ جب کوئی شخص وصیت کرے پھر اُس کے وارث یہ کہیں کہ یہ وصیت ثلث سے زیادہ ہے اور میت نے اپنے اختیار سے زیادہ تصرف کیا تو اس کے ورثہ کو اختیار ہوگا چاہیں تو وصیت والوں کو اُن کی وصیتیں ادا کریں اور چاہیں تو میت کا ثلث مال وصیت والوں کے سپرد کردیں اگر وارثوں نے مکاتب کو وصیت والوں کے سپرد کردیا تو بدل کتابت وصیت والوں کا ہوجائے گا اب اگر مکاتب نے بدل کتابت ادا کردیا تو سب وصیت والے اپنے حصّوں کے موافق بانٹ لیں گے اگر مکاتب عاجز ہوگیا تو وصیت والوں کا غلام ہوجائیگا اب وصیت والے اُس غلام کو وارثوں پر پھیر نہیں سکتے کیونکہ وارثوں نے اپنے اختیار سے اسے چھوڑ دیا اور اسواسطے کہ وصیت والوں کو جب وہ غلام مل گیا تو وہ اس کے ضامن ہوگئے اگر وہ غلام مرجاتا تو وارثوں سے کچھ نہ لے سکتے۔ اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے پہلے مرگیا اور بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ گیا تو وہ مال وصیت والوں کو ملے گا اگر مکاتب نے بدل کتابت ادا کردیا تو وہ آزاد ہوجائے گا اور ولا اس کی مکاتب کرنے والے کے عصبوں کو ملے گی کہا[۶۶] مالک نے جس مکاتب پر مولیٰ کے ہزار درم آتے ہوں پھر مولیٰ مرتے وقت ہزار درم معاف کردے تو مکاتب کی قیمت لگائی جائے گی اگر اس کی قیمت ہزار درم ہوں گے تو گویا دسواں حصّہ کتابت کا معاف ہوا اور قیمت کی رُو سے دو سو درم ہوئے تو گویا دسواں حصّہ قیمت کا اس نے معاف کردیا اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر مولیٰ سب بدل کتابت کو معاف کردیتا تو ثلث مال میں صرف مکاتب

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی قیمت کا حساب ہوتا یعنے ہزار درم کا اگر نصف معاف کرتا تو ثلث مال میں نصف کا حساب ہوتا اگر اس سے کم زیادہ ہو وہ بھی اسی حساب سے کہا[۶۹] مالک نے جو شخص مرتے وقت اپنے مکاتب کو ہزار درم میں سے معاف کر دے مگر یہ نہ کہے کہ کونسی قسط میں یہ معافی ہوگی اول میں یا آخر میں تو ہر قسط میں سے دسواں حصہ معاف کیا جائے گا کہا[۷۰] مالک نے جب آدمی اپنے مکاتب کو ہزار درم اول کتابت یا آخر کتابت میں معاف کر دے اور بدل کتابت تین ہزار درم ہوں تو مکاتب کی قیمت لگادیں گے پھر اس قیمت کو تقسیم کریں گے ہر ایک ہزار پر جو ہزار کہ مدت اس کی کم ہے اس کی قیمت کم ہوگی بہ نسبت اُس ہزار کے جو اُس کے بعد ہے اسی طرح جو ہزار سب کے اخیر میں ہوگا اس کی قیمت سب سے کم ہوگی کیونکہ جس قدر میعاد بڑھتی جائے گی اسی قدر قیمت گھٹتی جائے گی پھر جس ہزار پر معافی ہوئی ہے اُس کی جو قیمت آن کر پڑے گی وہ ثلث مال میں سے وضع کی جائے گی اگر اس سے کم زیادہ ہو وہ بھی اسی حساب سے ہے کہا[۷۱] مالک نے جس شخص نے مرتے وقت ربع مکاتب کی کسی کے لئے وصیت کی اور ربع کو آزاد کر دیا پھر وہ شخص مرگیا بعد اس کے مکاتب مرگیا اور بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ گیا تو پہلے مولیٰ کے وارثوں کو اور موصی لہ کو جسقدر بدل کتابت باقی تھا دلا دیں گے پھر جس قدر مال بچ رہے گا ثلث[۱] اس میں سے موصی لہ کو ملے گا اور دو ثلث وارثوں کو کہا[۷۲] مالک نے جس مکاتب کو مولیٰ مرتے وقت آزاد کر دے اور ثلث میں سے وہ آزاد نہ ہو سکے تو جس قدر گنجائش ہوگی اسی قدر آزاد ہوگا اور بدل کتابت میں سے اُتنا وضع ہو جائے گا مثلاً مکاتب پر پانچ ہزار درم تھے اور اس کی قیمت دو ہزار درم تھی اور میت کا ثلث مال ہزار درم ہے تو نصف مکاتب آزاد ہو جائے گا اور نصف بدل کتابت یعنی اڑھائی ہزار روپیہ ساقط ہو جائیں گے۔ کہا[۷۳] مالک نے اگر ایک شخص نے وصیت کی کہ فلانا غلام میرا آزاد ہے اور فلانے کو مکاتب کرنا پھر ثلث مال میں دونوں کی گنجائش نہ ہو تو آزادی مقدم ہوگی کتابت پر۔

کِتَابُ الْمُدَبَّرِ

کتاب مدبّر کے بیان میں

ف: مدبر اُس غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جس سے مولیٰ کہہ دے تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱- بَابُ الْقَضَاءِ فِي وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ (مدبّرہ کی اولاد کا بیان)

۱- کہا مالک نے جو شخص اپنی لونڈی کو مدبر کرے بعد اُس کے اس کی اولاد پیدا ہو پھر وہ لونڈی مولیٰ کے سامنے

---

[۱] کیونکہ مکاتب آزاد نہیں ہوا تھا مگر چوتھا حصہ اس کا آزاد ہو گیا تھا۔ اب جو غلامی کے حصے باقی تھے وہ تین تھے اس میں سے ایک موصی لہ کا ہوگا اور دو وارثوں کے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مرجائے تو اس کی اولاد اپنی ماں کی طرح مدبر رہیگی جب مولی مرجائے گا اور ثلث مال میں گنجائش ہو تو آزاد ہو جائے گی

۲- کہا مالک نے ہر عورت کی اولاد اپنی ماں کی مثل ہوگی اگر وہ مدبرہ ہے یا مکاتبہ ہے یا معتقہ الی اجل ہے یا مخدمہ ہے۔ یا معتقہ البعض[1] ہے یا گروہ[2] ہے یا ام ولد ہے۔ ہر ایک کی اولاد اپنی ماں کی مثل ہوگی وہ آزاد تو وہ آزاد اور وہ لونڈی ہو جائے گی تو وہ بھی مملوک[3] ہو جائے گی۔

ف: یعنی اس کی آزادی ایک مدت کی خدمت پر معلق ہے۔

۳- کہا مالک نے اگر لونڈی حالت حمل میں مدبر ہوئی تو اس کا بچہ[4] بھی مدبر ہو جائے گا اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنی حاملہ لونڈی کو آزاد کر دیا اور اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ حاملہ ہے تو اس کا بچہ بھی آزاد ہو جائے گا۔ کہا[5] مالک نے اسی طرح اگر ایک شخص حاملہ لونڈی کو بیچے تو وہ لونڈی اور اس کے پیٹ کا بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری نے اسکی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو کہا[6] مالک نے اسیطرح بائع کو درست نہیں کہ لونڈی کو بیچے اور اس کا حمل بیچے کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید بچہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کوئی شخص پیٹ کے بچے کو بیچے اس کی بیع درست نہیں۔

۶- کہا مالک نے اگر مکاتب یا مدبر ایک لونڈی خرید کر کے اس سے وطی کریں اور وہ حاملہ ہو کر بچہ جنے تو ہر ایک کا بچہ اپنے باپ کے تابع ہوگا اس کی آزادی کے ساتھ اس کی بھی آزادی ہوگی اور اس کی غلامی کے ساتھ اس کی بھی غلامی ہوگی۔ اگر وہ مکاتب یا مدبر آزاد ہو گیا تو ام ولد اس کی مثل اور اس کے مال کی اس کے سپرد کی جائے گی۔ ف: اور وہ جو حمل کتابت یا تدبیر کے زمانے میں اس کو ہوا تھا اس کے سبب سے ام ولد نہ ہوگی کیونکہ اس وقت اس کا مولا آزاد نہ تھا۔

۲- بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي التَّدْبِيرِ (مدبر کے احکام کا بیان)

۷- کہا مالک نے اگر مدبر اپنے مولی سے کہے تو مجھے ابھی آزاد کر دے میں تجھے پچاس دینار قسط وار دیتا ہوں مولی کہے اچھا تو آزاد ہے تو مجھے پچاس دینار پانچ برس میں دیجیو ہر سال دس دینار کے حساب سے مدبر اس پر راضی ہو جائے بعد اس کے دو تین دن میں مولی مرجائے تو وہ آزاد ہو جائے گا اور پچاس دینار اس پر قرض رہیں گے اور اسکی گواہی جائز ہو جائے گی اور اس کی حرمت اور میراث اور حدود پورے ہو جائیں گے اور مولی کے مرجانے سے ان پچاس دینار میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ کہا[7] مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مدبر کرے پھر مرجائے اور اس کا مال کچھ موجود ہو کچھ غائب ہو جسقدر موجود ہو اس کے ثلث میں سے مدبر آزاد نہ ہو سکے تو مدبر کو روک رکھیں گے اور اسکی کمائی کو بھی جمع کرتے جائیں گے یہاں تک کہ جو مال غائب ہے وہ بھی نکل آئے پھر اگر مولی کے کل مال کے ثلث میں سے مدبر آزاد ہو سکے گا تو آزاد ہو جائے اور مدبر کا مال اور کمائی اسی کو ملے گی اور جو ثلث میں سے کل آزاد نہ ہو سکے گا تو ثلث ہی کی مقدار آزاد ہو جائے گا اور اس کا مال اسی کے پاس رہے گا۔

۳- بَابُ الْوَصِيَّةِ فِي التَّدْبِيرِ (مدبر کرنے کی وصیت کا بیان)

۹- کہا مالک نے آزادی کی جتنی وصیتیں ہیں صحت میں ہوں یا مرض میں ان میں رجوع اور تغیر کر سکتا ہے مگر تدبیر میں

---

[1] کچھ حصہ اس کا آزاد ہوا ہے ۱۲ منہ [2] رہن ۱۲ [3] رقیق ۱۲ [4] جو پیٹ میں ہے ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

جب کسی کو مدبر کر دیا اب اس کے فسخ کا اختیار نہ ہوگا۔ کہا[10] مالک نے جس لونڈی کے آزاد کرنے کی وصیت کی اور اس کو مدبر نہ کیا تو اس کی اولاد اپنی ماں کے ساتھ آزاد نہ ہوگی اسلئے کہ مولیٰ کو اس وصیت کے بدل ڈالنے کا اختیار تھا نہ ان کی ماں کے لئے آزادی ثابت ہوئی تھی بلکہ یہ ایسا ہے کوئی کہے اگر فلانی لونڈی میرے مرنے تک رہے تو وہ آزاد ہے پھر وہ اس کے مرنے تک رہی تو آزاد ہو جائے گی مگر مولیٰ کو اختیار ہے کہ موت سے پیشتر اس کو یا اس کی اولاد کو بیچے تو آزادی کی وصیت اور تدبیر کی وصیت میں سنت قدیمہ کی رو سے بہت فرق ہے اگر وصیت مثل تدبیر کے ہوتی تو کوئی شخص اپنی وصیت میں تغیر تبدل کا اختیار نہ رکھتا کہا[11] مالک نے جو شخص اپنے چند غلاموں کو صحت کی حالت میں مدبر کرے اور سوا اُن کے کچھ مال نہ رکھتا ہو اگر اُس نے اس طرح مدبر کیا کہ پہلے ایک کو پھر دوسرے کو تو جس کو پہلے مدبر کیا وہ ثلث مال میں سے آزاد ہو جائے گا پھر دوسرا پھر تیسرا اسی طرح جب تک ثلث مال میں گنجائش ہو اگر سب کو ایک ساتھ مدبر کیا ہے ایک ہی کلام میں تو ہر ایک کا ثلث آزاد ہو جائے گا جب سب کو بیماری میں مدبر کیا۔ کہا[12] مالک نے جس شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور سوا اس کے کچھ مال نہ تھا پھر مولیٰ مر گیا اور مدبر کے پاس مال ہے تو ثلث مدبر آزاد ہو جائے گا اور مال اس کا اسی کے پاس رہے گا۔ کہا[13] مالک نے جس مدبر کو مولیٰ مکاتب کر دے پھر مولیٰ مر جائے اور سوا اس کے کچھ مال نہ چھوڑے تو اس کا ایک ثلث آزاد ہو جائے گا اور بدل کتابت میں سے بھی ایک ثلث گھٹ جائے گا اور دو ثلث مدبر کو ادا کرنا ہونگے کہا[14] مالک نے ایک شخص نے اپنی مرض موت میں اپنے غلام کا نصف یا کل آزاد کیا اور پہلے اپنے غلام کو مدبر کر چکا تھا تو ثلث مال میں سے پہلے مدبر آزاد ہوگا پھر وہ غلام اگر باقی میں سے آزاد ہو سکے تو آزاد ہوگا ورنہ جس قدر مال بچا ہے اسی قدر آزاد ہوگا۔

۴۔ بَابُ مَسِّ الرَّجُلِ وَلِيدَتَهُ إِذَا دَبَّرَهَا

(لونڈی کو جب مدبّر کر دے اُس سے صحبت کرنے کا بیان)

۱۵۔ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَأُهُمَا وَهُمَا مُدَبَّرَتَانِ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی لونڈیوں کو مدبر کیا اور اُن سے صحبت بھی کرتے تھے۔

۱۶۔ **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَبَّرَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ فَاِنَّ لَهُ اَنْ يَطَأَهَا وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيْعَهَا وَلَا يَهَبَهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو مدبر کرے تو اس سے وطی کر سکتا ہے مگر بیع یا ہبہ نہیں کر سکتا اور اس کی اولاد بھی مثل اپنی ماں کے ہوگی۔

ف: جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک مدبر کی بیع درست ہے صحیحین میں جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے مدبر کو بیچا اور ابن عمر سے جو مرفوعاً مروی ہے کہ مدبر نہ بیچا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۔ بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ (مدبر کے بیچنے کا بیان)

۱۷۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ مدبر کو مولیٰ نہ بیچے اور نہ کسی طرح سے اس کی ملک منتقل کرے اور مولیٰ اگر قرضدار ہو جائے تو اس کے قرضخواہ مدبر کو بیچ نہیں سکتے جب تک اس کا مولیٰ زندہ ہے اگر مر جائے اور قرضدار نہ ہو تو ثلث مال میں کل مدبر آزاد ہو جائے گا کیونکہ اگر کل مال میں سے آزاد ہو تو سراسر مولیٰ کا فائدہ ہے کہ زندگی بھر اس سے خدمت لی پھر مرتے وقت آزادی کا بھی ثواب کما لیا اور ورثا کا بالکل نقصان ہے۔ اگر سوا اس مدبر کے مولیٰ کا کچھ مال نہ ہو تو ثلث مدبر آزاد ہو جائے گا اور دو ثلث وارثوں کا حق ہوگا اگر مدبر کا مولیٰ مر جائے اور اس قدر مقروض ہو کہ مدبر کی کل قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ تو مدبر کو بیچیں گے۔ کیونکہ مدبر جب آزاد ہوتا ہے کہ ثلث مال میں گنجائش ہو اگر قرضہ غلام کے نصف قیمت کے برابر ہو تو نصف مدبر کو قرضہ ادا کرنے کے لئے بیچیں گے اور نصف جو باقی ہے اس کا ایک ثلث آزاد ہو جائے گا۔"

ف: یعنی ہبہ اور صدقہ کی رُو سے۔

۱۸۔ کہا مالک نے مدبر کا بیچنا درست نہیں اور نہ کسی کو اس کا خریدنا درست ہے مگر مدبر اپنے تئیں آپ مولیٰ سے خرید سکتا ہے یہ جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص مدبر کے مولیٰ کو کچھ مال دے تاکہ وہ اپنے مدبر کو آزاد کر دے مگر ولا اس کے مولیٰ کو ملے گی جس نے اس کو مدبر کیا تھا کہا مالک نے مدبر کی خدمت بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں کہ مولیٰ کب تک زندہ رہے گا اس وجہ سے خدمت کی مجہول رہے گی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مدبر کی خدمت کی بیع درست ہے کیونکہ دارقطنی نے مرفوعاً روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر کی خدمت بیچی مگر یہ حدیث مرسلاً اور موصولاً دونوں طرح ضعیف ہے کہا مالک نے جو غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور یہ شخص اُن میں سے اپنے حصے کو مدبر کر دے تو اس کی قیمت لگا دیں گے اگر جس شخص نے مدبر کیا ہے اس نے دوسرے شریک کا بھی حصہ خرید کر لیا تو کل غلام مدبر ہو جائے گا اگر نہ خرید اتو اس کی تدبیر باطل ہو جائے گی مگر جس صورت میں جس نے مدبر نہیں کیا وہ اپنے شریک سے قیمت لینے پر راضی ہو جائے اور قیمت لے لے تو غلام مدبر ہو جائے گا کہا مالک نے اگر نصرانی اپنے نصرانی غلام کو مدبر کرے بعد اس کے غلام مسلمان ہو جائے تو اس کو مولیٰ سے الگ کر دیں گے۔ ف: یعنے مولیٰ کی خدمت میں نہ رکھیں گے کیونکہ مسلمانوں کو کافر کی خدمت مناسب نہیں ف: اور مولیٰ کی طرف سے بعوض خدمت کے اس غلام پر کچھ محصول مقرر کر دیں گے کہ مولیٰ کو ادا کیا کرے گا مگر اس کو بیچیں گے نہیں جب تک مولیٰ کا حال نہ معلوم ہو ف: یعنے مولیٰ مسلمان ہو تو بدستور غلام اس کی خدمت میں آ جائے گا یا مر جائے تو آزاد ہو جائے گا۔

بقیہ قول مالک" اگر نصرانی مولیٰ مقروض ہو کر مرے تو مدبر کو بیچکر اُس کا قرض ادا کریں گے مگر جب اسقدر مال ہو کہ قرض ادا ہو کر بچ رہے تو بعد قرض کے جس قدر بچے گا اس ثلث میں سے مدبر آزاد ہو جائے گا۔"

۶۔ بَابُ جِرَاحِ الْمُدَبَّرِ (مدبر کسی شخص کو زخمی کرے تو کیا کرنا چاہئے)

۲۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز نے حکم کیا کہ جب مدبر کسی شخص کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَضٰى فِي الْمُدَبَّرِ إِذَا جَرَحَ أَنَّ لِسَيِّدِهِ أَنْ يُسَلِّمَ مَا يَمْلِكُ مِنْهُ إِلَى الْمَجْرُوحِ فَيَخْتَدِمُهُ الْمَجْرُوحُ وَيُقَاصَّهُ بِجِرَاحِهِ مِنْ دِيَةِ جُرْحِهِ فَإِنْ أَدَّى قَبْلَ أَنْ يَهْلِكَ سَيِّدُهُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ

زخمی کرے تو مولیٰ کو چاہئے کہ مدبر کو مجروح کے حوالے کرے وہ اُس سے خدمت لے اپنے زخم کی دیت کے بدلے میں جب اس کی دیت ادا ہو جائے اور مولیٰ نہ مرا ہو تو پھر اپنے مولیٰ کے پاس چلا آئے۔

۴۳ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مدبر اگر کسی شخص کو زخمی کرے پھر اس کا مولیٰ مرجائے اور سوائے اس کے اور کچھ مال نہ ہو تو ثلث مدبر آزاد ہو جائے گا پھر زخم کی دیت کے تین حصے کریں گے ایک حصہ تو مدبر کے اس ثلث پر ڈالا جائیگا جو آزاد ہو گیا اور دو حصے اُن دو ثلث پر واقع ہوں گے جو ورثہ کے ہاتھ میں ہیں اب ورثا کو اختیار ہوگا اگر چاہیں تو ان دو ثلث کو بھی مدبر کے مجروح کے حوالہ کریں اگر چاہیں تو دیت کے دو ثلث ادا کریں اور مدبر کے دو ثلث رکھ چھوڑیں کیونکہ اس زخم کی دیت غلام کی جنایت کے سبب سے ہے اور سید پر دین نہیں ہے تو غلام کے اس قصور سے سید نے جو کام کیا تھا آزادی یا تدبیر باطل نہ ہوگا۔ اگر مولیٰ اس صورت میں قرضدار بھی ہو تو مدبر میں سے موافق دیت کے اور قرضہ کے بیچ کے پہلے دیت کو ادا کریں گے پھر دین کو ادا کریں گے پھر جو کچھ حصہ غلام کا بچ رہے گا اُس کا ثلث آزاد ہو جائیگا اور دو ثلث اس کے وارثوں کو ملیں گے کیونکہ غلام کی جنایت کا تاوان مولیٰ کے قرض پر مقدم ہے اس کی مثال یہ ہے ایک شخص مرگیا اور ایک غلام مدبر چھوڑ گیا جس کی قیمت ڈیڑھ سو دینار ہے اور اس غلام نے ایک شخص کو زخمی کیا تھا جس کے زخم کی دیت پچاس دینار ہے اور سید پر بھی پچاس دینار کا قرض ہے تو پہلے مدبر کی قیمت میں سے دیت کے پچاس دینار ادا کریں گے پھر قرض کے پچاس دینار ادا کریں گے اب جو کچھ بچ رہا اس کا ایک ثلث آزاد ہو جائے گا اور دو ثلث وارثوں کو ملیں گے تو دیت قرض سے مقدم ہے اور قرض تدبیر سے مقدم ہے اور جو وصیت ہے ثلث مال میں تو تدبیر جائز نہ ہوگی۔ جب سید پر دین ہو جو ہو بلکہ تدبیر ایک وصیت ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ اور دَیْن مقدم ہے وصیت پر اجمالاً ۴۴ کہا مالک نے اگر مدبر ثلث مال میں سے آزاد ہو سکتا ہے تو آزاد ہو جائے گا اور زخم کی دیت اس پر دین رہے گی اگرچہ یہ پوری دیت ہو بعد آزادی کے اس سے مواخذہ کیا جائے گا جب سید پر کچھ دین نہ ہو۔ ۴۵ کہا مالک نے مدبر جب کسی شخص کو زخمی کرے اور مولیٰ اس کو مجروح کے حوالے کر دے پھر مولیٰ قرضدار ہو کر مرجائے اور سوائے اس کے کچھ مال نہ چھوڑے پھر وارث یہ کہیں کہ ہم مدبر کو مجروح کے حوالے کرتے ہیں اور قرضخواہ یہ کہے کہ مدبر اگر مجھ کو ملے تو دیت سے زیادہ میں قیمت دیتا ہوں اس صورت میں وہ مدبر قرضخواہ کے حوالے کیا جائے گا اور جس قدر قرضخواہ نے دیت سے زیادہ دیا ہے اتنا قرضہ مولیٰ کے ذمے سے ساقط ہوگا اگر دیت سے زیادہ نہ دے تو قرضخواہ اس مدبر کو نہ لے سکے گا۔ ۴۶ کہا مالک نے اگر مدبر مالدار ہو اور کسی شخص کو زخمی کرے پھر مولیٰ دیت دینے سے انکار کرے تو جو شخص زخمی ہوا ہے وہ مدبر کا مال اپنی دیت میں لے گا اگر اس کی دیت اسی مال میں پوری ہو گئی تو مدبر اسکے مولیٰ کے حوالے کرے گا ورنہ جسقدر دیت باقی رہ گئی ہے اُس قدر خدمت مدبر سے لے گا۔

۷۔ بَابُ جِرَاحِ أُمِّ الْوَلَدِ (اُم ولد کسی شخص کو زخمی کرے تو کیا کرنا چاہئے)

۴۷ کہا مالک نے اگر اُم ولد کسی شخص کو زخمی کرے تو دیت اُس کے مولیٰ کو دینا ہوگی مگر جس صورت میں دیت ام ولد کی قیمت سے زیادہ ہو تو مولیٰ پر لازم نہیں کہ اُم ولد کی قیمت سے زیادہ دے اس لئے کہ اگر کوئی لونڈی یا غلام جنایت کرے تو مولیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

پر اس سے زیادہ لازم نہیں کہ اس لونڈی یا غلام کو صاحبِ جنایت کے حوالے کرے اگرچہ دیت کتنی ہی اُس لونڈی یا غلام کی قیمت سے زیادہ ہو اب یہاں پر ام ولد کا مولیٰ یہ تو نہیں کر سکتا کہ ام ولد صاحبِ جنایت کے حوالے کرے اس لئے کہ اُم ولد کی بیع یا ہبہ اور کسی طور سے نقل ملک درست نہیں بلکہ خلاف ہے سنت قدیمہ کے جب ایسا ہوا تو قیمت ام ولد کی خود ام ولد کے قائم مقام ہے اس سے زیادہ مولیٰ پر لازم نہیں یہ میں نے بہت اچھا سُنا مولیٰ پر اُم ولد کی قیمت سے زیادہ جنایت میں دینا لازم نہیں۔

۲۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضٰى اَحَدُهُمَا فِى امْرَاَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا وَذَكَرَتْ اَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا فَقَضٰى اَنْ يُّفْدِىَ وَلَدَهٗ بِمِثْلِهِمْ ؕ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب یا عثمان بن عفان نے حکم کیا جو عورت دھوکا دے کر کسی سے کہے میں آزاد ہوں پھر نکاح کرے اولاد پیدا ہو بعد اُس کے وہ کسی کی لونڈی نکلے تو اپنی اولاد[1] کی مثل غلام لونڈی دے کر اپنی اولاد کو چھڑا سکتا ہے۔

۲۹۔ کہا مالک نے میرے نزدیک قیمت دینا بہتر ہے۔

ف: یہ حدیث اکثر نسخوں میں نہیں ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب بیع کے بیان میں، یعنے خرید اور فروخت کے احکام میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

۱۔ بَابُ مَا جَآءَ فِىْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ (بیع عُربان کے بیان میں)

ف[1]: عربان کے معنے آگے آتے ہیں ف[2]: خریدار کو مشتری اور بیچنے والے کو بائع کہتے ہیں۔

۱۔ عَنْ: عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ ؕ

ترجمہ: عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عُربان کی بیع سے۔

۲۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس کے معنے یہ ہیں کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے یا جانور کو کرایہ پر لے پھر بائع سے یا جانور والے سے کہے کہ میں تجھے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں اس غلام یا لونڈی کو خرید لوں گا

[1] یعنی جس شخص کے اولاد ہوئی ہے وہ لونڈی کے مولیٰ کو اپنی اولاد کی مانند لونڈی غلام دے کر اپنی اولاد کو اس کے پنجہ سے چھڑا لے گا ۱۲ منہ ۱۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو وہ دینار اس کی قیمت میں سے سمجھنا یا جانور پر سواری کروں گا تو کرایہ میں سے خیال کرنا ورنہ میں اگر غلام یا لونڈی تجھے پھیر دوں یا جانور پر سوار نہ ہوں تو دینار مفت تیرا مال ہو جائے گا اس کو واپس نہ لوں گا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو غلام تجارت کا فن خوب جانتا ہو زبان اچھی بولتا ہو اس کا بدلنا حبشی جاہل غلام سے درست ہے اسی طرح اور اسباب کا جو دوسرے اسباب کی مثل نہ ہو بلکہ اس سے زیادہ کھرا ہو اور ایک غلام کا دو غلاموں کے عوض میں یا کئی غلاموں کے بدلے میں درست ہے جب وہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے کھلا کھلا فرق رکھتی ہوں اور جو ایک دوسرے کے مشابہ ہوں تو دو چیزوں کا ایک کے بدلے میں لینا درست نہیں۔ کہا مالک نے سوا کھانے کی چیزوں کے اور اسباب کا بیچنا قبضہ سے پہلے درست ہے مگر اور کسی کے ہاتھ نہ اسی بائع کے ہاتھ بشرطیکہ قیمت دے چکا ہو۔ ف: مثلاً زید نے ایک غلام عمرو سے سو روپے کو خریدا اور روپے عمرو کو دے دئے مگر غلام ابھی نہیں ملا اب زید اس غلام کو بکر کے ہاتھ بیچ ڈالے تو درست ہے۔ کہا مالک نے اگر کوئی شخص حاملہ لونڈی کو بیچے مگر اس کے حمل کو نہ بیچے تو درست نہیں کس واسطے کیا معلوم ہے کہ وہ حمل مرد ہے یا عورت خوبصورت ہے یا بدصورت پورا ہے یا لنڈورا زندہ ہے یا مردہ تو کس طور سے اس کی قیمت لونڈی کی قیمت میں سے وضع کرے گا کہا مالک نے اگر ایک شخص ایک غلام یا لونڈی سو دینار کو خریدے اور قیمت ادا کرنے کی ایک میعاد مقرر کرے (مثلاً ایک مہینے کے وعدے پر) پھر بائع شرمندہ ہو کر خریدار سے کہے کہ اس بیع کو فسخ کر ڈال اور دس دینار مجھ سے نقد یا اسقدر میعاد میں لے لے تو درست ہے اور اگر مشتری شرمندہ ہو کر بائع سے کہے کہ بیع فسخ کر ڈال اور دس دینار مجھ سے نقد لے یا اس میعاد کے بعد جو ٹھہری تھی تو درست نہیں کیونکہ یہ ایسا ہوا گویا بائع نے اپنی میعاد سے سو دینار کو ایک لونڈی اور دس دینار نقد یا میعادی پر بیع کیا تو سونے کی بیع سونے سے ہوئی میعاد پر اور یہ درست نہیں۔ کہا مالک نے اگر ایک شخص ایک لونڈی بیچے تیس دینار پر ایک مہینے کے وعدے پر پھر ساٹھ دینار کو چھ مہینے کے یا برس کے وعدے پر خرید لے تو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں پہلے خریدار کو سو دینار مفت مل گئے چھ مہینے یا برس بھر کے بعد۔

۲- بَابُ مَالِ الْمَمْلُوكِ إِذَا بِيعَ (جب غلام یا لونڈی بکے تو اس کا مال کس کو ملے)

۸- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے فرمایا جو شخص غلام کو بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کو ملے گا مگر جب خریدار شرط کرلے کہ وہ مال میں لوں گا۔

۹- کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس پر اجماع ہے کہ خریدار اگر شرط کرے گا اس مال کے لینے کی تو وہ مال اسی کو ملے گا نقد ہو یا کسی پر قرض ہو یا اسباب ہو معلوم ہو یا نہ معلوم ہو اگرچہ وہ مال اس زرِ ثمن سے زیادہ ہو جس کے عوض میں وہ غلام بکا ہے کیونکہ غلام کے مال میں مولیٰ پر زکوٰۃ نہیں ہے وہ غلام ہی کا سمجھا جائے گا اور اس غلام کی اگر کوئی لونڈی ہوگی تو مولیٰ کو اس سے وطی کرنا درست ہو جائے گا اور اگر یہ غلام آزاد ہو جاتا یا مکاتب تو اس کا مال اسی کو ملتا اگر مفلس ہو جاتا تو قرضخواہوں کو مل جاتا اس کے مولیٰ سے مواخذہ نہ ہوتا۔

لہ خریدار اور مالک ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۔ بَابُ الْعُهْدَةِ فِي الرَّقِيقِ (غلام یا لونڈی کی بیع میں بائع سے کتنک مواخذہ ہوسکتا ہے)

۱۰۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ كَانَا يَذْكُرَانِ فِي خُطْبَتِهِمَا عُهْدَةَ الرَّقِيقِ فِي الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ مِنْ حِينٍ يَشْتَرِي الْعَبْدَ اَوِ الْوَلِيدَةَ وَعُهْدَةَ السَّنَةِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل دونوں نے خطبے میں بیان کیا کہ غلام اور لونڈی کے عیب کی جواب دہی بائع پر تین روز تک ہے خریدنے کے وقت سے اور ایک جواب دہی سال بھر تک ہے۔

۱۱۔ کہا مالک نے غلام اور لونڈی کو جو عارضہ لاحق ہو تین دن کے اندر وہ بائع کی طرف سے سمجھا جائے گا اور مشتری کو اس کے پھیر دینے کا اختیار ہوگا اور اگر جنون یا جذام یا برص نکلے تو ایک برس کے اندر پھیر دینے کا اختیار ہوگا بعد ایک سال کے پھر بائع سب باتوں سے بری ہو جائے اس کو کسی عیب کی جواب دہی لازم نہ ہوگی اگر کسی نے وارثوں میں سے یا اور لوگوں میں سے ایک غلام یا لونڈی کو بیچا اس شرط سے کہ بائع عیب کی جواب دہی سے بری ہے تو پھر بائع پر جواب دہی لازم نہ ہوگی البتہ اگر جان بوجھ کر اس نے کوئی عیب چھپایا ہوگا تو جواب دہی اس پر لازم ہوگی اور مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ہوگا۔ یہ جواب دہی خاص غلام یا لونڈی میں ہے اور چیزوں میں نہیں۔

۴۔ بَابُ الْعَيْبِ فِي الرَّقِيقِ (غلام لونڈی میں عیب نکالنے کا بیان)

۱۲۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَبَاعَهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالْغُلَامِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ لِي وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضٰى عُثْمَانُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنْ يَحْلِفَ لَهُ لَقَدْ بَاعَهُ الْعَبْدَ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ فَاَبٰى عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَحْلِفَ وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ فَصَحَّ عِنْدَهُ فَبَاعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَلْفَيْ وَخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ۔

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک غلام بیچا آٹھ سو درم کو اور مشتری سے شرط کر لی کہ عیب کی جواب دہی سے میں بری ہوا بعد اس کے مشتری نے کہا غلام کو ایک بیماری ہے تم نے مجھ سے اس کا بیان نہیں کیا تھا پھر دونوں میں جھگڑا ہوا اور گئے عثمان بن عفان کے پاس مشتری بولا کہ انہوں نے ایک غلام میرے ہاتھ بیچا اور اس کو ایک بیماری تھی انہوں نے بیان نہیں کیا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے شرط کر لی تھی عیب کی جواب دہی میں نہ کروں گا۔ حضرت عثمان نے حکم کیا کہ عبداللہ بن عمر حلف کریں میں نے یہ غلام بیچا اور میرے علم میں اس کو کوئی بیماری نہ تھی عبداللہ نے قسم کھانے سے انکار کیا تو وہ غلام پھر آیا عبداللہ پاس اور اس بیماری سے اچھا ہو گیا پھر عبداللہ نے اس کو ایک ہزار پانچسو درم کو بیچا۔

ف: یہ اللہ جل جلالہٗ کا فضل ہوا عبداللہ پر کہ انہوں نے احتیاطاً سچی قسم کھانے سے بھی انکار کیا کہتا ہے مالک نے ہمارے نزدیک یہ مسئلہ اتفاقی ہے کہ جو شخص خرید کرے ایک لونڈی کو پھر وہ حاملہ ہو جائے خریدار سے یا غلام خرید کرے پھر اس کو آزاد

www.sirat-e-mustaqeem.com

کر دے یا کوئی اور امر ایسا کرے جس کے سبب سے اس غلام یا لونڈی کا پھیرنا نہ ہو سکے بعد اُس کے گواہ گواہی دیں کہ اُس غلام یا لونڈی میں بائع کے پاس سے کوئی عیب تھا یا بائع خود اقرار کرلے کہ میرے پاس کا یہ عیب ہے یا اور کسی صورت سے معلوم ہو جائے کہ عیب بائع کے پاس کا ہے تو اس غلام اور لونڈی کی خرید کے روز کے عیب سمیت قیمت لگا کر بے عیب کی بھی قیمت لگا دیں دونوں قیمتوں میں جس قدر فرق ہو اسقدر مشتری بائع سے پھیر لے۔ ف: مثلاً فرض کیجئے کہ وہ لونڈی پانچسو درم کو مشتری نے خریدی اب عیب سمیت اس کی قیمت لگائی گئی تو تین سو درم ہوئے اور بے عیب کے چار سو درم ہوئے تو سو درم مشتری بائع سے پھیر لے۔ کہا[۱۴] مالک نے اگر کسی شخص نے ایک غلام خریدا پھر اس میں ایسا عیب پایا جس کی وجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر سکتا ہے مگر مشتری کے پاس جب وہ غلام آیا اس میں دوسرا عیب ہو گیا مثلاً اس کا کوئی عضو کٹ گیا یا کانا ہو گیا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے اُس غلام کو رکھ لے اور بائع سے عیب کا نقصان لے لے چاہے غلام کو واپس کر دے اور عیب کا تاوان دے اگر وہ غلام مشتری کے پاس مر گیا تو عیب سمیت قیمت لگا دیں گے خرید کے روز کی مثلاً جس دن خریدا تھا اس روز عیب سمیت اس غلام کی قیمت اسی دینار تھی اور بے عیب سو دینار تو مشتری بیس دینار بائع سے مجرا لے گا مگر قیمت اس کی لگائی جائے گی جس دن خریدا تھا کہا[۱۵] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اگر ایک شخص نے لونڈی خریدی پھر عیب کی وجہ سے اُسے واپس کر دیا مگر اس سے جماع کر چکا تھا تو اگر وہ لونڈی بکر تھی تو جس قدر اس کی قیمت میں نقصان ہو گیا مشتری کو دینا ہو گا اور اگر ثیبہ تھی تو مشتری کو کچھ دینا نہ ہو گا۔ کہا[۱۶] مالک نے ہمارے نزدیک اس پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص غلام یا لونڈی یا اور کوئی جانور بیچے یہ شرط لگا کر کہ اگر کوئی عیب نکلے گا تو میں بری ہوں یا بائع عیب کی جواب دہی سے بری ہو جائے گا مگر جب جان بوجھ کر کوئی عیب اس میں ہو اور وہ اس کو چھپائے اگر ایسا کرے گا تو یہ شرط مفید نہ ہو گی اور وہ چیز بائع کو واپس کی جائے گی۔

۱۷۔ کہا مالک نے اگر ایک لونڈی کو دو لونڈیوں کے بدلے میں بیچا پھر اُن دو لونڈیوں میں سے ایک لونڈی میں کچھ عیب نکلا جس کی وجہ سے وہ پھر سکتی ہے تو پہلے اس لونڈی کی قیمت لگائی جائے گی جس کے بدلے میں یہ دونوں لونڈیاں آئیں ہیں پھر ان دونوں لونڈیوں کی بے عیب سمجھ کر قیمت لگا دیں گے پھر اُس لونڈی کے زرِ ثمن کو ان دونوں لونڈیوں کی قیمت پر تقسیم کریں گے ہر ایک کا حصہ جدا ہو گا۔ بے عیب لونڈی کا اس کے موافق اور عیب دار کا اس کے موافق پھر عیب دار لونڈی اس حصہ ثمن کے بدلے میں واپس کی جائیگی قلیل ہو یا کثیر مگر قیمت دو لونڈیوں کی اسی روز کی لگائی جائے گی جس دن وہ لونڈیاں مشتری کے قبضے میں آئی ہیں کہا[۱۸] مالک نے اگر ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے مزدوری کرائی اور مزدوری کے دام حاصل کئے قلیل ہوں یا کثیر بعد اس کے اس غلام میں ایسا عیب نکلا جس کی وجہ سے وہ غلام پھر سکتا ہے تو وہ اس غلام کو پھیر دے اور مزدوری کے پیسے رکھ لے اُس کا واپس کرنا ضروری نہیں ہمارے نزدیک جماعت علماء کا یہی مذہب ہے اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس کے ہاتھ سے ایک گھر بنوایا جس کی بنوائی اس کی قیمت سے دوچند سہ چند ہے پھر عیب کی وجہ سے اسے واپس کر دیا تو غلام واپس ہو جائیگا اور بائع کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ مشتری سے گھر بنوانے کی مزدوری لے اسی طرح سے غلام کی کمائی بھی مشتری کی رہیگی کہا[۱۹] مالک نے اگر ایک شخص نے کئی غلام ایک ہی دفعہ (یعنے ایک ہی عقد میں) خرید کئے اب اُن میں سے ایک غلام چوری کا نکلا یا اُس میں کچھ عیب نکلا تو اگر وہی غلام سب غلاموں میں عمدہ اور ممتاز ہو گا اور اسی کی وجہ سے باقی غلام خرید کئے گئے ہوں تو ساری بیع فسخ ہو جائے گی اور سب غلام پھر واپس دئے جائیں گے۔ اگر ایسا نہ ہو تو صرف اس غلام کو پھیر دے گا اور زرِ ثمن میں سے بقدر اس کی قیمت کے حصہ لگا کر بائع سے واپس لے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵-بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْوَلِيدَةِ إِذَا بِيعَتْ وَالشَّرْطُ فِيهَا

(لونڈی کو شرط لگا کر بیچنے کا بیان)

۲۰- عَنْ: عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنَ امْرَأَتِهِ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِي بِالثَّمَنِ الَّذِي تَبِيعُهَا بِهِ فَسَأَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَقْرَبْهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اپنی بی بی زینب ثقفیہ سے ان کی بی بی نے اس شرط سے بیچی کہ جب تم اس لونڈی کو بیچنا تو جتنے کو بیچنا منظور ہو اسی داموں کو میرے ہاتھ بیچنا عبداللہ بن مسعود نے اس امر کو حضرت عمر سے بیان کیا انہوں نے کہا تو اس لونڈی سے صحبت مت کر جس میں کسی کی شرط لگی ہو۔

۲۱- عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَطَأُ الرَّجُلُ وَلِيدَةً إِلَّا وَلِيدَةً إِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے آدمی کو اس لونڈی سے وطی کرنا درست ہے جس پر سب طرح کا اختیار ہو اگر چاہے اس کو بیچ ڈالے چاہے ہبہ کر دے چاہے رکھ چھوڑے جو چاہے سو کر سکے۔

۲۲- کہا مالک نے جو شخص کسی لونڈی کو اس شرط پر خرید کرے کہ اس کو بیچوں گا نہیں یا ہبہ نہ کروں گا یا اسکی مثل اور کوئی شرط لگادی تو اس لونڈی سے وطی کرنا درست نہیں کیونکہ جب اس کو اس لونڈی کے بیچنے یا ہبہ کرنے کا اختیار نہیں ہے تو اسکی ملک پوری نہیں ہوئی اور جو لوازم تھے اس کے ملک کے وہ غیر کے اختیار میں رہے اور اس طرح کی بیع مکروہ ہے۔

۶-بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً وَلَهَا زَوْجٌ

(خاوند والی لونڈی سے وطی کرنا منع ہے)

۲۳- عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ أَهْدَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً وَلَهَا زَوْجٌ ابْتَاعَهَا بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا أَقْرَبُهَا حَتَّى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا فَأَرْضَى بْنَ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا ؛

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عامر نے عثمان بن عفان کو ایک لونڈی ہدیہ دی مگر اس کا ایک خاوند تھا اور عبداللہ نے اس لونڈی کو بصرے میں خریدا تھا تو عثمان نے کہا میں اس لونڈی سے وطی نہ کروں گا جب تک اس کا خاوند اس کو چھوڑ نہ دے عبداللہ نے اس خاوند کو راضی کر دیا تو اس نے چھوڑ دیا۔

۲۴- عَنْ: أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبُوهُ ابْتَاعَ وَلِيدَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ

ترجمہ: ابی سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک لونڈی خریدی بعد اس کے معلوم ہوا وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَوْجٍ فَرَدَّهَا ۔ خاوند رکھتی ہے تو اس کو واپس کر دیا۔

ف: کیونکہ یہ عیب ہے۔

۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَرِ الْمَالِ يُبَاعُ أَصْلُهُ

(جب درخت بیچا جائے تو اس کے پھل اُس میں شامل نہ ہوں گے)

۲۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور کا درخت تابیر کیا ہوا بیچے تو اسکے پھل بائع کے ہونگے مگر جس صورت میں مشتری شرط کرلے کہ پھل میرے ہیں۔

ف۱: تابیر کہتے ہیں نر کو مادہ سے پیوند لگانے کو عرب لوگ ایک درخت کو نر فرض کرتے تھے اور دوسرے کو مادہ مادہ کو چیر کر اس میں نر کا گابہ شریک کر دیتے تھے اس تدبیر سے کھجوریں بہت نکلتیں۔

ف۲: اور جو درخت تابیر کیا ہوا نہ ہو تو پھل مول لینے والے کے ہوں گے جمہور علماء کے نزدیک مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں وہ پھل بائع کے ہوں گے مگر جب مشتری شرط کرلے پھلوں کی۔

۸۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

(جب تک پھلوں کی پختگی معلوم نہ ہو اس کے بیچنے کی ممانعت)

۲۶۔ عَنِ: ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ ۔

ترجمہ: ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ ان کی پختگی اور بہتری کا یقین ہو جائے منع کیا بائع کو اور مشتری کو۔

ف: بائع کو بیع سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پھل تلف ہو جائیں تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کرلے گا اور مشتری اپنے مال کو مفت کھو دے گا۔

۲۷۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تُزْهِيْ فَقَالَ حِيْنَ تَحْمَرُّ اَوْ تَصْفَرُّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہاں تک کہ خوش رنگ ہو جائیں لوگوں نے کہا اس سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سُرخ یا زرد ہو جائیں اور آپ نے فرمایا کیا اگر اللہ ان پھلوں کو پکنے نہ دے تو کس چیز کے بدلے میں تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال لے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۸۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ ؛

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کی بیع سے یہاں تک کہ آفت کا خوف جاتا رہے ۔

۲۹۔ کہا مالک نے پھلوں کا بیچنا ان کی بہتری معلوم ہونے سے پہلے دھوکہ کی بیع ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔

۳۰۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَبِيْعُ ثِمَارَهٗ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا ؛

ترجمہ: زید بن ثابت اپنے پھلوں کو اس وقت بیچتے جب ثریا کے تارے نکل آتے ۔

ف: جب ثریا کے تارے صبح کو طلوع کرتے ہیں تو میووں کے تلف کا خوف جاتا رہتا ہے اور فصل اچھی ہوتی ہے یہ مضمون حدیث میں وارد ہے کہا مالک نے خربوزہ اور ککڑی اور گاجر کا بیچنا درست ہے جب ان کی بہتری کا حال معلوم ہو جائے پھر جو کچھ اُگیں وہ فصل کے تمام ہوئے تک مشتری کے ہوں گے اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہر جگہ کے دستور اور رواج کے موافق حکم ہوگا اگر قبل اسوقت کے کسی آفت کے سبب نقصان ہو تہائی مال تک تو مشتری کو وہ نقصان مجرا دیا جائیگا اور تہائی سے کم اگر نقصان ہو تو مجرا نہ دیا جائے گا ۔

۹۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ (عریہ کے بیان میں)

ف: عریہ اس کو کہتے ہیں کہ ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو دے پھر اُس کے آنے سے باغ میں تکلیف ہو اور خشک میوہ دے کر درختوں کے میوہ کو لے لے ۔

۳۲۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا ؛

ترجمہ: زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ والے کو اپنا میوہ بیچنے کی اٹکل سے ۔

ف: یعنی درختوں کے میوے کا اندازہ کر کے اسقدر خشک میوے کے بدلے میں بیچنے کو درست رکھا ۔

۳۳۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ يَشُكُّ دَاوٗدُ قَالَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریوں کے بیچنے کی اٹکل سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر ہوں ۔

ف: وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ۔

۳۴۔ کہا مالک نے عریہ کا اندازہ درختوں پر کر لیا جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا کیونکہ یہ تولیہ یا اقالہ[۲] یا شرکت کے مثل ہے ۔ اگر یہ اور بیعوں کے مثل ہوتا تو کھانے کی چیزوں کا تولیہ یا اقالہ یا شرکت قبل قبضے کے نادرست ہے یہ بھی درست نہ ہوتا ۔

ف[۲]: تولیہ جس قیمت کو بیچنا اور اقالہ بیع کو فسخ کرنا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۰۔ بَابُ الْجَائِحَةِ فِي بَيْعِ الثِّمَارِ وَالزُّرُوعِ

(پھلوں اور کھیتوں کی بیع میں آفت کا بیان)

۳۵۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَجَهُ وَقَامَ فِيْهِ حَتّٰى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ اَنْ يَّضَعَ لَهُ اَوْ اَنْ يُّقِيْلَهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَفْعَلَ فَذَهَبَتْ اُمُّ الْمُشْتَرِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَلّٰى اَنْ لَّا يَفْعَلَ خَيْرًا فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَبُّ الْحَائِطِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهُ ؕ

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے باغ کے پھل خریدے اور اس کی درستی میں مصروف ہوا مگر ایسی آفت آئی جس سے نقصان معلوم ہوا تو باغ کے مالک سے کہا یا تو پھلوں کی قیمت کچھ کم کر دو یا اس بیع کو فسخ کر ڈالو اس نے قسم کھالی میں ہرگز نہ کروں گا تب خریدار کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آن کر یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کیا قسم کھالی اس نے کہ میں یہ بہتری کا کام نہ کروں گا۔ جب مالکِ باغ کو یہ خبر پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جیسا خریدار کہے وہ مجھ کو منظور ہے۔

۳۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَضٰى بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ ؕ

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز نے حکم کیا مشتری کو نقصان دلانے کا جب کھیت یا میوے کو آفت پہنچے۔

۳۷۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس آفت سے تہائی مال یا زیادہ کا نقصان ہوا ہو اگر اس سے کم نقصان ہوگا اس کا شمار نہیں۔

۱۱۔ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنِ اسْتِثْنَاءِ الثَّمَرِ

(کچھ پھل یا میوے کا بیع سے مستثنیٰ کرنے کا بیان)

۳۸۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَبِيْعُ ثَمَرَ حَائِطِهٖ ثُمَّ يَسْتَثْنِيْ مِنْهُ ؕ

ترجمہ: قاسم بن محمد اپنے باغ کے میووں کو بیچتے پھر اس میں سے کچھ مستثنیٰ کر لیتے۔

۳۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ جَدَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرَ حَائِطٍ لَّهُ يُقَالُ لَهُ الْاَفْرَقُ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَّاسْتَثْنٰى

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اُن کے دادا محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باغ کا میوہ بیچا چار ہزار درم کو اُس میں سے آٹھ سو درم کے کھجور مستثنیٰ کر لئے۔ اُس

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا ؛

باغ کا نام افرق تھا۔

۴۰۔ عَنْ : اَبِی الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ اَنَّ اُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَبِيْعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِيْ مِنْهَا ؛

ترجمہ : عمرہ بنت عبدالرحمٰن اپنے پھلوں کو بیچتیں اور اس میں سے کچھ نکال لیتیں۔

۴۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو آدمی اپنے باغ کا میوہ بیچے اس کو اختیار ہے کہ تہائی مال تک مستثنیٰ کرے اس سے زیادہ درست نہیں اور جو سارے باغ میں سے ایک درخت یا درخت کے پھل مستثنیٰ کرلے اور ان کو معین کر دے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ گویا مالک نے سوائے ان درختوں کے باقی کو بیچا اور ان کو نہ بیچا اس امر کا مالک کو اختیار ہے۔

۱۲۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِ (جو بیع کھجوروں کی مکروہ ہے اُس کا بیان)

۴۲۔ عَنْ : عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ عَامِلَكَ عَلٰى خَيْبَرَ يَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوْهُ لِيْ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَبِيْعُوْنَنِي الْجَنِيْبَ بِالْجَمْعِ صَاعًا بِصَاعٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا ؛

ترجمہ : عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کو کھجور کے بدلے میں برابر برابر بیچو ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ کا عامل خیبر پر ایک صاع کھجور لے کر دو صاع دیتا ہے آپ نے فرمایا بلاؤ اس کو وہ بلایا گیا آپ نے پوچھا تو دو صاع کھجور دے کر ایک صاع لیتا ہے وہ بولا یا رسول اللہ ایک صاع بہتر کھجور اور ایک صاع بری کھجور کے بدلے میں نہیں آتی آپ نے فرمایا پہلے بری کھجور کو روپیوں کے بدلے میں بیچ کر پھر عمدہ کھجور کو خرید کرلے۔

۴۳۔ عَنْ : اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا ؛

ترجمہ : ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل مقرر کیا خیبر پر وہ عمدہ کھجور لے کر آیا آپ نے پوچھا سب کھجوریں خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہیں وہ بولا نہیں یا رسول اللہ ہم اس کھجور میں سے ایک صاع دو صاع کے بدلے میں یا دو صاع تین صاع کے بدلے میں خرید کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کر پہلے بری کھجور کو روپیوں کے بدلے میں بیچ کر پھر عمدہ کھجور روپے دے کر خرید لے۔

۴۴۔ عَنْ : زَيْدٍ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَآءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ

ترجمہ : زید ابوعیاش سے روایت ہے انہوں نے پوچھا سعد بن ابی وقاص سے کہ جَو کو سلت (ایک غلہ کا نام ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَيَّتُهُمَا اَفْضَلُ فَقَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ۞

درمیان میں گیہوں اور جَو کے غور اور حجاز میں پیدا ہوتا ہے) کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں انہوں نے کہا دونوں میں کونسا اچھا ہے بولے جَو تو منع کیا اس سے اور سعد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ خشک کھجور کو رطب (تر کھجور کے) بدلے میں بیچنا کیسا ہے آپ نے فرمایا رطب جب سوکھ جاتا ہے تو وزن اُس کا کم ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا ہاں آپ نے منع کیا۔

ف: مالک اور شافعی اور احمد اور محمد بن حسن اور یعقوب بن ابراہیم اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے کہ رطب کی بیع تمر (خشک کھجور) کے ساتھ درست نہیں مگر ابوحنیفہؒ کے نزدیک برابر بیچنا درست ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ زید ابو عیاش اس کا راوی مجہول ہے مگر محدثین نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

(مزابنہ اور محاقلہ کا بیان) ۔ (اِن دونوں کے معنے آگے آتے ہیں)

۴۵- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے مزابنہ اس کو کہتے ہیں کہ درخت پر پھل کھجور یا انگور اندازہ کر کے خشک کھجور یا انگور کے بدلے میں فروخت کی جائیں۔

۴۶- عَنْ: اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ ۞

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ اور محاقلہ سے۔ مزابنہ کے معنے اوپر بیان ہوئے اور محاقلہ اس کو کہتے ہیں کہ گیہوں کا کھیت بدلے میں خشک گیہوں کے بیچے۔

ف: سوا گیہوں کے اور جتنے اناج ہیں سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنے یہی ہیں جو ترجمے میں بیان ہوئے اور حدیث میں جو مالک نے بیان کئے وہ یہ ہیں کرایہ دینا زمین کا بعوض گیہوں کے یعنے ایک شخص اپنی زمین کسی کو گیہوں بونے کو دے اور اس کا کرایہ کسی قدر گیہوں ٹھہرا لے جب اُس میں اُگیں اس کو مخابرہ بھی کہتے ہیں۔

۴۷- عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ تَرْاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ اور محاقلہ سے دونوں کے معنی اوپر گذرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِالْحِنْطَةِ ؛

۴۸۔ کہا ابن شہاب نے میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے عوض میں درست ہے بولے ہاں درست ہے کچھ قباحت نہیں ہے۔ کہا مالک نے جو چیز ڈھیر لگا کر بیچی جائے اور اس کا وزن اور کیل معلوم نہ ہو تولی اور ناپی ہوئی چیز کے بدلے میں وہ مزابنہ میں داخل ہے (بشرطیکہ ایک جنس ہو) اگر ایک شخص دوسرے سے کہے کہ یہ جو تیرا ڈھیر پڑا ہے گیہوں یا کھجور یا چارہ یا گٹھلیوں یا گھاس یا کسم یا روئی یا کتان یا ریشم کا اس کو ناپ یا تول یا شمار اگر قدر سے کم نکلے تو میں تجھ کو مجرا دوں گا اور جو زیادہ نکلے تو میں لے لوں گا اس قسم کی بیع درست نہیں ہے بلکہ یہ جوئے کے مشابہ ہے۔ کہا مالک نے اسی طرح اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپیوں کو کافی ہے اگر کم پڑے تو میں دوں گا اور جو بڑھے میں لے لونگا یا اس کپڑے میں اتنے کرتے بنیں گے اگر کم پڑے میں دے دوں گا اور جو زیادہ ہوئے لوں گا یا اسقدر کھالوں میں اتنی جوتیاں بنیں گی اگر کم پڑے میں دوں گا زیادہ ہو تو لے لوں گا یا اسقدر دانوں میں اتنا تیل نکلے گا اگر کم نکلے تو میں دوں گا زیادہ نکلے تو میرا ہے یہ سب مزابنہ میں داخل ہے جائز نہیں یا یوں کہے کہ تیرے اس ڈھیر کے بدلے میں تجھ کو یا گٹھلیوں یا روئی یا ترکاری یا کسم کے اسقدر پتے یا گٹھلیاں یا روئی یا ترکاری یا کسم تول ناپ کر دیتا ہوں ہر ایک کو اس کی جنس کے ساتھ بیچے تو بھی نادرست ہے۔ ف: البتہ اگر ایک جنس کو دوسری جنس کے ساتھ بیچے مثلاً گیہوں کے ڈھیر کو من بھر روئی کے یا من بھر چاول کے بدلے میں بیچے تو درست ہے۔

۱۴۔ باب جَامِعِ بَيْعِ الثَّمَرِ (پھلوں اور میووں کی بیع کے مختلف مسائل کا بیان)

کہا مالک نے جو شخص کسی معین درختوں کے پھلوں کو خریدے یا ایک باغ کے میووں کو خریدے یا معین بکریوں کے دودھ کو خریدے تو کچھ قباحت نہیں ہے بشرطیکہ خریدار قیمت ادا کرتے ہی اپنا مال وصول کرنا شروع کر دے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روپیہ دے کر ایک کپہ میں سے کسی قدر گھی مول لے اس میں کچھ قباحت نہیں ہے اگر کپہ قبل گھی لینے کے پھٹ جائے اور گھی بہہ جائے تو خریدار اپنے روپے پھیر لے گا کہا مالک نے اگر خریدار سے یہ ٹھہرایا کہ جسقدر دودھ روز نکلا کرے یا جتنا میوہ روز اترا کرے وہ لیتا جائے تو درست ہے ہر روز لے لیا کرے اگر جتنا خریدا تھا اس قدر مال پورا نہ پہنچا تھا کہ دودھ موقوف ہو گیا یا میوہ تلف ہو گیا تو بائع جتنا باقی رہ گیا ہے اس کے دام خریدار کو پھیر دے گا یا خریدار دوسرا کچھ اسباب بائع سے اس کے بدلے میں لے لے گا لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ بغیر لئے بائع کو چھوڑ دے ورنہ مکروہ ہوگا کیونکہ یہ بیع کالی کی ہے بعوض کالی کے اور منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔ ف: دارقطنی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کالی کی بیع سے۔ بعوض کالی کے یعنی دین کے بیچنے سے بعوض دین کے صورت اس کی یوں ہے کہ ایک شخص کچھ کپڑا یا اسباب ایک مہینے کے وعدے پر خریدے جب مہینہ پورا ہو اور روپے نہ ملیں تو اسی کپڑے کو دو مہینے کے وعدے پر بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے پہلی قیمت سے کچھ زیادہ پر۔ گویا قرض کی بیع قرض کے بدلے میں ہوئی۔ مشتری پر جو بائع کا دین آتا تھا اس کو بائع نے بیچ ڈالا اسی کے ہاتھ اپنے ذمے قرض کر کے اور بالفعل کوئی چیز نہ دی البتہ اگر اسی جلسے میں مشتری کے مبیع حوالہ کرے پھر مشتری مبیع بائع کو دے دے اور قیمت اس کی لے لے تو درست ہے۔

سوال ہوا مالک سے اگر کوئی باغ کی کھجور بیچے اور اس میں کئی قسمیں کھجور کی ہوں جیسے عجوہ اور کبیس اور عذق وغیرہ مگر مشتری

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ شرط لگالے کہ اس باغ میں سے کوئی ایک درخت یا کئی درخت میں چھانٹ دوں گا (یعنی بیع سے مستثنیٰ کردوں گا) تو یہ درست نہیں کیونکہ اگر اُس نے عجوہ کا درخت چھوڑ دیا جس میں پندرہ صاع کھجور تھی اور اس کے بدلے میں کبیس کا درخت لے لیا جس میں دس صاع کھجور تھی یا اس کے برعکس کیا تو گویا اس نے عجوہ کو کبیس کے بدلے میں کم وبیش فروخت کیا اور یہ ناجائز ہے ۵۳ کہا مالکؒ نے مثال اسکی یہ ہے کہ ایک شخص تین ڈھیر کھجور کے لگائے ایک عجوہ کا جو پندرہ صاع ہے اور ایک کبیس کا جو دس صاع ہے اور ایک عذق کا جو بارہ صاع ہے پھر مشتری نے کھجور والے کو ایک دینار دے دیا اس شرط سے کہ ان تینوں ڈھیروں میں سے جو میں چاہوں لے لوں گا تو یہ جائز نہیں ۔ سوال ہوا امام مالکؒ سے کہ ایک شخص مالک باغ سے رطب خریدے اور ایک دینار اس کو پیشگی دے دے پھر چند روز میں رطب موقوف ہو جائیں تو مالک نے جواب دیا کہ حساب کیا جائے گا کس قدر دینار میں سے بائع کے ذمہ رہ گیا ہے اگر دو ثلث دینار کے رطب لے چکا ہے تو ایک ثلث باقی وصول کرلے اگر تین ربع دینار کے رطب لے چکا ہے تو ایک ربع وصول کرلے ۔ یا مشتری بائع کی رضامندی سے اور کوئی میوہ اس کے باغ میں سے لے لے مگر جب اور کوئی میوہ اُس کے بدلے میں ٹھہرے تو چاہئے کہ فی الفور اس کو وصول کرے اس میں دیر نہ کرے ورنہ کالی بالکالی ہو جائے گا ۵۴ کہا مالکؒ نے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اپنے اونٹ یا غلام کو جو درزی یا بڑھئی یا اور کوئی کام کرتا ہو کرایہ کو دے یا مکان کرایہ پر دے اور زر کرایہ پیشگی لے لے بعد اس کے اونٹ یا غلام مرجائے اور گھر گر جائے تو اونٹ والا اسی طرح غلام یا مکان والا حساب کرکے جسقدر اجرت اس کے ذمہ پر باقی رہ گئی ہو واپس کردے گا فرض کیجئے کہ اگر مستاجر نے اپنا نصف حق وصول کیا تھا تو نصف اجرت اس کو واپس ملے گی ۵۵ کہا مالکؒ نے ان سب صورتوں میں سلف کرنا یعنے اجرت پیشگی دے دینا جب ہی درست ہے کہ اجرت دیتے ہی غلام یا اونٹ یا گھر پر قبضہ کرے یا رطب توڑنا شروع کردے یہ نہیں کہ اس میں دیر کرے یا کوئی میعاد ٹھہرائے ۵۶ کہا مالکؒ نے یہ سلف مکروہ ہے کہ کوئی شخص اونٹ کا کرایہ دے دے اور اونٹ والے یہ کہے کہ حج کے دنوں میں تیرے اونٹ پر سوار ہوں گا اور ابھی حج میں ایک عرصہ باقی ہو یا ایسا ہی غلام اور گھر میں کہے تو یہ صورت گویا اس طرح پر ہوئی کہ اگر وہ اونٹ یا غلام یا گھر اس وقت تک باقی رہے تو اسی کرایہ سے اس سے منفعت اٹھالے اور اگر وہ اونٹ یا غلام مرجائے اور گھر گر جائے تو اپنے کرایہ کے پیسے پھیر لے ۵۷ کہا مالکؒ نے اگر وہ شخص کرایہ دیتے ہی اونٹ یا غلام یا گھر پر قبضہ کرلیتا تو کراہت جاتی رہتی اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص غلام یا لونڈی خرید کر اپنے قبضے میں لائے اور قیمت ان کی ادا کرے بعد اس کے کسی عیب کی وجہ سے وہ غلام یا لونڈی واپس کی جائے تو مشتری اپنا زر ثمن بائع سے پھیر لے اور اس میں کچھ قباحت نہیں ہے ۵۸ کہا مالکؒ نے جو شخص کسی معین غلام یا اونٹ کو کرایہ پر لے اور قبضے کی ایک میعاد مقرر کردے یعنے یہ کہہ دے کہ فلاں تاریخ سے میں اونٹ یا غلام کو اپنے قبضے و تصرف میں لونگا تو یہ جائز نہیں کیونکہ نہ مستاجر نے قبضہ کیا اس اونٹ یا غلام پر نہ موجر نے ایسے دین میں سلف کی جس کا دینا مستاجر پر واجب ہو۔

۱۵۔ باب مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْفَاكِهَةِ (میووں کی بیع کا بیان)

۵۹۔ کہا مالکؒ نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کوئی میوہ تر یا خشک خریدے اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرلے اور میوے کو میوے کے بدلے میں اگر بیچے تو اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے اور جو میوہ ایسا ہے کہ سوکھا کر کھایا جاتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے اور رکھا جاتا ہے اس کو اگر میوے کے بدلے میں بیچے اور ایک جنس ہو تو اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے اور برابر بیچے کمی بیشی اس میں درست نہیں البتہ اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقد النقد بیچنا چاہئے اس میں میعاد لگانا درست نہیں اور جو میوہ سوکھا یا نہیں جاتا بلکہ تر کھایا جاتا ہے ۔ جیسے خربوزہ ککڑی ، نرنج ، کیلا ، گاجر ، انار وغیرہ اس کو ایک دوسرے کے بدلے میں اگرچہ جنس ایک ہو کمی بیشی ساتھ بھی درست ہے جب اس میں میعاد نہ ہو نقد النقد ہو ۔

۱۶- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ عَيْنًا وَتِبْرًا

(سونے اور چاندی کی بیع کا بیان مسکوک ہو یا غیر مسکوک)

ف : اگر سونے پر سکہ لگایا جائے جیسے اشرفی تو اس کو عین کہتے ہیں ورنہ تبر کہتے ہیں ۔

۶۰- عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدَيْنِ اَنْ يَبِيْعَا اٰنِيَةً مِّنَ الْمَغَانِمِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِاَرْبَعَةٍ عَيْنًا اَوْ كُلَّ اَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَيْتُمَا فَرُدَّا ۔

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں سعدؓ کو کہ جتنے برتن سونے اور چاندی کے مال غنیمت میں آئے ہیں ان کو بیچ ڈالو انہوں نے تین تین برتنوں کو چار چار نقد کے عوض بیچا یا چار چار کو تین تین نقد کے عوض میں بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں نے سود لیا اس بیع کو رد کرو ۔

ف : یعنی سعد بن ابی وقاص اور سعد بن عبادہ کو یعقوب بن شیبہ کی روایت میں صاف ان دونوں کا نام مذکور ہے ۔

ف۲ : یعنے تین تین برتن دے کے چار چار برتنوں کے موافق وزن میں دینار لئے یا چار چار برتن دے کر تین تین برتنوں کے موافق وزن میں دینار لئے ۔

۶۱- عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ۔

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کو ایک دینار کے بدلے میں بیچو اور ایک درہم کو ایک درہم کے بدلے میں نہ زیادہ کے بدلے میں ۔

ف : یعنی ایک دینار جب وزن میں دوسرے دینار کے برابر ہو تو بدلنا درست ہے کھوٹے کھرے کا اعتبار نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ کھرا دینار دے کر دو کھوٹے دینار لے اسی طرح درہم میں ۔

۶۲- عَنْ : اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشُفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشُفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ۔

ترجمہ : ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک دوسرے پر اور مت بیچو چاندی کو بدلے میں چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو کچھ اس میں سے نقد وعدہ پر ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنے جب سونا سونے کے بدلے میں اور چاندی چاندی کے بدلے میں بیچے تو کمی بیشی نہ کرے برابر برابر بیچے اور نقد نقد اگر سونے کو چاندی کے بدلے میں بیچے تو کمی بیشی درست ہے مگر نقد نقد چاہیئے۔

۶۳۔ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَآءَهٗ صَآئِغٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ اَصُوْغُ الذَّهَبَ ثُمَّ اَبِيْعُ الشَّيْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ فَاَسْتَفْضِلُ فِيْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِ يَدَيَّ فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الصَّآئِغُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَنْهَاهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ اَوْ اِلٰى دَآبَّةٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْكَبَهَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا اِلَيْنَا وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ۔

ترجمہ: مجاہد سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک سُنار آیا اور بولا اے ابا عبدالرحمٰن میں سونے کا زیور بناتا ہوں پھر اس کے وزن سے زیادہ دینار لے کر اس کو بیچتا ہوں اور یہ زیادتی اپنی محنت کے عوض میں لیتا ہوں عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو اس سے منع کیا پھر وہ سُنار پوچھتا رہا اور عبداللہ بن عمرؓ منع کرتے رہے یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ مسجد کے دروازے پر آئے یا اپنے جانور پر سوار ہونے کو آئے اس وقت عبداللہ بن عمر نے کہا دینار کو بدلے میں دینار کے اور درہم کو بدلے میں درہم کے بیچ اور زیادتی نہ لے یہی وصیت ہے ہمارے نبی کی ہم کو اور ہماری وصیت ہے تم کو۔

۶۴۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ۔

ترجمہ: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو دو دینار کے بدلے میں اور نہ ایک درم کو دو درم کے بدلے میں۔

۶۵۔ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ مَا اَرٰى بِمِثْلِ هٰذَا بَاْسًا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ مُّعَاوِيَةَ اَنَا اُخْبِرُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُنِيْ عَنْ رَّاْيِهٖ لَا اُسَاكِنُكَ بِاَرْضٍ اَنْتَ بِهَا ثُمَّ قَدِمَ اَبُو الدَّرْدَآءِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَلَّا يَبِيْعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّزْنًا بِوَزْنٍ۔

ترجمہ: عطا بن یسار سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا اس کے وزن سے زیادہ سونے یا چاندی کے بدلے میں بیچا تو ابوالدرداء نے اُن سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ اس سے منع کرتے تھے مگر برابر برابر بیچنا درست رکھتے تھے معاویہ نے کہا میرے نزدیک کچھ قباحت نہیں ہے۔ ابوالدرداء نے کہا بھلا کون میرا عذر قبول کرے گا اگر میں معاویہ کو اس کا بدلہ دوں میں تو اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتے ہیں اب میں تمہارے ملک میں نہ رہوں گا۔ پھر ابوالدرداء مدینہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اُن سے یہ قصہ بیان کیا حضرت عمرؓ نے معاویہ کو لکھا کہ پھر ایسی بیع نہ کریں مگر برابر تول کر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف۱: زیور یا برتن سونے کا اگرچہ اشرفیوں کے بدلے بیچا جائے تو کمی زیادتی ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک نادرست ہے اور شافعی اور بعض علماء کے نزدیک اگر زیور یا برتن والا اپنی بنوائی کے بدلے میں کچھ سونا زیادہ لے تو درست ہے معاویہ بن ابی سفیان کا شاید یہی مذہب ہوگا اور یہی مذہب حافظ ابن القیم کا ہے اور شوکانی نے سیل جرار میں ترجیح عدم جواز فضل کی لکھی ہے۔ ف۲: معاویہ اس زمانے میں حاکم تھے شام کے حضرت عمرؓ کی طرف سے ابوالدرداء کو یہ امر ناگوار ہوا کہ حدیث کے مقابلہ میں انہوں نے اپنی رائے بیان کی سلف کے نزدیک یہ امر نہایت مذموم ہے۔

۶۶ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالذَّهَبِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْاٰخَرُ نَاجِزٌ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَّلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّمَاءَ وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَاءُ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے میں سونے کے اس طرح پر کہ ایک نقد ہو اور دوسرا وعدے پر بلکہ تجھ سے اگر اتنی مہلت چاہے کہ اپنے گھر میں سے ہو کر آئے تو اتنی بھی اجازت مت دے میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر سود کا۔

۶۷ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَّلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّمَاءَ وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَاءُ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے سونے کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے میں سونے کے اس طرح پر کہ ایک نقد ہو دوسرا وعدہ پر بلکہ تجھ سے اگر اتنی مہلت چاہے کہ اپنے گھر میں سے ہو کر آئے تو اتنی بھی اجازت مت دے میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر سود کا۔

۶۸ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالصَّاعُ بِالصَّاعِ وَلَا يَصْلُحُ كَالِئٌ بِنَاجِزٍ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے کہا ایک دینار بدلے میں ایک دینار کے چاہیئے ایک درہم بدلے میں ایک درہم کے اور ایک صاع بدلے میں ایک صاع کے اور نہ بیچا جائے نقد بدلے میں وعدے کے۔

۶۹ عَنْ: اَبِي الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا رِبًا اِلَّا فِيْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ مَا يُكَالُ اَوْ مَا يُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ اَوْ يُشْرَبُ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے نہیں ربا ہے مگر سونے میں یا چاندی میں یا جو چیز ناپ تول کر بکتی ہے کھانے پینے کی۔

۷۰ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَطْعُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے روپیہ اشرفی کا کاٹنا گویا ملک میں فساد کرنا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: روپیہ اشرفی جس پر مسلمانوں کا سکہ ہو اُس کا توڑنا بغیر ضرورت کے مکروہ ہے۔

۷۱۔ کہا مالک نے اگر سونے کو چاندی کے بدلے میں یا چاندی کو سونے کے بدلے میں ڈھیر لگا کر خریدے تو کچھ قباحت نہیں ہے جب وہ ڈلی ہوں یا زیور ہوں لیکن روپے اشرفی کا خریدنا بغیر گنے ہوئے جائز نہیں بلکہ اس میں دھوکا ہے اور مسلمانوں کے دستور کے خلاف ہے لیکن سونے چاندی کا ڈلا یا زیور جوئل کے بکتا ہے اُس کو اٹکل سے خریدنا جیسے گیہوں یا کھجور وغیرہ کو خریدتے ہیں بُرا نہیں ہے کہا مالک نے جو شخص کلام مجید یا تلوار یا انگوٹھی جس میں سونا یا چاندی لگا ہو روپے اشرفی کے بدلے میں خرید کرے تو دیکھیں گے اگر اُن چیزوں میں سونا لگا ہوا ہے اور اشرفیوں کے بدلے میں اس کو خریدا کیا اور اس چیز کی قیمت دو ثلث سے کم نہیں ہے اور جس قدر سونا اس میں لگا ہوا ہے اس کی قیمت ایک ثلث سے زیادہ نہیں ہے تو درست ہے جب نقد انقد ہو اسی طرح اگر چاندی لگی ہوئی ہے اور روپیوں کے بدلے میں خرید کیا تب بھی یہی حکم ہے۔

ف: اگر ثلث سے زیادہ اس میں سونا ہو تو سونے کے بدلے میں اس کا خریدنا یا ثلث سے زیادہ چاندی ہو تو چاندی کے بدلے میں خریدنا درست نہیں۔

۱۷۔ بابُ مَاجَآءَ فِی الصَّرْفِ (بیع صرف کے بیان میں)

ف: صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بعوض چاندی سونے کے۔

۷۳۔ **عَنْ:** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ وَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ ؕ

ترجمہ: مالک بن اوس نے کہا مجھے حاجت ہوئی سو دینار کے درم لینے کی تو مجھے بلایا طلحہ بن عبید اللہ نے پھر ہم دونوں راضی ہوئے صرف کے اوپر اور انہوں نے دینار مجھ سے لے لئے اور ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے اور کہا صبر کرو یہاں تک کہ میرا خزانچی غابہ آجائے (غابہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) حضرت عمرؓ نے یہ سُن کر کہا نہیں قسم خدا کی مت چھوڑنا طلحہ کو بغیر روپے لئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا بیچنا چاندی کے بدلے میں ربا ہے مگر جب نقد انقد ہو اور گیہوں بدلے گیہوں کے بیچنا ربا ہے مگر نقد انقد اور کھجور بدلے کھجور کے بیچنا ربا ہے مگر نقد انقد اور جَو بدلے جَو کے بیچنا ربا ہے مگر نقد انقد اور نمک بدلے نمک کے بیچنا ربا ہے مگر نقد انقد۔

۷۴۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص نے روپے اشرفیوں کے بدلے میں لئے پھر اس میں ایک روپیہ کھوٹا نکلا اب اس کو پھیرنا چاہے تو سب اشرفیاں اپنی پھیر لے اور سب روپے اسکے واپس دے دے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے میں چاندی کے ربا ہے مگر جب نقد انقد ہو اور حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تجھ سے اپنے گھر جانے کی مہلت مانگے تو مہلت نہ دے اگر ایک روپیہ اُس کو پھیر دے گا اور اس سے جدا ہو جائے گا تو مثل دَین کے یا میعاد کے ہو جائے گا اسیواسطے

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ مکروہ ہے خود اس بیع کو توڑنا ڈالنا چاہئے کہ ایک طرف نقد ہو دوسری طرف وعدہ خواہ ایک جنس ہوں یا کئی جنس ہوں۔

ف: یعنی سونے کو سونے کے بدلے میں یا چاندی کے بدلے میں بیچے یا گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں یا چاول کے بدلے میں بیچے ہر صورت میں ضروری ہے کہ نقد نقد ہو ایک طرف نقد اور دوسری طرف وعدہ نہ ہو۔

۱۸۔ بابُ مَاجَاءَ فِی الْمُرَاطَلَةِ (مراطلہ کا بیان)

ف: مراطلہ کہتے ہیں سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں تول کر بیع کرنے کو۔

۷۵۔ عَنْ: مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطٍ اَنَّهٗ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُرَاطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ فَيُفْرِغُ ذَهَبَهٗ فِیْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ وَيُفْرِغُ صَاحِبُهُ الَّذِیْ يُرَاطِلُهٗ ذَهَبَهٗ فِیْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ الْاُخْرٰى فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيْزَانِ اَخَذَ وَاَعْطٰى ۞

ترجمہ: یزید بن عبداللہ بن قسیط نے سعید بن المسیب کو دیکھا جب سونے کو سونے کے بدلے میں بیچتے تو اپنے سونے کو ایک پلہ میں رکھتے اور دوسرا شخص اپنے سونے کو دوسرے پلے میں رکھتا جب ترازو کا کانٹا برابر آ جاتا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا سونا دے دیتے۔

ف: بعض لوگوں نے احتیاطاً اتنا اور کہا ہے کہ جب ایک بار ترازو کا کانٹا برابر ہو جائے تو ایک پلڑے کا سونا دوسرے پلڑے میں بدل کر پھر تولے شاید ترازو میں دھڑا ہو۔ کہتا ہے مالک نے جو شخص سونے کو سونے کے بدلے میں تول کر بیچے تو کچھ قباحت نہیں اگرچہ ایک پلڑے میں گیارہ دینار چڑھیں اور دوسری طرف دس دینار جب نقد النقد ہوں اور وزن برابر ہو اگرچہ شمار میں کم زیادہ ہوں ایسا ہی دراہم کا حکم ہے کہتا ہے مالک نے جو سونے کو سونے کے بدلے میں تول کر بیچے یا چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور ایک طرف کا سونا ایک مثقال زیادہ ہو اس کے بدلے میں دوسرا شخص چاندی یا اور کچھ دے کر وہ سونا لے تو یہ درست نہیں اسلئے کہ یہ ذریعہ ہے سود کا کیونکہ اگر علیحدہ اسقدر سونا ہوتا تو کبھی اتنی چاندی کے بدلے میں نہ دیتا یہاں صرف اسواسطے دیا کہ یہ بیع درست ہو جائے۔ کہتا ہے مالک نے ایک شخص کھرا سونا رکھ کر ایک ڈلا کھوٹے سونے کا بھی اس کے ساتھ رکھ دے اور دوسرے شخص سے اس کے ہموزن متوسط سونا خریدے تو یہ جائز نہیں کیونکہ کھرے سونے والے نے کھوٹا سونا ملا کر اپنا نقصان دفع کیا اگر اس کا سونا عمدہ نہ ہوتا تو متوسط سونے والا اپنا سونا کاہے کو دیتا جب اس میں کھوٹا سونا ملا ہوا ہے اس کی مثال ایسی ہے ایک شخص نے چاہا کہ تین صاع عجوہ کھجور کے سوا دو صاع کبیس کھجور دے کر خریدے۔ ف: عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے اور کبیس اس سے بھی عمدہ اور گراں ہوتی ہے۔

بقیہ قول مالک جب اس سے کہا گیا یہ بیع جائز نہیں اس نے دو صاع کبیس کے اور ایک صاع خراب کھجور کے دے کر تین صاع عجوہ کے خریدے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر الگ بیچتا تو کبھی ایک صاع عجوہ کے بدلے میں ایک صاع خراب کھجور نہ لیتا یہاں پر کبیس کی وجہ سے اس نے لے لیا۔ اس کی مثال یہ بھی ہے ایک شخص نے تین صاع متوسط گیہوں کی اڑھائی صاع عمدہ گیہوں کے بدلے میں خریدنا چاہے جب اس سے کہا گیا یہ درست نہیں تو اس نے عمدہ گیہوں کے دو صاع کے ساتھ ایک صاع جو ملا دئے تاکہ متوسط تین صاع گیہوں کی بیع درست ہو جائے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر الگ بیچتا تو کبھی ایک صاع جو کے بدلے میں ایک صاع متوسط گیہوں کے نہ دیتا حاصل

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ ہے کہ سونا یا چاندی یا کھانے کی چیزیں جن کو برابر برابر بیچنا چاہیئے اگر ان میں ایک طرف کھرا مال ہو اور دوسری طرف متوسط تو یہ درست نہیں کھرے کے ساتھ تھوڑا کھوٹا ملا دے تاکہ یہ بیع جائز ہو اور اپنے کھرے مال کی زیادتی کھوٹ ملانے کی وجہ سے رفع ہو جائے اور دوسرا شخص اس کھوٹ کو اس وجہ سے لے کہ کھرا مال جو اسکے مال سے بہتر ہے اسکے ساتھ موجود ہے اگر وہ کھرا اُس کے ساتھ نہ ہوتا تو کبھی یہ شخص اپنے متوسط مال کو اس کھوٹ کے بدلے نہ دیتا البتہ اگر کوئی شخص کھوٹے مال کو علیحدہ کر کے بیچے تو کچھ قباحت نہیں ہے۔

۱۹- بَابُ الْعِيْنَةِ وَمَا يُشْبِهُهَا وَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى

(بیع عینہ کا بیان اور کھانے کی چیزوں کو قبل قبضہ کے بیچنے کا بیان)

ف: بیع عینہ اس کو کہتے ہیں آدمی کوئی شے بیچے اور قیمت کی ایک میعاد مقرر کرے پھر اُسی شے کو مشتری سے کچھ قیمت میں کم کر کے خرید کرے اور قیمت نقد دے دے مثلاً زید ایک کپڑا دس روپے کو دو مہینے کے وعدے پر عمرو کے ہاتھ بیچے پھر وہی کپڑا عمرو سے آٹھ روپے کو خرید کرلے اور آٹھ روپے عمرو کو نقد دے دے اس سے فائدہ یہ ہے کہ عمرو کو روپیہ کی ضرورت تھی اُس نے دو روپے کا نقصان گوارا کر کے آٹھ روپے نقد زید سے لئے اور دس روپے دو مہینے کے بعد دینا کئے اگر صراحتاً اس طرح سے کرتا تو سود ہوتا اسواسطے بیع کا حیلہ کیا بیع عینہ کو سود خواروں نے ایجاد کیا ہے اور سود لینے کے واسطے ایک حیلہ قرار دیا ہے۔ ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک یہ بیع حرام ہے اور شافعی کے نزدیک درست ہے۔

۷۹- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طعام (اناج) خریدے پھر اُس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

ف: یعنے جب غلہ خرید کرے تو پہلے ناپ تول کر اُس پر قبضہ کرلے بعد اس کے اگر بیچنا منظور ہو تو بیچے۔

۸۰- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

۸۱- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ ابْتَعْنَاهُ فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہم کو حکم کرتا تھا کہ غلہ اس جگہ سے اُٹھا لے جائیں جہاں خریدا ہے قبل اس کے کہ ہم اس کو بیع کریں۔

۸۲- عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا اَمَرَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَكِيْمُ بْنُ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام نے غلہ خریدا جو حضرت عمر نے لوگوں کو دلوایا تھا پھر حکیم بن حزام نے اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

حِزَامِ الطَّعَامَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِيَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ ؛

غلہ کو بیچ ڈالا قبضہ سے پہلے جب حضرت عمرؓ کو اسکی خبر پہنچی آپ نے وہ غلہ حکیم بن حزام کو پھروا دیا اور کہا جس غلہ کو تو خریدے پھر اس کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے ۔

۸۳۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ صُكُوْكًا خَرَجَتْ لِلنَّاسِ فِيْ زَمَانِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ طَعَامِ الْجَارِ فَتَبَايَعَ النَّاسُ تِلْكَ الصُّكُوْكَ بَيْنَهُمْ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفُوْهَا فَدَخَلَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَا اَتَحِلُّ بَيْعَ الرِّبَا يَا مَرْوَانُ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَمَا ذَاكَ فَقَالَا هٰذِهِ الصُّكُوْكُ تَبَايَعَهَا النَّاسُ ثُمَّ بَاعُوْهَا قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوْفُوْهَا فَبَعَثَ مَرْوَانُ الْحُرَسَ يَتْبَعُوْنَهَا يَنْزِعُوْنَهَا مِنْ اَيْدِي النَّاسِ وَيَرُدُّوْنَهَا اِلٰى اَهْلِهَا ؛

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم کے عہد حکومت میں لوگوں کو سندیں ملیں جارؔ کے غلہ کی ۔ لوگوں نے ان سندوں کو بیچا ایک دوسرے کے ہاتھ قبل اس بات کے کہ غلہ اپنے قبضہ میں لائیں تو زیدؓ بن ثابت اور ایک اور صحابی (ابوہریرہؓ) مروان کے پاس گئے اور کہا کیا تو ربا کو درست جانتا ہے اے مروان مروان نے کہا معاذ اللہ کیا کہتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ سندیں جن کو لوگوں نے خریدا پھر خرید کر دوبارہ بیچا قبل غلہ لینے کے ۔ مروان نے چوکیداروں کو بھیجا کہ وہ سندیں لوگوں سے چھین کر سند والوں کے حوالے کر دیں ۔

ف ۱ : جارؔ ایک جگہ کا نام ہے وہاں پر غلہ جمع ہو کر لوگوں کو تقسیم ہوتا تھا ۔ مروان حکم مدینہ کا حاکم تھا معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے اس زمانے میں غلے لوگوں کے لئے سرکار کی طرف سے مقرر تھے جو سالانہ یا ششماہہ تقسیم ہوا کرتا تھا ہر ایک شخص کے واسطے جتنا غلہ مقرر تھا حاکم کے دستخط سے اس کو سند مل جاتی تھی پھر اس کو اختیار تھا چاہے سند دکھا کر اپنا غلہ آپ لے لے یا وہ سند کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے غرض جو شخص سند دکھاتا تھا اُس کو غلہ مل جاتا تھا ۔ ف ۲ : جس کو سند ملی تھی اُس نے بیچا تو اچھا کیا مگر جس شخص نے اُس سند کو خریدا اب اس کو درست نہیں جب تک غلہ پر قبضہ نہ کرے پھر اس کو بیچے ۔

۸۴۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَ طَعَامًا مِّنْ رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ فَذَهَبَ بِهِ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّبِيْعَهُ الطَّعَامَ اِلَى السُّوْقِ فَجَعَلَ يُرِيْهِ الصُّبْرَ وَيَقُوْلُ لَهُ مِنْ اَيِّهَا تُحِبُّ اَنْ اَبْتَاعَ لَكَ فَقَالَ الْمُبْتَاعُ تَبِيْعُنِيْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ فَاَتَيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِلْمُبْتَاعِ لَا تَبْتَعْ مِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ وَقَالَ لِلْبَائِعِ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ؛

ترجمہ : امام مالک کو پہنچا ایک شخص نے اناج خریدنا چاہا ایک شخص سے وعدے پر تو بائع مشتری کو بازار میں لے گیا اور اُس کو بورے دکھا کر کہنے لگا کون سا غلہ میں تمہارے واسطے خرید کروں ۔ مشتری نے کہا کیا تو میرے ہاتھ اس چیز کو بیچتا ہے جو خود تیرے پاس نہیں ہے پھر بائع اور مشتری دونوں عبداللہ کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا عبداللہ بن عمر نے مشتری سے کہا مت خرید اس چیز کو جو بائع کے پاس نہیں ہے اور بائع سے کہا مت بیچ اس چیز کو جو تیرے پاس نہیں ہے ۔

ف : یعنی بائع کے پاس غلہ موجود نہ تھا وہ بازار کا مال اسکے ہاتھ بیچنا چاہتا تھا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۵۔ عَنْ: جَمِيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنِ يَقُوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَبْتَاعُ مِنَ الْاَرْزَاقِ الَّتِيْ يُعْطَى النَّاسُ بِالْجَارِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُوْنَ عَلَيَّ اِلٰى اَجَلٍ فَقَالَ لَهٗ سَعِيْدٌ اَتُرِيْدُ اَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاَرْزَاقِ الَّتِيْ ابْتَعْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: جمیل بن عبدالرحمٰن نے سعید بن المسیب سے کہا میں ان غلوں کو جو سرکار کی طرف سے لوگوں کو مقرر ہیں جار میں خرید کرتا ہوں پھر میں چاہتا ہوں کہ غلہ کو میعاد لگا کر لوگوں کے ہاتھ بیچوں سعید نے کہا تو چاہتا ہے ان لوگوں کو اسی غلہ میں سے ادا کرے جو تو نے خرید کیا ہے جمیل نے کہا ہاں سعید بن المسیب نے اس سے منع کیا[1]

۸۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص اناج خرید کرے جیسے گیہوں جو جوار باجرہ دالیں وغیرہ جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا روٹی کے ساتھ کھانے کی چیزیں جیسے زیتون کا تیل یا گھی یا شہد یا سرکہ یا پنیر یا دودھ یا تل کا تیل اور جو اس کے مشابہ ہیں تو اُن میں سے کوئی چیز نہ بیچے جب تک ان پر قبضہ نہ کرلے۔

۲۰۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ

(اناج کو میعاد پر بیچنا جس طرح مکروہ ہے اُس کا بیان)

۸۷۔ عَنْ: اَبِي الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَنْهَيَانِ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ حِنْطَةً بِذَهَبٍ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِالذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ الذَّهَبَ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار منع کرتے تھے اس بات سے کوئی شخص گیہوں کو سونے کے بدلے میں بیچے میعاد لگا کر پھر قبل سونا لینے کے اس کے بدلے میں کھجور لے لے۔

ف: جب تک ثمن پر قبضہ نہ کرے اسکے بدلے میں دوسری شے لینا مکروہ ہے۔

۸۸۔ عَنْ: كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا بَكْرِ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ الطَّعَامَ مِنَ الرَّجُلِ بِذَهَبٍ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِالذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ الذَّهَبَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهُ ۔

ترجمہ: کثیر بن فرقد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے پوچھا کوئی شخص اناج کو سونے کے بدلے میں میعاد لگا کر بیچے پھر قبل سونا لینے کے اس کے بدلے میں کھجور خرید لے انہوں نے کہا یہ مکروہ ہے اور منع کیا اس سے۔

۸۹۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۹۰۔ کہا مالک نے سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار ابوبکر بن محمد اور ابن شہاب نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی گیہوں کو سونے کے بدلے میں بیچے پھر اُس سونے کے بدلے کھجور خرید لے اُسی شخص سے جس کے ہاتھ گیہوں بیچے قبل اس بات کے کہ سونے پر قبضہ کرے اگر اُس سونے کے بدلے میں کسی اور شخص سے کھجور خرید کرے سوائے اس شخص کے جس کے ہاتھ

---

[1] اسواسطے کہ جمیل کے قبضہ میں ابھی وہ غلے نہیں آئے تھے تو قبل قبضہ میں آنے کے ان کا بیچنا کیونکر درست ہوگا ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

گیہوں بیچے ہیں اور کھجور کی قیمت کا حوالہ کر دے اُس شخص پر جس کے ہاتھ گیہوں بیچے ہیں تو درست ہے۔ کہا مالک نے میں نے بہت سے اہل علم سے اس مسئلہ کو پوچھا اُن سب نے کہا درست ہے۔

۲۱۔ بَابُ السَّلَفَةِ فِي الطَّعَامِ (اناج میں سلف کرنے کا بیان)

ف: سلف اور سلم اسکو کہتے ہیں کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دے دے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جائے جیسے کسی سے دس روپے کے بدلے میں ایک پلہ گیہوں ٹھہرے دس روپے نقد اس کو دے دے اور گیہوں دینے کی میعاد ایک مہینہ مقرر ہو۔

۱۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّسْلِفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى مَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ اَوْ تَمْرٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے کہا کچھ قباحت نہیں اگر ایک مرد دوسرے مرد سے سلف کرے اناج میں جب اس کا وصف بیان کر دے نرخ مقرر کر کے میعاد معین پر جب وہ سلم کسی ایسے کھیت میں نہ ہو جس کی بہتری کا حال معلوم نہ ہو یا ایسی کھجور میں نہ ہو جس کی بہتری کا حال معلوم نہ ہو۔

ف: کیونکہ ایسے کھیت یا کھجور میں سلم کرنے میں دھوکا ہے۔ شاید اس کھیت کا غلہ خراب ہو جائے یا کھجور بگڑ جائے۔ اصل اس بات میں یہ حدیث ہے جو صحیحین میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سلف کرے کسی چیز میں تو چاہئے کہ سلف کرے ایک ناپ معین اور ایک تول معین میں مدت معین تک۔ کہا[۹۲] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جو شخص سلف کرے اناج میں نرخ مقرر کر کے مدت معین پر تو جب مدت گذرے اور خریدار بائع کے پاس وہ اناج نہ پائے اور سلف کو مسخ کرے تو خریدار کو چاہئے اپنی چاندی یا سونا دیا ہوا یا قیمت دی ہوئی بعینہٖ پھیر لے یہ نہ کرے کہ اُس کے بدلے میں دوسری شے بائع سے خرید کر لے جب تک اپنے ثمن پر قبضہ نہ کر لے کیونکہ اگر خریدار جو قیمت دی ہے اس کے سوا اور کچھ لے یا اُس کے بدلے میں دوسرا اسباب خرید کر لے تو اس نے اناج کو قبل قبضہ کے بیچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ کہا[۹۳] مالک نے اگر مشتری نے بائع سے کہا سلف کو فسخ کر ڈال اور ثمن واپس کرنے کے لئے میں تجھ کو مہلت دیتا ہوں تو یہ جائز نہیں اور اہل علم اس کو منع کرتے ہیں کیونکہ جب میعاد گذر گئی اور اناج بائع کے ذمہ واجب ہوا اب مشتری نے اپنے حق وصول کرنے میں دیر کی اس شرط سے کہ بائع سلم کو فسخ کر ڈالے تو گویا مشتری نے اپنے اناج کو ایک مدت پر بیچا قبل قبضے کے۔ کہا[۹۴] مالک نے اس کی مثال یہ ہے کہ جب مدت پوری ہوئی اور خریدار نے اناج لینا پسند نہ کیا تو اس اناج کے بدلے میں کچھ روپے ٹھہرا لئے ایک مدت پر تو یہ اقالہ[۱] نہیں ہے۔ اقالہ وہ ہے جس میں کمی بیشی بائع یا مشتری کی طرف سے نہ ہو اگر اس میں کمی بیشی ہو گی یا کوئی میعاد بڑھ جائے گی یا کچھ فائدہ مقرر ہو گا بائع کا یا مشتری کا تو وہ اقالہ بیع سمجھا جائے گا اور اقالہ اور شرکت اور تولیہ[۲] جب تک درست ہیں کہ کمی بیشی یا میعاد نہ ہو اگر یہ چیزیں ہوں گی تو وہ نئی بیع سمجھی جائے گی جن وجوہ سے بیع درست ہوتی ہے یہ بھی درست ہوں گی اور جن وجوہ سے بیع نادرست ہوتی ہے یہ بھی نادرست ہوں گی۔ کہا[۹۵] مالک نے جو شخص سلف میں عمدہ گیہوں ٹھہرائے پھر میعاد گذرنے کے بعد اس سے بہتر یا بُری لے لے تو کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ وزن وہی ہو جو ٹھہرا ہو یہی حکم انگور اور کھجور میں ہے۔

ف[۱]: اقالہ کہتے ہیں بیع کے فسخ کرنے کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف۲ : تولیہ کہتے ہیں صرف لاگت پر بیچنے کو بغیر نفع کے۔

۲۲- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

(اناج جب اناج کے بدلے میں بکے تو اس میں کمی بیشی نہیں چاہیئے)

۹۶۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ قَالَ فَنِيَ عَلَفُ حِمَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهَا شَعِيْرًا وَّلَا تَاْخُذِ اِلَّا مِثْلَهٗ ۞

ترجمہ: سلیمان بن یسار نے کہا سعد بن ابی وقاص کے گدھے کا چارہ تمام ہو گیا انہوں نے اپنے غلام سے کہا گھر میں سے گیہوں لے جا اور اس کے برابر جو تو لا زیادہ مت لیجیو۔

ف : امام مالک کے نزدیک گیہوں اور جو ایک جنس ہے اور اکثر علماء کے نزدیک دو جنس ہیں ان میں کمی بیشی درست ہے۔

۹۷۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مُعَيْقِيْبٍ الدَّوْسِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ ۞

ترجمہ: ابن معیقیب دوسی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۹۸۔ عَنْ : سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ فَنِيَ عَلَفُ دَآبَّتِهٖ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ طَعَامًا فَابْتَعْ بِهَا شَعِيْرًا وَّلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهٗ ۞

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن اسود کے جانور کا چارہ تمام ہو گیا انہوں نے اپنے غلام سے کہا گھر سے گیہوں لے جا اور اُس کے برابر جو تُو لا

۹۹۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ نہ بیچا جائے گا گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور گیہوں بدلے میں کھجور کے اور کھجور بدلے میں انگور کے مگر نقد نقد کسی طرف میعاد نہ ہو اگر میعاد ہو گی تو حرام ہو جائے گا اسی طرح جتنی چیزیں روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں اگر ان میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ بدلے تو نقد نقد لے کہا مالک نے جتنی کھانے کی چیزیں ہیں یا روٹی کے ساتھ لگانے کی جب جنس ایک ہو تو اُن میں کمی بیشی درست نہیں مثلاً ایک مد گیہوں کو دو مد گیہوں کے بدلے میں یا ایک مد کھجور کو دو مد کھجور کے بدلے میں یا ایک مد انگور کو دو مد انگور کے بدلے میں نہ بیچیں گے اسی طرح جو چیزیں ان کے مشابہ ہیں کھانے کی یا روٹی کے ساتھ لگانے کی جب اُن کی جنس ایک ہو تو ان میں کمی بیشی درست نہیں اگرچہ نقد نقد ہو جیسے کوئی چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور سونے کو سونے کے بدلے میں بیچے تو کمی بیشی درست نہیں بلکہ ان سب چیزوں میں ضروری ہے کہ برابر ہوں اور نقد نقد ہوں۔ کہا مالک نے جب جنس میں اختلاف ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقد نقد ہونا چاہیئے جیسے کوئی ایک صاع کھجور کو دو صاع گیہوں کے بدلے میں یا ایک صاع کھجور کو دو صاع انگور کے بدلے یا ایک صاع گیہوں کو دو صاع گھی کے بدلے میں خریدے تو کچھ قباحت نہیں جب نقد نقد ہوں میعاد نہ ہو اگر میعاد ہو گی درست نہیں کہا مالک نے یہ درست نہیں کہ ایک گیہوں کا بورا دے کر دوسرا گیہوں کا بورا اس کے بدلے میں لے یہ درست ہے کہ ایک گیہوں کا بورا دے کر کھجور کا بورا اس کے بدلے میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

لے نقد انقد کیونکہ کھجور کو گیہوں کے بدلے میں ڈھیر لگا کر اٹکل سے بیچنا درست ہے۔

ف: اسلئے کہ کمی بیشی کا احتمال ہے۔

۱۰۴۔ کہا مالک نے جتنی چیزیں کھانے کی یا روٹی کے ساتھ لگانے کی ہیں جب ان میں جنس مختلف ہو تو ایک دوسرے کے بدلے میں ڈھیر لگا کر بیچنا درست ہے جب نقد انقد ہو اگر اس میں میعاد ہو تو درست نہیں جیسے کوئی چاندی سونے کے بدلے میں ان چیزوں کا ڈھیر لگا کر بیچے تو درست ہے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے گیہوں تول کر ایک ڈھیر بنایا اور وزن چھپا کر کسی کے ہاتھ بیچا تو یہ درست نہیں ف۔ اگر مشتری یہ چاہے کہ وہ گیہوں بائع کو واپس کر دے اس وجہ سے کہ بائع نے دیدہ و دانستہ وزن کو اس سے چھپایا اور دھوکا دیا تو ہو سکتا ہے اسی طرح جو چیز بائع وزن چھپا کر بیچے تو مشتری کو اسکے پھیر دینے کا اختیار ہے اور ہمیشہ اہل علم اس بیع کو منع کرتے رہے۔

ف: کیونکہ ڈھیر لگا کر بیچنا جب درست ہے کہ بائع اور مشتری دونوں میں سے کسی کو وزن اس کا معلوم نہ ہو۔

۱۰۶۔ کہا مالک نے ایک روٹی کو دو روٹیوں سے بدلنا یا بڑی روٹی کو چھوٹی روٹی سے بدلنا اچھا نہیں البتہ اگر روٹی کو دوسری روٹی کے برابر سمجھے تو بدلنا درست ہے اگرچہ وزن نہ کرے۔

۱۰۷۔ کہا مالک نے ایک مد زبد اور ایک مد لین کو دو مد زبد کے بدلے میں لینا درست نہیں ف۔ کیونکہ اس نے اپنے زبد کی عمدگی لین کے شریک کر کے برابر کر لی اگر علیحدہ لین کو بیچتا تو کبھی ایک صاع لین کے بدلے میں ایک صاع زبد نہ آتی۔ اس قسم کا مسئلہ اوپر بیان ہو چکا۔

ف: زبد عمدہ قسم ہے لین کی اور لین اس سے کم ہے۔

۱۰۸۔ کہا مالک نے اگر آٹے کو گیہوں کے بدلے میں برابر بیچے تو کچھ قباحت نہیں۔ اگر آدھا مد گیہوں اور آدھا مد آٹا ہو اس کو ایک مد گیہوں کے بدلے میں بیچے تو درست نہیں کیونکہ اس نے اپنے گیہوں کی عمدگی آٹا شریک کر کے برابر کر لی۔

۲۳۔ باب جَامِعِ بَيْعِ الطَّعَامِ (اناج بیچنے کے مختلف مسائل کا بیان)

۱۰۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّیْ رَجُلٌ اَبْتَاعُ الطَّعَامَ يَكُوْنُ مِنَ الصُّكُوْكِ بِالْجَارِ فَرُبَّمَا ابْتَعْتُ مِنْهُ بِدِيْنَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ اَفَاُعْطِیْ بِالنِّصْفِ طَعَامًا فَقَالَ سَعِيْدٌ لَا وَلٰكِنْ اَعْطِ اَنْتَ دِرْهَمًا وَخُذْ بَقِيَّتَهٗ طَعَامًا ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے محمد بن عبداللہ بن مریم نے پوچھا میں غلہ خرید کرتا ہوں جار[1] کا تو کبھی میں ایک دینار اور نصف درہم کو خرید کرتا ہوں کیا نصف درہم کے بدلے اناج دے دوں سعید نے کہا نہیں بلکہ ایک درہم دے دے اور جس قدر باقی رہے اس کے بدلے میں بھی اناج لے لے۔

ف: کیونکہ اگر نصف درہم کے بدلے میں یہ شخص اناج دے تو اناج کی بیع اناج کے بدلے میں ہوتی ہے وعدے پر اور وہ جائز نہیں۔

---

[1] جار بندر کا نام ہے وہاں غلہ جمع ہوا کرتا تھا اور چٹھیاں اس کے پیشتر سے اہل استحقاق کو تقسیم ہو جاتی تھیں۔ محمد بن عبداللہ چٹھی والوں کو روپیہ دے کر وہ غلہ خرید لیتے تھے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۰۔ عَنْ : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الْحَبَّ فِيْ سُنْبُلِهٖ حَتّٰى يَبْيَضَّ ؛

ترجمہ: محمد بن سیرین کہتے تھے مت بیچو دانوں کو بالی کے اندر جب تک پک نہ جائے۔

۱۱۱۔ کہا مالک نے جو شخص اناج خریدے نرخ مقرر کر کے میعاد معین پر جب میعاد پوری ہو تو جس کے ذمہ اناج واجب ہے (مسلم الیہ) وہ کہے میرے پاس اناج نہیں ہے جو اناج میرے ذمہ ہے وہ میرے ہی ہاتھ بیچ ڈال اتنی میعاد پر وہ شخص (رب السلم) کہے یہ جائز نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اناج بیچنے کو جب تک قبضے میں نہ آئے جس کے ذمہ پر اناج ہے وہ کہے اچھا تو اور کوئی اناج میرے ہاتھ بیچ ڈال میعاد پر تا کہ میں اسی اناج کو تیرے حوالے کر دوں تو یہ درست نہیں کیونکہ وہ شخص اناج دے کر پھیرے گا اور بائع مشتری کو جو قیمت دے گا وہ گویا مشتری کی ہوگی جو اُس نے بائع کو دی اور یہ اناج درمیان میں حلال کرنے والا ہوگا تو گویا اناج کی بیع ہوئی قبل قبضے کے کہا[۱۱۲] مالک نے زید نے عمرو سے غلہ خریدا عمرو کا غلہ بکر کے اوپر آتا تھا تو عمرو نے زید سے کہا جس قدر غلہ تو نے مجھ سے خریدا ہے اسیقدر غلہ میرا بکر پر آتا ہے میں تیرا سامنا بکر سے کرا دیتا ہوں تو اُس سے لے لے تو اگر عمرو نے زید کے ہاتھ غلہ کو یوں ہی بیچا تھا[۱] تو یہ حوالہ درست نہیں کیونکہ اناج کی بیع قبل قبضے کے لازم آتی ہے۔ اگر عمرو نے زید سے سلم کی تھی اور میعاد گذرنے پر اس اناج کا حوالہ بکر پر کر دیا تو درست ہے کیونکہ یہ بیع نہیں ہے کہا[۱۱۳] مالک نے اناج کی بیع قبل قبضے کے ممنوع ہے مگر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ شرکت اور تولیہ اور اقالہ اناج وغیرہ میں درست ہے کہا[۱۱۴] مالک نے یہ اسواسطے کہ اہل علم نے ان چیزوں میں رواج اور دستور کا اعتبار رکھا ہے اور ان کو مثل بیع کے نہیں سمجھا اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے سلم میں ناقص کم وزن روپے دیئے پھر مسلم الیہ نے اس کو پورے وزن کے وزن کے روپے ادا کر دیئے تو یہ درست ہے مگر ناقص روپوں کی بیع پورے وزن کے روپوں کے بدلے میں درست نہیں اگر اس شخص نے سلم کرتے وقت ناقص کم وزن روپے دے کر پورے روپے لینے کی شرط کی تھی تو درست نہ ہوگا کہا[۱۱۵] مالک نے اس کی نظیر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کی اجازت دی۔ وجہ یہ ہے کہ مزابنہ کا معاملہ تجارت اور ہوشیاری کے طور پر ہوتا ہے اور عرایا بطور احسان اور سلوک کے ہوتا ہے کہا[۱۱۶] مالک نے یہ درست نہیں کہ ربع یا ثلث درہم یا اور کسی کسر کے بدلے میں اناج خریدے اس شرط پر کہ اُس ربع یا ثلث یا کسر کے عوض میں اناج دے گا وعدے پر البتہ اس میں کچھ قباحت نہیں کہ رُبع یا ثلث درہم یا کسی کسر کے بدلے میں اناج خریدے پھر جب وعدہ گذرے تو ایک درہم حوالے کر دے اور باقی کے بدلے میں کوئی اور چیز خرید کرلے۔ کہا[۱۱۷] مالک نے اس میں کچھ قباحت نہیں کسی کے پاس ایک درہم رکھوائے پھر ثلث یا ربع یا کسر کے بدلے میں کوئی چیز خریدے جب کسرات کا نرخ معین ہو اگر نرخ معین نہ ہو اور وہ یہ کہے کہ ہر روز کے نرخ کے حساب سے میں لیا کروں گا تو درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے کبھی نرخ بڑھ جاتا ہے کبھی گھٹ جاتا ہے کہا[۱۱۸] مالک نے جس شخص نے اناج ڈھیر لگا کر بیچ ڈالا اور اُس میں سے کچھ مستثنیٰ نہ کیا بعد اس کے پھر اُس میں سے کچھ خریدنا چاہے تو اسی قدر خرید سکتا ہے جتنے کا استثنا درست ہے یعنے ثلث تک یا ثلث سے کم اگر ثلث سے زیادہ ہوگا تو مزابنہ کی مانند مکروہ ہوگا۔ کہا[۱۱۹] مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم میں اختلاف نہیں۔

---

[۱] یعنے بیع معروف کے طور پر سلم کے طور پر نہیں بیچا ۱۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۴-بَابُ الْحُكْرَةِ وَالتَّرَبُّصِ (احتکار کے بیان میں)

ف: احتکار اُس کو کہتے ہیں کہ غلہ خرید کر اُس کو رکھ چھوڑے اور خلقِ خدا کے ہاتھ نہ بیچے۔ اس خیال سے کہ جب گراں یا قحط ہوگا تو بیچیں گے۔

۱۲۰- **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا حُكْرَةَ فِيْ سُوْقِنَا لَا يَعْمِدُ رِجَالٌ بِاَيْدِيْهِمْ فُضُوْلٌ مِنْ اَذْهَابٍ اِلٰى رِزْقٍ مِنْ اَرْزَاقِ اللّٰهِ نَزَلَ بِسَاحَتِنَا فَيَحْتَكِرُوْنَهٗ عَلَيْنَا وَلٰكِنْ اَيُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلٰى عَمُوْدِ كَبِدِهٖ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَذَاكَ ضَيْفُ عُمَرَ فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللّٰهُ وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللّٰهُ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی احتکار نہ کرے جن لوگوں کے ہاتھ میں حاجت سے زیادہ روپیہ ہے وہ کسی ایک غلّہ کو جو ہمارے ملک میں آئے خرید کر احتکار نہ کریں اور جو شخص تکلیف اُٹھا کر ہمارے ملک میں غلّہ لائے گرمی یا جاڑے میں تو وہ مہمان ہے عمر کا جس طرح اللہ کو منظور ہو بیچے اور جس طرح اللہ کو منظور ہو رکھ چھوڑے۔

ف: یہ حضرت عمرؓ نے اسواسطے کہا کہ غلّہ لانے والے خوش ہوں اور زیادہ غلّہ لے کر آئیں تو ارزانی ہو۔ ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا آنحضرتؐ نے فرمایا غلہ لانے والا روزی دیا جائے گا اور روک رکھنے والا لعنت کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص غلّہ کو روک رکھے اور خلق اللہ کو اُس کی ضرورت ہو تو حاکم جبراً اُس کا غلّہ کھلوا دے۔

۱۲۱- **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيْعُ زَبِيْبًا لَهٗ فِي السُّوْقِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِمَّا اَنْ تَزِيْدَ فِي السِّعْرِ وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوْقِنَا ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے ہو کر گذرے اور وہ انگور (منقی) بیچ رہے تھے بازار میں حضرت عمر نے فرمایا یا تو تم نرخ بڑھا دو یا ہمارے بازار سے اُٹھ جاؤ۔

ف: تاکہ اور[1] بازار والوں کو ضرر نہ ہو۔

۱۲۲- **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ ۞

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان منع کرتے تھے احتکار سے۔

۲۵-بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ وَّالسَّلَفِ فِيْهِ

(جانور کو جانور کے بدلے میں بیچنے کا بیان اور جانور میں سلف (ادھار۔ قرض) کرنیکا بیان)

۱۲۱- **عَنِ** الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَّهٗ يُدْعٰى

ترجمہ: حضرت علیؓ نے اپنا اونٹ جس کا نام عصیفیر تھا بیس۲۰ اونٹوں کے بدلے

---

[1] حاطب بن ابی بلتعہ نے اور بازار والوں کو نقصان دینے کے لئے عمداً نرخ منقوں کا کم کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو جائز نہ رکھا بعضوں نے کہا یہ سہو ہے قیمت کم کرنے میں ہر طرح مالک کو اختیار ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُصَيْفِيرًا بِعِشْرِيْنَ بَعِيْرًا اِلٰى اَجَلٍ ۞

بیچا وعدے پر۔

۱۲۴۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے ایک ساندنی چار اونٹوں کے بدلے میں خریدی اور یہ ٹھہرایا کہ ان چار اونٹوں کو ربذہ میں بائع کو پہنچائیں گے۔

۱۲۵۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ ۞

ترجمہ: امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ ایک جانور کے بدلے میں دو جانور بیچنا میعاد پر بیچنا درست ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں۔

۱۲۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے ایک اونٹ کو دوسرے اونٹ سے بدلنے میں کچھ قباحت نہیں اسی طرح ایک اونٹ اور کچھ روپے دے کر دوسرا اونٹ لے لینے میں اگرچہ اونٹ کو نقد دے اور روپوں کو اُدھار رکھے اور اگر روپے نقد دے اور اونٹ کو ادھار رکھے یا دونوں کو اُدھار رکھے تو بہتر نہیں ہے۔ کہا[۱۲۷] مالک نے اگر دو تین اونٹ لادنے کے دے کر ایک اونٹ سواری کا خریدے تو کچھ قباحت نہیں اگر ایک نوع کے جانور جیسے اونٹ یا بیل آپس میں ایسا اختلاف رکھتے ہوں کہ اُن میں کھلم کھلا فرق ہو تو ایک جانور دے کر دو جانور خریدنا نقد یا اُدھا دونوں طرح سے درست ہے اگر ایک دوسرے کے مشابہ ہوں خواہ جنس ایک ہو یا مختلف تو ایک جانور دے کر دو جانور لینا وعدے پر درست نہیں ہے کہا[۱۲۸] مالک نے اسکی مثال یہ ہے کہ جو اونٹ یکساں ہوں اُن میں باہم فرق نہ ہو ذات میں اور بوجھ لادنے میں تو ایسے اونٹوں میں سے دو اُونٹ دے کر ایک اونٹ لینا وعدے پر درست نہیں البتہ اس میں کچھ قباحت نہیں کہ اونٹ خرید کر قبل قبضہ کرنے کے دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالے جب کہ قیمت اُس کی نقد لے کہا[۱۲۹] مالک نے جانور میں سلف کرنا درست ہے جب میعاد معین ہو اور اس جانور کے اوصاف اور حُلیے بیان کر دے اور قیمت دے دے تو بائع کو اسی طرح کے جانور دینے ہوں گے اور مشتری کو لینے ہوں گے ہمارے شہر کے لوگ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتے رہے اور اسی کے قائل رہے۔

ف: شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ حیوان میں سلف درست ہے اس کی قسم اور سن اور نوع اور صفت بیان کر دی جائے مگر ابوحنیفہؒ اور اہل حدیث کے نزدیک جانور میں سلف درست نہیں دارقطنی نے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سلم سے حیوان میں اور اس کو شوکانی نے سیل جرار میں اختیار کیا ہے۔ اس دلیل سے کہ حدیث ابن عباسؓ میں لفظ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ آیا ہے اور یہ حدیث صحیحین وغیرہما میں ہے اس سے یہ نکلا کہ جس چیز میں تفاوت عظیم ہو سکتا ہے جیسے حیوان اور موتی وغیرہ کہ مختلف القیمۃ ہوتے ہیں اور وزن اُن کا معلوم نہیں اس میں سلم کرنا صحیح و درست نہیں ہے۔

۲۶۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ

(جس طرح یا جس جانور کو بیچنا نا درست ہے)

۱۲۷۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتِجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا ؛

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے ۔ یہ بیع ایام جاہلیت میں مروج تھی آدمی اونٹ خریدتا تھا اس وعدے پر کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پھر بچے کا بچہ اُس وقت میں دام لوں گا۔

ف : تو یہ بیع بہ سبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی اور مالک نے اس حدیث کے معنے یہی بیان کئے ہیں اور عبداللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحٰق اور ابوحنیفہ کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہ معنے ہیں ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے میں تیرے ہاتھ اس بچے کے بچہ کو بیچتا ہوں ۔

۱۳۱۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ وَاِنَّمَا نُهِيَ مِنَ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَالْمَضَامِيْنُ مَا فِيْ بُطُوْنِ اِنَاثِ الْاِبِلِ وَالْمَلَاقِيْحُ مَا فِيْ ظُهُوْرِ الْجِمَالِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ مَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَهٗ ؛

ترجمہ : سعید بن المسیب نے کہا حیوان میں ربا نہیں ہے بلکہ حیوان میں تین بیعیں نادرست ہیں ایک مضامین کی دوسرے ملاقیح کی تیسرے حبل الحبلہ کی ۔ مضامین وہ جانور جو مادہ کے شکم میں ہیں۔ ملاقیح وہ جانور جو نر کے پشت میں ہیں ۔ حبل الحبلہ کا بیان ابھی ہو چکا ہے ۔

۱۳۲ کہا مالک نے معین جانور کی بیع جب وہ غائب ہو خواہ نزدیک ہو یا دور درست نہیں ہے ۔ اگرچہ مشتری اس جانور کو دیکھ چکا ہو اور پسند کر چکا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ بائع مشتری سے دام لے کر نفع اُٹھائے گا اور مشتری کو معلوم نہیں وہ جانور صحیح سالم جس طور سے اُس نے دیکھا تھا ملے یا نہ ملے البتہ اگر غیر معین جانور کو اوصاف بیان کر کے بیچے تو کچھ قباحت نہیں۔

۲۷۔ بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ (جانور کو گوشت کے بدلے میں بیچنا)

۱۳۳۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ ؛

ترجمہ : سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کے بیچنے سے گوشت کے بدلے میں ۔

۱۳۴۔ عَنْ : دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ ؛

ترجمہ : سعید بن المسیب کہتے تھے یہ بھی جاہلیت کا جُوا ہے گوشت کو ایک بکری یا دو بکریوں کے عوض میں بیچنا ۔

ف : جاہلیت میں جانور کے گوشت کا اندازہ کر کے اس جانور کو گوشت کے بدلے میں بیچ ڈالتے تھے شرع میں اس کی ممانعت ہوئی کیونکہ معلوم نہیں اس جانور میں اتنا ہی گوشت نکلے گا یا کم زیادہ ۔

۱۳۵۔ عَنْ : اَبِي الزِّنَادِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

ترجمہ : سعید بن المسیب کہتے تھے جانور کو گوشت کے بدلے میں بیچنا منع ہے ابوالزناد نے کہا میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا اگر کوئی شخص دس بکریوں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَرَاَیْتَ رَجُلَانِ اشْتَرَی شَارِفًا بِعَشَرَۃِ اَشْیَاءَ فَقَالَ سَعِیْدٌ اِنْ کَانَ اشْتَرَاھَا لِیَنْحَرَھَا فَلَا خَیْرَ فِیْ ذٰلِکَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَکُلُّ مَنْ اَدْرَکْتُ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یَنْھَوْنَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَکَانَ یُکْتَبُ فِیْ عُھُوْدِ الْعُمَّالِ فِیْ زَمَانِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَھِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ یَنْھَوْنَ عَنْ ذٰلِکَ ؛

بدلے میں ایک اونٹ خرید کرے تو کیسا ہے سعید نے کہا اگر ذبح کرنے کے لئے خرید کرے تو بہتر نہیں۔ ابو الزناد نے کہا میں نے سب عالموں کو جانور کی بیع سے گوشت کے بدلے میں منع کرتے ہوئے پایا اور ابان بن عثمان اور ہشام بن اسماعیل کے زمانے میں عاملوں کے پروانوں میں اس کی ممانعت لکھی جاتی تھی۔

ف: کیونکہ جب ذبح کرنے کے لئے خرید کرے گا تو گوشت کی طرف خیال رکھے گا گویا گوشت کو جانور کے بدلے میں لیا۔

۲۸۔ بَابُ بَیْعِ اللَّحْمِ بِاللَّحْمِ (گوشت کو گوشت کے بدلے میں بیچنے کا بیان)

۱۳۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ گوشت اونٹ کا ہو یا بکری کا یا اور کسی جانور کا اس کا گوشت سے بدلنا درست نہیں مگر برابر تول کر نقد نقد اگر اکل سے برابری کرے تو بھی کافی ہے۔

ف: کہا[۱۳۷] مالک نے مچھلیوں کا گوشت اگر اونٹ یا گائے یا بکری کے گوشت کے بدلے میں بیچے کم و بیش تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے مگر یہ ضروری ہے کہ نقد نقد ہو میعاد نہ ہو۔ کہا[۱۳۸] مالک نے پرندوں کا گوشت میرے نزدیک چرندوں اور مچھلیوں کے گوشت سے بڑا فرق رکھتا ہے اگر یہ کم و بیش بیچے جائیں تو کچھ قباحت نہیں ہے مگر یہ ضروری ہے کہ نقد نقد ہو۔ میعاد نہ ہو۔

۲۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ثَمَنِ الْکَلْبِ (کتے کی بیع کا بیان)

۱۳۹۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ مَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ یَعْنِیْ بِمَھْرِ الْبَغِیِّ مَا تُعْطَی الْمَرْاَۃُ عَلَی الزِّنَا وَحُلْوَانُ الْکَاھِنِ رِشْوَتُہٗ وَمَا یُعْطٰی عَلٰی اَنْ یَّتَکَاھَنَ ؛

ترجمہ: ابی مسعود انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے اور خرچی سے فاحشہ کی اور کمائی سے فال نکالنے والے کی۔

ف: خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری ہو احمد اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک کتے کی بیع مطلقاً ممنوع ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کتے کی بیع درست ہے خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری کیونکہ نسائی اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے سے۔ اس دلیل میں دو نقص ہیں ایک تو یہ کہ استثناء ضعیف ہے باجماع محدثین کے دوسرے یہ کہ دعوائے عام ہے اور دلیل خاص۔

کہا مالک نے میرے نزدیک ہر کتے کی قیمت مکروہ ہے خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مطلق کتے کی قیمت سے منع کیا۔

۳۰۔ بَابُ السَّلَفِ وَبَيْعُ الْعُرُوضِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ

(بیع سلف کا بیان اور اسباب کو اسباب کے بدلے میں بیچنے کا بیان)

۱۴۔ **عَنْ** : مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّسَلَفٍ ۞

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے بیع سے اور سلف سے۔

۱۴۔ کہا مالک نے اس کا مطلب یہ ہے کوئی شخص کسی سے کہے میں تیرا اسباب اس شرط سے لیتا ہوں کہ وہ مجھ سے سلف کرے اسطرح تو یہ جائز نہیں اگر سلف کی شرط موقوف کر دے تو بیع جائز ہو جائے گی۔ کہا[۱۴۲] مالک نے جن کپڑوں میں کھلم کھلا فرق ہے ان میں سے ایک کو دو یا تین کے بدلے میں بیع کرنا نقد نقد یا میعاد پر ہر طرح سے درست ہے اور جب ایک کپڑا دوسرے کپڑے کے مشابہ ہو اگرچہ نام جدا جدا ہوں تو کمی بیشی درست ہے مگر ادھار درست نہیں۔ کہا[۱۴۳] مالک نے جس کپڑے کو خریدا اُس کا بیچنا قبل قبضے کے بائع کے سوا اور کسی کے ہاتھ درست ہے جب کہ اس کی قیمت نقد لے لے۔

۳۱۔ بَابُ السَّلَفِ فِي الْعُرُوضِ (اسباب میں سلف کرنے کا بیان)

۱۴۔ **عَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٌ يَّسْئَلُهٗ عَنْ رَّجُلٍ سَلَّفَ فِيْ ثِيَابٍ فَاَرَادَ بَيْعَهَا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ وَكَرِهَ ذٰلِكَ ۞

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سے ایک شخص نے پوچھا جو کوئی کپڑوں میں سلف کرے پھر قبل قبضے کے اُن کو بیچنا چاہے ابن عباس نے کہا یہ چاندی کی بیع ہے چاندی کے بدلے میں اور اس کو مکروہ جانا۔

۱۴۔ کہا مالک نے ہماری دانست میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان کپڑوں کو اسی کے ہاتھ بیچنا چاہے جس سے خریدا ہے پہلی قیمت سے کچھ زیادہ پر کیونکہ اگر وہ کسی اور شخص سے ان کپڑوں کو بیچنا چاہے تو کچھ قباحت نہیں۔ **ف**: یہ بات نہیں ہے بلکہ عبداللہ بن عباسؓ کا مذہب یہ ہے کہ کسی شے کو قبل قبضے کے بیچنا درست نہیں مگر اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم غلے سے خاص ہے کہا[۱۴۴] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص سلف کرے غلام میں یا جانور میں یا کسی اور اسباب میں اور اس کے اوصاف بیان کر دے ایک میعاد معین پر جب میعاد گذرے تو مشتری ان چیزوں کو اُسی بائع کے ہاتھ پہلی قیمت سے زیادہ پر نہ بیچے جب تک کہ اُن چیزوں کو اپنے قبضے میں نہ لائے ورنہ ربا ہو جائے گا گویا بائع نے ایک مدت تک مشتری کے روپوں سے فائدہ اُٹھایا پھر زیادہ دے کر اس کو پھیر دیا تو یہ عین ربا ہے کہا[۱۴۵] مالک نے جو شخص سلف کرے سونا چاندی دے کر کسی اسباب میں یا جانور میں اور اس کے اوصاف بیان کر دے ایک میعاد معین پر جب میعاد گذر جائے یا نہ گذرے تو مشتری اس اسباب یا جانور کو بائع کے ہاتھ کسی اور اسباب کے بدلے میں بیچ سکتا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ اس اسباب کو نقد لے لے اُس میں میعاد نہ ہو سوائے غلے کے کہ اس کا بیچنا قبل قبضے کے درست نہیں اور اگر مشتری اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسباب کو سوائے بائع کے اور کسی کے ہاتھ بیچے تو سونے چاندی کے بدلے میں بھی بیچ سکتا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ دام نقد لے میعاد نہ ہو ورنہ کالئی کی بیع کالئی کے بدلے میں ہو جائے گی یعنے دَین کے بدلے میں دَین۔ کہا مالک نے جو شخص کسی اسباب میں جو کھانے پینے کا نہیں ہے سلف کرے ایک میعاد پر تو مشتری کو اختیار ہے کہ اس اسباب کو سوائے بائع کے اور کسی کے ہاتھ سونا یا چاندی یا اسباب کے بدلے میں فروخت کر ڈالے قبضے سے پیشتر مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ بائع کے ہاتھ ہی بیچے اگر ایسا کرے تو اسباب کے بدلے میں بیچ ڈالے تو کچھ قباحت نہیں مگر نقد نقد بیچے کہا مالک نے جس نے روپے یا اشرفیاں دے کر سلف کی چار کپڑوں میں ایک میعاد پر اور ان کپڑوں کے اوصاف بیان کر دئے جب مدت گذری تو مشتری بائع پر ان چیزوں کا تقاضا کیا لیکن بائع کے پاس اُس قسم کے کپڑے نہ نکلے بلکہ اُس سے ہلکے اُس وقت بائع نے کہا تو ان ہلکے کپڑوں میں سے آٹھ کپڑے لے لے تو مشتری کو لینا درست ہے مگر اسی وقت نقد لینا چاہیئے دیر نہ کرے اگر ان آٹھ کپڑوں کی کوئی میعاد کرے گا تو درست نہیں ہے اگر قبل میعاد گذرنے کے دوسرے کپڑے اسی قسم کے ٹھہرائے تو درست نہیں البتہ دوسرے قسم کے کپڑوں سے بدلنا درست ہے۔

۳۲۔ بَابُ بَيْعِ النُّحَاسِ وَالْحَدِيْدِ وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِمَّا يُوْزَنُ

(تانبے اور لوہے اور جو چیزیں تُل کر بکتی ہیں اُن کا بیان)

۱۴۸۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو چیزیں تُل کر بکتی ہیں سوائے چاندی اور سونے کے جیسے تانبا اور پیتل اور رانگ اور سیسا اور لوہا اور پتے اور گھاس اور روئی وغیرہ ان میں کمی بیشی درست ہے جب کہ نقد نقد ہو مثلاً ایک رطل لوہے کو دو رطل لوہے کے بدلے میں یا ایک رطل پیتل کو دو رطل پیتل کے بدلے میں لینا درست ہے مگر جب جنس ایک ہو تو وعدے پر لینا درست نہیں۔ اگر جنس مختلف ہو اس طرح کہ کھلم کھلا فرق ہو (جیسے پیتل بدلے میں لوہے کے) تو وعدے پر لینا بھی درست ہے اگر کھلم کھلا فرق نہ ہو صرف نام کا فرق ہو جیسے قلعی اور سیسا اور پیتل اور کانسی تو میعاد پر لینا مکروہ ہے۔ ۱۴۹ کہا مالک نے ان چیزوں کو قبضے سے پہلے بیچنا درست ہے سوائے بائع کے اور کسی کے ہاتھ نقد داموں پر جب ناپ تول کر لیا ہو۔ اگر ڈھیر لگا کر لیا ہو تو نقد اور اُدھار دونوں طرح بیچنا درست ہے کیونکہ ڈھیر لگا کر خریدنے میں وہ چیز اسی وقت سے مشتری کی ضمان میں آ جاتی ہے اور ناپ تول کر خریدنے میں جب تک مشتری اس کو پھر ناپ تول نہ لے اور قبضہ نہ کر لے ضمان میں نہیں آتی۔ یہ حکم ان چیزوں کا میں نے اچھا سُنا اور ہمارے نزدیک لوگوں کا عمل اسی پر رہا۔ ۱۵۰ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ جو چیزیں کھانے اور پینے کی نہیں ہیں اور ناپ تول پر بکتی ہیں جیسے کسم اور گٹھلیاں یا پتے وغیرہ ان میں کمی بیشی درست ہے اگرچہ جنس ایک ہو مگر اُدھار درست نہیں اگر جنس مختلف ہو تو اُدھار بھی درست ہے اور ان چیزوں کو قبل قبضے کے بھی بیچنا درست ہے سوائے بائع کے اور کسی کے ہاتھ جب قیمت نقد لے لے۔ ۱۵۱ کہا مالک نے جتنی چیزیں ایسی ہیں جو کام میں آتی ہیں جیسے ریتی اور چونا اگر اپنی جنس کے بدلے میں بیچی جائیں میعاد پر برابر برابر ہوں یا کم و بیش ناجائز ہیں اگر نقد بیچی جائیں تو درست ہے اگرچہ کم و بیش ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۳۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ (ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت)

۱۵۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعوں سے ایک بیع میں۔

ف: جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونوں میں سے ایک لینا پڑے بعضوں نے کہا اس کی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس روپے اور اُدھار پندرہ روپے کو بیچا۔

۱۵۳۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ اِبْتَعْ لِيْ هٰذَا الْبَعِيْرَ بِنَقْدٍ حَتّٰى اَبْتَاعَهٗ مِنْكَ اِلٰى اَجَلٍ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَكَرِهَهٗ وَنَهٰى عَنْهُ ۔

ترجمہ: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم میرے واسطے یہ اونٹ نقد خرید کر لو میں تم سے وعدے پر خرید کر لوں گا عبداللہ بن عمر نے اس کو بُرا جانا اور منع کیا۔

۱۵۴۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهُ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے سوال ہوا ایک شخص نے ایک چیز خریدی دس دینار کے بدلے میں یا پندرہ دینار اور اُدھار کے بدلے میں تو قاسم بن محمد نے اس کو بُرا جانا اور اس سے منع کیا۔

۱۵۵۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ایک کپڑا اس شرط سے خریدا اگر نقد دے تو دس دینار دے اگر وعدے پر دے تو پندرہ دینار دے بہرحال مشتری کو دونوں میں سے ایک قیمت دینا ضروری ہے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اُس نے اگر دس دینار نقد نہ دئے تو دس کے بدلے پندرہ[۱۵] اُدھار ہوئے اور جو دس نقد دے دئے تو گویا پندرہ اُدھار اس کے بدلے میں لئے۔ کہا[۱۵۶] مالک نے اگر کسی شخص نے ایک چیز خریدی ایک دینار نقد کے بدلے میں یا ایک بکری اُدھار کے بدلے میں ان دونوں میں سے ایک مشتری کو ضرور دینا ہو تو یہ جائز نہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے دو بیعوں سے ایک بیع میں اور یہ وہی ہے۔ کہا[۱۵۷] مالک نے اگر مشتری نے بائع سے کہا میں نے تجھ سے اس قسم کی کھجور پندرہ صاع یا اس قسم کی دس صاع ایک دینار کے بدلے میں لی دونوں میں سے ایک ضرور لوں گا یا یوں کہا میں نے تجھ سے اس قسم کی گیہوں پندرہ[۱۵] صاع یا اس قسم کی گیہوں دس صاع ایک دینار کے بدلے میں لئے دونوں میں سے ایک ضرور لوں گا تو یہ درست نہیں۔ گویا اس نے دس صاع کھجور لے کر پھر اس کو چھوڑ کر پندرہ صاع کھجور لی یا دس صاع گیہوں چھوڑ کر اُس کے عوض میں پندرہ صاع لئے یہ بھی اس میں داخل ہے یعنی دو بیع کرنا ایک بیع میں۔

۳۴۔ بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ (جس بیع میں دھوکا ہو اس کا بیان)

۱۵۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دھوکے کی بیع سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵۹۔ کہا مالک نے دھوکے کی بیع میں یہ داخل ہے کسی شخص کا جانور گم ہو گیا ہو یا غلام بھاگ گیا ہو اور اس کی قیمت پچاس دینار ہو ایک شخص اُس سے کہے میں تیرے اس جانور یا غلام کو بیس دینار کو لیتا ہوں اگر وہ مل گیا تو بائع کے تیس دینار نقصان ہوئے اور جو نہ ملا تو مشتری کے بیس دینار گئے کہا[۱۶۰] مالک نے اس میں ایک اور بڑا دھوکا ہے معلوم نہیں وہ جانور یا غلام اُسی حال میں ہے یا اس میں کوئی عیب ہو گیا یا ہُنر ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی قیمت گھٹ بڑھ گئی۔ کہا[۱۶۱] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ حمل کا خریدنا بھی دھوکے کی بیع میں داخل ہے معلوم نہیں بچہ نکلتا ہے یا نہیں اگر نکلے تو خوبصورت ہوگا یا بدصورت پورا ہوگا یا لنڈورا۔ نر ہو یا مادہ اور ہر ایک کی قیمت کم و بیش ہے۔ کہا[۱۶۲] مالک نے مادہ کو بیچنا اور اُس کے حمل کو مستثنیٰ کر لینا درست نہیں جیسے کوئی کسی سے کہے میری دُودھ والی بکری کی قیمت تین دینار ہیں تو دو دینار کو لے لے مگر اُس کے پیٹ کا بچہ جب پیدا ہوگا تو میں لوں گا یہ مکروہ ہے درست نہیں۔ کہا[۱۶۳] مالک نے زیتون کی لکڑی اس کے تیل کے اور تل تیل کے بدلے میں اور مکھن گھی کے بدلے میں بیچنا درست نہیں اسلئے کہ یہ مزابنہ میں داخل ف ہے اور اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں اس تل یا لکڑی یا مکھن میں اسیقدر تیل یا گھی نکلتا ہے یا اس سے کم زیادہ۔

ف: جیسے مزابنہ میں درخت کے کٹے ہوئے پھلوں کے بدلے میں تخمیناً کر کے فروخت کرتے ہیں ویسے ہی تل یا زیتون میں تیل کا اندازہ کر کے اسکے عوض میں تیل لیتے ہیں۔ کہا[۱۶۴] مالک نے اسی طرح حب البان کا بیچنا روغن بان کے بدلے میں نادرست ہے البتہ حب البان کو خوشبودار بان کے بدلے میں بیچنا درست ہے کیونکہ وہ خوشبو ملانے سے تیل کے حکم میں نہ رہا۔

کہا[۱۶۵] مالک نے ایک شخص نے اپنی چیز کسی کے ہاتھ اس شرط پر بیچی کہ مشتری کو نقصان نہ ہوگا تو یہ جائز نہیں گویا بائع نے مشتری کو نوکر رکھا اگر اُس چیز میں نفع ہو اور اگر اتنے ہی کو بکے جتنے کو خریدا ہے یا کم کو تو مشتری کی محنت برباد ہوئی تو یہ درست نہیں مشتری کو اس کی محنت کے موافق مزدوری ملے گی اور جو کچھ نفع نقصان ہو بائع کا ہوگا مگر یہ حکم جب ہے کہ مشتری اس چیز کو بیچ چکا ہو اگر اُس نے نہیں بیچا تو بیع کو فسخ کریں گے کہا[۱۶۶] مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی چیز بیچ ڈالی پھر مشتری شرمندہ ہو کر بائع سے کہنے لگا کچھ قیمت کم کر دے بائع نے انکار کیا اور کہا تو غم نہ کھا بیچ دے تجھے نقصان نہ ہوگا اس میں کچھ قباحت نہیں نہ دھوکا ہے بلکہ بائع نے ایک رائے اپنی بیان کی کچھ اس شرط پر نہیں بیچا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۳۵۔ بَابُ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ (ملامسہ اور منابذہ کے بیان میں)

۱۶۷۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسے اور منابذے سے۔

۱۶۸۔ کہا مالک نے ملامسہ اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک کپڑے کو چھُو کر خرید کرلے نہ اُس کو کھولے نہ اندر سے دیکھے یا اندھیری رات میں خریدے نہ جانے اس میں کیا ہے[ف۱] اور منابذہ اس کو کہتے ہیں کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کی طرف پھینک دے اور مشتری اپنا کپڑا بائع کی طرف نہ سوچیں نہ بچاریں یہ اس کے بدلے میں اور وہ اس کے بدلے میں[ف۲]۔ یہ دونوں بیع ممنوع ہیں۔

ف۱: بعضوں نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری یہ ٹھہرالیں کہ جب اس کا کپڑا وہ چھُولے یا وہ اسکا تو بیع لازم ہو جائے۔

ف۲: بعضوں کے نزدیک منابذہ یہ ہے کہ جب بائع مشتری کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے اور مشتری بائع کی طرف تو بیع لازم

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوجائے۔ یہ دونوں بیعیں جاہلیت کے عہد میں مروج تھیں شرع میں ان کی ممانعت ہوئی اسی طرح بیع حصاۃ یعنے مشتری بائع سے کہے میں کنکر مارتا ہوں جس کپڑے پر جا پڑے وہ میرا ہے۔ کہا[۱۶۹] مالک نے جو تھان تہہ کیا یا چادر بستے میں بندھی ہو تو اس کا بیچنا درست نہیں جب تک کھول کر اندر نہ دیکھے۔ کہا[۱۷۰] مالک نے برنامے کی بیع کا یہ حکم نہیں ف وہ جائز ہے اسلئے کہ ہمیشہ سے لوگ اس کو کرتے ہوئے آئے اور اس سے دھوکا دینا مقصود نہیں ہوتا۔ ف: برنامہ اس کاغذ کو کہتے ہیں جو گٹھڑی یا بستے کے اوپر لٹکایا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ اس میں اتنا مال فلاں قسم کا ہے۔

۳۶-باب بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ (مرابحہ کا بیان)

ف: مرابحہ کہتے ہیں سوایا یا ڈیوڑھا یا کم وبیش نفع مقرر کر کے مال بیچنے کو۔ کہا[۱۷۱] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص ایک شہر سے کپڑا خرید کر کے دوسرے شہر میں لائے پھر مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہے تو اصل لاگت میں دلالوں کی دلالی اور تہہ کرنے کی مزدوری اور باندھا بوندھی کی اجرت اور اپنا خرچ اور مکان کا کرایہ شریک نہ کرے البتہ کپڑے کی باربرداری اس میں شریک کرے مگر اس پر نفع نہ لے مگر جب مشتری کو اطلاع دے اور وہ اس پر بھی نفع دینے کو راضی ہو جائے تو کچھ قباحت نہیں۔ ف: مثلاً وہ کپڑا بارہ روپے کو خریدا اور سوایا نفع ٹھہرا اور باربرداری کی اجرت تین روپے صرف ہوئے تو تین روپے بائع مشتری سے الگ لے گا اور بارہ روپے کے پندرہ روپے لے گا کل اٹھارہ روپے لے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ تین روپوں کو لاگت میں شریک کر کے اس پر بھی نفع لے یعنے پندرہ کے سوائے اٹھارہ روپے بارہ آنے لے۔ کہا[۱۷۲] مالک نے کپڑوں کی دھلائی اور رنگوائی اس لاگت میں داخل ہوگی اور اس پر نفع لیا جائے گا۔ جیسے کپڑے پر نفع لیا جاتا ہے۔ اگر کپڑوں کو بیچا اور ان چیزوں کا حال بیان نہ کیا تو ان پر نفع نہ ملے گا اب اگر کپڑا تلف ہو گیا تو کرایہ باربرداری کا محسوب ہوگا مگر اس پر نفع نہ لگایا جائے گا۔ اگر کپڑا موجود ہے تو بیع کو فسخ کر دیں گے مگر جب دونوں راضی ہو جائیں کسی امر پر۔ کہا[۱۷۳] مالک نے اگر کسی شخص نے کوئی اسباب سونے یا چاندی کے بدلے میں خریدا تو اس دن چاندی سونے کا بھاؤ یہ تھا کہ دس درہم کو ایک دینار آتا تھا پھر مشتری اس مال کو لے کر دوسرے شہر میں آیا اور اسی شہر میں مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہا اسی نرخ پر جو سونے چاندی کا اس دن تھا اگر اس نے درہم کے بدلے میں خریدا تھا اور دیناروں کے بدلے میں بیچا یا دیناروں کے بدلے میں خریدا تھا اور درہموں کے بدلے میں بیچا اور اسباب موجود ہے تلف نہیں ہوا تو خریدار کو اختیار ہوگا چاہے لے چاہے نہ لے اور اگر وہ اسباب تلف ہو گیا تو مشتری سے وہ ثمن جس کے عوض میں بائع نے خریدا تھا نفع حساب کر کے بائع کو دلا دیں گے۔

۴۷۔ کہا[۱۷۴] مالک نے اگر ایک شخص نے اپنی چیز جو سو[۱۰۰] دینار کو پڑی تھی دس فی صدی کے نفع پر بیچی[۱۱] پھر معلوم ہوا کہ وہ چیز نوّے[۹۰] دینار کو پڑی تھی اور وہ چیز مشتری کے پاس تلف ہو گئی تو اب بائع کو اختیار ہوگا چاہے اس چیز کی قیمت بازار کی لے لے اس دن کی قیمت جس دن وہ شے مشتری کے پاس آئی تھی مگر جس صورت میں قیمت بازار کی اس ثمن سے جو اول میں ٹھہری تھی یعنے ایک سو دس دینار سے زیادہ ہو تو بائع کو ایک سو دس دینار سے زیادہ نہ ملیں گے اور اگر چاہے تو نوّے[۹۰] دینار پر اسی حساب سے نفع لگا کر یعنے ننانوے دینار لے مگر جس صورت میں یہ ثمن قیمت سے کم ہو تو بائع کو اختیار ہوگا۔ کہا[۱۷۵] مالک نے اگر کسی شخص نے ایک چیز مرابحہ پر بیچی اور کہا سو[۱۰۰] دینار کو مجھ کو پڑی ہے پھر اس کو معلوم ہوا ایک سو بیس دینار کو پڑی تو اب خریدار

---

[۱۱] یعنی دس[۱۰] کے گیارہ ٹھہرے کل ایک سو دس[۱۱۰] دینار ہوئے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو بائع کو اس دن کی قیمت بازار کی جس دن وہ شے لی ہے دے دے اور اگر چاہے تو جس ثمن پر خرید کیا ہے نفع لگا کر جہاں تک پہنچے دے مگر جس صورت میں قیمت بازار کی پہلی ثمن سے (یعنے جو سود دینار پر لگی ہے) کم ہو تو مشتری کو یہ نہیں پہنچتا کہ اُس سے کم دے اسواسطے کہ مشتری اس پر راضی ہو چکا ہے مگر بائع نے اس سے زیادہ بیان کیا تو خریدار کو اصلی ثمن سے کم کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

۳۷۔ بَابُ الْبَيْعِ عَلَى الْبَرْنَامَجِ (برنامے پر بیع کرنے کا بیان)

ف: برنامے کا بیان اوپر ہو چکا ہے کہا[۱۷۶] مالک نے اگر چند آدمیوں نے مل کر کوئی اسباب خریدا اب ایک شخص دوسرا اُن میں سے ایک شخص کو کہے تو نے جو اسباب خریدا ہے میں نے اُس کے اوصاف سُنے ہیں تو اپنا حصہ اسقدر نفع پر مجھے دے دے میں تیری جگہ اُن لوگوں کا شریک ہو جاؤں گا اور وہ منظور کرے بعد اس کے جب اس اسباب کو دیکھے تو بُرا اور گراں معلوم ہو اب اسکو اختیار نہ ہوگا لینا پڑے گا جب کہ اس کے ہاتھ برنامے پر بیچا ہوا اور اوصاف بتا دئے ہوں۔ کہا[۱۷۷] مالک نے ایک شخص کے پاس مختلف کپڑوں کی گٹھڑیاں آئیں اور اُس نے برنامہ سُنا کے اُن گٹھڑیوں کو فروخت کیا جب لوگوں نے مال کھول کر دیکھا تو گراں معلوم ہوا اور نادم ہوئے اس صورت میں وہ مال اُن کو لینا ہوگا جب کہ برنامے کے موافق ہو۔

۳۸۔ بَابُ بَيْعِ الْخِيَارِ (جس بیع میں بائع اور مشتری کو اختیار ہو اُس کا بیان)

۱۷۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے[ف۱] جب تک جُدا نہ ہوں[ف۲]۔ مگر جس بیع میں خیار کی شرط ہو[ف۳]۔

ف۱: بیع کے فسخ کر ڈالنے کا۔ ف۲: یعنے مجلس بیع نہ بدلے جب بائع یا مشتری اس مجلس سے چلا جائے گا تو اختیار نہ رہے گا۔ ف۳: یعنے بائع یا مشتری بیع کرتے وقت شرط لگائیں اس امر کی کہ مجھے اتنے دنوں تک اختیار ہے اس صورت میں بائع اور مشتری کے جدا ہونے سے اختیار باطل نہ ہوگا۔ کہا[۱۷۹] مالک نے ہمارے نزدیک خیار کی کوئی مدت مقرر نہیں۔ ف: مگر ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین دن سے زیادہ خیار کی مدت نہیں ہو سکتی۔

۱۸۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری اختلاف کریں تو بائع کا قول معتبر ہوگا[ف۱] اور بیع کو رد کر ڈالیں گے[ف۲]۔

ف۱: دونوں حلف کریں گے۔ ف۲: یعنے بعد بیع کے بائع اور مشتری میں اختلاف ہوا زر ثمن میں یا مبیع کی کمی بیشی میں تو دونوں حلف کریں گے اگر ایک نے حلف کیا اور دوسرے نے انکار کیا تو جس نے حلف کیا اس کا قول معتبر ہوگا اگر دونوں نے حلف کیا اور مبیع قائم ہے تو بائع کو فسخ کر کے مبیع بائع کو واپس دلا دیں گے اگر مبیع تلف ہو گئی تو اُس کی قیمت بازار

www.sirat-e-mustaqeem.com

مشتری سے لے کر بائع کو دیں گے۔ کہا[۱۸۱] مالک نے ایک شخص نے ایک چیز بیچی اور بیچتے وقت یہ شرط لگائی کہ میں فلانے سے مشورہ کروں گا اگر اُس نے اجازت دی تو بیع نافذ ہے اور جو اُس نے منع کیا تو بیع لغو ہے مشتری اس شرط پر راضی ہو گیا بعد اس کے پشیمان ہوا تو اس کو اختیار نہ ہوگا بلکہ بائع کو جب وہ شخص اجازت دے گا تو بیع نافذ ہو جائے گی۔
کہا[۱۸۲] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر ایک شخص کوئی چیز خرید کرے کسی شخص سے پھر ثمن میں اختلاف ہو بائع کہے میں نے دس دینار کو بیچا مشتری کہے میں نے پانچ دینار کو خریدا تو بائع سے کہا جائے گا اگر تیرا جی چاہے تو پانچ دینار کو مشتری کو دے دے نہیں تو تُو قسم کھا اس امر پر میں نے اپنی چیز نہیں بیچی مگر دس دینار کو اگر بائع نے قسم کھائی تو مشتری سے کہا جائے گا اگر تیرا جی چاہے تو اُس کی چیز دس دینار کو لے نہیں تو قسم کھا میں نے اس چیز کو نہیں خریدا مگر پانچ دینار کو اگر مشتری نے یہ قسم کھالی تو وہ بری ہو جائے گا کیونکہ ہر ایک اُن میں سے دوسرے کا مدعی ہے۔ ف: جب دونوں قسم کھالیں گے تو بیع فسخ ہو جائے گی اور وہ شے بائع کو پھروا دیں گے۔

۳۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّبَا فِي الدَّيْنِ (قرض میں سُود کا بیان)

۱۸۳۔ عَنْ: عُبَيْدٍ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ أَنَّهُ قَالَ بِعْتُ بَزًّا إِلَى مَنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الْكُوفَةِ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَضَعَ عَنْهُمْ وَيُنْقِدُونِي فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْكُلَ هَذَا وَلَا تُؤْكِلَهُ ۞

ترجمہ: ابوصالح نے کہا میں نے اپنا کپڑا دار نخلہ (ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں) والوں کے ہاتھ بیچا ایک وعدے پر جب میں کوفے جانے لگا تو اُن لوگوں نے کہا اگر کچھ کم کر دو تو تمہارا روپیہ ہم ابھی دے دیتے ہیں ف۔ میں نے یہ زید بن ثابت سے بیان کیا انہوں نے کہا میں تجھے اس روپے کے کھانے اور کھلانے کی اجازت نہیں دیتا۔

ف: یعنے مدت سے پیشتر۔

۱۸۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ إِلَى أَجَلٍ فَيَضَعُ عَنْهُ صَاحِبُ الْحَقِّ وَيُعَجِّلُهُ الْآخَرُ فَكَرِهَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَنَهَى عَنْهُ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے سوال ہوا ایک شخص کا میعادی قرض کسی پر آتا ہو قرضدار یہ کہے یہ مجھ سے کچھ کم کر کے نقد لے لے اور قرضخواہ اُس پر راضی ہو جائے تو عبداللہ بن عمر نے اس کو مکروہ جانا اور اس سے منع کیا۔

ف: قرضخواہ کو یہ درست ہے کہ مدت گذرنے کے بعد اپنے قرضدار کو کچھ معاف کر دے مگر مدت سے پیشتر کچھ کم پر راضی ہو جانا درست نہیں اسلئے کہ اس میں شبہ ربوا ہے کیونکہ قرضخواہ نے گویا سو روپیہ مؤجل (میعادی) کو اسی روپیہ معجل (نقد) کے بدلے میں بیع کیا۔

۱۸۵۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الْحَقُّ إِلَى أَجَلٍ فَإِذَا حَلَّ الْأَجَلُ قَالَ أَتَقْضِي أَمْ تُرْبِي

ترجمہ: زید بن اسلم نے کہا ایام جاہلیت میں سود اس طور پر ہوتا تھا ایک شخص کا قرض میعادی دوسرے شخص پر آتا ہو جب میعاد گذر جائے تو قرضخواہ قرضدار سے کہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِنْ قَضَى أَخَذَ وَإِلَّا زَادَهُ فِي حَقِّهِ وَأَخَّرَ عَنْهُ فِي الْأَجَلِ ۔

یا تم قرض ادا کرو یا سود دو اگر اس نے قرض ادا کیا تو بہتر ہے نہیں تو قرضخواہ اپنا قرضہ بڑھا دیتا اور پھر میعاد کرتا۔

ف: مثلاً سو روپے ایک مہینے کے وعدے پر آتے تھے جب مہینہ گذرا تو سو کے ایک سو پانچ کر دئے اور ایک مہینے کی اور مہلت دے دے۔ کہتا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر کی کراہت میں کچھ اختلاف نہیں ایک شخص کا میعادی قرض کسی پر آتا ہو قرضخواہ قرض میں کمی کر دے اور قرضدار نقد ادا کر دے یہ بعینہٖ ایسا ہے کہ میعاد گزرنے کے بعد قرضخواہ میعاد بڑھا دے اور قرضدار قرضہ کو بڑھا دے یہ تو بالکل سود ہے اس میں کچھ شک نہیں کہتا مالک نے اگر کسی شخص کے دوسرے شخص پر سو دینار آتے ہوں وعدے پر جب وعدہ گذر جائے تو قرضدار قرضخواہ سے کہے تو میرے ہاتھ کوئی ایسی چیز جس کی قیمت سو دینار ہوں ڈیڑھ سو دینار کو بیچ ڈال ایک میعاد پر یہ بیع درست نہیں اور ہمیشہ اہل علم اس سے منع کرتے رہے اس لئے کہ قرضخواہ نے اپنی چیز کی قیمت سو دینار وصول کرلی اور وہ جو سو دینار قرضے کے تھے اُن کی میعاد بڑھا دی بعوض پچاس دینار کے جو اُس کو فائدہ حاصل ہوا اُس شے کے بیچنے میں۔ یہ بیع مشابہ ہے اُس کے جو زید بن اسلم نے روایت کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں جب قرض کی مدت گذر جاتی تو قرضخواہ قرضدار سے کہتا یا تو قرض ادا کر یا سود دے اگر وہ ادا کر دیتا تو لے لیتا نہیں تو اور مہلت دے کر قرضہ کو بڑھا دیتا۔ ف: مطلب یہ ہے کہ زید کے عمرو پر سو دینار آتے تھے ایک مہینے کے وعدے پر جب مہینہ گذرا تو عمرو کے پاس اس وقت دینار نہ تھے اُس نے زید سے کہا تم ایک شے اپنی جو نقد سو دینار کی مالیت رکھتی ہو میرے ہاتھ ڈیڑھ سو دینار کو ایک مہینے کے وعدے پر بیچ ڈالو۔ زید نے ایسا ہی کیا عمرو نے اس شے کو لے کر سو دینار کو بیچ کر سو دینار زید کے حوالے کر دئے۔ اب ڈیڑھ سو دینار زید کے عمرو پر ایک مہینے کے وعدے پر پھر رہے عمرو کو یہ فائدہ ہوا کہ اس کے پاس روپے نہ تھے قرضخواہ کا تقاضا مٹا ایک مہینے کی اور مہلت ملی اور زید کو یہ فائدہ ہوا کہ سو دینار کے ڈیڑھ سو دینار ہوئے۔

۴۰۔ بَابُ جَامِعِ الدَّيْنِ وَالْحُلُولِ (قرض کے مختلف مسائل کا بیان)

۱۸۸۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے میں ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی حوالہ کیا جائے مالدار شخص پر تو چاہیئے کہ حوالہ قبول کرے۔

ف۱: یعنے جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور وہ ادا کرنے میں دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنی گناہ کبیرہ ہے۔ ف۲: حوالہ کہتے ہیں قرض کے اتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون تھا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مقابلہ کروا دیا اُس دین کے حصول کے لئے بکر پر۔

۱۸۹۔ عَنْ: مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَبِيعُ بِالدَّيْنِ فَقَالَ سَعِيدٌ لَا تَبِعْ إِلَّا مَا أَوَيْتَ إِلَى رَحْلِكَ ۔

ترجمہ: موسیٰ بن میسرہ نے سنا ایک شخص پوچھ رہا تھا سعید بن المسیب سے میں قرض کے بدل میں بیچا کرتا ہوں سعید نے کہا تو نہ بیچ مگر اُس چیز کو جو تیرے پاس ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۹۰۔ کہا مالک نے جو شخص کوئی چیز خرید کرے اس شرط پر کہ بائع وہ شے مشتری کو اتنی مدت میں سپرد کر دے اس میں مشتری نے کوئی مصلحت رکھی ہو مثلاً اس وقت بازار میں اس مال کی نکاسی کی اُمید ہو یا اور کچھ غرض ہو پھر بائع اس وعدے میں خلاف کرے اور مشتری چاہے کہ وہ شے بائع کو پھیر دے تو مشتری کو یہ حق نہیں پہنچتا اور بیع لازم رہے گی اگر بائع اس شے کو قبل میعاد کے لے آیا تو مشتری پر جبر نہ کیا جائے گا اس کے لینے پر۔ کہا[۱۹۱] مالک نے جو شخص اناج خرید کر اُس کو تول لے پھر ایک خریدار آئے جو مشتری سے اس اناج کو خرید کرنا چاہے مشتری اس سے کہے کہ میں اناج تول چکا ہوں اور وہ شخص مشتری کو سچا سمجھ کر اس غلے کو نقد مول لے لے تو کچھ قباحت نہیں مگر وعدے پر لینا مکروہ ہے جب تک وہ خریدار دوبارہ اس کو تول نہ لے۔ کہا[۱۹۲] مالک نے دَین کا خریدنا درست نہیں خواہ غائب پر ہو یا حاضر پر مگر جب شخص حاضر اس کا اقرار کرے اسی طرح جو دَین میت پر ہو اس کا بھی خریدنا درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ قرض ملتا ہے یا نہیں اس واسطے اگر میت یا غائب پر اور بھی دَین نکلا تو اُس کے پیسے مفت گئے دوسرے یہ کہ وہ قرض اس کی ضمان میں داخل نہیں ہوا اگر نہ پٹا تو اسکے پیسے مفت گئے۔ کہا[۱۹۳] مالک نے بیع سلف (قرض) میں اور بیع عینہ میں یہ فرق ہے کہ بیع عینہ والا دس دینار نقد دے کر پندرہ دینار وعدے پر لیتا ہے تو یہ صریح دھوکا ہے اور بالکل فریب ہے۔

۴۱۔ بابُ مَاجَاءَ فِی الشَّرِکَۃِ وَالتَّوْلِیَۃِ وَالْاِقَالَۃِ

(شرکت اور تولیہ اور اقالہ[۱] کے بیان میں)

ف: تولیہ کہتے ہیں جتنے کو لیا اُتنے کو بیچنے کو۔ کہا[۱۹۴] مالک نے جس شخص نے کئی قسم کا کپڑا بیچا اور چند رقم کے کپڑے مستثنیٰ کر لینے کی شرط کر لی تو کچھ قباحت نہیں اگر شرط نہیں کی تو وہ ان کپڑوں میں شریک ہو جائے گا ف اسلئے کہ ایک رقم کے کپڑوں میں بھی کم وبیش ہوتی ہے۔ ف: مثلاً تیس کپڑے تھے اُن میں سے دس مستثنیٰ کئے مگر یہ شرط نہ کی کہ میں جو چاہوں گا لے لوں گا تو بائع کل کپڑوں میں مشتری کا شریک ہو جائے گا دو ثلث مشتری کے اور ایک ثلث بائع کا ہوگا۔

۱۹۵۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ شرکت اور تولیہ اور اقالہ کھانے کی چیزوں میں درست ہے خواہ اُن پر قبضہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو مگر یہ ضروری ہے کہ نقد ہو میعاد نہ ہو اور کمی بیشی نہ ہو اگر اُس میں کمی بیشی ہوگی یا میعاد ہوگی تو یہ معاملے بیع سمجھے جائیں گے شرکت اور تولیہ اور اقالہ نہ ہوں گے۔ کہا[۱۹۶] مالک نے اگر کسی شخص نے کوئی اسباب جیسے کپڑا یا غلام لونڈی خرید کیا پھر ایک شخص نے اس سے کہا کہ مجھ کو بھی اس میں شریک کر لو اُس نے قبول کیا اور دونوں نے مل کر بائع کو قیمت ادا کر دی پھر وہ اسباب کسی اور کا نکلا تو جو شخص شریک ہوا وہ اپنے دام پہلے مشتری سے لے لیگا اور وہ بائع سے لے گا مگر جس صورت میں مشتری نے خریدتے وقت بائع کے سامنے اس شریک سے کہہ دیا ہو کہ اگر مبیع میں فتور نکلے تو اس کی جواب دہی بائع پر ہوگی تو اس صورت میں وہ شریک اپنا نقصان بائع سے لے گا اگر ایسا نہ ہو تو مشتری کی شرط کچھ کام نہ آئے گی اور نادان کا نقصان اسی پر ہوگا۔ کہا[۱۹۷] مالک نے زید نے عمرو سے یہ کہا تو اس شے کو خرید کر لے

---

[۱] اقالہ کوئی چیز لے کر پھر واپس کر دینے کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مص

www.sirat-e-mustaqeem.com

میرے اور اپنے ساجھے میں بکوا دوں گا تو میری طرف سے بھی دام دے دے تو یہ درست نہیں کیونکہ یہ سلف (قرض) ہے بکوا دینے کی شرط پر اگر وہ شے تلف ہو جائے تو عمرو زید سے اس کے حصہ کے دام لے لیگا البتہ اگر عمرو ایک شے خرید کر چکا پھر زید نے کہا مجھے بھی اس میں شریک کر لے نصف کا میں بکوا دوں گا تو یہ درست ہے۔

۴۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي إِفْلَاسِ الْغَرِيمِ (قرض دار کے مفلس ہو جانیکا بیان)

۱۹۸۔ عَنْ: اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَاَفْلَسَ الَّذِیْ ابْتَاعَهٗ مِنْهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِیْ بَاعَهٗ مِنْ ثَمَنِهٖ شَيْئًا فَوَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِنْ مَاتَ الَّذِیْ ابْتَاعَهٗ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيْهِ اُسْوَةُ الْغُرَمَآءِ۔

ترجمہ: ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھ پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع کو ثمن وصول نہیں ہوئی لیکن بائع نے اپنی چیز بعینہٖ مشتری کے پاس پائی تو بائع اس چیز کا زیادہ حقدار ہوگا اگر مشتری مر گیا تو اس چیز میں بائع اور قرضخواہوں کے برابر ہوگا۔

ف ۱: بہ نسبت مشتری کے اور قرضخواہوں کے۔

ف ۲: یعنے اس چیز کو بیچ کر بائع کے ثمن اور قرضخواہوں کا قرضہ بہ حصہ رسد ادا کریں گے۔

۱۹۹۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھ پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع نے اپنی چیز بعینہٖ مشتری کے پاس پائی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۰۰۔ کہا مالک نے جس شخص نے کوئی اسباب بیچا پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع نے اپنی چیز بعینہٖ مشتری کے پاس پائی تو بائع اس کو لے لے گا اگر مشتری نے اس میں سے کچھ بیچ ڈالا ہے تو جسقدر باقی ہے اس کا بائع زیادہ حقدار ہے بہ نسبت اور قرضخواہوں کے۔ اگر بائع تھوڑی سی ثمن پا چکا ہے پھر بائع یہ چاہے کہ اس ثمن کو پھیر کر جسقدر اسباب اپنا باقی ہے اسکو لے اور جو کچھ باقی رہ جائے اس میں اور قرضخواہوں کے برابر رہے تو ہو سکتا ہے۔ ۲۰۱۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص نے سوت یا زمین خریدی پھر سوت کا کپڑا بُن لیا اور زمین پر مکان بنایا بعد اس کے مشتری مفلس ہو گیا اب زمین کا بائع یہ کہے کہ میں زمین اور مکان سب لیتا ہوں تو یہ نہیں ہو سکتا بلکہ زمین کی اور عملے کی قیمت لگائیں گے پھر دیکھیں گے اس قیمت کا حصہ زمین پر کتنا آتا ہے اور عملے پر کتنا آتا ہے اب بائع اور مشتری دونوں اس میں شریک رہیں گے زمین کا مالک اپنے حصہ کے موافق اور باقی قرضخواہ عملے کے موافق۔ ۲۰۲۔ کہا مالک نے اس کی مثال یہ ہے جیسے زمین اور عملے کی قیمت پندرہ سو ہوئی اس میں سے زمین کی قیمت پانچسو ہے اور عملے کی ہزار ہے تو زمین والے کا ایک ثلث ہوگا اور باقی قرضخواہوں کے دو ثلث ہوں گے۔ ۲۰۳۔ کہا مالک نے یہی حکم سوت میں ہے جب کہ مشتری نے اس کو بُن لیا بعد اس کے قرضدار ہو کر مفلس ہو گیا۔ ۲۰۴۔ کہا مالک نے اگر مشتری نے اس چیز میں تصرف نہیں کیا مگر اس چیز کی قیمت بڑھ گئی اب بائع یہ چاہتا ہے کہ اپنی شے پھیر لے اور قرضخواہ چاہتے ہیں کہ وہ شے بائع کو نہ دیں تو قرضخواہوں کو اختیار ہے خواہ بائع کی ثمن پوری پوری حوالے کر دیں۔ اگر اس چیز کی قیمت گھٹ گئی تو بائع کو اختیار

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے خواہ اپنی چیز لے لے پھر اس کو مشتری کے مال سے کچھ غرض نہ ہوگی خواہ اپنی چیز نہ لے اور قرضخواہوں کے ساتھ شریک ہو جائے۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص نے لونڈی خریدی یا جانور خریدا پھر اُس لونڈی یا جانور کا مشتری کے پاس آن کر بچہ پیدا ہوا بعد اُس کے مشتری مفلس ہو گیا تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر قرضخواہ بائع کی پوری ثمن ادا کر دیں تو بچہ کو اور اُس کی ماں کو دونوں کو رکھ سکتے ہیں۔

۴۳۔ باب مَا یَجُوْزُ مِنَ السَّلَفِ (جس چیز میں سلف درست ہے)

۲۰۶۔ عَنْ: عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَجَآءَتْہُ اِبِلُ الصَّدَقَۃِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَہٗ فَقُلْتُ لَآ اَجِدُ فِی الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِیَارًا رُبَاعِیًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطِہٖ اِیَّاہُ فَاِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُھُمْ قَضَآءً ۔

ترجمہ: ابورافع سے روایت ہے جو مولیٰ (غلام آزاد کئے ہوئے) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض لیا ایک چھوٹا اونٹ جب صدقے کے وقت اونٹ آئے اور آپ نے مجھ کو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو میں نے کہا یا رسول اللہ صدقے کے اونٹوں میں سب اونٹ اچھے بڑے بڑے ہیں چھ چھ برس کے آپ نے فرمایا اُس میں سے دے دے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض اچھے طور سے ادا کریں۔

۲۰۷۔ عَنْ: مُجَاھِدٍ اَنَّہٗ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاھِمَ ثُمَّ قَضَاہُ دَرَاھِمَ خَیْرًا مِّنْھَا فَقَالَ الرَّجُلُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذِہٖ خَیْرٌ مِّنْ دَرَاھِمِیَ الَّتِیْ اَسْلَفْتُکَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ نَفْسِیْ بِذٰلِکَ طَیِّبَۃٌ ۔

ترجمہ: مجاہد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص سے روپے قرض لئے پھر اُس سے اچھے ادا کئے وہ شخص بولا اے عبدالرحمٰن یہ تو میرے روپوں سے اچھے ہیں عبداللہ بن عمر نے کہا ہاں میں جانتا ہوں مگر میں نے اپنی خوشی سے دیئے ہیں۔

۲۰۸۔ کہا مالک نے جو شخص سونا چاندی یا اناج یا جانور قرض لے پھر اُس سے بہتر ادا کرے تو کچھ قباحت نہیں جب کہ اس کی شرط نہ ہوئی ہو یا ایسی رسم نہ ہو یا اس کا وعدہ نہ کیا ہو اگر شرط یا رسم یا وعدے کے سبب سے ہو تو مکروہ ہے بہتر نہیں۔ کہا مالک نے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا اونٹ قرض لے کر اچھا بڑا اونٹ دیا اور عبداللہ بن عمر نے روپے قرض لے کر اُس سے بہتر دئے مگر اس کی شرط یا وعدہ نہیں ہوا تھا تو جو کوئی خوشی سے ایسا کرے حلال ہے۔

۴۴۔ باب مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ السَّلَفِ (جو سلف درست نہیں اُسکا بیان)

۲۱۰۔ عَنْ: مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِیْ رَجُلٍ اَسْلَفَ رَجُلًا طَعَامًا عَلٰی اَنْ یُّعْطِیَہٗ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب سے کسی نے کہا جو شخص کسی کو اناج قرض دے اس شرط پر کہ فلانے شہر میں ادا کرنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِيَّاهُ فِي بَلَدٍ آخَرَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَقَالَ فَأَيْنَ الْحُمْلَانُ يَعْنِي حُمْلَانَهُ ؛

انہوں نے اس کو مکروہ جانا اور کہا بار برداری کی اُجرت کہاں جائے گی۔

ف: یعنے اس قرض میں قرض دینے والے کو منفعت ہے وہ یہ کہ اس کا مال دوسرے شہر میں بغیر مزدوری صرف کئے ہوئے پہنچ جائے گا اور ایسا قرض درست نہیں۔

۲۱۱ عَنْ: مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذٰلِكَ الرِّبَا فَقَالَ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ السَّلَفُ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَوْجُهٍ سَلَفٌ تُسْلِفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَلَكَ وَجْهُ اللّٰهِ وَسَلَفٌ تُسْلِفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ صَاحِبِكَ فَلَكَ وَجْهُ صَاحِبِكَ وَسَلَفٌ تُسْلِفُهُ لِتَأْخُذَ خَبِيثًا بِطَيِّبٍ فَذٰلِكَ الرِّبَا قَالَ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَرَى أَنْ تَشُقَّ الصَّحِيفَةَ فَإِنْ أَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ وَإِنْ أَعْطَاكَ دُونَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ فَأَخَذْتَهُ أُجِرْتَ وَإِنْ أَعْطَاكَ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتَهُ طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَذٰلِكَ شُكْرٌ شَكَرَهُ لَكَ وَلَكَ أَجْرُ مَا أَنْظَرْتَهُ ؛

ترجمہ: ایک شخص عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک شخص کو قرض دیا اور عمدہ اس سے ٹھہرایا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ ربا ہے اُس نے کہا پھر کیا حکم کرتے ہو عبداللہ بن عمر نے کہا قرض تین طور پر ہے ایک خدا کے واسطے اُس میں تو خدا کی رضامندی ہے ایک اپنے دوست کی خوشی کے لئے اس میں دوست کی رضامندی ہے ایک قرض اسواسطے ہے کہ حلال مال دے کر حرام مال لے یہ سُود ہے پھر وہ شخص بولا اب مجھ کو کیا حکم کرتے ہو یا ابا عبدالرحمٰن انہوں نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تو دستاویز کو پھاڑ ڈال (یعنے وہ دستاویز جو تو نے مقروض سے لکھوائی ہے) اگر وہ شخص جس کو تو نے قرض دیا ہے جیسا مال تو نے دیا ہے ویسا ہی دے تو لے لے اگر اُس سے بُرا دے اور تو لے لے تو تجھے اجر ہوگا اگر وہ اپنی خوشی سے اس سے اچھا دے تو اُس نے تیرا شکریہ ادا کیا اور تو نے جو اتنے دِنوں تک اُس کو مہلت دی اس کا ثواب تجھے مِلا۔

۲۱۲ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ إِلَّا قَضَاءَهُ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص کسی کو قرض دے تو سوائے قرض ادا کرنے کے اور کوئی شرط نہ کرائے۔

ف: یعنے مقروض پر صرف قرض کا ادا کرنا لازم ہے اسی کی شرط ہو سکتی ہے اور کوئی شرط جس میں قرض دینے والے کا نفع ہو نہیں ہو سکتی۔

۲۱۳ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ أَفْضَلَ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضَةً مِنْ عَلَفٍ فَهُوَ رِبًا ؛

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو شخص کسی کو قرض دے اُس سے زیادہ نہ ٹھہرائے اگرچہ ایک مٹھی گھاس کی ہو۔

ف: یعنے ایک مٹھی گھاس کے برابر بھی فائدہ لینا درست نہیں۔ کہتا ہے مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

کوئی جانور جس کا حلیہ اور صفت معلوم ہو کسی کو قرض دے تو کچھ قباحت نہیں اب مقروض ویسا ہی جانور ادا کرے۔ مگر لونڈی کو قرض لینا درست نہیں کیونکہ یہ ذریعہ ہے حرام کے حلال کرنے کا لوگ ایک دوسرے کی لونڈی قرض لے آئیں گے پھر جب تک جی چاہے گا اس سے جماع کریں گے بعد اس کے مالک کو پھیر دیں گے یہ تو حلال نہیں ہمیشہ اہلِ علم اس سے منع کرتے رہے اور کسی کو اس کی اجازت نہ دی۔

ف: ابوحنیفہ کے نزدیک جانور کا قرض لینا درست نہیں اسلئے کہ جانور میں مماثلت کی رعایت نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ درست کہتے ہیں ان کی دلیل ابورافع کی حدیث ہے جو اوپر گذری۔

۴۵۔ بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ عَنِ الْمُسَاوَمَةِ وَالْمُبَايَعَةِ

(جو مول تول یا بیع ممنوع ہے اُس کا بیان)

۲۱۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچیں بعض تمہارے اوپر بعض کے۔

ف: یعنے جب مشتری کسی شخص کا مال لینے پر راضی ہو جائے اب دوسرا شخص اس کو نہ بہکائے کہ میں تجھ کو اس سے سستا دوں گا بعضوں نے کہا بیع اس جگہ خرید کے معنوں میں ہے یعنے جب ایک شخص کسی سے ایک چیز کا مول تول ٹھہرا لے اور بائع اس پر راضی ہو جائے اب دوسرا شخص اُس میں دخل نہ دے۔

۲۱۶۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

ترجمہ: ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ملو بنجاروں سے آگے بڑھ کر اُن کا مال خریدنے کے واسطے اور نہ بیچے ایک تم میں کا دوسرے کی بیع پر اور نہ بخش کرو اور نہ بیچے بستی والا دیہات والے کی طرف سے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں۔ اگر کوئی ایسی اونٹنی یا بکری خریدے پھر دودھ دوہنے کے بعد اس کا حال معلوم ہو تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے یا چاہے تو پھیر دے اور دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجور دے دے۔

ف: یعنے جب بنجارے غلہ لے کر آئیں تو شہر سے باہر جا کر اُن سے خرید لینا منع ہے اس کی کراہت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شہر میں قحط ہے اور یہ شخص قافلے میں جا کر ملا اور ان سے سب غلہ خرید لیا اور شہر میں لا کر مفاطر خواہ بیچا اور اگر یہ شخص نہ جاتا اور قافلہ بنجاروں کا شہر میں آتا تو اہلِ شہر کو فائدہ ہوتا۔ دوسرے یہ کہ شہر میں قحط اور تنگی نہ ہو مگر یہ قافلے والوں کو نرخ شہر کا معلوم نہ ہو اور یہ شخص اُن سے سستا خرید لے فریب دے کر۔ ف۲: بخش کہتے ہیں مال کی قیمت زیادہ کہہ دینے کو اس غرض سے کہ دوسرا شخص اس کی خرید میں رغبت کرے اور اپنے کو خریدنا منظور نہ ہو۔ ف۳: یعنے باہر کا شخص غلہ لائے اور شہری دلال اس سے یہ کہے تو جلدی نہ کر میں تجھ کو گراں بیچ دوں گا۔ بعضوں نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ شہر کے بنیے بقال شہر کے لوگوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے ہاتھ نہ بیچیں بلکہ جو باہر سے لوگ آتے ہیں اُن کے ہاتھ بیچیں تاکہ دام زیادہ ملیں۔ ف۴: یعنی جب بکری یا گائے یا اونٹنی کو بیچنا چاہے تو دو تین روز تک اس کا دودھ نہ دوہے۔ اس غرض سے کہ دودھ بہت بھر جائے تو مشتری دھوکا کھا کر مہنگے داموں خرید لے۔ ف۵: شافعی اور لیث اور اسحاق اور احمد اور ابو ثور اور جمہور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ ابن قاسم نے امام مالک سے پوچھا کہ تم اس حدیث پر عمل کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں حدیث کے مقابلے میں کوئی رائے دے سکتا ہے۔ مگر ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا اور اُس کو مخالف قیاس کے قرار دیا۔ زرقانی نے کہا کہ اصحاب ابو حنیفہ نے جو باتیں اس مقام پر کی ہیں مجرد دعوے ہیں اُن کی کوئی دلیل نہیں ہے اور یہ مخالف ہے ان کے اصول کے کیونکہ حدیث مقدم ہے قیاس پر اُن کے نزدیک کہتا ہے مالک نے یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے تم میں کا دوسرے کی بیع پر اس سے یہ مراد ہے کہ ایک شخص دوسرے کے مول پر مول نہ کرے جب بائع پہلے مول پر راضی ہو چکا ہو اور اپنی چیز تولنے لگا ہو اور عیب سے اپنے تئیں بری کرنے لگا ہو یا اور کوئی کام ایسا کرے جس سے معلوم ہو کہ بائع پہلے مول پر راضی ہو چکا ہے اور جب بائع پہلے مول پر راضی نہ ہو بلکہ وہ مال اسی طرح بیچنے کے واسطے رکھا ہو تو ہر ایک کو اس کا مول کرنا درست ہے اور اگر ایک شخص کے مول کرتے ہی اور لوگوں کو مول کرنا منع ہو جائے تو اُس میں بیچنے والے کا نقصان ہے۔

۲۱۸ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ قَالَ وَالنَّجْشُ اَنْ تُعْطِيَهُ السِّلْعَةَ اَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهَا وَلَيْسَ فِيْ نَفْسِكَ اشْتِرَآءُهَا فَيَقْتَدِيْ بِكَ غَيْرُكَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے اور نجش یہ ہے کہ مال کی قیمت اُس کی حیثیت سے زیادہ دینے لگے لینے کی نیت سے نہیں بلکہ اس غرض سے کہ دوسرا شخص دھوکا کھا کر اس قیمت کو لے لے۔

۴۶۔ باب جَامِعِ الْبُيُوْعِ (بیع کے مختلف مسائل کا بیان)

۲۱۹ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو لوگ فریب دیتے ہیں خرید و فروخت میں آپ نے فرمایا جب تو خرید و فروخت کیا کرے تو کہہ دیا کر کہ فریب نہیں ہے وہ شخص جب معاملہ کرتا تو یہی کہا کرتا کہ فریب نہیں ہے۔

ف: دارقطنی اور بیہقی کی روایت میں اتنا اور ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب تو کسی شے کو خریدے تو تجھے تین دن تک اختیار ہے اگر چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو پھیر دے پھر وہ شخص زندہ رہا حضرت عثمانؓ کی خلافت تک اس وقت اس کی عمر ایک سو اسی برس کی تھی جب وہ کوئی شے خریدتا تو لوگ کہتے تم ٹھگے گئے بعد اس کے کوئی صحابی گواہی دے دیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو تین دن کا اختیار دیا ہے اُس وقت بائع ان کے دام واپس کر دیتا۔ بعضوں کے نزدیک یہ اختیار خاص تھا اس شخص کے واسطے اور کسی شخص کو جب تک اختیار کی شرط نہ کرے اختیار نہ ہوگا اور بعضوں کے نزدیک جب غبن فاحش ہو تو ہر ایک کو اختیار ہے اُس شخص کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض حبان بن منقذ کہتے ہیں ابن الجارود اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

حاکم کی روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے بعض ابو منقذ بن عمرو کہتے ہیں ابن ماجہ اور تاریخ بخاری وغیرہ سے یہ مفہوم ہوتا ہے مگر اکثر روایات میں حبان بن منقذ کا نام مذکور ہے۔

۲۲۰ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا اِنْ بَاعَ سَمْحًا اِنِ ابْتَاعَ سَمْحًا اِنْ قَضٰى سَمْحًا اِنِ اقْتَضٰى ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے محمد بن منکدر کہتے تھے اللہ اُس بندے کو چاہتا ہے جو بیچتے وقت نرمی کرتا ہے اور خریدتے وقت بھی نرمی کرتا ہے قرض ادا کرتے وقت بھی نرمی کرتا ہے اور قرض وصول کرتے وقت بھی۔

ف: یعنے ہر معاملے میں نرمی اور سہولت اور محبت اور ملائمت سے کام کرتا ہے ذرا سے نفع یا نقصان کے لئے ٹھائیں ٹھائیں نہیں کرتا۔

۲۲۱ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِذَا جِئْتَ اَرْضًا يُوْفُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ فَاطِلِ الْمَقَامَ بِهَا وَاِذَا جِئْتَ اَرْضًا يَنْقُصُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ فَاَقِلَّ الْمَقَامَ بِهَا ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے جب تو ایسے ملک میں آئے جہاں کے لوگ پورا پورا ناپتے اور تولتے ہوں تو وہاں زیادہ رہ اور جب ایسے ملک میں آئے جہاں کے لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں تو وہاں کم رہ۔

ف: کیونکہ جس ملک میں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں وہاں عذاب اُترنے کا خوف ہے۔ حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم جب بھی تباہ ہوں گے کہ ہم نیک بخت لوگ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب بُرائی بہت ہو۔ ابن عبد البر نے استذکار میں کہا جس ملک میں بُری باتیں پھیلی ہوں اور منع کرنے کی قدرت نہ ہو وہاں نہ رہنا چاہئے۔

۲۲۲۔ کہا مالک نے کوئی شخص اونٹ یا بکریاں یا کپڑا یا غلام لونڈی بے گنے جھنڈ کے جھنڈ خریدے اچھا نہیں جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں اُن کو گن لینا بہتر ہے۔ ۲۲۳ کہا مالک نے اگر کوئی شخص ایک چیز اپنی کسی کو دے اس شرط پر کہ اگر تو اس کو اتنے داموں پر بیچ دے گا تو میں تجھ کو ایک دینار دوں گا اگر نہ بیچے گا تو کچھ نہ ملے گا اس میں کچھ قباحت نہیں۔ کہا مالک نے اس کی نظیر یہ ہے ایک شخص دوسرے شخص سے کہے اگر تو میرے بھاگے ہوئے غلام کو یا بھاگے ہوئے اونٹ کو پکڑ لائے گا تو میں اس قدر دوں گا یہ ایک مزدوری کی قسم سے ہے اجارہ نہیں اگر اجارہ ہوتا تو درست نہ ہوتا۔ ۲۲۴ کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی کو اس شرط پر دے کہ جتنے دینار کو بیچے گا فی دینار اسقدر دوں یہ درست نہیں کیونکہ اس میں اُجرت معین نہیں، معلوم نہیں کہ کتنے دینار کو بکتی ہے۔

۲۲۵۔ عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارٰى الدَّابَّةَ ثُمَّ يُكْرِيْهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا تَكَارٰى بِهَا بِهٖ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ ؛

ترجمہ: ابن شہاب سے سوال ہوا کوئی شخص ایک جانور کو لے پھر دوسرے شخص کو اُس سے زیادہ پر کرایہ کو دے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں۔

پوری ہوئی کتاب بیع کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب قراض کے بیان میں

ف: قراض اور مضاربت ایک چیز ہے یعنے ایک کا مال ہو اور دوسرے کی محنت اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱- بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاضِ (قراض کا بیان)

۱- عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ جَيْشٍ اِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَقْدِرُ لَكُمَا عَلٰى اَمْرٍ اَنْفَعُكُمَا بِهٖ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ بَلٰى هٰهُنَا مَالٌ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ اُرِيْدُ اَنْ اَبْعَثَ بِهٖ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاُسْلِفُكُمَا فَتَبْتَاعَانِ بِهٖ مَتَاعًا مِّنْ مَّتَاعِ الْعِرَاقِ ثُمَّ تَبِيْعَانِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَاْسَ الْمَالِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَكُوْنُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَاَرْبَحَا فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَكُلَّ الْجَيْشِ اَسْلَفَهٗ مِثْلَ مَا اَسْلَفَكُمَا قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِبْنَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَسْلَفَكُمَا اَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ وَاَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ مَا يَنْبَغِيْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا لَوْ نَقَصَ الْمَالُ اَوْ هَلَكَ لَضَمِنَّاهُ فَقَالَ

ترجمہ: زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبداللہ اور عبیداللہ بیٹے حضرت عمر بن خطاب کے ایک لشکر کے ساتھ نکلے جہاد کے واسطے عراق کی طرف جب لوٹے تو ابوموسیٰ اشعری کے پاس گئے جو حاکم تھے بصرے کے انہوں نے کہا مرحبا و سہلاً پھر کہا کاش میں تم کو کچھ نفع پہنچا سکتا تو پہنچاتا میرے پاس کچھ روپیہ ہے اللہ کا جس کو میں بھیجنا چاہتا ہوں حضرت عمر کے پاس تو میں وہ روپے تم کو قرض دے دیتا ہوں اس کا اسباب خرید لو عراق سے پھر مدینہ میں اس مال کو بیچ کر اصل روپیہ حضرت عمر کو دے دینا اور نفع تم لے لینا انہوں نے کہا ہم بھی یہ چاہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ایسا ہی کیا اور حضرت عمر کو لکھ بھیجا کہ ان دونوں سے اصل روپیہ وصول کر لیجئے گا۔ جب دونوں مدینہ کو آئے انہوں نے مال بیچا اور نفع حاصل کیا پھر اصل مال لے کر حضرت عمر کے پاس گئے حضرت عمر نے پوچھا کیا ابوموسیٰ نے لشکر کے سب لوگوں کو اتنا اتنا روپیہ قرض دیا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم کو امیر المومنین کا بیٹا سمجھ کر یہ روپیہ دیا ہوگا اصل روپیہ اور نفع دونوں دے دو عبداللہ تو چپ ہو رہے اور عبیداللہ نے کہا اے امیر المومنین تم کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَدِّيَاهُ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَآءِ عُمَرَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا فَقَالَ عُمَرُ جَعَلْتُهُ، قِرَاضًا فَاَخَذَ عُمَرُ رَاْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهٖ وَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ ۞

ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر مال تلف ہونا یا نقصان ہونا تو ہم ضمان دیتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں دے دو عبداللہ چپ ہو رہے عبیداللہ نے پھر جواب دیا اتنے میں ایک شخص حضرت عمرؓ کے مصاحبوں میں سے (عبدالرحمٰن بن عوف) بولا اے امیرالمومنین تم اسکو مضاربت کر دو تو بہتر ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے کیا

پھر حضرت نے اصل مال اور نصف نفع لیا اور عبداللہ اور عبیداللہ نے آدھا نفع لیا۔

۲۔ عَنْ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيِّ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا ۞

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان نے یعقوب کو مال دیا مضاربت کے طور پر تا کہ یعقوب محنت کریں اور نفع میں شریک ہوں۔

۲۔ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْقِرَاضِ (جس طرح مضاربت درست ہے اس کا بیان)

۳۔ کہا مالک نے مضاربت اس طور پر درست ہے کہ آدمی ایک شخص سے روپیہ لے اس شرط پر کہ محنت کرے گا لیکن اگر نقصان ہو تو اُس پر ضمان نہ ہوگا اور مضاربت کا خرچ سفر کی حالت میں کھانے پینے سواری کا دستور کے موافق اسی مال میں سے دیا جائیگا نہ کہ اقامت کی حالت میں۔ ۴۔ کہا مالک نے اگر مضارب رب المال کی مدد کرے یا رب المال مضارب کی دستور کے موافق بغیر شرط کے تو درست ہے۔ ۵۔ کہا مالک کے اگر رب المال مضارب سے کوئی چیز خرید لے بغیر شرط کے تو کچھ قباحت نہیں ۶۔ کہا مالک نے اگر رب المال ایک غیر شخص اور ایک اپنے غلام کو مال دے مضاربت کے طور پر اس شرط سے کہ دونوں محنت کریں درست ہے اور غلام کے حصہ کا نفع غلام کے پاس رہیگا مگر جب مولیٰ اُس سے لے لے تو مولیٰ کا ہو جائے گا۔

۳۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْقِرَاضِ (جس طور سے مضاربت درست نہیں اُس کا بیان)

۷۔ کہا مالک نے اگر ایک شخص کا قرض دوسرے پر آتا ہو پھر قرضدار یہ کہے قرضخواہ سے تو اپنا روپیہ مضاربت کے طور پر رہنے دے میرے پاس تو یہ درست نہیں بلکہ قرضخواہ کو چاہیئے کہ اپنا روپیہ وصول کر لے پھر اختیار ہے خواہ مضاربت کے طور پر دے یا اپنے پاس رکھ چھوڑے کیونکہ قبل روپیہ وصول کرنے کے اس کو مضاربت کر دینے میں ربا کا شبہ ہے گویا قرضدار نے مہلت لے قرض میں زیادتی کی۔ ۸۔ کہا مالک نے ایک شخص نے دوسرے کو روپیہ دیا مضاربت کے طور پر پھر اُس میں سے کچھ روپیہ تلف ہو گیا قبل تجارت شروع کرنے کے پھر مضارب نے جسقدر روپیہ بچا تھا اس میں تجارت کر کے نفع کمایا اب مضارب یہ چاہے کہ راس المال اُسی کو قرار دے جو بچ رہا تھا بعد نقصان کے اور جس قدر اُس سے زیادہ ہو اس کو نفع سمجھ کر آدھوں آدھ بانٹ لے تو یہ نہیں ہو سکتا بلکہ پہلے راس المال کی تکمیل کر کے جو کچھ بچے گا اُس کو شرط کے موافق تقسیم کر لیں گے ۹۔ کہا مالک نے مضاربت درست نہیں مگر چاندی اور سونے میں اور اسباب وغیرہ میں درست نہیں۔ لیکن قراض اور بیوع میں اگر فساد قلیل ہو اور فسخ اُن کا دشوار ہو تو جائز ہو جائیں گے برخلاف ربا کے کہ وہ قلیل و کثیر حرام ہے کسی طرح جائز نہیں کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے اگر تم توبہ کرو ربا سے تو تم کو اصل مال ملے گا نہ ظلم کرو نہ ظلم کئے جاؤ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۔ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ

(مضاربت میں جو شرط ہے اُس کا بیان)

۱۰۔ کہا مالک نے اگر کوئی شخص دوسرے کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دے اور یہ شرط لگائے کہ فلاں فلاں قسم کا اسباب نہ خریدنا تو اس میں کچھ قباحت نہیں۔ کہا[11] مالک نے اگر یہ شرط لگائے کہ فلاں ہی قسم کا مال خریدنا تو مکروہ ہے[ف] مگر جب وہ اسباب کثرت سے ہر فصل میں بازار میں رہتا ہو تو کچھ قباحت نہیں۔ کہا[12] مالک نے اگر رب المال مضاربت میں کچھ خاص نفع اپنے لئے مقرر کرے اگرچہ ایک درہم ہو تو درست نہیں[ف۱]۔ البتہ یہ درست ہے کہ مضارب کے واسطے آدھا یا تہائی یا پاؤ نفع ٹھہرائے اور باقی اپنے لئے

ف۱: کیونکہ شاید اس قسم کا اسباب نہ ملے۔ ف۲: شاید اس سے زیادہ نفع نہ ہو۔ کہا[13] مالک نے اگر حصہ سے زیادہ ایک درہم بھی ٹھہرائے گا تو مضاربت درست نہ ہوگی۔

۵۔ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ

(جو شرط مضاربت میں درست نہیں اُس کا بیان)

۱۴۔ کہا مالک نے رب المال کو یہ درست نہیں کہ نفع میں سے کچھ خاص اپنے لئے نکال لے نہ مضارب کو درست ہے اور مضارب کے ساتھ یہ درست نہیں کہ کسی بیع یا کرائے یا قرض یا اور کوئی احسان کی شرط ہو البتہ یہ درست ہے کہ بلا شرط ایک دوسرے کی مدد کرے موافق دستور کے اور یہ درست نہیں کہ کوئی اُن میں سے دوسرے پر زیادتی کی شرط کرے خواہ وہ زیادتی سونے یا چاندی یا طعام اور کسی قسم سے ہو اگر مضاربت میں ایسی شرطیں ہوں تو وہ اجارہ ہو جائے گا پھر اجارہ درست نہیں مگر معین معلوم اجرت کے بدلے میں اور مضارب کو درست نہیں کہ کسی کے احسان کا بدلہ مضاربت میں سے ادا کرے نہ یہ درست ہے کہ مضاربت کے مال کو تولیہ کے طور پر دے یا آپ لے۔ اگر مال میں نفع ہو تو دونوں نفع کو بانٹ لیں گے اپنی شرط کے موافق اگر نفع نہ ہو یا نقصان ہو تو مضارب پر ضمان نہ ہوگا نہ اپنے خرچ کا نہ نقصان کا بلکہ مالک کا ہوگا اور مضاربت درست ہے جب رب المال اور مضارب راضی ہو جائیں نفع کے تقسیم کرنے پر آدھوں آدھ یا دو تہائی رب المال کا اور ایک تہائی مضارب کا یا تین ربع رب المال کے ایک ربع مضارب کا یا اس سے کم زیادہ۔ کہا[15] مالک نے مضارب اگر یہ شرط کرے کہ اتنے برس تک راس المال مجھ سے واپس نہ لیا جائے یا رب المال یہ شرط کرے کہ اتنے برس تک مضارب راس المال نہ دے تو یہ درست نہیں[ف]۔ کیونکہ مضاربت میں میعاد نہیں ہو سکتی جب رب المال اپنا روپیہ مضارب کے حوالے کرے اور مضارب کو اس میں تجارت کرنا اچھا معلوم نہ ہو اگر وہ روپیہ بجنسہٖ اسی طرح موجود ہے تو رب المال اپنا روپیہ لے لے اگر مضارب ان روپوں کے بدلے میں کوئی اسباب خرید کر چکا تو رب المال اس اسباب کو نہیں لے سکتا نہ مضارب دے سکتا ہے جب تک اُس اسباب کو بیچ کر نقد روپیہ نہ کر لے۔

ف: شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست ہے۔ کہا[16] مالک نے رب المال مضارب سے یہ شرط کرے کہ زکوٰۃ اپنے نفع کے حصہ میں سے دینا تو درست نہیں نہ رب المال کو یہ شرط لگانا درست ہے کہ مضارب

www.sirat-e-mustaqeem.com

خواہ مخواہ فلانے ہی شخص سے اسباب خریدے۔ کہا مالک نے اگر رب المال مضارب پر ضمان کی شرط کرلے تو درست نہیں اس صورت میں اگر نفع ہو تو مضارب کو شرط سے زیادہ اس وجہ سے کہ اُس نے نقصان کا تاوان لیا تھا نہ ملے گا اگر مال تلف ہوا یا اُس میں نقصان ہو تو مضارب پر تاوان نہ ہوگا گو اُس نے تاوان کی شرط لگائی ہو کہا مالک نے اگر رب المال نے مضارب سے یہ شرط لگائی کہ راس المال کے بدلے میں کھجور کے درخت یا جانور خرید کرنا پھر اُس کے پھل اور بچے کو بیچا کرنا مگر جانوروں کو اور درختوں کو نہ بیچنا تو یہ درست نہیں نہ یہ مضاربت کا طریقہ ہے البتہ اگر ان درختوں یا جانوروں کو خرید کر بیچ ڈالے جیسے اور اسباب بیچتا ہے تو درست ہے۔ کہا مالک نے اگر مضارب، رب المال سے یہ شرط کرے کہ راس المال میں سے ایک غلام خرید لوں گا جو میری اعانت کرے گا تو درست ہے۔

۶۔ بَابُ الْقِرَاضِ فِي الْعُرُوضِ (اسباب میں مضاربت کا بیان)

۲۰۔ کہا مالک نے مضاربت نہیں درست ہے مگر سونے چاندی میں اور اسباب میں درست نہیں کیونکہ اسباب میں مضاربت دو طرح پر ہوگی ایک یہ کہ رب المال مضارب کو اسباب دے اور کہے اس کو بیچ کر اس کے داموں میں مضاربت کریہ درست نہیں کیونکہ اس میں رب المال کا ایک خاص فائدہ ہوا وہ یہ کہ اس کا اسباب بغیر وقت کے بک گیا دوسری شکل یہ ہے کہ رب المال مضارب کو اسباب میں دے کر یہ کہے اس اسباب کے بدلے میں اور اسباب خرید کر کے تجارت کر جب معاملہ ختم کرنا منظور ہو تو جیسا اسباب میں نے دیا ہے ویسا ہی اسباب خرید کر کے دینا جو بچ رہے وہ ہم تم بانٹ لیں گے۔ یہ بھی درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید جس وقت یہ اسباب رب المال نے مضارب کو دیا ہے گراں ہو پھر جس وقت ارزاں خریدے تو مضارب راس المال میں سے نفع کمالے گا شاید جس وقت رب المال نے دیا ہے اُس وقت ارزاں ہو پھر معاملہ ختم ہوتے وقت گراں ہو جائے تو مضارب کا اصل اور نفع سب اُس کی خرید میں صرف ہو جائے اور مضارب کی کوشش اور محنت برباد ہو جائے اُس پر بھی اگر کوئی اس طرح مضاربت کرے تو پہلے مضارب کو اس اسباب کے بیچنے کے دستور کے موافق اُجرت دلا کر جس روز سے راس المال نقد ہوا ہے مضاربت قائم کریں گے پھر معاملہ ختم ہوتے وقت بھی اسی قدر نقد کو راس المال سمجھیں۔

۷۔ بَابُ الْكِرَاءِ فِي الْقِرَاضِ (مضاربت کے مال میں کرایہ کا بیان)

۲۱۔ کہا مالک نے اگر مضارب اسباب خرید کر کے ایک شہر میں لے گیا وہاں نہ بکا اور نقصان سمجھ کر دوسرے شہر کو لے گیا وہاں پر نقصان سے بکا اور راس المال سب کرایہ پر صرف ہو گیا بلکہ اور کچھ کرایہ باقی رہ گیا تو مضارب اس کو اپنی ذات سے ادا کرے رب المال سے نہیں لے سکتا۔

۸۔ بَابُ التَّعَدِّي فِي الْقِرَاضِ (مضاربت میں قصور کرنے کا بیان)

۲۲۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت کر کے نفع کمایا پھر اصل مال یا نفع میں سے لونڈی خرید کر اس سے وطی کی اور وہ حاملہ ہو گئی اب مال میں نقصان ہوا تو مضارب کے ذاتی مال میں سے اس لونڈی کی قیمت لے کر نقصان کو پورا کریں گے جو کچھ بچ رہے گا وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شرط کے موافق مضارب اور رب المال کا ہوگا اگر اُس سے بھی نقصان پورا نہ ہو تو لونڈی کو بیچ کر نقصان پورا کریں گے۔

۲۳۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے یہ قصور کیا کہ اسباب خریدنے میں اپنی طرف سے خواہ مخواہ اسکی قیمت بڑھا دی تو رب المال کو اختیار ہے چاہے اُس اسباب کو رہنے دے اور جس قدر مضارب نے راس المال سے زیادہ دیا ہے وہ ادا کر دے چاہے مضارب کا شریک ہو جائے اُس مال میں۔ کہا[۲۴] مالک نے اگر مضارب نے مالِ مضاربت کسی اور کو مضاربت کے طور پر دیا بغیر رب المال کے پوچھے ہوئے تو وہ مال کا ضامن ہو جائے گا اگر اس میں نقصان ہو تو مضارب اپنی ذات سے ادا کرے گا اگر نفع ہو تو رب المال اپنا راس المال اور نفع شرط کے موافق لے لے گا بعد اس کے جو بچ رہے گا اس میں مضارب اور مضارب کا مضارب شریک ہوں گے

کہا[۲۵] مالک نے اگر مضارب مالِ مضاربت میں سلف کر کے کوئی اسباب اپنے لئے خریدے اگر اس میں نفع ہوگا تو مضارب اور رب المال شرط کے موافق اس میں شریک ہوں گے اگر نقصان ہوگا تو مضارب کو نقصان کا ضمان دینا ہوگا کہا[۲۶] مالک نے اگر مضارب نے مالِ مضاربت میں سلف کر کے اپنے لئے کوئی اسباب خریدا تو رب المال کو اختیار ہے خواہ اُس مال میں شریک ہو جائے یا اس مال کو چھوڑ دے اور اپنا راس المال مضارب سے پھیر لے اسی طرح جو مضارب قصور کرے تو رب المال کو اپنا مال پھیر لینے کا اختیار ہے۔

۹۔ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ

(مضارب مالِ مضاربت میں سے کتنا خرچ کر سکتا ہے)

۲۷۔ کہا مالک نے اگر مالِ مضاربت بہت ہو خرچہ اُٹھا سکتا ہو تو مضارب کو درست ہے کہ سفر کی حالت میں اپنا کھانا کپڑا موافق دستور کے اسی مال میں سے کرے یا کسی شخص کو محنت مزدوری کے لئے نوکر رکھے جب اکیلے اُس سے محنت نہ ہو سکتی ہو اور بعض کام ایسے ہیں جن کو مضارب خود نہیں کر سکتا جیسے قرضداروں سے تقاضا کرنا اسباب کی باندھا بُوندھی اور اس کو اُٹھا کر لے چلنا البتہ جب تک مضارب اپنے شہر میں رہے تو مضاربت کے مال میں سے کھانا کپڑا نہ کرے۔ کہا[۲۸] مالک نے اگر مضارب سفر میں اپنا ذاتی مال بھی لے کر گیا تو سفر کا خرچ حصہ رسد دونوں مال پر ڈالے۔

۱۰۔ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ

(مضارب کو مالِ مضاربت میں کونسا خرچ کرنا جائز نہیں)

۲۹۔ کہا مالک نے مضارب کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ مضاربت کے مال میں سے کچھ ہبہ کرے یا کسی فقیر کو دے یا کسی احسان کا بدلہ ادا کرے اگر اور لوگ بھی اپنا کھانا لے کر آئے تو مضارب بھی اپنا کھانا لا کر اُن میں شریک ہو سکتا ہے جب کہ دیدہ و دانستہ ضرورت سے زیادہ نہ لائے اگر ایسا کرے گا تو رب المال سے اجازت لینا ضروری ہے اگر رب المال نے اجازت نہ دی تو جسقدر زیادہ اس نے صرف کیا ہے اس کو مجرا کر دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۱۔ بَابُ الدَّيْنِ فِي الْقِرَاضِ (مضارب قرض پر مال بیچے تو کیا حکم ہے)

۳۰۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت کے بدلے میں ایک اسباب خریدا پھر اس اسباب کو قرض بیچا نفع پر ابھی قرض وصول نہیں ہوا تھا کہ مضارب مرگیا تو مضارب کے وارثوں کو اختیار ہوگا چاہے اُس قرض کو وصول کرکے مضارب کے قائم مقام ہوجائیں چاہے اس قرض کا مقابلہ رب المال سے کروا کر آپ الگ ہوجائیں اس صورت میں ان کو کچھ نہ ملے گا۔ اگر وارثوں نے تقاضا کرکے اس قرض کو وصول کیا تو اپنا نفع اور خرچ مضارب کی مانند اُس میں سے لیں گے یہ جب ہے کہ وارث معتبر ہوں اگر ان کا اعتبار نہ ہو تو ایک معتبر شخص کو مقرر کرکے قرضہ اور نفع وصول کروا دیں جب وصول ہوجائے تو وہ مضارب کے مثل ہوں گے۔

۳۱۔ کہا مالک نے اگر رب المال نے مضارب سے یہ شرط کرلی کہ قرض نہ بیچنا اگر قرض بیچو گے تو تم ضامن ہوگے پھر مضارب نے قرض بیچا تو وہ ضامن ہے۔

۱۲۔ بَابُ الْبِضَاعَةِ فِي الْقِرَاضِ (مضاربت میں بضاعۃ کا بیان)

ف: بضاعۃ میں ایک کا روپیہ ہوتا ہے ایک کی محنت مگر محنت کرنے والا نفع میں شریک نہیں ہوتا۔ صرف اُس کو محنت کی اُجرت ملتی ہے۔

۳۲۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے رب المال سے کچھ قرض لیا، یا رب المال نے مضارب سے لیا یا رب المال نے مضارب کو کچھ مال بضاعۃ کے طور پر دیا کہ اس کو بیچ لاؤ یا کچھ روپیہ دیا کہ اس کا مال خرید کر لاؤ اگر یہ معاملے صرف محبت کی وجہ سے ہوں یا خفیف ہونے کے سبب سے مضاربت کے معاملے کو اُس میں کچھ دخل نہ ہو یعنے اگر مضاربت کا معاملہ نہ ہوتا جب بھی یہ کام ایک دوسرے کا کر دیتا تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں اہلِ علم اس سے منع کرتے ہیں۔

۱۳۔ بَابُ السَّلَفِ فِي الْقِرَاضِ (مضاربت میں قرض کا بیان)

۳۳۔ کہا مالک نے ایک شخص کا قرض دوسرے پر آتا ہو قرضخواہ مقروض سے یہ کہے تو میرا روپیہ اپنے پاس رہنے دے مضاربت کے طور پر تو یہ درست نہیں البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ قرضخواہ اپنا قرضہ وصول کرکے پھر چاہے تو مضاربت کے طور پر دے یا نہ دے۔

مالک نے اگر مضارب رب المال سے یہ کہے میرے پاس سب روپیہ مضاربت کا جمع ہے مگر تو اس روپے کو مجھے قرض دے دے تو یہ درست نہیں بلکہ مالک کو چاہیئے کہ روپیہ اپنا لے کر پھر چاہے قرض دے۔

۱۴۔ بَابُ الْمُحَاسَبَةِ فِي الْقِرَاضِ (مضاربت میں حساب کا بیان)

۳۴۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت کرکے نفع کمایا پھر رب المال کی غیر حاضری میں یہ چاہے کہ نفع میں سے اپنا حصہ لے لے تو درست نہیں جب تک کہ رب المال موجود نہ ہو اگر لے لے گا تو وہ اس کا ضامن رہے گا۔

۳۵۔ کہا مالک نے مضارب اور رب المال کو درست نہیں کہ نفع کا حساب لگائیں اور مال موجود نہ ہو بلکہ مال سامنے لانا چاہیئے پہلے رب المال اپنا راس المال لے لے پھر نفع کو شرط کے موافق تقسیم کرلیں۔

۳۶۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے کوئی اسباب خریدا اور مضارب کے قرضخواہوں نے اس کو پکڑ کر کہا کہ اس مال کو بیچ کر جتنا حصہ نفع میں تیرا ہے وہ ہم لے لیں گے اور رب المال وہاں موجود نہیں تو یہ نہیں ہوسکتا بلکہ رب المال

www.sirat-e-mustaqeem.com

جب موجود ہو تو وہ اپنا راس المال لے کر پھر نفع کو تقسیم کر دے۔ کہا[۳۷] مالک نے اگر مضارب نے تجارت کر کے نفع کمایا پھر راس المال جدا کر کے نفع کو گواہوں کے سامنے تقسیم کیا تو یہ درست نہیں اگر کچھ لے بھی لے تو پھیر دے جب رب المال آئے تو وہ اپنا راس المال لے کر باقی تقسیم کر دے۔ کہا[۳۸] مالک نے اگر مضارب نے تجارت کر کے نفع کمایا پھر رب المال کے نفع کا حصہ لے کر آیا اور کہا کہ یہ تیرا حصہ ہے نفع کا اور میں نے بھی اسی قدر لے لیا اور راس المال تیرا میرے پاس موجود ہے تو یہ درست نہیں بلکہ کل مال اور اصل اور نفع مالک کے سامنے لے کر آئے پھر اس کو اختیار ہے اپنا راس المال لے کر رکھ چھوڑے یا پھر مضارب کے حوالے کرے۔

۱۵۔ بَابُ جَامِعِ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاضِ (مضاربت کے مختلف مسائل کا بیان)

۳۹۔ کہا مالک نے اگر مضارب نے اسباب خریدا اور رب المال نے کہا اس کو بیچ ڈال مضارب نے کہا ابھی اس کا بیچنا مناسب نہیں ہے تو اور تجارت پیشہ سے جو اس امر میں مہارت رکھتے ہوں پوچھیں گے اگر وہ بیچنے کی رائے دیں گے تو بیع کر ڈالیں گے ورنہ انتظار کریں گے۔ کہا[۴۰] مالک نے اگر مضارب نے مالِ مضاربت میں تجارت شروع کی پھر رب المال نے اپنا مال مانگا اس نے کہا میرے پاس پورا مال موجود ہے جب وہ لینے گیا تو مضارب نے کہا کچھ مال میرے پاس تلف ہو گیا پہلے میں نے اسواسطے کہہ دیا تھا کہ تو اپنے مال کو میرے پاس رہنے دے تو مضارب کے اس قول کا اعتبار نہ ہوگا مگر جب وہ دلیل قائم کرے۔

کہا[۴۱] مالک نے اسی طرح اگر مضارب بولا میں نے اتنا نفع کمایا ہے جب مالک نے مال اور نفع طلب کیا تو کہنے لگا نفع نہیں ہوا اس کی بات کا اعتبار نہ ہوگا جب تک دلیل نہ لائے۔ کہا[۴۲] مالک نے اگر مضارب نے نفع کمایا پھر رب المال کہنے لگا کہ دو حصے نفع کے میرے لئے ٹھہرے تھے اور ایک حصہ تیرے لئے اور مضارب نے کہا میرے لئے دو حصے ٹھہرے تھے اور ایک حصہ تیرے لئے تو مضارب کا قول قسم سے قبول ہوگا مگر جب دستور کے خلاف ہو تو رواج کے موافق حکم ہوگا۔ کہا[۴۳] مالک نے زید نے عمرو کو سو دینار مضاربت کے طور پر دئے عمرو نے اس کے عوض میں اسباب خریدا جب بائع کو دینے لگا تو معلوم ہوا وہ سو دینار چوری گئے اب رب المال کہتا ہے تو اس اسباب کو بیچ اگر اس میں نفع ہو تو میرا ہے اور جو نقصان ہو تجھ پر ہے کیونکہ تو نے میرا مال تلف کیا مضارب کہتا ہے تو اپنے پاس سے اس اسباب کی قیمت دے کیونکہ میں نے اس کو تیرے مال کے بدلے میں خریدا ہے تو مضارب کو حکم ہوگا اس اسباب کی قیمت بائع کو ادا کرے اور رب المال سے کہا جائے گا اگر تیرا جی چاہے تو سو دینار مضارب کو پھر دیدے تاکہ مضاربت بحال رہے نہیں تو اس اسباب سے تجھ کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اگر رب المال نے سو دینار پھر دے دئے تو مضاربت اپنے حال پر قائم رہے گی ورنہ وہ اسباب مضارب کا ہو جائے گا۔ کہا[۴۴] مالک نے جب رب المال اور مضارب الگ ہو جائیں (یعنے معاملہ مضاربت ختم ہو جائے) لیکن مضارب کے پاس مال مضاربت میں سے کوئی پھٹی پرانی مشک یا پھٹا پرانا کپڑا وغیرہ رہ جائے اگر وہ شے کم قیمت حقیر ہے تو مضارب ہی کی ہو جائے گی اس کے پھیرنے کا حکم نہ ہوگا اگر وہ شے قیمت دار ہو جیسے کوئی جانور یا اونٹ یا عمدہ کپڑا یمن کا تو اس کا پھیرنا ضروری ہے مگر جب رب المال سے معاف کرا لے۔

ف: اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک تھوڑی بہت جو چیز ہو اس کا پھیرنا یا معاف کرا لینا ضروری ہے۔ (زرقانی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

الحمد للہ کتاب المضاربت پوری ہوئی اور اس کتاب کے پورے ہونے سے تین ربع موطا شریف کے پورے ہوئے اب ایک ربع اور باقی ہے اللہ جل جلالہٗ اپنے فضل سے اُس کے اِتمام کی بھی توفیق دے اور اس کے سبب سے جمیع مسلمانوں کو ہدایت اور استقامت بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے۔

تَمَّ الرُّبُعُ الثَّالِثُ مِنَ الْمُوَطَّا

وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ

اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں

ف: مساقاۃ اس کو کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے درختوں کو دوسرے کے حوالے کرے تاکہ وہ ان کو پرورش کرے جب پھل نکلیں تو اسکو بھی ایک حصہ اس میں سے ملے سب ائمہ اس کے جواز کے قائل ہیں مگر ابوحنیفہؒ نے ناجائز رکھا ہے۔

۱- بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُسَاقَاةِ (مساقات کا بیان)

۱- عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُوْدِ خَيْبَرَ يَوْمَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ اُقِرُّكُمْ عَلٰى مَآ اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلٰى اَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ فَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے یہودیوں سے جس دن خیبر فتح ہوا جو تم کو اللہ نے دیا ہے اس پر میں تمہیں برقرار رکھوں گا اس شرط سے کہ جتنے پھل یہاں پیدا ہوتے ہیں وہ ہم میں تم میں مشترک ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجتے تھے وہ درختوں کو دیکھ کر ان کے پھلوں کا اندازہ کرتے تھے اگر تم چاہو تو تم ان پھلوں کو لے لو (اور جو اندازہ ہوا ہے اس کا آدھا ہم کو دے دو (ہم تم کو اس انداز کے آدھے پھل دیں گے) یہود خود پھل لے لیا کرتے۔

ف: اور جو اندازہ ہو جاتا اس کا نصف مسلمانوں کو ادا کرتے۔ اس حدیث سے مساقاۃ کا جواز ثابت ہوا کیونکہ جب مسلمانوں نے خیبر کو فتح کیا تو وہ درخت مسلمانوں کے ملک ہو گئے انہوں نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کریں اور آدھے پھل خود لیا کریں آدھے ہم کو دیا کریں۔

۲- عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ يَهُوْدِ خَيْبَرَ قَالَ فَجَمَعُوْا لَهٗ حُلِيًّا مِّنْ حُلِيِّ نِسَآئِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا لَكَ وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِي الْقَسْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَمِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِيْ عَلٰى اَنْ اَحِيْفَ عَلَيْكُمْ فَاَمَّا مَا عَرَضْتُمْ مِّنَ الرِّشْوَةِ

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجتے تھے خیبر کی طرف وہ پھلوں کا اور میووں کا اندازہ کر دیتے تھے ایک بار یہودیوں نے اپنی عورتوں کا زیور جمع کیا اور عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے یہ لے مگر ہمارے محصول میں کمی کر دو۔ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اے یہود خدا کی ساری مخلوق میں میں تم کو زیادہ برا سمجھتا ہوں اس پر بھی میں نہیں چاہتا کہ تم پر ظلم کروں اور جو تم مجھے رشوت دیتے ہو وہ حرام ہے اس کو ہم لوگ نہیں کھاتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِنَّمَا هِيَ سُحْتٌ وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا فَقَالُوا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ ۔ اس وقت یہودی کہنے لگے اس وجہ سے اب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ف۲

ف۱: کیونکہ تم نے خدا کے پیغمبروں کو قتل کیا اللہ جل جلالہٗ پر جھوٹ باندھا۔ ف۲: مسلمانوں کی نیک نیتی اور خدا ترسی کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ انہیں لوگوں کی وجہ سے دنیا قائم ہے ورنہ خدا کا عذاب اُترتا قیامت آجاتی۔ کہا مالک نے جب کسی شخص نے مساقات کے طور پر کھجور کا باغ لیا اور اس باغ میں خالی زمین بھی موجود ہے تو اُس شخص نے خالی زمین میں اور کچھ بویا وہ اُسی کا ہوگا اگر زمین کا مالک یہ شرط لگائے کہ خالی زمین میں بوؤں گا تو درست نہیں اسواسطے کہ عامل کو اُس زراعت میں بھی پانی دینا پڑے گا اور یہ زیادتی ہے عقد پر البتہ اگر وہ زراعت دونوں میں مشترک ہو تو کچھ قباحت نہیں جب محنت اور تخم اور زمین کا درست کرنا عامل پر ہو اور دوسرے شخص کی صرف زمین ہو اگر عامل نے زمین کے مالک سے یہ شرط لگائی کہ تخم تم دینا تو درست نہیں بلکہ مساقاۃ صرف اسی طور سے درست ہے کہ محنت وغیرہ سب عامل پر ہو۔ کہا مالک نے اگر ایک چشمہ پانی کا دو آدمیوں کا مشترک ہو پھر اُس کا پانی بند ہو جائے اب ایک شریک اس کی درستی کے لئے دام خرچ کرنے کو موجود ہو اور دوسرا انکار کرے تو جو شخص دام خرچ کرکے اس کو درست کرے وہ سارا پانی لیا کرے جب تک اپنے شریک سے آدھا خرچ وصول نہ کرلے۔ کہا مالک نے اگر اور محنت سب باغ کے مالک کی ہو مگر عامل ہاتھ سے کچھ مشقت کیا کرے تو وہ مزدور سمجھا جائے گا بعوض ایک حصے کے پھلوں میں سے یہ درست نہیں کیونکہ اُجرت مجہول ہے۔ کہا مالک نے جو شخص قراض یا مساقات کرے اس کو یہ نہیں پہنچتا کہ کچھ مال یا درخت اس میں سے مستثنیٰ کرلے کہ ان کے پھل میں لوں کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ کہا مالک نے باغ کا مالک عامل پر ان امور کی شرط کرسکتا ہے۔ باغ کا سوار درست رکھنا یعنے اس کی حد بندی قائم رکھنا پانی کے چشمے صاف رکھنا۔ تہالی درختوں کی صاف رکھنا۔ درختوں کو صاف رکھنا، اُن کی کانٹ چھانٹ کرنا کھجور درخت پر سے کاٹنا اور جو اس کے مشابہ کام ہیں یہ اختیار رہے کہ عامل کے واسطے آدھے پھل مقرر کرے یا کم وزیادہ بشرطیکہ دونوں رضامند ہو جائیں زمین کے مالک کو یہ درست نہیں کہ عامل پر کسی نئی چیز کے بنانے کی شرط کرے جیسے باؤلی یا کنواں کھودنے کی یا چشمہ جاری کرنے کی یا اور درخت لگانے کی جس کی جڑیں عامل لے کر آئے یا حوض بنانے کی اس خیال سے کہ باغ کی آمدنی زیادہ ہو جائے۔ کہا مالک نے اس کی مثال یہ ہے گویا باغ کے مالک نے کسی سے کہا تو میرے لئے ایک گھر بنا دے یا کنواں کھود دے یا چشمہ درست کرا دے یا اور کوئی کام اس کے بدلے میں۔ میں تجھے اپنے باغ کے پھلوں میں سے آدھا حصہ دُوں گا حالانکہ وہ پھل درست نہیں ہوئے نہ اُن کی بہتری کا حال معلوم ہے یہ درست نہیں اسلئے کہ یہ بیع ہے پھلوں کے قبل اُن کی بہتری معلوم ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہا مالک نے اگر پھل اچھے طور سے نکل آئے ہوں اور اُن کی بہتری کا یقین ہو گیا ہو پھر کوئی شخص اُن پھلوں کے بدلے میں ان کاموں میں سے کوئی کام کرائے تو کچھ قباحت نہیں ہے۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک مساقاۃ ہر قسم کے میوہ دار درختوں میں درست ہے جیسے انگور اور کھجور اور زیتون اور انار اور زرد آلو وغیرہ میں اس شرط سے کہ رب المال آدھے پھل لے یا کم وبیش باقی عامل لے۔ کہا مالک نے اگر کھیت کا مالک اُس کی خدمت سے عاجز ہو کر کسی سے مساقاۃ کرے تو درست ہے جب کہ کھیتی پھوٹ آئی ہو اور نکل چکی ہو کہا مالک نے جن درختوں میں مساقاۃ درست ہے اگر اُن میں پھل لگ چکے ہوں اس طرح کہ ان کی بہتری کا یقین ہو گیا ہو اور اُن کی بیع درست ہو گئی ہو تو اب ان میں مساقات درست نہیں البتہ سال آئندہ کے واسطے درست ہے لیکن اگر ان پھلوں کی بہتری کا یقین نہ ہو اور بیع کے قابل نہ ہوئے تو ان میں مساقات درست ہے۔ کہا مالک نے خالی زمین کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

مساقات کے طور پر دینا درست نہیں بلکہ کرایہ کو دینا درست ہے اور جو شخص اپنی خالی زمین کسی کو دے اسواسطے کہ زراعت کرے اور ثلث یا ربع اُس میں سے زمین کے عوض میں ٹھہرائے تو یہ درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں کھیت اُگتا ہے یا نہیں پیک کم ہوتی ہے یا زیادہ ف۔ بلکہ اس کی مثال یہ ہے ایک شخص کسی کو سفر میں ساتھ چلنے کے لئے نوکر رکھے پھر کہنے لگے میں اس سفر میں جو نفع کماؤں اس کا دسواں حصہ تو لے تو یہ درست نہیں۔ ف: اسی کو مزارعت کہتے ہیں یہ معاملہ اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے۔ مخابرہ اہل مدینہ کی زبان میں مزارعت کو کہتے ہیں کہا مالک نے کسی شخص کو درست نہیں کہ اپنے تئیں یا اپنی زمین یا اپنی کشتی کرایہ پر دے مگر اجرت معین معلوم کے بدلے میں۔ ف: اور ایک طائفہ تابعین کا مذہب یہ ہے کہ کشتی یا جانور یا زمین کو کرایہ پر دے سکتا ہے ایک حصے پر اُس نفع کے جو کرایہ لینے والے کو اللہ جل جلالہٗ دے۔ (زرقانی) کہا[۱۱] مالک نے کھجور کے درختوں میں مساقاۃ درست ہوئی اور خالی زمین پر درست نہیں ہوئی کیونکہ خالی زمین والا اپنی زمین کو کرایہ پر دے سکتا ہے اور کھجور والا اپنے پھلوں کو نہیں بیچ سکتا جب تک کہ اُس کی بہتری کا یقین نہ ہو۔ کہا[۱۲] مالک نے مساقات دو تین یا چار برس تک یا اس سے کم یا زیادہ درست ہے کھجور کے درختوں میں اور جو اس کی مانند ہو۔ ف: مساقاۃ کی مدت معین ہونا چاہیے۔ بعض علماء کے نزدیک اور ابوثور کے نزدیک جب مدت معین نہ ہو تو ایک سال تک رہے گی اور ظاہریہ کے نزدیک اگر مدت معین نہ ہو تب بھی مساقات درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے مساقات کی تھی اور کوئی مدت معین نہیں کی تھی۔ اس صورت میں مالک کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے مساقات فسخ کرے کہا[۱۳] مالک نے مساقات میں زمین کا مالک عامل ہے جو کچھ ٹھہرا ہے اُس سے زیادہ نہیں لے سکتا۔ سونا یا چاندی یا اناج یا اور کوئی چیز اسی طرح عامل مالک سے زیادہ کچھ نہیں لے سکتا۔ کہا[۱۴] مالک نے مضاربت کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر مضاربت یا مساقات میں شرط سے زیادہ کچھ بھرے گا تو وہ اجارہ ہوگا اور ایسا اجارہ درست نہیں جس میں دھوکا ہو کہا[۱۵] مالک نے اگر کوئی ایسی زمین کی مساقات کرے جس میں درخت بھی ہوں انگور کے یا کھجور کے اور خالی زمین بھی ہو تو اگر خالی زمین ثلث یا ثلث سے کم ہو تو مساقات درست ہے اور اگر خالی زمین زیادہ ہو اور درخت ثلث یا ثلث سے کم میں ہوں تو ایسی زمین کا کرایہ دینا درست ہے مگر مساقات درست نہیں کیونکہ لوگوں کا یہ دستور ہے کہ زمین میں مساقات کیا کرتے ہیں اور اُس میں تھوڑی سی زمین خالی بھی رہتی ہے یا کرایہ دیتے ہیں اور تھوڑی سی زمین میں درخت بھی رہتے ہیں یا جس مصحف یا تلوار میں چاندی لگی ہو اُس کو چاندی کے بدلے میں بیچنے میں یا ہار یا انگوٹھی کو جس میں سونا بھی ہو سونے کے بدلے میں بیچتے ہیں اور ہمیشہ سے لوگ اس قسم کی خرید و فروخت کرتے چلے آئے اور اس کی کوئی حد نہیں مقرر کی کہ اسقدر سونا یا چاندی ہو تو حلال ہے اور اس سے زیادہ ہو تو حرام ہے مگر ہمارے نزدیک لوگوں کے عمل درآمد کے موافق یہ حکم ٹھہرا ہے کہ جب مصحف یا تلوار یا انگوٹھی میں سونا چاندی ثلث قیمت کے برابر ہو یا اس سے کم تو اس کی بیع چاندی یا سونے کے بدلے میں درست ہے ورنہ درست نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۔ بَابُ الشَّرْطِ فِي الرَّقِيقِ فِي الْمُسَاقَاةِ

(غلاموں کی خدمت کی شرط کرنا مساقات میں)

۱۷۔ کہا مالک نے اگر عامل زمین کے مالک سے یہ شرط کرلے کہ کام کاج کے واسطے جو غلام پہلے مقرر تھے وہ میرے پاس بھی مقرر رکھنا تو اس میں کچھ قباحت نہیں۔ کیونکہ اس میں عامل کی کچھ منفعت نہیں ہے صرف اتنا فائدہ ہے کہ اُن کے ہونے سے عامل کو محنت کم پڑے گی اگر وہ نہ ہوتے تو محنت زیادہ پڑتی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک مساقات اُن درختوں میں ہو کہ جن میں پانی چشموں سے آتا ہے اور ایک مساقات اُن درختوں میں ہو کہ جہاں پانی بھر کر اونٹ پر لانا پڑتا ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتیں اسلئے کہ ایک میں محنت زیادہ ہے اور دوسرے میں کم۔ کہا[۱۸] مالک نے عامل کو یہ نہیں پہنچتا کہ اُن غلاموں سے اور کوئی کام لے یا مالک سے اُس کی شرط کرے۔ کہا[۱۹] مالک نے عامل کو یہ درست نہیں کہ مالک سے ان غلاموں کی شرط کرلے جو پہلے سے باغ میں مقرر نہ تھے۔ کہا[۲۰] مالک نے زمین کے مالک کو یہ درست نہیں کہ جو غلام پہلے سے باغ میں مقرر تھے اُن میں سے کسی غلام کے نکال لینے کی شرط مقرر کرے بلکہ اگر کسی غلام کو نکالنا چاہے تو مساقات کے اوّل نکال لے اسی طرح اگر کسی کو شریک کرنا چاہے تو مساقات کے اول شریک کرلے بعد اُس کے مساقات کرے کہا[۲۱] مالک نے اگر باغ کے غلاموں میں سے کوئی مرجائے یا غائب ہو جائے تو باغ کے مالک کو دوسرا غلام اُس کی جگہ پہ دینا پڑے گا۔

پوری ہوئی کتاب مُسَاقَاۃ کی

كِتَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

زمین کو کرایہ پر دینے کے بیان میں

ف: زمین کو کرایہ پر دینا چاندی یا سونے کے بدلے میں بالاتفاق درست ہے مگر پیداوار کے ایک حصے پر کرایہ دینا جس کو مزارعت اور مخابرت کہتے ہیں مختلف فیہ ہے۔ ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور احمد اور اسحٰق اور ابویوسف اور محمد اور اہلحدیث کے نزدیک درست ہے۔

۱۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قَالَ حَنْظَلَةُ فَسَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ۔

ترجمہ: رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھیتوں کے کرایہ دینے سے حنظلہ نے کہا میں نے رافع سے پوچھا اگر سونے یا چاندی کے بدلے میں کرایہ کو دے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَالِكَ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے ابن شہاب نے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے یا چاندی کے بدلے میں درست ہے کہا ہاں کچھ قباحت نہیں۔

۳۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتَ الْحَدِيثَ الَّذِي يُذْكَرُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ أَكْثَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَلَوْ كَانَتْ لِي مَزْرَعَةٌ أَكْرَيْتُهَا ۔

ترجمہ: ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ کھیتوں کا کرایہ دینا کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں سونے یا چاندی کے بدلے میں۔ ابن شہاب نے کہا کیا تم کو رافع بن خدیج کی حدیث نہیں پہنچی؟ سالم نے کہا رافع نے زیادتی کی اگر میرے پاس زمین مزروعہ ہوتی تو میں اس کو کرایہ دیتا۔

ف: کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے۔

۴۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَكَارَى أَرْضًا فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدَيْهِ بِكِرَاءٍ حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُهُ فَمَا كُنْتُ أُرَاهَا إِلَّا لَنَا مِنْ طُولِ مَا مَكَثَتْ فِي يَدَيْهِ حَتّٰى ذَكَرَهَا لَنَا عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَمَرَنَا بِقَضَاءِ شَيْءٍ كَانَ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِرَائِهَا ذَهَبٌ أَوْ وَرِقٌ ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک زمین کرایہ کو لی ہمیشہ ان کے پاس رہی مرتے دم تک ان کے بیٹے نے کہا ہم اس کو اپنی ملک سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ مدت تک ہمارے پاس رہی جب عبدالرحمٰن مرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ وہ کرایہ کی ہے اور حکم کیا کرایہ ادا کرنے کا جو ان پر باقی تھا سونے یا چاندی کی قسم سے۔

۵۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے چاندی یا سونے کے بدلے میں۔

امام مالک سے سوال ہوا کوئی شخص اپنی زمین کرایہ پر دے اس شرط سے کہ جب اس میں کھجور یا گیہوں یا اور کوئی چیز پیدا ہوگی تو اسقدر لوں گا مثلاً سو صاع مالک نے اس کو مکروہ جانا۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب شفعے کے بیان میں

ف: شفعہ کہتے ہیں اس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہے زمین یا مکان کے بکنے کے وقت مثلاً ایک مکان یا باغ چار آدمیوں میں مشترک تھا اب ایک شخص نے ان میں سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتھ بیچا تو باقی شریکوں کو شفعے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر وہ چاہیں تو مشتری کو اتنے دام جتنے کو اس نے خریدا ہے دے کر جبراً وہ حصہ لے لیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ مَا يَقَعُ فِيْهِ الشُّفْعَةُ (جس چیز میں شفعہ ثابت ہو اُس کا بیان)

۱۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ بَيْنَهُمْ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب اور ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا اُس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو شریکوں میں جب تقسیم ہو جائے اور حدیں قائم ہو جائیں پھر اس میں شفعہ نہیں۔

۲۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔

ف: احمد اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اُن کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے اور ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے۔

۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الشُّفْعَةِ هَلْ فِيْهَا مِنْ سُنَّةٍ قَالَ نَعَمِ الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ وَلَا تَكُوْنُ اِلَّا بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ شفعے میں کیا حکم ہے انہوں نے کہا شفعہ مکان میں اور زمین میں ہوتا ہے اور شفعے کا استحقاق صرف شریک کو ہوتا ہے۔

۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار نے بھی ایسا ہی کہا۔

۵۔ کہا مالک نے اگر ایک شخص نے مشترک زمین کا ایک حصہ کسی جانور یا غلام کے بدلے میں خریدا اب دوسرا شریک مشتری سے شفعے کا مدعی ہوا لیکن وہ جانور یا غلام تلف ہو گیا اور اس کی قیمت معلوم نہیں مشتری کہتا ہے اس کی قیمت سو دینار تھی اور شفیع کہتا ہے پچاس دینار تھی تو مشتری سے قسم لیں گے اس امر پر کہ اس جانور یا غلام کی قیمت سو دینار تھی بعد اس کے شفیع کو اختیار ہوگا چاہے سو دینار دے کر زمین کے اس حصے کو لے لے چاہے چھوڑ دے البتہ اگر شفیع گواہ لائے اس امر پر کہ اس جانور یا غلام کی قیمت پچاس دینار تھی تو اس کا قول معتبر ہوگا۔ کہا مالک نے جس شخص نے اپنے مشترک گھر یا مشترک زمین کا ایک حصہ کسی کو ہبہ کیا۔ موہوب لہٗ نے واہب کو اس کے بدلے میں کچھ نقد دیا یا کچھ چیز دی تو اور شریک موہوب لہٗ کو اسی قدر نقد یا اُس چیز کی قیمت دے کر شفعہ لے لیں گے۔ کہا مالک نے اگر کسی شخص نے اپنا حصہ مشترک زمین یا مشترک گھر میں ہبہ کیا لیکن موہوب لہٗ نے اس کا بدلہ نہیں دیا تو شفیع کو شفعہ کا استحقاق نہ ہوگا جب موہوب لہٗ بدلہ دے گا تو شفیع موہوب لہٗ کو اس بدلہ کی قیمت دے کر شفعہ لے لے گا۔ کہا مالک نے جس شخص نے ایک حصہ مشترک زمین میں سے وعدے پر خریدا اب شریک نے شفعے کا دعویٰ کیا اگر وہ مالدار ہے تو اسی قیمت پر اتنے ہی وعدے پر لے لے گا اگر اس پر بھروسہ نہ ہو وعدے پر دام ادا کرنے کا تو جب وہ ایک معتبر شخص کی ضمانت داخل کرے جو مشتری کے برابر ہو تو شفعہ لے لے گا۔ کہا مالک نے اگر بیع کے وقت شفیع غائب ہو تو اس کا شفعہ باطل نہ ہوگا اگرچہ کتنی ہی مدت گذر جائے۔ کہا مالک نے زید مر گیا اور ایک زمین چھوڑ گیا عمرو اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

بکر اس کے بیٹے اس زمین کے وارث ہوئے اب عمرو سالم و ناصر دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا عمرو کے حصے کی زمین سالم و ناصر میں مشترک ہوئی سالم نے اپنا حصہ بیچ ڈالا تو شفعے کا دعویٰ ناصر کو پہنچے گا نہ کہ بکر کو کہا مالک نے اگر کئی شریکوں کو شفعے کا استحقاق ہو تو ہر ایک ان میں سے اپنے حصے کے موافق مبیع[1] میں سے لیں گے اگر ایک شخص نے مشترک حصہ خرید کیا اور سب شریکوں نے شفعے کا دعویٰ چھوڑ دیا مگر ایک شریک نے مشتری سے یہ کہا کہ میں اپنے حصے کے موافق تیری زمین سے شفعہ لوں گا۔ مشتری یہ کہے یا تو تو پوری زمین جسقدر میں نے خریدی ہے سب لے لے یا شفعے کا دعویٰ چھوڑے تو شفیع کو لازم ہوگا یا تو پورا حصہ مشتری سے لے لے یا شفعے کا دعویٰ چھوڑ دے۔ کہا[12] مالک نے ایک شخص زمین کو خرید کر اس میں درخت لگا دے یا کنواں کھود دے پھر ایک شخص اس زمین کے شفعے کا دعویٰ کرتا ہوا آئے تو اس کو شفعہ نہ ملے گا جب تک کہ مشتری کے کنوئیں اور درختوں کی بھی قیمت نہ دے۔ کہا[13] مالک نے جس شخص نے مشترک گھر یا زمین میں سے اپنا حصہ بیچا جب بائع کو معلوم ہوا کہ شفیع اپنا شفعہ لے تو اس نے بیع کو فسخ کر ڈالا اس صورت میں شفیع کا شفعہ ساقط نہ ہوگا بلکہ اسقدر دام دے کر جتنے کو وہ حصہ بکا تھا اس حصے کو لے گا۔ کہا[14] مالک نے اگر ایک شخص نے ایک حصہ مشترک گھر یا زمین کا اور ایک جانور اور کچھ اسباب ایک ہی عقد میں خرید کیا پھر شفیع نے اپنا حصہ یا شفعہ اس زمین یا گھر میں مانگا مشتری کہنے لگا جتنی چیزیں میں نے خریدی ہیں تو ان سب کو لے لے کیونکہ میں نے ان سب کو ایک عقد میں خریدا ہے تو شفیع زمین یا گھر میں اپنا شفعہ لے گا اس طرح پر کہ ان سب چیزوں کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگائیں گے اور پھر ثمن کو ہر ایک قیمت پر حصہ رسد تقسیم کریں گے جو حصہ ثمن کا زمین یا مکان کی قیمت پر آئے اس قدر شفیع کو دے کر وہ حصہ زمین یا مکان کا لے لے گا اور یہ ضروری نہیں کہ اس جانور اور اسباب کو بھی لے لے البتہ اگر اپنی خوشی سے لے تو مضائقہ نہیں۔ کہا[15] مالک نے جس شخص نے مشترک زمین میں سے ایک حصہ خرید کیا اور سب شفعیوں نے شفعے کا دعویٰ چھوڑ دیا مگر ایک شفیع نے شفعہ طلب کیا تو اس شفیع کو چاہئے کہ پورا حصہ مشتری کا لے لے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنے حصے کے موافق اس میں سے لے لے۔ کہا[16] مالک نے اگر ایک گھر میں چند آدمی شریک ہوں اور ایک آدمی ان میں سے اپنا حصہ بیچے سب شرکاء کی غیبت میں مگر ایک شریک کی موجودگی میں اب جو شریک موجود ہے اس سے کہا جائے تو شفعہ لیتا ہے یا نہیں لیتا وہ کہے بالفعل میں اپنے حصے کے موافق لے لیتا ہوں بعد اسکے جب میرے شریک آئیں گے وہ اپنے حصوں کو خرید کریں گے تو بہتر نہیں تو میں کل شفعہ لے لوں گا تو یہ نہیں ہو سکتا بلکہ جو شریک موجود ہے اس سے صاف کہہ دیا جائے گا یا تو شفعہ کل لے لے یا چھوڑ دے اگر وہ لے لے گا تو بہتر نہیں تو اس کا شفعہ ساقط ہو جائے گا۔

۲۔ باب مَا لَا يَقَعُ فِيهِ الشُّفْعَةُ (جن چیزوں میں شفعہ نہیں ہے اُن کا بیان)

۱۷۔ عَنْ : اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فِیْ فَحْلِ النَّخْلِ ۞

ترجمہ: حضرت عثمانؓ نے کہا جب زمین میں حدیں پڑ جائیں تو اس میں شفعہ نہ ہوگا اور نہیں شفعہ ہے کنوئیں میں اور نہ کھجور کے نر درخت میں۔

ف: عرب میں ہر ایک شخص کے کھجور کے درخت علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے اور نر درخت ایک ہوتا جس میں سب شریک

[1] اور ابو حنیفہ کے نزدیک سب شریک بیع میں سے برابر لیں گے۔ حصے کی کمی بیشی کی طرف خیال نہ ہوگا ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوتے تھے ہر ایک اس کا گاہا بھا لیتا اور اپنے مادہ درختوں میں شریک کیا کرتا ان میں سے اگر کوئی شخص اپنے درختوں کو بیچے تو اور درخت والوں کو شفعہ نہ ہوگا اس وجہ سے کہ نر درخت میں شریک ہیں۔ کہا[18] مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔ کہا[19] مالک نے راستے میں شفعہ نہیں ہے خواہ وہ تقسیم کے لائق ہو یا نہ ہو۔ کہا[20] مالک نے اسی طرح جب ایک مکان کی کوٹھڑیاں تقسیم ہو جائیں پھر اس کے آنگن میں شفعہ نہ ہوگا خواہ وہ تقسیم کے لائق ہو یا نہ ہو۔ کہا[21] مالک نے اگر مشتری نے خیار کی شرط سے زمین کے ایک حصے کو خریدا تو شفیع کو شفعے کا حق نہ ہوگا جب تک کہ مشتری کا خیار پورا نہ ہو اور وہ اس کو قطعی طور پر نہ لے۔ کہا[22] مالک نے اگر ایک شخص نے زمین خریدی اور مدت تک اس پر قابض رہا بعد اس کے ایک شخص نے اس زمین میں اپنا حق ثابت کیا تو اس کو شفعہ ملے گا اور جو کچھ زمین میں منفعت ہوئی ہے وہ مشتری کی ہوگی جس تاریخ تک اس کا حق ثابت ہوا ہے کیونکہ وہ مشتری اس زمین کا ضامن تھا اگر وہ تلف ہو جاتی یا اس کے درخت تلف ہو جاتے۔ اگر بہت مدت گذر گئی یا گواہ مر گئے یا بائع اور مشتری مر گئے یا وہ زندہ ہیں مگر بیع کو بھول گئے بہت مدت گذرنے کی وجہ سے اس صورت میں اس شخص کو اس کا حق تو ملے گا مگر شفعے کا دعوی نہ پہنچے گا۔ اگر زمانہ بہت نہیں گذرا ہے اور اس شخص کو معلوم ہوا کہ بائع نے قصداً شفعہ باطل کرنے کے واسطے بیع کو چھپایا ہے تو اصل زمین کی قیمت اور جو اس میں زیادہ ہو گیا ہے اس کی قیمت وہ شخص ادا کر کے شفعہ لے لے گا۔ کہا[23] مالک نے جیسے زندہ کے مال میں شفعہ ہے ویسے میت کے مال میں بھی شفعہ ہے البتہ اگر میت کے وارث اس کے مال کو تقسیم کر لیں پھر بیچیں تو اس میں شفعہ نہ ہوگا۔ کہا[24] مالک نے ہمارے نزدیک غلام اور لونڈی اور اونٹ اور گائے اور بکری اور جانور اور کپڑے میں شفعہ نہیں ہے نہ اس کنوئیں میں جس کے متعلق زمین نہیں ہے کیونکہ شفعہ اس زمین میں ہوتا ہے جو تقسیم کے قابل ہے اور اس میں حدود ہوتے ہیں زمین کی قسم سے جو چیز ایسی نہیں ہے اس میں شفعہ بھی نہیں ہے۔

کہا[25] مالک نے اگر کسی شخص نے ایسی زمین خریدی جس میں لوگوں کو حق شفعہ پہنچتا ہے تو چاہئے کہ شفیعوں کو حاکم کے پاس لے جائے یا شفعہ لیں یا چھوڑ دیں اگر مشتری شفیعوں کو حاکم کے پاس نہیں لے گیا لیکن ان کو خریدنے کی خبر ہو گئی تھی اور انہوں نے مدت شفعہ کا دعوی نہ کیا بعد اس کے دعوی کیا تو مسموع نہ ہوگا۔

پوری ہوئی کتاب شفعے کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

کتاب حکموں کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْقَضَاءِ بِالْحَقِّ

(سچے حکم کرنے کا بیان)

۱۔ عَنْ: اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ ۞

ترجمہ: ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی بشر ہوں ف۱ اور تم میرے پاس لڑتے جھگڑتے آتے ہو شاید تم میں سے کوئی باتیں بنا کر اپنے دعوے کو ثابت کرے پھر میں اسکے موافق فیصلہ کروں اس کے کہنے پر ف۲ تو جس شخص کو میں اُس کے بھائی کا حق دلا دوں وہ نہ لے کیونکہ میں ایک انگارہ آگ کا اس کو دلاتا ہوں ف۳۔

ف۱: یعنے جیسے اور لوگوں کو غیب کا حال معلوم نہیں ظاہر پر حکم کرتے ہیں ویسا ہی مجھ کو ہر ایک بات غیب کی معلوم نہیں اس حدیث سے رَد ہو گیا اُن لوگوں کا جو سمجھتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تھی (زرقانی) ف۲: اس کو سچا سمجھ کر اور درحقیقت وہ جھوٹا ہو۔ ف۳: یعنے میرے حکم دینے کی وجہ سے یہ نہ سمجھے کہ غیر کا حق اُڑا لینا درست ہو گیا بلکہ اگر وہ جھوٹا ہے تو فیصلہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ سے ڈرے اور اپنے بھائی کا مال یا حق نہ دبائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کی قضاۃ ظاہر میں نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطن میں۔ یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ کا مگر ابوحنیفہ کے نزدیک معاملات میں جیسے نکاح اور بیع اور شرا اور طلاق میں قاضی کا حکم باطن میں بھی نافذ ہو جاتا ہے مثلاً ایک عورت نے جھوٹ موٹ گواہ قائم کر دئے نکاح پر اور قاضی نے نکاح کا حکم کر دیا تو مرد کو اس عورت سے جماع درست ہو جائے گا یا عورت نے جھوٹ موٹ طلاق کے اُوپر گواہ قائم کر دئے اور قاضی نے طلاق کا حکم کر دیا تو اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست ہو جائے گا۔ یہ قول ابوحنیفہ کا احادیث صحیحہ کے برخلاف ہے۔

۲۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَّيَهُوْدِيٌّ فَرَاٰى عُمَرُ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان لڑتے ہوئے آئے حضرت عمر کو یہودی کی طرف

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ اِنَّا نَجِدُ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ ؕ

حق معلوم ہوا انہوں نے اس کے موافق فیصلہ کیا پھر یہودی بولا قسم خدا کی تم نے سچا فیصلہ کیا حضرت عمر نے اس کو دُرّے سے مارا اور کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا یہودی نے کہا ہماری کتابوں میں لکھا ہے جو حاکم سچا فیصلہ کرتا ہے اس کے داہنے ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں ایک فرشتہ دونوں اس کو مضبوط کرتے ہیں اور سیدھی راہ بتلاتے ہیں جب تک کہ وہ حاکم حق پر جما رہتا ہے جب حق چھوڑ دیتا ہے وہ فرشتے بھی اس کو چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

ف: اس واسطے کہ حضرت عمرؓ کو خوشامد بُری معلوم ہوئی کیونکہ انہوں نے خدا کے واسطے فیصلہ کیا نہ یہ کہ لوگ تعریف کریں۔

ف: یہودی کو معلوم تھا کہ حق کس طرف ہے کیونکہ وہ صاحبِ مقدمہ تھا پھر یہ کہنا حضرت عمر کا کہ تجھے کیونکر معلوم ہوا ذہن نشین نہیں ہوتا مگر ایک روایت میں ہے کہ یہودی نے یہ کہا قسم خدا کی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تمہاری زبان پر بات کرتے ہیں اور تمہارے داہنے بائیں ہیں حضرت عمرؓ نے اُسے دُرّے سے مارا اور کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا اس صورت میں یہ سوال صحیح ہوگا۔

۲۔ بَابُ الشَّهَادَاتِ (گواہیوں کا بیان)

۳۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا اَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا ؕ

ترجمہ: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دُوں میں تم کو سب سے بہتر گواہ کی جو گواہی دیتا ہے قبل اس کے کہ پوچھا جائے اُس سے۔

ف: یعنے حقوق اللہ میں جیسے طلاق عتاق وقف میں یا جب مدعی سچا ہو اور اس کو گواہ نہ ملتا ہو اور کسی شخص کو اس کے حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جا کر حاکم کے پاس گواہی دے تاکہ اُس کا حق تلف نہ ہو اس قسم کی گواہی ثواب ہے اور یہ حدیث اُس حدیث کے مخالف نہیں کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دیں گے قبل پوچھے جانے کے کیونکہ اُس حدیث میں مُراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہو یعنے قسم کھائیں گے قبل قسم لینے کے۔ بعضوں نے اس حدیث کے معنے یہ کئے ہیں کہ بمجرد پوچھے جانے کے گواہی دیں گے اور یہ جو کہا قبل پوچھے جانے کے گواہی دیں گے مبالغہ اور مجاز کے طور پر ہے۔

۴۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَقَدْ جِئْتُكَ لِاَمْرٍ مَّا لَهٗ رَاْسٌ وَّلَا ذَنَبٌ قَالَ عُمَرُ وَمَا هُوَ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ ظَهَرَتْ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص عراق کا رہنے والا حضرت عمر کے پاس آیا اور بولا میں تمہارے پاس اُس کام کو آیا ہوں جس کا سر پیر کچھ نہیں۔ حضرت عمر نے کہا کیا ہے اُس نے کہا جھوٹی گواہیاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِأَرْضِنَا فَقَالَ عُمَرُ أَوَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْسَرُ رَجُلٌ فِي الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ الْعُدُوْلِ ؕ

ہمارے ملک میں بہت پھیل گئی ہیں۔ حضرت عمر نے کہا سچ اُس نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا اب کوئی شخص مسلمان قید نہ کیا جائے گا بغیر معتبر گواہوں کے۔

ف: یعنے بہت کثرت سے ہے۔

۵۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَّلَا ظَنِيْنٍ ؕ

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے کہا نہیں درست ہے گواہی دشمن کی اور متہم[1] کی۔

۳۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ

(جس کو حد قذف[2] پڑی ہو اُس کی گواہی کا بیان)

۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّغَيْرِهٖ اَنَّهُمْ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٍ جُلِدَ الْحَدَّ اَ يَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ فَقَالُوْا نَعَمْ اِذَا ظَهَرَتْ مِنْهُ التَّوْبَةُ ؕ

ترجمہ: سلیمان بن یسار وغیرہ سے سوال کہ ایک شخص کو حدِ قذف پڑی پھر اس کی گواہی درست ہے انہوں نے کہا ہاں جب وہ توبہ کرے اور اس کی توبہ کی سچائی اس کے اعمال سے معلوم ہو جائے۔

۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ؕ

ترجمہ: ابن شہاب سے بھی یہی سوال ہوا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۸۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا جو لوگ تہمت لگاتے ہیں نیک بخت بیبیوں کو پھر چار گواہ نہیں لاتے اُن کو اسّی کوڑے مارو پھر کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو وہی گنہگار ہیں مگر جو لوگ توبہ کریں بعد اسکے اور نیک ہو جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس جو شخص حدِ قذف لگایا جائے پھر توبہ کرے اور نیک ہو جائے اُس کی گواہی درست ہے۔ ف: یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک محدود فی القذف کی شہادت کبھی درست نہیں ہے اگرچہ توبہ بھی کرلے۔

۴۔ بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

(ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنے کا بیان)

ف: یعنے جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی مدعی سے قسم لے کر ایک گواہ اور ایک قسم پر مدعی کا حق ثابت کر

---

[1] جس کو تہمت لگے فسق و فجور کی ۱۲ [2] قذف کہتے ہیں کسی کو تہمت لگانا زنا کی۔ جب کوئی شخص مسلمان مرد یا عورت کو جو زنا سے پاک ہو تہمت زنا کی لگائے اور چار گواہوں سے زنا ثابت نہ کر سکے تو اس کو حد قذف یعنی اسّی کوڑے پڑتے ہیں اور پھر اس شخص کی گواہی کسی مقدمے میں قبول نہیں ہوتی ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

دے اور قسم اسکی قائم مقام دوسرے گواہ کے ہوگی یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ دو گواہ نہ ہوں لیکن متعدد روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاہد اور قسم پر فیصلہ کیا۔

۹۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ ؕ

ترجمہ: امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

۱۰۔ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَامِلٌ عَلَى الْكُوْفَةِ اَنِ اقْضِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ ؕ

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز نے لکھا عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو اور وہ عامل تھے کوفہ کے کہ ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا کر۔

۱۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا هَلْ يُقْضٰى مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَا نَعَمْ ؕ

ترجمہ: ام سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا درست ہے انہوں نے کہا ہاں۔

۱۲۔ کہا مالک نے جب مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو اس کی گواہی لے کر مدعی کو قسم دیں گے اگر وہ قسم کھالے گا تو بری ہوجائیگا اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعی کا دعوٰی اس پر ثابت ہوجائے گا۔ کہا[13] مالک نے ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کرنا صرف اموال کے دعوے میں ہوگا اور حدود اور نکاح اور طلاق اور عتاق اور سرقہ اور قذف میں ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور جس شخص نے عتاق کو اموال کے دعوے میں داخل کیا اس نے غلطی کی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو غلام جب ایک گواہ لاتا اس امر پر کہ مولے نے اس کو آزاد کر دیا ہے تو چاہیئے تھا کہ غلام سے حلف لے کر اس کو آزاد کر دیتے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ جب غلام اپنی آزادی پر ایک گواہ لائے تو اس کے مولیٰ سے حلف لیں گے۔ اگر حلف کرلے گا تو آزادی ثابت نہ ہوگی۔ کہا[14] مالک نے اسیطرح اگر عورت ایک گواہ لائے اس امر پر کہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی تو خاوند سے قسم لیں گے اگر وہ قسم کھائے اس امر پر کہ میں نے طلاق نہیں دی تو طلاق ثابت نہ ہوگی۔ کہا[15] مالک نے اگر طلاق اور عتاق میں جب ایک گواہ ہو تو خاوند اور مولیٰ پر قسم لازم آئے گی کیونکہ عتاق ایک حدِ شرعی ہے جس میں عورتوں کی گواہی درست نہیں اس لئے کہ غلام جب آزاد ہوجاتا ہے تو اس کی حرمت ثابت ہوجاتی ہے اور اس کی حدیں اوروں پر پڑتی ہیں اور اوروں کی حدیں اس پر پڑتی ہیں اگر وہ زنا کرے اور محصن ہو تو رجم کیا جائے گا اگر اس کو کوئی مار ڈالے تو قاتل بھی مارا جائے گا اور اسکے وارثوں کو میراث کا استحقاق حاصل ہوگا۔ اگر کوئی حجت کرنے والا یہ کہے کہ مولا جب غلام کو آزاد کر دے پھر ایک شخص اپنا قرضہ مولا سے مانگنے آئے اور ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے اپنا قرضہ ثابت کرے تو مولا پر قرضہ ثابت ہوجائیگا اگر مولا کے پاس سوائے اُس غلام کے کوئی مال نہ ہوگا تو اُس غلام کی آزادی فسخ کر ڈالیں گے اس سے یہ بات نکالی کہ عورتوں کی گواہی عتاق میں درست ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ عورتوں کی گواہی قرضے کے اثبات میں معتبر ہوئی نہ کہ عتاق میں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے پھر اس کا قرضخواہ ایک گواہ اور ایک قسم سے اپنا قرضہ مولا پر ثابت کر دے اور اسکی وجہ سے آزادی فسخ کی جائے یا مولیٰ پر قرضے کا دعوٰی کرے اور گواہ نہ رکھتا ہو تو مولا سے قسم لی جائے اور وہ انکار کرے تو مدعی

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے قسم لے کر اس کا قرضہ ثابت کر دیا جائے اور آزادی فسخ کی جائے اسیطرح ایک شخص نکاح کرے لونڈی سے پھر لونڈی کا مولا خاوند سے کہنے لگے کہ تو نے اور فلاں شخص نے مل کر میری اس لونڈی کو اتنے دینار میں خرید کیا ہے اور خاوند انکار کرے تو مولا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ لائے اپنے قول پر اس صورت میں بیع ثابت ہو جائے گی اور وہ لونڈی خاوند پر حرام ہو جائیگی ف اور نکاح فسخ ہو جائے گا حالانکہ طلاق میں عورتوں کی گواہی درست نہیں۔

ف: کیونکہ وہ لونڈی مشترک ہو گئی دو شخصوں میں۔

۱۶۔ کہا مالک نے اسی طرح اگر ایک شخص قذف کرے ایک شخص کو پھر ایک مرد یا دو عورتیں گواہی دیں کہ جس شخص کو قذف کیا ہے وہ غلام ہے تو قاذف کے ذمہ سے حد ساقط ہو جائے گی حالانکہ قذف میں شہادت عورتوں کی درست نہیں۔ کہا[1] مالک نے یہ بھی اس کی مثال ہے کہ دو عورتیں گواہی دیں بچے کے رونے پر تو اس بچے کے لئے میراث ثابت ہو جائے گی اور جو بچہ مر گیا ہوگا تو اسکے وارثوں کو میراث ملے گی حالانکہ ان دو عورتوں کے ساتھ نہ کوئی مرد ہے نہ قسم ہے اور کبھی میراث کا مال کثیر ہوتا ہے۔ جیسے سونا چاندی زمین باغ، غلام وغیرہ اگر یہی دو عورتیں ایک درم پر یا اس سے کم پر بھی گواہی دیں تو اُن کی گواہی سے کچھ ثابت نہ ہوگا۔ جب تک کہ اُن کے ساتھ ایک مرد یا ایک قسم نہ ہو۔ کہا[2] مالک نے بعضے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک قسم اور ایک گواہ سے حق ثابت نہیں ہوتا بہ سبب قول اللہ تعالیٰ کے فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ الآیۃ تو حجت اُن لوگوں پر یہ ہے کہ آیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا ایک شخص پر مال کا کیا نہیں حلف لیا جاتا مدعی علیہ سے تو اگر حلف کرتا ہے باطل ہو جاتا ہے اس سے یہ حق اگر نکول کرتا ہے پھر حلف دلاتے ہیں صاحب حق کو تو یہ امر ایسا ہے کہ نہیں ہے اختلاف اس میں کسی کا لوگوں میں سے اور نہ کسی شہر میں شہروں میں سے تو کس دلیل سے نکالا ہے اس کو اور کس کتاب اللہ میں پایا ہے اس مسئلے کو تو جب اس امر کو اقرار کرے تو ضرور ہی اقرار کرے یمین مع الشاہد کا اگرچہ نہیں ہے یہ کتاب اللہ میں مگر حدیث میں تو موجود ہے آدمی کو چاہیئے کہ ٹھیک راستہ پہچانے اور دلیل کا موقع دیکھے اس صورت میں اگر خدا چاہے گا تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔

۳۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِیْمَنْ هَلَكَ وَلَهٗ دَیْنٌ وَّعَلَیْهِ دَیْنٌ لَّهٗ فِیْهِ شَاهِدٌ وَّاحِدٌ

(ایک شخص مر جائے اور اُس کا قرض لوگوں پر ہو جس کا ایک گواہ ہو اور لوگوں کا قرض اُس پر ہو جس کا ایک گواہ ہو تو کس طرح فیصلہ کرنا چاہیئے)

۱۹۔ کہا مالک نے اگر ایک شخص مر جائے اور وہ لوگوں کا قرضدار ہو جس کا ایک گواہ ہو اور اس کا بھی قرض ایک پر آتا ہو اُس کا بھی ایک گواہ ہو اور اس کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو قرضخواہ قسم کھا کر اپنا قرضہ وصول کریں اگر کچھ بچ رہے گا تو وہ وارثوں کو نہ ملے گا کیونکہ انہوں نے قسم نہ کھا کر اپنا حق آپ چھوڑ دیا مگر جب وارث یہ کہیں کہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ قرض میں سے کچھ بچ رہے گا اسی واسطے ہم نے قسم نہیں کھائی اور حاکم کو معلوم ہو جائے کہ وارثوں نے اسی واسطے قسم نہ کھائی تھی تو اس صورت

---

[1] اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن میں سے چاہو گواہ بنا لو تا کہ اگر ایک (عورت) بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے۔ (البقرہ: ۲۸۲)

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں وارث قسم کھا کر جو کچھ مال بچ رہا ہے اس کو لے سکتے ہیں۔

(۶) بَابُ الْقَضَاءِ فِي الدَّعْوٰى (دعوے کے فیصلے کا بیان)

۲۰ عَنْ جَمِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْضُرُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ فَاِذَا جَاءَهُ الرَّجُلُ يَدَّعِي عَلَى الرَّجُلِ حَقًّا نَظَرَ فَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا مُخَالَطَةٌ اَوْ مُلَابَسَةٌ اَحْلَفَ الَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَلِّفْهُ

ترجمہ: جمیل بن عبدالرحمٰن عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا کرتے تھے۔ جب وہ فیصلہ کرتے تھے لوگوں کا جو شخص کسی پر دعوے کرے گو مدعی اور مدعا علیہ میں یکجائی اور تعلق اور ارتباط معلوم ہوتا تو مدعا علیہ سے حلف لیتے ورنہ حلف نہ لیتے۔

ف: عمر بن عبدالعزیز اور اکثر علمائے مدینہ کا مذہب یہی ہے کہ جب مدعی علیہ مدعی سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو نہ جان پہچان نہ معاملہ نہ اتحاد تو مدعی علیہ سے حلف لینا ضروری نہیں لیکن جمہور علماء اور ائمہ ثلاثہ اس کے برخلاف ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ جب مدعی علیہ منکر ہو اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔ زرقانی نے کہا مالک نے یہ مذہب اسواسطے اختیار کیا کہ اگر مدعی علیہ سے عموماً حلف لیا جائے تو ہر شخص ذلت دینے کے خیال سے شریف اور بھلے آدمیوں سے حلف لیا کرے گا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جو شخص دعوٰی کرے دوسرے پر تو دیکھا جائے گا اگر مدعی کو مدعی علیہ سے ملاپ اور تعلق معلوم ہوگا تو مدعی علیہ سے حلف لیں اگر حلف کرے گا تو مدعی کا دعوٰی باطل ہوگا اگر انکار کرے تو پھر مدعی سے حلف لیں گے اگر وہ حلف کر لے تو اپنا حق لے لے گا۔

۷۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ (لڑکوں کی گواہی کا بیان)

۲۱ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقْضِي بِشَهَادَةِ الصِّبْيَانِ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الزبیر لڑکوں کی گواہی پر حکم کرتے تھے ان کے آپس کی مار پیٹ کے۔

۲۲ کہا مالک نے لڑکے لڑکر ایک دوسرے کو زخمی کریں تو ان کی گواہی درست ہے لیکن لڑکوں کی گواہی اور مقدمات میں درست نہیں ہے یہ بھی جب درست ہے کہ لڑ لڑا کر جدا نہ ہو گئے ہوں مکر نہ کیا ہو اگر جدا جدا چلے گئے ہوں تو پھر ان کی گواہی درست نہیں ہے مگر جب عادل لوگوں کو اپنی شہادت پر شاہد کر گئے ہوں۔

ف: ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک لڑکوں کی گواہی کسی مقدمے میں درست نہیں ہے۔

۸۔ بَابُ الْحِنْثِ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان)

۲۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِي اٰثِمًا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص میرے منبر پر جھوٹی قسم کھائے اس نے اپنا ٹھکانا بنا لیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ النَّارِ ۔ جہنم میں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تغلیظ قسم کی مسجد یا مکان سے درست ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

۲۵۔ عَنْ: اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ قَالُوْا وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔

ترجمہ: ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا حق اڑا لے جھوٹی قسم کھا کر تو اللہ جنت کو اُس پر حرام کرے گا اور جہنم اس کے لئے ضروری کرے گا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ حق تھوڑا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی تین بار فرمایا۔

ف: مبالغہ اور زجر (دھمکی) کے واسطے یعنے قلیل کثیر میں فرق نہیں حقوق العباد تھوڑے ہوں یا بہت ان کا معاف ہونا دشوار ہے اور قید مسلمانوں کی اتفاقی ہے۔ کافر کا مال بھی ناحق اڑا لینا یہی حکم رکھتا ہے۔ اگر کسی سے ایسا ہو جائے تو وہ مال ادا کر کے پھر استغفار کرے۔

۹۔ بَابُ جَامِعِ مَا جَآءَ فِی الْيَمِيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

(منبر پر قسم کھانے کا بیان)

۲۶۔ عَنْ: اَبِیْ غَطْفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ الْمُزَنِیِّ يَقُوْلُ اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيْعٍ فِیْ دَارٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِیْ فَقَالَ مَرْوَانُ لَا وَاللّٰهِ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ وَّيَاْبٰى اَنْ يَّحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَجَعَلَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ يَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: ابی غطفان (سعد) بن طریف سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور عبداللہ بن مطیع نے جھگڑا کیا ایک گھر میں جو دونوں میں مشترک تھا تو لے گئے مقدمہ مروان بن حکم کے پاس وہ اُن دنوں میں حاکم تھا مدینہ کا مروان نے فیصلہ کیا اس بات پر کہ زید بن ثابت قسم کھائیں منبر شریف پر زید نے کہا میں اپنی جگہ پر قسم کھاؤں گا۔ مروان نے کہا نہیں وہیں قسم کھاؤ جہاں لوگوں کے قضیے چکتے ہیں (منبر شریف پر) تو زید بن ثابت قسم کھاتے تھے میں سچا ہوں لیکن منبر پر قسم کھانے سے انکار کرتے تھے اور مروان کو تعجب ہوتا تھا۔

۲۷۔ کہا مالک نے رُبع دینار یعنے تین درم سے کم میں منبر پر حلف نہ لیا جائے گا۔

ف: اور شافعی کے نزدیک بیس ۲۰ دینار سے کم میں حلف منبر پر نہ لیا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الرَّهْنِ

(کتاب رہن کے بیان میں یعنے گروی رکھنے کے بیان میں)

۱-بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنْ غَلْقِ الرَّهْنِ (رہن کا روکنا درست نہیں ہے)

ف: گروی لینے والے کو مرتہن اور رکھنے والے کو راہن اور اُس شے کو رہن اور مرہون بولتے ہیں۔

۱-عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکی جائے گی رہن۔

۲-کہا مالک نے اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص سَو روپے کا مال پچھتر روپے میں گروی رکھے اور یہ کہدے کہ اگر اتنی مدت تک میں نہ چھڑاؤں تو یہ مال تیرا ہو جائے گا یہ درست نہیں ہے اگر ایسا کہے بھی تو جب راہن زر رہن ادا کرے مرتہن کو وہ مال دینا پڑے گا اور شرط لغو ہو جائے گی۔

۳-بَابُ الْقَضَاءِ فِي رَهْنِ الثَّمَرِ وَالْحَيَوَانِ

(پھلوں اور جانوروں کے رہن کا بیان)

۳-کہا مالک نے جو شخص باغ رہن کرے ایک میعاد معین پر تو جو پھل اس باغ میں رہن سے پہلے نکل چکے تھے وہ رہن نہ ہوں گے مگر جس صورت میں مرتہن نے شرط کر لی ہو تو وہ پھل بھی رہن رہیں گے اور جو کوئی شخص حاملہ لونڈی کو رہن رکھے یا بعد رہن کے وہ حاملہ ہو جائے تو اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ رہن رہے گا یہی فرق ہے پھل اور بچے میں اس واسطے کہ پھل بیع میں بھی داخل نہیں ہوتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھجور کے درخت بیچے تو پھل بائع کو ملیں گے مگر جب مشتری شرط کرلے۔

۴-کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے اگر کوئی لونڈی یا جانور بیچے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری اس کی شرط لگائے یا نہ لگائے تو کھجور کا درخت جانور کی مانند نہیں۔ نہ پھل کھجور کے بچے کے مانند ہیں۔

۵-کہا مالک نے یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ آدمی درخت کے پھلوں کو رہن کر سکتا ہے بغیر تنوں کے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ پیٹ کے بچے کو رہن کرے بغیر اس کی ماں کے آدمی ہو یا جانور۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الرَّهْنِ مِنَ الْحَيَوَانِ

(جانور کو رہن رکھنے کا بیان)

۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ شے مرہون اگر ایسی ہو جس کا تلف ہونا معلوم ہو جائے جیسے زمین اور گھر اور جانور تو اس صورت میں شے مرہون کے تلف ہونے سے مرتہن کا کچھ حق کم نہ ہوگا بلکہ راہن کا نقصان ہوگا اور جو شے مرہون ایسی ہو جس کا تلف ہونا صرف مرتہن کے کہنے سے معلوم ہو (جیسے سونا چاندی وغیرہ) تو مرتہن اسکی قیمت کا ضامن ہوگا (جس صورت میں گواہ نہ رکھتا ہو اس کے تلف ہونے کا) اب اگر راہن اور مرتہن زر رہن میں اختلاف کریں تو مرتہن سے کہا جائے گا تو خلفاً شے مرہون کے اوصاف اور زر رہن کو بیان کر جب وہ بیان کرے گا تو نگاہ والے لوگ اُس شے کی قیمت مرتہن نے جو اوصاف بیان کئے ہیں ان کے لحاظ سے لگائیں گے اگر قیمت زر رہن سے زیادہ ہو تو رہن جسقدر زیادہ ہے مرتہن سے وصول کرے گا اگر قیمت زر رہن سے کم ہو تو راہن سے حلف لینگے اگر وہ حلف کرلے گا تو جس قدر مرتہن نے زر رہن قیمت سے زیادہ بیان کیا ہے وہ اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور جو حلف سے انکار کرے تو اسقدر مرتہن کو ادا کرے گا اگر مرتہن نے کہا میں شے مرہون کی قیمت نہیں جانتا تو راہن سے شے مرہون کے اوصاف پر حلف لے کر اس کے بیان پر فیصلہ کریں گے جب کہ وہ کوئی امر خلاف واقعہ بیان نہ کرے۔ کہا مالک نے یہ جب ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس ہو اور اُس نے دوسرے کے پاس نہ رکھوائی ہو (ورنہ مرتہن پر ضمان نہ ہوگا اگرچہ وہ گواہ نہ لاسکے) زرقانی

۴۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الرَّهْنِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

(دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنے کا بیان)

۸۔ کہا مالک نے اگر ایک شے دو آدمیوں کے پاس رہن ہو ایک مرتہن اپنے دَین کا تقاضا کرے اور شے مرہون کو بیچنا چاہے اور ایک مرتہن راہن کو مہلت دے اگر شے مرہون ایسی ہے کہ اس کے نصف بیچ ڈالنے سے دوسرے مرتہن کا نقصان نہیں ہوتا تو آدھی بیچ کر ایک مرتہن کا دَین ادا کر دیں گے اور جو نقصان ہوتا ہے تو کل شے مرہون کو بیچ کر جو مرتہن تقاضا کرتا ہے اس کو نصف دے دیں گے اور جس مرتہن نے مہلت دی ہے وہ اگر خوشی سے چاہے تو نصف ثمن کو راہن کے حوالہ کر دے نہیں تو حلف کرے میں نے اس واسطے مہلت دی تھی کہ شے مرہون اپنے حال پر میرے پاس رہے پھر اس کا حق اسی وقت ادا کر دیا جائے۔ کہا مالک نے اگر غلام کو رہن رکھے تو غلام کا مال راہن لے لے گا مگر جب مرتہن شرط کرلے کہ اس کا مال بھی اس کے ساتھ رہن رہے۔

۵۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي جَامِعِ الرُّهُونِ (رہن کے مختلف مسائل کا بیان)

۱۰۔ کہا مالک نے ایک شخص نے اسباب رہن رکھا وہ مرتہن کے پاس تلف ہو گیا لیکن راہن اور مرتہن کو زر رہن کی مقدار میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اختلاف نہیں ہے البتہ شے مرہون کی قیمت میں اختلاف ہے راہن کہتا ہے اس کی قیمت بیس۲۰ دینار ہے اور مرتہن کہتا ہے اس کی قیمت دس۱۰ دینار تھی اور زر رہن بیس۲۰ دینار ہے اور مرتہن سے کہا جائے گا کہ شے مرہون کے اوصاف بیان کرجب وہ بیان کرے تو اس سے حلف لے کر نگاہ والوں سے ایسی شے کی قیمت دریافت کریں اگر وہ قیمت زر رہن سے زیادہ ہو تو مرتہن سے کہا جائے گا جس قدر زیادہ ہے وہ راہن کو دے اگر قیمت کم ہے تو مرتہن جس قدر کم ہے راہن سے لے لے اگر برابر ہے تو خیر قصہ چکا نہ یہ کچھ دے نہ وہ کچھ دے کہا۱۱ مالک نے اگر شے مرہون موجود ہو لیکن راہن زر رہن دس۱۰ دینار بیان کرے اور مرتہن بیس۲۰ دینار تو مرتہن۱ حلف اٹھائے اگر شے مرہون کی بیس۲۰ دینار قیمت ہو تو اسی شے مرہون کو اپنے دین کے بدلے میں لے لے البتہ اگر راہن بیس۲۰ دینار ادا کر کے اپنی شے لینا چاہے تو لے سکتا ہے۔ اگر اس شے مرہون کی قیمت بیس۲۰ دینار سے کم ہو تو مرتہن سے حلف لے پھر راہن کو اختیار ہے یا بیس دینار دے کر اپنی شے لے لے یا خود بھی حلف اٹھائے کہ میں نے اتنے پر رہن کی تھی اگر حلف اٹھائے تو جسقدر شے مرہون کی قیمت سے مرتہن نے دین زیادہ بیان کیا ہے وہ اس کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا ورنہ دینا پڑے گا۔ کہا۱۲ مالک نے اگر وہ شے مرہون سے تلف ہو گئی اب اختلاف ہوا زر رہن کی مقدار اور شے مرہون کی قیمت میں مرتہن نے کہا زر رہن بیس۲۰ دینار تھا اور شے مرہون کی قیمت دس دینار تھی اور راہن نے کہا زر رہن دس۱۰ دینار تھا اور شے مرہون کی قیمت بیس۲۰ دینار تھی تو مرتہن سے کہیں گے شے مرہون کے اوصاف بیان کرجب وہ بیان کرے تو اس سے حلف لے کر نگاہ والوں سے قیمت کا اندازہ کرائیں اگر قیمت بیس۲۰ دینار سے زیادہ (مثلاً تیس دینار ہو) تو مرتہن سے حلف لے کر جس قدر قیمت زیادہ ہے (مثلاً دس۱۰ دینار) راہن کو دلا دیں گے اگر قیمت بیس۲۰ سے کم ہو (مثلاً پندرہ دینار) تو مرتہن سے زر رہن پر حلف لے کر جس قدر قیمت ہے وہ گویا مرتہن کو وصول ہو چکی باقی کے واسطے راہن سے حلف لیں گے اگر وہ حلف اٹھائے گا تو مرتہن راہن سے کچھ نہ لے سکے گا اگر حلف نہ اٹھائے تو بیس۲۰ دینار میں جتنا کم ہے وہ راہن سے مرتہن کو دلا دیں گے۔

۴۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي كِرَاءِ الدَّآبَّةِ وَالتَّعَدِّي فِيهَا

(جانور کو کرایہ پر لینے اور اس میں زیادتی کرنے کا بیان)

۱۳ کہا مالک نے اگر کوئی شخص جانور کرایہ پر لے اس اقرار سے کہ فلاں مقام تک جاؤں گا پھر اس سے آگے بڑھ جائے تو جانور کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے جتنا آگے گیا ہے اتنی دور کا کرایہ دستور کے موافق اور لے لے نہیں تو اپنے جانور کی قیمت اس دن کی اور اس مقام کی جہاں تک جانا ٹھہرا تھا کرایہ دار سے لے لے اور کرایہ جو پہلے ٹھہر چکا تھا وہ بھی لے لے اگر صرف جانے پر کرایہ ہوا تھا اور جو آنے پر کرایہ ہوا تھا تو جو کرایہ ٹھہرا تھا اس کا نصف لے کیونکہ نصف کرایہ جانے کا تھا اور نصف آنے کا اور جس وقت کرایہ دار نے زیادتی کی اس وقت اس پر نصف ہی کرایہ واجب ہوا تھا۔ اگر کرایہ دار نے آنے جانے کے لئے جانور کرایہ پر لیا اور جب جانے کی جگہ پہنچا تو وہ جانور مر گیا تو کرایہ دار پر تاوان نہ ہوگا اور مالک کو نصف کرایہ ملے گا اسی طرح اگر رب المال مضارب کو منع کر دے کہ فلاں فلاں مال نہ خریدنا اور مضارب وہی خریدے اس خیال سے کہ میں ضمان دے دوں گا اور نفع سارا مار کھاؤں گا تو رب المال کو اختیار ہے چاہے اس سے مال میں مضاربت قائم رکھے چاہے اپنا راس المال پھیر لے اسی طرح بضاعت

---

۱ پہلے مرتہن سے حلف لیں گے کیونکہ شے مرہون اسی کے قبضے میں ہے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں صاحب مال اگر یہ کہے کہ فلاں فلاں مال خریدنا اور وہ شخص دوسرا مال خریدے تو صاحب مال کو اختیار ہے چاہے اسی مال کو اپنا سمجھے یا اپنا راس المال پھیر لے۔

ف: اب مالک نصف کرایہ لے کر مختار ہے چاہے جتنا آگے بڑھ گیا تھا اس کا اور پھر آنے کا کرایہ دستور کے موافق لے لے یا جانور اس دن اس مقام کی قیمت پر کرایہ دار کے حوالے کرے۔

۷۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُسْتَكْرَهَةِ مِنَ النِّسَاءِ

(جس عورت سے جبراً کوئی جماع کرے تو کیا حکم ہے)

۱۴۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضٰى فِي امْرَاَةٍ اُصِيْبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصِدَاقِهَا عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا۔

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حکم دیا ایک عورت کے مہر دینے کا اس شخص پر جس نے اس سے جبراً جماع کیا تھا۔

ف: یہی مذہب ہے جمہور علماء کا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جو شخص کسی عورت کو غصب کرے بکر ہو یا ثیبہ اگر وہ آزاد ہے تو اس پر مہر مثل لازم ہے اور اگر لونڈی ہے تو جتنی قیمت اُس کی جماع کی وجہ سے کم ہوگئی دینی ہوگی اور اسکے ساتھ غصب کرنے والے کو سزا بھی ہوگی لیکن لونڈی کو سزا نہ ہوگی۔ اگر غلام نے کسی کی لونڈی غصب کر کے یہ کام کیا تو تاوان اس کے مولیٰ پر ہوگا مگر جب مولیٰ اُس غلام کو جنایت کے بدلے میں دے ڈالے۔

ف: کیونکہ وہ مجبور ہے یہی مذہب ہے شافعی اور لیث اور مالک اور اکثر علماء کا اور ثوری اور ابوحنیفہ اور ابن شبرمہ اور حماد کا مذہب یہ ہے کہ زنا کرنے والے پر حد واجب ہوگی اور مہر دینا نہ ہوگا۔

۸۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي اسْتِهْلَاكِ الْحَيَوَانِ وَالطَّعَامِ

(کوئی شخص کسی کا جانور یا کھانا تلف کر دے تو کیا حکم ہے)

۱۵۔ یحییٰ نے نقل کیا کہ کہا مالک نے جو شخص مالک سے بن پوچھے اس کے جانور کو ہلاک کر دے تو اُسے دن کی قیمت دینی ہوگی نہ کہ اس کے مانند اور جانور اور اسی طرح مالک کو جانور کے بدلے میں ہمیشہ اسی دن کی قیمت دی جائے گی نہ کہ جانور یہی حکم ہے اور اسباب کا۔

۱۷۔ کہا مالک نے البتہ اگر کسی کا اناج تلف کر دے تو اسی قسم کا اتنا ہی اناج دے دے کیونکہ اناج چاندی سونے (جن کا مثل اور بدل ہوا کرتا ہے) کے مشابہ ہے نہ کہ جانور کے۔

۱۸۔ کہا مالک نے اگر امانت کے روپوں سے کچھ مال خریدا اور نفع کمایا تو وہ نفع اُس شخص کا ہو جائے گا جس کے پاس روپے امانت تھے مالک کو دینا ضروری نہیں کیونکہ اس نے جب امانت میں تصرف کیا تو وہ اس کا ضامن ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ (مُرتد کا حکم)

ف: مُرتد اُس کو کہتے ہیں جو مسلمان دین اسلام سے پھر جائے اور کفر اختیار کرلے۔

۱۹۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ ۔

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (یعنی دین اسلام چھوڑ کر اور دین اختیار کرے) تو اسکی گردن مارو۔

ف: مرد یا عورت یہی قول شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قتل نہ کریں گے۔

۲۰۔ کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کی گردن مارو ہمارے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں جو مسلمان اسلام سے باہر ہو جائیں جیسے زنادقہ یا ان کی مانند تو جب مسلمان اُن پر غلبہ پائیں تو اُن کو قتل کر دیں یہ بھی ضروری نہیں کہ پہلے ان سے توبہ کرنے کو کہیں کیونکہ ان کی توبہ کا اعتبار نہیں ہو سکتا وہ کفر کو اپنے دل میں رکھتے ہیں اور ظاہر میں اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں لیکن اگر مسلمان شخص (کسی شبہے کی وجہ سے) علانیہ دین اسلام سے پھر جائے تو اس سے توبہ کرائیں (اور جو شبہ ہوا ہو اس کو دُور کر دیں) اگر توبہ کرے تو بہتر۔ ورنہ قتل کیا جائے اور جو کافر ایک کفر کے دین کو چھوڑ کر دوسرا کفر کا دین اختیار کرے مثلاً پہلے یہودی تھا پھر نصرانی ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ جو دین اسلام کو چھوڑ کر اور کوئی دین اختیار کرے گا اسی کے لئے یہ سزا ہے۔

ف: جمع ہے زندیق کی زندیق ہر کافر بے دین کو کہتے ہیں یہودی ہو یا نصرانی، مجوسی ہو یا بت پرست جو ظاہر میں تو اسلام کا دعوٰی کرتا ہو لیکن اسکے عقائد و اعمال کفر کے ہوں۔ اس زمانے میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اسلام کا دعوٰی کرتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر اسلام کے اصولوں سے انکار کرتے ہیں وہ سب مرتد ہیں میں نے سُنا اور بعضوں کو اپنی آنکھ سے دیکھا کہ وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حشر اور نشر اور عذاب قبر اور پلصراط اور جنت دوزخ سب اسماء فرضی ہیں یا ان کے معانی ظاہر مُراد نہیں ہیں..... آدم کا انکار اور شیطان کا اقرار ان کا شعار ہے ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوٰۃ سب کو فضول اور بیکار سمجھتے ہیں لباس کفار کا پہنتے ہیں اور ان کی سیرت اور خصلت کا دم بھرتے ہیں اللہ جل جلالہٗ ان کے شر سے ہمیں بچائے اور سچے دین پر جس پر صحابہ کرام اور اہلبیت عظام تھے مرتے دم تک ثابت اور قائم رکھے۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ۔

ف: یعنی مواخذہ نہیں کریں گے کیونکہ کفر کی سب ملتیں ایک دین سمجھی جاتی ہیں۔

۲۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَلْ كَانَ فِيكُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ فَقَالَ عُمَرُ أَفَلَا حَبَسْتُمُوهُ ثَلَاثًا وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن عبد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس ایک شخص آیا ابوموسیٰ اشعری کے پاس سے (یعنے یمن کی طرف سے) حضرت عمر نے اس سے وہاں کے لوگوں کا حال پوچھا اس نے بیان کیا پھر حضرت عمر نے کہا تم کو کوئی نادر چیز معلوم ہے وہ شخص بولا ہاں ایک شخص کافر ہو گیا تھا بعد اسلام کے حضرت عمر نے پوچھا تم نے اس سے کیا کیا وہ شخص بولا ہم نے اسے پکڑا اور اس کی گردن ماری۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيُرَاجِعُ أَمْرَ اللهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ؛

حضرت عمرؓ نے کہا تم نے اسکو تین دن تک قید کیا ہوتا اور ہر روز روٹی دی ہوتی پھر توبہ کروائی ہوتی شاید وہ توبہ کرتا اور پھر اللہ کا حکم مان لیتا پھر حضرت عمر نے فرمایا یا اللہ میں اس وقت وہاں موجود نہ تھا نہ میں نے حکم کیا نہ میں خوش ہوا جبکہ مجھے معلوم ہوا۔

ف: حضرت عمر کے نزدیک مرتد کو مہلت دینا اور اُس سے توبہ کروانا ضروری ہے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جائے اور بعضوں کے نزدیک توبہ کروانا مستحب ہے۔

۱۰۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَنْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

(جو شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پائے اُسکا کیا حکم ہے)

۲۲۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں کیا میں اس کو مہلت دُوں یہاں تک چار گواہ لاؤں فرمایا آپ نے ہاں۔

۲۳۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهُمَا مَعًا فَأَشْكَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْقَضَاءُ فِيهِ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ يَسْأَلُ لَهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ أَبُو مُوسَى عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ إِنَّ هٰذَا الشَّيْءُ مَا هُوَ بِأَرْضِي عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي بِهِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَتَبَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَسْأَلُكَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُو الْحَسَنِ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص نے شام والوں میں سے (ابن جیبری) اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا تو مار ڈالا اس مرد کو یا مرد عورت دونوں کو[ف۱] معاویہؓ بن ابی سفیان (جو حاکم تھے شام کے) ان کو اس کا فیصلہ دشوار ہوا انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ تم حضرت علیؓ سے اس مسئلہ کو پوچھو[ف۲] ابوموسیٰ نے حضرت علی سے پوچھا حضرت علی نے کہا یہ واقعہ میرے ملک میں نہیں ہوا میں تم کو قسم دیتا ہوں تم سچ بیان کرو کہاں یہ امر ہوا ابوموسیٰ نے کہا مجھے معاویہ بن سفیان نے لکھا ہے کہ میں تم سے اس مسئلہ کو پوچھوں حضرت علی نے کہا میں ابوالحسن ہوں[ف۳] اگر چار گواہ نہ لائے تو قتل پر راضی ہو جائے[ف۴]

ف: ایک نسخہ میں ہے فَقَتَلَهَا یعنے مار ڈالا اس عورت کو۔ ف۲: اور معاویہ نے خود حضرت علی کو نہ لکھا کیونکہ ان دونوں میں رنج تھا نہ معاویہ حضرت علی کے مطیع تھے۔ (زرقانی) ف۳: حضرت علی قضایا اور مناقشات کے فیصلہ کرنے میں اسقدر کامل تھے کہ عرب میں ایک مثل مشہور ہوگئی قَضِيَّةٌ وَلَا أَبَا حَسَنٍ لَهَا یہ ایک جھگڑا ہے اور کوئی ابوالحسن نہیں ہے۔ ف۴: یعنے جب وہ شخص چار

www.sirat-e-mustaqeem.com

گواہ جنہوں نے اس مرد اور عورت کو اس طرح زنا کرتے ہوئے جیسے سلائی سُرمے دانی میں جاتی ہے دیکھا ہو نہ لائے تو قصاص اسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا بلکہ قتل کیا جائے گا۔

۱۱۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمَنْبُوذِ (منبوذ کا حکم)

ف: منبوذ اور لقیط اس بچے کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑا ہوا ملے۔

۲۴۔ عَنْ: سُنَيْنِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ فَقَالَ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ لَهُ عَرِيفُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ عُمَرُ أَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَلَكَ وَلَاؤُهُ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ۔

ترجمہ: سنین بن ابی جمیلہ نے ایک منبوذ پایا حضرت عمر کے زمانے میں انہوں نے کہا میں اس کو حضرت عمر کے پاس لے آیا حضرت عمر نے پوچھا تو نے اس کو کیوں اُٹھایا؟ میں نے کہا یہ پڑے پڑے مرجاتا اسواسطے میں نے اُٹھالیا اتنے میں حضرت عمر کے عریف نے کہا اے امیر المومنین میں اس شخص کو جانتا ہوں نیک آدمی ہے حضرت عمر نے کہا تیک ہے اس نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا جاوہ منبوذ آزاد ہے تجھ کو اسکی ولا ملے گی اور ہم اسکا خرچ دیں گے۔

ف: حضرت عمر کو شبہ ہوا شاید انہیں کا لڑکا ہو اس کو لے آئے ہوں بیت المال سے تنخواہ مقرر کرولانے کے لئے۔

ف: عریف اُس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کو جانتا پہچانتا ہو وہ حاکم کے پاس رہا کرتا ہے لوگوں کا حال بتانے کے لئے حضرت عمر کے عریف کا نام سنان تھا۔

۲۵۔ کہا مالک نے منبوذ آزاد رہے گا اور ولاء اسکی مسلمانوں کو ملے گی وہی اس کے وارث ہوں گے وہی اُس کی طرف سے دیت بھی دیں گے۔

۱۲۔ بَابُ الْقَضَاءِ بِإِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِأَبِيهِ (لڑکے کو باپ سے ملانیکا بیان)

۲۶۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي قَدْ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کو اپنے پاس رکھیو تو جب مکہ فتح ہوا تو سعد نے اس لڑکے کو لے لیا۔ اور کہا میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے وصیت کی تھی اس کے لینے کی عبد بن زمعہ نے کہا یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے دونوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ بیٹا ہے میرے بھائی کا اس نے مجھے وصیت کی تھی اس بارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ۔

میں عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ سے کہ یہ لڑکا تیرا ہے پھر فرمایا لڑکا ماں کے خاوند یا مالک کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں۔ پھر سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ تو اس لڑکے سے پردہ کیا کر کیونکہ وہ لڑکا مشابہ تھا عتبہ بن ابی وقاص کے سو اس لڑکے نے نہ دیکھا سودہ کو یہاں تک کہ انتقال ہوا اس کا [ف۲]

ف۱: یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اس کو کچھ نہیں ملنے کا خاک پتھر کے سوا۔

ف۲: اس کا نام عبد الرحمٰن تھا جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ لوگوں کی لونڈیاں زنا کیا کرتیں اور ان کے مالک بھی ان کے پاس آیا جایا کرتے ہر چند قیافے کی رو سے ظن غالب یہی تھا کہ یہ لڑکا عتبہ کا ہو مگر آپ نے اس پر عمل نہ کیا اور حکم شرع کے موافق لڑکا اسی کا ٹھہرا جس کی لونڈی تھی کیونکہ جب کوئی آزاد عورت کسی کے نکاح میں ہو یا لونڈی سے مالک وطی کر چکا ہو اور مدت مناسب کے اندر اس عورت یا لونڈی کے لڑکا ہو تو وہ لڑکا صاحب فراش کا شمار کیا جائے گا۔ یعنے خاوند کا اور لونڈی کے مالک کا اگرچہ صورت میں اسکے مشابہ نہ ہو مگر جب خاوند یا مالک انکار کرے نسب کا باوجود اسکے آپ نے احتیاطاً سودہ بنت زمعہ کو جو آپ کی بی بی تھیں اور اس لڑکے کی بہن ہوئیں اس سے چھپنے کو فرمایا۔

۲۷ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ امْرَاَةً هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِيْنَ حَلَّتْ فَمَكَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَنِصْفَ شَهْرٍ ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًّا فَجَآءَ زَوْجُهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَا عُمَرُ بِسُوْرَةٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْجَاهِلِيَّةِ قُدَمَآءَ فَسَاَلَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا حِيْنَ حَمَلَتْ فَاَهْرِيْقَتْ عَلَيْهِ الدِّمَآءُ فَخَشِيَ وَلَدُهَا فِيْ بَطْنِهَا فَلَمَّآ اَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِيْ نَكَحَهَا وَاَصَابَ الْوَلَدَ الْمَآءُ تَحَرَّكَ الْوَلَدُ فِيْ بَطْنِهَا وَكَبِرَ فَصَدَّقَهَا عُمَرُ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْنِيْ عَنْكُمَا اِلَّا خَيْرٌ وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ ۔

ترجمہ: عبد اللہ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا تو اُس نے چار مہینے دس دن تک عدت کی پھر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ابھی اس کے پاس ساڑھے چار مہینے رہی تھی کہ ایک لڑکا جنا خاصا پورا تو اس کا خاوند حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے یہ حال بیان کیا حضرت عمر نے پرانی پرانی چند عورتوں کو جو جاہلیت کے زمانے میں تھیں بلوایا اور ان سے پوچھا ان میں سے ایک عورت بولی میں تم کو اس عورت کا حال بتاتی ہوں یہ حاملہ ہو گئی تھی اپنے پہلے خاوند سے جو مر گیا تو حیض کا خون بچے پر پڑتے پڑتے وہ بچہ سوکھ گیا تھا اس کے پیٹ میں تو جب اس نے دوسرا نکاح کیا مرد کی منی پہنچنے سے پھر بچے کو حرکت ہوئی اور بڑا ہو گیا حضرت عمر نے اس کی تصدیق کی اور نکاح توڑ ڈالا تو فرمایا کہ خیر ہوئی تمہاری کوئی بُری بات مجھے نہیں پہنچی اور لڑکے کا نسب پہلے خاوند سے ثابت کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: مطلب حضرت عمر کا یہ تھا کہ عورت کو باوجود حمل رہنے کے معلوم کیسے نہ ہوا کہ اس نے دوسرا نکاح کر لیا اس میں قصور عورت کا ہے یا نہیں اگر قصور ثابت ہو تو اس کو سزا دی جائے۔

۲۸۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُلْبِطُ اَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَتَى رَجُلَانِ كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَاَةٍ فَدَعَا عُمَرُ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ الْقَائِفُ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ فَقَالَ لَهَا اَخْبِرِينِي خَبَرَكِ فَقَالَتْ كَانَ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَاْتِينِي وَهِيَ فِي اِبِلٍ لِاَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى يَظُنَّ اَوْ نَظُنَّ اَنَّهُ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَبَلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهَا فَاَهْرَيْقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا هٰذَا يَعْنِي الْاٰخَرَ فَلَا اَدْرِي مِنْ اَيِّهِمَا هُوَ قَالَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر جاہلیت کے بچوں کو جو ان کا دعویٰ کرتا اسلام کے زمانے میں اسی سے ملا دیتے (یعنی نسب ثابت کر دیتے) ایک بار دو آدمی دعویٰ کرتے ہوئے آئے ایک لڑکے کا حضرت عمر نے قائف کو (یعنے قیافہ جاننے والے کو) بلایا قائف نے دیکھ کر کہا اس لڑکے میں دونوں شریک ہیں حضرت عمر نے قائف کو دُرّے سے مارا پھر اس عورت کو (یعنی اس لڑکے کی ماں کو) بلایا اور کہا تو اپنا حال مجھ سے کہہ اس نے ایک مرد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ میرے پاس آتا تھا اور میں اپنے لوگوں کے اونٹوں میں ہوتی تھی تو وہ مجھ سے الگ نہیں ہوتا تھا بلکہ مجھ سے چمٹا رہتا تھا (یعنے جماع کیا کرتا تھا) یہاں تک کہ وہ بھی اور میں بھی گمان کرتے حمل رہ جانے کا پھر یہ چلا جاتا اور مجھے خون آیا کرتا تب دوسرا مرد آتا وہ بھی صحبت کرتا میں نہیں جانتی ان دونوں میں سے یہ کس کا نطفہ ہے قائف یہ سُن کر خوشی کے مارے پھول گیا (کیونکہ اس کی بات سچی نکلی) حضرت عمر نے کہا لڑکے سے تجھے اختیار ہے جس سے چاہے ان دونوں میں سے موالات کرلے[۲]۔

ف[۱]: اس وجہ سے کہ ایک لڑکا دو مردوں کا نہیں ہو سکتا ضروری ہے کہ ایک کا نطفہ ہوگا۔

ف[۲]: یعنی اس کو باپ اور وارث بنالے۔

۲۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَوْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضٰى اَحَدُهُمَا فِي امْرَاَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا وَذُكِرَتْ اَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا فَقَضٰى اَنْ يَفْدِيَ وَلَدَهُ بِمِثْلِهِمْ۔

ترجمہ: حضرت عمر نے یا عثمان نے جب ایک عورت نے دھوکہ سے اپنے کو آزاد قرار دے کر ایک شخص سے نکاح کیا اور اولاد ہوئی یہ فیصلہ کیا کہ (وہ عورت لونڈی رہے اپنے مولیٰ کی اور اولاد بھی اسی کی مملوک ہے) خاوند اپنی اولاد کو فدیہ دے کر چھڑا لے اسکے مانند غلام لونڈی دے کر۔

۳۰۔ کہا مالک نے قیمت دینا بہت بہتر ہے۔

۱۳۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي مِيرَاثِ الْوَلَدِ الْمُسْتَلْحَقِ

(جو لڑکا کسی شخص سے ملایا جائے اس کے وارث ہونے کا بیان)

۳۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے ایک شخص مر جائے اور کئی بیٹے چھوڑ جائے اب ایک بیٹا ان میں سے یہ کہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

میرے باپ نے یہ کہا تھا کہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے تو ایک آدمی کے کہنے سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا اور وارثوں کے حصوں میں سے اس کو کچھ نہ ملے گا البتہ جس نے اقرار کیا ہے اس کے حصے میں سے اس کو ملے گا کہا[۳۲] مالک نے اس کی تفسیر یہ ہے ایک شخص مرجائے اور دو بیٹے چھوڑ جائے اور چھ سو دینار ہر ایک بیٹا تین تین سو دینار لے پھر ایک بیٹا یہ کہے کہ میرے باپ نے اقرار کیا تھا اس امر کا کہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے تو وہ اپنے حصے میں سے اس کو سو دینار دے کیونکہ ایک وارث نے اقرار کیا ایک نے اقرار نہ کیا تو اس کو آدھا حصہ ملے گا اگر وہ بھی اقرار کر لیتا تو پورا حصہ یعنے دو سو دینار ملتے اور نسب ثابت ہو جاتا اس کی مثال یہ ہے ایک عورت اپنے باپ یا خاوند کے ذمے پر قرض کا اقرار کرے اور باقی وارث انکار کریں تو وہ اپنے حصے کے موافق اس میں سے قرضہ ادا کرے اسی حساب سے کہا[۳۳] مالک نے ایک مرد بھی اس قرضخواہ کے قرضے کا گواہ ہو تو اس کو حلف دے کر ترکے میں سے پورا قرضہ دلا دیں گے کیونکہ ایک مرد جب گواہ ہو اور مدعی بھی حلف کرے تو دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے البتہ اگر قرضخواہ حلف نہ کرے تو جو وارث اقرار کرتا ہے اسی کے حصے کے موافق قرضہ وصول کرے۔

۱۴- بَابُ الْقَضَاءِ فِي أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

(لونڈیوں کی اولاد کا بیان)

۳۴- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ اَوِ اتْرُكُوْا۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا جماع کرتے ہیں اپنی لونڈیوں سے پھر ان سے جدا ہو جاتے ہیں ف۱ اب سے میرے پاس جو لونڈی آئے گی اور اس کے مولیٰ کو اقرار ہوگا اس سے جماع کرنے کا تو میں اس لڑکے کو مولیٰ سے ملا دوں گا ف۲ تم کو اختیار ہے چاہے عزل کرو یا نہ کرو ف۳۔

ف۱: اس خیال سے کہ لڑکا پیدا ہو تو ہمارا نہ کہلائے پہلے تو صحبت کرتے ہیں مزے اڑا لیتے ہیں پھر بے تعلقی بیان کرتے ہیں۔
ف۲: یعنے اس سے نسب ثابت کروں گا اگرچہ وہ کہا کرے کہ میں نے انزال کے وقت عزل کر لیا تھا یعنے ذکر کو شرمگاہ سے باہر نکال کر منزل ہوا تھا میرا لڑکا کہاں سے آیا۔ ف۳: کچھ فائدہ نہیں ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہی ہے کہ جب مالک کو اپنی لونڈی سے جماع کا اقرار ہو اور مدت مناسب کے اندر اسکا لڑکا پیدا ہو تو وہ مولیٰ کا لڑکا ہوگا مگر ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جب تک مولیٰ لونڈی کی اولاد کو اپنا نہ کہے نسب ثابت نہیں ہوتا۔

۳۵- عَنْ: صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ يَخْرُجْنَ لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ اَوْ اَمْسِكُوْهُنَّ۔

ترجمہ: صفیہ بنت عبید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا جماع کرتے ہیں اپنی لونڈیوں سے پھر ان کو چھوڑ دیتے ہیں وہ نکلی پھرتی ہیں اب میرے پاس جو لونڈی آئے گی اور مولا کو اقرار ہوگا اس سے صحبت کرنے کا تو میں اس کے لڑکے کا نسب مولیٰ سے ثابت کر دوں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اب اس کے بعد چاہے انہیں بھیجا کرو چاہے روکے رکھا کرو۔

۳۶۔ کہا مالک نے ام ولد جب جنایت کرے تو مولیٰ اس کا تاوان دے اور ام ولد کو اس جنایت کے عوض میں نہیں دے سکتا مگر قیمت سے زیادہ تاوان نہ دے گا۔

۱۵۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي عِمَارَةِ الْمَوَاتِ (بنجر زمین کو آباد کرنے کا بیان)

۳۷۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ ؕ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بنجر زمین کو آباد (زرخیز) کھیتی کرے وہ اسی کی ہے جو شخص ظلم سے وہاں کچھ تصرف کرے اس کو کچھ حق نہیں ہے۔

۳۸۔ کہا مالک نے ظلم سے تصرف کرے مثلاً وہاں گڑھا کھودے یا کچھ زمین قبضہ کرے یا درخت لگائے۔

۳۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے۔

۴۰۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۱۶۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمِيَاهِ (پانی لینے کا بیان)

۴۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَمُذَيْنِيْبٍ يُمْسِكُ حَتَّى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ اَعْلٰى عَلٰى الْاَسْفَلِ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نالوں میں ایک کا نام مہزور تھا اور دوسرے کا نام مذینیب کہ جس کا باغ نالہ کے متصل ہے وہ اپنے باغ میں ٹخنوں ٹخنوں پانی بھر کے پھر دوسرے کے باغ میں پانی چھوڑ دے۔

ف: اسی طرح وہ اپنے باغ میں ٹخنوں تک بھر کے تیسرے کے باغ میں چھوڑ دے اس حدیث کو دارقطنی نے غرائب میں اور حاکم نے موصولاً روایت کیا ہے۔ زرقانی نے کہا کہ بدالبر اور بزار کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موصولاً دیکھنے میں نہیں آئی تعجب خیز ہے۔

۴۲۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ ؕ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا جائے گا پانی جو بچ رہا ہو تاکہ گھانس بچ جائے۔

ف: جو گھانس جنگل میں خود رو ہو سب لوگ اپنے جانوروں کو چرا سکتے ہیں اگر ایسے مقام میں کسی شخص کا کنواں یا حوض ہو وہ اسکے پانی کو روکے اس کے خیال سے کہ جب چرانے والوں کو پانی نہ ملے گا تو وہاں چرانے نہ آئیں گے اور گھانس محفوظ رہے گی یہ منع ہے۔

۴۲۔ عَنْ: عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ نَقَعُ بِئْرٍ ؛ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کیا جائے اس پانی سے کنوئیں کے جو بچ رہے ۔

ف : جب کنوئیں والا اپنے جانوروں کو پانی پلا چکے اور ضرورت سے زیادہ پانی بچ رہے تو اور لوگوں کو اس کے استعمال سے منع نہ کرے ۔

۱۷۔ بَابُ الْقَضَآءِ فِی الْمَرْفَقِ (مروّت کا بیان)

۴۴۔ عَنْ : عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ؛

ترجمہ : یحییٰ بن عمارہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ضرر ہے اسلام میں نہ ضرار ۔

ف : ضرر یہ کہ بے وجہ کسی کو نقصان پہنچائے ضرار یہ کہ ایک شخص نے اپنے تئیں نقصان پہنچایا اس سے عوض لے اس کو بھی نقصان پہنچائے اس سے بھی منع فرمایا کیونکہ بہتر یہ ہے کہ درگذر کرے اور معاف کر دے اگر بدلہ لے تو برابر لے زیادتی نہ کرے فرمایا اللہ جل شانہٗ نے وَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظَّالِمِیْنَ ۔ یعنے بُرائی کا بدلہ یہ ہے کہ اتنی ہی بُرائی کرے اس پر بھی جو معاف کر دے گا اور نیکی کرے گا اس کا ثواب اللہ جل شانہٗ دے گا بیشک وہ نہیں چاہتا ظالموں کو ۔ بعضوں کے نزدیک ضرر اور ضرار کے معنے ایک ہی ہیں ۔ بعضے کہتے ہیں ضرر یہ ہے جس میں اپنا نفع ہو دوسرے کا نقصان ہو ضرار یہ ہے جس میں اپنا کچھ نفع نہ ہو صرف دوسرے کا نقصان ہو (زرقانی)

۴۵۔ عَنْ : اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعُ اَحَدُکُمْ جَارَہٗ خَشَبَۃً یَّغْرِزُھَا فِیْ جِدَارِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰہِ لَاَرْمِیَنَّ بِھَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ[1] ؛

ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تم میں سے کوئی اپنے ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے اپنی دیوار میں ف۱ پھر ابوہریرہ کہتے تھے کیا وجہ ہے کہ تم اس حدیث کو متوجہ ہو کر نہیں سنتے قسم خدا کی میں اس کو خوب مشہور کروں گا ف۲

ف۱ : جمہور علماء کے نزدیک یہ امر استحباباً ہے اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کے نزدیک وجوباً ۔ ان کے نزدیک جب ہمسایہ کسی دیوار میں لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ۔ ف۲ : یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ یہ ہے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں میں تم کو اس حدیث سے منہ پھیرتے ہو قسم خدا کی البتہ ڈالوں گا میں اس حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں یعنے سُنا سُنا کر تم کو خوب تنگ کروں گا اور زبردستی اس پر عمل کراؤں گا ۔

۴۶۔ عَنْ : عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ الضَّحَّاکَ بْنَ خَلِیْفَۃَ سَاقَ خَلِیْجًا لَّہٗ مِنَ الْعُرَیْضِ وَاَرَادَ اَنْ یَّمُرَّ بِہٖ فِیْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ فَاَبٰی مُحَمَّدٌ

ترجمہ : یحییٰ بن عمارہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے ایک نہر نکالی عریض (ایک وادی ہے مدینہ میں) میں سے محمد بن مسلمہ کی زمین میں سے ہو کر انہوں نے منع کیا ضحاک

---

[1] وَفِیْ نُسْخَۃٍ بَیْنَ اَکْنَافِکُمْ جَمْعُ کَنَفٍ بِالنُّوْنِ اَیْ جَوَانِبِکُمْ وَاَطْرَافِکُمْ ۱۲ منہ ..... یعنی ایک نسخہ میں بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ کے بجائے بَیْنَ اَکْنَافِکُمْ ہے جو جمع ہے کنف کی (نون کے ساتھ) یعنی تمہاری طرفیں اور جانبیں اطراف وجوانب ۱۲ مصحح

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ لِمَ تَمْنَعُنِي وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَأَبَى مُحَمَّدٌ فَكَلَّمَ فِيهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِي بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَهُوَ لَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَمُرَّ بِهِ فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ ؛

نے کہا تم کیوں منع کرتے ہو تمہارا تو اس میں نفع ہے اپنی زمین کو اول اور آخر پانی دیا کرنا اور کچھ ضرر نہیں محمد نہ مانا۔ ضحاک نے حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر کہا تم اجازت دو محمد نے کہا میں نہ دوں گا حضرت عمر نے کہا تم اپنے بھائی مسلمان کو ایسی بات سے منع کرتے ہو جس میں اس کا نفع ہے اور تمہارا بھی نفع ہے تم بھی پانی لیا کرنا اول اور آخر میں اور تمہارا کچھ ضرر نہیں محمد نے کہا قسم خدا کی میں اجازت نہ دوں گا حضرت عمر نے کہا وہ نہر بہائی جائے اگرچہ تمہارے پیٹ پر سے ہو پھر حضرت عمر نے ضحاک کو حکم کیا نہر جاری کرنے کا محمد بن مسلمہ کی زمین سے ہو کر ضحاک نے ایسا ہی کیا۔

۴۷ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَائِطِ جَدِّهِ رَبِيعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنْ يُحَوِّلَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْحَائِطِ هِيَ أَقْرَبُ إِلَى أَرْضِهِ فَمَنَعَهُ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي ذٰلِكَ فَقَضَى عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بِتَحْوِيلِهِ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن عمارہ سے روایت ہے میرے دادا کے باغ میں سے ہو کر ایک نہر بہتی تھی عبدالرحمٰن بن عوف کی عبدالرحمٰن نے یہ چاہا کہ اس کو باغ کی دوسری طرف سے لے جائیں کیوں کہ وہ قریب تھا ان کی زمین سے لیکن باغ کے مالک یعنی میرے دادا (تمیم بن عبد عمرو انصاری) نے اجازت نہ دی عبدالرحمٰن نے حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے اجازت دے دی۔

۱۸۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي قَسْمِ الْأَمْوَالِ (قسمت (تقسیم) کا بیان)

۴۸ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ أَدْرَكَهَا الْإِسْلَامُ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ ؛

ترجمہ: ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زمین یا مکان جاہلیت کے زمانے میں تقسیم ہو چکا ہے وہ اسی طور پر رہیگا ف۱ البتہ جو مکان یا زمین اسلام کے زمانے تک تقسیم نہیں ہوئی تو وہ اسلام کے قاعدوں کے موافق تقسیم ہوگی ف۲

ف۱: اگرچہ وارث مسلمان ہو جائیں اور یہ چاہیں کہ دوبارہ اس کو اسلام کے قاعدوں کے موافق تقسیم کریں تو نہیں ہو سکتا۔

ف۲: مثلاً زید کفر کی حالت میں مر گیا وارث بھی اس کے کافر تھے ابھی جائداد تقسیم نہیں ہوئی تھی کہ وارث مسلمان ہو گئے تو اب تقسیم شرع کے طور پر ہوگی۔ کہتا ہے مالک نے اگر ایک شخص مر جائے اور بارانی اور چاہی زمینیں چھوڑ جائے تو بارانی کو چاہی کے ساتھ ملا کر تقسیم نہ کریں گے بلکہ جدا جدا تقسیم کریں گے ..... (کیونکہ بارانی کا لگان دسواں حصہ ہے اور چاہی کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بیسواں حصہ پیداوار کا)..... مگر جب سب شریک ملا کر تقسیم کرنے پر راضی ہو جائیں تو ملا کر تقسیم کر دیں گے البتہ بارانی اور زیر تالاب یا کاریز کو ملا کر تقسیم کر دیں گے (کیونکہ ان کا دھارا ایک ہے یعنے دونوں قسموں کی زمینوں کا لگان پیداوار کا دسواں حصہ ہے) اسی طرح اگر کئی قسم کے مال ہوں ایک ہی جگہ اور ایک دوسرے کے مشابہ ہوں تو ہر ایک مال کی قیمت لگا کر ایک ساتھ تقسیم کر دیں گے مکانوں اور گھروں کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۹- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الضَّوَارِي وَالْحَرِيسَةِ (ضواری اور حریسہ کا بیان)

ف: ضواری جمع ہے ضاری کی جس جانور کو کھیت چرنے کی عادت ہو گئی ہو اسکو ضاری کہتے ہیں اور حریسہ ان جانوروں کو کہتے ہیں جو حفاظت میں رکھ کر چرائے جاتے ہیں۔

۵۰ **عَنْ**: حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا۔

ترجمہ: حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کا اونٹ ایک باغ میں چلا گیا اور نقصان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ باغ کی حفاظت دن کو باغ والے کے ذمے پر ہے البتہ اگر رات کو کسی کا جانور باغ میں جا کر نقصان کرے تو ضمان اس کا جانور کے مالک پر ہوگا۔

ف: کیونکہ جانور کے مالک کو چاہیئے کہ رات کو اپنے جانور کی حفاظت کرے جب وہ رات کو چھٹا پھرا اور کسی کا باغ خراب کیا تو مالک کا قصور ہوا وہی ضمان دے گا البتہ دن کو تو جانور چھٹے پھرا کرتے ہیں باغ کے مالک کو چاہیئے کہ دن کو اپنے باغ کی آپ حفاظت کرے اگر دن کو جانوروں نے اس کا باغ خراب کیا تو مالک کا قصور نہیں باغ والے کا قصور ہے اس نے حفاظت کیوں نہ کی اگر دن کو جانوروں کے ساتھ ان کا مالک بھی ہوگا تو ضمان لازم آئے گی۔ مالک اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک نہ رات کو نہ دن کو کسی بھی صورت میں جانور کے مالک پر ضمان نہیں ہے اور لیث اور عطاء کے نزدیک ہر صورت میں ضمان ہے۔

۵۱ **عَنْ**: يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَانْتَحَرُوهَا فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَمَرَ عُمَرُ كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ أَنْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَرَاكَ تُجِيعُهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللهِ لَأُغَرِّمَنَّكَ غَرَامَةً تَشُقُّ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ فَقَالَ الْمُزَنِيُّ كُنْتُ وَاللهِ أَمْنَعُهَا مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ عُمَرُ أَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

ترجمہ: یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ غلاموں نے ایک شخص کا اونٹ چرا کر کاٹ ڈالا جب یہ مقدمہ حضرت عمر کے پاس گیا آپ نے کثیر بن الصلت سے کہا ان غلاموں کا ہاتھ کاٹ ڈال پھر حاطب سے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تو ان غلاموں کو بھوکا رکھتا ہوگا۔ پھر حضرت عمر نے کہا حاطب سے قسم خدا کی میں تجھ سے ایسا تاوان دلاؤں گا جو تجھ پر بہت گراں گذرے آپ نے اونٹ والے سے پوچھا تیرا اونٹ کتنے کا ہوگا اس نے کہا میں نے چار سو درم کو اسے نہیں بیچا حضرت عمر

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے کہا تو آٹھ سو درم اُس کو دے۔

ف: اس وجہ سے وہ مجبور ہو کر چوری کرنے پر آمادہ ہوئے اور پرایا مال چکھ گئے چونکہ ایسی اضطرار کی حالت میں حرام حلال ہو جاتا ہے اس واسطے ہاتھ اُن کا نہ کاٹا۔ کہا[۵۵] مالک نے ہمارے نزدیک قیمت دو چند لینے میں اس روایت پر عمل نہ ہوگا لیکن درآمد لوگوں کی یہ رہی کہ اس جانور کی جو قیمت چُرانے کے دن ہوگی وہ دینی ہوگی۔

۲۰۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ

(جو شخص کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے اُس کا حکم)

۵۳۔ کہا مالک نے جو کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے تو نقصان کی وجہ سے جسقدر قیمت اُسکی کم ہو جائے اس کا تاوان دینا ہوگا۔

۵۴۔ کہا مالک نے ایک اونٹ حملہ کرے کسی آدمی پر اور وہ آدمی اپنی جان کا خوف کر کے اسکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اگر وہ گواہ رکھتا ہو اس امر کا کہ اونٹ نے اس پر حملہ کیا تھا تو اس پر تاوان نہ ہوگا ورنہ تاوان دینا ہوگا۔

۲۱۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَا يُعْطَى الْعُمَّالُ

(کاریگروں کو جو مال دیا جاتا ہے اُس کا حکم)

۵۵۔ کہا مالک نے اگر کسی نے اپنا کپڑا رنگریز کو رنگنے کو دیا اُس نے رنگا اب کپڑے والا یہ کہے میں نے تجھ سے یہ رنگ نہیں کہا تھا اور رنگریز کہے تو نے یہی رنگ کہا تھا تو رنگریز کا قول قسم سے مقبول ہوگا ایسا ہی درزی کا بھی حکم ہے اور سُنار کا جب وہ حلف اٹھالیں البتہ اگر ایسی بات کا دعویٰ کرتے ہوں جو بالکل عرف اور رواج کے خلاف ہو تو ان کا قول مقبول نہ ہوگا بلکہ کپڑے والے سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم نہ کھائے گا تو کاریگر سے قسم لی جائے گی۔ کہا[۵۶] مالک نے ایک شخص نے اپنا کپڑا رنگریز کو دیا رنگنے کے واسطے رنگریز نے وہ کپڑا دوسرے شخص کو پہننے کو دے دیا تو رنگریز پر اس کا تاوان ہوگا اگر پہننے والے کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کپڑا کسی اور کا ہے اور جو معلوم ہو تو تاوان اُسی پر ہوگا۔

۲۲۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْحَمَالَةِ وَالْحَوَالِ (حوالے اور کفالت کا بیان)

۵۷۔ کہا مالک نے ایک شخص نے اپنے ذمے پر جو قرض ہے اس کو اپنے ایک قرضدار پر اُتار دیا قرضخواہ کی رضامندی سے اب وہ قرضدار مفلس ہو گیا یا بے جائداد مر گیا تو قرضخواہ پھر اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے البتہ اگر ایک شخص دوسرے کے ذمے پر جو قرض ہے اس کا ضامن ہو گیا پھر جو ضامن ہوا تھا بے جائداد مر گیا یا مفلس ہو گیا تو قرضخواہ قرضدار سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

ف: کیونکہ حوالہ نام ہے نقلِ دَین کا ایک ذمے سے دوسرے ذمے پر جب مُحتال لہٗ نے قبول کر لیا تو مُحیل بری ہو گیا اب مُحتال عَلَیہِ سے وصول ہو یا نہ ہو مُحیل سے کچھ کام نہیں برخلاف کفالت کے اس میں مَکفُولُ عَنہُ بری نہیں ہوتا بلکہ کفیل

www.sirat-e-mustaqeem.com

مکفول عنہ کی مثل ہوجاتا ہے صحتِ مطالبہ اور وجوبِ ادا میں۔

۲۳-بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَنِ ابْتَاعَ ثَوْبًا وَبِهِ عَيْبٌ

(جو شخص کپڑا خرید کرے اور اُس میں عیب نکلے)

۵۸-کہا مالک نے جب کوئی شخص کپڑا خریدے اور اس میں عیب نکلے مثلاً پھٹا ہوا ہویا اور کچھ اور یہ عیب بائع کے پاس کا ہو گواہوں کی گواہی سے یا بائع کے اقرار سے اب مشتری نے اس کپڑے میں تصرف کیا جیسے اس کو کتر بیونت کر ڈالا جس سے کی قیمت گھٹ گئی پھر اس کو عیب معلوم ہوا تو وہ کپڑا بائع کو پھیر دے اور کاٹنے کا ضمان مشتری پر نہ ہوگا۔

ف: اور اگر مشتری چاہے تو کپڑے کو رکھ لے اور عیب کا نقصان بائع سے مجرا لے کہا[۵۹] مالک نے اگر کسی شخص نے کپڑا خریدا اور اس میں عیب پایا مثلاً پھٹا ہوا یا جلا ہوا ہے بائع نے کہا مجھے اس عیب کی خبر نہ تھی اور مشتری اس کپڑے کو کاٹ بیونت چکا ہے یا رنگ چکا ہے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے کپڑا رکھ لے اور بائع سے عیب کے موافق نقصان مجرا لے چاہے کپڑا پھیر دے اور جس قدر کاٹ بیونت یا رنگ سے کپڑے کی قیمت گھٹ گئی ہے اسقدر بائع کو مجرا دے اگر مشتری نے اس پر وہ رنگ کیا ہے جس کی وجہ سے اسکی قیمت بڑھ گئی تب بھی مشتری کو اختیار ہوگا چاہے عیب کا نقصان بائع سے وصول کر کے کپڑا رکھ لے چاہے بائع کا شریک ہو جائے۔ اس کپڑے میں اب دیکھا جائے گا کہ اُس کپڑے کی قیمت عیب کے لحاظ سے کتنی ہے مثلاً دس درم ہو اور مشتری کے رنگنے کی وجہ سے پندرہ درم قیمت ہوگئی ہو تو بائع دو ثلث کا اور مشتری ایک ثلث کا اس کپڑے میں شریک ہوگا جب وہ کپڑا بکے اس کی قیمت کو اسی حساب سے بانٹ لیں گے۔

۲۴-بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النَّحْلِ (جو ہبہ درست نہیں اُسکا بیان)

۶۰-عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ بَشِيرًا أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَجِعْهُ

ترجمہ: نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی ایک ایک غلام دیا بولا نہیں تو آپؐ نے فرمایا رجوع کر ہبہ سے۔

ف: ظاہر حدیث سے عدل اور مساوات کا وجوب ثابت ہوتا ہے اولاد میں یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ثوری کا اور شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عدل اولاد میں مستحب ہے اگر ایک کو کچھ زیادہ ہبہ کرے تو ہبہ صحیح ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ دوسرے کو بھی اسیقدر دے اور نعمان بن بشیر کی حدیث کی تاویل کی ہے دس طریقوں سے لیکن سب وجوہ ضعیف ہیں ذکر کیا ان کو زرقانی نے۔

۶۱-عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت اُم المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَبَّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِيْ مِنْكِ وَلَا اَعَزَّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِيْ مِنْكِ وَاِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَاِنَّمَا هُمَا اَخَوَاكِ وَاُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى قَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتَ خَارِجَةَ اُرَاهَا جَارِيَةً ۔

ان کے باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو ہبہ کئے تھے کھجور کے درخت جن میں سے بیس۲۰ وسق کھجور نکلتی تھی اپنے باغ میں سے جو غابہ میں تھے (غابہ ایک موضع ہے شام کی راہ میں) جب حضرت ابوبکر کی وفات ہونے لگی انہوں نے کہا اے بیٹی کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کا مالدار رہنا مجھے پسند ہو بعد اپنے تجھ سے زیادہ اور نہ کسی آدمی کا مفلس رہنا ناپسند ہے مجھ کو بعد اپنے تجھ سے زیادہ میں نے تجھے بیس۲۰ وسق کھجور کے درخت ہبہ کئے تھے اگر تو ان درختوں سے کھجور کاٹتی اور اُن پر قبضہ کر لیتی تو وہ تیرا مال ہو جاتا۔ اب تو وہ سب وارثوں کا مال ہے اور وارث کون ہیں دو بھائی ہیں تمہارے (عبدالرحمٰن اور محمد) اور دو بہنیں ہیں تو بانٹ لینا اس کو کتاب اللہ کے موافق حضرت عائشہ نے کہا اے میرے باپ قسم خدا کی اگر بڑے سے بڑا مال ہوتا تو میں اس کو چھوڑ دیتی لیکن میں حیران ہوں (ایک بہن تو میری اسماء ہے) اور دوسری بہن کون ہے حضرت ابوبکر صدیق نے کہا وہ جو (حبیبہ) بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میں اس کو لڑکی سمجھتا ہوں ف۲۔

ف۱: کیونکہ ہبہ میں موہوب لہٗ کا قبضہ ضروری ہے بدون قبضے کے اس کی ملک ثابت نہیں ہوتی۔

ف۲: یہ کرامت ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایسا ہی ہوا ان کے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوئی اور نام اس کا اُم کلثوم رکھا گیا۔

۶۲۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ نُحْلًا ثُمَّ يُمْسِكُوْنَهَا فَاِنْ مَاتَ ابْنُ اَحَدِهِمْ قَالَ مَالِيْ بِيَدِيْ لَمْ اُعْطِهِ اَحَدًا وَاِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِيْ قَدْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ نِحْلَةً فَلَمْ يَحُزْهَا الَّذِيْ نَحَلَهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهِ فَهِيَ بَاطِلٌ ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہ ہبہ کرتے ہیں اپنے بیٹوں کو پھر روک لیتے ہیں اگر بیٹا پہلے مر جاتا ہے تو کہتے ہیں میرا مال میرے قبضے میں ہے کسی کو نہیں دیا اگر باپ مر جاتا ہے تو کہہ جاتا ہے کہ وہ میرے بیٹے کا ہے اسکو میں ہبہ کر چکا ہوں جو کوئی ہبہ کرے اور اس کو نافذ نہ کرے یعنی موہوب لہٗ اس پر قبضہ نہ کرے اس طرح سے کہ جب موہوب لہٗ مرے تو وہ اسکے وارثوں کو ملے تو وہ ہبہ باطل ہے۔

۲۵۔ بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَطِيَّةِ (جو عطیہ درست نہیں ہے اُس کا بیان)

۶۳۔ کہا مالک نے جو شخص ثواب کے واسطے کسی کو کوئی شے دے اس کا عوض نہ چاہتا ہو اور لوگوں کو اس پر گواہ کر دے تو وہ نافذ ہو جائے گا مگر جب دینے والا مر جائے موہوب لہٗ کے قبضے سے پہلے۔ اگر دینے والا یہ چاہے کہ بعد دینے کے اس کو رکھ چھوڑے تو یہ نہیں ہو سکتا موہوب لہٗ جب چاہے تو جبراً اس سے لے سکتا ہے کہا مالک نے اگر زید نے عمرو کو ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

شے للہ دی بعد اس کے زید مرگیا عمرو ایک گواہ لے کر آیا تو عمرو کو قسم کھانی پڑے گی اگر وہ قسم کھالے تو ایک گواہی اور ایک قسم پر وہ شے عمرو کو دلادیں گے اگر عمر نے قسم سے انکار کیا تو زید سے قسم لیں گے اگر زید نے قسم کھانے سے انکار کیا تو وہ شے دینی پڑے گی جب عمرو کے پاس ایک گواہ بھی ہو اگر ایک بھی گواہ نہ ہو تو عمرو کا صرف دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔

۶۵ کہا مالک نے ایک شخص نے ایک شے للہ دی پھر معطیٰ لہٗ قبل قبضے کے مرگیا تو اس کے وارث اسکے قائم مقام ہوں گے اگر دینے والا قبل معطیٰ لہٗ کے قبضے کے مرگیا تو اب اس کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ قبضہ نہ ہونے کے سبب سے وہ ہبہ لغو ہوگیا اگر دینے والا اس کو روک رکھے اور ہبہ پر ۱۲ نہ ہوں تو یہ نہیں ہوسکتا جب معطیٰ لہٗ لینے کو کھڑا ہو جائے تو لے سکتا ہے۔

۲۶۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْهِبَةِ (ہبے کا حکم)

۶۶۔ عَنْ: اَبِیْ غَطْفَانَ بْنِ طَرِیْفِ الْمُرِّیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَا یَرْجِعُ فِیْهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً یَرٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ فَهُوَ عَلٰى هِبَتِهٖ یَرْجِعُ فِیْهَا اِذَا لَمْ یَرْضَ مِنْهَا۔

ترجمہ: ابی غطفان بن طریف مُرّی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا جو شخص ہبہ کرے کسی ناتے والے کو صلۂ رحم کیواسطے یا صدقہ کے طور پر ثواب کے واسطے تو اس میں رجوع نہیں کرسکتا اور جو ہبہ کرے عوض لینے کے واسطے تو وہ رجوع کرسکتا ہے جب کہ ناراض ہو۔

ف: جب تک کہ اس کا عوض نہ لے چکا ہو ۶۷ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جب مَوہُوب میں کچھ تفاوت ہوجائے کمی بیشی سے اور وہ ہبہ ایسا ہو جو عوض کے واسطے دیا گیا ہو تو مَوہُوبٌ لہٗ کو اس کی قیمت قبضے کے دن کی دینی پڑے گی۔

۲۷۔ بَابُ الْاِعْتِصَارِ فِي الصَّدَقَةِ (صدقہ میں رجوع کرنیکا بیان)

۶۸۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے باپ اگر اپنے بیٹے کو کچھ صدقہ کے طور پر دے تو بیٹا اس کو اپنے قبضے میں کرلے یا بیٹا صغیر سن ہو خود باپ کی گود میں ہو اور وہ صدقہ پر گواہ کردے تو اب باپ کو اس میں رجوع کرنا درست نہیں کیونکہ کسی صدقہ میں رجوع درست نہیں۔ ۶۹ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو کوئی چیز محبت کی وجہ سے دے نہ کہ صدقے کے طور پر تو وہ اس میں رجوع کرسکتا ہے جب تک کہ بیٹا اس جائداد کے اعتماد پر معاملہ نہ کرنے لگے اور لوگ اس کو اس جائداد کے بھروسے پر قرض نہ دیں لیکن جب ایسا ہوجائے تو پھر رجوع نہیں کرسکتا ۷۰ کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو ہبہ کرے اور کوئی عورت اس بیٹے سے اس واسطے نکاح کرے کہ جائداد ہبہ میں پاکر غنی (مالدار) ہوگیا ہے یا کوئی شخص اپنی بیٹی کو ہبہ کرے پھر اس سے کوئی مرد نکاح کرے اس جائداد کے خیال سے تو اب باپ رجوع نہیں کرسکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۸۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْعُمْرٰى (عمرے کے بیان میں)

ف: عُمرٰی اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں نے تجھ کو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا۔

۷۰۔ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطِيْهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا اَبَدًا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو عمرے دے اس کے واسطے اور اس کے وارثوں کے واسطے تو پھر وہ عُمرٰی اسی کا ہو جاتا ہے دینے والے کو پھر نہیں مل سکتا (کیونکہ اس نے ایسی چیز دی جس میں وراثت ہونے لگی)

ف: یہ قول ابوسلمہ کا ہے اگر اس کی عین حیات تک عمرٰی دیا تو بھی ائمہ ثلثہ کے نزدیک رجوع نہیں ہو سکتا اور مالک کے نزدیک ہو سکتا ہے۔

۷۱۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَكْحُوْلًا الدِّمَشْقِيَّ يَسْاَلُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعُمْرٰى وَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ فِيْ اَمْوَالِهِمْ وَفِيْمَا اَعْطَوْا۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن قاسم نے سُنا مکحول کو پوچھتے ہوئے قاسم سے عمرٰی کے متعلق کیا قول ہے لوگوں کا اس میں قاسم نے کہا میں نے تو لوگوں کو اپنی شرطیں پوری کرتے ہوئے پایا اپنے مالوں میں اور جو کچھ وہ دیا کرتے تھے اس کو بھی پورا کرتے تھے۔

۷۲۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عمرٰی دینے والے کو پھر عمرٰی مل جائے گا جب کہ مُعمَرَلَہٗ مر جائے اور دینے والے نے اس کے وارثوں کو نہ دیا ہو بلکہ مُعمَرَلَہٗ کے عین حیات تک دیا ہو۔

۷۳۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَرِثَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ دَارَهَا قَالَ وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ اَسْكَنَتْ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدٍ قَبَضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَرَاٰى اَنَّهٗ لَهٗ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر وارث ہوئے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے وہ اپنا گھر زید بن خطاب کی بیٹی کو زندگی بھر رہنے کو دے گئی تھیں جب وہ مر گئیں تو عبداللہ بن عمر نے اس گھر کو لے لیا اپنا سمجھ کر۔

۲۹۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي اللُّقَطَةِ (لُقطے کا بیان)

ف: لُقطہ اس چیز کو کہتے ہیں جو راہ میں پڑی ہوئی ملے۔

۷۴۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ

ترجمہ: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے لُقطہ کو فرمایا آپ نے پہچان رکھ ظرف اس کا (جس میں لُقطہ ہو خواہ چمڑے میں، ہو یا کپڑے میں ہو) اور پہچان رکھ بندھن

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

اس کا پھر ایک برس تک لوگوں سے اس کا حال کہا کر اگر اس کا مالک مل جائے تو اس کو دے دے نہیں تو لے لے پھر اُس نے کہا اگر کوئی بکری بھٹکی مل جائے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بکری تیرے کام میں آئے گی یا تیرے بھائی کے نہیں تو بھیڑیا کھا جائے گا۔ ف پھر اس شخص نے کہا اگر اونٹ بھولا بھٹکا ملے آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام وہ تو اپنے ساتھ اپنا پانی رکھتا ہے اور موزے رکھتا ہے ف جہاں اس کو پانی مل جاتا ہے پی لیتا ہے جو درخت ملتا ہے کھا لیتا ہے یہاں تک کہ مالک اس کا اس کو پا لیتا ہے ف

ف: ایسے مقاموں میں جہاں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں جیسے جامع مسجد عیدگاہ میلے ٹھیلوں میں پکار کر کہے جس کی کچھ چیز گم ہو گئی ہو تو ہمارے پاس آئے اس کا پتہ بتلائے۔ ف: مطلب یہ کہ بکری کو پکڑے چھوڑ نہ دے اگر اس کا مالک آجائے تو اسکے حوالے کر دے نہیں تو کام میں لائے اگر چھوڑ دے گا تو احتمال ہے کہ بھیڑیا اس کو پھاڑ ڈالے یا اور کوئی جانور مار ڈالے تو مسلمان کا مال ناحق ضائع ہو۔ ف: یعنے پیٹ میں اس کے پانی بھرا رہتا ہے کئی دن تک پیاس (بھوک) کا متحمل ہو سکتا ہے۔ ف: یعنے تلوے اسکے مضبوط اور زور آور ہیں کہ چلنے سے گھستے نہیں۔ ف: تو اونٹ کو پکڑنا جائز نہیں کیونکہ اس کے تلف ہونے کا خوف نہیں ہے۔

۷۵۔ عَنْ: مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلَ قَوْمٍ بِطَرِيْقِ الشَّامِ فَوَجَدَ صُرَّةً فِيْهَا ثَمَانُوْنَ دِيْنَارًا فَذَكَرَهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ عَرِّفْهَا عَلٰٓى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ وَاذْكُرْهَا لِكُلِّ مَنْ يَّاْتِيْ مِنَ الشَّامِ سَنَةً فَاِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَشَاْنُكَ بِهَا۔

ترجمہ: معاویہ بن عبداللہ بن بدر الجہنی سے روایت ہے ان کے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے شام کے راستہ میں ایک منزل میں جہاں لوگ اُتر چکے تھے ایک تھیلی پائی جس میں اسی دینار تھے انہوں نے حضرت عمر سے بیان کیا آپ نے کہا مسجدوں کے دروازوں پر لوگوں سے کہا کر اور جو شخص شام سے آئے اس سے بیان کیا کر ایک برس تک جب ایک برس گذر جائے پھر تجھکو اختیار ہے۔

۷۶۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً فَجَآءَ بِهَآ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ وَجَدْتُ لُقْطَةً فَمَاذَا تَرٰى فِيْهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَرِّفْهَا فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ زِدْ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَآ اُمُّ لَكَ اَنْ تَاْكُلَهَا وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَاْخُذْهَا۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے ایک شخص نے لُقطہ پایا اس کو عبداللہ بن عمر کے پاس لے آیا اور پوچھا کیا کہتے ہو اس باب میں عبداللہ بن عمر نے کہا لوگوں سے پوچھ اور بتا اُس نے کہا میں پوچھ اور بتا چکا عبداللہ بن عمر نے کہا اور سہی اس نے کہا میں پوچھ بتا چکا عبداللہ بن عمر نے کہا میں کبھی تجھ کو حکم نہ کروں گا اسکے کھانے کا اگر تو چاہتا تو اس کو نہ لیتا۔

ف: جب لے لیا تو وقت اُٹھانا ضروری ہے اس واسطے عبداللہ بن عمر کے نزدیک لُقطہ اٹھانا مکروہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰-بَابُ الْقَضَاءِ فِي اسْتِهْلَاكِ الْعَبْدِ اللُّقْطَةَ

(غلام لُقطے کو پا کر خرچ کر ڈالے تو کیا حکم ہے)

۷۷۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے غلام اگر لُقطہ پائے اور اس کو خرچ کر ڈالے میعاد گزرنے سے پہلے یعنے ایک برس سے پہلے تو وہ اسکے ذمہ رہے گا اب جب اس کا مالک آئے تو غلام کا مولیٰ لُقطے کی قیمت ادا کرے یا غلام کو حوالے کر دے اگر غلام نے میعاد گزرنے کے بعد اس کو صرف کیا تو وہ اس کے ذمے قرض رہے گا جب آزاد ہو اس سے لے لے فی الحال کچھ نہیں لے سکتا نہ مولیٰ کو اس کا دینا لازم ہے۔

۳۱-بَابُ الْقَضَاءِ فِي الضَّوَالِّ (جو جانور مالک کے پاس سے گم ہو گئے ہوں اُس کا بیان)

۷۸۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ ضَحَّاكٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ بَعِيْرًا بِالْحَرَّةِ فَعَقَلَهٗ ثُمَّ ذَكَرَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُعَرِّفَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ اَنَّهٗ قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْ ضَيْعَتِيْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَّهٗ ؛

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک انصاری نے ایک اونٹ پایا حرّہ میں (حرّہ ایک زمین ہے کالی پتھروں کی مدینہ کے قریب) اس کو رسی سے باندھا اور حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے کہا تین مرتبہ اس کو بتاؤ ثابت نے کہا اپنی زمین کی خبر لینے سے میں مجبور ہو گیا۔ حضرت عمر نے کہا جہاں سے تو نے اس اونٹ کو پایا ہے وہیں چھوڑ دے۔

ف: یعنے اونٹ کے بتانے میں میرا اصلی کام موقوف ہو گیا۔

۷۹۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ مَنْ اَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے فرمایا جو شخص گم ہوئی چیز کو اُٹھائے وہ خود گمراہ ہے۔

ف: اگر لینے کی نیت سے اٹھائے اور جو بتانے کی نیت سے اُٹھائے تو کچھ قباحت نہیں۔

۸۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ كَانَتْ ضَوَالُّ الْاِبِلِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِبِلًا مُؤَبَّلَةً تُنَاتَجُ لَا يَمَسُّهَا اَحَدٌ حَتّٰى اِذَا كَانَ زَمَانُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَمَرَ بِتَعْرِيْفِهَا ثُمَّ تُبَاعُ فَاِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا اُعْطِيَ ثَمَنَهَا ؛

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں جو اونٹ گمے ہوئے ملتے تھے وہ چھوڑ دیئے جاتے تھے بچے جنا کرتے تھے کوئی ان کو نہ لیتا تھا جب حضرت عثمان کا زمانہ ہوا انہوں نے حکم کیا کہ بتائے جائیں پھر بیچ کر اُن کی قیمت بیت المال میں رکھی جائے جب مالک آئے تو اس کو دے دی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲۔ بَابُ صَدَقَةِ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ

(زندہ مردے کی طرف سے صدقہ دے تو مُردے کو ثواب پہنچتا ہے)

۸۱۔ عَنْ: شُرَحْبِيلِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطِ سَمَّاهُ ۔

ترجمہ: شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے ان کی ماں مدینہ میں مرنے لگیں لوگوں نے ان سے کہا وصیت کرو انہوں نے کہا کیا وصیت کروں مال تو سعد کا ہے پھر مرگئیں سعد کے آنے سے پہلے جب سعد آئے لوگوں نے بیان کیا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے کچھ للہ دُوں تو اس کو فائدہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پھر سعد نے کہا فلاں فلاں باغ صدقہ ہے میری ماں کی طرف سے۔

۸۲۔ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری ماں کا دم یکایک نکل گیا اگر بات کرنے پاتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔

۸۳۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ تَصَدَّقَ عَلَى أَبَوَيْهِ بِصَدَقَةٍ فَهَلَكَا فَوَرِثَ ابْنُهُمَا الْمَالَ وَهُوَ نَخْلٌ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ أُجِرْتَ فِي صَدَقَتِكَ وَخُذْهَا بِمِيرَاثِكَ ۔

ترجمہ: ایک شخص انصاری نے اپنے والدین کو کھجور کے درخت صدقہ میں دئے پھر والدین مرگئے تو وہی شخص اس کا وارث ہوا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے صدقہ کا ثواب ہوا اب میراث میں اس کو لے لے۔

۳۳۔ بَابُ الْأَمْرِ بِالْوَصِيَّةِ (وصیت کا حکم)

۸۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق ہے مسلمان آدمی کو جس کے پاس کوئی چیز یا معاملہ ایسا ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہو اور وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ ۔ دو راتیں گذارے بغیر وصیت لکھے ہوئے۔

ف: کیونکہ احتمال ہے کہ موت آجائے اور وصیت لکھنا نصیب نہ ہو تو لوگوں کا مؤاخذہ دار ہو کر مرے۔

۸۵۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جو آدمی اپنی صحت یا مرض میں کچھ وصیت کرے مثلاً غلام آزاد کرنے کی یا اور کچھ وصیت تو اس میں تغیر اور تصرف کر سکتا ہے مرتے دم تک اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل اس وصیت کو موقوف کر کے دوسری کوئی وصیت کرے مگر جب کسی غلام کو مدبّر کر چکا ہو تو اب اس کی تدبیر کو باطل نہیں کر سکتا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق ہے مسلمان آدمی کو آخر تک الحدیث۔ کہا مالک نے اگر موصی اپنی وصیت کے بدلنے پر قادر نہ ہوتا تو چاہیئے تھا کہ ہر وصیت کرنے والے کا مال اس کے اختیار سے نکل کر رُکا رہتا حالانکہ ایسا نہیں ہے کبھی آدمی اپنی صحت میں وصیت کرتا ہے اور کبھی سفر میں جاتے وقت کہا مالک نے ہمارے نزدیک ہر وصیت کو بدل سکتا ہے سوائے تدبیر کے۔

۳۳۔ بَابُ جَوَازِ وَصِيَّةِ الضَّعِيْفِ وَالصَّغِيْرِ وَالْمُصَابِ وَالسَّفِيْهِ

(ضعیف اور کم سن اور مجنون اور احمق کی وصیت کا بیان)

۸۸۔ عَنْ: عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ نِ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ هٰهُنَا غُلَامًا يَفَاعًا لَمْ يَحْتَلِمْ مِنْ غَسَّانَ وَوَارِثُهٗ بِالشَّامِ وَهُوَ ذُوْمَالٍ وَلَيْسَ لَهٗ هٰهُنَا اِلَّا بِنْتُ عَمٍّ لَّهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَلْيُوْصِ لَهَا قَالَ فَاَوْصٰى لَهَا بِمَالٍ يُقَالُ بِئْرُ جُشَمٍ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ فَبِيْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ بِثَلٰثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَبِنْتُ عَمِّهِ الَّتِيْ اَوْصٰى لَهَا هِيَ اُمُّ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ نِ الزُّرَقِيِّ۔

ترجمہ: عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے کہا گیا کہ اس جگہ مدینہ میں ایک لڑکا ہے قریب بلوغ کے مگر بالغ نہیں ہوا قبیلہ غسان سے اور اس کے وارث شام میں ہیں اور اس کے پاس مال ہے اور یہاں اس کا کوئی وارث نہیں سوائے ایک چچازاد بہن کے تو حضرت عمر نے کہا اسی کو وصیت کرے اس لڑکے نے مال کی وصیت جس کا نام بیر جُشم تھا اپنی چچازاد بہن کے واسطے کی عمرو بن سلیم نے کہا وہ مال تیس ہزار درہم کو بکا اور اس کی چچازاد بہن عمرو بن سلیم کی ماں تھی۔

۸۹۔ عَنْ: اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ غُلَامًا مِّنْ غَسَّانَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَوَارِثُهٗ بِالشَّامِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا يَمُوْتُ اَفَيُوْصِيْ فَقَالَ فَلْيُوْصِ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ الْغُلَامُ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ اَوِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً فَاَوْصٰى بِبِئْرِ جُشَمٍ فَبَاعَهَا اَهْلُهَا بِثَلٰثِيْنَ اَلْفِ دِرْهَمٍ۔

ترجمہ: ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ ایک لڑکا غسان کا مرنے لگا مدینہ میں اور وارث اس کے شام میں تھے حضرت عمر سے اس کا ذکر ہوا اور پوچھا گیا کیا وصیت کرے آپ نے فرمایا وصیت کرے یحییٰ بن سعید نے کہا وہ لڑکا دس برس کا تھا یا بارہ برس کا وہ بیر جُشم (اس مال کا نام تھا) چھوڑ گیا اس کی وصیت کر گیا لوگوں نے اسے تیس ہزار درہم کو بیچا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۹۰۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ ضعیف العقل اور نادان اور مجنون کی جس کو کبھی افاقہ ہو جاتا ہے وصیت درست ہے جب اتنی عقل رکھتے ہوں کہ وصیت جو کریں اس کو سمجھیں اگر اتنی بھی عقل نہ ہو تو اس کی وصیت درست نہیں ہے۔

۳۴۔ بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْوَصِيَّةِ فِي الثُّلُثِ لَا تَتَعَدَّى

(ثلث سے زیادہ وصیت درست نہ ہونے کا بیان)

۹۱۔ عَنْ: سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اِشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَقُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَاُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ ۝

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو آئے (یعنے بیمار پرسی کے لئے) حجۃ الوداع کے سال میں اور میرا مرض شدید تھا میں نے کہا یا رسول اللہ میری بیماری کا حال تو آپ دیکھتے ہیں اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں دو ثلث مال للہ دے دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھا مال دے دوں آپ نے فرمایا نہیں پھر خود آپ نے فرمایا تہائی مال للہ دے دے اور تہائی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ ان کو فقیر بھیک منگا چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تو جو چیز صرف کرے گا خدا کی رضامندی کے واسطے تجھ کو اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ تو جو اپنی بی بی کے منہ میں دیتا ہے اس کا بھی ثواب ملے گا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے رہ جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو پیچھے رہ جائے گا اور نیک کام کرے گا تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے (مکہ میں نہ مرے) یہانتک کہ نفع دے اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دے ایک قوم کو۔ اے پروردگار میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر دے ان کو اس ہجرت سے ان کی ایڑیوں پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہیں جن کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تھے اس وجہ سے کہ وہ مکہ میں مر گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف۱: یعنے آپ مکہ سے چلے جائیں گے اور میں مکہ میں رہ جاؤں گا بوجہ بیماری کے چونکہ صحابہ مکہ کو چھوڑ کر ہجرت کر چکے تھے اس واسطے وہاں کا رہنا مکروہ جانتے تھے کیونکہ انہوں نے خدا کے واسطے اس کو چھوڑ دیا تھا۔

ف۲: یہ قول آنحضرتؐ کا سچا ہوا سعد بن ابی وقاص مدت تک زندہ رہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑی بڑی فتوحات کیں نفع ہوا ان کے سبب سے مسلمانوں کو اور ضرر ہوا اُن کے سبب سے کفار کو اور انتقال ہوا سعد کا ۵۵ھ ہجری میں یا ۵۸ھ ہجری میں تو بعد اس بیماری کے پینتالیس ۴۵ برس تک زندہ رہے۔

ف۳: حجۃ الوداع میں کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کر چکے وہاں مرنا مکروہ ہے۔

۹۲۔ کہا مالک نے اگر کوئی وصیت کرے تہائی مال کی ایک شخص کو اور کہے غلام میرا فلاں شخص کی خدمت کرے جب تک وہ شخص زندہ رہے پھر آزاد ہے بعد اسکے اس غلام کی قیمت ثلث مال نکلے تو غلام کی خدمت کی قیمت لگا دیں گے اور اس غلام میں حصہ کر لیں گے جس کو ثلث مال کی وصیت کی ہے اس کا حصہ ایک ثلث ہوگا اور جس کو خدمت کی وصیت کی ہے اس کا حصہ خدمت کے موافق ہوگا بعد اس کے دونوں شخص اس غلام کی خدمت یا کمائی میں سے اپنا حصہ لیا کریں گے۔ جب وہ شخص مر جائے گا جس کے واسطے خدمت کی تھی تو غلام آزاد ہو جائے گا۔ کہا ۹۳ مالک نے جو شخص وصیت کرے کئی آدمیوں کے لئے پھر اس کے وارث یہ دعویٰ کریں کہ وصیت ثلث سے زیادہ ہے تو وارثوں کو اختیار ہوگا چاہے ہر ایک مُوصیٰ لہٗ کو اس کی وصیت ادا کریں اور میت کا پورا ترکہ آپ لے لیں یا تہائی مال مُوصیٰ لہٗ جتنے ہوں ان کے حوالہ کر دیں وہ اپنے حصّوں کے موافق اس کو تقسیم کر لیں گے۔

۳۵۔ بَابُ أَمْرِ الْحَامِلِ وَالْمَرِيضِ وَالَّذِي يَحْضُرُ الْقِتَالَ فِي أَمْوَالِهِمْ

(حاملہ اور بیمار کو اور اُس شخص کو جو میدانِ جنگ میں کھڑا ہو اپنے مال میں کتنا اختیار ہے)

۹۴۔ کہا مالک نے حاملہ بھی مثل بیمار کے ہے اگر بیماری خفیف ہو جس میں موت کا خوف نہ ہو تو مالک مال کو اختیار ہے جیسا چاہے تصرف کرے البتہ جس بیماری میں موت کا خوف ہو تو ثلث سے زیادہ تصرف درست نہیں ہے۔ کہا ۹۵ مالک نے اسی طرح حاملہ بھی اوائل حمل میں جب تک خوشی اور سرور اور صحت سے رہے نہ مرض ہو نہ خوف اپنے کُل مال میں اختیار رکھے گی۔ اللہ جل جلالہٗ اپنی کتاب میں فرماتا ہے..... "ہم نے بشارت دی سارہ کو اسحٰق کی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی" اور فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے "جب آدمی نے عورت سے جماع کیا تو اس کو حمل ہو گیا ہلکا ہلکا چلتے پھرتے رہے جب حمل بھاری ہوا تو دونوں نے دعا کی اللہ سے جو ان کا رب تھا کہ اگر تو ہم کو نیک (یا صحیح وسالم) بچہ دے گا تو ہم تیرا شکر ادا کریں گے۔" پس عورت حاملہ جب بوجھل ہو جائے تو اس وقت ثلث مال سے زیادہ اختیار نہیں رہتا اور یہ بعد چھ مہینے کے ہے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے "مائیں اپنے بچے کو دو برس کامل دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے" اور پھر فرماتا ہے "حمل اور دودھ چھڑائی اس کی تیس ۳۰ مہینے میں ہوتی ہے" تو جب حاملہ پر چھ مہینے گذر جائیں حمل کے روز سے اس وقت سے اسکا تصرف ثلث مال سے زیادہ میں درست نہ ہوگا۔ کہا ۹۶ مالک نے جو شخص صفِ جنگ میں کھڑا ہو اور لڑائی کو جائے اسکو بھی ثلث مال سے زیادہ اپنے مال میں تصرف درست نہیں وہ بھی حاملہ اور بیمار کے حکم میں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۶۔ بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ وَالْحِيَازَةُ

(وارث کے واسطے وصیت کا بیان اور وارث کو کچھ مال دے جانے کا بیان)

۹۷۔ کہا مالک نے یہ جو آیت ہے: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرَا ِالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ "یعنے جب تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور مال چھوڑ جائے تو وصیت کرے والدین اور ناتے والوں کے واسطے"۔ یہ آیت منسوخ ہے آیات میراث سے جن میں اللہ نے ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا۔[1] ف اور یہ حکم اس وقت کا تھا جب تک آیات مواریث نہیں اتری تھیں لوگ جیسے وصیت کر جاتے اسکے موافق مال اُن کا تقسیم ہو جاتا۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک وارث کے واسطے وصیت درست نہیں ہے مگر جب اور ورثاء اجازت دیں اور اگر بعض ورثاء اجازت دیں اور بعض نہ دیں تو جو اجازت دیں گے ان کے حصے میں سے وصیت ادا کی جائے گی۔ کہا مالک نے جو شخص بیمار ہو وہ اپنے وارثوں سے اجازت چاہے ثلث سے زیادہ وصیت کرنے کی اور وارث اجازت دیں اس بات کی کہ ثلث سے زیادہ کسی وارث کے لئے وصیت کرے تو پھر ان وارثوں کو رجوع کا اختیار نہیں اگر رجوع درست ہوتا تو ہر وارث یہی کیا کرتا جب مُوصی مر جاتا تو مال وصیت آپ لے لیا کرتے اور اس کی وصیت روک دیتے البتہ اگر کوئی شخص صحت کی حالت میں اپنے وارثوں سے اجازت چاہے وارث کے واسطے وصیت کرنے کی اور وہ اجازت دے دیں تو اس سے رجوع کر سکتے ہیں کیونکہ جب آدمی صحیح ہے تو اپنے کُل مال میں اختیار رکھتا ہے چاہے سب صدقہ دے چاہے سب کسی کے حوالے کر دے تو یہ اذن لینا لغو ہوا اور وارثوں کا اذن دینا بھی اپنے وقت سے پیشتر ہوا اسواسطے ان کو رجوع درست ہے بلکہ اذن لینا اس وقت درست ہے جب وہ اپنے مال میں اختیار نہ رکھتا ہو اور ثلث سے زیادہ تصرف کرنے پر قادر نہ ہو اُس وقت وارثوں کو دو ثلث کا اختیار ہوگا وہ اجازت بھی دے سکتے ہیں اگر مریض نے اپنے وارث سے کہا تو اپنا حصہ میراث کا مجھے ہبہ کر دے اس نے ہبہ کر دیا لیکن مریض نے اس میں کچھ تصرف نہیں کیا یوں ہی مر گیا تو وہ حصہ پھر اسی وارث کا ہو جائے البتہ اگر میت یوں کہے ایک وارث سے کہ فلانا وارث بہت ضعیف ہے تو بھی اپنا حصہ اس کو ہبہ کر دے اور اگر وہ ہبہ کر دے تو درست ہو جائے گا اگر وارث نے اپنا حصہ میراث میت کو ہبہ کر دیا اس نے کچھ اس میں سے کسی کو دلایا کچھ بچ رہا تو جو بچ رہا وہ اسی وارث کا ہوگا۔

۱۰۰۔ کہا مالک نے جس شخص نے وصیت کی بعد اسکے معلوم ہوا کہ اس نے اپنے ایک وارث کو کچھ دیا تھا جس پر اس نے قبضہ نہیں کیا اور ورثاء نے اس کی اجازت سے انکار کیا تو وہ ورثا کا حق ہو جائے اور کتاب اللہ کے موافق تقسیم ہوگا۔

---

[1] یہ آیت منسوخ نہیں ہے اسکی پوری بحث دیگر کتب و تفاسیر میں ملاحظہ فرمائیں ۱۲ مصححہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۷ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤَنَّثِ مِنَ الرِّجَالِ وَمَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

(جو مرد عورت کی مثل ہو (یعنے شہوت نہ رکھتا ہو) اُس کا بیان اور لڑکے کا کون حقدار ہے ماں یا باپ)

۱۰۱۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک مخنث (جو خلقی نامرد تھا نام اُس کا ہیت تھا) حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس تھا اس نے عبد اللہ بن امیہ سے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُن رہے تھے اے عبداللہ اگر کل اللہ جل جلالہٗ تمہارے ہاتھ سے طائف کو فتح کرا دے تو تم غیلان کی بیٹی کو ضرور لینا جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکنیں معلوم ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار کی آٹھ بٹیں معلوم ہوتی ہیں (دونوں جانب سے پہلو کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔

ف: بٹیں پڑنے سے غرض یہ ہے وہ عورت موٹی اور گداز ہے عرب کے لوگ موٹی پُر گوشت عورتوں کو پسند کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنکر معلوم کیا کہ اس مخنث کے دل میں بھی عورتوں کی خواہش ہے جب ہی تو اچھے بُرے کو تمیز کرتا ہے اسواسطے منع کیا عورتوں کے پاس اسکے آنے سے۔

۱۰۲۔ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَوَلَدَتْ لَهُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ثُمَّ إِنَّهُ فَارَقَهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُبَاءً فَوَجَدَ ابْنَهُ عَاصِمًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِعَضُدِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الدَّابَّةِ فَأَدْرَكَتْهُ جَدَّةُ الْغُلَامِ فَنَازَعَتْهُ إِيَّاهُ حَتَّى أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنِي وَقَالَتِ الْمَرْأَةُ ابْنِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَالَ فَمَا رَاجَعَهُ عُمَرُ الْكَلَامَ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے قاسم بن محمد سے سُنا کہتے تھے کہ حضرت عمر خطاب کے پاس ایک انصاری عورت تھی اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عاصم بن عمر رکھا گیا پھر حضرت عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور مسجد قبا میں آئے وہاں عاصم کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ مسجد کے صحن میں حضرت عمرؓ نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے جانور پر سوار کر لیا لڑکے کی نانی نے یہ دیکھ کر اُن سے جھگڑا کیا اور اپنا لڑکا طلب کیا پھر دونوں حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے حضرت عمر نے کہا میرا بیٹا ہے عورت نے کہا میرا بچہ ہے ابوبکر صدیق نے کہا عمر سے چھوڑ دو بچے کو اور دے دو اس کی نانی کو حضرت عمر چپ ہو رہے اور کچھ تکرار نہ کی۔

ف: کیونکہ حق پرورش کا نانی کو ہے باپ کو نہیں جب تک کہ وہ بچہ سن شعور کو نہ پہنچے۔

۱۰۳۔ کہا مالک نے اسی حدیث پر عمل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۸-بَابُ الْعُيُبِ فِي السِّلْعَةِ وَضَمَانِهَا

(اسباب میں عیب نکلنے کا بیان اور اُس کا تاوان کس پر ہے)

۱۰۴-کہا مالک نے ایک شخص جانور یا کپڑا یا اور کوئی اسباب خرید کرے پھر یہ بیع ناجائز معلوم ہو اور مشتری کو حکم ہو کہ وہ چیز بائع کو پھیر دے (حالانکہ اُس شے میں کوئی عیب ہو جائے) تو بائع کو اُس شے کی قیمت ملے گی اس دن کی جس دن کہ وہ شے مشتری کے قبضے میں آئی تھی نہ کہ اُس دن کی جس دن کہ وہ پھیرتا ہے کیونکہ جس دن سے وہ شے مشتری کے قبضے میں آئی تھی اُس دن سے وہ اُس کا ضامن ہو گیا تھا اب جو کچھ اس میں نقصان ہو جائے وہ اُسی پر ہوگا اور جو کچھ زیادتی ہو جائے وہ بھی اسی کی ہوگی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مال ایسے وقت میں لیتا ہے جب اُس کی قدر اور تلاش ہو پھر اُس کو ایسے وقت میں پھیر دیتا ہے جب کہ وہ بے قدر ہو کوئی اُس کو نہ پوچھے تو آدمی ایک شے خریدتا ہے دس دینار کو پھر اُس کو رکھ چھوڑتا ہے اور پھیرتا ہے ایسے وقت میں جب اُس کی قیمت ایک دینار ہو تو یہ نہیں ہو سکتا کہ بیچارے بائع کا نو دینار کا نقصان کرے یا جس دن خریدا اُسی دن اس کی قیمت ایک دینار تھی پھر پھیرتے وقت اس کی قیمت دس دینار ہو گئی تو بائع مشتری کو ناحق نو دینار کا نقصان دے اسیواسطے قیمت اسی دن کی واجب ہوئی جس دن کہ وہ شے مشتری کے قبضے میں آئی ہو۔ کہا مالک نے اس کی دلیل یہ ہے کہ چور جب کسی کا اسباب چُرائے تو اس کی قیمت چوری کے روز کی لگائی جائے گی اور اُس دن کی قیمت نصاب کے برابر ہوگی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا ورنہ نہیں اگر اس کے ہاتھ کاٹنے میں دیر ہوئی اور اس چیز کی قیمت گھٹ بڑھ گئی تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

۳۹-بَابُ جَامِعِ الْقَضَاءِ وَكَرَاهِيَتِهِ

(قضا کی مختلف احادیث کا بیان اور قضا کے مکروہ ہونے کا بیان)

۱۰۶-عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ كَتَبَ اِلٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنْ هَلُمَّ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا وَاِنَّمَا يُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُهُ وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا تُدَاوِيْ فَاِنْ كُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ اَنْ تَقْتُلَ اِنْسَانًا فَتَدْخُلَ النَّارَ فَكَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اَدْبَرَا عَنْهُ نَظَرَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ ارْجِعَا اِلَيَّ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ابوالدرداء نے سلمان فارسی کو لکھا کہ چلے آؤ مقدس (پاک) زمین میں سلمان نے جواب لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں کرتی بلکہ آدمی کو اس کے عمل مقدس کرتے ہیں (جس زمین میں ہو) اور میں نے سُنا ہے تم طبیب بنے ہو لوگوں کی دوا کرتے ہو اگر تم لوگوں کو دوا سے اچھا کرتے ہو تو بہتر ہے اور اگر تم طب نہیں جانتے خواہ مخواہ طبیب بن گئے ہو تو بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی آدمی کو مار ڈالو تو جہنم میں جاؤ۔ پھر ابوالدرداء جب فیصلہ کیا کرتے دو شخصوں میں اور وہ جانے لگتے تو دوبارہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَعِيْدَ اعَلَيَّ قِصَّتَكُمَا مُتَطَبِّبٌ وَاللّٰهِ ۔ ان کو بلاتے اور کہتے پھر بیان کرو اپنا قصہ میں تو واللہ طب نہیں جانتا یوں ہی علاج کرتا ہوں ف۳

ف۱: یعنے قاضی بنے ہو طبیب امراض ظاہری کا علاج کرتا ہے اور قاضی امراض باطنی کا یا جیسے طبیب علاج کرتا ہے ادویہ اغذیہ سے قرائن دیکھ کر ویسا ہی قاضی بھی گواہ اور قسم اور دلائل اور قرائن دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے ۔ ف۲: یعنے علم شرع نہیں جانتے یوں ہی قاضی بن بیٹھے ہو ۔ ف۳: یہ ابو الدرداء عجز سے کہتے تھے تاکہ اللہ جل شانہٗ مدد کرے اور صواب (صحیح بات) کی توفیق دے ۔ اکثر سلف نے عہدہ قضا کو مکروہ جانا ہے اور اس سے پرہیز کیا چنانچہ ابو حنیفہؒ کسی طرح اس عہدے پر راضی نہیں ہوتے بہت تکلیفیں اٹھائیں اس خیال سے کہ اس میں مواخذہ بہت ہے لوگوں کے حقوق کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ نفس کا حال یکساں نہیں شاید بے اعتدال ہو جائے ۔ مدعی یا مدعا علیہ کی رعایت کر جائے ۔ کذا مالک نے اگر کسی شخص نے دوسرے کے غلام سے بغیر اسکے اذن کے کسی بڑے کام میں مدد لی جس کے واسطے نوکر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے یا مزدور بلانے کی اور غلام میں کوئی عیب ہو گیا اس کام کرنے کی وجہ سے تو اس پر ضمان لازم آئے گا اور جو غلام صحیح وسالم رہا اور اس کے مولیٰ (مالک) نے مزدوری طلب کی تو مزدوری دینی پڑے گی ۔ کذا مالک نے اگر غلام کا ایک حصہ آزاد ہو اور کچھ رقیق (مملوک) تو مال اس کا اس کے پاس رہیگا ۔ اس میں کوئی نیا کام نہیں کر سکتا بلکہ بقدر ضرورت کھاتا پیتا ہے تو جب مر جائے گا تو وہ مال اس کو ملے گا جس کی ملک باقی تھی ۔ کذا مالک نے جس روز سے لڑکا مالدار ہو جائے تو والد نے جو اس پر خرچ کیا ہو اس روز سے حساب کر کے اس سے مجرا لے سکتا ہے اگر چاہے خواہ مال لڑکے کا نقد کی قسم سے ہو یا جنس کی قسم سے ۔

۱۱۰ عَنْ: عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ دَلَّافٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ كَانَ يَسْبِقُ الْحَاجَّ فَيَشْتَرِي الرَّوَاحِلَ فَيَغْلِي بِهَا ثُمَّ يُسْرِعُ السَّيْرَ فَيَسْبِقُ الْحَاجَّ فَاَفْلَسَ فَرُفِعَ اَمْرُهٗ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّ الْاُسَيْفِعَ اُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ دِيْنِهٖ وَاَمَانَتِهٖ بِاَنْ يُّقَالَ سَبَقَ الْحَاجَّ اَلَا وَاِنَّهٗ قَدْ اَدَانَ مُعْرِضًا فَاَصْبَحَ قَدْ دِيْنَ بِهٖ فَمَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا بِالْغَدَاةِ نَقْسِمُ مَالَهٗ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ فَاِنَّ اَوَّلَهٗ هَمٌّ وَاٰخِرَهٗ حَرْبٌ ۔

ترجمہ: عمر بن عبد الرحمٰن بن دلاف مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ جہینہ کا (اسیفع) سب حاجیوں سے آگے جا کر اچھے اچھے اونٹ مہنگے خرید کرتا تھا اور جلدی چلا کرتا تھا تو سب حاجیوں سے پیشتر پہنچتا تھا ایک بار وہ مفلس ہو گیا اور اسکا مقدمہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپ نے کہا بعد حمد وصلوٰۃ کے لوگوں کو معلوم ہو کہ اسیفع نے جو جہینہ کے قبیلے کا ہے دین اور امانت میں بھی بات پسند کی کہ لوگ اس کو کہا کریں کہ وہ سب حاجیوں سے پہلے پہنچا آگاہ ہو کہ اس نے قرض خرید ادا کرنے کا خیال نہ رکھا تو وہ مفلس ہو گیا اور قرض نے اسکے مال کو لپیٹ لیا تو جس شخص کا اس پر قرض آتا ہو وہ ہمارے پاس صبح کو آئے ہم اس کا مال قرضخواہوں کو تقسیم کریں گے تم کو چاہیئے کہ قرض لینے سے پرہیز کرو قرض میں لیتے ہی رنج ہوتا ہے اور آخر میں لڑائی ہوتی ہے ۔

ف: یعنے جب قرض لیتا ہے تو یہ رنج رہتا ہے کہ اگر روپیہ نقد دیتا تو یہ شے ارزاں آتی اب گراں آئی اور لے چکا تو ادا کرنا ضروری ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۰۔ بَابُ مَآ اَفْسَدَ الْعَبِيْدُ اَوْجَرَحُوْا

(غلام کسی کا نقصان کریں یا کسی کو زخمی کریں تو کیا حکم ہے)

۱۱۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک غلام کی جنایت میں سنت یہ ہے کہ اگر غلام کسی شخص کو زخمی کرے یا کسی کی چیز اُڑا لے یا کسی کا میوہ درخت سے کاٹ لے یا چُرا لے جس میں اس کا ہاتھ کاٹنا لازم نہ آئے تو غلام کا رقبہ (گردن۔ آزادی یا غلامی) اس میں پھنس جائے گا مولیٰ (مالک) کو اختیار ہے چاہے اُن چیزوں کی قیمت یا زخم کی دیت ادا کرے اور اپنے غلام کو رکھ لے چاہے اس غلام ہی کو صاحبِ جنایت کے حوالے کر دے غلام کی قیمت سے زیادہ مولیٰ (مالک) کو کچھ نہ دینا ہوگا اگرچہ اُس چیز کی قیمت یا دیت اُس کی قیمت سے زیادہ ہو۔

۴۱۔ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ النَّحْلِ

(اپنی اولاد کو جو دینا درست ہے اس کا بیان)

۱۱۲۔ **عَنْ** : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَّهٗ صَغِيْرًا لَّمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّجُوْزَ نَحْلُهٗ فَاَعْلَنَ ذٰلِكَ لَهٗ وَاَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَّاِنْ وَلِيَهَا اَبُوْهُ لَهٗ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے کہا کہ جو شخص اپنے نابالغ لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو درست ہے جب کہ علانیہ دے اور اس پر گواہ کر دے پھر اس کا ولی باپ ہی رہے گا (وہی اس کی طرف سے اس شے پر قابض رہے گا جب تک لڑکا بڑا ہو۔)

۱۱۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ جو شخص اپنے نابالغ بچے کو سونا یا چاندی دے پھر وہ بچہ مر جائے اور باپ ہی اس کا ولی تھا تو وہ مال اُس بچے کا شمار نہ کیا جائے گا اِلّا جس صورت میں باپ نے اُس مال کو جُدا کر دیا ہو یا کسی کے پاس رکھوایا ہو تو وہ بیٹے کا ہوگا (اب وہ مال بیٹے کے سب وارثوں کو بموجب فرائض کے پہنچے گا)

www.sirat-e-mustaqeem.com

کِتَابُ الْفَرَآئِضِ
(یعنے ترکے کی تقسیم کے بیان میں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱- بَابُ مِیْرَاثِ الصُّلْبِ (اولاد کی میراث کا بیان)

۱- کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جب ماں یا باپ مرجائے اور لڑکے اور لڑکیاں چھوڑ جائے تو لڑکے کو دوہرا حصہ اور لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا۔ اگر میت کی صرف لڑکیاں ہوں دو یا دو سے زیادہ تو دو ثلث ترکے کے ان کو ملیں گے اگر ایک ہی لڑکی ہے اس کو آدھا ترکہ ملے گا۔ اگر میت کے ذوی الفروض میں سے بھی کوئی ہو اور لڑکے لڑکیاں بھی ہوں تو پہلے ذوی الفروض کا حصہ دے کر جو بچ رہے گا اُس میں سے دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکی کو ملے گا[ف] اور جب بیٹے بیٹیاں نہ ہوں تو پوتے پوتیاں ان کی مثل ہوں گی جیسے وہ وارث ہوتے ہیں یہ بھی وارث ہوں گے اور جیسے وہ محجوب (محروم) ہوتے ہیں یہ بھی محجوب ہوں گے۔ اگر ایک بیٹا بھی موجود ہوگا تو بیٹے کی اولاد کو یعنی پوتے اور پوتیوں کو ترکہ نہ ملے گا اگر کوئی بیٹا نہ ہو لیکن دو بیٹیاں یا زیادہ موجود ہوں تو پوتیوں کو کچھ نہ پہنچے گا مگر جس صورت میں اُن پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو خواہ انہی کے ہم رتبہ ہو یا ان سے بھی زیادہ دُور ہو (مثلاً پوتے کا بیٹا یا پوتا ہو) تو بعد بیٹیوں کے حصے دینے کے اور باقی ذوی الفروض کے جو کچھ بچ رہے گا اُس کو لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ[1] کے بانٹ لیں گے اور اس پوتے کے ساتھ وہ پوتیاں جو اس سے زیادہ میت کے (رشتہ و ترکہ میں) قریب ہیں یا اسکے برابر ہیں وارث ہوں گی جو اس سے بھی زیادہ پوتیاں دُور ہیں وہ وارث نہ ہوں گی[ف]۔ اور جو کچھ نہ بچے گا تو پوتیوں اور پوتے کو کچھ نہ ملے گا[ف]۔ اگر میت کی صرف ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا مال ملے گا اور پوتیوں کو جتنی ہوں چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر ان پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو تو اس صورت میں ذوی الفروض کے حصے ادا کر دیں گے اور جو بچ رہے گا وہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ[1] یہ پوتا اور پوتیاں تقسیم کرلیں گی اور یہ پوتا ان پوتیوں کو حصہ دلا دے گا جو اس کے ہم رتبہ ہوں یا اس سے زیادہ قریب ہوں مگر جو اس سے بعید ہوگی وہ محروم ہوگی۔ اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان پوتے پوتیوں کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ جل جلالہٗ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ "وصیت کرتا ہے تم کو اللہ تعالےٰ تمہاری اولاد میں مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اگر سب بیٹیاں ہوں دو سے زیادہ تو ان کو دو تہائی مال ملے گا اگر ایک بیٹی ہو تو اس کو نصف ملے گا"[1]

ف ۱: جیسے میت ایک باپ اور ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑ گیا تو پہلے باپ کا چھٹا حصہ دے کر جو بچ رہے گا اُس میں سے دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکیوں کو دیں گے۔ کُل مال کے چھ حصے کریں گے ایک حصہ باپ کا اور دو حصے بیٹے کے اور

[1] ترجمہ، مرد کا حصہ (ترکہ میں سے) عورت کے دو حصوں کے برابر ہونا چاہیے ۱۲ م (سورۃ النساء ۱۰)

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایک ایک حصہ لڑکیوں کو دیں گے ۔ ذوی الفروض اُن لوگوں کو کہتے ہیں جن کا حصہ اللہ کی کتاب میں مقرر ہے جیسے ماں اور باپ اور خاوند اور بیوی اور بہن وغیرہ ۔ **ف** : مثلاً زید مر گیا اور دو بیٹیاں اور ایک بیوی اور دو پوتیاں اور ایک پڑوتا اور ایک پڑوتی[1] اور دو پڑپوتیاں چھوڑ گیا اس طور سے :

میت — المسئلہ من ۲۴ — زید

بنت ۸	بنت ۸	زوجہ ۳	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
			بنت ۱	بنت ۱	ابن	ابن	ابن	ابن
					ابن ۲	بنت ۱	ابن	ابن
							بنت	بنت
							م	م

تو پہلے کل مال کے چوبیس ۲۴ حصے کریں گے اسواسطے کہ ثمن (آٹھواں) اور ثلثین (دو ثلث) جمع ہوئے ۔ ثمن (آٹھواں حصہ) زوجہ کا حق ہے اور ثلثین (دو ثلث) بیٹیوں کا اب جو بیس ۲۰ میں سے سولہ ۱۶ حق بیٹیوں کا ہوا آٹھ آٹھ دونوں کو دیئے زوجہ کو آٹھواں حصہ تین دئے باقی رہے پانچ حصے اس کو لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ[2] تقسیم کیا درمیان میں دو پوتیوں اور پڑوتے اور پڑوتی کے تو پڑوتے کو دو ۲ حصے ملے اور پوتیوں کو ایک ایک حصہ اور پڑوتی کو ایک حصہ اس پڑوتے کے سبب سے پوتیاں بھی وارث ہوئیں اور پڑوتی بھی مگر پڑپوتیاں محروم ہوئیں کیونکہ پوتا اپنے برابر والے اور اپنے سے نزدیک والے کو وارث کرے گا ۔

۲۔ بَابُ مِيْرَاثِ الرَّجُلِ مِنَ امْرَأَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ مِنْ زَوْجِهَا

(خاوند اور بیوی کی میراث کا بیان)

۲۔ کہا مالک نے جب میت کا لڑکا لڑکی یا پوتا پوتی نہ ہو تو اُس کے خاوند کو آدھا مال ملے گا اگر میت کی اولاد ہے یا میت کے بیٹے کی اولاد ہے مرد ہو یا عورت تو خاوند کو رُبع (چوتھائی) حصہ ملے گا بعد ادا کرنے وصیت اور دَین (قرض) کے اور خاوند جب مر جائے اور اولاد نہ ہو نہ اس کے بیٹے کی اولاد ہو تو اُس کی بی بی کو رُبع (چوتھائی) حصہ ملے گا اگر اولاد ہو یا بیٹے کی اولاد ہو مرد ہو یا عورت تو بیوی کو ثمن (آٹھواں حصہ) ملے گا اور وصیت اور دَین (قرض) ادا کرنے کے کیونکہ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے "تمہارے واسطے آدھا ترکہ ہے تمہاری بیویوں کا اگر ان کی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تم کو ربع (چوتھائی) ملے گا بعد وصیت اور دَین کے اور عورتوں کو تمہارے ترکہ سے رُبع (چوتھائی) ملے گا اگر تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر اولاد ہو تو اُن کو ثمن (آٹھواں) ملے گا بعد وصیت اور دَین (قرض ادا کرنے) کے"[3]

---

[1] پڑوتی یعنی بیٹے کے بیٹے کی یا پوتے کی بیٹی اور پڑپوتی یعنی بیٹے کے بیٹے کے بیٹے کی بیٹی یا پوتے کے بیٹے کی بیٹی یا پڑوتے کی بیٹی ۱۲ مص

[2] سورۃ النساء (۱۲) ۱۲ مص

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۔ بَابُ مِیرَاثِ الْاُمِّ وَالْاَبِ مِنْ وَّلَدِهِمَا

(ماں باپ کی میراث کا بیان)

۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ میت اگر بیٹا یا پوتا چھوڑ جائے تو اس کے باپ کو چھٹا حصہ ملے گا اگر میت کا بیٹا یا پوتا نہ ہو تو جتنے ذَوِی الْفُرُوْضِ اور ہوں ان کا حصہ دے کر جو بچ رہے گا سدس (چھٹا) ہو یا سدس سے زیادہ وہ باپ کو ملے گا۔ اگر ذوی الفروض کے حصے ادا کر کے سدس (چھٹا حصہ) نہ بچے تو باپ کو سدس (چھٹا حصہ) فرض کے طور پر دلا دیں گے[1]

میت کی ماں کو جب میت کی اولاد یا اس کے بیٹے کی اولاد یا دو[2] یا زیادہ بھائی بہنیں سگے یا سوتیلے یا مادری[3] ہوں تو چھٹا حصہ (سدس) ملے گا ورنہ پورا ثلث (تہائی) مال ملے گا جب میت کی اولاد نہ ہو نہ اسکے بیٹے کی اولاد ہو نہ اسکے دو بھائی یا دو بہنیں ہوں مگر دو مسئلوں میں ایک یہ کہ میت زوجہ اور ماں باپ چھوڑ جائے تو زوجہ کو ربع (چوتھائی) ملے گا اور ماں کو جو بچ رہا اُس کا ثلث (تہائی) یعنے کل مال کا ربع (چوتھائی) ملے گا دوسرا یہ کہ ایک عورت مر جائے اور خاوند اور ماں باپ کو چھوڑ جائے تو خاوند کو نصف ملے گا بعد اس کے جو بچ رہے گا اس کا ثلث (تہائی) ماں کو ملے گا یعنے کل مال کا سدس (چھٹا) کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ "میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا تر کے میں سے اگر میت کی اولاد ہو اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو ماں کو تہائی حصہ ملے گا (اور باقی باپ کو) اگر میت کے بھائی ہوں یا بہنیں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا"

ف[1]: جیسے مسئلہ منبریہ میں جس کا سوال حضرت علیؓ سے برسرِ منبر ہوا اور آپ نے وہیں جواب دیا ایک شخص مر جائے ایک بیوی اور ماں باپ اور دو بیٹیاں چھوڑ جائے تو مسئلہ چوبیس[24] سے ہوگا کیونکہ ثمن (آٹھواں) اور ثلثین (دو ثلث) یا دو تہائی جمع ہوتے چوبیس[24] میں سے سولہ[16] حصے بیٹوں کو اور تین حصے بیٹیوں کو اور تین حصے بیوی کو اور چار حصے ماں کو اب صرف ایک حصہ بچ رہا وہ سدس سے کم ہے۔ اسواسطے کل مسئلے میں تین اور بڑھا دئے ستائیس[27] حصے کئے۔ سولہ[16] بیٹیوں کے تین[3] بیوی کے چار[4] ماں کے چار[4] باپ کے ہر ایک کے حصے میں سے نواں حصہ یعنے تسع کم ہو گیا۔ ف[2]: سگے کو عینی کہتے ہیں یعنے ماں اور باپ دونوں ایک ہوں سوتیلے کو علاتی یعنے باپ ایک ہو ماں دو ہوں۔ مادری کو اخیافی یعنے ماں ایک باپ دو ہوں کہتے ہیں۔

۴۔ کہا مالک نے سنت جاری ہے اس امر پر کہ بھائیوں سے مُراد دو[2] بھائی یا دو[2] بہنیں ہیں یا دو سے زیادہ۔ ف: جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر ابن عباس کے نزدیک جب تین[3] بھائی بہن ہوں یا زیادہ تو ماں کا حصہ چھٹا ہوگا اور دو بھائی بہن ہوں تو ماں کو ان کے نزدیک ثلث (تہائی) ملے گا جیسے ایک بھائی یا بہن ہو تو سب کے نزدیک ثلث (تہائی) ملتا ہے۔

۴۔ بَابُ مِیرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ (اخیافی[1] بھائی یا بہنوں کی میراث کا بیان)

۵ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اخیافی بھائی اور اخیافی بہنیں جب کہ میت کی اولاد ہو یا اسکے بیٹے کی اولاد

[1] مادری بھائیوں کو کہتے ہیں یعنے ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہو یعنے پوتے یا پوتیاں یا میت کا باپ یا دادا موجود ہو تو ترکے سے محروم رہیں گے البتہ اگر یہ لوگ نہ ہوں تو ترکہ پائیں گے اگر ایک بھائی اخیافی یا ایک بہن اخیافی ہو تو اُس کو چھٹا حصہ ملے گا اگر دو ہوں تو ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اگر دو سے زیادہ ہوں تو ثلث (تہائی) مال میں سب شریک ہوں گے برابر برابر بانٹ لیں گے بہن بھی بھائی کے برابر لے گی کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے کہ "اگر کوئی شخص مرجائے جو کلالہ ہو یا کوئی عورت مرجائے کلالہ ہو کر اور اُس کا ایک بھائی یا ایک بہن (اخیافی جیسے سعد بن ابی وقاص کی قرأت میں ہے) ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اگر اس سے زیادہ ہوں (یعنے ایک بھائی اور ایک بہن یا دو بہنیں دو بھائی یا اس سے زیادہ ہوں) تو وہ سب ثلث (تہائی) میں شریک ہوں گے (یعنے مرد اور عورت سب برابر پائیں گے) ف ۱: کلالہ اس کو کہتے ہیں جو نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔

۵۔ بَابُ مِیرَاثِ الْاِخْوَۃِ لِلْاُمِّ وَالْاَبِ (سگے بھائی بہن کی میراث کا بیان)

۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سگے بھائی بہن بیٹے یا پوتے کے ہوتے ہوئے یا باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہ پائیں گے بلکہ سگے بھائی بہن بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ وارث ہوتے ہوتے ہیں جب میت کا دادا یعنے باپ کا باپ زندہ نہ ہو تو جسقدر مال بعد ذوی الفروض کے حصہ دینے کے بچ رہے گا وہ سگے بھائی بہنوں کا ہوگا بانٹ لیں گے اس کو اللہ کی کتاب کے موافق للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر اور اگر کچھ نہ بچے گا تو کچھ نہ پائیں گے۔ کہا مالک نے اگر میت کا باپ اور دادا یعنے باپ کا باپ نہ ہو نہ اُس کا بیٹا ہو نہ پوتا ہو نہ بیٹے نہ پوتے صرف ایک بہن ہو سگی تو اس کو آدھا مال ملے گا اگر دو سگی بہنیں ہوں یا زیادہ تو دو ثلث (دو تہائی) ملیں گے اگر ان بہنوں کے ساتھ کوئی بھائی بھی ہو تو بہنوں کو کوئی معین حصہ نہ ملے گا بلکہ اور ذوی الفروض کا فرض ادا کر کے جو بچ رہیگا وہ للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بھائی بہن بانٹ لیں گے مگر ایک مسئلہ میں سگے بھائی یا بہنوں کے لئے کچھ نہیں بچتا تو وہ اخیافی بھائی بہنوں کے شریک ہو جائیں گے صورت اس مسئلہ کی یہ ہے ایک عورت مرجائے اور خاوند اور ماں اور سگے بھائی بہنیں اور اخیافی بھائی بہنیں چھوڑ جائے تو خاوند کو نصف اور ماں کو سدس (چھٹا) اور اخیافی بھائی بہنوں کو ثلث ملے گا اب سگے بھائی بہنوں کے واسطے کچھ نہ بچا تو ثلث (تہائی) میں وہ اخیافی بھائی بہنوں کے شریک ہو جائیں گے مگر مرد اور عورت سب کو برابر پہنچے گا اسواسطے کہ سب بھائی بہن مادری ہیں کیونکہ ماں سب کی ایک ہے ف۔ کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے کہ "اگر کوئی شخص کلالہ مرے اسکا بھائی ہو یا بہن تو ہر ایک کو سدس ملے گا اگر زیادہ ہوں تو سب شریک ہوں گے ثلث (تہائی) میں" پس حقیقی بہن بھائی بھی اخیافی بہن بھائیوں کے ساتھ شریک ہو گئے ثلث (تہائی) میں اس مسئلے میں اسلئے کہ وہ بھی مادری بھائی ہیں۔

ف: اور اخیافی بھائی بہنوں میں مرد کو عورت سے زیادہ نہیں ملتا ایسا ہی یہاں بھی ہوگا باوجود اسکے مصفّٰی[1] میں جو لکھا ہے کہ مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ یعنی للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا سہو ہے اس سہو کا سبب ناسخ نسخۂ موطا ہے کیونکہ مصفّٰی میں اس مقام پر عبارت موطا اسطرح ہے فَیَکُوْنُ لِلذَّکَرِ مثل حظ الانثیین اور نسخہ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی ۱۲۶۶ھ ہجری میں بھی اسی طرح ہے لیکن غلط ہے صحیح عبارت وہ ہے جو زرقانی نے لی ہے یعنی فیکون للذکر مثل حظ الانثیٰ[2]

---

[1] مصفّٰی فارسی میں موطا کی شرح ہے جو شاہ ولی اللہؒ نے لکھی ہے ۱۲ مص [2] یعنی غلط نسخوں میں اُنثیٰ کے بجائے اُنثیین ہے یعنی ہونا چاہئے تھا کہ مرد کا حصہ عورت کے برابر ہے لیکن لکھا یہ ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے ۱۲ مص

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۔ بَابُ مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ

(سوتیلے یعنی علاتی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان جن کا باپ ایک ہو اور ماں جُدا جُدا)

۷۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جب سگے بھائی بہنیں نہ ہوں تو سوتیلے بھائی بہنیں اُن کی مثل ہوں گے ان کا مرد ان کے مرد کے برابر ہے اور ان کی عورت ان کی عورت کے برابر ہے (تو اگر میت کا صرف ایک سوتیلا بھائی ہو تو کُل مال لے لے گا اگر صرف ایک سوتیلی بہن ہو تو نصف لے گی اگر دو یا تین سوتیلی بہنیں ہوں تو دو ثلث لیں گی اگر سوتیلے بھائی اور بہن بھی ہوں تو للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا) مگر سگے بھائی بہنوں میں یہ فرق ہے کہ سوتیلے بھائی بہن اخیافی بھائی بہنوں کے اس مسئلے میں شریک نہ ہوں گے جو ابھی بیان ہوا کیونکہ اُن کی ماں جُدا ہے۔ اگر سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں جمع ہوں اور سگی بہنوں کے ساتھ کوئی سگا بھائی بھی ہو تو سوتیلی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا اگر سگا بھائی نہ ہو بلکہ ایک سگی بہن ہو اور باقی سوتیلی بہنیں تو سگی بہن کو نصف ملے گا اور سوتیلی بہنوں کو سدس (چھٹا) تکملۂ ثلثین (دو ثلث) کے پورا کرنے کے واسطے اگر سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو اُن کا کوئی حصہ معین نہ ہوگا بلکہ ذوی الفروض کو دے کر جو بچ رہے گا اس کو سوتیلے بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لیں گے اور اگر کچھ نہ بچے گا تو کچھ نہ لیں گے اگر سگی بہنیں دو ہوں یا زیادہ تو دو ثلث ان کو ملیں گے اور سوتیلی بہنوں کو کچھ نہ ملے گا مگر جب سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو ذوی الفروض کا حصہ ادا کر کے جو کچھ بچے گا اس کو للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لیں گے۔ اگر کچھ نہ بچے گا تو کچھ نہ ملے گا۔ اخیافی بھائی بہنوں کو خواہ سگے بھائی بہنوں کے ساتھ ہوں یا سوتیلے بھائی بہنوں کے ایک کو سدس (چھٹا) ملے گا اور دو کو ثلث مرد اور عورت اُن کے سب برابر ہیں جیسے کہ گذر چکا ہے۔

۷۔ بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ (دادا کی میراث کا بیان)

۸۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْجَدِّ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي مِنَ الْجَدِّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَذٰلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ يَقْضِي فِيهِ إِلَّا الْأُمَرَاءُ يَعْنِي الْخُلَفَاءَ وَقَدْ حَضَرْتُ الْخَلِيفَتَيْنِ قَبْلَكَ يُعْطِيَانِهِ النِّصْفَ مَعَ الْأَخِ الْوَاحِدِ وَالثُّلُثَ مَعَ الِاثْنَيْنِ فَإِنْ كَثُرَتِ الْإِخْوَةُ لَمْ يَنْقُصُوهُ مِنَ الثُّلُثِ ؛

ترجمہ: معاویہ بن ابی سفیان نے (خط) لکھا زید بن ثابت کو اور پوچھا دادا کی میراث کے متعلق زید بن ثابت نے جواب لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا دادا کی میراث کے متعلق اور یہ وہ مسئلہ ہے جس میں خلفاء حکم کرتے تھے میں حاضر تھا تم سے پہلے دو خلیفاؤں کے سامنے (عمر اور عثمان) تو ایک بھائی کے ساتھ وہ دادا کو نصف دلاتے تھے اور دو بھائیوں کے ساتھ ثلث، اگر بہت سے بھائی بہن ہوتے تب بھی دادا کو ثلث سے کم نہ دلاتے۔

ف: تو دادا کے ہوتے ہوئے سگے بھائی اور بہنوں کو اور سوتیلے بھائی اور بہنوں کو میراث پہنچے گی۔ مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن محروم ہوں گے جیسے باپ کے ہوتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوئے (محروم ہوتے ہیں)

۹۔ عَنْ: قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِیْ يَفْرِضُ النَّاسُ لَهُ الْيَوْمَ ؛

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب نے دادا کو اتنا دلایا جتنا کہ آجکل لوگ دلاتے ہیں۔

۱۰۔ عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ فَرَضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِلْجَدِّ مَعَ الْاِخْوَةِ الثُّلُثَ ؛

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے دادا کے واسطے بھائی بہنوں کے ساتھ ایک ثلث دلایا۔

۱۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہوتا ہے لیکن بیٹے اور پوتے کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ بطور فرض کے ملتا ہے اگر بیٹا یا پوتا نہ ہو نہ سگا بھائی بہن ہو نہ سوتیلا بھائی بہن مگر اور ذوی الفروض ہوں تو ان کا حصہ دے کر اگر چھٹا حصہ بچ رہے گا یا اُس سے زیادہ تو دادا کو مل جائے گا اگر اتنا نہ بچے تو دادا کا چھٹا حصہ بطور فرض کے مقرر ہوگا کہا[12] مالک نے اگر دادا اور اُس کے بھائی بہنوں کے ساتھ کوئی ذوی الفروض سے بھی ہو تو پہلے ذوی الفروض کو ان کا فرض دیں گے بعد اسکے جو بچے گا اُس میں سے کئی صورتوں میں سے جو دادا کے لئے بہتر ہوگی کریں گے وہ صورتیں یہ ہیں: ایک تو یہ کہ جس قدر مال بچا ہے اُس کا ثلث دادا کو دے دیا جائے دوسرے یہ کہ دادا بھی مثل بھائیوں کے ایک بھائی سمجھا جائے اور جس قدر حصہ ایک بھائی کا ہو اُسی قدر اُس کو بھی ملے تیسرے یہ کہ کل مال کا سدس (چھٹا حصہ) اُس کو دے دیا جائے ان صورتوں میں سے جو صورت اس کے لئے بہتر ہوگی وہ کریں گے بعد اس کے دادا کو دے کر جسقدر مال بچے گا وہ بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم کرلیں گے مگر ایک مسئلے میں تقسیم اور طور سے ہوگی (اس کو مسئلہ اکدریہ کہتے ہیں) وہ یہ ہے ایک عورت مرجائے اور خاوند اور ماں اور سگی بہن اور دادا کو چھوڑ جائے تو خاوند کو نصف اور ماں کو ثلث اور دادا کو سدس (چھٹا) اور سگی بہن کو نصف ملے گا۔ پھر دادا کو سدس (چھٹا) اور بہن کا نصف ملا کر اُس کے تین حصے کریں گے دو حصے دادا کو ملیں گے اور ایک حصہ بہن کو ف ۲ ف ۱: تو اصل مسئلہ چھ سے ہوگا اور عول نو سے ہوگا کیونکہ چھ سہام وارثوں کے سہام کو کافی نہیں ہیں تو جسقدر کافی ہیں اسیقدر حصے ہوں گے چھ کا نصف تین خاوند کے اور دو ماں کے اور ایک دادا کا اور تین سگی بہن کے سب نو ہوئے۔ ف ۲: دادا کا ایک حصہ اور بہن کے تین حصے سب ملا کر چار ہوئے چار تین پر نہیں بٹ سکتے تو تین کو اصل مسئلے میں یعنے نو میں ضرب دیں گے ستائیس سے مسئلہ ہوگا خاوند کو نو حصے اور ماں کو چھ حصے اور دادا کو آٹھ حصے اور بہن کو چار حصے ملیں گے۔ کہا[13] مالک نے اگر دادا کے ساتھ سوتیلے بھائی ہوں تو ان کا حکم وہی ہوگا جو سگے بھائیوں کا ہے اور جب سگے بھائی بہن بھی ہوں اور سوتیلے بھائی بہن بھی ہوں تو سوتیلے صرف بھائیوں کی گنتی میں شریک ہوکر دادا کے حصے کو کم کردیں گے مگر کچھ نہ پائیں گے ف۔ مگر جس صورت میں سگے بھائی بہنوں کے ساتھ اخیافی یعنے مادری بھائی ہوں تو وہ بھائیوں کی گنتی میں شریک ہوکر دادا کے حصے کو کم نہ کریں گے کیونکہ اخیافی بھائی بہن دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہیں۔ اگر دادا ہوتا اور صرف اخیافی بھائی بہن ہوتے تو کل مال دادا کو ملتا اور اخیافی بھائی بہن محروم ہوجاتے۔ خیر اب جس صورت میں دادا کے ساتھ سگے بھائی بہن اور علاتی یعنے سوتیلے بھائی بہن بھی ہوں تو جو مال بعد دادا کے حصے دینے کے بچے گا وہ سب سگے بھائی بہنوں کو ملے گا اور سوتیلوں کو کچھ نہ ملے گا مگر جب سگوں میں صرف ایک بہن ہو اور باقی سب سوتیلے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بھائی اور بہن ہوں تو سوتیلے بھائی اور بہنوں کے سبب سے وہ سگی بہن دادا کا حصہ کم کر دی گی پھر اپنا پورا حصہ یعنے نصف لے لے گی اگر اُس پر بھی کچھ بچ رہے گا تو سوتیلے بھائی اور بہن کو مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا اگر کچھ نہ بچے گا تو سوتیلے بھائی اور بہنوں کو کچھ نہ ملے گا۔ ف: بلکہ سگے بھائیوں سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ مذہب صرف زید بن ثابت کا ہے اکثر علماء کے نزدیک جب سوتیلے بھائی بہن وارث ہی نہیں ہیں تو گنتی میں بھی داخل نہ ہوں گے اور دادا کے حصے کو کم نہ کریں گے۔

۸- بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ (نانی اور دادی کی میراث کا بیان)

۱۴- عَنْ: قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِيْ قُضِيَ بِهٖ اِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا ۔

ترجمہ: قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ میت کی نانی ابوبکر صدیق کے پاس میراث مانگنے آئی ابوبکر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ مقرر نہیں ہے اور نہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی حدیث سُنی ہے تو واپس جا میں لوگوں سے پوچھ کر دریافت کروں گا ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں اس وقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابوبکر نے کہا کوئی اور بھی تمہارے ساتھ ہے (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابوبکر صدیقؓ نے چھٹا حصہ اس کو دلا دیا پھر حضرت عمرؓ کے وقت میں ایک دادی میراث مانگنے آئی حضرت عمر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ مذکور نہیں اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے زمانے میں) وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچھ بڑھا نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو دونوں سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونوں میں سے ایک اکیلی ہو (یعنے صرف نانی ہو یا صرف دادی) وہی چھٹا حصہ لے لے۔

۱۵- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَتَتِ الْجَدَّتَانِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَاَرَادَ اَنْ يَّجْعَلَ السُّدُسَ لِلَّتِيْ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَمَا اِنَّكَ لَتَتْرُكُ الَّتِيْ لَوْ مَاتَتْ وَهُوَ حَيٌّ كَانَ اِيَّاهَا يَرِثُ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرِنِ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ نانی اور دادی دونوں آئیں حضرت ابوبکر صدیق کے پاس ابوبکر صدیق نے سدس یعنے چھٹا حصہ نانی کو دینا چاہا ایک شخص انصاری بولا اے ابوبکر تم اس کو نہیں دلاتے جو اگر مر جاتی اور میت زندہ ہوتا یعنے اسکا پوتا تو وارث ہوتا اور اسکو دلاتے ہو جو اگر مر جاتی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور میت زندہ ہوتا یعنے اُسکا نواسہ تو وارث نہ ہوتا) پھر ابوبکر صدیق نے یہ سُنکر سدس اُن دونوں کو دلا دیا۔

ف: یعنے سدس مال کے دو حصّے کئے ایک حصّہ نانی کو اور ایک حصہ دادی کو۔

۱۶۔ عَنْ: عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كَانَ لَا يُفْرِضُ اِلَّا لِلْجَدَّتَيْنِ ؛

ترجمہ: ابوبکر بن عبد الرحمٰن حصّہ نہیں دلاتے تھے مگر نانی کو یا دادی کو

۱۷۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ نانی ماں کے ہوتے ہوئے کچھ نہ پائے گی البتہ اگر ماں نہ ہو تو اس کا چھٹا حصّہ ملے گا اور دادی ماں کے یا باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہ پائے گی جب ماں باپ نہ ہوں تو اس کو چھٹا حصّہ ملے گا اگر نانی اور دادی دونوں ہوں اور میت کے ماں باپ جو نانی دادی سے زیادہ قریب ہیں نہ ہوں تو ان میں سے نانی اگر میت کے ساتھ زیادہ قریب ہوگی تو اُسی کو سدس (چھٹا) ملے گا ف۱ اور جو دادی زیادہ قریب ہوگی یا دونوں برابر ہوں ف۲ تو سدس میں دونوں شریک ہوں گے۔ ف۱: مثلاً میت کی ماں کی ماں بھی موجود ہے اور باپ کی ماں کی ماں بھی موجود ہے تو ماں کی ماں کو چھٹا حصّہ ملے گا۔ ف۲: مثلاً میت کی ماں کی ماں کی ماں موجود ہے اور باپ کی ماں بھی موجود ہے۔ ف۳: جیسے میت کی ماں کی ماں ہو اور باپ کی ماں کی ماں بھی ہو۔ کہا مالک نے میراث کسی کے واسطے نہیں ہے دادیوں اور نانیوں میں سے مگر ماں کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دُور ہو جائے ف۱ ان کے سوا اور نانیوں ف۲ دادیوں کو میراث (دینا مقرر) نہیں ہے ف۳ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترکہ دلایا نانی کو پھر ابوبکرؓ نے بھی اسکا پوچھا جب اُن کو بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو ترکہ دلایا انہوں نے دلایا بعد اس کے دادی حضرت عمرؓ کے وقت میں آئی آپ نے فرمایا میں فرائض میں بڑھا نہیں سکتا لیکن اگر تو بھی ہو اور نانی بھی ہو تو دونوں سدس (چھٹا) کو بانٹ لو اور جو کوئی تم میں سے تنہا ہو تو وہ پورا سدس (چھٹا) لے لے ف۴۔ ف۱: مثلاً ماں کی ماں کی ماں ہو یا ماں کی ماں کی ماں کی ماں ہو یا اس سے بھی اونچی۔ ف۲: مثلاً باپ کی ماں کی ماں یا باپ کی ماں کی ماں کی ماں یا اور اونچی ہو۔ ف۳: مثلاً باپ کے باپ کی ماں یا ماں کے باپ کی ماں یا ماں کی ماں کے باپ کی ماں یہ وارث نہ ہوگی۔ ف۴: پس ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ دو ہی قسم کی نانی دادی وارث ہیں ایک تو ماں کی ماں یا ماں کی ماں کی ماں دوسرے باپ کی ماں یا باپ کی ماں کی ماں۔

۱۹۔ کہا مالک نے جب سے دینِ اسلام شروع ہوا ہے آج تک سوائے ان دادی اور نانی کے اور قسم کی نانی دادیوں کو کسی نے میراث نہیں دلائی۔

۹۔ بَابُ مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ (کلالہ کی میراث کا بیان)

ف: کلالہ اس کو کہتے ہیں جو نہ اولاد چھوڑے نہ باپ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ بعضوں کے نزدیک کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو۔

۲۰۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کلالے (کی میراث) کے متعلق آپ نے فرمایا کافی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْاٰيَةُ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ ۔

تجھ کو وہ آیت جو گرمی میں اُتری ہے سورۂ نساء کے آخر میں۔

ف: کلالے کے باب میں دو آیتیں اُتری ہیں ایک تو جاڑے میں سورۂ نساء کے اوّل میں وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً الآیۃ دوسری گرمی میں سورۂ نساء کے آخر میں يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ الآیۃ۔

۲۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ کلالہ دو قسم کا ہے ایک تو وہ آیت جو سورۂ نساء کے شروع میں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اگر ایک شخص مرجائے کلالہ یا کوئی عورت مرجائے کلالہ اور اس کا ایک بھائی یا بہن ہو (اخیافی) تو ہر ایک کو سدس ملے گا اگر زیادہ ہوں تو سب شریک ہوں گے ثلث میں" یہ وہ کلالہ ہے جس کا نہ باپ ہو نہ اس کی اولاد ہو کیونکہ اس وقت تک اخیافی بھائی بہن وارث نہیں ہوتے تھے۔ دوسری وہ آیت جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے "پوچھتے ہیں تجھ سے کلالے (کی میراث) کے متعلق کہدے تو اللہ تم کو حکم دیتا ہے کلالے میں اگر کوئی شخص مرجائے اس کی اولاد نہ ہو ایک بہن ہو تو اُس کو آدھا ترکہ ملے گا اگر بہن مرجائے تو وہ بھائی اس کے کُل ترکے کا وارث ہوتا ہے جبکہ اس بہن کی اولاد نہ ہو اگر دو بہنیں ہوں تو اُن کو دو ثلث ملیں گے اگر بھائی بہن ملے جُلے ہوں تو مرد کو دوہرا حصّہ اور عورت کو اکہرا حصّہ ملے گا اللہ تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے" یہ وہ کلالہ ہے جس میں بھائی بہن عصبہ ہو جاتے ہیں جب میت کا بیٹا نہ ہو تو وہ دادا کے ساتھ وارث ہوں گے کلالے میں۔

۲۲۔ کہا مالک نے دادا بھائیوں کے ساتھ وارث ہوگا اسلئے کہ وہ ان سے اولیٰ ہے کیونکہ دادا بیٹے کے ساتھ بھی سدس (چھٹا) کا وارث ہوتا ہے برخلاف بھائی بہنوں کے اور کیونکر دادا بھائی کے برابر نہ ہوگا وہ میت کے بیٹے کے ہوتے ہوئے بھی ایک سدس لیتا ہے تو بھائی بہنوں کے ساتھ ثلث کیونکر نہ لے گا اس لئے کہ اخیافی بھائی بہن سگے بھائی بہنوں کے ساتھ ثلث لیتے ہیں اگر دادا بھی موجود ہو تو وہ اخیافی بھائی بہنوں کو محروم کر دے گا پھر وہ ثلث اپنے آپ لے لے گا کیونکہ اُسی نے ان کو محروم کیا ہے اگر وہ نہ ہوتا تو اُس ثلث کو اخیافی بھائی بہن لیتے تو دادا نے وہ مال لیا جو سگے یا سوتیلے بھائی بہنوں کو نہیں مل سکتا تھا بلکہ اخیافی بھائی بہنوں کا حق تھا اور دادا اُن سے اولیٰ تھا اسواسطے اُس نے لے لیا اور اخیافی بھائی بہن کو محروم کیا۔

۲۰۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَمَّةِ (پھوپھی کی میراث کا بیان)

۲۳۔ عَنْ مَّوْلَى الْقُرَشِيِّ كَانَ قَدِيْمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ مِرْسٰى اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ يَا يَرْفَا هَلُمَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِكِتَابٍ كَتَبَهٗ فِيْ شَاْنِ الْعَمَّةِ فَنَسْاَلُ عَنْهَا وَنَسْتَخْبِرُ فِيْهَا فَاَتٰى بِهٖ يَرْفَا فَدَعَا بِتَوْرٍ اَوْ قَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَمَحٰى ذٰلِكَ الْكِتَابَ

ترجمہ: ایک مولیٰ سے قریش کے روایت ہے جس کو ابن مرسیٰ کہتے تھے کہا کہ میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب کے پاس انہوں نے ظہر کی نماز پڑھ کر یرفا[1] سے کہا میری کتاب لے آنا وہ کتاب جو انہوں نے لکھی تھی پھوپھی کی میراث میں (حضرت عمر نے اپنی رائے سے پھوپھی کیواسطے میراث تجویز کی تھی اس قیاس سے کہ پھوپھی کا وارث بھتیجا ہوتا ہے وہ بھی اس کی

[1] یرفا حضرت عمر کے غلام کا نام ہے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ وَارِثَةً اَقَرَّكِ لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ اَقَرَّكِ ؕ

وارث ہوگی) تو ہم لوگوں سے پوچھیں اور مشورہ لیں (بعد مشورے کے معلوم ہوا کہ پھوپھی کو میراث نہیں ہے) پھر حضرت عمر نے ایک کڑاہی یا پیالہ منگایا جس میں پانی تھا اور اس کتاب کو دھوڈالا اور فرمایا اگر پھوپھی کو حصہ دلانا اللہ کو منظور ہوتا تو اپنی کتاب میں ذکر فرماتا۔

۲۴۔ عَنْ : اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ ؕ

ترجمہ: حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ تعجب کی بات ہے کہ پھوپھی کا بھتیجا وارث ہوتا ہے لیکن بھتیجے کی پھوپھی وارث نہیں ہوتی۔

۲۱۔ بَابُ مِيْرَاثِ وَلَايَةِ الْعَصَبَةِ (عصبات کی میراث کا بیان)

ف: یہانتک اُن لوگوں کا بیان تھا جو ذوی الفروض ہیں یعنے ان کے حصے مقرر ہیں اب عصبات کا بیان ہوتا ہے عصبات جمع ہے عصبے کی عصبہ اسکو کہتے ہیں جس کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے بعد ذوی الفروض کے حصے ادا کرنے کے جو مال بچ رہے اس کو لے لیتا ہے اگر نہ بچے تو کچھ نہیں ملتا۔ کہا[۲۵] مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے اور ہم نے اپنے شہر والوں کو اسی پر پایا کہ سگا بھائی مقدم ہے سوتیلے بھائی پر اور سوتیلا بھائی مقدم ہے سگے بھائی کے بیٹے پر اور سگے بھائی کا بیٹا مقدم ہے سوتیلے بھائی کے بیٹے پر اور سوتیلے بھائی کا بیٹا مقدم ہے سگے بھائی کے پوتے پر اور سوتیلے بھائی کا بیٹا مقدم ہے سگے چچا پر اور سگا چچا مقدم ہے سوتیلے چچا پر (جو باپ کا سوتیلا بھائی ہو) اور سوتیلا چچا سگے چچا کے بیٹوں پر مقدم ہے اور سوتیلے چچا کے بیٹے باپ کے چچا پر مقدم ہیں (جو دادا کا سگا بھائی ہو) کہا[۲۶] مالک نے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جتنے عصبات موجود ہوں ان کو میت کی طرف نسبت دیں یعنے یہ میت کا کون ہے ف۱ جو شخص اُن میں سے ایسے باپ میں میت کے ساتھ مل جائے کہ اُس سے قریب کے باپ میں دوسرا کوئی نہ ملے تو اُسی کو میراث ملے گی نہ کہ ان کو جو اوپر کے باپ میں ملتے ہیں ف۲ اگر کئی ایک ان میں سے ایک ہی باپ میں جاکر شریک ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ رشتہ کس کا نزدیک ہے اگرچہ نزدیک والا سوتیلا ہو تب بھی میراث اسی کو ملے گی اور دُور والا سگا بھی ہو تب بھی میراث اس کو نہ ملے گی ف۳ اور جو رشتے میں سب برابر ہوں اور سب سگے ہوں یا سب سوتیلے ہوں تو ترکے میں سے برابر برابر حصہ پائیں گے۔ اگر اُن میں سے بعضوں کا باپ میت کے باپ کا سگا بھائی ہو اور بعضوں کا باپ میت کے باپ سوتیلا بھائی ہو تو میراث سگے بھائی کی اولاد کو ملے گی نہ کہ سوتیلے کی اولاد کو۔ کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے "ناتے والے ایک دوسرے کے قریب ہیں اللہ کی کتاب میں اللہ خوب جانتا ہے"۔ ف۱: مثلاً بھائی اور چچا دونوں ہوں تو بھائی کو جو نسبت دی تو معلوم ہوا کہ وہ میت کے باپ کا بیٹا ہے اور چچا کو جب نسبت دی تو معلوم ہوا کہ وہ میت کے باپ کا بیٹا ہے۔ ف۲: مثلاً اس صورت میں کہ بھائی کو میراث ملے گی کیونکہ وہ پہلے ہی باپ میں میت کا شریک ہے اور چچا دوسرے باپ میں یعنے میت کے باپ کے باپ میں شریک ہے۔ ف۳: مثلاً ایک سوتیلے بھائی کا بیٹا ہے اور ایک سگے بھائی کا پوتا دونوں ایک ہی باپ میں میت کے ساتھ ملتے ہیں مگر ایک نزدیک ہے میت سے یعنے سوتیلے بھائی کا بیٹا اسی کو میراث ملے گی اور سگے بھائی کے پوتے کو نہ ملے گی اگرچہ وہ سگا ہے۔ کہا[۲۷] مالک نے دادا بھتیجوں سے مقدم ہے اور چچا سے بھی مقدم ہے اور بھتیجا سگے بھائی کا بیٹا ولاء لینے میں دادا سے مقدم ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۲۔ بَابُ مَنْ لَّا مِيْرَاثَ لَهٗ (جس کو میراث نہیں ملتی)

۲۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اخیافی بھائی کا بیٹا اور نانا اور باپ کا اخیافی بھائی اور ماموں اور نانا کی ماں اور سگے بھائی کے بیٹے اور پھوپھی اور خالہ وارث نہ ہوں گے کہا[۲۹] مالک نے جو عورت دُور کے رشتے کی ہو ان عورتوں میں سے وہ وارث نہ ہوگی اور عورتوں میں کوئی وارث نہیں مگر جن کو اللہ جل جلالہٗ نے بیان کر دیا ہے اپنی کتاب میں وہ ماں ہے اور بیٹی اور بیوی اور بہن سگی اور سوتیلی اور بہن اخیافی اور نانی دادی کی میراث حدیث سے ثابت ہے اسی طرح عورت اپنے اُس غلام کی وارث ہوگی جس کو وہ آزاد کرے۔

۲۲۔ بَابُ مِيْرَاثِ اَهْلِ الْمِلَلِ (جب ملّت اور مذہب کا اختلاف ہو تو میراث نہیں ہے)

۳۔ عَنْ: اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ۔

ترجمہ: اسامہ بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

ف: اور نہ کافر مسلمان کا۔ (بخاری)

۲۔ عَنْ: عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّمَا وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ لَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ قَالَ فَلِذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ ۔

ترجمہ: علی بن حسین یعنے امام زین العابدین سے روایت ہے انہوں نے کہا جب ابوطالب مر گئے تو ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے اور علی[ف۱] اُن کے وارث نہیں ہوئے[ف۲] علی بن حسین نے کہا اسی واسطے ہم نے اپنا حصہ مکے کے گھروں میں سے چھوڑ دیا۔

ف۱: کیونکہ عقیل اور طالب دونوں کافر تھے پھر عقیل مسلمان ہو گئے اور طالب گم ہو گئے جنگ بدر میں اُن کا پتہ نہ لگا۔

ف۲: کیونکہ ابوطالب کفر پر مرے تھے اور علی مسلمان ہو گئے تھے۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ اَنَّ عَمَّةً يَّهُوْدِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً تُوُفِّيَتْ وَاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ لَهٗ مَنْ يَّرِثُهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا ثُمَّ اَتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَتَرَانِيْ نَسِيْتُ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا ۔

ترجمہ: محمد بن اشعث کی ایک پھوپھی یہودی تھی یا نصرانی مر گئی محمد بن اشعث نے حضرت عمر سے بیان کیا اور پوچھا کہ اس کا کون وارث ہوگا عمر بن خطاب نے کہا اس کے مذہب والے وارث ہوں گے پھر عثمان بن عفان جب خلیفہ ہوئے تو اُن سے پوچھا عثمان نے کہا کیا تو سمجھتا ہے کہ عمر نے جو تجھ سے کہا تھا اُس کو میں بھول گیا وہی اس کے وارث ہوں گے جو اس کے مذہب والے ہیں۔

۳۔ عَنْ: اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ اَنَّ نَصْرَانِيًّا اَعْتَقَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ هَلَكَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَاَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنِ اجْعَلْ مَالَهٗ

ترجمہ: اسمٰعیل بن ابی حکیم سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام نصرانی تھا اس کو انہوں نے آزاد کر دیا وہ مر گیا تو عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے کہا کہ اس کا مال بیت المال

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِیْ بَیْتِ الْمَالِ ؛ میں داخل کر دو۔

ف : کیونکہ مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔

۳۴۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اَبٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ یُّوَرِّثَ اَحَدًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا اَحَدًا وُّلِدَ فِی الْعَرَبِ ؛

ترجمہ : سعید بن المسیب کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے انکار کیا غیر ملک کے لوگوں کی میراث دلانے کا اپنے ملک والوں کو ف مگر جو عرب میں پیدا ہوا ہو۔

ف : صرف دعوے سے جب تک کہ گواہ نہ قائم ہوں قرابت اور رشتہ داری پر نہ میراث دلائی جائے گی۔ (زرقانی)

۳۵۔ کہا مالک نے اگر ایک عورت حاملہ کفار کے ملک سے آکر عرب میں رہے اور وہاں (بچہ) جنے تو وہ اپنے لڑکے کی وارث ہوگی اور لڑکا اس وارث ہوگا۔ کہا[۳۶] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ مسلمان کافر کا کسی رشتہ کی وجہ سے وارث نہیں ہو سکتا خواہ وہ رشتہ ناتے کا ہو یا ولاء کا یا قرابت کا اور نہ کسی کو اس کی وراثت سے محروم کر سکتا ہے۔ ف : مثلاً ایک کافر مر گیا اس کا ایک بیٹا مسلمان ہے اور ایک بھائی کافر ہے تو بیٹے کو میراث نہ ملے گی بلکہ بھائی کو ملے گی اور یہ بیٹا اس بھائی کو محروم نہ کر سکے گا۔ کہا[۳۷] مالک نے اسی طرح جو شخص میراث نہ پائے وہ دوسرے کو محروم نہیں کر سکتا۔

۲۴۔ باب الْعَمَلِ فِیْمَنْ جُهِلَ اَمْرُهٗ بِالْقَتْلِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ

(جن کی موت کا وقت معلوم نہ ہو مثلاً لڑائی میں کئی آدمی مارے جائیں اُن کا بیان)

۳۸۔ عَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ عُلَمَآئِهِمْ اَنَّهٗ لَمْ یَتَوَارَثْ مَنْ قُتِلَ یَوْمَ الْجَمَلِ وَیَوْمَ صِفِّیْنَ وَیَوْمَ الْحَرَّةِ ثُمَّ كَانَ یَوْمَ قُدَیْدٍ فَلَمْ یُوْرَثْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مِّنْ صَاحِبِهٖ شَیْئًا اِلَّا مَنْ عُلِمَ اَنَّهٗ قُتِلَ قَبْلَ صَاحِبِهٖ ؛

ترجمہ : ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن اور بہت سے علماء سے روایت ہے کہ جتنے لوگ قتل ہوئے تھے جنگ جمل ف۱ اور جنگ صفین ف۲ اور یوم الحرہ ف۳ میں اور جو یوم القدید ف۴ میں مارے گئے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوئے مگر جس شخص کا حال معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے وارث سے پہلے مارا گیا ف۵ (تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہوئے)

ف۱ : جو ۳۶ھ ہجری میں دسویں جمادی الاول کو ہوئی بصرہ میں درمیان حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے کئی ہزار آدمی اس جنگ میں قتل ہوئے۔ ف۲ : جو ایک مقام ہے نزدیک فرات کے وہاں پر جنگ عظیم ہوئی۔ غرہ صفر ۳۷ھ ہجری میں درمیان حضرت علیؓ اور معاویہ کے بڑے بڑے اصحاب کبار اور مہاجرین اور انصار حضرت علیؓ کے ساتھ تھے نوّے ہزار یا ستر ہزار یا ساٹھ ہزار آدمی اس جنگ میں مارے گئے۔ ف۳ : یوم الحرہ وہ جنگ ہے جو یزید کے لشکر اور اہل مدینہ کے درمیان واقع ہوئی تقریباً دس ہزار آدمی اس میں مارے گئے اور مدینہ خراب اور برباد ہو گیا اور عورتیں اور بچے اہل مدینہ کے بے قصور مارے گئے۔ ف۴ : وہاں ابی جمرہ خارجی مکہ کے قریب آن کر لڑا۔ ف۵ : جب کئی آدمی ایک سانحے یا حادثے میں اس طرح مر جائیں کہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرا تو وہ آپس میں اگرچہ قرابت رکھتے ہوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے بلکہ ہر

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایک کا مال اسکے وارثوں کو ضرور ملے گا۔ کہا[۳۹] مالک نے یہی حکم ہے اگر کئی آدمی ڈوب جائیں یا مکان سے گر کر مارے جائیں یا قتل کئے جائیں جب معلوم نہ ہو سکے کہ پہلے کون مرا، اور بعد میں کون مرا تو آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے بلکہ ہر ایک کا ترکہ اس کے وارثوں کو جو زندہ ہوں پہنچے گا۔ کہا[۴۰] مالک نے کوئی کسی کا وارث شک سے نہ ہوگا بلکہ علم و یقین سے وارث ہوگا مثلاً ایک شخص مر جائے اور اس کے باپ کا مولیٰ (غلام آزاد کیا ہوا) مر جائے اب اس کے بیٹے یہ کہیں اس مولیٰ کا وارث ہمارا باپ تھا تو یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ علم و یقین یا گواہوں سے یہ ثابت نہ ہو کہ پہلے مولیٰ مرا تھا۔ اسوقت تک مولیٰ کے وارث جو زندہ ہوں اس کا ترکہ پائیں گے۔ کہا[۴۱] مالک نے اسی طرح اگر سگے دو بھائی مر جائیں ایک کی اولاد ہو اور دوسرا لاولد ہو ان دونوں کا ایک سوتیلا بھائی بھی ہو پھر معلوم نہ ہو سکے کہ پہلے کون سا بھائی مرا ہے تو جو بھائی لاولد مرا ہے اس کا ترکہ اس کے سوتیلے بھائی کو ملے گا اس کے بھتیجوں کو نہ ملے گا۔ کہا[۴۲] مالک نے اسی طرح اگر پھوپھی اور بھتیجا ایک ساتھ مر جائیں یا بھتیجے اور چچا ایک ساتھ مر جائیں اور معلوم نہ ہو سکے پہلے کون مرا ہے تو چچا اپنے بھتیجے کا وارث نہ ہوگا پہلی صورت میں اور دوسری صورت میں بھتیجا اپنی پھوپھی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۵۔ باب میراث ولد الملاعنۃ وولد الزنا

(لعان والی عورت کے بچے اور ولد الزنا کی میراث کا بیان)

۴۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ اُمُّهٗ حَقَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَوَرِثَ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِيْ اُمِّهٖ اِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَّاِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر کہتے تھے کہ لعان والی عورت کا لڑکا یا زنا کا لڑکا جب مر جائے تو اس کی ماں کتاب اللہ کے موافق اپنا حصہ لے گی اور جو اس کے مادری بھائی ہیں وہ بھی اپنا حصہ لیں گے باقی اس کی ماں کے موالی کو ملے گا اگر وہ آزاد کی ہوئی ہو اور اگر عربیہ ہو تو بعد ماں اور بھائی بہنوں کے حصے کے جو بچے گا وہ مسلمانوں کا حق ہوگا۔

۴۴۔ کہا مالک نے سلیمان بن یسار سے بھی مجھے ایسا ہی پہنچا اور ہمارے شہر کے اہل علم کی یہی رائے ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْعُقُولِ

کتاب دیتوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ ذِكْرِ الْعُقُولِ (دیتوں کا بیان)

۱۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ فِیْ كِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ اَنَّ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِیَ جَدْعًا مِّائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِی الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِّمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ وَّفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ ۔

ترجمہ: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکھی تھی دیتوں کے بیان میں اس میں یہ تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں اور ناک کی جب پوری کاٹی جائے سو اونٹ ہیں اور مامومہ[ف۱] میں تیسرا حصہ دیت کا ہے اور جائفہ[ف۲] میں بھی تیسرا حصہ دیت کا ہے اور آنکھ کی دیت پچاس[۵۰] اونٹ ہیں اور ہاتھ کے بھی پچاس[۵۰] اور پیر کے بھی پچاس[۵۰] اور ہر انگلی کے دس[۱۰] اونٹ اور ہر دانت کے پانچ اونٹ اور موضحہ[ف۳] کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔

ف۱: مامومہ اور آمہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بھیجے کی کھال تک پہنچ جائے۔ زرقانی نے کہا جس کو یہ زخم پہنچتا ہے وہ بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہو جاتا ہے اور دھوپ میں نکل نہیں سکتا۔ ف۲: جائفہ وہ زخم جو پیٹ کے اندر پہنچے خواہ شکم کی طرف سے یا پشت کی طرف سے یا سینہ کی طرف سے یا گردن کی طرف سے۔ ف۳: موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو کھول دے۔

۲۔ بَابُ الْعَمَلِ فِی الدِّيَةِ (دیت کے وصول کرنے کا بیان)

۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الدِّيَةَ عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی فَجَعَلَهَا عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّعَلٰی اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب نے دیت کی قیمت لگائی گاؤں والوں پر تو جن کے پاس سونا رہتا ہے اُن پر ہزار دینار مقرر کئے اور جن کے پاس چاندی رہتی ہے اُن پر بارہ ہزار درہم مقرر کئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۔ کہا مالک نے سونے والے شام اور مصر کے لوگ ہیں اور چاندی والے عراق کے لوگ ہیں۔

مَالِكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَّ الدِّيَةَ تُقْطَعُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ اَوْ اَرْبَعِ سِنِيْنَ ؕ

ترجمہ: مالک نے سنا لوگوں سے کہ دیت وصول کی جائیگی تین برس میں یا چار برس میں۔

۴۔ کہا مالک نے تین سال میں وصول کرنا دیت کا مجھے بہت پسند ہے۔ **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ اتفاقی ہے کہ سونے چاندی والوں سے دیت میں اونٹ نہ لئے جائیں گے اور اونٹ والوں سے سونا چاندی نہ لیا جائے گا اور سونے والے سے چاندی نہ لی جائے گی اور چاندی والے سے سونا نہ لیا جائے گا۔

۳۔ بَابُ دِيَةِ الْعَمْدِ اِذَا قُبِلَتْ وَجِنَايَةُ الْمَجْنُوْنِ

(قتلِ عمد میں جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جائیں اُس کا بیان اور مجنوں کی جنایت کا بیان)

۶۔ **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْعَمْدِ اِذَا قُبِلَتْ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً ؕ

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے قتل عمد میں کہ جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت پچیس[۲۵] بنت مخاض اور پچیس[۲۵] بنت لبون اور پچیس[۲۵] حقے اور پچیس[۲۵] جذعے ہوگی۔

ف: بنت مخاض اور بنت لبون اور حقے اور جذعے کا بیان کتاب الزکوٰۃ میں ملاحظہ ہو۔

۷۔ **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِمَجْنُوْنٍ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تَقِدْ مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى مَجْنُوْنٍ قَوَدٌ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ میرے پاس ایک مجنوں (دیوانہ) لایا گیا ہے جس نے ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا کہ اُسے قید کر اور اس سے قصاص نہ لے کیونکہ مجنون پر قصاص نہیں ہے۔

۸۔ کہا مالک نے اگر ایک بالغ اور نابالغ نے مل کر ایک شخص کو عمداً قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جائے گا اور نابالغ پر نصف دیت لازم ہوگی۔ **ف**: مگر ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں بالغ سے بھی قصاص ساقط ہو جائے گا۔ **کہا** مالک نے اسی طرح سے ایک آزاد شخص اور ایک غلام مل کر ایک غلام کو عمداً مار ڈالیں تو غلام قصاصاً قتل کیا جائے گا اور آزاد پر آدھی قیمت اس غلام کی لازم ہوگی۔

۴۔ بَابُ دِيَةِ الْخَطَاءِ فِي الْقَتْلِ (قتل خطا کی دیت کا بیان)

ف: قتلِ خطا یہ ہے کہ قاتل کے گمان اور قصد میں خطا واقع ہو جیسے مسلمان کو تیر مارا جانور یا حربی یا مرتد سمجھ کر اس کو خطا فی المحل کہتے ہیں دوسری خطا فی الفعل جیسے اُس نے تیر نشانے پر مارا وہ کسی آدمی کے لگ گیا یا گھوڑے پر سوار تھا اُس کے صدمے سے کوئی آدمی کچلا گیا یا ہاتھ سے لکڑی یا کوئی اور بھاری چیز چھوٹ پڑی اس کے صدمے

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے کوئی آدمی دب کر مر جائے۔

۱۰۔ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ اَجْرٰى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلٰى اِصْبَعِ رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَنَزَى مِنْهَا فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِيْ ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ اَتَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَاَبَوْا وَتَحَرَّجُوْا فَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ اَتَحْلِفُوْنَ اَنْتُمْ فَاَبَوْا فَقَضٰى عُمَرُ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّيْنَ ؕ

ترجمہ: عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو بنی سعد میں سے تھا اپنا گھوڑا دوڑایا اور ایک شخص کی انگلی جو جہینہ (قبیلہ کا نام) کا تھا کچل دی اس میں سے خون جاری ہوا اور وہ شخص مر گیا حضرت عمر نے پہلے کچلنے والے کی قوم سے کہا کہ تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اس امر پر کہ وہ شخص انگلی کچلنے سے نہیں مرا انہوں نے انکار کیا اور رُک گئے پھر میت کے لوگوں سے کہا کہ تم قسم کھاتے ہو انہوں نے بھی انکار کیا آپ نے آدھی دیت بنی سعد سے دلائی۔

۱۱۔ کہا مالک نے اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔

۱۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَرَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ دِيَةُ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ ذَكَرًا وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً ؕ

ترجمہ: ابن شہاب اور سلیمان بن یسار اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن کہتے قتل خطا کی دیت بیس ۲۰ بنت مخاض اور بیس ۲۰ بنت لبون اور بیس ۲۰ ابن لبون (دو برس کے اونٹ) اور بیس ۲۰ حقے اور بیس ۲۰ جذعے ہیں۔

۱۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ نابالغ لڑکوں سے قصاص نہ لیا جائے گا اگر وہ کوئی جنایت قصداً بھی کریں تو خطا کے حکم میں ہوگی اُن سے دیت لی جائے گی جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور جب تک ان پر حدیں واجب نہ ہوں اور احتلام نہ ہونے لگے اسی واسطے اگر لڑکا کسی کو قتل کرے تو وہ قتل خطا سمجھا جائے گا اگر لڑکا اور ایک بالغ مل کر کسی کو خطاً قتل کریں تو ہر ایک کے عاقلے پر نصف دیت ہوگی۔ کہا مالک نے جو شخص خطاً قتل کیا جائے اس کے دیت مثل اُس کے اور اس کے مال کے ہوگی اس سے اس کا قرض ادا کیا جائے گا اور اس کی وصیتیں پوری کی جائیں گی اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو دیت سے دُگنا ہو اور وہ دیت معاف کر دے تو درست ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو تو ثلث کے موافق معاف کر سکتا ہے باقی وارثوں کا حق ہے۔

۵۔ بَابُ عَقْلِ الْجِرَاحِ فِي الْخَطَاءِ (خطاء سے کسی کو زخمی کرنے کی دیت کا بیان)

۱۵۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک خطا میں یہ حکم اتفاقی ہے کہ زخم کی دیت کا حکم نہ ہوگا جب تک مجروح اچھا نہ ہو جائے اگر ہاتھ یا پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے پھر جُڑ کر اچھی ہو جائے پہلے کے موافق تو اس میں دیت نہیں ہے اور اگر کچھ نقص رہ جائے تو اس میں دیت ہے نقصان کے موافق۔ اگر وہ ہڈی ایسی ہو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیت ثابت ہے تو اسی قدر دیت لازم ہوگی ورنہ سوچ سمجھ کر جس قدر مناسب ہو دیت دلائیں گے۔ ف: کیونکہ احتمال ہے کہ اس زخم سے مر جائے تو دیت واجب ہو۔ کہا مالک نے اگر بدن میں خطاءً زخم لگ کر اچھا ہو جائے نشان نہ رہے تو دیت نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے اگر دھبہ یا عیب رہ جائے تو اس کے موافق دیت دینی ہوگی مگر جائفہ میں نہائی دیت لازم ہوگی اور منقلہؔ جسد میں دیت نہیں ہے جیسے موضحۂ جسد میں۔ ف۲: منقلہ جسد وہ ضرب ہے جس سے ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جائے۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اگر جراح نے ختنہ کرتے وقت خطا سے حشفے کو کاٹ ڈالا تو اس پر دیت ہے اور یہ دیت عاقلے پر ہوگی اسی طرح طبیب سے جو غلطی ہو جائے بھول چوک کر اس میں دیت ہے (اگر قصداً ہو تو قصاص ہے)

ف۳: حشفہ کہتے ہیں سر ذکر کو یعنے عضو (تناسل) کا سرا۔

۶- بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ (عورت کی دیت کا بیان)

۱۸- عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ تَعَاقَلُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ الدِّيَةِ اِصْبَعُهَا كَاِصْبَعِهٖ وَسِنُّهَا كَسِنِّهٖ وَمُوْضِحَتُهَا كَمُوْضِحَتِهٖ وَمُنَقِّلَتُهَا كَمُنَقِّلَتِهٖ ۞

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ مرد اور عورت کی دیت ثلث دیت تک برابر ہے مثلاً عورت کی انگلی جیسے مرد کی انگلی ف۱ اور دانت عورت کا جیسے دانت مرد کا اور موضحہ عورت کا مثل مرد کے موضحہ کے اسی طرح منقلہ عورت کا مثل مرد کے منقلے کے ہے۔

ف۱: یعنی جہاں تک ثلث دیت یا اس سے کم لازم آتی ہے۔ ف۲: ہر ایک میں دس اونٹ لازم آئیں گے۔

۱۹- عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ وَبَلَغَهٗ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِى الْمَرْأَةِ اَنَّهَا تَعَاقَلُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَاِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ كَانَتْ اِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ۞

ترجمہ: ابن شہاب اور عروہ بن الزبیر کہتے تھے جیسے سعید بن المسیب کہتے تھے کہ عورت ثلث دیت تک مرد کے برابر ہوگی پھر وہاں سے اس کی دیت مرد کی آدھی ہوگی۔

۲۰- کہا مالک نے تو موضحہ اور منقلہ میں عورت اور مرد دونوں کی دیت برابر ہوگی اور مامومہ اور جائفہ جس میں ثلث دیت واجب ہے عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہوگی۔

۲۱- عَنْ: مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَصَابَ امْرَاَتَهٗ بِجُرْحٍ اَنَّ عَلَيْهِ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجُرْحِ وَلَا يُقَادُ مِنْهُ ۞

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے کہ یہ سنت چلی آتی ہے کہ مرد اپنی عورت کو اگر زخمی کرے تو اس سے دیت لی جائے گی اور قصاص نہ لیا جائے گا۔

۲۲- کہا مالک نے یہ جب ہے کہ مرد خطا سے اپنی عورت کو زخمی کرے عمداً یہ کام نہ کرے (اگر عمداً کرے گا تو قصاص واجب ہوگا) کہا ف۳ مالک نے جس عورت کا خاوند یا لڑکا اس کی قوم سے نہ ہو تو عورت کی جنایت کی دیت میں وہ شریک نہ ہوگا اسی طرح اس کا لڑکا یا اخیافی بھائی جب اور قوم سے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے آج تک کنبے والوں پر ہوتی ہے مگر میراث لڑکے اور اخیافی بھائیوں کو ملے گی جیسے عورت کے موالی (غلامانِ آزاد) کی میراث اس کے لڑکے کو ملے گی اگرچہ اسکی قوم سے نہ ہو مگر ان کی جنایت کی دیت عورت کے کنبے والوں پر ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۷۔ بَابُ عَقْلِ الْجَنِيْنِ (پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان)

۲۴۔ عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں ہذیل کی (ایک قبیلہ ہے) آپس میں لڑیں ایک نے دوسری کے پتھر مارا اس کے پیٹ کا بچہ نکل پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا حکم کیا۔

۲۵۔ عَنْ : سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قُضِىَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا پیٹ کے بچے میں جو قتل کیا جائے ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا جس پر آپ نے دیت دینے کا حکم کیا وہ بولا کیونکر میں تاوان دوں اس بچے کا۔ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، وَ مِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ رویا ایسے شخص کا خون ہدر ہے یعنی لغو ہے اس میں دیت نہیں آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

ف: اس وجہ سے کہ اس نے مقفّٰی اور مسجع کلام کہا اور آپ کو اس سے نفرت تھی۔ (مسلم)

۲۶۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِى الْغُرَّةِ تُقَوَّمُ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا اَوْ سِتَّمِائَةِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ سِتَّةُ الَافِ دِرْهَمٍ ۔

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت جو پیٹ کے بچے کی دیت میں دی جائے پچاس دینار ہونی چاہئے یا چھ سو درہم اور عورت مسلمان آزاد کی دیت پانچسو دینار ہیں یا چھ ہزار درہم۔

۲۷۔ کہا مالک نے آزاد عورت کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کی دیت عورت کی دیت کا دسواں حصہ ہے اور وہ پچاس دینار ہے یا چھ سو درہم اور یہ دیت پیٹ کے بچے میں اس وقت لازم آتی ہے جب کہ وہ پیٹ سے نکل پڑے مُردہ ہو کر میں نے کسی کو اس میں اختلاف کرتے نہیں سُنا اگر پیٹ سے زندہ نکل کر مر جائے تو پوری دیت لازم ہوگی۔ ۲۸ کہا مالک نے جنین یعنی پیٹ کے بچے کی زندگی اس کے رونے سے معلوم ہوگی اگر رو کر مر جائے تو پوری دیت لازم آئے گی اور لونڈی کے جنین میں اس لونڈی کی قیمت کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔ ۲۹ کہا مالک نے اگر ایک عورت حاملہ نے کسی مرد یا عورت کو مار ڈالا تو اس سے قصاص نہ لیا جائے گا جب تک وضع حمل نہ ہو اگر عورت حاملہ کو کسی نے مار ڈالا عمداً یا خطاءً تو اس کے جنین کی دیت واجب نہ ہوگی بلکہ اگر عمداً مارا ہے تو قاتل قتل کیا جائے گا اور اگر خطاءً مارا ہے تو قاتل کے عاقلے پر عورت کی دیت واجب ہوگی۔

سوال ہوا مالک سے اگر کسی نے یہودیہ یا نصرانیہ کے جنین کو مارا ڈالا تو جواب دیا کہ اس کی ماں کی دیت کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۔ بَابُ مَا فِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً (جس میں پوری دیت لازم ہے)

۳۰۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى فَفِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے اگر صرف نیچے کا ہونٹ کاٹ ڈالے تو ثلث (تہائی) دینی ہوگی۔

۳۱۔ کہا مالک نے میں ابن شہاب سے پوچھا کہ اگر کانا کسی اچھے آدمی کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو انہوں نے کہا کہ اُس کو اختیار ہے خواہ کانے کی آنکھ پھوڑے خواہ دیت لے ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم۔ کہا[۳۲] مالک نے مجھے پہنچا کہ جو چیزیں انسان کے جسم میں دو دو ہیں اگر دونوں کو کوئی تلف کر دے تو پوری دینی ہوگی اسی طرح زبان میں پوری دیت دینی ہوگی۔ اگر کانوں پر ایسی ضرب لگائے جس کی وجہ سے دونوں کی سماعت جاتی رہی اگرچہ کانوں کو نہ کاٹے تب بھی پوری دیت دینی ہوگی اسی طرح ذکر (عضو تناسل) اور انیثیین (فوطوں) میں پوری دیت لازم ہوگی۔ کہا[۳۳] مالک نے مجھے پہنچا جب عورت کی دونوں چھاتیاں کاٹ ڈالے تو اُس میں پوری دیت ہوگی لیکن ابروؤں کے مونڈ ڈالنے میں اور مرد کی دونوں چھاتیاں کاٹ ڈالنے میں پوری دیت لازم نہ آئے گی۔ کہا[۳۴] مالک نے اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں بھی اس کی پھوڑ ڈالیں تو اس کو پوری دیت ملے گی ہاتھوں کی الگ اور پاؤں کی الگ اور آنکھوں کی الگ یعنے تین دیتیں دینی ہوں گی۔ کہا[۳۵] مالک نے اگر کانے کی جو آنکھ اچھی تھی اُس کو کسی نے پھوڑ ڈالا خطا سے تو پوری دیت لازم ہوگی۔

۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْلِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا

(جب آنکھ کی روشنی جاتی رہے لیکن آنکھ قائم رہے تو دیت کیا ہے)

۳۶۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا أُطْفِئَتْ مِائَةُ دِينَارٍ ؛

ترجمہ: زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب آنکھ قائم رہے اور روشنی جاتی رہے تو سو دینار ہوں گے۔

۳۷۔ کہا مالک نے اگر کوئی کسی کی آنکھ کا پپوٹا کاٹ ڈالے یا آنکھ کے گرد جو ہڈی کا حلقہ ہے اس کو کاٹ ڈالے تو اس میں فکر[۱] کریں گے اگر بینائی جاتی رہے تو اس کے نقصان کے موافق دیت دینی ہوگی۔ کہا[۳۶] مالک نے ایک شخص کی آنکھ قائم تھی مگر اُس میں بینائی نہ تھی اس کو کسی نے پھوڑ ڈالا یا جو ہاتھ شل تھا اُس کو کاٹ ڈالا تو دیت لازم نہ آئے گی بلکہ لوگوں کی رائے سے جو مناسب ہوگا دلوائیں گے۔

۱۰۔ بَابُ عَقْلِ الشِّجَاجِ (زخموں کی دیت کا بیان)

۳۹۔ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ أَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سلیمان بن یسار کہتے تھے کہ موضحہ چہرے میں ایسا ہے جیسے موضحہ سر میں مگر

---

[۱] یعنے سوچ سمجھ کر لوگوں کی رائے میں جو مناسب ہوگا دیت دلوائیں گے۔ ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ إِلَّا أَنْ يَعِيبَ الْوَجْهَ فَيُزَادُ فِي عَقْلِهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ نِصْفِ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ فَيَكُونُ فِيهَا خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ دِينَارًا ؛

جب چہرہ میں اس کی وجہ سے کوئی عیب ہو جائے تو دیت بڑھا دی جائے گی موضحہ سر کے نصف تک تو اس میں پچھتر دینار لازم ہوں گے۔

۴۰۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں۔ کہا[۴۱] مالک نے منقلہ وہ ضرب ہے جس سے ہڈی اپنے مقام سے جدا ہو جائے اور دماغ تک نہ پہنچے اور وہ سر اور منہ میں ہوتی ہے۔ کہا[۴۲] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ مامومہ اور جائفہ میں قصاص نہیں ہے اور ابن شہاب نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہ مامومہ میں قصاص نہیں ہے۔

۴۳۔ کہا مالک نے مامومہ وہ ضرب ہے جو دماغ تک پہنچ جائے ہڈی توڑ کر اور مامومہ سر ہی میں ہوا کرتی ہے۔ کہا[۴۳] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ موضحہ سے کم جو زخم ہو اس میں دیت نہیں ہے جب تک کہ موضحہ تک نہ پہنچے بلکہ دیت موضحہ میں ہے یا جو اس سے بھی زیادہ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو بن حزم کی حدیث میں موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اس سے کم کو بیان نہ کیا نہ کسی امام نے زمانۂ سابق یا حال میں موضحہ سے کم میں دیت کا حکم کیا۔

۴۵۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْأَعْضَاءِ فَفِيهَا ثُلُثُ عَقْلِ ذَلِكَ الْعُضْوِ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ جو زخم پار ہو جائے کسی عضو میں تو اس کی دیت دینی ہوگی۔

۴۶۔ کہا مالک نے ابن شہاب کی یہ رائے نہ تھی۔ کہا[۴۴] مالک نے میرے نزدیک بھی اس ضرب میں کوئی حد مقرر نہیں بلکہ حاکم کی رائے کے موافق عمل ہوگا۔ کہا[۴۵] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ مامومہ اور منقلہ اور موضحہ فقط سر اور چہرہ میں ہوتے ہیں اگر اور کسی مقام میں ہوں تو امام کی رائے کے موافق عمل ہوگا۔

۴۹۔ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا منقلہ کا۔

۵۰۔ کہا مالک نے نیچے کا جبڑا اور ناک سر میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ الگ ہیں اور سر الگ ہے۔

۱۱۔ بَابُ عَقْلِ الْأَصَابِعِ (انگلیوں کی دیت کا بیان)

۵۱۔ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَمْ فِي إِصْبَعِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي إِصْبَعَيْنِ قَالَ عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي ثَلَاثٍ قَالَ ثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي أَرْبَعٍ قَالَ عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا وَاشْتَدَّتْ مُصِيبَتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا فَقَالَ سَعِيدٌ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ عورت کی انگلی میں کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ دس اونٹ ہیں میں نے کہا دو انگلیوں میں تو انہوں نے کہا کہ بیس اونٹ میں نے کہا تین انگلیوں میں تو انہوں نے کہا تیس اونٹ میں نے کہا چار انگلیوں میں تو انہوں نے کہا بیس اونٹ میں نے کہا کیا خوب جب زخم زیادہ ہو گیا اور نقصان زیادہ ہوا تو دیت کم ہو گئی سعید نے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ فَقُلْتُ بَلْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ اَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ فَقَالَ سَعِيْدٌ هِيَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ ۔

کیا تو عراقی ہے؟ میں نے کہا نہیں بلکہ مجھے جس چیز کا علم ہے اُس پر جما ہوا ہوں اور جو چیز نہیں جانتا اس کو پوچھتا ہوں سعید نے کہا کہ سنت میں ایسا ہی ہے اے میرے بھائی کے بیٹے۔

ف: عراق کے لوگ بدنام تھے اس امر میں کہ قیاس کو دخل دے کر حدیث کو چھوڑ دیتے تھے سعید نے بھی کہا کیا تو عراقی ہو گیا جو سنت پر اعتراض کرتا ہے۔ سلف کے نزدیک یہ امر نہایت مذموم اور بہت قبیح تھا کہ قرآن و حدیث پر عقل کے مخالف ہونے سے اعتراض کیا جائے مگر افسوس کہ اس زمانے میں لوگوں کو اس کا کچھ خیال نہ رہا ہزاروں احادیث اور آیات بمقابلے ایک دلیل عقلی کے قابل اعتبار نہیں سمجھتے اور دلیل عقلی کو یقینی سمجھتے ہیں اور آیات و احادیث کو ظنی جانتے ہیں۔ اہل اسلام کے قدیم اصول کے موافق یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کرخی مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جب پوری ایک ہتھیلی کی انگلیاں کاٹ ڈالی جائیں تو دیت لازم ہوگی اس حساب سے کہ ہر انگلی میں دس اونٹ تو پچاس اونٹ لازم ہوں گے اور ہتھیلی بھی اگر اس کے ساتھ کاٹی جائے تو اُس میں حاکم کی رائے کے موافق دینا ہوگا۔ دنانیر کے حساب سے ہر انگلی کے سو دینار اور ہر ایک پور کے تینتیس دینار ہوئے اور ہر ایک پور کے تین اونٹ اور ثلث اونٹ ہوئے۔

۱۲۔ بَابُ جَامِعِ عَقْلِ الْاَسْنَانِ (دانتوں کی دیت کا بیان)

۵۳۔ عَنْ: اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضِّرْسِ بِجَمَلٍ وَّفِي التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ وَّفِي الضِّلَعِ بِجَمَلٍ ۔

ترجمہ: حضرت عمر نے حکم کیا ڈاڑھ میں ایک اونٹ کا اور ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ کا اور پہلو کی ہڈی میں ایک اونٹ کا۔

۵۴۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْاَضْرَاسِ بِبَعِيْرٍ بَعِيْرٍ وَّقَضٰى مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فِي الْاَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَالدِّيَةُ تَنْقُصُ فِيْ قَضَاءِ عُمَرَ وَتَزِيْدُ فِيْ قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ فَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْاَضْرَاسِ بَعِيْرَيْنِ بَعِيْرَيْنِ فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَآءٌ ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا حضرت عمرؓ نے ہر ڈاڑھ میں ایک اونٹ کا حکم کیا اور معاویہؓ نے ہر ڈاڑھ میں پانچ اونٹ کا حکم کیا تو عمرؓ نے دیت میں کمی کی اور معاویہؓ نے زیادتی کی اگر میں ہوتا تو ہر ڈاڑھ میں دو دو اونٹ دلاتا اس صورت میں دیت پوری ہو جاتی۔

ف: کیونکہ ڈاڑھیں بیس ہیں اور دانت بارہ ہیں ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں بارہ پنجے ساٹھ ہوئے اور ہر ڈاڑھ میں دو دو اونٹ چالیس اونٹ ہوئے سب سو اونٹ پورے ہو گئے۔

۵۵۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيْهَا عَقْلُهَا تَامًّا فَاِنْ طُرِحَتْ بَعْدَ اَنْ تَسْوَدَّ فَفِيْهَا عَقْلُهَا

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ جب دانت کو ضرب پہنچے اور وہ کالا ہو جائے تو اس کی پوری دیت لازم ہوگی اگر کالا ہو کر گر جائے تب بھی پوری دیت

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَامًّا اَيْضًا ؛ لازم ہوگی۔

۱۳-بَابُ الْعَمَلِ فِي عَقْلِ الْاَسْنَانِ (دانتوں کی دیت کا اور حال)

۵۶-عَنْ : اَبِي غَطْفَانَ بْنِ طَرِيفِ نِ الْمُرِّيِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهٗ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا فِي الضِّرْسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِيْهِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَدَّنِيْ مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَمْ تَعْتَبِرْ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَآءٌ ؛

ترجمہ : ابی غطفان بن طریف سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے ان کو بھیجا عبداللہ بن عباس کے پاس یہ پوچھنے کو کہ ڈاڑھ میں کیا دیت ہے ابن عباس نے کہا کہ پانچ اونٹ ہیں مروان نے پھر اُن کو بھیجا اور کہلایا کہ کیا دانت سامنے کے اور ڈاڑھیں دیت میں برابر ہیں ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تو دانتوں کو انگلیوں پر قیاس کر لیتا تو کافی تھا ہر ایک انگلی کی دیت ایک ہی ہے (اگر منفعت کسی سے کم ہے کسی سے زیادہ ایسا ہی دانت اور ڈاڑھ بھی سب یکساں ہیں)

۵۷-عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ يُسَوّٰى بَيْنَ الْاَسْنَانِ فِي الْعَقْلِ وَلَا يُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ ؛

ترجمہ : عروہ بن الزبیر کہتے تھے کہ اگلے زمانے میں سب دانتوں کی دیت برابر تھی کوئی دوسرے پر زیادہ نہ تھا۔

۵۸-کہا مالکؒ نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ دانت اور کچلیاں اور ڈاڑھیں سب برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت میں پانچ اونٹ کا حکم کیا ڈاڑھ بھی ایک دانت ہے۔

۱۴-بَابُ دِيَةِ جِرَاحِ الْعَبْدِ (غلام کے زخموں کی دیت کا بیان)

۵۹-عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُوْلَانِ فِيْ مُوْضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهٖ ؛

ترجمہ : سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے کہ غلام کے موضحہ میں اُس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا ہوگا۔

۶۰-عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِيْ فِي الْعَبْدِ يُصَابُ بِالْجِرَاحِ اَنَّ عَلٰى مَنْ جَرَحَهٗ قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ ؛

ترجمہ : مروان بن حکم حکم کرتا تھا اُس شخص پر جو زخمی کرے غلام کو کہ جس قدر اُس زخم کی وجہ سے اس کی قیمت میں نقصان ہوا وہ ادا کرے۔

۶۱-کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام کی موضحہ میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ اور منقلہ میں دسواں حصہ اور بیسواں حصہ اور مامومہ اور جائفہ میں تیسرا حصہ دینا ہوگا سوائے ان کے اور طرح کے زخموں میں جسقدر قیمت میں نقصان ہوگا دینا ہوگا جب وہ غلام اچھا ہو جائے تب دیکھیں گے کہ اُس کی قیمت اُس زخم سے پہلے کیا تھی اور اب کتنی ہے جس قدر کمی ہوگی وہ دینی ہوگی۔ کہا مالک نے جب غلام کا ہاتھ یا پاؤں کوئی شخص توڑ ڈالے پھر وہ اچھا ہو جائے تو کچھ تاوان نہ ہوگا۔ البتہ اگر کسی قدر نقصان رہ جائے تو اُس کا تاوان دینا ہوگا۔ کہا مالک نے غلاموں میں اور لونڈیوں میں قصاص کا حکم مثل

www.sirat-e-mustaqeem.com

آزادوں کے ہوگا اگر غلام لونڈی کو قصداً قتل کرے تو غلام بھی قتل کیا جائے گا اگر اس کو زخمی کرے وہ بھی زخمی کیا جائے گا اگر ایک غلام نے دوسرے غلام کو عمداً مار ڈالا تو مقتول کے مولیٰ کو اختیار ہوگا چاہے قاتل کو قتل کرے چاہے دیت یعنی اپنے غلام کی قیمت لے لے۔ قاتل کے مولیٰ کو اختیار ہے چاہے مقتول کی قیمت ادا کرے اور قاتل کو اپنے پاس رہنے دے چاہے قاتل ہی کو حوالے کر دے اس سے زیادہ اور کچھ لازم نہ آئے گا۔ اب جب مقتول کا مولیٰ دیت پر راضی ہو کر قاتل کو لے لے تو پھر اس کو قتل نہ کرے۔ اسی طرح اگر ایک غلام دوسرے غلام کا ہاتھ یا پاؤں کاٹے تو اس کے قصاص کا بھی یہی حکم ہے۔ کہا مالک نے اگر مسلمان غلام کسی یہودی یا نصرانی کو زخمی کرے تو غلام کے مولیٰ کو اختیار ہے چاہے دیت دے یا غلام کو حوالے کر دے تو اس غلام کو بیچ کر اس کی دیت ادا کریں گے مگر وہ غلام یہودی یا نصرانی کے پاس رہ نہیں سکتا (کیونکہ مسلمان کو کافر کا محکوم کرنا درست نہیں)

۱۵۔ بَابُ دِيَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ (کافر ذمی کی دیت کا بیان)

۶۵۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ یہودی یا نصرانی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت سے نصف ہے۔

۶۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے گا مگر جب مسلمان فریب سے اس کو دھوکہ دے کر مار ڈالے تو قتل کیا جائے گا۔

۶۷۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ يَقُولُ دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

ترجمہ: سلیمان بن یسار کہتے تھے کہ مجوسی (فارسی آتش پرست) کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

۶۸۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔ کہا مالک نے یہودی یا نصرانی کے زخموں کی دیت اسی حساب سے ہے موضحہ میں بیسواں حصہ اور مامومہ اور جائفہ میں تیسرا حصہ وقس علےٰ ہٰذا۔

۱۶۔ بَابُ مَا يُوجِبُ الْعَقْلَ عَلَى الرَّجُلِ فِي خَاصَّةِ مَالِهِ

جن جنایات کی دیت خاص قاتل کو اپنے مال میں سے ادا کرنی پڑتی ہے (یعنی عاقلہ سے نہیں لی جاتی) اُن کا بیان

۷۰۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ عَقْلٌ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ إِنَّمَا عَلَيْهِمْ عَقْلٌ فِي قَتْلِ الْخَطَاءِ۔

ترجمہ: عروہ بن الزبیر کہتے تھے کہ قتل عمد میں عاقلہ پر دیت نہیں ہے (بلکہ قاتل کی ذات پر ہے) عاقلہ پر خطا کی دیت ہے (عاقلہ جمع عاقل کی یعنی کسی کی طرف سے ادا کرنے والا)

۷۱۔ عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دَمِ الْعَمْدِ إِلَّا

ترجمہ: ابن شہاب نے کہا کہ عاقلہ پر عمداً خون کرنے کا بار نہیں ڈالا جاتا مگر جب خوشی سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْ يَشَآءُوْا ذٰلِكَ ۔ دینا چاہیں۔

۷۲۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔ ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے بھی ایسا ہی کہا۔

۷۳۔ کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تھے سنت یوں ہی ہے کہ جب قتلِ عمد میں مقتول کے وارث قصاص کو عفو کر کے دیت پر راضی ہو جائیں تو وہ دیت قاتل کے مال سے لی جائے گی عاقلہ سے کچھ غرض نہیں مگر جب عاقلہ خود دینا چاہیں۔

۷۴۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ دیت عاقلہ پر لازم نہیں آتی جب ایک ثلث یا زیادہ نہ ہو اگر ثلث سے کم ہو تو جنایت کرنے والے کے مال سے لی جائے گی۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قتلِ عمد یا اور جراحات میں جن میں قصاص لازم آتا ہے اگر دیت قبول کر لی جائے تو قاتل یا جارح کی ذات پر ہوگی عاقلہ پر نہ ہوگی اگر اس کے پاس مال ہو اور جو مال ہو تو اس پر قصاص رہے گا البتہ اگر عاقلہ خوشی سے دینا چاہیں تو اور بات ہے۔

۷۵۔ کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے تئیں آپ عمداً یا خطاءً زخمی کر کے تو اس کی دیت عاقلے پر نہ ہوگی اور میں نے کسی کو نہیں سنا جو عمد کی دیت عاقلے سے دلائے اس وجہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے قتلِ عمد میں فرمایا "جس کا بھائی معاف کر دے کچھ (یعنے قصاص چھوڑ دے) تو چاہیئے کہ دستور کے موافق چلے اور دیت اچھی طرح ادا کرے"۔ (اس سے معلوم ہوا کہ عمد کی دیت قاتل کو ادا کرنی چاہیئے) کہا مالک نے جس لڑکے کے پاس کچھ مال نہ ہو یا جس عورت کے پاس مال نہ ہو اور وہ کوئی جنایت کرے جس میں ثلث سے کم دیت واجب ہوتی ہے تو دیت انہی کے مال میں سے دی جائے گی اگر مال نہ ہو تو اُن پر قرض کے طور پر رہے گی عاقلے پر یا لڑکے کے باپ پر کچھ لازم نہیں آئے گا۔ کہا مالک نے جب غلام قتل کیا جائے تو اس کی قیمت جو قتل کے روز ہے دینی ہوگی قاتل کے عاقلے پر کچھ لازم نہ آئے گا بلکہ قاتل کے خاص مال میں سے لیا جائے گا اگرچہ اس غلام کی قیمت دیت سے زیادہ ہو۔

۱۷۔ بَابُ مِيْرَاثِ الْعَقْلِ وَالتَّغْلِيْظِ فِيْهِ (دیت میں میراث کا بیان)

۷۹۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْشَدَ اللّٰهَ النَّاسَ بِمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الدِّيَةِ اَنْ يُّخْبِرَنِيْ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ فَقَالَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ادْخُلِ الْخِبَآءَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ فَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ قُتِلَ اَشْيَمُ خَطَاً ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے بلایا لوگوں کو منا میں اور کہا کہ جس شخص کو دیت کا مسئلہ معلوم ہو وہ بیان کرے مجھ سے تو ضحاک بن سفیان کلابی کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو میراث دلاؤں اشیم کی دیت میں سے حضرت عمرؓ نے کہا تو خیمے میں جا جب تک میں آؤں جب حضرت عمرؓ آئے تو ضحاک نے یہی بیان کیا حضرت عمرؓ نے اسی کا حکم کیا ابن شہاب نے کہا اشیم خطا سے مارا گیا تھا۔

۸۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهٗ قَتَادَةُ حَذَفَ ابْنَهٗ بِسَيْفٍ

ترجمہ: عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی مدلج میں سے جس کا نام قتادہ تھا اپنے لڑکے کو تلوار

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَصَابَ سَاقَهٗ فَنُزِیَ جُرْحُهٗ فَمَاتَ فَقَدِمَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ لَهٗ ذٰلِکَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اعْدُ عَلٰی مَآءِ قُدَیْدٍ عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ بَعِیْرٍ حَتّٰی اَقْدَمَ عَلَیْکَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَیْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ تِلْکَ الْاِبِلِ ثَلٰثِیْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثِیْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعِیْنَ خَلِفَةً ثُمَّ قَالَ اَیْنَ اَخُو الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ هَا اَنَا ذَا فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِلْقَاتِلِ شَیْءٌ ؕ

ماری وہ اس کی پنڈلی میں لگی خون بند نہ ہوا آخر مر گیا تو سراقہ بن جعشم حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اُن سے بیان کیا حضرت عمرؓ نے کہا قدید کے پانی پر (قدید ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے وہاں پانی بھی ہے) ایک سو بیس اونٹ تیار رکھ جب تک میں وہاں آؤں جب حضرت عمرؓ وہاں آئے تو اُن اونٹوں میں سے تین حقے اور بیس جذعے لئے اور چالیس خلفے (حاملہ اونٹنیاں) لیں پھر کہا کہاں ہے مقتول کا بھائی اُس نے کہا کیوں میں موجود ہوں کہا تو یہ سب اونٹ لے لے اسواسطے کہ قاتل کو میراث نہیں ملتی۔

ف: دیت میں سے نہ اور متروکہ میں سے۔ اگرچہ اُس کا باپ موجود تھا مگر چونکہ اس نے قتل کیا تھا اس لئے میراث سے محروم ہوا۔

۸۱۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلَا اَتُغَلَّظُ الدِّیَةُ فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَا لَا وَلٰکِنْ یُّزَادُ فِیْهَا لِلْحُرْمَةِ فَقِیْلَ لِسَعِیْدٍ هَلْ یُزَادُ فِی الْجِرَاحِ کَمَا یُزَادُ فِی النَّفْسِ فَقَالَ سَعِیْدٌ نَعَمْ قَالَ مَالِکٌ اُرَاهُمَا اَرَادَا مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عَقْلِ الْمُدْلَجِیِّ حِیْنَ اَصَابَ ابْنَهٗ ؕ

ترجمہ: سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ماہ حرام میں (محرم اور رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ میں) اگر کوئی قتل کرے تو دیت میں سختی کریں گے انہوں نے کہا نہیں بلکہ بڑھا دیں گے بوجہ ان مہینوں کی حرمت کے پھر سعید سے پوچھا کہ اگر کوئی زخمی کرے ان مہینوں میں تو اس کی بھی دیت بڑھا دیں گے جیسے قتل میں بڑھا دیں گے سعید نے کہا ہاں۔

۸۲۔ کہا مالک نے میں سمجھتا ہوں کہ مراد ان دونوں صاحبوں کی بڑھانے سے وہی ہے جیسا حضرت عمر نے کیا مدلجی کی دیت میں جب اس نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا۔ **ف**: یعنی تین قسم کے اونٹ اس سے لئے اس میں زیادہ وقت ہوئی مگر لئے وہی سو اونٹ۔

۸۳۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اُحَیْحَةُ بْنُ الْجُلَاحِ کَانَ لَهٗ عَمٌّ صَغِیْرٌ هُوَ اَصْغَرُ مِنْ اُحَیْحَةَ وَکَانَ عِنْدَ اَخْوَالِهٖ فَاَخَذَهُ اُحَیْحَةُ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَخْوَالُهٗ کُنَّا اَهْلَ ثَمَّةٍ وَّرَمَّةٍ حَتّٰی اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی عُمُوْمَتِهٖ غَلَبَنَا حَقَّ امْرِءٍ فِیْ عَمِّهٖ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِکَ لَا یَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ ؕ

ترجمہ: عروہ الزبیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری کا جس کا نام احیحہ بن الجلاح اس سے چھوٹا چچا تھا وہ اپنی ننہیال میں تھا اس کو احیحہ نے لے کر مار ڈالا اس کے ننہیال کے لوگوں نے کہا ہم نے پالا پرورش کیا جب جوان ہوا تو اس کا بھتیجا ہم پر غالب آیا اور اسی نے لے لیا۔ عروہ نے کہا اسی وجہ سے (اب دین اسلام میں) قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔

یعنی باوجود اس کے کہ احیحہ نے اس کو مار ڈالا لیکن اس کی دیت کا استحقاق اُسی کو رہا اور جن لوگوں نے پالا پرورش

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا یعنے ننہیال والے ان کو دیت لینے کا حق حاصل نہ ہوا کیونکہ جاہلیت میں قاتل مقتول کا وارث ہوتا تھا دین اسلام میں یہ بات موقوف ہوئی قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا گیا۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قتل عمد کرنے والا مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوتا نہ اُس کے مال کا نہ اور کسی وارث کو محروم کرسکتا ہے اور قتلِ خطا کرنے والا دیت کا وارث نہیں ہوتا لیکن اور مال کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے میرے نزدیک اور مال کا وارث ہوگا۔

۱۸۔ بَابُ جَامِعِ الْعَقْلِ (دیت کے مختلف مسائل کا بیان)

۸۵ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۞

ترجمہ: ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور کسی کو صدمہ پہنچائے تو اس کا بدلہ نہیں کنوئیں میں کوئی گر کر مرجائے تو اس کا بدلہ نہیں اور کان کھودنے میں کوئی مزدور مرجائے تو بدلہ نہیں اور (کافروں کے) گڑے خزانے میں پانچواں حصہ لیا جائے گا۔

ف: یعنے اگر کسی کا جانور بلا تعدّی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اُس کے مالک پر جُرمانہ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودتے یا کان کھودتے کنواں یا کان پھٹ کر مرجائے تو کھدوانے والے پر کچھ جُرمانہ نہیں ہے۔ کہا مالک نے جو شخص جانور کو آگے سے کھینچ رہا ہے یا پیچھے سے ہانک رہا ہے یا جو اس پر سوار ہے وہ جرمانہ دے گا اگر جانور کسی کو صدمہ پہنچائے لیکن خود بخود وہ بلات سے کسی کو مار دے تو ناوان نہیں ہے۔ حضرت عمر نے حکم کیا دیت کا اس شخص پر جس نے اپنا گھوڑا دوڑا کر کسی کو کچل ڈالا تھا۔ کہا مالک نے جب دوڑانے والا ضامن ہوا تو کھینچنے والا اور ہانکنے والا اور سوار تو ضرور ضامن ہوگا۔ ف: کیونکہ یہ سب بچانے پر قادر ہیں بلکہ دوڑانے والا شاید مجبور بھی ہو اس کو روک نہ سکے جب اُس پر ضمان ہوا تو اوروں پر بطریق اولےٰ ہوگا۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو کوئی راستے میں کنواں کھودے یا جانور باندھے یا مشابہ اسکے کوئی کام کرے تو درست نہیں ہے راہ میں کرنا اور اس کی وجہ سے کسی کو صدمہ پہنچے تو وہ ضامن ہوگا ثلث دیت تک اپنے مال میں سے دے گا جو ثلث سے زیادہ ہو تو اُس کے عاقلے سے وصول کی جائے گی اور اگر ایسا کام کرے جو درست ہے تو اس پر ضمان نہ ہوگا جیسے گڑھا کھودے بارش کے واسطے یا اپنے جانور پر سے کسی کام کو اترے اور راہ پر کھڑا کردے۔ کہا مالک نے اگر ایک شخص کنوئیں میں اترے پھر دوسرا شخص اترے اب نیچے والا اوپر والے کو کھینچے اور دونوں گر کر مرجائیں تو کھینچنے والے کے عاقلے پر دیت لازم آئے گی۔ کہا مالک نے اگر شخص کسی بچے کو حکم کرے کنوئیں میں اترنے کا یا درخت پر چڑھنے کا اور وہ لڑکا ہلاک ہوجائے تو وہ شخص ضامن ہوگا اس کی دیت کا یا نقصان کا۔

۹۱۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عاقلے میں عورتیں اور بچے داخل نہ ہوں گے بلکہ بالغ مردوں سے دیت وصول کی جائے گی۔ کہا مالک نے مولیٰ کی دیت اس کے عاقلہ پر ہوگی اگرچہ وہ دفتر سرکار میں ماہوار یا باب (ملازم) نہ ہوں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکر صدیقؓ کے وقت تھا کیونکہ دفتر حضرت عمر کے زمانے سے نکلا تو ہر ایک کی دیت اسکے موالی اور قوم ادا کریں گے کیونکہ ولاء بھی انہی کو ملتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اسی کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

ملے گی جو آزاد کرے۔ کہا[۹۳] مالک نے جو کوئی شخص کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے تو جسقدر قیمت اس نقصان کی وجہ سے کم ہو جائے اُس کا تاوان لازم ہوگا۔ کہا[۹۴] مالک نے ایک شخص قصاصاً قتل کے لائق ہو پھر وہ کوئی کام ایسا کرے جس سے حد لازم آئے (مثلاً زنا کرے کوڑے ورجم لازم آئے یا چوری کرے ہاتھ کاٹنا لازم ہو) تو کسی حد کا مؤاخذہ نہ کیا جائے صرف قتل کافی ہے مگر حدِ قذف کا اس میں کوڑے مار کر پھر اس کو قتل کریں) اگر اُس نے کسی کو زخمی کیا تو زخمی کا قصاص لینا ضروری نہیں قتل کرنا کافی ہے۔ کہا[۹۵] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر کوئی نعش کسی گاؤں وغیرہ میں ملے یا کسی کے دروازے پر تو یہ ضروری نہیں کہ جو لوگ اُس کے قریب ہوں وہ پکڑے جائیں کیونکہ اکثر ہوتا ہے کہ لوگ مار کر کسی کے دروازے پر ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ پکڑا جائے۔ کہا[۹۶] مالک نے اگر چند آدمی مل کر لڑے بعد اُس کے جب جُدا ہوئے تو ایک شخص اُن میں مقتول یا مجروح پایا گیا لیکن ہنگامے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ کس نے مارا یا زخمی کیا تو فریقِ ثانی (یعنے جن میں کا مقتول نہیں ہے) کی قوم پر اس کی دیت واجب ہوگی اور جو وہ شخص دونوں فریق میں سے نہ ہو تو دونوں فریق پر دیت واجب ہوگی۔

۱۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ وَالسِّحْرِ (مکر و فریب سے مارنے یا جادو سے مارنے کا بیان)

۹۷۔ عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پانچ یا سات آدمیوں کو ایک شخص کے بدلے میں قتل کیا انہوں نے دھوکا دے کر اس کو مار ڈالا تھا پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر سارے صنعاء والے اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرتا۔

۹۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِيَةً لَّهَا سَحَرَتْهَا وَقَدْ كَانَتْ دَبَّرَتْهَا فَاَمَرَتْ بِهَا فَقُتِلَتْ۔

ترجمہ: حضرت اُم المومنین حفصہ نے ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے اُن پر جادو کیا تھا اور پہلے آپ اُس کو مدبّر کر چکی تھیں پھر حکم کیا اس کے قتل کا تو قتل کی گئی۔

۹۹۔ کہا مالک نے جو شخص جادو جانتا ہے اور اس کو کام میں لاتا ہے اس کا قتل کرنا مناسب ہے۔

۲۰۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِي الْعَمْدِ (قتلِ عمد کا بیان)

ف: اکثر علماء کے نزدیک قتلِ عمد یہ ہے کہ قصداً کسی کو مار ڈالے خواہ لکڑی سے مارے یا پتھر سے یا تیر سے یا تلوار سے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک قتلِ عمد میں یہ بھی شرط ہے کہ ہتھیار سے مارے یا لوہے کی چیز سے جو دھار دار یا نوک دار ہو۔

۱۰۰۔ عَنْ: عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ مَوْلٰى عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ اَقَادَ وَلِيَّ الرَّجُلِ قَتَلَهٗ بِعَصًا فَقَتَلَهٗ وَلِيُّهٗ بِعَصًا۔

ترجمہ: ایک شخص نے دوسرے کو لکڑی سے مار ڈالا عبدالملک بن مروان نے قاتل کو ولی مقتول کے حوالے کیا اس نے بھی اس کو لکڑی سے مار ڈالا۔

۱۰۱ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو لکڑی یا پتھر سے قصداً مارے اور وہ ہلاک ہو جائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو قصاص لیا جائے گا۔ کہا[۱۰۳] مالک نے ہمارے نزدیک قتل عمد یہی ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو قصداً مارے یہاں تک کہ اُس کا دم نکل جائے اور یہ بھی قتل عمد ہے کہ ایک شخص سے دشمنی ہو اُس کو ایک ضرب لگا کر چلا آئے اُس وقت وہ زندہ ہو بعد اُس کے اُسی ضرب سے مر جائے اس میں قسامت واجب ہوگی۔ کہا[۱۰۴] مالک نے قتل عمد میں ایک شخص آزاد کے عوض میں کئی شخص آزاد مارے جائیں گے کہ جب سب قتل میں شریک ہوں اسی طرح عورتوں اور غلاموں میں بھی حکم ہوگا۔

۲۱۔ بَابُ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ (قصاص کا بیان)

۱۰۴۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ اَنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اقْتُلْهُ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ ایک شخص نے نشے کی حالت میں ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا کہ تو بھی اس کو مار ڈال۔

۱۰۵۔ کہا مالک نے میں نے اس کی تفسیر بہت اچھی سُنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے "قتل کرو آزاد کو بدلے میں آزاد کے اور غلام کو بدلے میں غلام کے اور عورت کو بدلے میں عورت کے"۔ تو قصاص عورتوں میں آپس میں لیا جائے گا جیسا کہ مردوں میں لیا جاتا ہے اور مرد اور عورت میں بھی لیا جائے گا کیونکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے "نفس بدلے نفس کے قتل کیا جائے گا" تو عورت مرد کے بدلے میں قتل کی جائے گی اور مرد عورت کے بدلے میں مارا جائے گا اسی طرح ایک دوسرے کو اگر زخمی کرے گا تب بھی قصاص لیا جائے گا۔ کہا[۱۰۶] مالک نے اگر ایک شخص ایک شخص کو پکڑے اور دوسرا اُس کو آکر مار ڈالے اور معلوم ہو کہ اس نے مار ڈالنے ہی کے واسطے پکڑا تھا تو دونوں شخص اس کے بدلے میں قتل کئے جائیں گے اگر اس نے اس نیت سے نہیں پکڑا تھا بلکہ اس کو یہ خیال تھا کہ دوسرا شخص یوں ہی سے مارے گا تو پکڑنے والا قتل نہ کیا جائے گا لیکن اس کو سخت سزا دی جائے گی اور بعد سزا کے ایک برس تک قید کیا جائے گا۔ کہا[۱۰۷] مالک نے زید نے عمرو کو قتل کیا یا اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی، قصداً اب قبل اس کے کہ زید سے قصاص لیا جائے اس کو بکر نے مار ڈالا یا زید کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو اس پر دیت یا قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ عمرو کا حق زید کی جان میں تھا یا اس کی آنکھ میں اب زید ہی نہ رہا یا وہ آنکھ ہی نہ رہی اس کی نظیر یہ ہے کہ زید عمرو کو عمداً مار ڈالے پھر زید بھی مر جائے تو عمرو کے وارثوں کو اب کچھ نہ ملے گا کیونکہ قصاص قاتل پر ہوتا ہے جب وہ خود مر گیا تو نہ قصاص ہے نہ دیت۔ کہا[۱۰۸] مالک نے آزاد اور غلام میں قصاص نہیں ہے زخموں میں لیکن اگر غلام آزاد کو مار ڈالے گا تو غلام مارا جائے گا اور جو آزاد غلام کو مار ڈالے گا تو آزاد نہ مارا جائے گا۔ یہ میں نے بہت اچھا سُنا۔

۲۲۔ بَابُ الْعَفْوِ فِي قَتْلِ الْعَمَدِ (قتل عمد میں عفو (معاف) کرنے کا بیان)

۱۰۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَدْرَكَ مَنْ يَرْضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يَعْفُوَ عَنْ قَاتِلِهٖ اِذَا قُتِلَ عَمَدًا اِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ لَّهٗ

ترجمہ: امام مالک نے کئی اچھے عالموں سے سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ جب مقتول مرتے وقت اپنے قاتل کو معاف کر دے تو درست ہے قتل عمد میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَرَاثَتَهٗ اَوْلٰى بِدَمِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ اَوْلِيَآءِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ ؕ

اُس کو اپنے خون کا زیادہ اختیار ہے وارثوں سے۔

۱۱۰۔ کہا مالک نے جو شخص قاتل کو قتلِ عمد معاف کر دے تو قاتل پر دیت لازم نہ ہوگی مگر جب کہ قصاص عفو (معاف) کر کے دیت ٹھہرائے۔ کہا[۱۱۱] مالک نے اگر قاتل کو مقتول معاف کر دے تب بھی قاتل کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک سال تک قید کریں گے۔ کہا[۱۱۲] مالک نے جب کوئی شخص عمداً مارا گیا اور گواہوں سے قتل ثابت ہوا اور مقتول کی بیٹی اور بیٹیاں ہیں بیٹوں نے تو معاف کر دیا لیکن بیٹوں نے معاف نہ کیا تو بیٹیوں کے معاف کرنے سے کچھ خلل واقع نہ ہوگا بلکہ خون معاف ہو جائیگا کیونکہ بیٹوں کے ہوتے ہوئے ان کو اختیار نہیں ہے۔

۲۳۔ بَابُ الْقِصَاصِ فِي الْجِرَاحِ (زخموں میں قصاص کا بیان)

۱۱۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو شخص کسی کا ہاتھ یا پاؤں توڑ ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا دیت لازم نہ آئے گی۔ کہا[۱۱۴] مالک نے زخم کا قصاص نہ لیا جائے گا جب تک کہ وہ شخص اچھا نہ ہو لے جب وہ اچھا ہو جائے گا تو قصاص لیں گے اب اگر جارح کا بھی زخم اچھا ہو کر مجروح کے مثل ہو گیا تو بہتر نہیں تو اگر جارح کا زخم بڑھ گیا اور جارح اسی کی وجہ سے مر گیا تو مجروح پر کچھ تاوان نہ ہوگا اگر جارح کا زخم بالکل اچھا ہو گیا اور مجروح کا ہاتھ شل ہو گیا یا اور کوئی نقص رہ گیا تو پھر جارح سے قصاص نہ لیا جائے گا لیکن بقدر نقصان کے دیت اس سے وصول کی جائے گی۔ کہا[۱۱۵] مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی عورت کی آنکھ پھوڑ دی یا اُس کا ہاتھ توڑ ڈالا یا اُس کی انگلی کاٹ ڈالی قصداً تو اس سے قصاص لیا جائے گا البتہ اگر اپنی عورت کو تنبیہاً رسّی یا کوڑے سے مارے اور بلا قصد کسی مقام پر لگ کر زخم ہو جائے یا نقصان ہو جائے تو دیت لازم آئے گی قصاص نہ ہوگا۔

۱۱۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ اَقَادَ مَنْ كَسَرَ الْفَخِذَ ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ ابابکر بن حزم نے قصاص لیا ران توڑنے کا۔

۲۴۔ بَابُ دِيَةِ السَّآئِبَةِ وَجِنَايَتِهٖ (سائبہ کی دیت وجنایت کا بیان)

ف: سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولیٰ آزاد کرتے وقت یہ شرط کر دے کہ میں تیرا وارث نہ ہوں گا ایسا غلام اگر کوئی جنایت کرے تو مولیٰ اس کی دیت بھی نہ دے گا۔

۱۱۷۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سَآئِبَةً اَعْتَقَهٗ بَعْضُ الْحَآجِّ فَقَتَلَ ابْنَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَآئِذٍ فَجَآءَ الْعَآئِذِيُّ اَبُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا دِيَةَ لَهٗ فَقَالَ الْعَآئِذِيُّ اَرَاَيْتَ لَوْ قَتَلَهٗ ابْنِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِذًا تُخْرِجُوْنَ دِيَتَهٗ فَقَالَ الْعَآئِذِيُّ

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک سائبہ نے جس کو کسی حاجی نے آزاد کر دیا تھا ایک شخص کے بیٹے کو جو بنی عائذ میں سے تھا مار ڈالا مقتول کا باپ حضرت عمرؓ کے پاس اپنے بیٹے کی دیت مانگنے آیا حضرت عمرؓ نے کہا اس کے لئے دیت نہیں ہے وہ شخص بولا اگر میرا بیٹا سائبہ کو مار ڈالتا تو تم کیا حکم کرتے حضرت عمر نے کہا کہ اس وقت تم کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

هُوَ اِذًا كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ وَاِنْ يُقْتَلْ يُنْقَمْ ۔

اسکی دیت ادا کرنی ہوتی وہ شخص بولا پھر تو سائبہ کیا ہے ایک چتلا سانپ ہے اگر چھوڑ دو تو ڈس لے اگر مارو تو بدلا لے۔

ف: جاہلیت کے زمانے میں لوگوں کا اعتقاد یہ تھا کہ جن سانپ کا بدلا لیتے ہیں جو کوئی اُس کو مار ڈالے وہ بھی مارا جاتا ہے۔ اُس شخص نے سانپ کے ساتھ سائبہ کو تشبیہ دی اور یہ کہا کہ سائبہ کو اگر ماریں تو مثل دیت دینی پڑتی ہے نہ ماریں تو مثل وہ مارے ڈالتا ہے۔

كِتَابُ الْقَسَامَةِ

کتاب قسامت کے بیان میں

ف: قسامت کہتے ہیں اولیاء مقتول سے قسم لینے کو یا جن پر قتل کا گمان ہو اُن سے قسم لینے کو۔

۱۔ بَابُ تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ

(قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینے کا بیان)

۱۔ عَنْ: سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رِجَالٌ مِّنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّ مُحَيِّصَةَ خَرَجَآ اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ وَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ بِئْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ

ترجمہ: سہل بن ابی حثمہ کو خبر دی کچھ لوگوں نے جو اس کی قوم کے معزز لوگ تھے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ فقر اور افلاس کی وجہ سے خیبر کو گئے محیصہ کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے قتل کر کے کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیا ہے محیصہ سنکر خیبر کے یہودیوں کے پاس آئے اور کہا قسم خدا کی تمہیں نے اس کو قتل کیا ہے یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے قتل نہیں کیا اس کو پھر محیصہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا بعد اس کے محیصہ اور اُن کے بھائی حُوَیصہ جو محیصہ سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل (جو عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے محیصہ نے چاہا کہ میں بات کروں کیونکہ وہی خیبر کو گئے تھے تو رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْٓا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دِيَةَ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوْا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَآءُ قَالَ مَالِكٌ الْقَوَدُ هُوَ الْبُرْءُ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگی کی رعایت کرو۔ تو حویصہ نے پہلے بیان کیا پھر محیصہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہودی تمہارے مقتول کی دیت دیں یا جنگ کریں پھر آپ نے یہودیوں کو اس بارے میں لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ قسم خدا کی ہم نے اس کو قتل نہیں کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے کہا تم قسم کھاؤ کہ یہودیوں نے اس کو مارا ہے تو دیت کے حقدار ہو گئے انہوں نے کہا ہم قسم نہ کھائیں گے (کیونکہ ہم نے دیکھا نہیں) آپ نے فرمایا اچھا گر یہودی قسم کھالیں کہ ہم نے نہیں مارا انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مسلمان نہیں ہیں ف۱ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی سہل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس سو اونٹ بھیجے ان کے گھروں پر ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی (وہ مجھے اب تک یاد ہے۔)

ف۱: یعنے حویصہ کو جو بڑا بھائی ہے اُسے بات کرنے دے۔ ف۲: ان کو جھوٹی قسم کھانے سے کچھ باک نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قسامت میں پہلے اولیائے مقتول سے حلف لینا چاہئے اگر وہ حلف نہ اُٹھائیں تو پھر اُن لوگوں سے حلف لینا چاہئے جن پر قتل کا گمان ہو اور اولیاء اُن پر دعویٰ کرتے ہوں یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک قسامت میں پچاس قسمیں اُن سے لی جائیں گی جن پر قتل کا گمان ہو مثلاً اُس محلے والوں سے جہاں پر مقتول کی نعش ملی ہے اگر قسم کھالیں گے تو بہتر ورنہ دیت دینی ہوگی۔

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ الْاَنْصَارِيِّ وَمُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ خَرَجَآ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَآئِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهٖ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا

ترجمہ: بُشیر بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود خیبر کو گئے وہاں جا کر اپنے اپنے کاموں کے واسطے جُدا ہو گئے عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا تو محیصہ اور ان کے بھائی حُویصہ اور عبدالرحمان بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عبدالرحمٰن نے بات کرنی چاہی اپنے بھائی کے مقدمے میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگی کی رعایت کر تو حویصہ اور محیصہ نے قصہ بیان کیا عبداللہ بن سہل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو (اس بات پر کہ فلاں شخص نے اس کو مار ڈالا ہے) اگر کھاؤ گے تو خون کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْقَاتِلَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ ؛

استحقاق (یا قاتل کا استحقاق ؟) تمہیں حاصل ہوگا انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ہم کیونکر کھائیں) ہم اس وقت موجود نہ تھے نہ ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کافر ہیں اُن کی قسمیں ہم کیونکہ قبول کریں گے بشیر بن یسار نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی۔

۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے اور میں نے بہت سے اچھے عالموں سے سُنا ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے اگلے اور پچھلے علماء نے کہ قسامت میں پہلے مدعیوں سے قسم لی جائے گی وہ قسم کھائیں (اگر وہ قسم نہ کھائیں تو مدعیٰ علیہم سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم کھا لیں تو بری ہو جائیں گے) اور قسامت دو امروں میں ایک امر سے لازم ہوتی ہے یا تو مقتول خود کہے مجھ کو فلانے نے مارا ہے (اور گواہ نہ ہوں) یا مقتول کے وارث کسی پر اپنا اشتباہ ظاہر کریں اور گواہی کامل نہ ہو تو انہی دو وجہوں سے قسامت لازم آئے گی۔ کہا مالک نے اس سنت میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ پہلے قسم اُن لوگوں سے لی جائے گی جو خون کے مدعی ہوں۔ خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی حارث سے جن کا عزیز خیبر میں مارا گیا تھا پہلے قسم کھانے کو فرمایا تھا۔ کہا مالک نے اگر مدعی قسم کھا لیں تو ان کو خون کا استحقاق ہوگا وہ جس شخص پر قسم کھائیں اس کو قتل کر سکتے ہیں مگر ایک ہی شخص کو نہ کہ دو شخصوں کو یا زیادہ کو تو پہلے خون کے مدعیوں سے پچاس قسمیں لی جائیں گی جب وہ پچاس آدمی ہوں تو ہر ایک سے ایک ایک قسم لی جائے گی اور پچاس سے کم ہوں یا بعض اُن میں سے قسم کھانے سے انکار کریں تو مکرر سہ کر قسمیں لے کر پچاس قسمیں پوری کریں گے مگر جب مقتول کے وارثوں میں جن کو عفو کا اختیار ہے کوئی قسم کھانے سے انکار کرے گا تو پھر قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ جب ان لوگوں میں جنکو عفو کا اختیار نہیں کوئی قسم کھانے انکار کرے تو باقی لوگوں سے قسم لیں گے اور جن کو عفو کا اختیار ہے ان میں سے اگر کوئی ایک بھی قسم کھانے سے انکار کرے تو باقی وارثوں کو بھی قسم نہ دیں گے بلکہ اس صورت میں مدعیٰ علیہم کو قسم دیں گے اُن میں سے پچاس آدمیوں کو پچاس قسمیں دیں گے اگر پچاس سے کم ہوں تو مکرر سہ کر پچاس پوری کریں گے اگر مدعیٰ علیہ ایک ہی ہو تو اسی سے پچاس قسمیں لیں گے جب وہ پچاس قسمیں کھا لے گا بری ہو جائے گا۔ کہا مالک نے خون میں پچاس قسمیں لی جاتی ہیں اور اور دعووں میں ایک قسم اس واسطے کہ خون آدمی کسی کے سامنے نہیں کرتا بلکہ تنہائی میں کرتا ہے تو اگر قسامت میں بھی مثل اور دعووں کے صرف گواہی سے کام چلتا تو بہت سے خون بیکار جاتے اور لوگوں کی جرأت خون کرنے پر زیادہ ہو جاتی جب اُن کو حکم کا حال معلوم ہو جاتا لیکن قسامت پہلے مقتول کے وارثوں کی طرف رکھی گئی تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور ڈریں کہ صرف مقتول کا قول کافی ہے اس باب میں۔ کہا مالک نے اگر ایک قوم کی قوم کو جس میں بہت آدمی ہوں خون کی تہمت لگے اور مقتول کے وارث اُن سے قسم لینا چاہیں تو ہر شخص ان میں سے پچاس پچاس قسمیں کھائے گا یہ نہ ہوگا کہ پچاس قسمیں سب پر تقسیم ہو جائیں یہ میں نے اچھا سُنا۔ کہا مالک نے قسامت مقتول کی عصبوں کی طرف ہوگی جو خون کے مالک ہیں انہی کو قسم دی جاتی ہے اور انہی کی قسم کھانے سے قصاص لیا جاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف : مگر ابوحنیفہؒ کے نزدیک قسامت سے قصاص ثابت نہ ہوگا البتہ دیت لازم آئے گی ۔

۲۔ بَابُ مَنْ يَجُوزُ قَسَامَتُهُ فِي الْعَمْدِ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ

(خون کے وارثوں میں سے کن کن لوگوں سے قسم لینی چاہیئے)

۹۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قسامت میں عورتوں سے قسم نہ لی جائے گی اور جو مقتول کی وارث صرف عورتیں ہوں تو اُن کو قتلِ عمد میں نہ قسامت کا اختیار ہوگا نہ عفو کا ۔ کہا مالک نے ایک شخص عمداً مارا گیا اس کے عصبہ یا موالی نے کہا کہ ہم قسم کھا کر قصاص لیں گے تو ہو سکتا ہے اگرچہ عورتیں معاف کر دیں تو اُن سے کچھ نہ ہوگا بلکہ عصبے یا موالی ان سے زیادہ مستحق ہیں خون کے کیونکہ وہی حلف اٹھائیں گے ۔ کہا مالک نے البتہ اگر عصبات یا موالی نے خون معاف کر دیا بعد حلف اُٹھا لینے کے اور خون کے مستحق ہو جانے کے اور عورتوں نے عفو سے انکار کیا تو عورتوں کو قصاص لینے کا استحقاق ہوگا ۔ کہا مالک نے قتلِ عمد میں کم سے کم دو مدعیوں سے قسم لینا ضروری ہے انہی سے پچاس قسمیں لے کر قصاص کا حکم کر دیں گے ۔ ف : جیسے قصاص دو گواہوں سے کم میں ثابت نہیں ہوتا ویسے ہی قسامت میں دو مدعی یا زیادہ جب تک قسم نہ کھائیں گے قصاص کا حکم نہ ہوگا (زرقانی) کہا مالک نے اگر کئی آدمی مل کر ایک آدمی کو مار ڈالیں اس طرح کہ وہ سب کی ضربوں سے اسی وقت مرے تو سب قصاصاً قتل کئے جائیں گے اور جو بعد کئی دن کے مرے تو قسامت واجب ہوگی اس صورت میں قسامت کی وجہ سے صرف ایک شخص ان لوگوں میں سے قتل کیا جائیگا کیونکہ ہمیشہ قسامت سے ایک ہی شخص مارا جاتا ہے ۔ ف : تو ایک کو جس پر مدعی قسم کھالیں قتل کریں گے اور باقی لوگوں کے سو سو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ ایک برس قید کئے جائیں گے ۔

۳۔ بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْخَطَإِ (قتلِ خطا میں قسامت کا بیان)

۱۴۔ کہا مالک نے قتلِ خطا میں بھی پہلی قسم خون کے مدعیوں پر ہوگی وہ پچاس قسمیں کھائیں گے اپنے حصے کے موافق ترکے میں سے اگر قسموں میں کسر پڑے تو جس وارث پر کسر کا زیادہ حصہ آئے وہ پوری قسم اُس کے حصے میں رکھی جائے گی ف ۔

ف : مثلاً ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں تو بیس قسمیں بیٹا کھائے گا اور دس دس قسمیں ہر ایک بیٹی کھائے گی ۔ ف : مثلاً مقتول کا ایک باپ ہے ایک ماں تو ماں کے حصے میں ترکے کے حساب سے سولہ اور دو ثلث قسم کے آتے ہیں تو سترہ قسمیں ماں پر ڈالی جائیں گی اور تینتیس باپ پر ۔

۱۵۔ کہا مالک نے اگر مقتول کی وارث صرف عورتیں ہوں تو وہی حلف اٹھا کے دیت لیں گی اور اگر مقتول کا وارث ایک ہی مرد ہو تو اسی کو پچاس قسمیں دیں گے اور وہ پچاس قسمیں کھا کر دیت لے لے گا یہ حکم قتلِ خطا میں ہے نہ کہ قتلِ عمد میں ۔

ف : کیونکہ قتلِ عمد میں جب دو عصبوں سے وارث کم ہوں تو قسمیں نہیں لی جاتیں نہ عورتوں سے حلف لیا جاتا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۔ بَابُ الْمِيْرَاثِ فِي الْقَسَامَةِ (قسامت میں میراث کا بیان)

۱۶۔ کہا مالک نے جب خون کے وارث دیت کو قبول کرلیں تو اس کی تقسیم موافق کتاب اللہ کے ہوگی دیت کے وارث مقتول کی بیٹیاں اور بہنیں اور جتنی عورتیں ترکہ پاتی ہیں ہوں گی اگر عورتوں کے حصے ادا کر کے کچھ بچ رہے تو جو عصبہ قریب ہوگا وہ مابقی (باقی) کا وارث ہوگا۔

ف : جیسے مقتول کی دو بیٹیاں اور ایک بھائی اور ایک چچا کا بیٹا ہے تو دو بیٹیوں کو دو ثلث دے کر ایک ثلث کا وارث بھائی ہوگا۔

۱۷۔ کہا مالک نے اگر مقتول کے بعض ورثاء غائب ہوں اور بعض حاضر جو حاضر ہوں وہ یہ چاہیں کہ اپنے حصہ کی قسمیں کھا کر دیت کا حصہ وصول کرلیں تو یہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ پوری قسمیں نہ کھائیں اگر پوری پچاس قسمیں کھالیں تو دیت میں سے اپنا حصہ لے سکتے ہیں کیونکہ خون ثابت نہیں ہوتا بغیر پچاس قسموں کے اور جب تک خون ثابت نہ ہو دیت لازم نہیں آتی اب جو ورثاء غائب تھے اُن میں سے اگر کوئی آجائے تو وہ اپنے حصے کے موافق قسمیں کھا کر دیت میں سے اپنا حصہ لے لے یہاں تک کہ سب وارثوں کا حق پورا ہوجائے۔ اگر اخیافی بھائی آئے تو پچاس قسموں کا چھٹا حصہ جو ہو اتنی ہی قسمیں کھائے اور اپنا حصہ لے لے اگر نکول کرے گا تو اس کا حصہ باطل ہوگا اگر بعض ورثاء غائب ہوں جو نابالغ ہوں تو جو حاضر ہیں ان سے پچاس قسمیں لی جائیں گی اور جو غائب ہے وہ جب آئے گا اس سے بھی اس کے حصے کے موافق قسمیں لی جائیں گی اور جب وہ نابالغ بالغ ہوجائے وہ بھی اپنے حصے کے موافق قسم کھائے یہ میں نے اچھا سُنا۔

۵۔ بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْعَبْدِ (غلام میں قسامت کا بیان)

۱۸۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب غلام قصداً یا خطاءً مارا جائے پھر اس کا مولیٰ ایک گواہ لے کر آئے تو وہ اپنے گواہ کے ساتھ ایک قسم کھائے بعد اس کے اپنے غلام کی قیمت لے لے غلام میں قسامت نہیں ہے نہ عمد میں نہ خطا میں اور میں نے کسی اہل علم سے نہیں سُنا۔

۱۹۔ کہا مالک نے اگر غلام عمداً یا خطاءً مارا گیا تو اس کے مولیٰ پر نہ قسامت ہے نہ قسم ہے اور مولیٰ کو قیمت کا اُس وقت استحقاق ہوگا جب کہ وہ گواہ عادل لائے دو یا ایک لائے اور ایک قسم کھائے میں نے یہ اچھا سُنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کتاب الحدود

(کتاب حدوں کے بیان میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ باب ما جاء فی الرجم (رجم (سنگسار) کرنے کے بیان میں)

۱۔ عن: عبد اللہ بن عمر انہ قال جاءت الیہود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منہم وامراۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم فقالوا نفضحہم ویجلدون فقال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فاتوا بالتوراۃ فاتلوہا فنشروہا فوضع احدہم یدہ علی ایۃ الرجم فقرأ ما قبلہا وما بعدہا فقال لہ عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع یدہ فاذا فیہا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد ان فیہا ایۃ الرجم فامر بہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبد اللہ بن عمر فرأیت الرجل یحنی علی المراۃ یقیہا الحجارۃ۔

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ہم میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت میں کیا حکم ہے رجم کا یہودیوں نے کہا ہم میں جو کوئی زنا کرے اُس کو ہم رُسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں عبد اللہ بن سلامؓ نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو توریت میں رجم ہے لاؤ تم توریت کو پڑھو اُس کو انہوں نے توریت کو کھولا اور ایک شخص نے اُن میں سے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ لیا اور اُس کے اوّل اور آخر کی آیتیں پڑھیں عبد اللہ بن سلام نے اس سے کہا اپنا ہاتھ اُٹھا اس نے جو ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی تب سب یہودی کہنے لگے کہ سچ کہا عبد اللہ بن سلام نے آیت رجم کی موجود ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کیا رجم کا تو وہ مرد اور عورت رجم کئے گئے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ عورت کی طرف جھکتا تھا اسکے بچانے کو پتھروں سے (یعنی عورت کے اوپر آجاتا تھا تا کہ پتھر اپنے اوپر پڑیں اور عورت پر نہ پڑیں)۔

۲۔ عن: سعید بن المسیب ان رجلا من اسلم جاء الی ابی بکر الصدیق فقال لہ ان الاخر زنی

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص اسلم کے قبیلے کا (جس کا نام ماعز بن مالک تھا) ابوبکر صدیقؓ کے

لہ ای الاذل والابعد والدنی والحقیر کنایۃ عن نفسہ ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هٰذَا لِاَحَدٍ غَيْرِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَتُبْ اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ فَلَمْ تُقَرِّرْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَلَمْ تُقَرِّرْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْاَخَرَ زَنٰى قَالَ سَعِيْدٌ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ هَلْ يَشْتَكِيْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَحِيْحٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ فَقَالُوْا بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ ۞

پاس آیا اور کہا کہ اس نالائق نے زنا کیا (اپنے آپ کو کہا) ابوبکرؓ نے کہا تو نے یہ بات اور کسی سے تو بیان نہیں کی وہ بولا نہیں ابوبکر نے کہا تو توبہ کر اللہ سے اور چھپا رہ اللہ کے پردے میں (یعنے کسی سے بیان نہ کر) کیونکہ اللہ جل جلالہٗ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی اس کو تسکین نہ ہوئی وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا حضرت عمرؓ سے بھی ایسا ہی کہا جیسا کہ ابوبکرؓ سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے بھی وہی جواب دیا پھر بھی اس کو تسکین نہ ہوئی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اس نالائق نے زنا کیا تین بار اس نے کہا اور تینوں بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا جب بہت اس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کیا یہ بیمار ہو گیا ہے یا اس کو جنون (پاگل پن) ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تندرست ہے آپ نے فرمایا اس کا نکاح ہوا ہے یا نہیں لوگوں نے کہا ہوا ہے تو آپ نے حکم کیا اس کے سنگسار کرنے کا وہ سنگسار کر دیا گیا۔[1]

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ایک شخص کو جو اسلم کے قبیلے سے تھا اور اس کا نام ہزال تھا کہ اے ہزال اگر تو اس خبر کو (یعنے ماعز کے زنا کی خبر کو) چھپا لیتا تو تیرے واسطے بہتر ہوتا۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو ایک مجلس میں بیان کیا جس میں یزید بن نعیم بن ہزال اسلمی بیٹھے تھے تو یزید نے کہا کہ ہزال میرے دادا تھے اور یہ حدیث سچ ہے۔

۳ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهٗ هَزَّالٌ يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهٗ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ الْاَسْلَمِيُّ فَقَالَ يَزِيْدُ هَزَّالٌ جَدِّيْ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَقٌّ ۞

ترجمہ: ابن شہاب کہتے تھے کہ ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور چار بار اقرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رجم کا حکم کیا

۴ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ

---

[1] یہ واقعہ سورۂ نور کی آیت برائے سزائے زانی (سو کوڑوں کی) سے قبل کا ہے ابھی تک زانی کی کوئی خاص سزا مقرر نہیں ہوئی تھی حضورؐ حسب معمول غیر مقررہ احکام کا فیصلہ اہل کتاب کی شریعت کے مطابق فرمایا کرتے تھے اگر اس میں کوئی قباحت نہ ہوتی تو ۱۲ مصحح۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ عَلٰى نَفْسِهِ ۞

وہ رجم کیا گیا ابن شہاب نے کہا کہ اسی وجہ سے آدمی اپنے پر جو اقرار کرے اس کا مواخذہ ہوتا ہے۔

۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبِي حَتّٰى تَضَعِي فَلَمَّا وَضَعَتْهُ جَاءَتْهُ فَقَالَ اذْهَبِي حَتّٰى تُرْضِعِيهِ فَلَمَّا أَرْضَعَتْهُ جَاءَتْهُ فَقَالَ اذْهَبِي فَاسْتَوْدِعِيهِ قَالَ فَاسْتَوْدَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْهُ فَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ۞

ترجمہ: عبداللہ ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک عورت (غامدیہ) آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے زنا کیا اور وہ حاملہ تھی آپ نے فرمایا جا جب جنیو تو آنا جب اس نے (بچہ) جنا تو پھر آئی آپ نے فرمایا جا جب دودھ چھڑائے تو آنا پھر جب وہ دودھ پلا چکی تو آئی آپ نے فرمایا جا لڑکے کو کسی کے سپرد کر دے (حفاظت اور پرورش کے واسطے) وہ سپرد کر کے پھر آئی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور وہ رجم کی گئی[1]

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اور ایک عورت نے مسلمانوں میں سے زنا کا اقرار کیا اور دونوں رجم کیے گئے مرد کا نام ماعز اسلمی تھا اور یہ عورت بطن غامد سے تھی اس کا نام معلوم نہیں ہوا مگر دونوں ایسے مضبوط اور خدا ترس تھے کہ دنیا کے عذاب کو گوارا کیا اور آخرت کے عذاب سے بچے اللہ جل جلالہٗ نے ان کی توبہ قبول کی چنانچہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے ماعز کے حق میں فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت کو بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو اور عورت کے حق میں ایسا ہی فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے جنازے پر نماز پڑھی۔ اللہ راضی ہو ان سے اور ان کے طفیل سے ہمیں بھی بخشے۔

۶۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلٰى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي

ترجمہ: ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بولا یا رسول اللہ آپ فیصلہ کیجئے ہمارا موافق کتاب اللہ کے اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا ہاں یا رسول اللہ فیصلہ کیجئے موافق کتاب اللہ کے اور اجازت دیجئے مجھے بات کرنے کی آپ نے فرمایا اچھا بولو اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں نوکر تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اسکی طرف سے فدیہ دیں اور ایک لونڈی دی پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک برس تک جلاوطنی اور رجم اس کی

[1] یہ واقعہ بھی سورۂ نور سے پہلے کا ہے ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَجَلَدَ ابْنَہٗ مِائَۃً وَّغَرَّبَہٗ عَامًا وَّاَمَرَ اُنَیْسَ نِ الْاَسْلَمِیَّ اَنْ یَّاْتِیَ امْرَاَۃَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَھَا قَالَ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا ۔

عورت پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرتا ہوں تیری بکریاں اور لونڈی تیرا مال ہے اُس کو لے لے اور اس کے بیٹے کے سو کوڑے مارنے کا حکم کیا اور ایک برس تک جلا وطن کیا اور حکم کیا اُنیس اسلمی کو کہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اُس سے پُوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اُسے رجم کر اُس نے زنا کا اقرار کیا وہ رجم کی گئی ۔

۷۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنِّیْ وَجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْھِلُہٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں چار گواہ جمع کرنے تک ۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ۔

ف: سعد نے کہا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو بھیجا میں تو اسی وقت تلوار سے اس کو قتل کر دوں ۔ آپ نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں وہ اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہیں میں ان سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے (تو چاہیئے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے فیصلہ سے متفق ہو جائیں آخر وہ بھی تو غیرت مند ہیں)

۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ الرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا اَحْصَنَ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْ کَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عباسؓ نے سُنا حضرت عمرؓ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ رجم اللہ کی کتاب میں ہے سچ ہے جو شخص زنا کرے مرد ہو یا عورت وہ محصن ہو (یعنے اس کا نکاح ہو چکا ہو اور وطی کر چکا ہو) تو وہ رجم کیا جائے گا جب زنا ثابت ہو چار گواہوں سے یا عورت پر حمل سے یا مرد اور عورت دونوں پر اقرار سے ۔

۹۔ عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ نِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاہُ رَجُلٌ وَّھُوَ بِالشَّامِ فَذَکَرَ لَہٗ اَنَّہٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدِ نِ اللَّیْثِیَّ اِلَی الْمَرْاَۃِ یَسْاَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَاَتَاھَا وَعِنْدَھَا نِسْوَۃٌ حَوْلَھَا فَذَکَرَ لَھَا الَّذِیْ قَالَ زَوْجُھَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَخْبَرَھَا اَنَّھَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِہٖ وَجَعَلَ یُلَقِّنُھَا اَشْبَاہَ ذٰلِکَ لِتَنْزِعَ فَاَبَتْ اَنْ تَنْزِعَ وَتَمَتْ عَلَی الْاِعْتِرَافِ فَاَمَرَ بِھَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ ۔

ترجمہ: ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا جب کہ آپ شام میں تھے اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا آپ نے ابو واقد کو بھیجا کہ عورت سے جا کر پوچھے وہ عورت کے پاس گئے اسکے پاس اور عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے جو اس کے خاوند نے حضرت عمر سے بیان کیا تھا کہا اور یہ بھی کہہ دیا کہ خاوند کے کہنے سے تجھے مواخذہ نہ ہوگا اور اس کو سکھانے بھی لگے اسی قسم کی باتیں تاکہ وہ اقرار نہ کرے لیکن اس نے نہ مانا اور اقرار کیا زنا کا حضرت عمرؓ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسکے رجم کا حکم کیا وہ رجم کی گئی۔

۱۰۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِّنًى اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ كَوْمَ كَوْمَةً بَطْحَاءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا رِدَآءَهٗ وَاسْتَلْقٰى ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِيْ وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِيْ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَّلَا مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَآئِضُ وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ اِلَّآ اَنْ تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ اَنْ يَّقُوْلَ قَآئِلٌ لَّا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَآ اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ فَاِنَّا قَدْ قَرَاْنَاهَا قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَالِكٌ قَوْلُهٗ اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ يَعْنِي الثَّيِّبَ وَالثَّيِّبَةَ فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ ۔

ترجمہ: سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر لوٹے منا سے (یہ حج آخری تھا ۲۳ھ ہجری میں) تو آپ نے اونٹ کو بٹھایا ابطح (ایک مقام ہے قریب مکہ کے جس کو محصب بھی کہتے ہیں) میں اور ایک طرف کنکریوں کا ڈھیر لگا کر چادر کو آپ نے اس پر ڈال دیا اور چت لیٹے (ان کنکریوں کا تکیہ بنایا) پھر دونوں ہاتھ اٹھائے آسمان کی طرف اور فرمایا اے پروردگار بہت عمر ہوئی میری اور گھٹ گئی قوت میری اور پھیل گئی رعیت میری (یعنے ملکوں ملکوں خلافت اور حکومت پھیل گئی دور دراز تک لوگ رعایا ہو گئے) اب اٹھا لے مجھ کو اپنی طرف اس حال میں کہ میں تیرے احکام کو ضائع نہ کروں اور عبادت میں کوتاہی نہ کروں پھر مدینہ میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو! جتنے طریقے تھے سب کھل گئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور ڈالے گئے تم صاف سیدھی راہ پر مگر ایسا نہ ہو کہ تم بہک جاؤ داہنے بائیں اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا پھر فرمایا ایسا نہ ہو کہ تم بھول جاؤ رجم کی آیت کو کوئی یہ کہنے لگے ہم دو حدوں کو اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی بعد آپ کے رجم کیا ہے قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے بڑھا دیا کتاب اللہ میں تو میں اس آیت کو قرآن میں لکھوا دیتا اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ (یعنے محصن مرد اور محصنہ عورت جب زنا کریں تو سنگسار کر دو ان کو) ہم نے اس آیت کو پڑھا ہے (پھر پڑھنا اس کا موقوف ہو گیا لیکن حکم باقی ہے قیامت تک) سعید بن المسیب نے کہا کہ پھر ذی الحجہ کا مہینہ نہ گذرا تھا کہ حضرت عمرؓ قتل کئے گئے (فیروز مجوسی کے ہاتھ سے اللہ جل جلالہ نے حضرت عمر کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کو درجہ شہادت کا عطا کیا)

۱۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ قَدْ وَلَدَتْ فِيْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمانؓ کے پاس ایک عورت آئی جس کا بچہ چھ مہینے میں پیدا ہوا تھا آپ نے اس کے رجم کا حکم کیا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس پر رجم نہیں ہو سکتا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب میں "آدمی کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَهْرًا وَقَالَ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَالْحَمْلُ يَكُوْنُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَا رَجْمَ عَلَيْهَا فَبَعَثَ عُثْمَانُ فِيْ اَثَرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ رُجِمَتْ ؛

مہینے میں ہوتا ہے"۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے" مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو شخص رضاعت کو پورا کرنا چاہے تو حمل کے چھ مہینے ہوئے اسوجہ سے رجم نہیں ہے ف حضرت عثمان نے یہ سُنکر لوگوں کو بھیجا اس عورت کے پیچھے (تاکہ اسکو رجم نہ کریں) دیکھا تو وہ رجم ہو چکی تھی۔

ف: یہ اجتہاد حضرت علیؓ کا بہ سبب کمال ذکاوت اور احتیاط کے تھا ورنہ لازم آتا ہے کہ ہمیشہ حمل کی مدت چھ مہینے ہوں حالانکہ یہ عرب کے خلاف ہے اصل مطلب ان دونوں آیتوں کا یہی ہے کہ نو مہینے حمل کے اور پورے دو برس رضاعت کے مگر دو برس تک دوسری آیت میں اجازت دی اس شخص کے واسطے جو رضاعت پورا کرنا چاہے دو برس سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الَّذِيْ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَلَيْهِ الرَّجْمُ اَحْصَنَ اَوْ لَمْ يُحْصِنْ ؛

ترجمہ: مالک نے ابن شہاب سے پوچھا جو کوئی لواطت (لونڈا بازی) کرے اُسکا کیا حکم ہے ابن شہاب نے کہا کہ اسکو رجم کرنا چاہئے خواہ محصن ہو یا غیر محصن۔

ف: یہ رجم بطور تعزیر کے ہے نہ کہ بطور حد کے۔

۲۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا

(جو شخص زنا کا اقرار کرے اُس کا بیان)

۱۳۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ لَّمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رُكِّبَ بِهٖ وَلَانَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ ؛

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آپ نے کوڑا منگایا تو نیا کوڑا آیا جس کا سرا بھی نہیں کٹا تھا آپ نے فرمایا اس سے نرم لاؤ پھر ایک کوڑا آیا جو بالکل ٹوٹا ہوا تھا آپ نے فرمایا اس سے سخت لاؤ پھر ایک کوڑا آیا جو سواری میں کام آیا تھا اور نرم ہو گیا تھا آپ نے حکم کیا اس کوڑے سے مارنے کا بعد اسکے فرمایا اے لوگو اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم باز رہو اللہ کی حدوں سے جو شخص اس قسم کا کوئی گناہ کرے تو چاہئے کہ چھپا رہے اللہ کے پردے میں اور جو کوئی کھول دے گا اپنے پردے کو تو ہم موافق کتاب اللہ کے اس پر حد قائم کریں گے۔

۱۴۔ عَنْ: صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ

ترجمہ: صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے کہ لوگ ابوبکر صدیقؓ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ وَقَعَ عَلٰی جَارِیَةِ بِکْرٍ فَاَجْلَدَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالزِّنَا وَلَمْ یَکُنْ اُحْصِنَ فَاَمَرَ بِهٖ اَبُوْبَکْرٍ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ نُفِیَ اِلٰی فَدَکَ ؕ

کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے ایک بکر (کنواری) لونڈی سے زنا کر کے اس کو حاملہ کر دیا تھا بعد اس کے زنا کا اقرار کیا اور وہ محصن (شادی شدہ) نہ تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حکم کیا اس کو حد کوڑے مارنے کا اس کو حد پڑی بعد اس کے نکال دیا گیا فدک کی طرف (فدک ایک موضع ہے مدینہ سے دو دن کی راہ پر)

۱۵۔ کہا مالک نے جو شخص زنا کا اقرار کرے بعد اس کے منکر ہو جائے اور کہے میں نے زنا نہیں کیا بلکہ میں نے فلانا کام کیا (جیسے اپنی عورت سے حالتِ حیض میں جماع کیا اس کو زنا سمجھا) تو اس پر حد نہ پڑے گی کیونکہ حد پڑنے میں یا تو گواہ عادل ہونے چاہئیں یا اقرار ہو جس پر وہ قائم رہے حد پڑنے تک کہا مالک نے میں نے اپنے شہر کے عالموں کو اس پر پایا کہ غلام اگر زنا کریں تو وہ جلا وطن نہ کئے جائیں گے۔

۳۔ بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِیْ حَدِّ الزِّنَا (زنا کی حد میں مختلف حدیثیں)

۱۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ قَالَ مَالِکٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ قَالَ مَالِکٌ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ ؕ

ترجمہ: ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ لونڈی غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو پھر اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو پھر اس کو کوڑے مارو بعد اس کے چوتھی مرتبہ یا تیسری مرتبہ کے بعد آپ نے فرمایا بیچ ڈالو ایسی لونڈی کو اگرچہ ایک رسّی کے عوض میں ہو۔

۱۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدًا کَانَ یَقُوْمُ عَلٰی رَقِیْقِ الْخُمُسِ وَاَنَّهٗ اسْتَکْرَهَ جَارِیَةً مِّنْ تِلْکَ الرَّقِیْقِ فَوَقَعَ بِهَا فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ وَلَمْ یَجْلِدِ الْوَلِیْدَةَ لِاَنَّهٗ اسْتَکْرَهَهَا ؕ

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام مقرر تھا ان غلام اور لونڈیوں پر جو خمس میں آئی تھیں اس نے انہیں غلام لونڈیوں میں سے ایک لونڈی سے زبردستی جماع کیا حضرت عمر بن خطابؓ نے اس کو کوڑے مارے، اور نکال دیا اور لونڈی کو نہ مارا کیونکہ اس پر جبر ہوا تھا۔

۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ فِتْیَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدِ الْاِمَارَةِ خَمْسِیْنَ خَمْسِیْنَ فِی الزِّنَا ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عیاش سے روایت ہے کہ مجھ کو اور کئی جوانوں کو جو قریش کے تھے حضرت عمرؓ نے حکم کیا حد مارنے کا تو ہم نے لونڈیوں کو پچاس پچاس کوڑے لگائے زنا میں وہ لونڈیاں امارت یعنی بیت المال کی تھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۔ بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُغْتَصَبَةِ

(جس عورت کو کوئی چھین لے جائے اور جبراً اس سے جماع کرے اسکا بیان)

۱۹۔ کہا مالک نے اگر عورت حاملہ ہو جائے اور اس کا خاوند نہ ہو پھر وہ کہنے لگے کہ مجھ سے زبردستی کسی نے جماع کیا تھا یا میں نے نکاح کیا تھا تو یہ قول اس کا قبول نہ کیا جائے گا بلکہ حد ماری جائے گی جب تک کہ اس نکاح پر گواہ نہ لائے یا اپنی مجبوری کا ثبوت نہ دے گواہوں سے یا قرینے سے مثلاً بکر (کنواری) ہو تو چلی آئے فریاد کرتی ہوئی اس حال میں کہ خون نکل رہا ہو اسکی شرمگاہ سے یا چلانے لگے یہاں تک کہ لوگ آجائیں۔ بغیر ان باتوں کے اس کا قول مقبول نہ ہوگا اور حد پڑے گی۔ کہا[۲۰] مالک نے جس عورت سے زبردستی کوئی جماع کرے تو وہ نکاح نہ کرے جبتک کہ اُس کو تین حیض نہ آئیں اگر حمل کا شبہ ہو تو بھی نکاح نہ کرے جب تک کہ یہ شبہ دُور نہ ہو۔

۵۔ بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَذْفِ وَالنَّفْیِ وَالتَّعْرِیْضِ

(حدِ قذف کا اور نفی نسب کا اور اشارے کنائے میں دوسرے کو گالی دینے کا بیان)

۲۱۔ عَنْ : اَبِی الزِّنَادِ اَنَّهٗ قَالَ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَبْدًا فِیْ فِرْیَةٍ ثَمَانِیْنَ قَالَ اَبُوالزِّنَادِ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَآءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا جَلَدَ عَبْدًا فِیْ فِرْیَةٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ ؕ

ترجمہ: ابوالزناد سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک غلام کو حدِ قذف کے اسّی کوڑے لگائے تو میں نے عبداللہ بن عامر سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر اور عثمان اور خلفاء کو ان کے بعد دیکھا کہ کسی نے غلام کو حدِ قذف میں چالیس کوڑے سے زیادہ نہیں لگائے۔

کیونکہ غلام کی حد آزادگی حد سے نصف ہے اور آزاد کو اسّی کوڑے قذف میں پڑتے ہیں قذف کہتے ہیں کسی مسلمان پاک دامن یا عورتِ عفیفہ کو زنا کی تہمت لگانا اس کی حد اسّی کوڑے ہیں۔

۲۲۔ عَنْ : زُرَیْقِ بْنِ حَكِیْمٍ اَنَّ رَجُلًا یُقَالُ لَهٗ مِصْبَاحٌ اِسْتَعَانَ ابْنًا لَهٗ فَكَاَنَّهٗ اِسْتَبْطَاَهٗ فَلَمَّا جَآءَهٗ قَالَ لَهٗ یَازَانِ قَالَ زُرَیْقٌ فَاسْتَعْدَانِیْ عَلَیْهِ فَلَمَّآ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْلِدَهٗ قَالَ ابْنُهٗ لَئِنْ جَلَدْتَّهٗ لَاَبُوْئَنَّ عَلٰی نَفْسِیْ بِالزِّنَا فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ اَشْكَلَ عَلَیَّ اَمْرُهٗ فَكَتَبْتُ فِیْهِ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَهُوَ الْوَالِیْ یَوْمَئِذٍ اَذْكُرُ

ترجمہ: زریق بن حکیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جس کا نام مصباح تھا اپنے بیٹے کو کسی کام کے واسطے بلایا اُس نے دیر کی جب آیا تو مصباح نے کہا کہ اے زانی اس لڑکے نے میرے پاس فریاد کی میں نے جب اس کے باپ کو حد مارنی چاہی تو وہ لڑکا بولا اگر تم میرے باپ کو کوڑوں سے مارو گے تو میں زنا کا اقرار کر لوں گا میں یہ سُن کر حیران ہوا اور اس مقدمے کا فیصلہ کرنا مجھ پر دشوار ہوا تو میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَهُ ذٰلِكَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ اجْزِ عَفْوَهُ قَالَ زُرَيْقٌ وَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيْضًا أَرَأَيْتَ رَجُلًا افْتَرَى عَلَيْهِ أَوْ عَلَى أَبَوَيْهِ قَدْ هَلَكَا أَوْ أَحَدُهُمَا قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ إِنْ عَفَا فَأَجِزْ عَفْوَهُ فِي نَفْسِهِ وَإِنِ افْتَرَى عَلَى أَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا أَوْ أَحَدُهُمَا فَخُذْ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ سِتْرًا ۞

نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا وہ اس زمانے میں حاکم تھے مدینے کے (سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے) عمر بن عبد العزیز نے جواب میں لکھا کہ لڑکے کے عفو کو جائز رکھ (یعنے بیٹے نے اگر باپ کو حد معاف کر دی تو عفو صحیح ہے) زُریق نے کہا میں نے عمر بن عبد العزیز کو یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو تہمت زنا کی لگائے یا اس کے ماں باپ کو اور ماں باپ اس کے مر گئے ہوں یا دونوں میں سے ایک مر گیا ہو عمر بن عبد العزیز نے جواب میں لکھا کہ جس شخص کو تہمت زنا کی لگائے اگر وہ معاف کر دے تو عفو درست ہے لیکن اگر اس کے والدین کو تہمت زنا کی لگائے تو اس کا عفو کر دینا درست نہیں جبکہ والدین مر گئے ہوں یا ان دو میں سے ایک مر گیا ہو بلکہ حد لگا اس کو موافق کتاب اللہ کے مگر جب بیٹا اپنے والدین کا حال چھپانے کے واسطے عفو کر دے تو عفو درست ہے۔ کہا مالک نے یعنے اس کو خوف ہو اگر میں تہمت لگانے والے کو معاف نہ کروں گا تو والدین کا زنا گواہوں سے ثابت ہو جائے گا اسوجہ سے عفو کر دے تو عفو درست ہے۔ ف: تاکہ میرے باپ کے ذمے سے حد رفع ہو جائے کیونکہ حد قذف جب ہی واجب ہوتی ہے جبکہ زنا کا ثبوت شہادت یا اقرار سے نہ ہو سکے۔

۲۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ قَوْمًا جَمَاعَةً أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جو شخص بہت سے آدمیوں کو ایک ہی قول میں زنا کی تہمت لگائے (مثلاً ان آدمیوں کو پکارے اے زانیو! یا یوں کہے کہ تم سب زانی ہو) تو اس پر ایک ہی حد پڑے گی۔ (یعنی صرف اسی کوڑے) کہا مالک نے اگر وہ لوگ جدا جدا ہو جائیں جب بھی ایک ہی حد پڑے گی۔

۲۵ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَبَّا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ وَاللّٰهِ مَا أَبِي بِزَانٍ وَلَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ وَقَالَ آخَرُونَ قَدْ كَانَ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ مَدْحٌ غَيْرُ هٰذَا نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ ثَمَانِينَ ۞

ترجمہ: عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ دو مردوں نے گالی گلوچ کی حضرت عمر کے زمانے میں ایک نے دوسرے سے کہا قسم خدا کی میرا باپ تو بدکار نہ تھا نہ میری ماں بدکار تھی حضرت عمر نے اس بات میں مشورہ کیا ایک شخص بولا اس میں کیا برائی ہے اس نے اپنے باپ اور ماں کی خوبیاں بیان کیں اور لوگوں نے کہا کیا اس کے باپ اور ماں کی صرف یہی خوبی تھی ہمارے نزدیک اس کو حد قذف مارنی چاہیے حضرت عمر نے اس کو حد قذف ماری اسی کوڑے لگائے۔

ف: کیونکہ اس کہنے سے خفیہ طعن مقصود تھا دوسرے پر کہ تیرا باپ بدکار تھا یا تیری ماں بدکار تھی ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایسی صورتوں میں حد واجب نہ ہوگی۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک حد نہیں ہے مگر قذف میں یا نفی میں (نفی کہتے ہیں نسب دور کرنے کو مثلاً یہ کہنا تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں ہے) یا تعریض میں (یعنے اشارے کنائے میں کسی کو گالی دینا جیسے ابھی بیان ہوا) ان سب صورتوں میں حد پوری پوری لازم آئے گی لیکن یہ ضروری ہے کہ تعریض سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نفی یا قذف مقصود ہونا معلوم ہو جائے۔ کہا[۲۷] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کوئی کسی کو اس کے باپ سے نفی کرے تو حد واجب ہوگی اگرچہ اس کی ماں لونڈی ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ بَابُ مَا لَا حَدَّ فِيهِ (جس میں حد نہیں ہے)

۲۸۔ کہا مالک نے جو کوئی شریک مشترک لونڈی سے صحبت کرے تو اس پر حد نہیں ہے اب جو لڑکا پیدا ہوگا اس کا نسب اسی سے لگایا جائے گا اور لونڈی کی قیمت لگا کر باقی شریکوں کو ان کے حصے کے موافق ادا کرنی ہوگی اور لونڈی پوری اسی کی ہو جائے گی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔ کہا[۲۸] مالک نے اگر ایک شخص اپنی لونڈی کسی کو مباح کر دے (یعنے اس سے جماع کرنے کی اجازت دے دے ہر چند یہ درست نہیں) وہ شخص اس سے جماع کرے تو لونڈی کی قیمت دینی ہوگی خواہ حاملہ ہو یا نہ ہو لیکن حد نہ پڑے گی۔ اگر حاملہ ہو جائے گی تو لڑکی کا نسب اس سے ثابت کر دیں گے۔ کہا[۲۹] مالک نے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی یا بیٹے کی لونڈی سے جماع کرے تو حد نہ پڑے گی لیکن لونڈی کی قیمت دینی ہوگی حاملہ ہو یا نہ ہو۔

۳۱۔ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ خَرَجَ بِجَارِيَةٍ لَا مْرَأَتِهِ مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَهَا فَغَارَتِ امْرَأَتُهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَهَبَتْهَا لِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَتَأْتِيَنِّي بِالْبَيِّنَةِ أَوْ لَأَرْمِيَنَّكَ بِالْحِجَارَةِ فَقَالَ فَاعْتَرَفَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهَا وَهَبَتْهَا لَهُ ۔

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کی لونڈی کو سفر میں ساتھ لے کر نکلا وہاں اس سے صحبت کی عورت نے رشک کے مارے حضرت عمرؓ سے کہہ دیا حضرت عمرؓ نے مرد سے پوچھا وہ بولا کہ عورت نے اس لونڈی کو مجھے ہبہ کر دیا تھا حضرت عمرؓ نے کہا یا تو تو گواہ لا ہبہ کے نہیں تو تجھے رجم کروں گا۔ اس وقت عورت نے کہہ دیا کہ ہاں میں نے ہبہ کر دیا تھا۔

كِتَابُ السَّرِقَةِ

کتاب چوری کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

(جس چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اس کا بیان)

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جس کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

دَرَاهِمَ ؛ قیمت تین درہم تھی۔

ف : سرقہ (چوری) کے باب میں یہ حدیث سب حدیثوں سے صحیح ہے اسی سے اخذ کیا ہے علماء محققین نے۔

۲۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِیْ حَرِیْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ اَوِ الْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ؛

ترجمہ : عبداللہ بن عبدالرحمٰن مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو یا جو بکری پہاڑ پر پھرتی ہو (اس کا کوئی محافظ نہ ہو) اس کے اٹھا لینے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر جب وہ بکری اپنے گھر میں آجائے یا میوہ کاٹ کر کھانے کو کہیں رکھا جائے پھر اس کو کوئی چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا بشرطیکہ قیمت اس کی ڈھال کے برابر (یعنے تین درہم ہو یا زیادہ ہو)

۳۔ عَنْ : عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اُتْرُجَّةً فَاَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ اَنْ تُقَوَّمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِیْنَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ یَدَهٗ ؛

ترجمہ : عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان کے زمانے میں ترنج (لیموں یا کھٹا یا از قسم سنگترہ کوئی پھل) چرایا۔ حضرت عثمان نے اس کی قیمت لگوائی وہ تین درم کا نکلا بارہ درہم فی دینار کے حساب سے تو حضرت عثمان نے اس کا ہاتھ کاٹا۔

۴۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا طَالَ عَلَیَّ وَمَا نَسِیْتُ الْقَطْعَ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا ؛

ترجمہ : حضرت اُم المومنین عائشہ نے فرمایا کہ ابھی کچھ زیادہ زمانہ نہیں اور نہ میں بھولی ہوں کہ چور کا ہاتھ ربع دینار میں یا زیادہ میں کاٹا جائے گا۔

ف : بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ سے مرفوعاً اس کو روایت ہے ربع دینار کے بھی تین درم ہوئے اس وقت کے حساب سے کیونکہ اس وقت دینار بارہ درم کا تھا۔

۵۔ عَنْ : عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ لَهَا وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ فَبَعُدَتْ مَعَ الْمَوْلَاتَیْنِ بِبُرْدِ مَرْجَلٍ قَدْ خِیْطَ عَلَیْهِ خِرْقَةُ خَضْرَاءَ قَالَتْ فَاَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهٗ وَجَعَلَ مَکَانَهٗ لِبْدًا اَوْ فَرْوَةً وَخَاطَ عَلَیْهِ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَوْلَاتَانِ الْمَدِیْنَةَ دَفَعَتَا ذٰلِکَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا فَتَقُوْا عَنْهُ وَجَدُوْا فِیْهِ اللِّبْدَ وَلَمْ یَجِدُوا الْبُرْدَ فَکَلَّمُوا الْمَوْلَاتَیْنِ فَکَلَّمَتَا عَائِشَةَ اَوْ کَتَبَتَا اِلَیْهَا وَاَتْهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ الْعَبْدُ عَنْ

ترجمہ : عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ مکہ کو گئیں اُن کے ساتھ دو لونڈیاں تھیں ان کی آزاد کی ہوئیں (مولاۃ) اور ایک غلام تھا عبداللہ بن ابی بکر کی اولاد کا حضرت عائشہ نے مکہ سے ان دو لونڈیوں کے ہاتھ ایک چادر بھیجی جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں مردوں کی ف۔ ایک سبز کپڑے میں لپیٹ کر سی دیا تھا۔ اُس غلام نے کیا کیا کپڑے کی سیون اُدھیڑ کر اُس میں سے چادر نکال لی اور اُس کی جگہ ایک تھیلا یا پوستین رکھ دی اور پھر سی دیا جب وہ لونڈیاں مدینہ کو آئیں اور وہ امانت جن کو حضرت عائشہ نے کہا تھا سپرد کی انہوں نے اُدھیڑ کر دیکھا تو نمدہ ہے چادر نہیں ہے لونڈیوں سے پوچھا لونڈیوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَتْ بِهٖ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اُقْطَعُوْا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ؛

حضرت عائشہؓ سے بیان کیا یا ان کو لکھ بھیجا اور اپنا گمان غلام پر ظاہر کیا جب غلام سے پوچھا گیا تو اس نے اقرار کیا حضرت عائشہؓ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ربع دینار یا زیادہ میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

ف: بعضوں نے (اُمرجل کو) مرحل حائے حطی سے پڑھا ہے یعنے تصویریں پالانوں کی بنی ہوئی تھیں۔ زرقانی نے کہا کہ حیوان کی تصویر اُس صورت میں منع ہے جبکہ پوری تصویر ہو اور اس تصویر کا سایہ پڑتا ہو اگر فقط نقش کے طور پر کسی کپڑے پر ہو جس کا سایہ نہ پڑتا ہو اور پوری نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے۔

۶۔ کہا مالک نے میرے نزدیک جب چور تین درم کا مال چُرائے تو اس کا ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درم تھی اور حضرت عثمان نے ہاتھ کاٹا ایک ترنج (از قسم لیموں ایک پھل ہیں جس کی قیمت تین درم ہوئی یہ میں نے سب میں اچھا سُنا۔

۲۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَطْعِ الْاٰبِقِ وَالسَّارِقِ

(جو غلام بھاگ جائے پھر چوری کرے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا بیان)

۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ اٰبِقٌ فَاَرْسَلَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ لِيُقْطَعَ يَدَهٗ فَاَبٰى سَعِيْدٌ اَنْ يَّقْطَعَ يَدَ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيْ اَيِّ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَّ هٰذَا ثُمَّ اَمَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگا ہوا تھا اس نے چوری کی عبداللہ بن عمر نے اس غلام کو سعید بن العاص کے پاس بھیجا جو حاکم تھے مدینہ کے ہاتھ کاٹنے کو سعید بن العاصؓ نے نہ مانا اور کہا جب کوئی بھاگ جائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ تو نے یہ حکم کس کتاب اللہ میں پایا پھر عبداللہ بن عمر نے حکم کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۸۔ عَنْ: زُرَيْقِ بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ اَخَذَ عَبْدًا اٰبِقًا قَدْ سَرَقَ قَالَ فَاَشْكَلَ عَلَيَّ اَمْرُهٗ قَالَ فَكَتَبْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَهُوَ الْوَالِيْ يَوْمَئِذٍ وَاَخْبَرْتُهٗ اَنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَرَقَ وَهُوَ اٰبِقٌ لَمْ تُقْطَعْ يَدُهٗ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقْتَصُّ كِتَابِيْ يَقُوْلُ كَتَبْتَ اِلَيَّ اَنَّكَ كُنْتَ تَسْمَعُ اَنَّ الْعَبْدَ الْاٰبِقَ اِذَا سَرَقَ لَمْ تُقْطَعْ يَدُهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ

ترجمہ: زُریق بن حکیم نے ایک بھاگے ہوئے غلام کو گرفتار کیا جس نے چوری کی تھی پھر ان کو یہ مسئلہ مشکل معلوم ہوا انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا وہی اس زمانے میں امیرالمؤمنین تھے اور یہ بھی لکھا کہ میں سُنتا تھا جو غلام بھاگ جائے پھر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے عمر بن عبدالعزیز نے جواب میں لکھا اور میری تحریر کا حوالہ دیا کہ تو نے لکھا ہے کہ تو سُنا کرتا تھا کہ جو غلام بھاگا ہوا ہو وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرمایا ہے کہ "جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِیْ کِتَابِہِ السَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ فَاِنْ بَلَغَتْ سَرِقَتُہٗ رُبُعَ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا فَاقْطَعْ یَدَہٗ ؛

مرد چوری کرے یا عورت چوری کرے تو ان کے ہاتھ کاٹو یہ بدلہ ہے اُن کے کام کا اور عذاب ہے اللہ کی طرف سے اللہ غالب ہے حکمت والا" پس اگر اس غلام نے رُبع دینار کے موافق یا اُس سے زیادہ چوری کی ہو تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈال۔

۹۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَعُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الْقَطْعُ قُطِعَ ؛

ترجمہ: قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور عروہ بن الزبیر کہتے تھے کہ بھاگا ہوا غلام جب اس قدر چرائے جس میں ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۱۰۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔

۳۔ بَابُ تَرْکِ الشَّفَاعَۃِ لِلسَّارِقِ اِذَا بَلَغَ السُّلْطَانَ

(جب چور حاکم تک پہنچ جائے پھر اُس کی سفارش نہیں کرنی چاہیئے)

۱۱۔ عَنْ : صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ قِیْلَ لَہٗ اِنَّہٗ مَنْ لَّمْ یُھَاجِرْ ھَلَکَ فَقَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْمَدِیْنَۃَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَآءَہٗ فَجَآءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَآءَہٗ فَاَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَآءَ بِہٖٓ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسَرَقْتَ رِدَآءَ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُہٗ فَقَالَ لَہٗ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ ؛

ترجمہ: صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ سے کسی نے کہا کہ جس نے ہجرت نہیں کی تو وہ تباہ ہوا تو صفوان مدینہ میں آئے اور مسجد نبوی میں اپنی چادر سر کے تلے رکھ کر سو رہے چور آیا اور چادر ان کی لے گیا صفوان نے اُٹھ کر چور کو گرفتار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ نے چور سے پوچھا کیا تو نے صفوان کی چادر چرائی وہ بولا ہاں آپ نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا صفوان نے کہا میری نیت یہ نہ تھی یا رسول اللہ وہ چادر تو اس پر صدقہ ہے آپ نے فرمایا تجھ کو یہ امر میرے پاس لانے سے پہلے کرنا تھا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت میں رجوع ہو جائے تو پھر سفارش درست نہیں۔

۱۲۔ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَقِیَ رَجُلًا قَدْ اَخَذَ سَارِقًا وَّھُوَ

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ چور کو پکڑے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُرِيدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ فَشَفَعَ لَهُ الزُّبَيْرُ لِيُرْسِلَهُ فَقَالَ لَا حَتّٰى اَبْلُغَ بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ اِذَا بَلَغْتَ بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ ۞

حاکم کے پاس لئے جاتا تھا زبیر نے سفارش کی کہا چھوڑ دے وہ بولا کبھی نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ حاکم کے پاس نہ لے جاؤں گا زبیر نے کہا جب تو حاکم کے پاس لے گیا تو خدا کی لعنت سفارش کرنے والے پر اور سفارش ماننے والے پر۔

۴۔ بَابُ جَامِعِ الْقَطْعِ (ہاتھ کاٹنے کے مختلف مسائل کا بیان)

۱۳۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ قَدِمَ فَنَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَشَكَا الْيَدَ اَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ قَدْ ظَلَمَهٗ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَيْكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ثُمَّ اِنَّهُمْ فَقَدُوْا عِقْدًا لِاَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ امْرَاَةِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوْفُ مَعَهُمْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَائِغٍ فَزَعَمَ اَنَّ الْاَقْطَعَ جَآءَهٗ بِهٖ فَاعْتَرَفَ بِهِ الْاَقْطَعُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ بِهٖ فَاَمَرَ بِهِ اَبُوْبَكْرٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَدُعَآءُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اَشَدُّ عِنْدِيْ عَلَيْهِ مِنْ سَرِقَتِهٖ ۞

ترجمہ: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا (یعنے داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کٹا ہوا دوبار اُس نے چوری کی ہوگی) مدینہ میں آیا اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس اُتر کر بولا کہ یمن کے حاکم نے مجھ پر ظلم کیا اور وہ راتوں کو نماز پڑھا کرتا (یعنی شب بیداری کرتا) ابوبکر صدیق کہنے کہ قسم تیرے باپ کی تیری رات چوروں کی رات نہیں ہے اتفاقاً ایک بار اسماء بنت عمیس ابوبکر صدیقؓ کی بی بی کا گم ہوگیا لوگوں کے ساتھ وہ لنجا بھی ڈھونڈتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ اے پروردگار تباہ کر اُس کو جس نے ایسے نیک گھر والوں کے ہاں چوری کی پھر وہ بار ایک سُنار کے پاس ملا سُنار بولا مجھے اس لنجے نے دیا ہے اُس لنجے نے اقرار کیا یا گواہی سے ثابت ہوا حضرت ابوبکر نے حکم کیا اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا حضرت ابوبکرؓ نے کہا قسم خدا کی مجھے اس کی بددعا جو اپنے اوپر کرتا تھا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوئی۔

ف: مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ چور کا پہلی بار داہنا ہاتھ پھر دوسری بار بایاں پاؤں پھر تیسری بار بایاں ہاتھ پھر چوتھی بار داہنا پاؤں کاٹیں گے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک تیسری بار سے ہاتھ پاؤں کاٹنا موقوف ہوجائیگا اور کچھ سزا دیں گے۔ ۱۲ مالک نے کہا اگر ایک شخص نے کئی بار چوری کی بعد اس کے گرفتار ہوا تو سب چوریوں کے بدلے میں صرف اس کا ایک ہاتھ کاٹا جائے گا جب اس کا ہاتھ نہ کٹا ہو اور جو ہاتھ کٹنے کے بعد اُس نے چوری کی ربع دینار کے موافق تو بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔

۱۵۔ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَذَ نَاسًا فِيْ حِرَابَةٍ وَّلَمْ يَقْتُلُوْا فَاَرَادَ اَنْ يَّقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ اَوْ يَقْتُلَ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَوْ اَخَذْتَ

ترجمہ: ابوالزناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے چند آدمیوں کو ڈکیتی میں گرفتار کیا پر انہوں نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا عامل نے چاہا کہ ان کے ہاتھ کاٹے یا ان کو قتل کرے (کیونکہ ڈاکہ زنوں یا رہزنوں کی سزا یا تو قتل

www.sirat-e-mustaqeem.com

یَایَسَرَ مِنْ ذٰلِکَ ۔ ہے یا سولی ہے یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا جلاوطنی ہے) پھر عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ اگر تو آسان امر کو (یعنے جلاوطنی یا قید کو) اختیار کرلے تو بہتر ہے۔

۱۶۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو شخص بازار کے اُن مالوں کو چرائے جن کو مالکوں نے کسی برتن میں محفوظ کر کے رکھا ہو ملا کر ایک دوسرے سے ربع دینار کے موافق چُرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا برابر ہے کہ مالک وہاں موجود ہو یا نہ ہو رات کو ہو یا دن کو کہا[۱۷] مالک نے جو شخص ربع دینار کے موافق مال چُرائے پھر مال مسروقہ مالک کو حوالے کر دے تب بھی اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نشے کی چیز پی چکا ہو اور اس کی بُو آتی ہو اُس کے منہ سے لیکن اس کو نشہ نہ ہو تو پھر بھی حد ماریں گے کیونکہ اُس نے نشے کے واسطے پیا تھا اگرچہ نشہ نہ ہوا ایسا ہی چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اگرچہ وہ چیز مالک کو پھیر دے کیونکہ اس نے جانے کے واسطے چرایا تھا اگرچہ لے نہ گیا۔ کہا[۱۸] مالک نے اگر کئی آدمی مل کر مال چرانے کو ایک گھر میں گھسے اور وہاں سے ایک صندوق یا لکڑی یا زیور سب مل کر اُٹھا لائے اگر اسکی قیمت ربع دینار ہو تو سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگر ہر ایک اُن میں سے جُدا جُدا مال لے کر نکلا تو جس کا مال ربع دینار تک پہنچے گا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جس کا اس سے کم ہوگا اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ کہا[۱۹] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر ایک گھر ہو اس میں ایک ہی آدمی رہتا ہو اب کوئی آدمی اس گھر میں سے کوئی شے چرائے لیکن گھر کے باہر نہ لے جائے (مگر اسی گھر میں ایک کوٹھڑی سے دوسری کوٹھڑی میں رکھے یا صحن میں لائے) تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک گھر سے باہر نہ لے جائے البتہ اگر ایک گھر میں کئی کوٹھڑیاں الگ الگ ہوں اور ہر ایک کوٹھڑی میں لوگ رہتے ہوں اب کوئی شخص کسی کوٹھڑی والے کا مال چرا کر کوٹھڑی سے باہر نکال لائے لیکن گھر سے باہر نہ نکالے تب بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کہا[۲۰] مالک نے جو غلام گھر میں آجاتا ہو یا لونڈی آجاتی ہو اور اس کے مالک کو اس پر اعتبار ہو وہ اگر کوئی چیز چرائے اپنے مالک کی تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اسی طرح جو غلام یا لونڈی آمد و رفت نہ رکھتے ہوں نہ اُن کا اعتبار ہو وہ بھی اگر اپنے مالک کا مال چُرائیں تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور جو اپنے مالک کی بیوی کا مال چرائیں یا اپنی مالکہ کے خاوند کا مال چرائیں تو ہاتھ کاٹا جائیگا

۲۱۔ کہا مالک نے اسی طرح مرد اپنی عورت کے اُس مال کو چرائے جو اس گھر میں نہ ہو جہاں وہ دونوں رہتے ہیں بلکہ ایک اور گھر میں محفوظ ہو یا عورت اپنے خاوند کے ایسے مال کو چرائے جو اس گھر میں نہ ہو جہاں وہ دونوں رہتے ہیں بلکہ ایک اور گھر میں بند ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کہا[۲۱] مالک نے چھوٹا بچہ یا غیر ملک کا آدمی جو بات نہیں کرسکتا ان کو اگر کوئی ان کے گھر سے چُرا لے جائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو راہ میں سے لے جائے یا گھر کے باہر سے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور اُن کا حکم پہاڑ کی بکری اور درخت پر لگے ہوئے میوے کا ہوگا۔ کہا[۲۲] مالک نے قبر کھود کر اگر ربع دینار کے موافق کفن چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ قبر ایک محفوظ جگہ ہے جیسے گھر لیکن جب تک کفن قبر سے باہر نکال نہ لے تب تک ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۵۔ بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِیْہِ (جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اُن کا بیان)

۲۴۔ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِیًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَہٗ فِیْ حَائِطِ سَیِّدِہٖ

ترجمہ: محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک غلام نے ایک شخص کے باغ میں سے کھجور کا پودا چرا کر اپنے مولیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَسَجَنَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدَ وَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخَذَ غُلَامًا لِيْ يُرِيْدُ قَطْعَهٗ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ اِلَيْهِ فَتُخْبِرَهٗ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى مَعَهٗ رَافِعٌ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ اَخَذْتَ غُلَامًا لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَنْتَ صَانِعٌ بِهٖ قَالَ اَرَدْتُّ قَطْعَ يَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَاُرْسِلَ ؕ

کے باغ میں لاکر لگایا پودے والا اپنا پودا ڈھونڈنے نکلا اُس نے پایا اور مروان بن الحکم کے پاس غلام کی نالش کی مروان نے غلام کو بلا کر قید کیا اور اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا اس غلام کا مولیٰ رافع بن خدیج (صحابی) کے پاس گیا اور کہا اُن سے یہ حال رافع نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ نہیں کاٹا جائیگا ہاتھ پھل میں نہ پودے میں وہ شخص بولا مروان نے میرے ایک غلام کو پکڑا ہے اور اُس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلئے اور مروان سے اس حدیث کو بیان کر دیجئے رافع اس شخص کے ساتھ مروان کے پاس گئے اور پوچھا کیا تو نے اس شخص کے غلام کو پکڑا ہے مروان نے کہا ہاں رافع نے پوچھا اس غلام کے ساتھ کیا کرے گا مروان نے کہا ہاتھ کاٹوں گا۔ رافع نے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ پھل اور پودے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مروان نے یہ سُن کر حکم دیا کہ اُس غلام کو چھوڑ دو۔

۲۵۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَآءَ بِغُلَامٍ لَّهٗ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ اقْطَعْ يَدَ غُلَامِيْ هٰذَا فَاِنَّهٗ سَرَقَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَاذَا سَرَقَ فَقَالَ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَاَتِيْ ثَمَنُهَا سِتُّوْنَ دِرْهَمًا فَقَالَ عُمَرُ اَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ ؕ

ترجمہ: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن حضرمی ایک غلام اپنے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے لے کر آئے اور کہا میرے اس غلام کا ہاتھ کاٹیئے اس نے چوری کی ہے حضرت عمر نے کہا کیا چرایا وہ بولا میری بیوی کا آئینہ چرایا جس کی قیمت ساٹھ درہم تھی حضرت عمر نے کہا چھوڑ دو اس کو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا تمہارا خادم تھا تمہارا مال چرایا۔

ف: ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک کے نزدیک خاوند کا غلام اگر اس کی بیوی کا مال چرائے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

۲۶۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اُتِيَ بِاِنْسَانٍ قَدِ اخْتَلَسَ مَتَاعًا فَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ فَاَرْسَلَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ ؕ

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم کے پاس ایک شخص آیا جو کسی کا مال اُچک لے گیا تھا مروان نے اسکا ہاتھ کاٹنا چاہا پھر زید بن ثابت کے پاس ایک شخص کو بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو انہوں نے کہا اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: ابن ماجہ نے مرفوعاً روایت کیا عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ اُچکے پر قطع نہیں ہے اور اصحاب سنن نے روایت کیا جابرؓ سے کہ خائن اور لوٹنے والے اور اُچکنے والے پر قطع نہیں ہے یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور پر قطع نہیں ہے مگر اُچکے پر قطع ہے۔

۲۷۔ عَنْ: اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ اَخَذَ نَبْطِیًّا قَدْ سَرَقَ خَوَاتِمَ مِنْ حَدِیْدٍ فَحَبَسَهٗ لِیَقْطَعَ یَدَهٗ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَاةً لَّهَا یُقَالُ لَهَا اُمَیَّةُ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَجَاءَتْنِیْ وَاَنَا بَیْنَ ظَهْرَانِیَ النَّاسِ فَقَالَتْ تَقُوْلُ لَکَ خَالَتُکَ عَمْرَةُ یَا ابْنَ اُخْتِیْ اَخَذْتَ نَبْطِیًّا فِیْ شَیْءٍ یَّسِیْرٍ ذَکَرَلِیْ فَاَرَدْتَ قَطْعَ یَدِهٖ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَاِنَّ عَمْرَةَ تَقُوْلُ لَکَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَرْسَلْتُ النَّبْطِیَّ ؕ

ترجمہ: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ایک نبطی کو (نبطی نبط کا رہنے والا جو ایک قریہ ہے ملک عجم میں) پکڑا جس نے انگوٹھیاں لوہے کی چرائی تھیں اور اس کو قید کیا ہاتھ کاٹنے کے واسطے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اپنی مولاۃ (آزاد لونڈی) کو جس کا نام امیہ تھا ابوبکر کے پاس بھیجا ابوبکر نے کہا وہ مولاۃ میرے پاس چلی آئی اور میں لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا بولی تمہاری خالہ عمرہ نے کہا ہے کہ اے میرے بھانجے تو نے ایک نبطی کو پکڑا ہے تھوڑی چیز کے واسطے اور تو چاہتا ہے اس کا ہاتھ کاٹنا میں نے کہا ہاں اُس نے کہا عمرہ نے کہا ہے کہ قطع نہیں ہے مگر ربع دینار کی مالیت میں یا زیادہ میں تو میں نے نبطی کو چھوڑ دیا۔

۲۸۔ کہا مالک نے غلام اگر ایسے قصور کا اقرار کرے جس میں اسکے بدن کا نقصان ہو تو درست ہے اس کو تہمت نہ لگائیں گے اس بات کی کہ اس نے مولیٰ کے ضرر کے واسطے جھوٹا اقرار کر لیا ہے۔ کہا[۲۹] مالک نے اگر ایسے قصور کا اقرار کرے جس کا تاوان مولیٰ کو دینا پڑے تو اس کا اقرار صحیح نہ سمجھا جائے گا۔ کہا[۳۰] مالک نے اگر مزدور یا اور کوئی شخص لوگوں میں رہتا ہو اور آتا جاتا ہو پھر وہ اُن کی کوئی چیز چرائے تو اس پر قطع نہیں ہے کیونکہ وہ مثل خائن کے ہوا اور خائن پر قطع نہیں ہے۔ کہا[۳۱] مالک نے جو شخص کوئی چیز بطور عاریت کے لے پھر مکر جائے تو اس پر قطع نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی کا قرض کسی پر آتا ہو اور وہ مکر جائے تو قطع نہیں ہے کہا[۳۲] مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ چور گھر میں گھسا اور اسباب اس نے اکٹھا کیا لیکن باہر لے کر نہیں نکلا تو اس پر قطع نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے سامنے شراب رکھی گئی پینے کے لئے اُس نے نہیں پی تو اس پر حد نہیں ہے اور یہ بھی اس کی مثال ہے کہ ایک شخص ایک عورت کے ساتھ بیٹھا جماع کرنے کے واسطے پھر اس سے جماع نہ کیا یعنے ذکر (عضو) کو اس کی شرمگاہ میں داخل نہیں کیا تو اس پر حد نہیں ہے۔

۳۳۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اُچک لینے میں قطع نہیں ہے اگرچہ اس شے کی قیمت ربع دینار یا زیادہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف: شراب عربی میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں دودھ ہو یا پانی یا شراب یا خمر (خمر اس شراب کو کہتے ہیں جو نشہ کرے)

۱۔ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ (خمر کی حد کا بیان)

۱۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُّ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُّهٗ الْحَدَّ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ تَامًّا۔

ترجمہ: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نکلے اور کہا میں نے فلانے (عبید اللہ حضرت عمر کے بیٹے) کے منہ سے شراب کی بو پائی وہ کہتا ہے میں طلا (شیرے کو انگور کے اتنا پکایا جائے کہ وہ گاڑھا ہو جائے مثلاً دو ثلث جل جائے اور ایک ثلث رہ جائے) پی اور میں پوچھتا ہوں کہ اگر اس میں نشہ ہے تو اس کو حد ماروں گا پھر حضرت عمر نے اس کو پوری حد لگائی۔

ف: یعنی اسی کوڑے مارے سعید بن منصور کی روایت میں ہے میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا اپنی آنکھ سے کوڑے مارتے ہوئے اس روایت سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت اور خدا ترسی معلوم ہوئی کہ حدود الٰہیہ میں اپنے پیارے بیٹے کی بھی کچھ رعایت نہ کی۔

۲۔ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ نِ الدِّيْلِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَرَى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذَى وَاِذَا هَذَى افْتَرٰى اَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْحَدِّ ثَمَانِيْنَ۔

ترجمہ: ثور بن زید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ سے مشورہ لیا خمر کی حد میں (کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی حد معین نہیں کی تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے نزدیک اسی کوڑے لگانا مناسب ہے کیونکہ آدمی جب شراب پیئے گا تو مست ہو جائے گا اور جب مست ہو جائے گا تو واہیات بکے گا اور جب واہیات بکے گا تو کسی کو گالی بھی دے گا یا ایسا ہی کہا (اور گالی کی حد اسی کوڑے ہیں) حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مقرر کئے خمر میں۔

ف: یہ تقرر صحابہ کے اجماع سے ہوا اور جمہور علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔

۳۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ

ترجمہ: ابن شہاب سے پوچھا غلام اگر شراب پیئے تو اس کی کیا حد ہے انہوں نے کہا مجھے یہ پہنچا کہ غلام پر آزاد کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي الْخَمْرِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدْ جَلَدُوْا عَبِيْدَهُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي الْخَمْرِ ؛

نصف حد ہے اور حضرت عمر اور عثمان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے غلاموں کو آزاد کے نصف حد لگائی۔

۴۔ عَنْ : يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُّعْفٰى عَنْهُ مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب کہتے تھے کہ کوئی گناہ نہیں مگر اللہ چاہتا ہے کہ معاف کر دیا جائے رسوائے حد کے۔

۵۔ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی ایسی شراب پیے جس میں نشہ ہو تو اس کو حد پڑے گی خواہ اس کو نشہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

۲۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُّنْبَذَ اَجْمِيْعًا

(جن دو چیزوں کو ملا کر نبیذ نہ بنانی چاہیے)

ف : نبیذ اس کو کہتے ہیں کہ کھجور یا انگور خشک پانی میں بھگو دئے جائیں کہ ایک دن ایک رات میں وہ میٹھا ہو جائے نہ اس میں تیزی ہو نہ جھاگ یہ سب علماء کے نزدیک درست ہے۔

۶۔ عَنْ : عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا ؛

ترجمہ: عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ گدر کھجور اور پکی کھجور ملا کر بھگوئی جائیں یا کھجور اور انگور ملا کر بھگوئے جائیں۔

ف : کیونکہ احتمال ہے کہ دونوں کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جائے مگر یہ نہی تنزیہی ہے اگر تیزی نہ ہو تو اس کا پینا درست ہے۔

۷۔ عَنْ : اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّشْرَبَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَالزَّهْوُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا ؛

ترجمہ: ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور اور انگور کے ملا کر نبیذ پینے سے اور گدر اور پختہ کھجور کے ملا کر نبیذ پینے سے۔

۸۔ کہا مالک نے اس امر پر اتفاق کیا ہے ہمارے شہر کے علماء نے کہ یہ مکروہ ہے کیونکہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے۔

۳۔ بَابُ مَا يُنْهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ

(جن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے)

۹۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهُ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ فَقِيلَ لِي نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ؛

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوے میں خطبہ پڑھا میں بھی آپ کی طرف چلا سننے کے واسطے لیکن میرے پہنچنے سے پہلے آپ فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بھگونے سے توبے اور مرتبان میں ۔

ف : کیونکہ یہ برتن شراب کے تھے اوائل اسلام میں ان برتنوں کی بھی ممانعت احتیاطاً آپ نے کر دی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اب ہر برتن میں میوہ بھگونا درست ہے ۔

۱۰۔ عَنْ : اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ؛

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوہ تر کرنے سے توبے اور مرتبان میں ۔

۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ (خمر کی حرمت کا بیان)

۱۱۔ عَنْ : عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ؛

ترجمہ : حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا بتع (شہد کی شراب) کا حکم آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے ۔

ف : وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے انگور کی ہو یا کھجور کی یا شہد کی یا گیہوں کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہیں کیونکہ مخامرت سے جس کے معنے چھپانے کے ہیں پس جس میں نشہ ہو عقل چھپ جائے وہ خمر کہی جائے گی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث صحیحہ متعددہ اس پر دال ہیں کہ خمر انگور سے خاص نہیں بلکہ شہد اور گیہوں اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہیں اور مدینے میں جب حرمت خمر کی اتری تو اس زمانے میں انگور کی شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسی واسطے ائمہ ثلاثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اس کا قلیل کثیر بالکل حرام ہے صرف ابوحنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی اشیاء کی شراب اس قدر حلال ہیں جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے مگر دلیل ابوحنیفہ کی از روئے لغت اور از روئے احادیث دونوں طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہیں ہے اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل ابوحنیفہ کی حدیث ابن عباس ہے جس کو نسائی نے مرفوعاً روایت کیا خمر قلیل و کثیر حرام ہے اور باقی شرابوں میں سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہے اس کے وصل اور انقطاع میں دوسرے الفاظ بھی اس کے محتمل ہیں تو دوسرے احادیث صحیحہ متعددہ کی معارض کیونکر ہو سکتی ہے ۔

۱۲۔ عَنْ : زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَآءِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهَا وَنَهٰى عَنْهَا ؛

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا جوار کی شراب کے بارے میں آپ نے فرمایا بہتر نہیں ہے اور منع کیا اس سے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۳۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا پھر اس سے توبہ نہ کرے گا تو آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

۵۔ بَابُ جَامِعِ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ (شراب کی حرمت کے مختلف مسائل)

۱۴۔ عَنِ: ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا؟ قَالَ لَا فَسَارَّهٗ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الرَّجُلُ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا ؛

ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کیا وہ بولا مجھے خبر نہیں ایک شخص نے چپکے سے اس کے کان میں کچھ کہا آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا وہ بولا میں نے بیچ ڈالنے کو کہا آپ نے فرمایا جس نے اسکا پینا حرام کیا اس نے اسکا بیچنا بھی حرام کیا یہ سُنکر اس شخص نے مشک کا منہ کھولدیا سب شراب بہ گئی۔

۱۵۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيْخٍ وَتَمْرٍ قَالَ فَجَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ ؛

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے میں ابوعبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو شراب پلایا کرتا تھا گدر کھجور اور خشک کھجور کی اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گئی ابوطلحہ نے کہا اے انس اٹھو گھڑے پھوڑ دو میں اُٹھا اور موسل سے مار کر سب گھڑوں کو پھوڑ دیا۔

۱۶۔ عَنْ: مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ شَكَى اِلَيْهِ اَهْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الْاَرْضِ وَثِقَلَهَا وَقَالُوْا لَا يُصْلِحُنَا اِلَّا هٰذَا الشَّرَابُ فَقَالَ عُمَرُ اشْرَبُوا الْعَسَلَ فَقَالُوْا لَا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ هَلْ لَّكَ اَنْ نَّجْعَلَ لَكَ مِنْ هٰذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَّا يُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ وَبَقِيَ الثُّلُثُ فَاَتَوْا بِهٖ عُمَرَ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ جب شام کو آئے تو لوگوں نے وبا اور آب وہوا کے بھاری ہونے کا بیان کیا اور کہا بغیر اس شراب کے ہمارا مزاج اچھا نہیں رہتا آپ نے کہا شہد پیو انہوں نے کہا شہد موافق نہیں ایک شخص بولا ہم اسی کو اس طرح تیار کریں جس میں نشہ نہ ہو آپ نے کہا ہاں انہوں نے اس کو پکایا اتنا کہ ایک تہائی رہ گیا دو تہائی جل گیا اس کو حضرت عمرؓ کے پاس لائے انہوں نے انگلی ڈالی جب وہ چپ چپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَادْخَلَ فِيْهِ عُمَرُ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهٗ فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ فَقَالَ هٰذَا الطِّلَاءُ هٰذَا مِثْلُ طِلَاءِ الْاِبِلِ فَاَمَرَهُمْ عُمَرُ اَنْ يَشْرَبُوْهُ فَقَالَ لَهٗ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَآ اُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهٗ عَلَيْهِمْ وَلَآ اُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا اَحْلَلْتَهٗ لَهُمْ ۞

کرنے لگا آپ نے فرمایا یہ طلا تو اونٹ کی طلا کے مشابہ ہے۔ حضرت عمر نے اس کے پینے کی اجازت دی۔ عبادہ بن صامت نے کہا آپ نے اس کو حلال کر دیا حضرت عمر نے کہا نہیں قسم خدا کی یا اللہ میں نے کبھی اس چیز کو حلال نہیں کیا جس کو تو نے حرام کیا اور نہ حرام کیا جس کو تو نے حلال کیا۔

۱۷۔ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوْا لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ فَنَعْصِرُهٗ خَمْرًا فَنَبِيْعُهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَنِّيْ لَآ اٰمُرُكُمْ اَنْ تَبِيْعُوْهَا وَلَا تَبْتَاعُوْهَا وَلَا تَعْصِرُوْهَا وَلَا تَشْرَبُوْهَا وَلَا تَسْقُوْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اُن سے عراق کے لوگوں نے کہا ہم کھجور اور انگور کے پھل خریدتے ہیں پھر اس کی شراب بنا کر بیچتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور جو سنتے ہیں جن اور آدمی کہ میں اجازت نہیں دیتا تم کو بیچنے کی نہ خریدنے کی نہ نچوڑنے کی نہ پینے کی نہ پلانے کی کیونکہ شراب پلید ہے شیطان کا کام۔

کتاب شرابوں کے بیان کی تمام ہوئی

کِتَابُ الْجَامِعِ

کتاب مختلف بابوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ بَابُ الدُّعَآءِ لِلْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِهَا

(مدینہ کے واسطے اور مدینہ کے رہنے والوں کے واسطے دعا کا بیان)

۱۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار برکت دے مدینہ والوں کی ناپ میں اور برکت دے ان کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ۞

صاع اور مُدّ[1] میں۔

۲۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَآ اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ثُمَّ يَدْعُوْ (بَعْدَ الْفَرَاغِ) اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ ۞

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ پہلا میوہ دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے آپ اس کو لے کر فرماتے اے پروردگار برکت دے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمارے مُد میں اے پروردگار ابراہیم نے جو تیرے بندے اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے دعا کی تھی مکہ کے واسطے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے مدینہ کے واسطے اور میں تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں جیسے ابراہیم نے دعا کی تھی مکہ کے لئے اور اُتنی اور اس کے ساتھ پھر آپ سب سے چھوٹا بچہ جو موجود ہوتا بلاتے اور وہ میوہ اس کو دے دیتے۔

۲۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا

(مدینے میں رہنے کا بیان اور مدینے سے نکلنے کا بیان)

۳۔ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَّهٗ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اقْعُدِيْ كُكَعٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۞

ترجمہ: یُحَنَّس جو مولیٰ تھا زبیر بن عوام کا نقل کرتا ہے میں بیٹھا تھا عبداللہ بن عمر کے پاس اتنے میں ایک لونڈی آئی ان کی اور بولی میں مدینہ سے نکلنا چاہتی ہوں اے ابوعبدالرحمٰن کیونکہ یہاں سختیاں ہیں اور وہ زمانہ فساد کا تھا مدینے میں (یزید بن معاویہ نے وہاں کے لوگوں کو تنگ کر رکھا تھا اور فتنہ کیا تھا) عبداللہ بن عمر نے کہا بیٹھ نالائق میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے مدینہ کی تکلیف اور سختیوں پر جو صبر کرے گا میں اس کا قیامت کے روز گواہ ہوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔

۴۔ عَنْ : جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر

[1] صاع اور مُد اناج وغیرہ ناپنے کے پیمانے ہیں ان میں برکت سے یہ مراد ہے کہ ان کے رزق میں برکت عطا فرما ۱۲ مص

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِیْبَهَا ۔

اُس کو بخار آنے لگا مدینہ میں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجئے ف۱ آپ نے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار کیا وہ مدینہ سے نکل گیا اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا مدینہ مثل دھونکنی یا کھریا بھٹی کے ہے جو میل نکال دیتی ہے اور خالص کندن رکھ لیتی ہے ف۲

ف۱: یعنی ہجرت کی بیعت اور مدینہ میں رہنے کی نہ کہ مرتد ہو گیا۔ ف۲: اسی طرح مدینہ بھی بُرے آدمیوں کو رہنے نہیں دیتا مگر یہ امر خاص ہے ساتھ بعض ازمنہ کے جیسے زمانِ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور زمان دجال نہ یہ کہ ہر زمانہ میں ہو کیونکہ بعد ظہورِ فتن کے اس کے خلاف مشاہدہ ہوا چنانچہ زمانۂ یزید وحجاج وزمانِ تسلطِ زیدیہ میں کیسے کیسے مبتدعین مدینہ میں رہے اور کیا کیا بدعات شائع ہوئیں (پھیلیں) پس جو لوگ اس حدیث اور اس کی امثال سے استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ عمل اہلِ مدینہ حجت ہے اور اس وجہ سے اُن بدعات کو جو مدینہ طیبہ میں شائع ورائج ہیں مانند عمل مولد وغیرہ کے درست جانتے ہیں یہ امر محض لغو ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ امام مالک کے نزدیک عمل اہلِ مدینہ حجت ہے سو اول تو محققین مالکیہ نے مانند ابن بکیر وابو یعقوب رازی وطیالسی وقاضی ابو الفرج وقاضی ابوبکر وغیرہم کے اس کا انکار کیا ہے سوائے اس کے بعض مالکیہ نے کہا مُراد اس سے زمانِ صحابہ ہے اور بعض نے کہا زمانِ صحابہ وتابعین وتبع تابعین حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ تسلیم کیا جائے تو یہ مختص ہے ساتھ زمانِ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفائے راشدین کے لیکن بعد ظہورِ فتن اور انتشارِ صحابہ کے شہروں میں خصوصاً دوسری صدی کے آخر میں اور بعد اس کے پس اس کے خلاف مشاہدہ ہے انتہیٰ۔

۵۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ كَمَا تَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا جو بہت سی بستیوں کو کھا جائے گی ف لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے بُرے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے جیسے کھریا (بھٹی) لوہے کا میل نکال دیتی ہے۔

ف: یعنی اس کی وجہ سے بہت سے شہر اور بستیاں فتح ہونگی ایسا ہی ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مکہ اور طائف اور یمن اور خیبر فتح ہوا اور آپ کی وفات کے بعد روم وشام وایران مصر دیار بکر صحابہ کے عہد میں فتح ہوئے اور مدینہ منورہ دار الخلافت رہا۔

۶۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کوئی شخص مدینہ سے نفرت کر کے نہیں نکلتا مگر اللہ جل جلالہٗ اس سے بہتر دوسرا

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَيْرٌ مِّنْهُ ؛ آدمی مدینہ کو دیتا ہے۔

ف : اگر کوئی شخص کہے مدینہ منورہ سے بعض اجلائے صحابہ نکل کر اور مقاموں میں مرے جیسے ابو موسیٰ اور ابن مسعود اور معاذ اور ابو عبیدہ اور علی بن ابی طالب اور طلحہ اور زبیر اور عمار اور حذیفہ اور عبادہ بن الصامت اور بلال اور ابو الدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہم حالانکہ مدینہ میں اُن سے بہتر تو کیا اُن کے برابر بھی اور نئے نہیں آئے جواب اس کا دو طرح ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات تک تھا دوسرے یہ کہ اگر یہ لوگ مدینہ سے نکلتے نفرت کر کے تو اُن سے بہتر دوسرے آتے یہ تو کسی خاص ضرورت کی وجہ سے نکلے تھے پھر جہاں موت مقدر میں تھی وہاں مرے۔

۷ عَنْ : سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔

ترجمہ: سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح ہوگا یمن وہاں سے لوگ سیر کرتے ہوئے مدینہ کو آئیں گے اور اپنے گھر بار کو اور جو ان کے ساتھ جائے گا مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا ان کے لئے کاش وہ جانتے ہوتے اور فتح ہوگا شام وہاں سے کچھ لوگ سیر کرتے ہوئے آئیں اور اپنے گھر بار کو اور جو ان کا کہنا مانے گا مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا ان کے لئے کاش وہ جانتے ہوتے اور عراق فتح ہوگا وہاں سے کچھ لوگ سیر کرتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر بار کو اور جو کوئی ان کا کہا مانے گا مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا ان کے لئے کاش وہ جانتے ہوتے۔

ف : جب یمن اور شام اور عراق فتح ہوا تو لوگ وہاں کی آبادی اور ارزانی اور آب وہوا کو پسند کر کے اپنے اہل وعیال کو اور جو اُن کے ساتھ گیا مدینہ سے لے جا کر وہاں رہنے لگے پھر طرح طرح کے فتنے اور خرابیاں واقع ہوئیں اُن میں پھنس گئے اگر مدینہ میں رہتے تو بہت سی آفتوں سے دین اور دُنیا کی بچے رہتے۔ مدینہ میں دجّال نہ جائے گا نہ وہاں طاعون آئیگا نہ کسی قسم کا فتنۂ دینی ہوگا جس کی وجہ سے لوگ گمراہ ہو جائیں۔ اس حدیث سے بھی مدینہ منورہ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ عراق اور شام اور یمن سب مقاموں سے بہتر ہے۔

۸ عَنْ : أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْرُكُنَّ الْمَدِيْنَةَ عَلَى أَحْسَنِ مَا كَانَتْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ وَالذِّئْبُ فَيَغْدُوْ عَلٰى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ أَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ قَالَ لِلْعَوَافِي الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ ۔

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ تم چھوڑو گے مدینہ کو اچھے حال میں یہاں تک کہ آئے گا اس میں کتا یا بھیڑیا تو پیشاب کیا کرے گا مسجد کے کھمبوں یا منبر پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس زمانے میں مدینہ کے پھلوں کو کون کھائے گا آپ نے فرمایا جو جانور بھوکے ہوں گے پرندے اور درندے۔

ف : شاید یہ حال آخری زمانہ میں ہوگا جب کہ اسلام کا نشان نہ رہے گا اور مدینہ بالکل غیر آباد ہو جائے گا بعض کہتے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ یہ زمانہ گذر چکا جب کہ مدینہ میں فتنہ ہوا تھا اور اہلِ مدینہ اس کو چھوڑ کر جان کے خوف سے چلے گئے تھے اور کئی روز تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی تھی۔

۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ يَا مُزَاحِمُ اَتَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ نَفَتِ الْمَدِيْنَةُ ۔

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیزؒ جب مدینہ سے نکلے تو مدینہ کی طرف دیکھ کر روئے اور اپنے غلام مزاحم سے کہنے لگے کہ شاید تو اور ہم ان لوگوں میں ہوں جن کو مدینہ نے نکال دیا۔

۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ (مدینہ منورہ کی حرمت کا بیان)

۱۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ۔

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ آپ کو اُحد کا پہاڑ دکھائی دیا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم بھی اس کو چاہتے ہیں اے میرے رب ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو (یعنے حرام کیا وہاں شکار کرنے کو اور لڑنے جھگڑنے قتال کو اور وہاں کے درخت یا گھاس اکھیڑنے کو اور میں حرام کرتا ہوں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو۔

ف: دونوں حرم حرمت میں برابر ہیں وہ حرم اللہ ہے اور یہ حرم الرسول مگر فرق یہ ہے کہ حرم اللہ میں جنایت کی جزا آتی ہے یہاں جزا لازم نہیں آتی۔ بعضوں کے نزدیک یہاں بھی جزا لازم آتی ہے۔

۱۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر میں ہرنوں کو چرتے ہوئے دیکھوں مدینہ میں تو ہرگز نہ چھیڑوں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے دونوں کنارے حرام ہیں۔

۱۲۔ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ اَلْجَاُوْا ثَعْلَبًا اِلٰى زَاوِيَةٍ فَطَرَدَهُمْ عَنْهُ ۔

ترجمہ: ابوایوب انصاری نے لڑکوں کو دیکھا انہوں نے ایک لومڑی کو گھیر رکھا تھا ایک کونے میں تو آپ نے لڑکوں کو ہنکا دیا اور لومڑی کو چھوڑ دیا (کیونکہ مدینہ کے جانور کا پکڑنا حرام ہے جیسے مکہ میں)

۱۳۔ کہا مالک نے ابوایوب نے یہ کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں ایسا کام ہوتا ہے۔

۱۴۔ عَنْ رَجُلٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَنَا بِالْاَسْوَافِ قَدِ اصْطَدْتُّ نَهْسًا فَاَخَذَهٗ مِنْ يَدِيْ فَاَرْسَلَهٗ ۔

ترجمہ: ایک شخص (شرجیل بن سعد) سے روایت ہے کہ میرے پاس زید بن ثابت آئے اور میں اسواف (ایک موضع ہے اطراف مدینہ میں) تھا اور میں نے شکار کیا تھا ایک چڑیا کا انہوں نے میرے ہاتھ سے اس کو لے کر چھوڑ دیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی وَبَآءِ الْمَدِیْنَةِ (مدینہ کی وبا کا بیان)

ف: وبا اُس مرض کو کہتے ہیں جو عام ہو جائے چاہے بخار ہو چاہے اسہال ہو یا اور کوئی بیماری۔

۱۵۔ عَنْ: عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِمَا فَقُلْتُ یَآ اَبَتِ كَیْفَ تَجِدُكَ یَا بِلَالُ كَیْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَآ اَخَذَتْهُ الْحُمّٰی یَقُوْلُ كُلُّ امْرِیٍٔ مُّصَبَّحٌ فِیْ اَهْلِهٖ ۚ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ ۚ وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ یَرْفَعُ عَقِیْرَتَهٗ فَیَقُوْلُ ۚ اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً ۚ بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّجَلِیْلٌ ۚ وَهَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا مِّیَاهَ مَجَنَّةٍ ۚ وَهَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَةٌ وَّطَفِیْلٌ ۚ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا وَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ ۚ

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں آئے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار آیا حضرت عائشہؓ ان کے پاس گئیں اور کہا کہ اے میرے باپ کیا حال ہے اے بلال کیا حال ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابوبکر کو جب بخار آتا وہ ایک شعر پڑھتے جس کا ترجمہ یہ ہے ہر آدمی صبح کرتا ہے اپنے گھر میں اور موت اُس سے نزدیک ہوتی ہے اُس کی جوتی کے تسمے سے ف۱ اور بلال کا جب بخار اترتا تو اپنی آواز نکالتے اور پکار کر کہتے کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات پھر مکہ کی وادی میں رہوں گا اور میرے گرد اذخر اور جلیل ہوں گی (اذخر اور جلیل دونوں گھاس ہیں مکہ کی) اور کبھی میں پھر اتروں گا مجنہ کے پانی پر (مجنہ ایک موضع ہے کئی میل پر مکہ سے وہاں بازار ہوتے تھے جاہلیت میں) اور کبھی پھر دکھلائی دیں گے مجھے شامہ طفیل (دو پہاڑ ہیں مکہ سے تیس میل پر یا دو چشمے ہیں) حضرت عائشہ نے یہ باتیں سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیں آپ نے دعا فرمائی اے پروردگار محبت ڈال دے ہمارے دلوں میں مدینہ کی جتنی محبت تھی مکہ کی یا اُس سے بھی زیادہ اور صحت اور تندرستی کر دے مدینہ میں اور برکت دے اس کے صاع اور مُد میں اور دُور کر دے بخار وہاں کا اور بھیجدے اس بخار کو جحفہ میں ف۲

ف۱: ابن اسحٰق نے زیادہ کیا کہ حضرت عائشہ نے کہا انا للہ میرے باپ بڑبڑاتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں کیا کہتے ہیں۔

ف۲: جحفہ ایک بستی ہے بیاسی ۸۳ میل پر مکہ سے ان دنوں میں وہاں یہودی رہتے تھے آپ نے فرمایا اب پھر کبھی وہ مدینے میں نہ آئے گا۔

۱۶۔ عَنْ: یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ یَقُوْلُ قَدْ رَاَیْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهٖ ۚ اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ ۚ

ترجمہ: حضرت عائشہ نے کہا کہ عامر بن فہیرہ کہتے تھے کہ میں نے موت کو مرنے سے آگے دیکھ لیا نامرد کی موت اوپر سے آتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنی ہر چند وہ نامردی کی وجہ سے موت کے ذریعوں سے بہت ڈرتا ہے مگر جب موت آفت آسمانی کی طرح اترتی ہے تو مجبور ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰۤى اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلٰٓئِكَةٌ لَّا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ؛

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی راہوں پر فرشتے ہیں اس میں نہ طاعون آتا ہے نہ دجال۔

۵۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْۤ اِجْلَآءِ الْیَهُوْدِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

(مدینہ سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان)

۱۸۔ عَنْ: عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ لَا یُبْقِیَنَّ دِیْنَانِ بِاَرْضِ الْعَرَبِ ؛

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری کلام یہ فرمایا اللہ جل جلالہٗ تباہ کرے یہود اور نصاریٰ کو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنایا ف۱ آگاہ ہو عرب میں دو دین نہ رہیں ف۲

ف۱: اسطرف نماز پڑھتے تھے۔ اس کو سجدہ کرتے تھے وہاں روشنی کرتے تھے جیسے مسجدوں میں جمعہ اور جماعت کو اوقاتِ معینہ پر جایا کرتے ہیں ایسے ہی یہود اور نصاریٰ نے قبروں کی زیارت کے واسطے اوقات مقرر کئے تھے جیسے مسجدوں کے لئے سفر کرتے ہیں دُور دُور ملکوں سے آتے ہیں ایسے قبروں کی زیارت کے واسطے ملکوں سے سفر کرتے ہوئے تکلیفیں اٹھاتے ہوئے آتے ہیں اس کو ثواب اور عبادت جانتے تھے اسلام میں یہ باتیں حرام ہوئیں قبر سے کوئی غایت نہ رکھی سوائے اس بات کے کہ کبھی کبھی مُردوں کے لئے دُعا یا موت کو یاد کرنے کے واسطے وہاں ہو آیا کرے جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں کی زیارت کرتے تھے یا اور دعا کرتے تھے ویسے ہی زیارت اور دُعا کرے نہ قبر پر روشنی کرے نہ وہاں سجدہ کرے نہ طواف نہ کوئی وقت مقرر کرے نہ وہاں مجمع کرے نہ میلہ لگائے نہ لوگوں کو بلائے یہ سب کام خلافِ شرع اور بدعت ہیں۔ ف۲: ایک ہی دین اسلام رہ جائے خلفاء کے وقت میں اس حکم کی بخوبی تعمیل ہوئی سب کفار جزیرۂ عرب سے مار پیٹ کر نکال دئے گئے۔

۱۹۔ عَنِ: ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْتَمِعُ دِیْنَانِ فِیْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ ؛

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہیں۔

۲۰۔ کہا مالک نے کہا ابن شہاب نے کہ حضرت عمر نے اس حدیث کا تجسس کیا جب ان کی تشفی ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہیں تو انہوں نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر سے نکال دیا اور فدک اور نجران کے یہودیوں کو بھی نکال دیا لیکن خیبر کے یہودی ان کی نہ زمین تھی نہ درخت اور فدک کے یہودیوں کا آدھا میوہ تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور آدھی زمین کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی امر پر ان سے صلح کر لی تھی حضرت عمر نے اس آدھی زمین اور میوے کی قیمت لگا کر ان کے حوالے کر دی اور ان کو نکال دیا۔

۶۔ بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي أَمْرِ الْمَدِينَةِ (مدینہ کی فضیلت کا بیان)

۲۱۔ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ۞

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احد کو دیکھ کر کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے ہم بھی اُسے چاہتے ہیں۔

۲۲۔ عَنْ: أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ زَارَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَيَّاشٍ الْمَخْزُومِيَّ فَرَأَى عِنْدَهُ نَبِيذًا وَهُوَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمُ إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ يُحِبُّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَحَمَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ قَدَحًا عَظِيمًا فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَضَعَهُ فِي يَدِهِ فَقَرَّبَهُ عُمَرُ إِلَى فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ طَيِّبٌ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ عَبْدُ اللهِ نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَأَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقُولُ فِي بَيْتِ اللهِ وَلَا فِي حَرَمِهِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَأَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقُولُ فِي حَرَمِ اللهِ وَلَا فِي بَيْتِهِ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ ۞

ترجمہ: اسلم کے جو مولیٰ ہیں عمر بن خطاب کے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عیاش کی ملاقات کو گئے مکہ کی راہ میں ان کے پاس نبیذ پائی (نبیذ اُس پانی کو کہتے ہیں جس میں کھجور یا انگور بھگوئے جائیں) اسلم نے کہا کہ اس شربت کو حضرت عمر بن خطاب بہت چاہتے ہیں ف۱ عبداللہ بن عیاش ایک بڑا سا پیالہ بھر کر حضرت عمرؓ کے پاس لائے اور ان کے سامنے رکھ دیا انہوں نے اس کو اٹھا کر پینا چاہا پھر سر اٹھا کر کہا یہ شربت بہت اچھا ہے پھر پیا اس کو بعد اس کے ایک شخص ان کے داہنی طرف بیٹھا تھا اس کو دے دیا جب عبداللہ بن عیاش لوٹ کر چلے تو حضرت عمرؓ نے ان کو بلایا اور کہا تو کہتا ہے مکہ بہتر ہے مدینہ سے عبداللہ بن عیاش نے کہا کہ وہ حرم ہے اللہ کا اور امن کی جگہ ہے اور وہاں اس کا گھر ہے حضرت عمر نے کہا میں اللہ کے گھر اور حرم کو نہیں پوچھتا ف۲ پھر حضرت عمر نے کہا تو کہتا ہے کہ مکہ بہتر ہے مدینہ سے عبداللہ بن عیاش نے کہا کہ مکہ میں اللہ کا حرم ہے اور امن کی جگہ ہے وہاں اس کا گھر ہے حضرت عمر نے کہا میں اللہ کے گھر اور حرم میں کچھ نہیں کہتا پھر عبداللہ بن عیاش چلے گئے ف۳

ف۱: کیونکہ جو شربت ٹھنڈا اور شیریں ہو اس کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بہت چاہتے تھے۔ ف۲ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ دونوں شہروں میں کونسا شہر افضل ہے۔ ف۳: سلف نے اختلاف کیا ہے کہ دونوں شہروں میں کونسا شہر افضل ہے جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ مکہ افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور ابن وہب اور مطرف اور ابن حبیب کا اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور اصحاب ابوحنیفہ کا اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن عبدالبر اور ابن رشد اور ابن عرفہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور حضرت عمرؓ اور ایک جماعت صحابہ اور اکثر اہل مدینہ اور امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا قول یہ ہے کہ مدینہ افضل ہے بعض شافعیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور جانبین کی طرف دلائل بہت ہیں یہاں تک کہ ابن ابی حمزہ نے کہا کہ دونوں شہر برابر ہیں اور سیوطی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ اس مسئلے میں توقف کرے کیونکہ دلائل ایک دوسرے کے معارض ہیں اور نفس مائل ہوتا ہے مدینہ منورہ کی تفضیل کی طرف پھر کہا ہے جب صاحب عقل اور علم تامل کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کو جو فضیلت ملی ہے اسی قدر یا اس سے بہتر مدینہ کو بھی ملی ہے بلکہ سیوطی نے خصائص میں جزم کیا ہے مدینہ کے افضل ہونے کا اور محل خلاف اس مقام کے سوا ہے جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک مدفون ہے اتنا ٹکڑا تو زمین اور آسمان سے بھی افضل ہے اسی طرح جس مقام پر کعبہ ہے وہ مدینہ سے افضل ہے۔ (زرقانی)

۷۔ بَابُ مَاجَاءَ فِي الطَّاعُوْنِ (طاعون کا بیان)

ف: طاعون کہتے ہیں موت عام کو جو یک بارگی لوگوں میں پھیل جائے جیسے وبا وغیرہ ایک حدیث میں آیا ہے طاعون کو نہ چاہے دشمن جنون کا اور تمہارے واسطے شہادت ہے۔

۲۳۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا

ترجمہ: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کہ حضرت عمر بن الخطابؓ شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ ہے وادی تبوک میں) تو لشکر کے بڑے بڑے افسر ان سے ملے جیسے ابوعبیدہ بن الجراح اور ساتھی ان کے انہوں نے کہا شام میں آج کل وبا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ابن عباسؓ سے کہ بلاؤ بڑے بڑے مہاجرین کو جنہوں نے پہلے ہجرت کی ہے تو بلایا ان کو حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور بیان کیا ان سے کہ شام میں وبا ہو رہی ہے انہوں نے اختلاف کیا بعضوں نے کہا آپ کام کے واسطے نکلے ہیں (رعیت کا حال دیکھنے کو) لوٹنا مناسب نہیں ہے بعضوں نے کہا کہ آپ کے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور صحابہ ہیں مناسب نہیں کہ آپ ان کو اس وبا میں لے جائیں حضرت عمرؓ نے کہا جاؤ اور کہا بلاؤ انصار کو ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے انصار کو بلایا وہ آئے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کی مثل بیان کیا اور اسی طرح اختلاف کیا آپ نے کہا جاؤ پھر کہا قریش کے بوڑھے بوڑھے لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد فتح مکہ کے بلاؤ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا بلکہ سب نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدٰهُمَا مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْمُخْصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ؕ

کہا ہمارے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آپ لوٹ چلئے اور لوگوں کو اس وبا میں نہ لے جائیے جب حضرت عمرؓ نے لوگوں میں منادی کرا دی کہ صبح کو میں اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ کو لوٹ چلوں گا) پھر صبح کو سب لوگ سوار ہو کر چلے اس وقت ابو عبیدہؓ نے کہا کہ کیا اللہ جل جلالہٗ کی تقدیر سے بھاگے جاتے ہو حضرت عمر نے کہا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی ف۱ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف ف۲ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اگر تو اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب میں چرائے جب بھی تو نے چرایا اللہ کی تقدیر سے اور جو تو نے خشک اور خراب میں چرائے جب بھی تو نے چرایا اللہ کی تقدیر سے ف۳ اتنے میں عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف آئے اور وہ کہیں کام کو گئے ہوئے تھے ف۴ انہوں نے کہا میں اس مسئلے کا عالم ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جب تم سنو کہ کسی سرزمین میں وبا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی سرزمین میں وبا پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو بھاگو بھی نہیں۔ کہا ابن عباسؓ نے اس وقت حضرت عمرؓ نے اللہ جل جلالہٗ کی حمد بیان کی اور لوٹ کھڑے ہوئے ف۵

ف۱: اپنی رعیت کا حال دیکھنے کو اور مدینہ میں زید بن ثابت کو خلیفہ کر گئے۔ ف۲: اور خالد بن الولید اور یزید بن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص۔ ف۳: تو میں اس کو سزا دیتا یا مجھے برا معلوم نہ ہوتا تمہارے علم اور فضل کے ساتھ ایسی بات کرنا تعجب ہے کیونکہ اکثر صحابہ اور مہاجرین اور انصار کے مشورے سے قرار پائی تھی دوسرے یہ کہ نفس الامر میں بھی مناسب یہی بات تھی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے جب کہیں وبا ہو تو نہ وہاں جاؤ اور نہ وہاں سے بھاگو۔ ف۴: کیونکہ ہمارا لوٹنا بھی بدون اللہ کی تقدیر کے نہیں اور اللہ جل جلالہٗ نے یہی مناسب جانا جب ہی تو ہمارے دلوں کو اس طرف متوجہ کر دیا۔ ف۵: پھر اگر تو خشک اور خراب کنارے کو چھوڑ کر سرسبز اور شاداب میں جائے تو کوئی کہے اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو تم یہی جواب دو گے ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں اس کی تقدیر کی طرف ایسا ہی یہاں بھی ہے یعنے مدینہ کا جانا بغیر قضا و قدر اور مشیت الٰہی کے نہیں ہے۔ ف۶: اللہ جل جلالہٗ کی تعریف کی اس لئے کہ ان کی رائے موافق ہوئی نص حدیث اور حکم الٰہی کے۔ حضرت عمر کی رائے اکثر اللہ جل جلالہ کے حکم کے موافق ہوتی اور انہی کی رائے کے موافق کلام اللہ اترتا۔

۲۴ عَنْ: سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: سعد بن ابی وقاصؓ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجْكُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ ۞

نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا یہ کہا کہ ان پر جو تم سے پہلے تھے تو جب سنو تم کسی زمین میں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی زمین میں طاعون پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو بھاگو بھی نہیں ابو النضر نے کہا نہ نکلو بھاگنے کے قصد سے۔

۲۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَآءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر ملی شام میں وبا پڑی ہے تو عبدالرحمن بن عوف نے اُن سے کہا کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی زمین میں سنو کہ وبا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وبا پڑے اس زمین میں جس میں تم ہو تو اس سے نکل نہ بھاگو یہ سن کر حضرت عمر بن الخطاب سرغ سے لوٹ آئے۔

۲۶۔ عَنْ: سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ مِنْ سَرْغَ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ۞

ترجمہ: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ سرغ سے لوٹ آئے عبدالرحمن بن عوف کی حدیث سن کر۔

۲۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَشْرَةِ اَبْيَاتٍ بِالشَّامِ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک گھر رکبہ میں (رکبہ ایک مقام ہے درمیان میں عمرہ اور ذات عرق کے) پسند ہے مجھ کو شام کے دس گھروں سے۔

۲۸۔ کہا مالک نے اسلئے کہ شام میں وبا تھی اور رکبہ میں کوئی بیماری نہ تھی وہاں طول عمر کا خیال تھا۔

۸۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَوْلِ فِي الْقَدَرِ

(تقدیر میں گفتگو کرنے کی ممانعت)

۲۹۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰى

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بحث کی آدمؑ اور موسیٰؑ نے تو غالب ہوئے آدمؑ موسیٰؑ پر موسیٰؑ نے کہا تو وہی آدمؑ ہے کہ گمراہ کیا تو نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے آدم نے کہا کہ تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّذِیْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاصْطَفَاكَ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ ؕ

وہی موسیٰ ہے کہ اللہ نے تجھے علم دیا ہر چیز کا اور برگزیدہ کیا رسالت سے انہوں نے کہا ہاں پھر آدم نے کہا باوجود اس کے مجھے ملامت کرتا ہے ایسے کام پر جو میری تقدیر میں لکھا جا چکا تھا قبل میرے پیدا ہونے کے۔

۳۰۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّیَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰٓؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّیَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰٓؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ یَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِیْمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَمُوْتَ عَلٰی عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی یَمُوْتَ عَلٰی عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ النَّارِ فَیُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ ؕ

ترجمہ: مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے سوال ہوا اس آیت کے متعلق وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ الآیۃ یعنے "یاد کر اس وقت کو جب تیرے پروردگار نے آدم کی پیٹھ سے ان کی تمام اولاد کو نکالا اور ان کو گواہ کیا ان پر اس بات کا کیا میں نہیں ہوں پروردگار تمہارا بولے کیوں نہیں تو پروردگار ہمارا ہے ہم نے اس واسطے گواہ کیا کہ کہیں ایسا نہ کہو تم قیامت کے روز کہ ہم تو اس سے غافل تھے"۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اس آیت کی تفسیر کا سوال ہوا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدم کو پیدا کیا پھر ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کریں گے پھر ہاتھ پھیرا ان کی پیٹھ پر اور اولاد نکالی فرمایا میں نے ان کو جہنم کے لئے پیدا کیا اور یہ جہنمیوں کے کام کریں گے ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ ف۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جب پیدا کرتا ہے کسی بندے کو جنت کے واسطے تو اس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے اور موت کے وقت بھی وہ نیک عمل کر کے مرتا ہے تو اللہ جل جلالہٗ اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جب کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے جہنمیوں کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ موت کے وقت بھی وہ برے کام پر مرتا ہے تو اسے جہنم میں داخل کرتا ہے ف۲۔

ف۱: جب یہ امر پہلے ہی طے ہو چکا ہے اسی کے موافق ہوگا جو جنتی ہے وہ لا محالہ جنت میں جائے گا اور جو دوزخی ہے وہ لا محالہ دوزخ میں جائے گا۔ ف۲: یعنے اعتبار خاتمے کا ہے اسلئے آدمی کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک کاموں میں مصروف رہے شاید اس کی موت آگئی ہو تو اخیر وقت میں بھی خاتمہ نیک کام پر ہو۔

۳۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ۔

وآلہ وسلم نے کہ چھوڑے جاتا ہوں میں تم میں دو چیزوں کو نہیں گمراہ ہو گے جبتک پکڑے رہو گے ان کو کتاب اللہ کو اور اسکے رسول کی سنت کو۔

۳۲۔ عَنْ : طَاوُسِ بْنِ الْيَمَانِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ طَاوُسٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ ۔

ترجمہ: طاؤس الیمانی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے چند صحابہ کو پایا کہتے تھے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے طاؤس نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور ہوشیاری بھی۔

۳۳۔ عَنْ : عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْهَادِي وَالْفَاتِنُ ۔

ترجمہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن الزبیرؓ سے سنا خطبہ میں فرماتے تھے کہ اللہ ہی ہدایت کرنے والا اور گمراہ کرنے والا ہے۔

ف: کلام اللہ میں موجود ہے "ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے" ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اچھے بُرے سب کاموں کا پیدا کرنے والا پروردگار ہے بغیر اس کی قضا وقدر کے کوئی کام نہیں ہوتا مگر بندے کو صرف ایک ظاہری اختیار دیا ہے اور اچھے بُرے کاموں کی اس کو تمیز دے دی ہے اسی اختیار پر عذاب وثواب مبنی ہے اس سے رَد ہو گیا قدریہ اور شیعہ کا جو کہتے ہیں کہ بندہ اپنے کاموں کا آپ خالق ہے۔

۳۴۔ عَنْ : أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ قَالَ فَقُلْتُ رَأْيِي أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ فَإِنْ قَبِلُوا ذٰلِكَ وَإِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ قَالَ عُمَرُ وَذٰلِكَ رَأْيِي فِيهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ رَأْيِي فِيهِمْ ۔

ترجمہ: ابی سہیل بن مالک عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ جا رہے تھے انہوں نے پوچھا ابوسہیل سے کہ تمہاری کیا رائے ہے قدریہ کے بارے میں؟ ابوسہیل نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان سے توبہ کراؤ توبہ کر لیں تو بہتر نہیں تو قتل کئے جائیں عمر بن عبدالعزیز نے کہا میری رائے بھی یہی ہے مالک نے کہا میری بھی یہی رائے ہے ان لوگوں کے بارے میں۔

ف: قدریہ وہ لوگ ہیں جو بندے کو بالکل قادر مطلق سمجھتے اور اس کے افعال کا اسی کو خالق جانتے ہیں۔

۹۔ بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ

(قدر کے بیان میں مختلف حدیثیں)

۳۵۔ عَنْ : أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ چاہے کوئی عورت طلاق اپنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ۔

بہن کی تاکہ خالی کرے پیالہ اس کا بلکہ نکاح کرے کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے اس کو ملے گا۔

ف: یعنے جب کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرنا چاہے تو اس کی پہلی بی بی کو طلاق نہ دلوائے اس خیال سے کہ اس کا حصہ بھی میں لوں گی کیونکہ جو اسکے حصہ میں ہے اس کو ملے گا۔

۳۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللَّهُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ مِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذِهِ الْأَعْوَادِ ۔

ترجمہ: محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا کہ اے لوگو جو اللہ جل جلالہٗ دے اسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو نہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی طاقت والے کو سے کام نہیں آتی (یعنی اس کی طاقت اس کے عذاب کو روک نہیں سکتی یا اس کی مالداری اس کے کام نہیں آتی صرف اعمال کام آئیں گے) جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور علم فقہ دیتا ہے پھر کہا معاویہ نے میں نے ان کلمات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہی لکڑیوں پر (منبر شریف کی)

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ كَمَا يَنْبَغِي الَّذِي لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا أَنَاهُ وَقَدَّرَهُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ مَرْمًى ۔

ترجمہ: امام مالک سے روایت ہے کہ پہلے زمانے میں لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ سب خوبیاں اس اللہ کو ہیں جس نے پیدا کیا ہر شے کو جیسے چاہئے جو وقت مقرر کر دیا ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہو سکتی کافی ہے مجھ کو اللہ اور کافی ہے ایسا کافی سنتا ہے اللہ جو اسکو پکارے اللہ کے سوا کوئی شخص نہیں جس سے دعا کی جائے۔

۳۸۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِنَّ أَحَدًا لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ پہلے زمانے میں یوں کہا جاتا تھا کہ کوئی آدمی نہیں مرے گا جبتک کہ اسکا رزق پورا نہ ہو پس اختصار کرو طلب معاش میں۔

ف: یعنی زیادہ کوشش اور محنت روزی کی تلاش میں نہ کرو کہ خدا کو بھول جاؤ یا حرام حلال کی قید اٹھا دو ملے گا اتنا ہی جتنا تقدیر میں ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے مانند اس کے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۰۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ (خوش خلقی کے بیان میں)

۳۹۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ مَا أَوْصَانِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ لِي أَحْسِنْ خُلُقَكَ

ترجمہ: معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ آخری وصیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کی جب میں رکاب میں پاؤں رکھنے لگا یہ تھی کہ اے معاذ خوش خلقی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِلنَّاسِ یَامُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ؛

کرلوگوں سے ۔

۴۰۔ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَاخُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَالَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَکَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا ؛

ترجمہ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دنیا کے دو کاموں میں اختیار ہوا (کہ اسکو کریں یا اسکو) تو آپ نے آسان امر کو اختیار کیا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے پرہیز کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات کے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے مگر جب اللہ کی حرمت میں خلل پڑے تو اسوقت بدلہ لیتے تھے اللہ کے واسطے ۔

۴۱۔ عَنْ : عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ ؛

ترجمہ : امام زین العابدین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی بہتر باتوں میں سے یہ ہے کہ آدمی بیکار اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے ۔

ف : دارقطنی نے اس حدیث کو موصولاً روایت کیا ہے علی بن حسین سے انہوں نے حسین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابویعلی اور احمد نے اس حدیث کو ابوہریرہؓ سے اور احمد اور طبرانی نے حسن بن علیؓ سے اور حاکم نے ابوذرؓ سے اور علی بن ابی طالب سے اور طبرانی اور ابن عساکر نے زید بن ثابت اور حارث بن ہشام سے روایت کیا ہے یہ حدیث اصولِ اسلام میں ایک اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے جس سے بہت سے مسائل نکلتے ہیں جو کام یا علم دنیا میں یا آخرت میں مفید نہ ہو اس کا حاصل کرنا یا اس میں مشغول رہنا اس حدیث کی رو سے ممنوع ہے ۔

۴۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاَنَا مَعَهٗ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ سَمِعْتُ ضَحِكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِیْهِ مَاقُلْتَ ثُمَّ لَمْ تَنْشَبْ اَنْ ضَحِكْتَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهٖ ؛

ترجمہ : حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اذن چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کا اور میں آپ کے ساتھ تھی گھر میں آپ نے فرمایا بُرا آدمی ہے قبیلہ پھر آپ نے اس کو آنے کی اجازت دی حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے اس کے ساتھ ہنستے سُنا جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ ابھی تو آپ نے اس کو بُرا کہا تھا ابھی آپ اس سے ہنسنے لگے آپ نے فرمایا کہ سب آدمیوں میں بُرا وہ آدمی ہے جس سے لوگ بچیں یا ڈریں اسکے شر کے سبب سے ۔ف۲

ف۱ : وہ شخص عُیَیْنہ بن حصن فزاری تھا دل سے اسلام نہیں لایا تھا ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تا کہ لوگوں کو دھوکا نہ ہو ۔ ف۲ : یعنے اس خوف سے کہ وہ ایذا پہنچائے گا ۔ یہ غیبت نہیں بلکہ ایک شخص کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

حال بیان کر دیا تا کہ لوگ اس سے ڈریں اور اس سے محفوظ رہیں بعضوں نے کہا وہ شخص کھلم کھلا فاسق تھا اس کی غیبت درست تھی۔

۴۳۔ عَنْ: كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتُمْ اَنْ تَعْلَمُوْا مَا لِلْعَبْدِ عِنْدَ رَبِّهٖ فَانْظُرُوْا مَاذَا يَتْبَعُهٗ مِنْ حُسْنِ الثَّنَاءِ ؛

ترجمہ: کعب احبار نے کہا کہ جب تم کسی بندہ کا حال جاننا چاہو تو اس کے پروردگار کے پاس (یعنے مقبول ہوا یا مردود جنتی ہوا یا دوزخی) تو دیکھو لوگ اسکو کیسا کہتے ہیں۔

ف: یعنی اگر لوگ اس کو اچھا کہتے ہیں تعریف کرتے ہیں تو ظن غالب ہے کہ خدا کے نزدیک بھی مقبول ہوا ہوگا اور اگر لوگ بُرا کہتے ہیں تو خدا کے نزدیک بھی شاید بُرا ہوگا زرقانی نے کہا ان لوگوں کے کہنے کا اعتبار ہے جو اہلِ علم اور اہلِ خیر ہیں نہ کہ فساق اور فجار کے کہنے کا۔

۴۴۔ عَنْ: يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَرْءَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِرِ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے مجھ کو یہ پہنچا کہ آدمی حُسنِ خلق کی وجہ سے رات بھر عبادت کرنے والے اور دن بھر پیاسے رہنے والے (روزہ دار) کا درجہ حاصل کرتا ہے۔

۴۵۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَاِيَّاكُمْ وَالْبَغْضَةَ فَاِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ ؛

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کیا میں نہ بتاؤں تم کو وہ چیز جو بہت سی نماز اور صدقہ سے بہتر ہے لوگوں نے کہا بتاؤ سعید نے کہا ایک دوسرے کے بیچ میں صلح کر دینا اور بچو تم بغض اور عداوت سے یہ خصلت مونڈنے والی ہے نیکیوں کی۔

ف: جیسے مونڈنے سے بال صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی بغض اور حسد اور عناد سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں۔

۴۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اسواسطے بھیجا گیا کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کر دوں۔

ف: اس حدیث کو احمد اور حاکم اور طبرانی نے متصلاً روایت کیا ہے ابوہریرہ سے۔

۱۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ (حیا یعنے شرم کے بیان میں)

۴۷۔ عَنْ: زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقٌ وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ ؛

ترجمہ: زید بن طلحہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر دین کا ایک خلق ہے (یعنی طور یا طریقہ خصلت جس پر وہ دین والے رغبت کرتے ہیں) اور اسلام کا خلق حیا ہے۔

۴۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو نصیحت کر رہا تھا اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ ؛

بھائی کو حیا کے بارے میں ف آپ نے فرمایا جانے دے کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے۔

ف: یعنے کہہ رہا تھا تم اسقدر حیا کیوں رکھتے ہو اور ملامت کر رہا تھا اس کو کثرتِ حیا پر۔ ف: یعنے ایمان کی شاخوں میں سے ہے یا ایمان کا جزو ہے جس کا ایمان قوی ہے اسکی حیا بھی زیادہ ہے تو کیوں اس کو بُرا کہتا ہے حیا کی کثرت پر۔

۱۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَضَبِ (غضب کے بیان میں)

۴۹- عَنْ: حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَعِيْشُ بِهِنَّ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَأَنْسٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ ؛

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بولا کہ یا رسول اللہ مجھے چند باتیں بتا دیجئے جن سے میں نفع اٹھاؤں اور بہت باتیں نہ بتائیے میں بھول جاؤں گا آپ نے فرمایا تو غصہ مت کیا کر۔

ف: یہ بڑا کلیہ آپ نے بتا دیا مدار شریعت کا اس پر ہے کہ آدمی اپنے نفس کی خواہشوں پر عمل نہ کرے اور بُری باتوں سے اس کو روکے جب غصے میں اپنے نفس کو روکا اور زیادتی سے باز رکھا تو وہ شخص بخوبی اپنے نفس پر قادر ہو جائے گا اور سب اعمال صالحہ کر سکے گا اور تمام بری باتوں سے باز رہے گا۔

۵۰- عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ آدمی زور آور نہیں ہے جو کشتی میں لوگوں کو پچھاڑ دے زور آور وہ ہے جو اپنے نفس پر قادر ہو غصے کے وقت۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ (ملاقات ترک کرنے کے بیان میں)

۵۱- عَنْ: أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ؛

ترجمہ: ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات ترک کرے یعنی اس کو چھوڑ دے تین دن سے زیادہ (یعنی تین روز سے زیادہ رنج رکھے) یہ ملے تو وہ نہ دیکھے وہ ملے تو یہ نہ دیکھے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام علیک کرے۔

ف: یعنے جو پہلے مل جائے اور رنج دُور کرے یہ اس صورت میں ہے جب دنیا کے واسطے رنج ہو گیا ہو اور اگر دین کے معاملے میں رنج ہو مثلاً وہ شخص بدعتی ہو یا سنت کی مخالفت کرتا ہو تو جب تک توبہ نہ کرے اس کا چھوڑ دینا درست ہے اور سلف نے ایسا کیا ہے کہ اہلِ بدعات سے کبھی ملاقات نہ کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱۔ عَنْ : اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ ؛

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مت بغض کرو مت حسد کرو مت پیٹھ پھیرو ایک دوسرے سے بلکہ ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی نہیں درست ہے کسی مسلمان کو کہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے تین راتوں سے زیادہ۔

ف: یعنے جب دوسرا شخص ملے جس سے رنج ہو تو اس کی طرف سے پیٹھ پھیر لے بات نہ کرے اسکو منع کیا۔

۵۱۔ عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کھوج لگاؤ (لوگوں کی برائیوں کا یا عیبوں کا) اور مت تفتیش کرو اور مت حرص کرو دنیا کی اور مت حسد کرو نہ بغض کرو نہ ایک دوسرے سے پیٹھ موڑو بلکہ ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۵۴۔ عَنْ : عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ ؛

ترجمہ: عطاء بن عبداللہ خراسانیؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مصافحہ کرو ایک دوسرے سے دل کا کینہ جاتا رہیگا ہدیہ بھیجو ایک دوسرے کو دوست ہو جاؤ گے اور دشمنی جاتی رہے گی۔

۵۵۔ عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت کے دروازے کھلتے ہیں پیر اور جمعرات کے روز تو ہر بندہ مسلمان جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا وہ بخش دیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کسی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو کہا جاتا ہے ان دونوں آدمیوں کے متعلق کہ دیکھتے رہو جبتک وہ مل جائیں ان دونوں آدمیوں کو دیکھتے رہو جب تک وہ مل جائیں (یعنے جب تک آپس میں ملاپ نہ کریں ان کی مغفرت نہیں ہوتی)

۵۶۔ عَنْ : اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ يُعْرَضُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا اَوِ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز بندوں کے اعمال دیکھے جاتے ہیں پھر ہر مومن بندہ بخش دیا جاتا ہے مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو تو حکم ہوتا ہے کہ ابھی ان دونوں کو رہنے دو یہانتک کہ مل جائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴۔ باب مَا جَآءَ فِیْ لُبْسِ الثِّیَابِ لِلْجَمَالِ بِهَا

(کپڑے زینت کے واسطے پہننے کا بیان)

۵۷۔ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ بَنِیْ اَنْمَارٍ قَالَ جَابِرٌ فَبَیْنَمَا اَنَا نَازِلٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلُمَّ اِلَی الظِّلِّ قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ اِلٰی غَرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِیْهَا شَیْئًا فَوَجَدْتُ فِیْهَا جِرْوَ قِثَّآءٍ فَکَسَرْتُهٗ ثُمَّ قَرَّبْتُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ لَکُمْ هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ خَرَجْنَا بِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهٗ یَذْهَبُ یَرْعٰی ظَهْرَنَا قَالَ فَجَهَّزْتُهٗ ثُمَّ اَدْبَرَ یَذْهَبُ فِی الظَّهْرِ وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ لَهٗ قَدْ خَلِقَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا لَهٗ ثَوْبَانِ غَیْرُ هٰذَیْنِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ ثَوْبَانِ فِی الْعَیْبَةِ کَسَوْتُهٗ اِیَّاهُمَا قَالَ فَادْعُهٗ فَمُرْهُ فَلْیَلْبَسْهُمَا قَالَ فَدَعَوْتُهٗ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ وَلّٰی یَذْهَبُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهٗ اَلَیْسَ هٰذَا خَیْرًا لَّهٗ قَالَ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ بنی انمار میں تو ہم ایک درخت کے تلے اترے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دیئے میں نے کہا یا رسول اللہ سائے میں آئیے آپ آکر اترے میں اپنی زنبیل کو دیکھنے گیا اس میں ڈھونڈنے لگا تو ایک ککڑی ملی میں اس کو توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لے گیا آپ نے پوچھا یہ کہاں سے آئی۔ جابرؓ نے کہا یا رسول اللہ مدینہ سے ہم اس کو لے کر نکلے تھے پھر جابرؓ کہتے ہیں ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جس کا سامان سفر ہم نے کر دیا تھا وہ ہمارے جانور چراتا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر جانور چرانے جانے لگا تو دو چادریں اوڑھے ہوئے تھا جو پھٹ کر چندی چندی (پرانی) ہو گئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا اور کپڑے اس کے پاس نہیں ہیں۔ جابرؓ نے کہا یا رسول اللہ ہیں گٹھڑی میں بندھے ہیں میں نے اس کو پہننے کے لئے دیئے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ کپڑے پہن لے میں نے اس کو بلایا اس نے وہ کپڑے گٹھڑی سے نکال کر پہن لئے جب پھر جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کیا ہو گیا تھا (جو کپڑے موجود ہوتے ہوئے پھٹی پرانی چادریں اوڑھے ہوئے تھا) خدا اسکی گردن مارے اب کیا اچھا معلوم نہیں ہوتا اس کو اس شخص نے یہ سنکر کہا یا رسول اللہ کیا اللہ کی راہ میں میری گردن ماری جائے آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں پھر وہ شخص شہید ہوا اللہ کی راہ میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: جو تیسرے سال میں ہجرت کے ہوا اس کو غزوہ ذات الرقاع بھی کہتے ہیں۔

ف: یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا۔

۵۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ اَنْظُرَ اِلَی الْقَارِیِّ اَبْیَضَ الثِّیَابِ ؛

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں عالم کو اچھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھوں۔

۶۔ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَوْسِعُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْهِ ثِیَابَهٗ ؛

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے کہا کہ جب اللہ تم کو وسعت دے تو اپنے اوپر بھی وسعت کرو اپنے کپڑے بنا لو۔

۱۵۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لُبْسِ الثِّیَابِ الْمُصْبَغَةِ وَالذَّهَبِ

(رنگین کپڑے پہننے اور سونا پہننے کا بیان)

۷۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَلْبَسُ الثَّوْبَ الْمَصْبُوْغَ بِالْمِشْقِ وَالْمَصْبُوْغَ بِالزَّعْفَرَانِ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ گیروی میں رنگے ہوئے کپڑے اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

ف: ابوداؤد نے روایت کیا عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورس اور زعفران سے اپنے کپڑے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامے کو بعض علماء کے نزدیک مرد کو کسم کا رنگ اور زعفرانی رنگ مکروہ ہے مگر امام مالک سے ہر رنگ کا جواز منقول ہے اور کراہت بھی منقول ہے مگر حق اس باب میں یہ ہے کہ مرد کو سوائے کسم کے رنگ کے سب رنگ درست ہیں لٰکذا حققہ الشوکانیؒ والتفصیل فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل[1]۔ کہا مالک نے میرے نزدیک بچوں کو یعنے لڑکوں کو سونا پہنانا مکروہ ہے کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچا کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور میں مکروہ جانتا ہوں سونے کا پہننا بڑے مرد اور چھوٹے لڑکے کے واسطے زرقانی نے کہا بڑے مرد کے واسطے مکروہ تنزیہی ہے مگر چاندی کا زیور لڑکے کو پہنانا بعض علماء کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ کہا مالک نے مردوں کو کسم سے رنگی ہوئی چادریں اوڑھنا گھر یا اس کے گرداگرد میں حرام نہیں سمجھتا لیکن نہ پہننا میرے نزدیک بہتر ہے اور سوائے اسکے اور لباس پہننا اچھا ہے۔

۱۶۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لُبْسِ الْخَزِّ (اون اور ریشم کے کپڑے پہننے کا بیان)

۸۔ عَنْ: عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَسَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے عبداللہ بن زبیر کو ایک کپڑا پہنانا جس میں اون اور ریشم تھا اور حضرت عائشہؓ بھی اس

[1] ترجمہ اسی طرح امام شوکانی نے بھی اس کو ثابت کیا ہے باقی تفصیل ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل نامی کتاب میں ہے۔ ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

گانت عائشۃ تلبسہ ۔ کو پہنا کرتی تھیں ۔

۱۷۔ باب ما یکرہ للنساء لباسہ من الثیاب

(جو کپڑا عورتوں کو پہننا مکروہ ہے اُس کا بیان)

۶۴۔ عن مرجانۃ انہا قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی حفصۃ خمار رقیق فشقتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا ۔

ترجمہ: مرجانہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں ایک باریک سر بند (اوڑھنی) اوڑھ کر حضرت عائشہؓ نے اس کو پھاڑ ڈالا اور موٹے کپڑے کا سر بند (دوپٹہ) اُڑھا دیا ۔

۶۵۔ عن ابی ہریرۃ انہ قال نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وریحہا یوجد من مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ ۔

ترجمہ: ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ جو عورتیں کپڑا پہنے ہوئے ہیں لیکن ننگی ہیں ف۲ خود بھی سیدھی راہ سے ہٹی ہوئی ہیں اور خاوند کو بھی ہٹا دیتی ہیں ف۳ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے آتی ہے ف۴

ف۱: مسلم نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ۔ ف۲: یعنی ایسا باریک کپڑا پہنتی ہیں کہ ان کا بدن نظر آتا ہے گویا ننگی ہیں ۔ ف۳: بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ ٹیڑھی بگڑی ناز و نخرے سے چلتی ہیں خاوند کو بھی بہکا دیتی ہیں اپنی راہ پر لگا لیتی ہیں یعنی شرع کے کاموں پر خود بھی نہیں چلتیں اور خاوند کو بھی سمجھا بجھا کر اپنے حسن و جمال پر دیوانہ کر کے خدا سے دُور کر دیتی ہیں ۔ ف۴: یعنی جنت سے اسقدر دُور رہیں گی ۔ اس حدیث سے صاف و صریح ثابت ہوا کہ باریک کپڑا پہننا عورتوں کو جائز نہیں خصوصاً اسقدر باریک جس سے بدن نظر آئے ۔

۶۶۔ عن ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل فنظر فی افق السماء فقال ماذا فتح اللہ اللیلۃ من الخزائن وماذا وقع من الفتن کم من کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ یوم القیمۃ ایقظوا صواحب الحجر ۔

ترجمہ: ابن شہابؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس رات کو اللہ جل جلالہٗ نے کتنے ایک خزانے کھولے اور کتنے ایک فتنے واقع ہوئے کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو کپڑے پہنے ہوئی ہیں مگر قیامت کے روز ننگی ہوں گی ہوشیار کر دو ان کو کوٹھڑیوں والیوں کو ۔

ف: کوٹھڑیوں میں آپ کی بی بیاں رہا کرتی تھیں ان کو جگانے کے لئے فرمایا یعنے خدا کی یاد سے غافل نہ ہوں ساری رات سونے میں صرف نہ کریں جاگیں بھی عبادت بھی کریں اور سوئیں بھی ۔

۱۸۔ باب ما جاء فی اسبال الرجل ثوبہ (کپڑا بے کار لٹکانے کا بیان)

۶۷۔ عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۞

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے گا ف۱ تکبر کے طور پر تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہٗ اس کی طرف نظر تک نہ کرے گا ف۲

ف۱: تہ بند ہو چادر یا کرتہ یا پائجامہ یعنے ضرورت سے زیادہ اس کو نیچا کرے گا اور کپڑا بے کار صرف کرے گا۔

ف۲: ابن عبد البر نے کہا کہ اگر کوئی غرور کی وجہ سے یہ کام نہ کرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے مگر جیب بھی یہ امر مذموم ہے

۶۸۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا ۞

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں نظر کرے گا اللہ جل جلالہٗ قیامت کے روز اس شخص کی طرف جو اپنا تہ بند لٹکائے تکبر کے طور پر۔

۶۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى مَنْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ ۞

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں نظر کرے گا اللہ قیامت کے روز اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا لٹکائے غرور اور گھمنڈ کے طور پر۔

ف: اِسبال یعنے کپڑے لٹکانا بے ضرورت صرف کرانا اگر کبر کے طور پر ہو تو بیشک حرام ہے اور بغیر کبر کی عادت کے طور پر مکروہ ہے ابن قیم نے کہا کہ بڑی بڑی آستینیں اور بڑے بڑے عمامے جن کا اب رواج ہو گیا ہے خلافِ سنت ہے حاصل یہ ہے کہ اسبال کچھ ازار سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جو کپڑا حاجت سے زیادہ صرف کیا جائے وہ اِسبال میں داخل ہے۔

۷۰۔ عَنْ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ أَنَا أُخْبِرُكُمْ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أُزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا ۞

ترجمہ: عبد الرحمٰن بن یعقوب سے روایت ہے کہتے ہیں ابو سعید خدریؓ سے پوچھا ازار کا حال انہوں نے کہا مجھے علم ہے میں بتاتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ مومن کی ازار پنڈلیوں تک ہوتی ہے خیر ٹخنوں تک بھی رکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے اس سے نیچے جہنم میں جانے کی بات ہے اللہ قیامت کے روز اس شخص کی طرف نظر نہ کرے گا جو اپنی ازار لٹکائے غرور و گھمنڈ کے طور پر۔

۱۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْمَرْأَةِ ثَوْبَهَا

(عورت اپنا کپڑا لٹکا دے تو کیا حکم ہے)

۷۱۔ عَنْ: أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ

ترجمہ: ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے کا ذکر کیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ عورت

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْهِ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ؕ

کیا کرے آپ نے فرمایا ایک بالشت ازار نیچے رکھے ام سلمہ نے کہا اتنی تو کھل جائے گی آپ نے فرمایا ایک ہاتھ نیچے رکھے اس سے زیادہ نہیں۔

ف: یعنے ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت نیچے رکھے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ نیچے کرے ظاہر دوسری صورت ہے۔

۲۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِعَالِ (جوتی پہننے کا بیان)

۷۲۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيْنَ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا ؕ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ چلے کوئی تم میں سے ایک جوتی پہن کر چاہئے کہ دونوں جوتیاں پہنے یا دونوں اتار دے۔

۷۳۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِشِمَالِهٖ وَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ ؕ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جوتا پہنے کوئی تم میں سے چاہئے کہ داہنے پیر میں اول پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع میں رہے اور اتارتے وقت اخیر میں رہے۔

۷۴۔ عَنْ: كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّ رَجُلًا نَزَعَ نَعْلَيْهِ فَقَالَ لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ لَعَلَّكَ تَاَوَّلْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ اَتَدْرِيْ مَا كَانَتْ نَعْلَا مُوْسٰى ؕ

ترجمہ: کعب الاحبار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی جوتی اتاری کعب الاحبار نے کہا تم نے کیوں جوتیاں اتاریں شاید تو نے اس آیت کو دیکھ کر اتاری ہوں گی اللہ جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے جب وہ طور پر جانے لگے فرمایا فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ "اتار جوتیاں اپنی" مگر تو جانتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی جوتیاں کاہے کی تھیں۔

ف: یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سب لوگ جوتیوں سمیت نماز پڑھتے تھے ایسا ہی صحابہ اور تابعین کے عہد میں رہا حدیث صحیح میں ہے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم میں سے مسجد کو آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھ لے اگر ان پر نجاست لگی ہو تو زمین پر رگڑ ڈالے پھر چلا آئے اور نماز پڑھے انہیں جوتوں سمیت۔ ابن قیم اور اکثر علمائے محققین نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں جو لوگوں نے التزام کر لیا ہے مساجد میں جوتی اتارنے کا اور نماز ہمیشہ ننگے پاؤں پڑھنے کا یہ امر سلف سے ماثور نہیں ہے نہ اس کی کوئی دلیل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شاید عرب کی زمین پاک اور خشک ہوگی اور جوتے ان کے صاف ہوں گے اسواسطے جوتوں سے نماز پڑھتے تھے مگر یہ تاویلات بالکل لغو اور واہیات ہیں عرب کی زمین بھی نجاسات اور رطوبات سے بھری رہتی ہے اور جہاں پر لوگ رہیں گے اور جانور آمد و رفت کریں گے وہاں کی زمین کا یہی حال رہے گا صرف سبب یہ ہے کہ اس زمانے کے لوگ عرف اور رواج کے پابند ہیں اور دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے طریقہ کا اتباع کرنا نہیں چاہتے اور جو کوئی اس طریقہ کی پیروی کرتا ہے اس کو برا جانتے ہیں اور اس سے دشمنی کرنے کو مستعد

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوجاتے ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔

۷۔ قَالَ مَالِكٌ لَا أَدْرِي مَا أَجَابَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ كَعْبٌ كَانَتَا مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ ۞

ترجمہ: کہا مالک نے مجھے معلوم نہیں اس شخص نے کیا جواب دیا کعب نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال کی تھیں۔

ف: اس سبب سے حکم ہوا اتارنے کا یہود نے اس سے یہ امر نکالا کہ نماز میں جوتی اتارنا لازم ہے یہ غلط ہے۔ مردہ جانور کی کھال میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک مردہ کی کھال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتی شاید حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں یہی حکم ہوگا اس وجہ سے ان کو اتارنے کو کہا گیا جن لوگوں کے نزدیک مردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے جیسے حنفیہ اور اکثر مذاہب کے نزدیک ان کا یہ عذر بھی چل نہیں سکتا بڑے تعجب کی بات ہے جو شخص جوتا اتار کر نماز پڑھے یہود کی مشابہت کرے اس پر کچھ طعن نہ کریں اور جو جوتی سمیت پڑھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کی مشابہت اور پیروی کرے اسکو برا جانیں۔

۲۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الثِّيَابِ (کپڑے پہننے کا بیان)

۷۔ عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَعَنْ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَعَنْ أَنْ يَشْتَمِلَ الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ ۞

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لباسوں سے اور دو بیعوں سے ایک بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ سے ف۱ اور ایک کپڑا اوڑھ کر احتباء کرنے سے ف۲ جبکہ اسکی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو ف۳ اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے ف۴

ف۱: ان دونوں کا بیان کتاب البیوع میں گذر چکا ہے۔ ف۲: احتباء کہتے ہیں سُرین پر بیٹھنے کو دونوں ٹانگیں کھڑی کرکے جیسے کتا بیٹھتا ہے۔ ف۳: کیونکہ اس صورت میں ستر کھل جاتی ہے۔ ف۴: جس کے اندر سے ہاتھ نہ نکل سکیں بغیر ستر کھولے ہوئے۔

۷۔ عَنْ: عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بکتا ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کاش آپ اس کو خرید لیتے اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ کے پاس وفد کے لوگ آیا کرتے ہیں پہنا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند کپڑے آپ کے پاس آئے آپ نے ان میں سے ایک کپڑا حضرت عمرؓ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسُوْ تَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخَاهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ؛

کو دیا حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے عطارد (ابن حاجب نام ہے ایک شخص کا) کے کپڑے کی بابت فرمایا تھا کہ اس کو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہ کپڑا پہننے کو تھوڑی دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک کافر بھائی (عثمان بن حکیم) کو دے دیا جو مکہ میں تھا۔

عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ رَقَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرُقَعٍ ثَلٰثِ لَبِدٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؛

ترجمہ: انس بن مالک نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا جب کہ وہ امیر المومنین تھے ان کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں کرتے میں تین پیوند لگے تھے ایک کے اوپر ایک۔

۲۲۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ شریف کا بیان)

۷۹۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ترجمہ: انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھگنے نہ سفید تھے جوتے کی طرح نہ بہت گندمی[ف۱] اور بال آپ کے بہت گھونگریالے بھی نہ تھے[ف۲] اور بہت سیدھے بھی نہ تھے جب آپ کا سن چالیس برس کا ہوا تو اللہ جل جلالہٗ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی پھر بعد نبوت کے آپ مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس برس رہے اور ساٹھ برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ ہوں گے[ف۳]

ف۱: بلکہ سفیدی اور سرخی ملی ہوئی تھی۔

ف۲: جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں۔

ف۳: مسلم کی حدیث میں ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی اور یہی صحیحین میں ہے حضرت عائشہ سے جمہور علماء اسی طرف گئے ہیں اس صورت میں کہتے ہیں مکہ میں آپ بعد نبوت کے تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۳-بَابُ صِفَةِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَالدَّجَّالِ

(عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور دجّال کا بیان)

۸۰-عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاۗءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ لِي هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ كَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ لِي هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ کعبہ کے پاس ہوں تو میں نے ایک شخص کو دیکھا گندمی رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گندمی رنگ کے آدمی دیکھے ہوں اسکے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اُس مرد نے اس بال میں کنگھی کی ہے تو اُن سے پانی ٹپکتا ہے دو آدمیوں پر تکیہ لگائے یا یوں فرمایا کہ دو آدمیوں کے کندھوں پر تکیہ لگائے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے تو کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر میں نے یکایک ایک اور شخص دیکھا نہایت گھنگریالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اسکی کانی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور سو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے مجھ سے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

ف: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انہوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ لگانے سے بیمار بھلے چنگے ہوجاتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کا دورہ کرے گا عیسےٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آئیں گے ان دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلا دیں کہ مسلمان پہچان لیں دھوکا نہ کھائیں۔

۲۴-بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّنَّةِ فِي الْفِطْرَةِ (مومنوں کے طریقے کا بیان)

۸۱-عَنْ: اَبِي هُرَيْرَةَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْاِخْتِتَانُ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ نے کہا کہ پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک ناخن کاٹنا دوسرے مونچھیں کتروانا تیسرے بغل کے بال اُکھاڑنا چوتھے زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا۔

۸۲-عَنْ: سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيمُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاٰی الشَّیْبَ فَقَالَ یَارَبِّ مَاهٰذَا فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَارٌ یَّا اِبْرَاهِیْمُ فَقَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا ۔

پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھیں کتریں اور سب سے پہلے سفید بال کو دیکھ کر کہا کہ اے پروردگار یہ کیا ہے اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا یہ عزت اور وقار ہے حضرت ابراہیم نے کہا جب تو اے پروردگار زیادہ عزت دے مجھ کو ۔

۸۳۔ کہا مالک نے مونچھوں کو اتنا کترنا چاہیئے کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہ نہیں کہ بالکل کتر ڈالے ۔

ف : امام مالک کے نزدیک کترنا مونچھوں کا سنت ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک منڈوانا افضل ہے کترنے سے ۔

۲۵۔ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاَكْلِ بِالشِّمَالِ (بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت)

۸۴۔ عَنْ : جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّ اَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ ۔

ترجمہ : جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا بائیں ہاتھ سے کھانے کو اور ایک جوتا پہن کر چلنے کو اور ایک کپڑا سر سے پاؤں تک لپیٹ لینے کو اور ایک کپڑا اوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھنے کو اسطرح کہ شرمگاہ کھلی رکھے ۔

۸۵۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَاْكُلْ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب کوئی کھائے تم میں سے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو چاہیئے کہ داہنے ہاتھ سے پیئے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے ۔

۲۶۔ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَسَاكِیْنِ (مسکین کا بیان)

۸۶۔ عَنْ : اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ وَلَا یَفْطِنُ النَّاسُ لَهٗ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ ۔

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو گھر گھر مانگتا پھرتا ہے کہیں سے ایک لقمہ ملا کہیں سے دو لقمے کہیں سے ایک کھجور کہیں سے دو کھجوریں صحابہ نے پوچھا پھر یا رسول اللہ مسکین کون ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس مال نہیں ہے کہ وہ اپنی حاجت پوری کرے نہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہے تاکہ اسکو صدقہ دیں نہ وہ مانگنے کو کھڑا ہوتا ہے ۔

ف : ایسے مسکین کی تعریف کلام اللہ میں موجود ہے اسکو دینے میں بہت ثواب ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۷۔ عَنْ : اُمِّ بُجَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ ۔

ترجمہ: ام بجید (حواء) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو مسکین کو (جو کچھ میسر ہو) اگرچہ جلا ہوا کھر ہو۔

۲۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَعَى الْكَافِرِ (کافر کی آنتوں کا بیان)

۸۸۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْمُسْلِمُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ف: ہر شخص کے پیٹ میں سات آنتیں ہیں مطلب یہ ہے کہ مسلمان پیٹ کا ساتواں حصہ کھاتا ہے اور کافر خوب پیٹ بھر لیتا ہے جیسے جانور بھر لیتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ غرض نہیں کہ ساتویں حصہ سے زیادہ نہ کھائے بلکہ غرض یہ ہے کہ مسلمان ساتویں حصہ پر بھی قناعت کر سکتا ہے برخلاف کافر کے اس کو بغیر ناکوں ناک پیٹ بھرے چین نہیں آتا۔

۸۹۔ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک کافر (جہجاہ بن سعید غفاری) آیا مہمان ہو کر آپ نے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم کیا وہ سب پی گیا پھر دوسری بکری کا دوہا گیا وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن صبح کو وہ شخص مسلمان ہو گیا آپ نے بکری کا دودھ اس کو پینے کو دیا وہ پی نہ سکا تب آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

۲۸۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالنَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

(چاندی کے برتن میں پانی پینے کی ممانعت اور پانی میں پھونکنے کی ممانعت)

۹۰۔ عَنْ : اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ ۔

ترجمہ: ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاندی کے (یا سونے کے) برتن میں پیئے (یا کھائے) وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈالتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: صحیح مسلم میں سونے کا برتن بھی آیا ہے اور کھانا یا پینا دونوں موجود ہے اسی سے تفسیر میں یہ الفاظ بڑھا دیئے ہیں۔

۹۱۔ عَنْ: اَبِیْ مُثَنَّی الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیُّ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَسَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ نَعَمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَرْوِیْ مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَاِنِّیْ اَرَى الْقَذَاةَ فِيْهِ قَالَ فَاَهْرِقْهَا ؛

ترجمہ: ابو مثنیٰ جہنی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا مروان بن حکم کے پاس کہ اتنے میں ابو سعید خدریؓ آئے مروان نے ان سے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے منع کیا ہے آپ نے پانی میں پھونکنے سے ابو سعیدؓ نے کہا ہاں ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا پیالے کو اپنے منہ سے جُدا کر کے سانس لے لیا کر پھر وہ شخص بولا میں پانی میں کوڑا دیکھوں تو کیا کروں آپ نے فرمایا بہا دے اس کو۔

ف: یعنے پھونکنا ضروری نہیں کیونکہ احتمال ہے منہ سے تھوک وغیرہ پانی میں گرے اور وہ غلیظ ہو جائے اسی طرح پانی پیتے پیتے سانس لینا بھی اچھا نہیں اُچھُّو ہو جاتا ہے یا ناک سے نکل پڑتا ہے۔

۲۹۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَآئِمٌ

(کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان)

۹۲۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ قِيَامًا ؛

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن خطابؓ اور علی بن ابی طالب اور عثمان بن عفان کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

۹۳۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَآئِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ كَانَا لَا يَرَيَانِ يَشْرَبُ الْاِنْسَانِ وَهُوَ قَآئِمٌ بَاْسًا ؛

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاص کھڑے ہو کر پانی پینے میں کچھ قباحت نہیں جانتے تھے۔

۹۴۔ عَنْ: اَبِیْ جَعْفَرِ نِ الْقَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَآئِمًا ؛

ترجمہ: ابو جعفر قاری نے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمرؓ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

۹۵۔ عَنْ: عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ قَآئِمًا ؛

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰-بَابُ السُّنَّةِ فِي الشُّرْبِ وَمُنَاوَلَتِهِ عَنِ الْيَمِينِ

(پانی یا شربت پلانا شروع کرنا داہنی طرف سے)

۹۶- عَنْ: أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ ۔

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دودھ آیا جس میں کنوئیں کا پانی ملا ہوا تھا اور داہنی طرف آپ کے بدوی تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیقؓ تھے تو آپ نے پی کر اعرابی کو دیا اور کہا پہلے داہنی طرف والے کو دو پھر جو اس سے ملا ہوا ہے پھر جو اس سے ملا ہوا ہے۔

ف: حالانکہ ابوبکر صدیقؓ اس بدوی سے درجے میں بہت زیادہ تھے مگر آپ نے پہلے داہنی طرف والوں کو دینا اچھا سمجھا ہر شے میں آپ داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے یہانتک کہ وضو اور جوتا پہننے میں بھی۔

۹۷- عَنْ: سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ ۔

ترجمہ: سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ آیا آپ نے پیا آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا اگر تو اجازت دے تو پہلے میں ان لوگوں کو دے دوں (جو بائیں طرف تھے) لڑکے نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ میں اپنا حصہ آپ کے جھوٹے (پس خوردہ) میں سے کسی کو دینا نہیں چاہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اسی لڑکے کو دے دیا۔

۳۱-بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

(کھانے پینے کی مختلف احادیث کا بیان)

۹۸- عَنْ: أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابوطلحہ (دوسرے شوہر تھے ام سلیم کے جو والدہ تھیں انس کی) نے ام سلیم سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کی آواز نہیں نکلتی تھی بھوک کی وجہ سے تو تیرے پاس کوئی چیز ہے کھانے کی ام سلیم نے کچھ روٹیاں جَو کی نکالیں اور ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ بِالدُّخُولِ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

کپڑے میں لپیٹ کر میری بغل میں دبا دیں اور کچھ کپڑا مجھے اُڑھا دیا پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور اور لوگ بہت سے آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں کھڑا ہو رہا آپ نے خود پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کھانے کے واسطے میں نے کہا ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں کو فرمایا اٹھو سب اُٹھ کر چلے میں سب کے آگے گیا اور ابوطلحہ کو جا کر خبر کی ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے آتے ہیں اور ہمارے پاس اسقدر کھانا نہیں ہے جو سب کو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے ابوطلحہ نکلے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملے یہاں تک کہ ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں مل کر آئے آپ نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہو لے آ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں آپ نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا پھر ام سلیم نے ایک کپی گھی کی اس پر نچوڑ دی وہ ملیدہ بن گیا بعد اس کے جو اللہ جل جلالہٗ کو منظور تھا وہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا وہ سب کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا دس کو بلاؤ وہ بھی آئے اور سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا دس کو اور بلاؤ وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا دس کو اور بلاؤ وہ بھی آئے اور سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا دس کو اور بلاؤ یہاں تک کہ جتنے لوگ آئے ستر آدمی تھے یا اسی سب سیر ہو گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف ۱: اور پچھلے سے آکر کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تھوڑا کھانا ہے میں نے انس کو اسواسطے بھیجا تھا کہ صرف آپ کو بلا لائے آپ نے فرمایا چلو تو سہی اللہ جل جلالہٗ برکت دے گا۔ امام احمد کی روایت میں ہے کہ کُل کھانا ایک رطل آٹا تھا جَو کا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ مُد تھا مُد ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے۔ ف ۲: مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی برکت کی امام احمد نے روایت کیا کہ جب آپ نے دُعا کی برکت کی تو وہ پھول رہا تھا اور بڑھ رہا تھا۔ ف ۳: آپ نے دس دس آدمیوں کو اس واسطے بلایا کہ مکان چھوٹا تھا دوسرے یہ کہ سب آدمی ایک بار بیٹھ کر ایک جگہ کس طرح کھا سکتے تھے جب کہ وہ کھانا ایک ہی برتن میں تھا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا۔

۹۹ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ کَافِی الْاَرْبَعَةِ ۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کا کھانا کفایت کرتا ہے تین آدمیوں کو اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔

ف: یعنے مومن کو حرص نہ کرنی چاہیئے اپنے کھانے میں دوسرے بھائی مسلمان کو شریک کرے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا پیٹ تو بھر لے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے۔

۱۰۰ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْکُوا السِّقَآءَ وَاَکْفِئُوا الْاِنَآءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَآءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا یَحُلُّ وِکَآءً وَلَا یَکْشِفُ اِنَآءً وَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بُیُوْتَهُمْ ۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سلمی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بند کرو دروازے کو اور منہ باندھا کرو مشک کا اور بند رکھا کرو برتن کو اور بجھا دیا کرو چراغ کو کہ شیطان دروازہ کو نہیں کھولتا اور ڈاٹ کو نہیں نکالتا اور برتن نہیں کھولتا اور چوہا گھر والوں کو جلا دیتا ہے (یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لے جاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے)

۱۰۱ عَنْ: اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَآئِزَتُهٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَالضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ ۔

ترجمہ: ابی شُریح الکعبی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو نیک بات بولا کرے یا چُپکا رہے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اپنے ہمسایہ یعنے پڑوسی کی خاطر داری کیا کرے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اس کو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے ف: ایک رات دن تک مہمانی اچھے طور سے کرے اور تین رات دن تک جو کچھ حاضر ہو کھلائے اور زیادہ اس سے ثواب ہے اور مہمان کو لائق نہیں کہ بہت ٹھہرے میزبان کے پاس کہ تکلیف دے اس کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: یعنے خندہ پیشانی سے اس سے ملے، مکان میں اتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلائے اس کا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن تک حق ہے آگے اگر کرے گا تو ثواب پائے گا۔

۱۰۲ عَنْ: سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ بْنِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ فَخَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر پانی پیا جب کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا کہ اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا جو میرا تھا پھر کنوئیں میں اتر کر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اس کو دبا کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اس سے خوش ہو گیا اور اس کو بخش دیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہر جاندار جگر میں ثواب ہے۔

ف: کیونکہ کنواں ایسا ہوگا جس میں چڑھنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتھ میں نہ لا سکا منہ میں دبا لیا۔ ف۲: مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور راحت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز ہے جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہے وہ کبھی بیکار نہ ہو جائیگی مگر ان میں سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جو موذی ہوں یا واجب القتل جیسے سور سانپ وغیرہ۔

۱۰۳ عَنْ: جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ قَالَ فِيهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ قَالَ فَكَانَ يَقُوتُنَاهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ وَلَمْ تُصِبْنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى السَّاحِلِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا ساحل دریا کی طرف اور ان پر حاکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس لشکر میں تین سو آدمی تھے میں بھی ان میں شریک تھا راہ میں کھانا ہو چکا ابو عبیدہ نے حکم کیا کہ جس قدر کھانا باقی ہے اس کو اکٹھا کرو سب اکٹھا کیا گیا تو دو ظرف کھجور کے ہوئے ابو عبیدہ اس میں سے ہر روز ہم کو تھوڑا تھوڑا کھانا دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک کھجور ہمارے حصے میں آنے لگی پھر وہ بھی تمام ہو گیا وہب بن کیسان کہتے ہیں میں نے جابرؓ سے پوچھا ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا ہوتا تھا انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تو ہم نے ایک مچھلی پڑی پائی پہاڑ کے برابر سارا لشکر اس سے اٹھارہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا وَلَمْ تُصِبْهُمَا ۔

دن رات تک کھاتا رہا پھر ابو عبیدہ نے حکم کیا اس مچھلی کی ہڈیاں کھڑی کرنے کا دو ہڈیاں کھڑی کر کے رکھی گئیں تو ان کے نیچے سے اونٹ چلا گیا اور ان سے نہ لگا۔

ف: بخاری کی روایت میں ہے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے آنحضرتؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ نے تمہیں دیا اس کو کھاؤ اور اگر کچھ تمہارے پاس باقی ہو تو مجھ کو بھی دو بعض لوگ کچھ گوشت اس میں کا لے کر آئے آپ نے اس کو تناول فرمایا۔

۱۰۴۔ عَنْ: جَدَّةِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقًا ۔

ترجمہ: عمر بن سعد بن معاذ کی دادی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمان عورتو! نہ ذلیل کرے کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو اگرچہ وہ ایک کھر جلا ہوا بکری کا بھیجے۔

ف: یعنے ہمسایہ جو حصہ بھیجے اسکو خوشی سے قبول کرے اور اگر وہ حقیر یا قلیل ہو تو اور عورتوں میں اس کو شرمندہ اور ذلیل نہ کرے۔

۱۰۵۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ نُهُوْا عَنْ اَكْلِ الشَّحْمِ فَبَاعُوْهُ وَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تباہ کرے اللہ یہود کو حرام ہوا ان پر چربی کا کھانا تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کے دام کھائے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا کھانا حرام ہے اس کا بیچنا بھی نادرست ہے۔

۱۰۶۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُوْلُ يَا بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ عَلَيْكُمْ بِالْمَآءِ الْقَرَاحِ وَالْبَقْلِ الْبَرِّیِّ وَخُبْزِ الشَّعِيْرِ وَاِيَّاكُمْ وَخُبْزَ الْبُرِّ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَقُوْمُوْا بِشُكْرِهٖ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ اے بنی اسرائیل تم پانی پیا کرو اور ساگ پات جو کی روٹی کھایا کرو اور گیہوں کی روٹی نہ کھاؤ اس کا شکر ادا نہ کر سکو گے۔

۱۰۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ فِيْهِ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَخْرَجَنِیَ الْجُوْعُ فَذَهَبُوْا اِلٰى اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ فَاَمَرَ لَهُمْ بِشَعِيْرٍ عِنْدَهٗ يُعْمَلُ وَقَامَ يَذْبَحُ لَهُمْ شَاةً

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا (مسلم اور اصحاب سنن نے اس کو متصلا روایت کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آئے وہاں ابوبکر صدیقؓ اور عمر بن خطابؓ کو پایا اُن سے پوچھا تم کیسے آئے انہوں نے کہا بھوک کی وجہ سے آپ نے فرمایا میں بھی اسی سبب سے نکلا پھر تینوں آدمی ابوالہیثمؓ ابن تیہان انصاری کے پاس گئے۔ انہوں نے جو کی روٹی پکانے کا حکم کیا اور ایک بکری ذبح

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَاسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً فَعَلَّقَ فِي نَخْلَةٍ ثُمَّ أَتَوْا بِذٰلِكَ الطَّعَامِ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ نَعِيْمِ هٰذَا الْيَوْمِ ۔

کرنے پر مستعد ہوئے آپ نے فرمایا دودھ والی کو چھوڑ دے انہوں نے دوسری بکری ذبح کی اور میٹھا پانی مشک میں بھر کر درخت سے لٹکا دیا (ٹھنڈا ہونے کو) پھر کھانا آیا تو سب نے کھایا اور وہی پانی پیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی نعیم (نعمت) ہے جس کے بارے میں پوچھے جاؤ گے تم اس (قیامت کے) روز۔

ف: یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ہے "ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ"[1] تو نعیم سے مراد خدا کی نعمتیں ہیں جو دنیا میں عطا فرمائی ہیں بڑی نعمت ٹھنڈا پانی ہے اور شیرین یا گوشت یا خرما جیسا کہ ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابوالہیثم نے گدری اور تازہ اور سوکھی کھجوریں پیش کیں۔

۱۰۸۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْكُلُ خُبْزًا بِسَمْنٍ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَتَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَأَنَّكَ مُقْفِرٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَكَلْتُ سَمْنًا وَلَا رَأَيْتُ أَكَلَ بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُلُ السَّمْنَ حَتّٰى يُحْيِيَ النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُحْيَوْنَ ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ روٹی گھی سے لگا کر کھا رہے تھے ایک بدو آیا آپ نے اس کو بلایا وہ بھی کھانے لگا اور روٹی کے ساتھ جو گھی کا میل کچیل پیالے میں لگ رہا تھا وہ بھی کھانے لگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو بڑا ندیدہ ہے (یعنے تجھ کو سالن میسر نہیں ہوا) اس نے کہا قسم خدا کی میں نے اتنی مدت سے گھی نہیں کھایا نہ اسکے ساتھ کھاتے دیکھا (اس وجہ سے کہ اُس زمانے میں ایک مدت سے قحط تھا لوگ تکلیف میں مبتلا تھے) حضرت عمر نے کہا میں بھی گھی نہ کھاؤں گا جب تک کہ لوگوں کی حالت پہلے کی سی نہ ہو جائے (یعنے قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جائے)

۱۰۹۔ عَنْ: أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُطْرَحُ لَهُ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ فَيَأْكُلُهَا حَتّٰى يَأْكُلَ حَشَفَهَا ۔

ترجمہ: انس بن مالک نے کہا کہ دیکھا میں نے حضرت عمرؓ کے سامنے ایک صاع کھجور کا ڈالا جاتا تھا وہ اسکو کھاتے تھے یہاں تک کہ خرابی اور سوکھی کھجور بھی کھا لیتے تھے اور اُس وقت آپ امیر المومنین تھے۔

۱۱۰۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ جَرَادٍ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِيْ قَفْعَةً فَآكُلَ مِنْهُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ پوچھے گئے ٹڈی کے بارے میں (یعنے حلال ہو یا حرام) تو کہا حضرت عمرؓ نے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک زنبیل ہوتی ٹڈیوں کی کہ میں اس کو کھایا کرتا۔

۱۱۱۔ عَنْ: حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِأَرْضِهِ بِالْعُقَيْقِ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى دَوَابَّ فَنَزَلُوْا

ترجمہ: حمید بن مالک سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا ابوہریرہؓ کے پاس ان کی زمین میں جو عقیق میں تھی ان کے پاس کچھ لوگ مدینہ کے آئے جانوروں پر سوار ہو کر وہیں اترے

[1] پھر تم سے اس (قیامت کے) روز ضرور نعمتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِنْدَهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَقَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّي فَقُلْ لَهَا إِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَطْعِمِينَا شَيْئًا قَالَ فَوَضَعَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ فِي صَحْفَةٍ وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ ثُمَّ وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي وَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعْتُهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ كَبَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرَ فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ لِي يَا بْنَ أَخِي أَحْسِنْ إِلَى غَنَمِكَ وَامْسَحِ الرُّغَامَ وَأَطِبْ مُرَاحَهَا وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الشَّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ۔

حمید نے کہا کہ ابوہریرہؓ نے مجھ سے کہا میری ماں کے پاس جاؤ اور میرا سلام ان سے کہو اور کہو کچھ کھانا ہم کو کھلا دیں حمید نے کہا (میں ان کی میں کے پاس گیا) انہوں نے تین روٹیاں اور کچھ تیل زیتون کا اور کچھ نمک دیا اور میرے سر پر لا دیا میں ابوہریرہؓ کے پاس لایا اور ان کے سامنے رکھ دیا ابوہریرہؓ نے دیکھ کر کہا اللہ اکبر اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو سیر کیا روٹی سے اس سے پہلے ہمارا یہ حال تھا کہ سوائے کھجور کے اور پانی کے کچھ میسر نہ تھا تو وہ کھانا اُن لوگوں کو لوٹا نہ ہوا جب وہ چلے گئے تو ابوہریرہؓ نے مجھ سے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے اچھی طرح رکھ بکریوں کو اور پونچھا رہ ناک اُن کی اور صاف کر جگہ اُن کی اور نماز پڑھ اسی جگہ ایک کونے میں کیونکہ وہ بہشت کے جانوروں میں سے ہیں قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایک زمانہ قریب ہی ایسے لوگوں پر آئے گا کہ اُس وقت ایک چھوٹا سا گلہ بکریوں کا آدمی کو زیادہ پسند ہوگا مروان کے گھر سے۔

ف مروان اس وقت میں حاکم تھا مدینہ کا اس کا گھر بہت بڑا ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سبب فساد اور فتنوں کے جنگل میں ایک گوشہ عافیت شہر میں سلطنت کرنے سے بہتر ہوگا۔

عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ أُتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔

ترجمہ: ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا آیا اور آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ تھے (حضرت ام سلمہ کے بیٹے پہلے خاوند کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ اپنے سامنے سے کھا بسم اللہ کہہ کر۔

۱۱۱ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ فَأَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ إِبِلِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ تَبْغِي ضَالَّةَ إِبِلِهِ وَتَهْنَأُ جَرْبَاهَا وَتَلُطُّ حَوْضَهَا وَتَسْقِيهَا يَوْمَ وُرُودِهَا فَاشْرَبْ غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَلَا نَاهِكٍ فِي الْحَلَبِ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے سنا قاسم بن محمد کہتے تھے کہ ایک شخص آیا عبداللہ بن عباسؓ کے پاس اور کہا میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے اس کے اونٹ ہیں کیا میں دودھ ان کا پیوں ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تو اس کے گمے ہوئے اونٹ ڈھونڈتا ہے اور خارشی اونٹ میں دوا لگاتا ہے اور ان کا حوض لیپتا پوتتا ہے اور ان کو پانی کے دن پانی پلاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ محنت کرتا ہے اور اونٹوں کی خبر گیری رکھتا ہے) تو دودھ اُن کا پی مگر نہ اس طرح کہ بچے کے لئے نہ بچے (یعنے سب دودھ نہ نچوڑ کہ بچہ بھوکا رہ جائے) اور نسل کو ضرر پہنچے یا اس اونٹنی کو ضرر پہنچے (مثلاً خوب زور سے دوہے)

۱۱۲ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُؤْتَى

ترجمہ: عروہ بن الزبیر کے سامنے جب کوئی کھانے پینے کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبَدَ الطَّعَامِ اَوْشَرَابٍ حَتّٰی الدَّوَآءِ فَیَطْعَمُهٗ اَوْیَشْرَبُهٗ حَتّٰی یَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَنْفَقْنَا نِعْمَتُكَ بِکُلِّ شَرٍّ فَاَصْبَحْنَا مِنْهَا وَاَمْسَیْنَا بِکُلِّ خَیْرٍ نَسْئَلُكَ تَمَامَهَا وَشُکْرَهَا لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ اِلٰهَ الصَّالِحِیْنَ وَرَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؛

چیز آتی یہاں تک کہ دوا بھی تو اس کو کھاتے پیتے اور کہتے سب خوبیاں اسی پروردگار کو لائق ہیں جس نے ہم کو ہدایت کی اور کھلایا اور پلایا اور نعمتیں عطا فرمائیں وہ اللہ بڑا ہے اے پروردگار تیری نعمت اُسوقت آئی جب ہم سراسر بُرائیوں میں مصروف تھے ہم نے صبح کی اور شام کی اُس نعمت کی وجہ سے اچھی طرح ہم چاہتے ہیں تو پورا کرے اس نعمت کو اور ہمیں شکر کی توفیق دے سوائے تیری بہتری کے کہیں بہتری نہیں ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے اے پروردگار نیکوں کے اور پالنے والے سارے جہان کے سب خوبیاں اللہ کو زیبا ہیں کوئی سچا معبود نہیں سوائے اسکے جو چاہتا ہے اللہ وہی ہوتا کسی میں طاقت نہیں سوائے خدا کے یا اللہ برکت دے ہماری روزی میں اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ۔

سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر عورت غیر محرم مرد یا اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھائے تو کیسا ہے انہوں نے جواب دیا کچھ قباحت نہیں ہے جبکہ عرف کے موافق ہو (یعنی ایسی صورت ہو جو اس عورت کے لئے بہتر ہو) اور وہ یہ کہ اس جگہ اور لوگ بھی ہوں اور کہا کہ عورت کبھی اپنے خاوند کے ساتھ کھاتی ہے کبھی غیر کے ساتھ جس کو خاوند کھانا کھلایا کرتا ہے کبھی بھائی کے ساتھ اور مکروہ ہے عورت کو خلوت کرنا غیر محرم کے ساتھ ۔

۳۲۔ بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ اللَّحْمِ (گوشت کھانے کا بیان)

۱۱۵۔ عَنْ : یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِیَّاکُمْ وَاللَّحْمَ فَاِنَّ لَهٗ ضَرَاوَةً کَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ ؛

ترجمہ : حضرت عمرؓ نے کہا بچو تم گوشت سے (یعنی بہت گوشت کھانے سے اور اسکی عادت کرنے سے) کیونکہ گوشت کی طلب ہو جاتی ہے جیسے شراب پینے سے اسکی طلب ہو جاتی ہے (پھر چھوڑنا دشوار ہوتا ہے)

۱۱۶۔ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَعَهٗ حِمَالُ لَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَرِمْنَا اِلَی اللَّحْمِ فَاشْتَرَیْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَقَالَ عُمَرُ اَمَا یُرِیْدُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّطْوِیَ بَطْنَهٗ عَنْ جَارِهٖ اَوِابْنِ عَمِّهٖ اَیْنَ تَذْهَبُ عَنْکُمْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیٰوتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ؛

ترجمہ : یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے جابر بن عبداللہ انصاری کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک بوجھ تھا گوشت کا حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم کو خواہش ہوئی گوشت کھانے کی تو ایک درم کا گوشت خریدا حضرت عمرؓ نے کہا کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مارے اور ہمسائے کو کھلائے یا چچا کے بیٹے کو کھلائے کہاں بھلا دیا تم نے اس آیت کو اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي حَيٰوتِكُمُ الدُّنْيَا الآیہ یعنے اڑا لئے تم نے اپنے مزے دنیا کی زندگی میں اور خوب فائدے اُٹھائے تو آج کے دن چکھو ذلت کا عذاب آخر آیت تک۔

۳۳-بَابُ مَاجَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ (انگوٹھی پہننے کا بیان)

۱۱۷- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَذَهٗ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک انگوٹھی سونے کی پہنا کرتے تھے ایک دن آپ نے کھڑے ہو کر اسے پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی اس کو نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

ف: صحیحین میں ہے کہ پھر آپ نے انگوٹھی چاندی کی بنائی لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنائیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی بعد آپ کی وفات کے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہی پھر اُن کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہی پھر ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر پڑی ہر چند تلاش کرایا مگر پتہ نہ لگا۔

۱۱۸- عَنْ: صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ لُّبْسِ الْخَاتَمِ فَقَالَ الْبَسْهُ وَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنِّيْ اَفْتَيْتُكَ بِلُبْسِهٖ۔

ترجمہ: صدقہ بن یسار نے سعید بن المسیبؒ سے پوچھا انگوٹھی پہننے کی بابت انہوں نے کہا پہن اور لوگوں سے کہہ دے میں نے تجھے پہننے کو کہا ہے۔

۳۴-بَابُ مَاجَاءَ فِي نَزْعِ الْمَعَالِيْقِ وَالْجَرَسِ مِنَ الْعُنُقِ

(جانوروں کے گلے سے پٹے اور گھنٹے نکالنے کا بیان)

۱۱۹- عَنْ: عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ اَبَا بُشَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَقِيْلِهِمْ لَا تُبْقِيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةً مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ۔

ترجمہ: عبادہ بن تمیم سے روایت ہے کہ ابوبشیر انصاری نے خبر دی ان کو کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ سے کہلا بھیجا اور لوگ سو رہے تھے کہ نہ باقی رہے کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر یہ کہ کاٹ ڈالا جائے۔

کہا یحییٰ نے سُنا میں نے مالک کو یہ کہتے ہوئے کہ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ یہ گنڈا نظر کے واسطے باندھتے تھے۔

ف: گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اس میں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا اچھا نہیں ہے اسواسطے کہ دوڑانے میں یا چرانے میں کہیں اٹک نہ جائے یا اس کی آواز سے دشمن مطلع ہو جائے اور اپنا بچاؤ کر لے یا وہ لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے گنڈا باندھتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تھے جیسے ہندوستان میں عام لوگ نیلا گنڈا جانور کے گلے میں اسی خیال سے باندھتے ہیں۔

۳۵۔ بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْعَيْنِ (جس کو نظر لگ جائے اس کو وضو کرانے کا بیان)

۱۲۰۔ عَنْ: اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ اغْتَسَلَ اَبِیْ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بِالْخَرَّارِ فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ يَنْظُرُ قَالَ وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ الْجِلْدِ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءَ فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهٗ وَاشْتَدَّ وَعْكُهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَ اَنَّ سَهْلًا وُعِكَ وَاَنَّهٗ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ سَهْلٌ بِالَّذِیْ كَانَ مِنْ شَاْنِ عَامِرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ عَلَيْهِ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْ لَهٗ فَتَوَضَّاَ لَهٗ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ ؛

ترجمہ: ابوامامہ بن سہل بن حُنیف (یعنی اسعد) کہتے تھے میرے باپ نے غسل کیا خرار (ایک مقام ہے قریب جحفے کے) میں تو انہوں نے اپنا جبہ اتارا اور عامر بن ربیعہ دیکھ رہے تھے اور سہل میرے باپ خوش رنگ تھے عامر بن ربیعہ نے دیکھ کر کہا میں نے تو آج کا سا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ کسی بکر (کنواری) عورت کا پوست اسی وقت سہل کو بخار آنے لگا اور سخت بخار آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص آیا اور بیان کیا کہ سہل کو بخار آگیا ہے اب وہ آپ کے ساتھ نہ جائیں گے یا رسول اللہ! تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سہل کے پاس آئے سہل نے عامر بن ربیعہ کا کہنا بیان کیا آپ نے سُنکر فرمایا کیا مار ڈالے گا ایک تم میں سے اپنے بھائی کو (اور عامر کو کہا) کیوں تو نے بارک اللہ نہیں کہا (یعنے برکت دے اللہ جل جلالہٗ یا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ جیسے دوسری روایت میں ہے) نظر لگنا سچ ہے سہل کے لئے وضو کر۔ پھر عامر نے سہل کے واسطے وضو کیا (دوسری حدیث میں اس کا بیان آتا ہے) بعد اس کے سہل اچھے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔

۱۲۱۔ عَنْ: اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ قَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَلُبِطَ بِسَهْلٍ مَكَانَهٗ فَاُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ

ترجمہ: ابوامامہ بن سہل بن حُنیف (یعنی اسعد) سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حُنیف کو نہاتے ہوئے دیکھ لیا تو کہا میں نے آج کا سا کوئی آدمی نہیں دیکھا نہ کسی پردہ نشین (بالکل باہر نہ نکلنے والی) عورت کی ایسی کھال دیکھی یہ کہتے ہی سہل اپنی جگہ سے بیمار ہو کر گر پڑے لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کچھ سہل بن حُنیف کی خبر بھی لیتے ہیں قسم خدا کی وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دانست میں کس نے اس کو نظر لگائی انہوں نے کہا عامر بن ربیعہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ ؛

نے آپ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اس پر غصے ہوئے اور فرمایا کیوں قتل کرتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو تو نے بارک اللہ کیوں نہ کہا اب غسل کر اس کے واسطے عامر نے اپنے منہ اور ہاتھ اور کہنیاں اور گھٹنے اور پاؤں کے کنارے اور تہ بند کے نیچے کا بدن پانی سے دھو کر اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا وہ پانی سہل پر ڈالا گیا سہل اچھے ہو گئے اور لوگوں کے ساتھ چلے۔

۳۶-بَابُ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ (نظر کے منتر کا بیان)

۱۲۲ عَنْ : حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ نِ الْمَكِّيِّ اَنَّهُ قَالَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لِحَاضِنَتِهِمَا مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِيْ اَخِيْ ضَارِعَةً عَيْنٌ فَقَالَتْ حَاضِنَتُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْرَعُ اِلَيْهِمَا الْعَيْنُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا اَنْ نَسْتَرْقِيَ لَهُمَا اِلَّا اَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يُوَافِقُكَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَرْقُوْا لَهُمَا فَاِنَّهُ لَوْ سَبَقَ شَيْءٌ نِ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ ؛

ترجمہ: حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے دو لڑکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اُن کی دایہ سے کہا کیا سبب ہے کہ یہ لڑکے دُبلے ہیں وہ بولی یا رسول اللہ ان کو نظر لگ جاتی ہے اور ہم نے منتر اس واسطے نہ کیا کہ معلوم نہیں آپ ان کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا منتر کروان کے واسطے کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھتی تو نظر بڑھتی۔

ف: لیکن کوئی چیز یہاں تک کہ نظر بھی تقدیر سے پیشتر نہیں ہو سکتی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا لیکن تعویذ و دعا میں کچھ قباحت نہیں ہے اسی طرح منتر وغیرہ میں بشرطیکہ اس میں کوئی لفظ خلافِ شرع نہ ہو۔

۱۲۳ عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِيْ فَذَكَرُوْا اَنَّ بِهِ الْعَيْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْتَرْقُوْنَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی ام سلمہ کے مکان میں گئے اور گھر میں ایک لڑکا رو رہا تھا لوگوں نے کہا اسکو نظر لگ گئی ہے آپ نے فرمایا منتر کیوں نہیں کرتے اس کے لئے۔

۳۷-بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَجْرِ الْمَرِيْضِ (بیمار کے ثواب کا بیان)

۱۲۴ عَنْ : عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ انْظُرَا مَاذَا يَقُوْلُ

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھتے رہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِعُوَّادِهٖ فَاِنْ هُوَ اِذَا جَاءَ وُجِّهَ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ رَفَعَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لِعَبْدِيْ عَلَيَّ اِنْ اَنَا تَوَفَّيْتُهٗ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ اَنَا شَفَيْتُهٗ اَنْ اُبْدِلَ لَهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِّنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهٖ وَاَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ ؛

وہ کیا کہتا ہے اُن لوگوں سے جو اسکی بیمار پُرسی کو آتے ہیں اگر وہ ان کے سامنے اللہ جل جلالہٗ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ جل جلالہٗ کے پاس اور وہ خوب جانتا ہے مگر پوچھتا ہے بعد اس کے فرماتا ہے اگر میں اپنے بندے کو اپنے پاس بلالوں گا تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو شفا دوں گا تو پہلے سے اس کو گوشت اور خون عنایت کروں گا اور اسکے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔

۱۲۵ عَنْ : عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ اِلَّا قُصَّ بِهَا اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَدْرِيْ يَزِيْدُ اَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ ؛

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو کوئی رنج یا مصیبت لاحق نہیں ہوتی مگر یہ کہ اسکے گناہ (صغیرہ) معاف کئے جاتے ہیں یہانتک کہ کانٹا بھی اگر لگے تو اسکے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ یزید نے کہا مجھے یہ یاد نہیں کہ عروہ نے قُصَّ اور کُفِّرَ میں سے کونسا لفظ استعمال کیا تھا۔

۱۲۶ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ جل جلالہٗ بہتری کرنا چاہتا ہے اس پر مصیبتیں ڈالتا ہے۔

۱۲۷ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيْئًا لَهٗ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ يُّكَفِّرُ بِهٖ عَنْهُ مِنْ سَيِّاٰتِهٖ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص بولا واہ کیا اچھی موت ہوئی نہ کوئی بیماری ہوئی نہ کچھ۔ آپ نے فرمایا بھلا یہ کیا کہتا ہے تجھے کیا معلوم ہے کہ اگر جل جلالہٗ اسکو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اسکے گناہوں کو معاف کرتا۔

۳۸۔ بَابُ التَّعَوُّذِ وَالرُّقْيَةِ مِنَ الْمَرَضِ (بیماری میں تعویذ منتر کرنے کا بیان)

۱۲۸ عَنْ : عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ

ترجمہ: عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کے ایسا درد ہوتا تھا جس سے قریب ہلاکت کے تھے آپ نے فرمایا داہنا ہاتھ اپنے درد کے مقام پر سات بار پھیر اور کہہ اَعُوْذُ بِعِزَّتِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ ؛

عثمانؓ کہتے ہیں میں نے یہی کہا اللہ نے میرا درد دور کر دیا پھر میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور دوسرے لوگوں کو اس کا حکم دیا کرتا۔

۱۲۹۔ عَنْ : عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ قَالَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَنَا اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَمِيْنِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا ؛

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے حضرت عائشہ نے کہا کہ جب آپ بہت بیمار ہوئے تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ کا داہنا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی برکت کے واسطے۔

ف: حضرت عائشہؓ اپنا ہاتھ نہ پھیرتیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیرتیں تاکہ برکت زیادہ ہو اور جلد صحت ہو اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ آپ کے سینے پر ہاتھ پھیر رہی تھیں اور صحت کی دعا کر رہی تھیں اس اثنا میں آپ کو افاقہ ہوا آپ نے فرمایا نہیں میں اللہ جل جلالہٗ سے چاہتا ہوں رفیقِ اعلیٰ سے ملنا یعنے اور انبیاء کی ارواح سے ملاقات کرنا۔

۱۳۰۔ عَنْ : عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِيْ وَيَهُوْدِيَّةٌ تَرْقِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْقِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ ؛

ترجمہ: عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ گئے حضرت عائشہؓ کے پاس وہ بیمار تھیں اور ایک یہودی عورت اُن پر پڑھ کر پھونک رہی تھی حضرت ابوبکرؓ نے کہا کلام اللہ پڑھ کر پھونک (توریت یا قرآن)

ف: اس اثر سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ رقیہ (منتر) غیر کتاب اللہ کے ساتھ ناجائز ہے بلکہ جواز رقیہ (منتر) کا ساتھ غیر کتاب اللہ کے حدیث صحیحین سے ثابت ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اجماع کیا ہے علماء نے جواز رقی (منتر) پر جبکہ تین شرطیں جمع ہوں اوّل یہ کہ رقیہ کلام اللہ یا اسماء یا صفات خدا کے ساتھ کیا جائے دوم یہ کہ زبان عربی میں ہو یا ایسی زبان میں کہ اسکے معنے معلوم ہوں سوم یہ کہ اس بات کا اعتقاد کیا جائے کہ رقیہ بذات خود مؤثر نہیں ہے بلکہ اللہ کی تقدیر سے اثر کرتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس شروط کے ہونے میں اور ارجح یہ ہے کہ شروط مذکورہ کا اعتبار ضروری ہے انتہیٰ یہاں سے معلوم ہوا کہ رقیہ (منتر) غیر کلام اللہ و اسماء و صفاتِ الٰہی کے ساتھ جائز نہیں ہے واللہ اعلم۔

۳۹۔ بَابُ تَعَالُجِ الْمَرِيْضِ (بیمار کے علاج کا بیان)

۱۳۱۔ عَنْ : زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهٗ جُرْحٌ فَاحْتَقَنَ الْجُرْحُ الدَّمَ وَاِنَّ الرَّجُلَ دَعَا رَجُلَيْنِ

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زخم لگا اور خون وہاں آکر بھر گیا تو اُس شخص نے دو شخصوں کو بلایا بنی انمار میں

ل جو جُرائی مجھ کو پہنچی میں اس سے خدا کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ بَنِیْ اَنْمَارٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَزَعَمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا اَیُّکُمَا اَطَبُّ فَقَالَا اَوَفِی الطِّبِّ خَیْرٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَ زَیْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزَلَ الدَّوَآءَ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْاَدْوَآءَ ؛

سے ان دونوں نے آکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کہ تم دونوں میں سے کون طب زیادہ جانتا ہے وہ بولے یا رسول اللہ طب میں بھی کچھ فائدہ ہے آپ نے فرمایا دوا بھی اسی نے اتاری ہے جس نے بیماری اتاری ہے۔

۱۳۲۔ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ اکْتَوٰی فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الذُّبْحَةِ فَمَاتَ ؛

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعد بن زرارہ نے داغ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خناق[1] کی بیماری میں تو مر گئے۔

۱۳۳۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اکْتَوٰی مِنَ اللَّقْوَةِ وَرَقِیَ مِنَ الْعَقْرَبِ ؛

ترجمہ: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے داغ لیا لقوہ میں اور منتر کیا بچھو کا۔

ف: لقوہ ایک مرض ہے جو چہرے پر ہوتا ہے اُس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ بَابُ الْغُسْلِ بِالْمَآءِ مِنَ الْحُمّٰی (بخار میں پانی سے غسل کرنا)

۱۳۴۔ عَنْ : فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ کَانَتْ اِذَآ اُتِیَتْ بِالْمَرْاَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْلَهَا اَخَذَتِ الْمَآءَ فَصَبَّتْهُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ جَیْبِهَا وَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ اَنْ تُبْرَدَ بِالْمَآءِ ؛

ترجمہ: فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابوبکر کے پاس جب کوئی عورت آتی جو بخار میں مبتلا ہوتی تو پانی منگا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے بخار کو ٹھنڈا کرنے کا پانی سے۔

۱۳۵۔ عَنْ : عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ ؛

ترجمہ: عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کا جوش ہے اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۴۱۔ بَابُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَالطِّیَرَةِ (بیمار پرسی اور فالِ بد کا بیان)

۱۳۶۔ عَنْ : جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمَرِیْضَ خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ حَتّٰی اِذَا قَعَدَ عِنْدَهٗ قَرَّتْ فِیْهِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا ؛

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے بیمار کو دیکھنے جاتا ہے تو گھس جاتا ہے پروردگار کی رحمت میں پھر جب وہاں بیٹھتا ہے تو وہ رحمت اُس شخص کے

[1] خناق (عربی میں ذُبحۃ) ایک قسم کے حلق کے درد کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اندر بیٹھ جاتی ہے یا مثل اس کے کچھ فرمایا۔

۱۳۷۔ عَنِ ابْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَ وَلَا صَفَرَ وَلَا يُحْلِلُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ وَلْيُحْلِلِ الْمُصِحُّ حَيْثُ شَاءَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ اَذًى ۞

ترجمہ: ابن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے عدوٰی (یعنے چھوت ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہام (اُلّو جس کو لوگ منحوس سمجھتے ہیں یا مُردے کی رُوح جانور کی شکل) اور نہ صفر کا مہینہ (جسکو لوگ منحوس جانتے ہیں تیرہ تیزی میں کوئی کام کرنا بہتر نہیں جانتے[ف۱] لیکن بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ اتارا جائے البتہ جس شخص کا اونٹ اچھا ہو اسکو اختیار ہے جہاں چاہے اتارے لوگوں نے پوچھا اس کا کیا سبب ہے یا رسول اللہ[ف۲] آپ نے فرمایا[ف۳] مرض سے نفرت ہوتی ہے یا تکلیف ہوتی ہے[ف۴]

ف۱: بخاری کی روایت میں ہے اور نہ شگونِ بد اور نہ دیو بھوت جنگل کا۔ کفارِ عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ بیماری کو یہ طاقت ہے کہ وہ خود دوسرے آدمی کو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ خیال غلط ہے اور یہ بھی گمان تھا کہ اُلّو کسی کے مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اُجاڑ ہو جائے گا یا صفر کے مہینے میں کوئی کام کرے تو اُس میں بہتری نہ ہوگی یا جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ضرر پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں یہ سب خیالات شرع میں لغو اور غلط کئے گئے کسی سے کچھ نہیں ہو سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان دے سکتا ہے۔ ف۲: یعنی آپ خود فرماتے ہیں کہ اسلام میں عدوٰی (چھوت) نہیں ہے ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا پھر بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس اتارنے سے کیوں منع کرتے ہیں۔ ف۳: میں اسواسطے منع نہیں کرتا کہ ایک کا مرض دوسرے کو لگ جائے کیونکہ یہ خیال غلط ہے بلکہ ف۴: اسی واسطے آپ نے جذامی سے دُور رہنے کو فرمایا تا کہ ایذا اور تکلیف نہ ہو نہ کہ اس وجہ سے کہ جذام اس کا اس کو لگ جائے گا آپ نے خود ایک بار جذامی کو ساتھ کھلانا کھلایا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ[ف۱]

۴۲۔ بَابُ السُّنَّةِ فِي الشَّعْرِ (بالوں کا بیان)

۱۳۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مونچھوں کے مونڈنے کا[ف۱] اور ڈاڑھیوں کے چھوڑ دینے کا[ف۲]

ف۱: یعنی ان بالوں کا جو ہونٹ سے لگے ہیں یا ساری مونچھوں کا علماء کا اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک کترنا افضل ہے بعضوں کے نزدیک مونڈنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کترتے تھے جیسا ترمذی نے روایت کیا ہے ابن عباسؓ سے صحابہ بعض کترتے تھے بعض مونڈتے تھے۔ ف۲: ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھیاں ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھے اور اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھے۔ امام مالک سے سوال ہوا کہ اگر ڈاڑھی لمبی ہو جائے انہوں نے کہا

[ف۱] کھا اللہ کا نام لے کر بھروسہ کر کے اللہ پر اور توکل کر کے اسی پر ۱۲ منص

www.sirat-e-mustaqeem.com

کرنی چاہیئے ۔ ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ریش مبارک میں سے کتر لیا کرتے تھے طول و عرض سے تاکہ گول ہو جائے ۔

۱۳۹۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ ۔

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن ابوسفیان سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے انہوں نے ایک بالوں کا چٹلا اپنے خادم کے ہاتھ سے لیا اور کہتے تھے کہ اے مدینہ والو کہاں ہیں علماء تمہارے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس سے اور فرماتے تھے کہ تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا ۔

ف: دوسری حدیث میں ہے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جڑوائے اور اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدوائے ۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمر سے ۔

۱۴۰۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهٗ مَا شَآءَ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بال پیشانی کی طرف ٹکاتے رہے ایک مدت تک بعد اسکے مانگ نکالنے لگے ۔

ف: اہل کتاب بھی بال پیشانی کی طرف موڑا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی پہلے ایسا ہی کرتے تھے بعد اس کے آپ نے یہ امر چھوڑ دیا اور بالوں کے دو حصے کر کے مانگ نکالنا شروع کیا ۔

۱۴۱۔ کہا مالک نے اپنی بہو یا ساس کے بال دیکھنے میں کچھ قباحت نہیں ۔

۱۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْاِ خْصَآءَ وَيَقُوْلُ فِيْهِ تَمَامُ الْخَلْقِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ مکروہ جانتے تھے خصی کرنے کو اور کہتے تھے کہ خصیے رکھنے میں پیدائش کو پورا کرنا ہے ۔

ف: یعنی خصیہ بھی ایک عضو ہے اللہ کی پیدائش میں سے اس کے کاٹنے میں نقص ہے خلق الٰہی کا ۔

۱۴۳۔ عَنْ صَفْوَانِ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ اِذَا اتَّقٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ ۔

ترجمہ: صفوان بن سلیم کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پالنے والا خواہ یتیم کا عزیز ہو یا غیر بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں جبکہ پرہیزگاری کرے اور آنحضرتؐ نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف ۔

ف: یعنی یتیم کی پرورش کرنے والے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ ہے کہ میرے درجہ سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس میں ان دو انگلیوں کو ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۳۔ بَابُ اِصْلَاحِ الشَّعْرِ (بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان)

۱۴۴۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ جُمَّةً فَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ لِمَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْرِمْهَا ۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ابوقتادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے بال کندھوں تک ہیں میں ان میں کنگھی کروں آپ نے فرمایا ہاں کنگھی کر اور بالوں کی عزت کر ابوقتادہ کبھی کبھی ایک دن میں دوبار تیل ڈالتے اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بالوں کی عزت کر۔

۱۴۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنِ اخْرُجْ كَاَنَّهٗ يَعْنِيْ اِصْلَاحَ شَعْرِ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ ۔

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص جس کے بال سر اور ڈاڑھی کے پریشان تھے آیا آپ نے اسکو اشارہ کیا یعنے مسجد سے باہر جا اور بالوں کو درست کرکے آ۔ وہ شخص درست کرکے پھر آیا آپ نے فرمایا کیا یہ اچھا نہیں اس صورت سے کہ آئے کوئی تم میں سے پریشان سر جیسے شیطان۔

۴۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَبْغِ الشَّعْرِ (بالوں کے رنگنے کے بیان میں)

۱۴۶۔ عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَ وَكَانَ جَلِيْسًا لَّهُمْ وَكَانَ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ قَالَ فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ خَمَّرَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا اَحْسَنُ قَالَ اِنَّ اُمِّيْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَى الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا نُخَيْلَةَ فَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَاَصْبُغَنَّ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَصْبُغُ ۔

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسود ان کا ہم صحبت تھا اور اس کے سر اور ڈاڑھی کے بال سب سفید تھے ایک روز صبح کو آیا اپنے بالوں پر سرخ خضاب لگا کر تو لوگوں نے کہا یہ اچھا ہے وہ بولا میری ماں حضرت عائشہؓ نے کہلا بھیجا نُخَیْلَہ اپنی لونڈی کے ہاتھ قسم دے کر کہ تو اپنے بالوں پر خضاب لگا اور بیان کیا کہ ابوبکر صدیقؓ بھی خضاب لگایا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۴۷۔ کہا مالک نے سیاہ خضاب میں میں نے کوئی حدیث نہیں سنی اور سوائے سیاہ کے اور کوئی رنگ بہتر ہے اور خضاب نہ کرنا بہت بہتر ہے اگر خدا چاہے اور لوگوں پر اس بارے میں کچھ تنگی نہیں ہے۔ ف: مگر مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے ابو قحافہ (ابوبکرؓ) کے ذکر میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غَيِّرُوْا هٰذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوْا فِيْهِ السَّوَادَ[1] اور امام احمد نے بھی اس حدیث کو مسند میں روایت کیا ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ[2] پس حق اس باب میں یہ ہے کہ خضاب سیاہ حرام ہے اور سوائے سیاہ کے اور خضاب مندوب و مامور بہ ہے وَالتَّفْصِيْلُ فِيْ هِدَايَةِ السَّائِلِ اِلٰى اَدِلَّةِ الْمَسَائِلِ[3]۔ کہا مالک نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا اگر لگایا ہوتا تو حضرت عائشہؓ عبدالرحمٰنؓ کے پاس یہی کہلا بھیجتیں۔ ف: ابن عمر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زرد خضاب کیا کرتے تھے ابورمثہ نے روایت کیا کہ آپ نے خضاب کیا مہندی کا اور ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ (زرقانی)

۴۵۔ باب مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ التَّعَوُّذِ عِنْدَ النَّوْمِ

(سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان)

۱۴۹۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرُوْعُ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ؛

ترجمہ: خالد بن الولید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میں ڈرتا ہوں سوتے میں آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھ لیا کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلمات سے اسکے غصے اور عذاب سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے میرے پاس آنے سے۔

۱۵۰۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ يَطْلُبُهٗ بِشُعْلَةٍ مِّنْ نَّارٍ كُلَّمَا الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی ایک دیو نظر آیا گویا اسکے ایک ہاتھ میں شعلہ تھا آگ کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرتے تو اس کو دیکھتے آپ کی طرف چلا آتا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کو

---

[1] ان سفید بالوں (کے رنگ) کو بدل دو لیکن کالا کرنے سے بچو ۱۲ مص۔ [2] کچھ لوگ ایسے ہوں گے آخر زمانے میں جو کالا خضاب کریں گے جیسے کبوتر کا پوٹہ ہوتا ہے وہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھیں گے [3] اور تفصیل ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل نامی کتاب میں ملاحظہ ہو ۱۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ طَفِئَتْ شُعْلَتُهُ وَحَرِيقَتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى فَقَالَ جِبْرِيلُ قُلْ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ۔

چند ایسے کلمات سکھا دوں کہ اگر آپ ان کو فرمائیں تو ان کا شعلہ بجھ جائے آپ نے فرمایا کیوں نہیں سکھاؤ جبریل نے کہا کہو اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الخ یعنے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے منہ (یعنی ذات) سے جو بڑا عزت والا ہے اور اُس کے کلمات سے جو پورے ہیں جن سے کوئی نیک یا بد آگے نہیں بڑھ سکتا (یعنے ان سے زیادہ علم نہیں رکھتا) بُرائی سے اس چیز کی جو آسمان سے اُترے اور جو آسمان کی طرف چڑھے اور بُرائی سے اُن چیزوں کی جن کو پیدا کیا ہے اُس نے زمین میں اور جو نکلے زمین سے اور رات دن کے فتنوں سے اور شب و روز کی آفتوں سے اور حادثوں سے مگر جو حادثہ بہتر ہو اے رحمٰن ۔

ف: نسائی کی روایت میں ہے کہ جب آپ نے اس دعا کو پڑھا تو وہ دیو اوندھا گر پڑا اور اس کا شعلہ بجھ گیا۔

۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ مَا نِمْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ فَقَالَ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اسلم کا (اسلم ایک قبیلہ ہے خزاعہ میں سے) بولا میں رات کو نہیں سویا آپ نے پوچھا کیوں کس وجہ سے وہ بولا مجھے بچھو نے کاٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو شام کے وقت یہ کہہ لیتا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلمات سے اُن چیزوں کے شر سے جن کو پیدا کیا اُس نے) تو بچھو تجھے کچھ ضرر نہ دیتا ۔

۱۵۲ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي الْيَهُودُ حِمَارًا فَقِيلَ لَهُ وَمَا هُنَّ فَقَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ ۔

ترجمہ: قعقاع بن حکیم سے روایت ہے کہ کعب الاحبار (بڑے عالم تھے یہودیوں کے پھر مسلمان ہو گئے) نے کہا اگر میں چند کلمات نہ پڑھا کرتا تو یہودی (جادو کر کے) مجھے گدھا بنا دیتے ۔ لوگوں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں کعب نے کہا اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الخ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے منہ (یعنی ذات) سے جو بڑی عظمت والا ہے نہیں ہے کوئی چیز عظمت میں اس سے بڑھ کر اور اس اللہ کے پورے کلمات سے جن سے کوئی نیک یا بد آگے نہیں بڑھ سکتا (یعنی ان سے زیادہ علم نہیں رکھتا) اور اس اللہ کے تمام اسمائے حسنیٰ (اچھے ناموں) سے جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا اس چیز کے شر سے جس کو اس نے بنایا، پیدا کیا اور پھیلایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۶-بابُ مَاجَاءَ فِي الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ

(خدا کے واسطے دوستی رکھنے والوں کا بیان)

۱۵۳ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرمادے گا دن قیامت کے دن کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں دوستی رکھتے تھے میری بزرگی کے واسطے آج کے دن میں ان کو سائے میں رکھوں گا یہ وہ دن ہے جس دن کہیں سایہ نہیں سوائے میرے سائے کے۔

۱۵۴ عَنْ : اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ ۔

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اسکے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنے قیامت میں) ایک تو منصف حاکم دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ ہی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو تیسرے وہ مرد جس کا دل مسجد میں لگا رہے جبکہ نکلے پھر آنے تک (یعنی نکلنے سے داخل ہونے تک) چوتھے وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچویں وہ مرد جس نے خدا کو یاد کیا تنہائی میں دونوں آنکھوں سے اسکی آنسو بہہ نکلے چھٹے وہ مرد جس کو شریف خوبصورت عورت نے بدفعلی کے لئے بلایا وہ بولا مجھے خوف ہے اللہ کا جو پالنے والا ہے سارے جہان کا، ساتویں وہ مرد جس نے خیرات کی چھپا کر یہاں تک کہ جو داہنے ہاتھ سے دیا بائیں ہاتھ کو اسکی خبر نہیں ہوئی۔

۱۵۵ عَنْ : اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ يَا جِبْرِيْلُ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو پکارتا ہے جبریل کو اور یہ فرماتا ہے کہ بیشک خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تو بھی اس کو دوست رکھ تو جبریل اس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبریل آسمان والوں میں یعنے فرشتوں میں کہ بیشک خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اسکو دوست

www.sirat-e-mustaqeem.com

رکھو تو آسمان والے اس سے محبت رکھتے ہیں پھر اس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اتاری جاتی ہے یعنے زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور جب خدا کسی بندہ سے ناراض وغصہ ہوتا ہے (تو بھی اسی طرح کرتا ہے یعنی اس کا الٹ)۔

ف: یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اس کو آسمان وزمین میں مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اس کے واسطے استغفار کیا کریں اور زمین کے لوگ اس کے واسطے نیک دعا کریں اس سے محبت رکھیں اس کی تعریفیں کریں اس کی نیک راہ پر چلیں یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن ایسی محبت بھی اچھی نہیں کہ جاہل عوام لوگ کرتے ہیں کہ ان کو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اُن کو خدائی میں شریک کرتے ہیں یہ محبت نہیں یہ حقیقت میں ان سے عداوت ہے۔

۱۵۶۔ کہا مالک نے میرا خیال ہے کہ بغض وخدا کی ناراضگی میں بھی حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے (یعنی آخری جملے کے آگے بھی اسی قسم کا مضمون فرمایا ہوگا صرف محبت کے بجائے غصہ کا لفظ فرمایا ہوگا)

۱۵۷۔ عَنْ: اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًی شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَایَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهٗ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَسْنَدُوْا اِلَیْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ قَوْلِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِیْلَ لِیْ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِیْ بِالتَّهْجِیْرِ وَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَهٗ ثُمَّ جِئْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ آللّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ فَقُلْتُ آللّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ قَالَ فَاَخَذَ بِحَبْوَةِ رِدَائِیْ فَجَبَذَنِیْ اِلَیْهِ وَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ ۔

ترجمہ: ابوادریس خولانی سے روایت ہے (کہتے ہیں کہ) میں دمشق کی مسجد میں گیا وہاں میں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو سفید دندان تھا اس کے ساتھ والے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو جو وہ کہتا ہے اسی کی سند پکڑتے ہیں اور اس کے قول پر تھم جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ نوجوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا دیکھا تو وہ مجھ سے آگے آئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھہرا رہا جب نماز پڑھ چکے تو میں ان کے سامنے آیا اور سلام کیا پھر میں نے کہا میں تم کو اللہ جل جلالہ کے واسطے چاہتا ہوں اور محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کے واسطے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کے واسطے! انہوں نے کہا ہاں اللہ کے واسطے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کے واسطے! انہوں نے پھر کہا اللہ کے واسطے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کے واسطے پھر انہوں نے میری چادر کا کونا پکڑ کے مجھے گھسیٹا اور کہا خوش ہو جا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی محبت میری ان لوگوں سے جو میرے واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور میرے واسطے مل کر بیٹھتے ہیں (ذکر الٰہی کرنے کو یا علم دین سکھانے کو) اور میرے واسطے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں اور میرے واسطے ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں۔

۱۵۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ: عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں (طبرانی نے معجم کبیر

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الْقَصْدُ وَالتُّؤَدَةُ وَحُسْنُ السَّمْتِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ۞

میں اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے) میانہ روی اور نرمی اور اچھی سج دھج ایک جز ہے نبوت کے پچیس ۲۵ جزوں میں سے۔

۴۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّؤْيَا (خواب کا بیان)

۱۵۹۔ عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ۞

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا خواب نیک بخت آدمی کا نبوت کا ایک جز ہے چھیالیس جزوں میں سے۔

ف: مگر نبوت کا جز نبوت نہیں ہوسکتا اور یہ قید لگائی کہ اچھا خواب ہو اور نیک بخت آدمی کا ہو کیونکہ اکثر خواب خیالات ہوتے ہیں اعتبار کے قابل نہیں ہوتے مگر نیک بخت صالح آدمیوں کے بعض بعض خواب سچے ہوتے ہیں۔

۱۶۰۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۞

ترجمہ: ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۱۶۱۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَاهُ وَيَقُوْلُ لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا رُؤْيَا الصَّالِحَةُ ۞

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے صبح کی نماز سے تو فرماتے کہ تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے اور فرماتے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے اچھے خواب کے (یہ بھی ایک جز ہے نبوت کا یہ رہ جائے گا)

۱۶۲۔ عَنْ: عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ۞

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ نہ رہے گا مگر مبشرات (خوشخبریاں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہے آپ نے فرمایا اچھے خواب جس کو نیک بخت آدمی دیکھے یا دوسرا اسکے واسطے دیکھے یہ جزء ہے نبوت کے چھیالیس ۴۶ جزوں میں سے۔

۱۶۳۔ عَنْ: اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا

ترجمہ: ابوقتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے تو جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو چاہئے کہ بائیں طرف تھتکار

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہ آتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهٗ لَنْ يَضُرَّهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا هِيَ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا كُنْتُ أُبَالِيْهَا ؛

دے تین بار اور پناہ مانگے اللہ سے اُس کے شر سے پھر وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا اگر خدا چاہے ابوسلمہ نے کہا پہلے میں خواب ایسے دیکھتا جن کا بوجھ میرے اوپر پہاڑ سے بھی زیادہ رہتا جب سے میں نے اس حدیث کو سُنا ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

ف: کیونکہ اس حدیث میں بُرے خواب کی بُرائی سے بچنے کا طریقہ معلوم ہوگیا اب دل میں خواہ مخواہ وسوسہ نہ رکھا اور اندیشہ نہ کیا اللہ جل جلالہٗ کی پناہ بڑی قوی اور مضبوط ہے۔

۱۶۴ عَنْ: عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ؛

ترجمہ: عروہ بن زبیر کہتے تھے کہ یہ جو اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ الآیۃ ان کے واسطے خوشخبریاں ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی الخ اس سے مراد نیک خواب ہے جس کو آدمی خود دیکھے یا کوئی اور اسکے واسطے دیکھے۔

۴۸- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّرْدِ (چوسر یا شطرنج کا بیان)

۱۶۵ عَنْ: أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے چوسر کھیلا (یا شطرنج) تو اس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی۔

ف: کیونکہ اس کھیل سے دشمنی پیدا ہوتی ہے اور اللہ کی یاد نہیں رہتی اور نماز قضا ہوجاتی ہے یہ کھیل سلف کے نزدیک قطعاً حرام ہے دوسری حدیث میں ہے جس نے چوسر کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت میں اور خون میں رنگ لیا ائمہ ثلثہ اس کی حرمت کے قائل ہیں اور شافعی کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جبکہ مواظبت نہ ہو اور عبادات اس کے باعث سے فوت نہ ہوں اور شرط نہ ہو ورنہ حرام ہے۔

۱۶۶ عَنْ: عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ بَلَغَهٗ أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ فِيْ دَارِهَا كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا وَعِنْدَهُمْ نَرْدٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ لَئِنْ لَّمْ تُخْرِجُوْهَا لَأُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِيْ وَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ؛

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں کچھ لوگ رہا کرتے تھے آپ نے سُنا ان کے پاس شطرنج (یا چوسر) ہے تو کہلا بھیجا کہ شطرنج (یا چوسر) کو تم دُور کر دو میرے گھر سے نہیں تو میں تم کو اپنے گھر سے نکال دُوں گی اور بُرا جانا اس کو۔

۱۶۷ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهٖ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرَبَهٗ وَكَسَّرَهَا قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ لَا خَيْرَ فِي الشَّطْرَنْجِ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر جب اپنے گھر والوں میں کسی کو شطرنج (یا چوسر) کھیلتے دیکھتے تو اس کو مارتے اور شطرنج کو توڑ ڈالتے کہا یحییٰ نے سُنا میں نے مالک سے شطرنج کھیلنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَكَرِهَهَا وَسَمِعْتُهُ يَكْرَهُ اللَّعِبَ بِهَا وَبِغَيْرِهَا مِنَ الْبَاطِلِ وَيَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ؕ

بہتر نہیں ہے نہ اس میں کوئی فائدہ و بھلائی ہے اور مکروہ جانتے تھے اس کو اور سنا میں نے مالک سے کہتے تھے شطرنج کھیلنا اور اور لغو بیہودہ کھیل سب مکروہ ہیں اور پڑھتے تھے اس آیت کو فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ پس کیا ہے بعد حق کے سوائے گمراہی کے۔

ف: بیہقی نے کہا صحابہ نے اجماع کیا شطرنج کے حرام ہونے پر اور جس نے رخصت نقل کی وہ غلط ہے۔ (زرقانی)

۴۹-بَابُ الْعَمَلِ فِي السَّلَامِ (سلام کا بیان)

۱۶۸ عَنْ: زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَاِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ اَجْزَاَ عَنْهُمْ ؕ

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور جب ایک آدمی قوم میں سے سلام کرے تو ان سب سے کافی ہو جائے گا۔

ف: کیونکہ ابتدائے سلام سنت کفایہ ہے جیسا کہ جواب سلام فرض کفایہ ہے۔

۱۶۹ عَنْ: مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَّعَ ذٰلِكَ اَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا هٰذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِيْ يَغْشَاكَ فَعَرَّفُوْهُ اِيَّاهُ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ السَّلَامَ انْتَهٰى اِلَى الْبَرَكَةِ قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ هَلْ يُسَلَّمُ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَ اَمَّا الْمُتَجَالَّةُ فَلَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ وَاَمَّا الشَّابَّةُ فَلَا اُحِبُّ ذٰلِكَ ؕ

ترجمہ: محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے (کہتے ہیں کہ) میں بیٹھا ہوا تھا عبداللہ بن عباس کے پاس اتنے میں ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور اس پر بھی کچھ زیادہ کیا ابن عباسؓ کی ان دنوں بینائی جاتی رہی تھی انہوں نے کہا یہ کون ہے؟[1] لوگوں نے کہا یہ وہی یمن کا رہنے والا ہے جو آیا کرتا ہے آپ کے پاس اور پتہ دیا اس کا یہاں تک کہ ابن عباس پہچان گئے اس کو ابن عباس نے کہا سلام ختم ہو گیا وبرکاتہٗ پر اس سے زیادہ بڑھانا نہ چاہئے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے مرد سلام کرے عورت پر انہوں نے کہا بڑھیا پر تو کچھ قباحت نہیں لیکن جوان پر اچھا نہیں۔

۵۰-بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ

(یہودی اور نصرانی کے سلام کا بیان)

۱۷۰ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب تم کو سلام کرتے ہیں تو

[1] ابن عباس نے پہچانا اس شخص کو ۱۲ منہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ ۞

السلام علیکم کے بدلے السام علیکم (یعنے موت ہو تم پر) کہتے ہیں تم بھی علیک کہا کرو (یعنے جواب میں صرف علیک کہہ دیا کرو یعنے تو ہی مرے)

سوال ہوا مالک سے کہ یہودی اور نصرانی سے کوئی سلام کرے یعنے السلام علیکم کہہ دے تو پھر اسکو فسخ کرے انہوں نے کہا نہیں (بلکہ توبہ اور استغفار کرے کیونکہ خلافِ حکم کیا)۔

۵۱۔ بَابُ جَامِعِ السَّلَامِ (سلام کی مختلف احادیث کا بیان)

۱۷۱۔ عَنْ: أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ ۞

ترجمہ: ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مسجد میں اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اتنے میں دو آدمی تھے دو تو آنحضرتؐ کے پاس آئے اور ایک چلا گیا جب وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو سلام کیا اور ایک شخص ان میں سے حلقے میں جگہ پا کر بیٹھ گیا اور ایک پیچھے بیٹھا رہا اور تیسرا تو پہلے ہی چلا گیا تھا جب آپ فارغ ہوئے (وعظ سے یا تعلیم سے جس میں مصروف تھے) تو آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتلاؤں ایک تو ان میں سے اللہ کے پاس آیا اللہ نے بھی اس کو جگہ دی ایک نے ان میں سے شرم کی (مجلس کے اندر گھسنے سے اور لوگوں کو تکلیف دینے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی (یعنے اس پر رحمت اتاری اور اسکو عذاب نہ کیا) اور ایک نے ان میں سے منہ پھیر لیا اللہ نے بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔

۱۷۲۔ عَنْ: أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ سَأَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ كَيْفَ أَنْتَ فَقَالَ أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ فَقَالَ عُمَرُ ذَلِكَ الَّذِي أَرَدْتُ مِنْكَ ۞

ترجمہ: انس بن مالک نے سنا حضرت عمرؓ سے ان کو ایک شخص نے سلام کیا حضرت عمرؓ نے اسکا جواب دیا پھر اس سے مزاج پوچھا اس نے کہا شکر کرتا ہوں اللہ کا حضرت عمرؓ نے کہا میرا یہی مطلب تھا۔

۱۷۳۔ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سِقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ

ترجمہ: طفیل بن ابی بن کعب عبد اللہ بن عمر کے پاس آتے اور صبح صبح ان کے ساتھ بازار کو جاتے طفیل کہتے ہیں جب ہم بازار میں پہنچتے تو عبد اللہ بن عمر ہر ایک ردی ودی بیچنے والے پر اور ہر دکان دار پر اور ہر مسکین پر اور کسی پر سلام کرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ قَالَ وَاَقُوْلُ لَهٗ اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَا ؕ

ایک روز میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا انہوں نے مجھے بازار لے جانا چاہا میں نے کہا تم بازار میں جا کر کیا کرو گے نہ تم بیچنے والوں کے پاس ٹھہرتے ہو نہ کسی اسباب کو پوچھتے ہو نہ کسی کا مول تول کرتے ہو نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہو اس سے یہیں بیٹھے رہو ہم تم باتیں کریں گے عبداللہ بن عمر نے کہا اے پیٹ والے (طفیل کا پیٹ بڑا تھا) بازار میں سلام کرنے کو جاتے ہیں جس سے ملاقات ہوتی ہے اسکو سلام کرتے ہیں۔

۱۷۴۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَالْغَادِيَاتُ وَالرَّائِحَاتُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَلَيْكَ اَلْفًا كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ ؕ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلام کیا عبداللہ بن عمر کو تو کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ والغادیات والرائحات (سلامتی ہو تمہارے پر اور اللہ کی رحمت اور برکات اور صبح اور شام کی نعمتیں آنے والیں اور جانے والیں) عبداللہ بن عمر نے کہا وعلیک الفا (تیرے اوپر بھی ہزار گنے اس کے) اور اسطرح کہا جیسے کہ اسکو برا جانا۔

ف: کیونکہ وبرکاتہٗ پر انتہا ہے اس سے بڑھنا زیادتی ہے شرع میں اور وہ جائز نہیں۔

۱۷۵۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرُ الْمَسْكُوْنِ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ جب کوئی آدمی ایسے گھر میں جائے جو خالی پڑا ہو تو کہے السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین یعنی سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

۵۲۔ بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ (گھر میں جاتے وقت اذن لینے کا بیان)

۱۷۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا ؕ

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایک شخص نے کیا اذن مانگوں میں اپنی ماں سے گھر جاتے وقت آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا میں تو اس کے ساتھ ایک گھر میں رہتا ہوں آپ نے فرمایا اذن لے کر جا وہ بولا میں تو اس کی خدمت کرتا ہوں آپ نے فرمایا اذن لے کر جا کیا تو چاہتا ہے اس کو ننگا دیکھے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا پس اذن لے کر جا۔

۱۷۷۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ ۞

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذن تین بار لینا چاہیئے اگر اجازت ہو تو جاؤ نہیں تو لوٹ آؤ۔

۱۷۸ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ عُلَمَآئِهِمْ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ جَآءَ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاسْتَاْذَنَ ثَلٰثًا ثُمَّ رَجَعَ فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ اَثَرِهٖ فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَدْخُلْ فَقَالَ اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَنْ يَّعْلَمُ هٰذَا لَئِنْ لَّمْ تَاْتِنِيْ بِمَنْ يَّعْلَمُ ذٰلِكَ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَ اَبُوْمُوْسٰى حَتّٰى جَآءَ مَجْلِسًا فِي الْمَسْجِدِ يُقَالُ لَهٗ مَجْلِسُ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ اُخْبِرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَقَالَ لَئِنْ لَّمْ تَاْتِنِيْ بِمَنْ يَّعْلَمُ هٰذَا لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ فَلْيَقُمْ مَعِيْ فَقَالُوْا لِاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قُمْ مَعَهٗ وَكَانَ اَبُوْسَعِيْدٍ اَصْغَرَهُمْ فَقَامَ مَعَهٗ فَاَخْبَرَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ مُوْسٰى اَمَا اِنِّيْ لَا اَتَّهِمُكَ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

ترجمہ: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے بہت سے علماء سے سنا کہ ابوموسیٰ اشعری نے اجازت چاہی اندر آنے کی حضرت عمرؓ کے مکان پر تین بار جب تینوں بار جواب نہ ملا تو وہ لوٹ گئے حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجا جب وہ آئے تو اُن سے کہا تم اندر کیوں نہ آئے ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اذن تین بار لینا چاہیئے اگر اجازت ہو تو جاؤ نہیں تو لوٹ آؤ۔ حضرت عمرؓ نے کہا تمہارے سوا اور کس نے یہ حدیث سنی ہے اس کو لے کر آؤ اگر نہ لاؤ گے تو میں تم کو سزا دوں گا۔ ابوموسیٰ نکلے اور مسجد میں بہت سے آدمیوں کو بیٹھے دیکھا ایک مجلس میں جس کو مجلس انصار کہتے تھے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اذن تین بار لینا چاہیئے اگر اجازت ہو تو جاؤ نہیں تو لوٹ آؤ میں نے یہ حدیث حضرت عمرؓ سے بیان کی انہوں نے کہا کہ اگر کسی اور نے یہ حدیث سنی ہو تو ان کو لے کر آؤ نہیں تو میں تم کو سزا دوں گا اگر تم میں سے کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ چلے۔ لوگوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہا تم جاؤ وہ سب لوگوں میں کم سن تھے۔ ابوسعیدؓ ابوموسیٰؓ کے ساتھ آئے اور یہ حدیث حضرت عمرؓ سے بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰؓ سے کہا میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا لیکن میں ڈرا ایسا نہ ہو کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر باتیں جوڑ لیا کریں۔

ف: یہ فعل حضرت عمرؓ کا احتیاطاً و مصلحتاً تھا کہ ایک شخص کا کہنا قبول نہ کیا اور اس کو ڈانٹ دیا تاکہ اور جھوٹے جھوٹ بولنے سے باز رہیں اور خوف کریں ورنہ ابوموسیٰ اشعریؓ صحابی جلیل القدر ہیں اُن کی نسبت کذب کا احتمال نہیں ہو سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۳-بَابُ التَّشْمِيتِ فِي الْعُطَاسِ (چھینک کا جواب دینے کا بیان)

۱۷۹- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَقُلْ لَّهُ اَنْتَ مَضْنُوْكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ لَا اَدْرِيْ اَبَعْدَ الثَّلٰثَةِ اَوِ الْاَرْبَعَةِ ؛

ترجمہ: محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص چھینکے تو اس کو جواب دو (یعنے جب وہ الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہو) پھر اگر چھینکے تو جواب دو پھر اگر چھینکے تو جواب دو پھر اگر چھینکے تو کہہ دو کہ تجھ کو زکام ہو گیا ہے عبداللہ بن ابی بکر نے کہا معلوم نہیں کہ تیسری کے بعد آپ نے یہ کہا یا چوتھی کے بعد۔

۱۸۰- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا عَطَسَ فَقِيْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ ؛

ترجمہ: نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو جب چھینک آتی اور کوئی یرحمک اللہ (تم پر اللہ رحم کرے) کہتا تو وہ یرحمنا اللہ واِیاکم ویغفر لنا ولکم کہتے (یعنی اللہ ہم پر رحم کرے اور تم پر بھی اور ہم کو بخشے اور تم کو بھی۔)

ف: طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعاً ایسا ہی روایت کیا ہے اور بخاری نے الادب المفرد میں مرفوعاً روایت کیا کہ جب کوئی تم میں سے چھینکے تو الحمد للہ کہے دوسرا شخص یرحمک اللہ کہے پھر چھینک والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے (یعنی اللہ ہدایت دے تم کو اور ٹھیک کرے حال تمہارا)

۵۴-بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوَرِ وَالتَّمَاثِيْلِ

(تصویروں اور مورتیوں کے بیان میں)

۱۸۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحَاقَ مَوْلَى الشِّفَاءِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ نَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ تَصَاوِيْرُ يَشُكُّ اِسْحَاقُ لَا يَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ؛

ترجمہ: رافع بن اسحاق سے جو مولیٰ ہیں شفاء (بنت عبداللہ) کے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ ملکر ابوسعید خدریؓ کے پاس گئے انکے دیکھنے کو وہ بیمار تھے ابوسعید نے کہا مجھ سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں یا مورتیاں ہوں اسحاق (راوی) کو شک ہے کہ ابوسعید نے ان دونوں میں سے کیا کہا (تصاویر یا مورتیاں)

ف: یعنی پورے حیوان کے مجسمے یہ تو بالاتفاق حرام ہے اگر عکسی یا نقشی ہو تو اس میں چار قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ مطلقاً جائز ہے ایک یہ کہ مطلقاً ممنوع ہے ایک یہ کہ اگر سر سے پیر تک پوری شکل ہو تو ممنوع ہے ورنہ درست

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے ایک یہ کہ اگر زمین وغیرہ میں نیچے پڑی ہو (اور اندر رکھی ہو) تو درست ہے اگر دیوار وغیرہ سے معلق ہو تو درست نہیں۔ (زرقانی)

۱۸۲۔ عَنْ: عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ قَالَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَدَعَا اَبُوْطَلْحَةَ اِنْسَانًا فَنَزَعَ نَمَطًا مِّنْ تَحْتِهٖ فَقَالَ لَهٗ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ۔

ترجمہ: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ وہ ابوطلحہ انصاری کی عیادت کو گئے وہاں سہل بن حنیف کو بھی دیکھا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا میرے نیچے سے شطرنجی نکال لے سہل نے کہا کیوں ابوطلحہ نے کہا اس میں تصویریں ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ تم کو معلوم ہے سہل نے کہا یہ بھی تو آپ نے فرمایا ہے اگر نقشی ہو کپڑے وغیرہ پر تو کچھ قباحت نہیں ابوطلحہ نے کہا ہاں یہ سچ ہے مگر میری خوشی یہی ہے کہ ہر قسم کی تصویر سے پرہیز کروں۔

۱۸۳۔ عَنْ: عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ وَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتِ الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهٖ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ هٰذِهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ نے ایک تکیہ (توشک، بچھونا) خریدا اس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب آپ نے اس کو دیکھا تو آپ حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ آئے (حضرت عائشہؓ کو آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار معلوم ہوئے حضرت عائشہؓ نے کہا میں توبہ کرتی ہوں اللہ اور اس کے رسول سے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ تکیہ (بچھونا) کیسا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس تکیے (بچھونے) کو اسلئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنانے والے عذاب دئے جائیں گے قیامت کے روز ان سے کہا جائے گا تم جلاؤ ان صورتوں کو جن کو تم نے دنیا میں بنایا تھا پھر آپ نے فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

ف: اس حدیث سے عکسی اور نقشی تصویریں سب کی ممانعت ثابت ہوئی یہی مذہب صحیح ہے۔

۵۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ (گوہ (سوسمار) کھانے کا بیان)

۱۸۴۔ عَنْ: سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ

ترجمہ: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَإِذَا ضِبَابٌ قِيْهَا بِيْضٌ وَمَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا فَقَالَتْ أَهْدَتْهُ لِيْ أُخْتِيْ هُزَيْلَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ كُلَا فَقَالَ أَوَلَا تَأْكُلُ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِنِّيْ يَحْضُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَةٌ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ أَنَسْقِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ لَبَنٍ عِنْدَنَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا شَرِبَ قَالَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا فَقَالَتْ أَهْدَتْهُ لِيْ أُخْتِيْ هُزَيْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِكِ جَارِيَتَكِ الَّتِيْ كُنْتِ اسْتَأْمَرْتِنِيْ فِيْ عِتْقِهَا أَعْطِيْهَا أُخْتَكِ وَصِلِيْ بِهَا رَحِمَكِ تَرْعَيْ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكِ ؛

صلے اللہ علیہ وسلم (اپنی بی بی) میمونہ بنت حارث کے مکان میں گئے وہاں گوہ (سوسمار) دیکھا سفید اور آپ کے ساتھ عبداللہ بن عباسؓ اور خالد بن الولیدؓ تھے آپ نے پوچھا یہ گوشت کہاں سے آیا میمونہ نے کہا میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے بھیجا تھا آپ نے عبداللہ بن عباس اور خالد بن الولید سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا آپ نہیں کھاتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے پاس اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے کوئی نہ کوئی آیا کرتے ہیں (اور اس کے گوشت میں ایک بدبو ہوتی ہے) میمونہ نے کہا ہم آپ کو دودھ پلا دیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہاں جب آپ دودھ پی چکے تو پوچھا یہ کہاں سے آیا میمونہ نے کہا میری بہن ہزیلہ نے تحفہ بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنی لونڈی کو جس کے آزاد کرنے کے واسطے تم نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اپنی بہن کو دے دو اور قرابت کی

رعایت کرو وہ اس کی بکریاں چرایا کرے تو مناسب ہے اور بہتر ہے تیرے واسطے۔

ف: یعنی پکا ہوا گوہ (سوسمار) اس کا گوشت پکنے سے سفید ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ أَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقِيْلَ هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَأَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ ؛

ترجمہ: خالد بن الولید بن مغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ (ام المومنین) میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ (سوسمار) بھنا ہوا آیا رسول اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف ہاتھ اٹھایا کھانے کو عورتوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادو جس کا یہ گوشت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ (سوسمار) کا گوشت ہے آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس واسطے مجھے اس کے کھانے سے کراہت آتی ہے۔ خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ کر کھایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ف: اس حدیث سے گوہ یعنے سوسمار کی حلت معلوم ہوئی یہی قول ہے جمہور علماء کا اور ائمہ اربعہ کا اور اسی کو ترجیح دی ہے طحاوی نے مگر صاحب ہدایہ نے اس کی کراہت بیان کی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حضرت عائشہؓ کو اس کے کھانے سے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے قابلِ احتجاج وحجت نہیں اور نووی نے اسکی حرمت ایک قوم سے نقل کی ہے۔ (زرقانی)

۱۸۶۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الضَّبِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا بِمُحَرِّمِهٖ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا یارسول اللہ آپ سوسمار (گوہ) کے گوشت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۵۶۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَمْرِ الْكِلَابِ (کتوں کے حکم)

۱۸۷۔ عَنْ: سُفْيَانَ بْنِ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَّعَهٗ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ ۔

ترجمہ: سفیان بن زہیر سے روایت ہے کہ وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے مسجد نبوی کے دروازے پر انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کتا پالے نہ کھیت کی حفاظت کے واسطے نہ جانوروں کی حفاظت کے واسطے تو ہر روز اسکے اعمال میں سے ایک قیراط کے برابر کمی ونقصان ہوا کرے گا سائب نے سفیان سے کہا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی۔

ف: قیراط کا وزن پانچ جَو ہے یہاں قیراط کا وزن معلوم نہیں خدا ہی جانتا ہے۔ کتا پالنا تین کام کے لئے درست ہے ایک تو کھیت کے بچانے کو دوسرے گلے کی رکھوالی کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب دوسری حدیث میں آیا ہے ان کاموں کے سوا کتا پالنا درست نہیں نیک عمل مٹتے جاتے ہیں۔

۱۸۸۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کتا پالے سوائے شکاری کتے کے یا کھیت کے کتے کے تو ہر روز اس کے عمل میں سے دو قیراط کے برابر کمی ونقصان ہوگا۔

۱۸۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے قتل کا۔

ف: مگر شکاری کتے کا یا گلے کے کتے کا مسلم عیاض نے کہا کہ امام مالک اور ایک جماعت اہلحدیث نے اس حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی رو سے کتوں کا قتل لازم کیا ہے اور بہت سے علماء نے کتے کو چھوڑ دینا اور پالنا درست رکھا ہے اور اس حدیث کو منسوخ کہا ہے مگر سیاہ کتے کا قتل لازم کیا ہے ۔ (زرقانی)

۵۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَمْرِ الْغَنَمِ (بکریوں کا بیان)

۱۹۰۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَآءُ فِیْ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا کفر پورب کی طرف ہے ف۱ اور فخر اور تکبر گھوڑوں اور اونٹ والوں میں ہے جو بلند آواز رکھتے ہیں جنگل میں رہتے ہیں ف۲ اور عاجزی اور تواضع بکری والوں میں ہے ف۳

ف۱: ایران پورب کی طرف واقع تھا مدینہ سے اسی طرح عراق وغیرہ سو ایران میں آپ کے زمانے میں سب آتش پرست تھے اور عراق سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام وہیں شہید ہوئے ۔ ف۲: یعنی زمیندار ملکی لوگ ۔ ف۳: بعضوں نے کہا مراد اس سے اہل یمن ہیں اور اکثر بکریاں پالتے ہیں بخلاف ربیعہ اور مضر کے کہ وہ اونٹ رکھتے ہیں ۔

۱۹۱۔ عَنْ: اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا یَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ۔

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ بہترین مال مسلمان کا چند بکریاں ہوں گی جن کو لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے گا یا کسی وادی کے اندر بھاگے گا فتنوں سے اپنا دین بچانے کو ۔

۱۹۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِیَةَ اَحَدٍ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ فَتُکْسَرُ خِزَانَتُهٗ فَیُنْقَلُ مِنْهُ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا تَخْزِنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا یَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِیَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دوہے کوئی کسی کے جانور کو بلا اس کی اجازت کے بھلا کوئی تم میں یہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کی کوٹھڑی میں آکے خزانہ اُس کا توڑ کے اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے سو ان کے جانوروں کے تھن تو ان کے کھانے کی دودھ کو حفاظت میں رکھتے ہیں یعنے تھن کوٹھڑی کی طرح ہیں حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسی کے جانور کو بدون اس کی اجازت کے ۔

۱۹۳۔ عَنْ مَّالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعٰی غَنَمًا قِیْلَ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بھی فرمایا کہ (ہاں) میں نے بھی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۸۔ باب ماجاء فی الفارۃ تقع فی السمن والبدء بالاکل قبل الصلوۃ

چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیئے اور کھانا بھی آجائے اور نماز کا وقت بھی آجائے تو پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے

۱۹۴۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُقَرَّبُ اِلَیْہِ عَشَآءُہٗ فَیَسْمَعُ قِرَآءَۃَ الْاِمَامِ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَا یَعْجَلُ عَنْ طَعَامِہٖ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ ۔

ترجمہ: نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے شام کا کھانا پیش کیا جاتا تو وہ امام کی قرأت سنا کرتے اپنے گھر میں اور کھانے میں جلدی نہ کرتے جب تک اچھے طور سے نہ کھا لیتے۔

۱۹۵۔ عَنْ: مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْفَارَۃِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ فَقَالَ اَنْزِعُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا فَاطْرَحُوْہُ ۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ اگر چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ اس کو نکال ڈالو اور اس کے آس پاس کا گھی پھینک دو۔ (باقی استعمال میں لاؤ)۔

ف: یہ جب ہے کہ وہ گھی جما ہوا ہو پتلا نہ ہو اگر پتلا ہو تو سب پھینکنا پڑے گا۔ جمہور علماء کے نزدیک اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک سب گھی نجس نہ ہوگا۔

۵۹۔ باب ما ینتقی من الشؤم (جس کی نحوست سے بچنا چاہیئے)

۱۹۶۔ عَنْ: سَھْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْمَسْکَنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ ۔

ترجمہ: سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی ایک گھوڑے میں دوسرے عورت میں تیسرے گھر میں۔

ف: یعنی نحوست کوئی چیز نہیں صرف خیال ہی ہے پر اگر ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی اکثر محدثین اور علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضوں کے نزدیک ان چیزوں میں نحوست اور برکت ہوا کرتی ہے واللہ اعلم۔

۱۹۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے ایک گھر دوسرے عورت تیسرے گھوڑا (اور تفصیل اس کی کتاب دلیل الطالب علیٰ ارجح المطالب میں لکھی ہے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۹۸۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَارٌ سَكَنَّاهَا وَالْعَدَدُ كَثِيْرٌ وَّالْمَالُ وَافِرٌ فَقَلَّ الْعَدَدُ وَذَهَبَ الْمَالُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا ذَمِيْمَةً ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بولی یارسول اللہ ایک گھر تھا جس میں ہم جاکر رہے ہماری گنتی بھی زیادہ تھی اور مال بھی تھا پھر گنتی بھی کم ہوگئی (یعنے لوگ مرگئے) اور مال میں بھی نقصان ہوا آپ نے فرمایا چھوڑ دے اُس (گھر) کو تو (جبکہ تو اسکو) بُرا (جانتی ہے)

۶۰۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَآءِ (جو نام بُرے ہیں اُن کا بیان)

۱۹۹۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَقْحَةٍ تُحْلَبُ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ مُرَّةُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ لَهٗ حَرْبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ يَعِيْشُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلُبْ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس اونٹنی دودھ والی کا دودھ کون دوہے گا ایک شخص کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے وہ بولا مرّہ آپ نے فرمایا بیٹھ جا (آپ نے اس کا نام اچھا نہ سمجھا مرّہ تلخ کو بھی کہتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا کون دوہے گا اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب آپ نے فرمایا بیٹھ جا (حرب کے معنی لڑائی) پھر آپ نے فرمایا کون دوہتا ہے اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپ نے فرمایا جا دودھ دوہ (یعیش نام آپ نے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہے آپ فال نیک بہت لیا کرتے تھے)

۲۰۰۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ مَا اسْمُكَ فَقَالَ جَمْرَةُ قَالَ ابْنُ مَنْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنَ الْحُرَقَةِ قَالَ اَيْنَ مَسْكَنُكَ قَالَ بِحَرَّةِ النَّارِ قَالَ بِاَيِّهَا قَالَ بِذَاتِ لَظٰى قَالَ عُمَرُ اَدْرِكْ اَهْلَكَ فَقَدِ احْتَرَقُوْا قَالَ فَكَانَ كَمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۞

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا جمرہ (انگارہ) انہوں نے پوچھا باپ کا نام کہا شہاب (شعلہ) پوچھا کس قبیلے سے کہا حرقہ سے (جسکے معنے جلنے کے ہیں) پوچھا کہاں رہتا ہے کہا حرّۃ النار میں پوچھا کون سی جگہ میں کہا ذات لظیٰ میں (ان کے معنے بھی شعلے اور دہکتی آگ کے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا جا اپنے لوگوں کی خبر لے وہ سب جل گئے۔ راوی نے کہا جب وہ شخص گیا تو دیکھا یہی حال تھا جو حضرت عمرؓ نے کہا تھا (یعنی سب جل گئے تھے۔)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۱-بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحِجَامَةِ وَاُجْرَةِ الْحَجَّامِ

(پچھنے لگانا اور اُس کی مزدوری کا بیان)

۲۰۱- عَنْ: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْطَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّ اَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ ۞

ترجمہ: انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے ابوطیبہ کے ہاتھ سے پھر آپ نے مزدوری میں ایک صاع کھجور کا دیا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۲۰۲- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ دَوَآءٌ يَبْلُغُ الدَّآءَ فَاِنَّ الْحِجَامَةَ تَبْلُغُهٗ ۞

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی دوا ایسی ہوتی جو بیماری تک پہنچ جاتی تو وہ پچھنے ہوتے۔

۲۰۳- عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهٰى عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ وَيَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ يَعْنِيْ رَقِيْقَكَ ۞

ترجمہ: ابن محیصہ انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حجام کی اجرت کو اپنے خرچ میں لانا کیسا ہے (کیونکہ ان کے غلام ابوطیبہ حجام تھے وہ چاہتے تھے اسکی کمائی کھائیں) آپ نے منع کیا (مگر یہ ممانعت تنزیہاً ہے اکثر علماء کے نزدیک) وہ ہمیشہ پوچھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگتے تھے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اس کی کمائی اپنے اونٹوں اور غلاموں کی خوراک میں صرف کر۔

۶۲-بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَشْرِقِ (پورب کا بیان)

۲۰۴- عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۞

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف اور فرماتے تھے فتنہ اسیطرف سے ہے فتنہ اسی طرف سے ہے جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے۔

ف: دوسری حدیث میں وارد ہے کہ شیطان جس وقت آفتاب نکلتا ہے وہاں اپنا سر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پوجنے والوں کا سجدہ اسی کو ہو (مدینہ منورہ سے پورب کی طرف ایران اور ہندوستان واقع ہیں اور عراق، عرب جو معدنِ فتن اور منبع فسادات ہوئے اور ہیں اور ہوں گے)

۲۰۵- عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهٗ كَعْبُ الْاَحْبَارِ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عراق کو جانا چاہا تو کعب احبار نے کہا آپ وہاں نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا تَخْرُجْ إِلَيْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارِ السِّحْرِ وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ وَبِهَا الدَّآءُ الْعُضَالُ ؛

جائیے اے امیر المومنین کیونکہ اس ملک میں جادو کے دس حصوں میں سے نو حصے ہیں اور جتنے شریر اور خبیث جن ہیں وہاں موجود ہیں اور وہاں ایک بیماری ہے جو لاعلاج ہے۔

۶۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَمَا يُقَالُ فِي ذٰلِكَ

(سانپوں کے مارنے کا بیان اور سانپوں کا حال)

۲۰۶۔ عَنْ : أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ ؛

ترجمہ: ابو لبابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُن سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں ہیں۔

ف: یعنے اول ہی بار میں گھر کے سانپوں کو نہ مارنا چاہئے۔ پہلے ان کو ڈرا دینا چاہئے تین بار قسم دے کر کہ بار دیگر ہمارے گھر میں نہ آؤ اور ہم کو نہ ستاؤ اگر چوتھی بار پھر نکلے تو اس کو مار ڈالے یہ اسواسطے ہے کہ سانپوں میں بعضے سانپ جن ہوتے ہیں بعضوں پر یہ حکم مدینے کے سانپوں سے خاص کیا ہے۔

۲۰۷۔ عَنْ : سَائِبَةَ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ إِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ ؛

ترجمہ: سائبہ جو مولاۃ ہیں حضرت عائشہؓ کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں ہوتے ہیں مگر ذی الطفیتین اور ابتر کو ف۱ کہ وہ آنکھ کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔

ف۱: ذی الطفیتین وہ سانپ ہے جس کے پیٹ پر دو دھاریاں سفید ہوتی ہیں اور ابتر وہ سانپ جس کی دُم کٹی ہو یا چھوٹی ہو۔ ف۲: یعنی اس سانپ کی تاثیر یہ ہے جس سے آنکھ ملا دیتا ہے تو اس کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے اور اگر عورت حاملہ سے آنکھ ملا دیتا ہے تو اس کا حمل گر جاتا ہے ان دو سانپوں کو آپ نے فرمایا اسی وقت قتل کر ڈالو کچھ ڈرانے کی اور مہلت دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ جن ان سانپوں کی صورت نہیں بنتے۔

۲۰۸۔ عَنْ : أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا تَحْتَ سَرِيرٍ فِي بَيْتِهِ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبُو سَعِيدٍ أَنِ اجْلِسْ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّهُ

ترجمہ: ابو السائب سے جو مولیٰ ہشام بن زہرہ کے روایت ہے (کہتے ہیں کہ) میں ابو سعید خدریؓ کے پاس گیا وہ نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا اتنے میں میں نے ان کے تخت کے تلے سرسراہٹ سنی دیکھا تو سانپ ہے میں اسکے مارنے کو اُٹھا ابو سعیدؓ نے اشارہ کیا بیٹھ جا (اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست ہے) جب نماز سے فارغ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَدْ كَانَ فِيهِ فَتًى حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَبَيْنَا هُوَ بِهِ إِذْ أَتَاهُ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لِي أَحْدَثُ بِأَهْلِي عَهْدًا فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ بَنِي قُرَيْظَةَ فَانْطَلَقَ الْفَتَى إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَأَهْوَى الْفَتَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا وَأَدْرَكَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ حَتَّى تَدْخُلَ وَتَنْظُرَ مَا فِي بَيْتِكَ فَدَخَلَ فَإِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى فِرَاشِهِ فَرَكَزَ فِيهَا رُمْحَهُ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فَنَصَبَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَأْسِ الرُّمْحِ وَخَرَّ الْفَتَى مَيِّتًا فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْفَتَى أَمِ الْحَيَّةُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ ۞

ہوئے تو ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کیا اور کہا اس کوٹھڑی کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں ابوسعید خدری نے کہا اس کوٹھڑی میں ایک نوجوان رہتا تھا جس نے نئی شادی کی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خندق میں گیا پھر وہ یکایک آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے (میں گھر ہو کر آتا ہوں) میں نے نئی شادی کی ہے آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے بنی قریظہ کا خوف ہے (بنی قریظہ وہ یہودی تھے جو جنگ خندق میں آپ کی اطاعت سے باہر ہو گئے تھے اور جنگ کا قصد رکھتے تھے) وہ نوجوان ہتھیار لے کر گیا جب گھر پر پہنچا تو بی بی کو دیکھا دروازہ پر کھڑی ہے اس نوجوان نے غیرت سے برچھا اس کے مارنے کو اٹھایا وہ بولی جلدی مت کر اپنے گھر میں جا کر دیکھ کہ اس میں کیا ہے وہ گھر میں گیا دیکھا تو ایک سانپ کنڈلی مارے ہوئے اس کے بچھونے پر بیٹھا ہوا ہے وہ نوجوان سانپ کو برچھی سے چھید کر نکلا اور برچھی کو گھر میں کھڑا کر دیا وہ سانپ اس برچھی کی نوک میں پیچ کھاتا رہا اور نوجوان اسی وقت مر گیا معلوم نہیں سانپ پہلے مرا یا وہ نوجوان پہلے مرا جب رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

مدینہ میں جن مسلمان ہو گئے ہیں ف۱ تو جب تم کبھی سانپ کو دیکھو تو تین روز تک اُسے آگاہ کیا کرو ف۲ اگر بعد اس کے بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے ف۳

ف۱: صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ یہ نوجوان زندہ ہو جائے آپ نے فرمایا اسکے لئے دعا کر و بخشش کی۔ ف۲: توجنوں نے اس کو قصاصاً قتل کیا ہوگا مگر یہ ظلم تھا جنوں کا اسواسطے کہ اس نوجواں نے عمداً جن سمجھ کر نہیں مارا بلکہ موذی سمجھ کر مارا۔ ف۳: اس سے معلوم ہوا کہ تین روز تک آگاہ کرنا ضروری ہے اگر ایک روز میں تین بار نکلے اور تین بار آگاہ کر دے تو کافی نہیں اور آگاہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو روایت کیا ترمذی نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سانپ مکان میں نکلے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ کو نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا عہد یاد دلا کے کہتے ہیں کہ ہم کو ایذا نہ دے اگر اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب تم سانپ کو مکان میں دیکھو اس سے کہو قسم دیتے ہیں ہم تم کو اس عہد کی حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہم کو ایذا نہ دو اگر پھر نکلے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو اسکو مار ڈالو۔ ف : یعنی سرکش اور خبیثہ ہے اس کے مار ڈالنے میں کچھ نقصان نہیں۔

۶۴۔ بابُ مَا یُؤمَرُ بِہٖ مِنَ الْکَلَامِ فِی السَّفَرِ (سفر کی دعا کا بیان)

۲۰۹۔ عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الْغَرْزِ وَھُوَ یُرِیْدُ السَّفَرَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ ؕ

ترجمہ : امام مالکؒ کو پہنچا (مسلم نے اس کو مسنداً روایت کیا ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھتے سفر کے قصد سے تو فرماتے کہ اللہ کے نام سے سفر کرتا ہوں اے پروردگار تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے میرے اہل وعیال میں اے پروردگار نزدیک کر دے ہمکو زمین جہاں ہم جاتے ہیں اور آسان کر ہم پر سفر اے پروردگار پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے سفر کی تکلیف سے اور بُرے لوٹنے سے اور بُرے حال سے اہل اور مال کے۔

۲۱۰۔ عَنْ : خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ ؕ

ترجمہ : خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی منزل میں اُترے اور کہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ جل جلالہٗ کے پورے کلمات سے (یعنی اس کی صفاتِ کاملہ یا اسکے الفاظ سے) ہر مخلوق کے شر سے تو اسکو کسی چیز سے نقصان نہ ہوگا کوچ کے وقت تک۔

ف : یہ دُعا سفر سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ علی الخصوص سونے کے وقت اسکو ضرور پڑھنا چاہئے اسی طرح سفر کو جاتے وقت یا لڑائی کو جاتے وقت پڑھنا اس کا بہتر ہے۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا وہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہہ کے یہ دُعا پڑھتے رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (اے پروردگار اتار مجھ کو برکت کا اتارنا اور تو ہے بہتر اُتارنے والا) رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۔ (اے پروردگار داخل کر مجھ کو داخل کرنا سچائی کا (مراد اچھی طرح) اور نکال مجھ کو نکالنا سچائی کا (یعنی اچھی طرح) اور بنا اپنے ہاں سے میرے لئے کوئی زور مددگار) جب حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام کشتی سے اترے تھے تو ان کو پروردگار عالم جل جلالہٗ نے یہی پہلی دُعا سکھائی تھی۔

۶۵۔ بابُ مَا جَآءَ فِی الْوَحْدَۃِ فِی السَّفَرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

(اکیلے سفر کرنے کی ممانعت مرد اور عورت کے واسطے)

۲۱۱۔ عَنْ : عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ : عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اکیلا سفر

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ۔

کرنے والا شیطان ہے ف۱ اور دو مل کر سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہے ف۲

ف۱: یعنے دور سے بہتری اور سلامتی سے یا مخالف ہے حکم الٰہی کے۔ ف۲: کیونکہ تین آدمی جب سفر میں ساتھ ہوتے ہیں تو بڑا آرام ہوتا ہے۔ ایک اسباب کے پاس رہا دوسرا حاجت کو گیا تیسرا کھانے پکانے میں مصروف رہا دو رفیق لڑے تو تیسرے نے صلح کرا دی یا ایک بیمار ہو گیا تو ایک نے علاج معالجہ کیا ایک خبر کرنے کو گیا یا کوئی غنیم آیا تو دو مقابلے کو تیار ہوئے اور تیسرا سفر کرنے کو گیا اسی طرح بہت سے فوائد ہیں جو اکیلے سفر کرنے والے کو یا دو کو حاصل نہیں ہوتے اکثر علماء نے تنہا سفر کرنا مکروہ رکھا ہے اس حدیث سے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب کفار کی عداوت کی وجہ سے راہ میں خوف تھا اب اگر امن ہو تو کچھ قباحت نہیں۔

۲۱۲۔ عَنْ: سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ فَاِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ۔

ترجمہ: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان قصد کرتا ہے (ضرر پہنچانے کا) ایک اور دو پر جب تین آدمی ہوں تو ان پر قصد نہیں کرتا۔

ف: کیونکہ تین آدمی جماعت ہیں جماعت کرامات مشہور ہے۔

۲۱۳۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسَافَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سفر کرنا ایک دن رات کا مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

ف: جیسے باپ بھائی وغیرہ بخاری اور مسلم نے ابوسعید کی روایت میں اَوْ زَوْج (یا خاوند) کا لفظ زیادہ کیا ہے اور اس حکم میں سید (آقا) بھی ہے پس زوجہ کا زوج (خاوند) کے ساتھ اور لونڈی کا مولے کے ساتھ سفر کرنا درست ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدت سفر کی ایک دن رات ہے اور بعض حدیثوں سے اس سے کم زیادہ معلوم ہوتی ہے علامہ ابن تیمیہ کے نزدیک سفر کی کوئی مدت مقرر نہیں جس کو لوگ سفر کہیں اس میں احکام سفر کے جاری ہوں گے نماز کا قصر ہوگا بعضوں کے نزدیک اگر قافلہ بڑا ہو اور معتبر عورتیں ساتھ ہوں تو بغیر محرم کے عورت کو سفر کرنا درست ہے۔

۶۶۔ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ الْعَمَلِ فِي السَّفَرِ

(سفر کے احکام کا بیان)

۲۱۴۔ عَنْ: خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ يَرْفَعُهٗ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضٰى بِهٖ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِيْنُ عَلَى الْعُنْفِ اِذَا

ترجمہ: خالد بن معدان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نرمی کرتا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور مدد کرتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَكِبْتُمْ هٰذِهِ الدَّوَآبَّ الْعُجْمَ فَانْزِلُوْهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُ جَدْبَةً فَارْتَجُوْا عَلَيْهَا بِنَقْيِهَا وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوٰى بِالنَّهَارِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلَى الطَّرِيْقِ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَآبِّ وَمَأْوَى الْحَيَّاتِ۔

نرمی پر وہ جو نہیں کرتا سختی پر جب تم چڑھو ان بے زبان جانوروں پر تو اتارو ان کو ان کی منزلوں پر ف۱ اگر زمین صاف ہو جہاں گھاس نہ ہو تو جلدی سے نکال لے جاؤ تاکہ اس میں گودا رہے ف۲ اور لازم کر لو رات کا چلنا کیونکہ رات کے چلنے میں جیسے راہ کٹتی ہے ویسی دن کو نہیں کٹتی ف۳ تو رات کو جب اترو تو راستے میں نہ اترو کیونکہ وہاں جانور آتے جاتے ہیں ف۴ اور سانپ بھی رہا کرتے ہیں ف۵۔

ف۱: یعنی جو معمولی منزل ہے اس سے زیادہ نہ لے جاؤ اس پر سختی نہ کرو دارقطنی کی روایت میں ہے شیطان کی طرح چڑھے نہ رہو بلکہ منزل پر اتر پڑو۔ ف۲: کیونکہ اگر ایسی زمین میں دیر تک رہو گے تو وہ جانور بے آب وعلف دبلا ہو جائے گا اور اسکی ہڈیوں میں گودا نہ رہے گا۔ ف۳: اسلئے کہ دن کو کھانے پینے کے فکر اور دھوپ کی سختی اور راہ کے تماشوں میں شغل رہتا ہے برخلاف رات کے کہ سوائے چلنے کے اور کسی چیز کا خیال نہیں ہوتا۔ ف۴: یعنے آتے جاتے والے مسافر جنگلی جانور آتے جاتے رہتے ہیں کچل جانے کا خوف ہے۔ ف۵: رات کو سانپ سڑکوں پر آیا کرتے ہیں چوٹ کرنے کو ڈسنے کو یا مسافروں کا گرا ہوا کھانا کھانے کو۔

۲۱۵۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر بھی ایک قسم کا عذاب ہے ف۱ روک دیتا ہے آدمی کو کھانے اور پینے اور سونے سے تو جب تم میں سے کوئی اپنے کام کو سفر کرے اور وہ کام پورا ہو جائے تو جلدی اپنے گھر لوٹ آئے ف۲

ف۱: یعنی رنج ہے کیونکہ چلنے اور سوار ہونے اور اترنے میں ہمیشہ دقتیں ہوتی ہیں۔ سردی گرمی کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے کھانے پینے کا انتظام اچھے طور سے نہیں ہو سکتا۔ ف۲: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے فائدہ سفر میں رہنا مکروہ ہے اور جلدی لوٹ آنا مستحب ہے۔ کبھی کبھی سفر کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ سفر سے آب وہوا تبدیل ہوتی ہے جو اکثر امراض سے نجات بخشتی ہے۔ عبداللہ بن عمر نے مرفوعاً روایت کیا سَافِرُوْا تَصِحُّوْا یعنے سفر کرو تندرست ہو جاؤ گے۔

۶۷۔ بَابُ الْاَمْرِ بِالرِّفْقِ بِالْمَمْلُوْكِ

(غلام لونڈی کے ساتھ نرمی کرنا)

۲۱۶۔ عَنْ: اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مملوک کو (غلام لونڈی) زیادہ کھانا کپڑا ملے گا موافق دستور کے اور کام اس سے نہ لیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِلَّا مَا یُطِیْقُ ؕ

جائے طاقت سے)

ف: یعنی جو کام اس سے ہو سکے وہ لیا جائے اسکی طاقت سے زیادہ کام لینا اور بوجھ ڈالنا درست نہیں۔

۲۱۷۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَذْهَبُ اِلَى الْعَوَالِيْ كُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا وَجَدَ عَبْدًا فِيْ عَمَلٍ لَا يُطِيْقُهٗ وَضَعَ عَنْهُ مِنْهُ ؕ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ ہر ہفتے کے روز مدینے کے آس پاس گاؤں میں جایا کرتے تھے جب کسی غلام کو ایسے کام میں مشغول پاتے تھے جو اسکی طاقت سے زیادہ ہوتا تو کم کر دیتے تھے۔

۲۱۸۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرِ نِ الْاَصْبَحِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تُكَلِّفُوا الْاَمَةَ غَيْرَ ذَاتِ الصَّنْعَةِ اَلْكَسْبَ فَاِنَّكُمْ مَتٰى مَا كَلَّفْتُمُوْهَا ذٰلِكَ كَسَبَتْ بِفَرْجِهَا وَلَا تُكَلِّفُوا الصَّغِيْرَ الْكَسْبَ فَاِنَّهٗ اِذَا لَمْ يَجِدْ سَرَقَ وَعِفُّوْا اِذَا اَعَفَّكُمُ اللّٰهُ وَعَيْلُكُمْ مِّنَ الْمَطَاعِمِ بِمَا كَابَ مِنْهَا ؕ

ترجمہ: مالک بن عامر اصبحی نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا وہ خطبے میں فرماتے تھے کہ جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اس کو مجبور مت کر کمائی پر کیونکہ جب تم اس کو مجبور کرو گے کمائی پر تو وہ کسب کرے گی[ف] اور نابالغ غلام کو کمائی پر مجبور مت کرو کیونکہ وہ جب مجبور ہوگا تو چوری کرے گا اور جب اللہ تمہیں اچھی طرح روزی دیتا ہے تو تم بھی ان کو محنت معاف کر دو جیسے اللہ نے تمہیں معاف کی ہے اور لازم کر لو وہ کمائی جو حلال ہے[ف۲]

ف۱: یعنے خرچی پر جائے گی اور روپیہ حاصل کر کے اپنے مالک کے پاس لائے گی اسلئے کہ وہ کوئی ہنر نہیں جانتی جس کے ذریعے سے کمائے۔ ف۲: یعنے حلال کمائی لونڈی غلام سے اگر ہو سکے تو کراؤ۔

۶۸۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَمْلُوْكِ وَهَيْئَتِهٖ

(غلام لونڈی کی تربیت اور وضع کا بیان)

۲۱۹۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُ مَرَّتَيْنِ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام جب اپنے مولیٰ (آقا) کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طور سے کرے تو اسکو دوہرا ثواب ہوگا۔

ف: کیونکہ اس نے دو حق ادا کئے ایک حق خدا کا جو سب کا مولیٰ ہے دوسرے اپنے مولیٰ کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دو فرض ادا کرے وہ ایک فرض کے ادا کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

۲۲۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَمَةً كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ تَهَيَّاَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ فَدَخَلَ عَلٰى ابْنَتِهٖ حَفْصَةَ فَقَالَ اَنَّ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عمرؓ کی ایک لونڈی تھی اس نے آزاد عورتوں کی وضع بنائی تھی حضرت عمرؓ نے اسکو دیکھا اور اپنی صاحبزادی حضرت ام المومنین حفصہؓ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَرَجَارِيَةَ اَخِيْكَ تَجُوْسُ النَّاسَ وَقَدْ تَهَيَّأَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ ؕ

کے پاس گئے اور کہا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو دیکھا جو آزاد عورتوں کی وضع بنا کر لوگوں میں پھرتی ہے اور حضرت عمرؓ نے اس کو برا جانا۔

ف: تاکہ آزاد اور لونڈی میں فرق رہے ورنہ لوگ دھوکا کھائیں گے۔

۶۹۔ بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَيْعَةِ (بیعت کا بیان)

۲۲۰ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ ؕ

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ماننے اور اطاعت کرنے پر تو (شفقت اور رحمت سے) آپ فرماتے کہ جہاں تک تم کو طاقت ہو۔

۲۲۱ عَنْ: اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ بَايَعْنَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَقُلْنَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَّفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَ فَقُلْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ اَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ ؕ

ترجمہ: امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی بہت سی عورتوں میں جو بیعت کرنے کو آئی تھیں دین اسلام پر ان عورتوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتی ہیں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو ماریں گی اور نہ بہتان باندھیں گی اپنی طرف سے کسی پر اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گی شرع کے کام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (کمال شفقت اور محبت سے) فرمایا جہاں تک تمہاری طاقت یا قدرت ہے وہ عورتیں بولیں یا رسول اللہ اللہ اور اس کا رسول ہم پر زیادہ شفقت رکھتا ہے خود ہم سے آیئے ہم آپ سے ہاتھ ملائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا کہہ دینا سو عورتوں سے ایسا ہے جیسا کہ ایک عورت سے۔

ف۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان پر آسانی کر دی کہ سب باتوں کی تعمیل ان کی طاقت کے موافق کر دی تاکہ ان کا دل خوش ہو جس آدمی کا دل خوش ہوتا ہے وہ خوب اطاعت کرتا ہے۔

ف۲: آپ باوصف اس تقدس اور پاک نفسی کے غیر محرم عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے صرف زبان سے عورتوں کی بیعت کراتے تھے یا ہاتھ لگاتے تھے تو کپڑا ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔ اس زمانے کے جاہل پیروں نے اپنی مریدنیوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کو چھپنے سے منع کر دیا اور ان سے بخوبی ہاتھ ملانے لگے اور دیوث مریدوں نے بھی غیرت کو چھوڑ کر اپنی بیبیوں کو پیروں کے حوالے کر دیا ایسے پیر اور مریدنیاں سب فاسق اور فاجر ہیں خدا ان سے بچائے۔

۲۲۲۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ بِهٖ ؛

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالملک بن مروان کو لکھا بیعت نامہ اس مضمون سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ جل جلالہٗ کے بندے عبدالملک بن مروان کو جو حاکم ہے مسلمانوں کا (معلوم ہو) سلام ہو تجھ پر میں تعریف کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور اقرار کرتا ہوں تیری بات سننے اور اطاعت کرنے کا اللہ جل جلالہٗ کے حکم کے موافق اور اسکے رسول کی سنت کے موافق جہاں تک کہ مجھے قدرت ہے۔

۷۰۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ (بُری بات چیت کا بیان)

۲۲۴۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَآ اَحَدُهُمَا ؛

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

ف: یعنے جس کو کافر کہا اگر وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر وہی کافر رہا ورنہ یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔

۲۲۵۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سنے کسی کو یہ کہتے ہوئے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہے۔

ف: یعنے اور مسلمانوں کی ہجو کرے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھا وہ خود سب سے برا ہے۔

۲۲۶۔ عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ ؛

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے دہر کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ خود دہر ہے۔

ف: مشرکین کی عادت تھی کہ جب کوئی آفت آتی تو زمانے کو برا کہتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ زمانے سے کچھ نہیں ہوتا جو نعمت یا آفت آتی ہے اللہ کی طرف سے آتی ہے پھر اگر زمانے کی شکایت کی تو گویا اللہ کی شکایت کی۔ دہر سے نہیں زمانے کو اس کی گردش سے کچھ نہیں ہوتا جو کچھ خدا کو منظور ہے وہی ہوتا ہے نادان لوگ آسمان اور ستاروں کی گردش کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ عقیدہ بالکل شرک ہے۔

۲۲۷۔ عَنْ: يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عِيْسٰى بْنَ مَرْيَمَ لَقِيَ خِنْزِيْرًا فَقَالَ لَهُ انْفُذْ بِسَلَامٍ فَقِيْلَ لَهٗ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے ایک سور آیا راہ میں آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَقُوْلُ هٰذَا الْخِنْزِيْرَ فَقَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُعَوِّدَ لِسَانِيَ النُّطْقَ بِالسُّوْءِ ؛

فرمایا چلا جا سلامتی سے لوگوں نے کہا آپ سور سے اس طرح فرماتے ہیں (یعنے اس کو دھتکارتے نہیں سخت سست نہیں کہتے جیسے کہ لوگوں کی عادت ہے) آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری زبان کو بُری بات چیت کی عادت نہ ہو جائے۔

۷۱۔ بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ التَّحَفُّظِ فِي الْكَلَامِ (بات سمجھ بوجھ کر کہنا)

۲۲۸۔ عَنْ : بِلَالِ بْنِ حَارِثِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا سَخَطَهٗ اِلَى الْيَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَلْقَاهُ ؛

ترجمہ: بلال بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ایک بات کہہ دیتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کہاں تک اس کا اثر ہوگا اس کی وجہ سے اللہ اپنی رضامندی قیامت تک اس بندے سے لکھ دیتا ہے اور ایک ایسی بات کہتا ہے جس کو وہ نہیں جانتا کہ کہاں تک اس کا اثر ہوگا اس کی وجہ سے قیامت تک اللہ اپنی ناراضگی اس بندے سے لکھ دیتا ہے۔

۲۲۹۔ عَنْ : اَبِيْ صَالِحِ نِ السَّمَّانِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ مَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ ؛

ترجمہ: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ آدمی بے سمجھے بوجھے ایک بات کہہ دیتا ہے جس سے وہ جہنم میں جاتا ہے اور بن سمجھے بوجھے ایک بات کہہ دیتا ہے جس سے وہ جنت میں جاتا ہے۔

۷۲۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ (بیہودہ گوئی کی مذمت)

۲۳۰۔ عَنْ : زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ ؛

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ دو آدمی پورب سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگ سن کر فریفتہ ہو گئے آپ نے فرمایا بعض بیان جادو کا اثر رکھتا ہے۔

۲۳۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ فَاِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ وَلَا تَنْظُرُوْا

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ مت باتیں کرو بے کار سوائے یاد الٰہی کے کہ کہیں سخت ہو جائیں دل تمہارے اور سخت دل دُور ہے اللہ سے لیکن تم نہیں سمجھتے اور مت دیکھو دوسروں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِیْ ذُنُوْبِ النَّاسِ کَاَنَّکُمْ اَرْبَابٌ وَّانْظُرُوْا فِیْ ذُنُوْبِکُمْ کَاَنَّکُمْ عَبِیْدٌ فَاِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًی وَّ مُعَافًی فَارْحَمُوْا اَھْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللّٰہَ عَلَی الْعَافِیَۃِ ؕ

گناہ گویا تم ہی رب ہو اپنے گناہوں کو دیکھو اپنے تئیں بندہ سمجھ کر کیونکہ لوگوں میں سب طرح کے لوگ ہیں بعض بیمار ہیں بعض اچھے ہیں تو رحم کرو بیماروں پر اور شکر کرو اللہ کا اپنی تندرستی پر۔

ف: یعنی شکر کرو تم کو خدا نے گناہ سے بچایا اور گناہگاروں کے لئے دعا کرو ان کو نصیحت کرو سمجھاؤ۔

۲۳۲۔ عَنْ: مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ تُرْسِلُ اِلٰی بَعْضِ اَھْلِھَا بَعْدَ الْعَتَمَۃِ فَتَقُوْلُ اَلَا تُرِیْحُوْنَ الْکُتَّابَ ؕ

ترجمہ: مالک کو پہنچا کہ حضرت عائشہؓ بعد نماز عشا کے اپنے (گھر کے) لوگوں سے کہلا بھیجتیں اب بھی آرام نہیں دیتے لکھنے والے فرشتوں کو۔

ف: یعنی اب خاموش ہو کر سو رہو ملائکہ فرصت پائیں۔

۷۳۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی الْغِیْبَۃِ (غیبت کا بیان)

۲۳۳۔ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ صَیَّادٍ اَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْغِیْبَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَذْکُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا یَکْرَہُ اَنْ یَّسْمَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ کَانَ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِکَ الْبُھْتَانُ ؕ

ترجمہ: مطلب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کس کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا کسی کا حال ایسا بیان کرے جو اگر وہ سنے تو اس کو برا معلوم ہو وہ بولا یا رسول اللہ اگرچہ سچ ہو آپ نے فرمایا اگر جھوٹ ہو تو وہ بہتان ہے۔

ف: یعنی غیبت تو اسی کو کہتے ہیں کہ سچ سچ کہے پیٹھ پیچھے یہی بڑا گناہ ہے اگر جھوٹ کہے گا تو معاذ اللہ اور زیادہ گنہگار ہوگا وہ بہتان ہے۔

۷۴۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی مَا یُخَافُ مِنَ اللِّسَانِ (زبان کے گناہ کا بیان)

۲۳۴۔ عَنْ: عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَقَاہُ اللّٰہُ شَرَّ اثْنَیْنِ وَلَجَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تُخْبِرُنَا فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ

ترجمہ: عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ بچا دے دو چیزوں کی برائی سے تو وہ جائے گا جنت میں ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہم کو نہیں بتاتے وہ دو چیزیں کیا ہیں آپ چپ ہو رہے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص بھی بولا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْاُوْلٰی فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَلَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَلَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا

آپ چپ ہو رہے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص وہی بولا (یعنے آپ ہم کو نہیں بتاتے) پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص بولا آپ ہم کو نہیں بتاتے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص وہی بولے جاتا تھا اتنے میں ایک دوسرے شخص نے اس کو چپ کرا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا جس کو اللہ دو چیزوں کے شر سے بچا دے وہ جنت میں جائے گا ایک وہ جو اسکے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (زبان) دوسرے وہ جو اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (شرمگاہ) تین بار آپ نے اس کو ارشاد فرمایا۔

ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَاسْكَتَهُ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ؛

ف: یعنے اکثر گناہوں کی باعث یہی دو چیزیں ہوا کرتی ہیں جب ان دونوں کو آدمی روک لے گا تو لامحالہ بڑے بڑے گناہوں سے بچ جائے گا۔

۲۳۵۔ عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلٰی اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ ؛

ترجمہ: اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ گئے ابوبکر صدیقؓ کے پاس اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو بخشے اللہ تم کو ابوبکر صدیقؓ نے کہا اسی نے مجھ کو تباہی میں ڈالا ہے۔

۵۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُنَاجَاةِ اثْنَيْنِ دُوْنَ وَاحِدٍ

(دو آدمی ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی اور سرگوشی نہ کریں)

۲۳۶۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ بِالسُّوْقِ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهٗ وَلَيْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهٗ فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِيْ دَعَاهُ اسْتَاْخِرَا شَيْئًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے (کہتے ہیں کہ) میں اور عبداللہ بن عمر بن خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے عبداللہ بن عمر سے کان میں کچھ کہنا چاہا اور عبداللہ کے ساتھ سوائے میرے اور اس شخص کے جو کان میں کہنے کو آیا تھا اور کوئی نہ تھا عبداللہ بن عمر نے ایک اور شخص کو بلایا اب ہم چار آدمی ہو گئے پھر عبداللہ بن عمر نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُنَاجِيْ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنْ ذَالِكَ يَحْزُنُهٗ ۔

مجھ کو اور چوتھے شخص کو کہا ذرا ہٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ دو آدمی ایک کو اکیلا چھوڑ کر کانا پھوسی اور سرگوشی نہ کریں اس سے تیسرے آدمی کو رنج ہوتا ہے۔

۲۳۷۔ عَنْ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَلَا يُنَاجِيْ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو مل کر کانا پھوسی اور سرگوشی نہ کریں تیسرے کو چھوڑ کر۔

ف: اسواسطے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا وہ خیال کرے گا کہ میں مشورے کے لائق نہیں ہوں یا میری کچھ بدی کر دیتے ہیں جب اس کے ساتھ ایک اور آدمی ہوگا تو اس کو رنج نہیں ہوگا۔

۷۶۔ بَابُ مَا جَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ (سچ اور جھوٹ کا بیان)

۲۳۸۔ عَنْ: صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْذِبُ امْرَاَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعِدُهَا وَاَقُوْلُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۔

ترجمہ: صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنی عورت سے جھوٹ بولوں آپ نے فرمایا جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے اور اس میں کچھ بھلائی وخیر نہیں پھر وہ شخص بولا میں اپنی عورت سے وعدہ کروں اور اس سے کہوں میں تیرے لئے یوں کر دوں گا یہ بنا دوں گا آپ نے فرمایا اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔

ف: خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں خدا کے نزدیک یہ امر بڑا ناگوار ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں۔

۲۳۹۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَالْفُجُوْرُ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ يُقَالُ صَدَقَ وَبَرَّ وَكَذَبَ وَفَجَرَ ۔

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن مسعود فرماتے تھے (بخاری مسلم نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے) لازم جانو تم سچ بولنے کو کیونکہ سچ بولنا نیکی کا راستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور بچو تم جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ برائی کا راستہ بتاتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے کیا تم نے نہیں سنا لوگ کہتے ہیں فلاں نے سچ بولا نیک ہوا جھوٹ بولا بدکار ہوا۔

۲۴۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يُرِيْدُوْنَ الْفَضْلَ فَقَالَ لُقْمَانُ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَآءُ الْاَمَانَةِ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ حضرت لقمان علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کس وجہ سے اتنی بزرگی حاصل ہوئی لقمان نے کہا سچ بولنے سے اور امانت داری سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَتَرْكِ مَا لَا يَعْنِيْ ؛

اور لغو کام چھوڑ دینے سے۔

۲۱۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ فَتَنْكُتُ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ حَتّٰى يَسْوَدَّ قَلْبُهٗ فَيُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ؛

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود فرماتے تھے کہ ہمیشہ آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے پہلے اس کے دل میں ایک نکتہ سیاہ ہوتا ہے پھر سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ (اس کا نام) اللہ کے ہاں جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔

۲۱۔ عَنْ: صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهٗ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا ؛

ترجمہ: صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کیا مومن بودا و بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر پوچھا کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر پوچھا کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں[1]

ف: اس حدیث سے جھوٹ کی بہت برائی معلوم ہوئی۔

۷۷۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَذِي الْوَجْهَيْنِ

(مال کو برباد کرنے کا (یعنے اسراف کا بیان) اور ذُو الوجہین (دو غلے) کا بیان)

ف: ذُوالوجہین وہ شخص جس کے دو منہ ہوں یعنے جہاں جائے وہاں خوشامد کی بات کہہ دے ہر ایک فریق سے ملا رہے (یعنی دو غلہ)

عَنْ: اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَ قَالَ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ؛

ترجمہ: ابو صالح سے روایت ہے (انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ خوش ہوتا ہے تم سے تین باتوں پر اور ناراض ہوتا ہے تین باتوں پر خوش ہوتا ہے اس سے پوجو تم اسی کو اور شریک نہ کرو اسکے ساتھ کسی کو اور پکڑے رہو اللہ کی رسی کو (یعنے قرآن کو) اور نصیحت کرو اپنے حاکم کو (یعنے نیک باتیں اُسے بتلاؤ اور بُری باتوں سے بچاؤ) اور ناراض ہوتا ہے بہت باتیں کرنے سے اور مال تلف کرنے سے (یعنے بیجا خرچ کرنے سے) اور بہت مانگنے اور سوال کرنے سے۔

ف: یعنی بھیک مانگنے سے یا بہت سوال کرنے سے شرع کی باتوں میں بے ضرورت پوچھنا منع ہے۔

عَنْ: اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

---

[1] جائے عبرت ہے اُن لوگوں کے لئے جو کہتے ہیں کہ کلمہ پڑھ لینے کے بعد مسلمان سب کچھ کر سکتا ہے جھوٹ، فسق و فجور، ترکِ نماز، زنا، چوری وغیرہ ہود کی طرح یہ کہہ کر کہ سَيُغْفَرُ لَنَا (ہماری بخشش و شفاعت ہو جائے گی) ۱۲ مص

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت بُرا سب آدمیوں میں ذُوالوجہین (دوغلا) ہے جو ایک گروہ کے پاس جائے وہاں انہیں کی سی بات کہہ دے جب دوسرے گروہ میں آئے وہاں ان کی سی بات کہے ۔

۷۸۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْعَامَّةِ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ

(چند آدمیوں کے گناہ کی وجہ سے ساری خلقت کا تباہ ہونا)

۲۴۵۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ۔

ترجمہ: حضرت ام المومنین ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اس وقت بھی تباہ ہوں گے جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جب گناہ بہت ہونے لگیں ۔

۲۴۶۔ عَنْ: عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ وَلٰكِنْ إِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ كُلُّهُمْ ۔

ترجمہ: عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے کہ اللہ جل جلالہ کسی خاص شخصوں کے گناہ کے سبب عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا مگر جب گناہ کی بات علانیہ کی جائے تو سب کے سب عذاب کے لائق ہوں گے ۔

ف: جو گناہ کرتے ہیں وہ تو گناہ کی وجہ سے اور جو نہیں کرتے وہ اسوجہ سے کہ منع نہیں کرتے اگر وہ نہیں مانتے تو وہ اس ملک سے چلے نہیں جاتے ہجرت نہیں کرتے وہیں رہتے ہیں ۔

۷۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْوٰى (اللہ سے ڈرنے کا بیان)

۲۴۷۔ عَنْ: أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِي جَوْفِ الْحَائِطِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَخٍ بَخٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ أَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ ۔

ترجمہ: انس بن مالک نے کہا کہ سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ ایک باغ میں تھے اور میرے ان کے درمیان ایک دیوار تھی آپ فرماتے تھے واہ واہ اے خطاب کے بیٹے ڈر اللہ سے ۔ نہیں تو اللہ عذاب کرے گا تجھ کو ۔

۲۴۸۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقُولُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يُعْجَبُونَ بِالْقَوْلِ ۔

ترجمہ: قاسم بن محمد کہتے تھے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ باتوں پر فریفتہ نہیں ہوتے تھے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۰-بَابُ الْقَوْلِ إِذَا سَمِعَتِ الرَّعْدَ (بادل گرجنے کیوقت کیا کہنا چاہیئے)

۲۴۹- عَنْ: عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ يَتْرُكُ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْوَعِيدُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ شَدِيدٌ ؛

ترجمہ: عامر بن عبداللہ بن زبیر جب گرج کی آواز سنتے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے کہ پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی بیان کرتا ہے رعدؔ (ایک فرشتہ ہے جو مقرر ہے ابر پر اسکی آواز ہے جو گرج معلوم ہوتی ہے) اور بیان کرتے ہیں فرشتے پاکی اس کی اُس کے ڈر سے پھر کہتے تھے کہ یہ آواز زمین کے رہنے والوں کے واسطے سخت وعید ہے۔

ف: امام احمد اور ترمذی اور نسائیؒ نے روایت کیا ابن عباس سے کہ یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا رعد (کڑک وگرج) کیا ہے آپ نے فرمایا رعد ایک فرشتہ ہے جو مقرر ہے ابر پر اسکے ہاتھ میں ایک کوڑا ہے آگ کا اس سے ہنکاتا ہے ابر کو جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے انہوں نے کہا یہ آواز کا ہے کی ہے آپ نے فرمایا یہ آواز اسی فرشتے کی ہے یہودی کہنے لگے سچ کہا آپ نے (ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا)

۸۱-بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا بیان)

۲۵۰- عَنْ: عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ ؛

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے بعد آپ کی وفات کے چاہا کہ حضرت عثمانؓ کو ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجیں اور اپنا ترکہ طلب کریں تو حضرت عائشہؓ نے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

ف: آپ نے فرمایا ہم جماعتِ انبیاء ہیں ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو ابوبکر صدیق نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی واسطے انہوں نے آپ کا ترکہ آپ کے وارثوں کو نہ دیا۔

۲۵۱- عَنْ: أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے وارث ترکے کو

لہ رعد کے معنی کڑک وگرج اور بادلوں کی گڑگڑاہٹ۔ اس کی تسبیح (خدا کی پاکی بیان کرنا) بالکل اسی طرح ہے جیسے درخت وکائنات کی تسبیح کا ذکر قرآن میں آیا ہے جس کو ہم نہیں سمجھ سکتے ۱۲ مص۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

تقسیم نہ کریں گے جو میں چھوڑ جاؤں اپنی بی بیوں کی خوراک کے بعد[ف] اور عامل کے خرچ بعد وہ سب صدقہ ہے[ف]

ف[1] : یعنے بی بیوں کا خرچ اس ترکے میں سے ملے گا کیونکہ اُن کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ۔

ف : عامل سے مراد خلیفہ ہے یعنے جو میرا خلیفہ ہو وہ اپنا خرچ بقدر محنت کے لے لے یا جو شخص اُس مال میں محنت کرے ۔

۸۲۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَهَنَّمَ (جہنم کا بیان)

۲۵۲۔ عَنْ : أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُ بَنِي آدَمَ الَّتِي يُوقِدُونَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ إِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا ۔

ترجمہ : ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمیوں کی آگ جس کو وہ سلگاتے ہیں ایک جُز ہے ستّر جزوں میں سے جہنم کی آگ کا (یعنے جہنم کی آگ میں اس آگ سے انہتر ۶۹ حصے زیادہ جلن اور تیزی ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہی آگ دنیا کی کافی تھی (جلانے کو) آپ نے فرمایا وہ آگ اس آگ سے انہتر ۶۹ حصے زیادہ ہے ۔

۲۵۳۔ عَنْ : أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هَذِهِ لَهِيَ أَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ وَالْقَارُ الزِّفْتُ ۔

ترجمہ : ابوہریرہؓ نے کہا کیا تم جہنم کی آگ کو سُرخ سمجھتے ہو جیسے دنیا کی آگ وہ قار سے بھی زیادہ سیاہ ہے اور قار زفت کو کہتے ہیں ۔

ف : قار ایک روغن ہے سیاہ جو کشتیوں کو لگایا جاتا ہے نہایت کالا ہوتا ہے جیسے تارکول ۔

۸۳۔ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ (صدقے کی فضیلت کا بیان)

۲۵۴۔ عَنْ : أَبِي الْحُبَابِ سَعْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا طَيِّبًا فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ يُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ ۔

ترجمہ : سعد بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اور اللہ جل جلالہٗ نہیں قبول کرتا مگر مال حلال کو تو وہ اس صدقے کو اللہ جل جلالہٗ کی ہتھیلی میں رکھتا ہے اور پروردگار اس کو پرورش کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے پالتا ہے اپنے بچھیرے کو یا اونٹ کے بچے کو یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے ۔

۲۵۵۔ عَنْ : أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ : انس بن مالک کہتے تھے کہ ابوطلحہؓ سب انصار سے زیادہ مدینے میں مال رکھتے تھے یعنے کھجور کے درخت سب سے زیادہ ان کے پاس تھے اور سب مالوں میں ان کو ایک باغ بہت پسند تھا جس کو بیرحاء کہتے تھے اور وہ مسجد نبوی

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُوطَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُوطَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوطَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ ؛

کے سامنے تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے تھے اور وہاں کا پانی جو بہت اچھا تھا پیا کرتے تھے جب یہ آیت اتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنے تم نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک کہ تم خرچ نہ کرو گے اس مال میں سے جس کو تم چاہتے ہو تو ابوطلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ اور مجھے اپنے سب مالوں میں بیرحاء پسند ہے وہ صدقہ ہے اللہ کی راہ میں میں اللہ سے اس کی بہتری اور جزا چاہتا ہوں اور وہ میرا ذخیرہ ہے اللہ کے پاس آپ نے فرمایا واہ واہ یہ مال تو بڑا اجر لانے والا ہے یا بڑے نفع والا ہے اور میں سن چکا ہوں جو تم نے اس مال کے بارے میں کہا ہے میرے نزدیک تم اس مال کو اپنے عزیزوں کو بانٹ دو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ بانٹ دوں۔ پھر ابوطلحہ نے اسکو تقسیم کر دیا اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں کو۔

۲۵۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْطُوا السَّائِلَ وَإِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ ؛

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو سائل کو اگرچہ آئے وہ گھوڑے پر۔

ف: اس حدیث میں اختلاف علماء ہے۔ قزوینی نے کہا موضوع ہے کَمَا حَكَاهُ الشَّوْكَانِيُّ فِي الْفَوَائِدِ الْمَجْمُوعَةِ[2] ابن عبدالبر نے کہا اس باب میں کوئی سند جس کے ساتھ کوئی احتجاج (حجت) درست ہو میرے علم میں نہیں ہے اور ابن عدی نے اس حدیث کو بطریق عبداللہ بن زید موصولاً روایت کیا ہے لیکن عبداللہ ضعیف ہے اس حدیث کا ایک شاہد ہے جس کو احمد اور ابوداؤد اور قاسم اصبغ نے حسین بن علی سے مرفوعاً روایت کیا ہے سائل کا حق ہے اگرچہ آئے گھوڑے پر اس کی سند کو عراقی وغیرہ نے جید کہا ہے اور ابن عبدالبر نے کہا کہ قوی نہیں ہے اور سیوطی وغیرہ نے اس کو حسن کہا ہے بالجملہ اس کا کوئی طریق علت سے خالی نہیں معلوم ہوتا ہے اور جس نے حسن کہا ہے اس نے بوجہ تعدد طرق واعتضاد بالمرسل کے حسن کہا ہے مگر ہر تعدد طرق واعتضاد بالمرسل موجب حسن نہیں ہوتا ہے کَمَا تَقَرَّرَ فِي أُصُولِ الْحَدِيثِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْبَحْثِ فِيهِ (جیسا کہ اصول حدیث میں ثابت ہوا ہے تو اس میں بحث لازمی ہے)

۲۵۷۔ عَنْ حَوَّاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ

ترجمہ: حوا بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے مسلمان عورتو! نہ حقیر

---

[1] یا یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ یا رسول اللہ بانٹ دیتا ہوں ۱۲ مص

[2] جیسے کہ شوکانی نے فوائد مجموعہ نامی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے ۱۲ مص

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰى لَكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ ۔

کرے کوئی تم میں سے کسی ہمسائی اپنی کو اگرچہ وہ ایک کھر بھیجے بکری کا جلا ہوا۔

۲۵۸۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِسْكِيْنًا سَاَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ وَلَيْسَ فِيْ بَيْتِهَا اِلَّا رَغِيْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَّهَا اَعْطِيْهَا اِيَّاهُ فَقَالَتْ لَيْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِيْنَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اَعْطِيْهَا اِيَّاهُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ قَالَتْ فَلَمَّا اَمْسَيْنَا اَهْدٰى لَنَا اَهْلُ بَيْتٍ اَوْ اِنْسَانٌ مَا كَانَ يُهْدِيْ لَنَا شَاةً وَّ كَتِفَهَا فَدَعَتْنِيْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ كُلِيْ مِنْ هٰذَا هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ قُرْصِكِ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کے پاس ایک فقیر آیا مانگتا ہوا اور آپ روزہ دار تھیں اور گھر میں کچھ نہ تھا سوائے ایک روٹی کے آپ نے کہا اپنی لونڈی سے کہ یہ روٹی فقیر کو دے دے وہ بولی آپ کے افطار کے لئے کچھ نہیں ہے۔ آپ نے کہا دے دے لونڈی نے وہ روٹی فقیر کے حوالے کر دی۔ شام کو ایک گھر میں سے حصہ آیا بکری کا گوشت پکا ہوا حضرت عائشہؓ نے لونڈی کو بلا کر کہا کھا یہ تیری روٹی سے بہتر ہے۔

۲۵۹۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ مِسْكِيْنًا اسْتَطْعَمَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهَا عِنَبٌ فَقَالَتْ لِاِنْسَانٍ خُذْ حَبَّةً فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَعْجَبُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَتَعْجَبُ كَمْ تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْحَبَّةِ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ ۔

ترجمہ: امام مالک نے کہا کہ ایک مسکین نے سوال کیا حضرت عائشہؓ سے اور ان کے سامنے انگور رکھے تھے انہوں نے ایک آدمی سے کہا ایک دانہ انگور کا اٹھا کر اس کو دے دے وہ شخص تعجب سے دیکھنے لگا حضرت عائشہ نے کہا ایک دانہ کئی ذروں کے برابر ہے (اور ایک ذرے کا ثواب بھی ضائع نہ ہوگا)

۸۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَفُّفِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ (سوال سے بچنے کا بیان)

۲۶۰۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ ۔

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ان کو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا تمام ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جہاں تک مال ہوگا میں تم سے دریغ نہ کروں گا لیکن جو سوال سے بچے گا تو اللہ جل جلالہٗ بھی اس کو بچائے گا اور جو قناعت کر کے اپنی تونگری ظاہر کرے گا تو اللہ اس کو غنی کر دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ اس کو صبر کی توفیق دے گا اور کوئی نعمت جو لوگوں کو دی گئی ہے صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ اس وقت منبر پر ذکر کرتے تھے آپ صدقے کا اور سوال سے بچنے کا اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اوپر والا خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔

۲۶۲۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَطَاءٍ فَرَدَّهُ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ رَدَدْتَّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ خَيْرًا لِّاَحَدِنَا اَنْ لَّا يَاْخُذَ مِنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ يَّرْزُقُكَ اللّٰهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَسْئَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَاْتِيْنِيْ شَيْءٌ مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اِلَّا اَخَذْتُهُ ۔

ترجمہ: عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پاس کچھ مال بھیجا حضرت عمرؓ نے اس کو پھیر دیا پوچھا تم نے کیوں پھیر دیا حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہے کہ بہتر وہ شخص ہے جو کسی سے کچھ نہ لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ مانگ کر کچھ نہ لے اور جو بن مانگے آئے وہ اللہ کا دیا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اب کسی سے کچھ نہ مانگوں گا اور جو بن مانگے میرے پاس آئے گا اس کو لے لوں گا۔

۲۶۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْطِبُ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَيَسْاَلُهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ ۔

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک تم میں سے اپنی رسی میں لکڑی کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لادے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ ایسے شخص کے پاس آئے جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور اس سے مانگے وہ دے یا نہ دے۔

ف: یعنی محنت مزدوری کر کے کھانا سوال سے بہتر ہے اس میں کچھ ذلت نہیں اور سوال بڑے شرم کی بات ہے۔

۲۶۴۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ اَنَا نَزَلْتُ وَاَهْلِيْ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ لِيْ اَهْلِيْ اذْهَبْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْاَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَاْكُلُهُ وَجَعَلُوْا يَذْكُرُوْنَ مِنْ حَاجَتِهِمْ

ترجمہ: ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں سے تھا کہ میں اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرہ کا نام ہے) میں اترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور کھانے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلاً يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لِنَاقَتِي لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَةٍ قَالَ مَالِكٌ وَالْأُوقِيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ ۞

کے لئے آپ سے کچھ مانگ اور اپنی محتاجی بیان کی تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور دیکھا کہ ایک شخص آپ سے سوال کر رہا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ میرے پاس نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں وہ شخص غصے میں بیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اسی کو دیتے ہو جس کو چاہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو وہ غصے ہوتا ہے اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو میں اس کو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے لپٹ کر سوال کیا میں نے کہا ایک اونٹ ہم کو بہتر ہے چالیس درم سے پھر میں لوٹ آیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال نہیں کیا بعد اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو اور خشک انگور آئے آپ نے ہم کو بھی اس میں سے حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ نے غنی کر دیا ہم کو۔

ف۱: یعنی مسئول کو تنگ کر دیا ایسا سوال منع ہے۔

ف۲: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کے پاس چالیس درم کی مقدار نقد ہو یا جنس تو سوال جائز نہیں ترمذی کی حدیث میں پچاس درم ہیں۔

۲۶۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ ۞

ترجمہ: علاء بن عبد الرحمٰن کہتے کہ صدقہ دینے سے کسی مال میں کمی و نقصان نہیں ہوا اور جو بندہ معاف کرتا رہتا ہے اس کی عزت زیادہ ہوتی ہے اور جو تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ اور بلند کر دیتا ہے۔

۲۶۔ کہا مالک نے مجھ کو معلوم نہیں یہ حدیث مرفوع ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک یا نہیں۔

ف: مسلم اور ترمذی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے علاء بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔

۸۵۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ (جو صدقہ مکروہ ہے اس کا بیان)

۲۶۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: امام مالک کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ درست نہیں ہے صدقہ محمدؐ کی آل کو کیونکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ ؛ یہ مَیل ہے لوگوں کا۔ ف۲

ف۱: یعنے بنی ہاشم کو اور بعضوں نے کہا بنی المطلب کو بھی۔

ف۲: مُراد اس صدقہ سے زکوٰۃ ہے اور نفل صدقہ سادات کے واسطے درست ہے۔

۲۶۸۔ عَنْ: اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ سَاَلَهٗ اِبِلًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ اَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِيْ مَا لَا يَصْلُحُ لِيْ وَلَا لَهٗ فَاِنْ مَنَعْتُهٗ كَرِهْتُ الْمَنْعَ وَاِنْ اَعْطَيْتُهٗ اَعْطَيْتُهٗ مَا لَا يَصْلُحُ لِيْ وَلَا لَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْاَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا اَبَدًا ؛

ترجمہ: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا بنی عبد اشہل میں سے صدقہ لینے پر جب لوٹ کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقے کا اونٹ مانگا (اپنی اُجرت کے سوا) آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہوا اور آپ کے غصے کی نشانی یہ تھی کہ آنکھیں آپ کی سُرخ ہو جاتیں پھر آپ نے فرمایا کہ بعض آدمی مانگتا ہے مجھ سے جو لائق نہیں دیتا اُس کو نہ مجھ کو اگر میں نہ دُوں تو مجھے بھی بُرا معلوم ہوتا ہے (کیونکہ سخاوت آپ کی طبیعت خلقی تھی) اور جو دے دُوں تو وہ چیز دیتا ہُوں جو اُس کو دینی درست نہیں وہ شخص بولا یا رسول اللہ اب میں کوئی چیز اُس میں کی آپ سے نہ مانگوں گا۔

۲۶۹۔ عَنْ: اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اَدْلِلْنِيْ عَلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَطَايَا اَسْتَحْمِلُ عَلَيْهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ جَمَلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ لَكَ مَا تَحْتَ اِزَارِهٖ وَرِفْغَيْهِ ثُمَّ اَعْطَاكَهٗ فَشَرِبْتَهٗ قَالَ فَغَضِبْتُ وَقُلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَتَقُوْلُ لِيْ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ اَوْسَاخُ النَّاسِ يَغْسِلُوْنَهَا عَنْهُمْ ؛

ترجمہ: اسلم عدوی سے عبد اللہ بن ارقم نے کہا کہ مجھے ایک اونٹ بتا دے سواری کا میں اس کو حضرت عمر سے کہہ کر اپنی سواری کے لئے لے لوں گا میں نے کہا اچھا ایک اونٹ ہے صدقے کا عبد اللہ بن ارقم نے کہا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا شخص گرمی کے دنوں میں اپنی شرمگاہ اور چڈھے دھو کر تمہیں وہ پانی دے اور تُو اس کو پی لے۔ اسلم کہتے ہیں کہ مجھے غصہ آگیا اور میں نے کہا کہ اللہ تمہیں بخشے تم مجھ سے ایسی بات کہتے ہو عبد اللہ بن ارقم نے کہا کہ صدقہ بھی لوگوں کا مَیل ہے اور اُن کا دھووَن ہے۔

ف: تو تُو نے مجھے کاہے کو صدقے کا اونٹ لینے کو کہا۔

۶۸۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ (علم حاصل کرنے کا بیان)

۲۷۰۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيْمِ

ترجمہ: حضرت لقمان فرماتے تھے اپنے بیٹے سے مرتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوْصَى ابْنَهٗ فَقَالَ يَا بُنَيَّ جَالِسِ الْعُلَمَآءَ وَزَاحِمْهُمْ بِرُكْبَتَيْكَ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْقُلُوْبَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ ۞

وقت (اُس بیٹے کا نام شکور تھا یا اسلم) کہ اے بیٹے میرے بیٹھا کر عالموں کے پاس اور اپنے گھٹنے اُن سے ملادے کیونکہ اللہ تعالےٰ جِلاتا ہے دِلوں کو حکمت کے نور سے جیسے جِلاتا ہے مری ہوئی زمین کو بارش سے۔

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ (مظلوم کی بد دُعا سے بچنے کا بیان)

۲۔ عَنْ : اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهٗ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ النَّاسِ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُجَابَةٌ وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ بْنِ عَفَّانَ وَابْنِ عَوْفٍ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اِلٰى زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهٗ يَاْتِنِيْ بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَا اَبَا لَكَ فَالْمَآءُ وَالْكَلَاُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ وَاِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ وَمِيَاهُهُمْ قَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا ۞

ترجمہ: اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے مولیٰ کو جس کا نام ہُنیّ تھا عامل مقرر کیا حِمیٰ پر (حمیٰ وہ احاطہ ہے جہاں صدقے کے جانور جمع ہوتے ہیں) اور کہا کہ اے ہُنیّ اپنا بازُو روکے رہ لوگوں سے (ظلم مت کر) کیونکہ مظلوم کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے اور جس کے پاس تیس۳۰ اونٹ ہیں یا چالیس۴۰ بکریاں اُنکو چرانے سے مت روک اور بچارہ عثمان نعم بن عفان اور عبدالرحمان بن عوف کے جانوروں پر رعایت کرنے سے کیونکہ اگر ان کے جانور تباہ ہوجائیں گے تو وہ اپنے باغات اور کھیتوں میں چلے آئیں گے اور تیس۳۰ اونٹ والا اور چالیس۴۰ والا اگر تباہ ہوجائے گا تو وہ اپنی اولاد کو لے کر میرے پاس آئے گا اور کہے گا اے امیرالمومنین اے امیرالمومنین پھر کیا میں انکو چھوڑ دُوں گا (ان کی خبرگیری نہ کروں گا) تیرا باپ نہ ہو (یہ ایک بددُعا ہے عرب کے محاورے میں) پانی اور گھاس دینا آسان ہے مجھ پر سونا چاندی دینے سے قسم اللہ کی وہ جانتے ہیں میں نے ان پر ظلم کیا حالانکہ وہ ان کی زمین ہے اور انہیں کا پانی ہے جس پر لڑے زمانۂ جاہلیت میں پھر مسلمان ہوئے اُسی زمین اور پانی پر[1] قسم خدا کی اگر یہ صدقے کے جانور نہ ہوتے جو انہی کے کام میں آتے ہیں خدا کی راہ میں تو میں اُن کی زمین سے ایک بالشت بھر بھی نہ لیتا۔

---

[1] تو وہ انہی کا ہوا۔ یہ خیال ان کا ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ وہ زمین بنجر تھی حضرت عمر نے اسے آباد کیا تھا صدقے کے جانوروں کے لئے تو اوروں کو اپنے جانور چرانے کا وہاں استحقاق نہیں ہے ۱۲ منہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۸۸۔ بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان)

۲۷۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ خَمْسَۃُ اَسْمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَ اَنَا الْعَاقِبُ ۔

ترجمہ: محمد بن جبیر بن معظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں محمدؐ (بہت سراہا ہوا) احمدؐ (سب مخلوقات سے زیادہ تعریف کے لائق) ماحیؐ (کفر کا مٹانے والا) میرے ہاتھ سے اللہ کفر مٹائے گا اور حاشرؐ سب کا حشر میرے قدم پر ہوگا اور عاقبؐ (خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

ف۱: قدم کے معنوں میں مختلف قول ہیں۔ ۱۔ میرے سامنے۔ یعنی لوگ قیامت کے دن میرے سامنے اُٹھائے اور جمع کئے جائیں گے۔ ۲۔ میرے زمانہ عہد و دین میں یعنی قیامت و حشر میرے ہی عہد و زمانۂ دین میں ہوگا اور میری شریعت قیامت تک رہے گی منسوخ نہ ہوگی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ ۳۔ میری حاضری و گواہی میں۔ یعنی میری حاضری میں اکٹھے کئے جائیں گے تاکہ میں ان سب پر گواہ و شاہد ہوؤں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا" (تاکہ رسول تم پر گواہ ہو) ۴۔ میرے پیچھے۔ یعنی آپ تو ان سے مقدم یعنی آگے آگے ہوں گے اور باقی لوگ پیچھے پیچھے ہوں گے۔ کیونکہ آپ ہی کی قبر شریف سب سے پہلے شق ہوگی اور پھر باقی سب کی۔ اور وہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں گے۔ ۵۔ میرے بعد ہی۔ یعنی قیامت میرے فوراً ہی بعد قائم ہو جائے گی جیسے آپ نے فرمایا کہ "میرا زمانۂ نبوت اور قیامت دونوں بالکل اس طرح (قریب قریب) ہیں جس طرح کہ یہ دونوں (انگلیاں) تنویر الحوالک (مصحح)

ف۲: عاقب کے معنی سب کے بعد آنے والا یعنی سب انبیاء کے بعد مراد خاتم الانبیاء جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ (مصحح)

تمام ہوئی کتاب الجامع اور تمام ہوا ترجمہ موطا شریف کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام سے رمضان کی دسویں تاریخ ۱۲۹۶ سنہ ہجری روز جمعہ کو خدایا اپنے کرم اور رحمت سے اس کو قبول فرما اور آخرت میں ذریعۂ مغفرت گردان۔ فقط

فقیر حقیر سراپا تقصیر

وحید الزماں